بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة النجم

اس سورۂ مبارکہ کی اکسٹھہ یا باسٹھہ آیتین ہین جمہور کے قول مین ساری سورت مکی ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سورۂ نجم مکے مین نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت ابن الزبیر سے بہی مروی ہے اخرجہما ابن مردویہ حضرت ابن عباس و عکرمہ سے مروی ہے مگر ایک آیت وہ یہہ ہے اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ الآیہ کسی نے کہا ساری سورت مدنی ہے لیکن صحیح قول اول ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اول سورت جو نازل کی گئی جس مین سجدہ ہے وہ والنجم ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور سب لوگون نے سجدہ کیا مگر ایک مرد نے مین نے اُسے دیکہا کہ اُس نے مٹہی بہر مٹی لی پہر اُسپر سجدہ کیا پس مین نے اُسکو دیکہا بعد اسکے کہ وہ کافر مارا گیا یہ شخص امیہ بن خلف تہے اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما حافظ ابن کثیر کہتے ہین وقد رواہ البخاری ایضا فی مواضع ومسلم وابو داود والنسائی من طرق عن ابی اسحاق به وقوله فی الممتنع انه امیة بن خلف فی ہذہ الروایة مشکل فانه قد جاء من غیر ہذہ الطریق انه عتبة بن ربیعة انتہی ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اول سورت جسکی ساتہہ اعلان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آپ اسکو پڑہتے ہون والنجم ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی تو آپنے والنجم پڑہی پس ہمارے ساتہہ سجدہ کیا اور سجدہ دراز کیا اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی سننہ ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجم پڑہی پہر جب آپ سجدے کو پہونچے تو اُس مین کا سجدہ کیا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین نے نجم پڑہی نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپنے اُس مین سجدہ نہین کیا اخرجہ احمد۔

بخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والطبرانی والطیالسی وابن ابی شیبۃ وابن مردویہ حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تھے نجم مین اندر مکے کے پہر جب آپنے ہجرت کی طرف مدینے
کے تو اسکو ترک کیا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ نہین کیا کسی شے مین مفصل
سے جب سے کہ آپ اٹھ آئے طرف مدینے کے اخرجہا ابن مردویہ ✚

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ قسم ہے تارے کی جبکہ گرے یعنی ڈوبے بہکا نہین تمہارا رفیق اور بے راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنی چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو پہونچتا ہے اسکو انتہی ف شعبی وغیرہ نے کہا خالق اپنی خلق مین سے جسکی چاہے قسم کہائے اور مخلوق کو لائق نہین ہے کہ وہ قسم کہائے مگر خالق کی رواہ ابن ابی حاتم مفسرون نے والنجم اذا ہوی کے معنی مین اختلاف کیا ہے پس مجاہد نے کہا مراد نجم سے ثریا ہے جبکہ وہ گرے سع فجر کے اسی طرح حضرت ابن عباس وسفیان ثوری سے بہی مروی ہے اور ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے سدی کا زعم یہ ہے کہ وہ زہرہ ہے ضحاک نے کہا اذا رمی بالشیاطین یعنے قسم ہے تارے کی جبکہ پہینک مارکیے جائین اس سے شیطان اس قول کو ایک قسم کا اتجاہ ہے اعمش کی روایت مجاہد سے یہ ہے کہ قسم ہے قرآن کی جبکہ نازل ہو یہ آیت مثل اس آیت کی ہے۔ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ قولہ تعالی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ یہ وہی بات ہے جسپر قسم کہائی گئی ہے یہ گواہی ہے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کی کہ آپ نیکوکار راہ یاب حق کے پیرو ہین ضال نہین ضال وہ جاہل ہے جو غیر راہ پر چلتا ہے بغیر علم کے اور غاوی وہ ہے جو کہ حق کا عالم ہے اُس سے مائل ہونیوالا ہے اُس کے غیر کی طرف قصد کرکے پس اللہ پاک نے اپنے رسول کی اور اپنی شرع کی تنزیہ فرمائی اہل ضلال کے مشابہت سے مثل نصاری کے اور طرائق یہود اور علم شے سے اور اُسکے چہپانے سے اور اسکی برخلاف عمل کرنے سے بلکہ حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور وہ شرع عظیم جسکو دیکر اللہ تعالی نے آپکو بہیجا ہے غایت وصحے کی استقامت واعتدال وسداد وراستی مین ہین اسی لیے یون فرمایا وما ینطق عن الہوی یعنی نہین کہتا ہے کوئی بات ہوی وغرض سے ان ہو الا وحی یوحی یعنی وہ تو وہی بات کہتا ہے جسکا اُسے امر کیا گیا ہے کہ اُسکو لوگون کی طرف پہونچادے کامل پوری بغیر زیادتی و کمی کے جیساکہ امام احمد نے حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہے البتہ داخل ہوگا جنت مین ایک مرد غیر نبی کی شفاعت سے مثل دو قبیلون کے یا مثل

ایک ان دو قبیلوں کی ربیعہ و مضر تو ایکشخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہیں ہے ربیعہ مضر سے آ ... فرمایا انما اقول
ما اقول یعنی میں جو کہتا ہوں سو وہی ہے جو کہتا ہوں امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ
میں لکھا کرتا تھا ہر شے جس کو سنتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ارادہ کرتا تھا اُس کے ... پس قریش
نے مجھے منع کیا تو کہا کہ تو تو لکھتا ہے ہر شے جسکو تو سنتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ... رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک بشر ہیں کہ کلام کرتے ہیں غضب میں سو میں رُک رہا لکھنے سے پھر میں نے آپ سے ... ذکر
کیا تو فرمایا لکھہ پس قسم ہے اُس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں نکلا مجھ سے مگر حق رواہ ابو داؤد
عن مسدد و ابی بکر بن ابی شیبة کلاھما عن یحیٰی بن سعید القطان بہ حافظ ابو بکر بزار نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا وہ شے کہ خبر دی میں نے تمکو ... کے
پاس سے ہی سو وہ وہی ہے جس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے پھر بزار نے کہا لا نعلمہ یروی الا بہذا
امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ...
ہوں لیکن مگر حق آپکے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مداعبہ کرتے ہیں فرمایا ...
نہیں کہتا ہوں مگر حق کذا فی ابن کثیر ف نجم یعنے کوکب ہر یعنے تارا اُس کا نام نجم رکھا ... سبب
طلوع کے ہر طلوع ہونیوالا نجم ہے جسوقت دانت اور روئیدگی اور سینگ طلوع ہوتا ہے ... بول
چال میں کہتے ہیں نجم السن و النبت و القرن یہاں اُس میں کئی قول ہیں ایک ... الف و لام
جنسی ہے اور مراد اُس سے جنس نجوم ہے یعنی آسمان کے سارے تارے جبکہ وہ غروب ... اللہ
پاک نے تاروں کی قسم کھائی جبکہ وہ غائب ہوں یہ ممتنع نہیں ہے کہ نجوم کے لفظ واحد ...
اور اُس کے معنے جمع ہوں مفسرین کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے دیکھو عمر بن ربیعہ کا قول اسی
باب سے ہے۔ ~

اَحْسَنُ النَّجْمِ فِي السَّمَآءِ الثُّرَيَّا ‏ وَالثُّرَيَّا فِي الْاَرْضِ زَيْنُ النِّسَآءِ

دوسرا قول یہ ہے کہ النجم سے مراد ثریا ہے یہ ایک اسم ہے کہ ثریا پر غالب ہوگیا ہے عرب لوگ ...
بولتے ہیں اور ثریا اُس سے مراد لیتے ہیں حضرت ابن عباس و مجاہد وغیرہما اسی کے قائل ہیں اگرچہ
ثریا گنتی میں کئی تارے ہیں کہا جاتا ہے کہ سات تارے ہیں چھہ تو ظاہر ہیں اور ایک خفی ہے لوگ
اُس سے اپنی نگاہوں کا امتحان کرتے ہیں شفای قاضی عیاض میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
ثریا میں گیارہ تارے دیکھتے تھے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد النجم سے شعریٰ ہے اس لیے کہ ...
اُسکا ذکر ہے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى جو تھا یہ ہے کہ مراد اُس سے زہرہ ہے ...

ف جملہ میں اس کی طرح ہے ... روایت ... والضحیٰ ... یعنی ... دن ... ہیں ... ثریا ... کی زینت ... ہے

ابوالبقاء وغیرہ کا ہے بالجملہ ما ضل صاحبکم وما غوی جواب ہے قسم کا قریش نے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ضال و غاوی ہین نعوذ باللہ تو سبحٰنہ اللہ پاک نے قسم کہا کر فرمایا کہ وہ نہ ضال ہو نہ غاوی ہے اس لیے
کہ جس ذات کی یہہ قدرت ہے کہ اُس نے آسمان پر تارے بنائے جن سے لوگ رات کو راہ پاتے ہین بہلا اسکا
بہیجا ہوا خلق کی راہ پر لانے کے واسطے کیونکر بے راہ ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو حق کی سیدہی راہ
پر ہے اور اپنی رب کے حکم سے لوگون کو سیدہی راہ بتاتا ہے اکثر مفسر اس طرف گئے ہین کہ ضلال
وغی ایک ہین تو اس بنا پر وما غوی کا عطف اس باب سے ہوگا کہ باوجود انکا دمعنی کے لفظ مخالف
کے ساتہ تاکید کی گئی بعض نے یون فرق کیا ہے کہ ما ضل کے یہ معنے ہین کہ مائل نہین ہوئے طریق مستقیم سے
اور ماغوی کے یہہ معنے ہین کہ اعتقاد نہین کیا کسی باطل کا قاضی صاحب مرحوم کا یہی قول ہے اس فرق
کا حاصل ہے کہ غوایت تو خطا ہے اعتقاد مین خاصۃً اور ضلال اوس سے عام رہے شامل ہے خطا کو افعال
واقوال وعقائد مین پس ضلال مائل ہونا ہے اُس طریق مستقیم سے جس کو اللہ تعالی نے اپنے بندو
کے واسطے بیان کیا ہے برابر ہے کہ وہ متعلق ہو افعال سے یا اقوال سے یا عقائد سے یا اخلاق
سے اور غوایۃ مائل ہونا ہے طریق مستقیم سے باب عقائد مین تو اب وما غوی تخصیص بعد التعمیم کے
قبیل سے ہوگا منظور اس سے نفی خاص کا مزید اہتمام ہے مراد نفی ہے اس بات کی جو قریش نے
آپ کی طرف منسوب کی تہی کہ آپ ہر ایک باب اعتقاد و عمل مین راہ ثواب سے مائل ہین پس جو
بات انہون نے آپ سے کہی تہی خود اللہ پاک اُس کے جواب کا متولی ہوا تو فرمایا ما ضل صاحبکم
وما غوی۔ وما صاحبکم بمجنون وما ہو بقول شاعر ولا بقول کاہن وما ینطق عن الہوی اور باقی انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام خود اپنی طرف سے جواب دیتے تہے دیکہو جب قوم نوح علیہ السلام نے اُن
سے کہا انا لنراک فی ضلالۃ تو خود اُنہون نے جواب دیا یا قوم لیس بی ضلالۃ عاد نے جب ہود علیہ
السلام سے کہا انا لنراک فی سفاہۃ تو اُنہون نے کہا یا قوم لیس بی سفاہۃ اسی طرح موسی علیہ السلام
نے بہی خود جواب دیا ہے کذا افاد الشیخ رحمہ اللہ تعالی کسی نے یون فرق کیا کہ ضلال کے
معنے ہین مخالفت تو بات اس طرف رجوع ہوگی کہ ضلال فعل معاصی ہے پس اب فرق درمیان
اس کے اور غی کے تباین کلی ہوگا کیونکہ ضلال تو فعل معاصی ہے اور غی جہل مرکب ہے یعنے
جو جہل کہ ناشی ہے اعتقاد فاسد سے ایضاح اسکا یہ ہے کہ جہل کبہی تو انسان کے غیر معتقد ہونے
سے ہوتا ہے کہ اُس کو نہ صالح کا اعتقاد ہوتا ہے نہ فاسد کا اور کبہی شے فاسد کے اعتقاد سے
ہوتا ہے اس ثانی کو غی کہتے ہین کسی نے کہا غی بمعنے خیبت ہے یعنے خائب ہوئے اُن شے

مین مطلب کی صاحبکم کا خطاب قریش کو ہے اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وہ مطلع تھے آپکی
حقیقت حال پر یعنے تمہارا صاحب رفیق و ہمصحبت ہے کہ صدق و راستی و امانت و دیانت کو تم خوب
جانتے ہو وہ ضال و غاوی نہین ہے یا یون کہو کہ صحبت کے ساتھ اس لیے تعبیر کی کہ صحبت باوجود اسکے
دلتر ہونیکے قصد پر رغبت دینے والی ہے قریش کو آپکے حق مین اور متوجہ کرنے والی ہے اُن کو
آپکی طرف اور تقبیح کرنے والی ہے انپر آپکی اتہام کو آپ کے انذار مین حالانکہ وہ آپ کی طہارت شمائل
ونزاہت خصائل کو پہچانتے ہین وما ینطق عن الہوی کلمہ عن اپنے معنے مجاوزت پر ہے مع ایک
نوع تضمین کے یعنی صادر نہین ہوتا ہے نطق اُسکا اپنی خواہش سے نہ تو ساتھ قرآن کے اور نہ ساتھ
غیر قرآن کے اور سبیل نطق کے فعل ہے ابو عبیدہ نے کہا عن بمعنے باء ہے اسے ما الہوی یعنی
نہین بولتا ہے ساتھ خواہش نفس کے قتادہ نے کہا نہین بولتا ہے قرآن کے اپنی خواہش سے بھلا جس شخص کا یہ حال ہو وہ کیونکر ضال
و غاوی ہوسکتا ہے **نکتہ** اول اللہ پاک نے ما ضل و ما غوی بصیغہ ماضی فرمایا پھر وما ینطق
بصیغہ مستقبل سو اس لیے کہ منظور بیان کرنا ہے آپکے حال کا قبل بعثت کے اور بعد اسکے
یعنے وہ ضال و غاوی نہین ہوا کبھی جبکہ تم سے اور تمہارے معبودون سے کنارہ کیا قبل
اس کے کہ رسول ہو کر مبعوث ہو اور نہین بولتا ہے ہوا سے اب جبکہ پڑھتا ہے تمپر اپنے رب
کی آیتین ان ہو الا وحی یوحی یعنے نہین ہے وہ قرآن جس کے ساتھ وہ نطق کرتا ہے اور اسکی
کل احوال و اقوال و افعال مگر ایک وحی ہے طرف سے اللہ کے جسکو وہ اُس کی طرف وحی کرتا ہے یوحی
صفت ہے وحی کی مفید ہے استمرار تجددی کو یعنی ایسی وحی جو کہ مستمر و متجدد کی جا رہی ہے اور
مفید ہے نفی مجاز کو یعنے وہ وحی ہے حقیقۃً نہ بجز اس کے کہ اُسکا نام وحی رکھدیا ہے جیسے تم
بولتے ہو نہ قول یقال کسی نے کہا تقدیر یوحی الیہ ہے سو اس مین مزید فائدہ ہے **آیت**
دلیل ہے اسپر کہ سنت مطہرہ وحی یوحی ہے کما فی فتح البیان عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ۝

ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
أَوْ أَدْنَى ۝ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ۝ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى
مَا يَرَى ۝ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى ۝
إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ۝ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ
الْكُبْرَى ۝ اُسکو سکھایا سخت قوتون والے نے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا
اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کی پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان

جبرائیل ع کو انکی صورت مین مگر دو بار ایک بار تو آپ نے اُنسے سوال کیا کہ آنکو دیکہین انکی صورت مین سو انہون
نے اُفق کو بند کر دیا یعنے کنارہ آسمان کو اپنی بزرگی جسم سے اور دوسری بار سو آپ اُنکے ساتہہ تہے جبکہ آپ
چڑہے پس وہ یہہ قول ہے اللہ تعالے کا وہو بالافق الاعلے اخرجہ ابن ابی حاتم حافظ ابن کثیر کہتے ہین اس
جگہہ ابن جریر نے ایک قول کہا ہے کہ جسنے اسکو نہین دیکہا واسطے اُنکے غیر کے اور نہ انہون نے اُسکو
کسی سے نقل کیا ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ وہ اس طرف گئے ہین کہ معنے یہ ہین فاستوی یعنے مستوی ہوا
یہ شدید القوے ذو مرہ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم افق اعلے مین یعنے دونون جمیعًا افق اعلے مین
مستوی ہوئے اور یہ شب معراج مین ہے ابن جریر نے اسی طرح کہا ہے اور اُسپر کسی نے انکی موافقت نہین
کی پہر جو بات کہی من حیث العربیہ اسکی توجیہ کرنا شروع کیا تو کہا کہ یہ قول مثل اس آیت کے ہے ائذا
کنا ترابا و اباؤنا پس آبا کا عطف کیا ہے ضمیر مستتر پر جو کنا مین ہے بغیر اظہار نحن کے سو اسی طرح فاستوی
وہو ہے کہا اور فرا نے ذکر کیا ہے بعض عرب سے کہ اُسنے فرا کو یہ شعر سنایا ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ النَّبْعَ یَصْلُبُ عُوْدُہٗ وَلَا یَسْتَوِیْ وَالْخِرْوَعُ الْمُتَقَصِّفُ

یہ بات جو ابن جریر نے کہی عربیت کی جہت سے تو متجہ ہے لیکن معنے اُسپر اُسکے مساعدت نہین کرتے ہین
کیونکہ یہ دیکہنا جبرائیل علیہ السلام کو شب معراج مین نہ تہا بلکہ اُس سے قبل تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین
مین تہے پس جبرائیل علیہ السلام آپ پر اُترے اور آپکی طرف لٹکتے ہے پہر آپ سے قریب ہوگئے اور وہ اس صورت
پر تہے جسپر اللہ تعالے نے اُنکو پیدا کیا ہے انکے چہ سو پر تہے پہر آپ نے اُنکو دیکہا بعد اسکے دوسرے اُتار
مین نزدیک سدرة المنتہے کے یعنے شب معراج مین اور یہ پہلا دیکہنا شروع بعثت مین تہا بعد اسکے کہ جبرائیل
علیہ السلام آپکے پاس اول بار آئے تو اللہ تعالے نے آپکی طرف وحی کی سورہ اقرأ کے شروع کی پہر وحی
سُست ہوگئی اس فترت کی مدت مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کئی بار گئی تاکہ پہاڑون کی چوٹیون سے گر پڑین
یعنے فترت وحی کی رنج سے پس جب کبہی آپ اسکا قصد کرتے تو جبرائیل علیہ السلام ہوا سے آپکو پکارتے اے
محمد تو رسول ہے اللہ کا حقًا یعنے تحقیق اور مین جبرائیل ہون تو اس سے آپکا دل چین پکڑتا اور آپ کی آنکہہ ٹہنڈی
ہوتی اور جب کبہی آپ پر طول امر ہوتا تو ایسا ہی پہر کرتے تہے یہانتک کہ جبرائیل ع آپکے واسطے ظاہر ہوئے اور
آپ ابطح مین تہے اپنی اس صورت مین جسپر اللہ تعالے نے اُنکو پیدا کیا ہے اُنکے چہ سو پر تہے بمقدار انکی بزرگی خلق
نے بند کر دیا تہا اُفق کو پہر آپ سے قریب ہوئے اور وحی کی آپ کی طرف اللہ عز و جل کی طرف سے اُس شئی کی جسکا
اُسنے اُنکو امر کیا تہا اب اسوقت آپنے فرشتے کی عظمت پہچانی جو آپکے پاس رسالت لایا اور اسکی جلالت
قدر اور .. عظمت اسکے نزدیک اپنے خالق کے جسنے اُسکو آپکی طرف بہیجا حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اثنا کہ مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ جبرائیل علیہ السلام آئے تو مجکا مارا
کے بیچ مین کھڑا ہوا طرف ایک درخت کے جسمین مثل دو آشیانہ طیر کے تھے پس اُن مین سے ایک
اور دوسرے مین مین بیٹھا پھر وہ درخت بلند ہوا اور مرتفع ہوا یہانتک کہ اُس نے بند کر دیا
اور مین لوٹتا پوٹتا تھا اپنی آنکھ کو اور اگر مین یہ چاہتا کہ مین آسمان کو چھو لون تو البتہ چھو
التفات کیا طرف جبرائیل ع کے گویا وہ ایک حلس لاطی ہین پس مین نے پہچان لیا فضل
اللہ کے اپنے اوپر اور کھولا گیا واسطے میرے ایک دروازہ آسمان کے دروازون سے اور دیکھا
اور ناگاہ ورے حجاب کے موتیون اور یاقوت کی جنبش تھی اور وحی کیا گیا طرف میرے
کہ وحی کیا جائے رواہ الحافظ ابوبکر البزار فی مسندہ ثم قال لا یرویہ الا
عبید وکان رجلا مشہورا من اہل البصرۃ حضرت عبد اللہ رض سے مروی
اللہ علیہ آلہ وسلم نے جبرئیل ع کو دیکھا اُنکی صورت مین اور اُنکے چھ سو پر تھے اُن مین کے
کر دیا تھا اُفق کو اُنکے پرون سے وہ گوناگون رنگ اور موتی و یاقوت گرتے تھے جسکو اللہ ہی
رواہ الامام احمد وانفرد بہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآ
سے یہ سوال کیا کہ اُن کو دیکھیں اُن کی صورت مین تو اُنہون نے کہا کہ تو اپنے رب سے دعا کر
رب عز وجل سے دعا کی تو آپ پر ایک سیاہی طلوع ہوئی مشرق کیجانب سے پھر مرتفع و منتشر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو دیکھا تو بیہوش ہوگئے پھر جبرائیل ع آپ کے پاس آئے
اور آپکی باچھ سے تھوک پونچھا رواہ الامام احمد وتفرد بہ وقد رواہ ابن عساکر
ابن الاسود ہبار نے کہا کہ ابولہب اور اسکے بیٹے عتبہ نے تیاری کی تھی طرف شام کے تو میں نے
تیاری پس اُسکے بیٹے عتبہ نے کہا واللہ البتہ مین جاؤنگا طرف محمد ص کے اور البتہ ایذا دونگا
سبحانہ وتعالی کے حق مین پھر وہ چلا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو کہا
دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے وہ شخص منکر ہے اسکا جسکی یہ صفت ہے تو نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ابعث عَلَیہِ کَلبًا مِّن کِلَابِکَ پھر عتبہ آپکے پاس سے لوٹ آیا تو
کیطرف رجوع ہوا پس ابولہب نے کہا او بیٹا تو نے اُس سے کیا کہا تو عتبہ نے جو کہا تھا اُسکا بیان کیا
کیا پھر ابولہب نے کہا کہ اُسنے تجھسے کیا کہا عتبہ بولا کہ اس نے کہا اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیہِ کَلبًا مِّن
کِلَابِکَ ابولہب نے کہا او بیٹا واللہ مین امن مین نہین ہوتا ہون تجھپر اوسکی دعا سے
تک کہ اُترے ابراۃ مین اور وہ سدہ مین ہے اور اترے ہم طرف صومعہ راہب کے تو راہب نے کہا او گروہ

عرب بس شئ نے تمکو اتارا اس بلاد مین پس یہان تو ایسے شیر چرتے ہین جیسے بکریان چرتی ہین پس ابولہب
نے ہم سے کہا بیشک تم سفر رجان چکے ہو میرے کبر سن کو اور میرے حق کو اور بیشک اس مرد نے
سفر میرے بیٹے پر ایک دعا کی ہے واللہ مین اُس سے امن مین نہین ہوتا ہون اُسپر سو تم اپنا سامان جمع کرو
طرف اس صومعہ کے اور فرش کرو میرے بیٹے کے واسطے اُسپر پھر تم فرش کرو اسکے گرد پس ہم نے کیا پھر
شیر آیا تو اُسنے ہمارے چہرے سونگھے پھر جب اُسنے نہ پائی وہ شئے جیسے چاہتا تھا تو سمٹا پھر ایک جست
کی تو ناگاہ وہ اس سامان کے اوپر تھا پھر اُسکا چہرہ سونگھا ثم ہزمہ ہزمۃ ففسخ راسہ یعنے پھر اُسکو ایک جھٹکا
دیا تو اسکا سر توڑ ڈالا پس ابولہب بولا مقرر مین پہچان گیا تہا کہ وہ نہ چھٹے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے
قولہ تعالےٰ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنے پھر جب قریب ہوئے جبرائیل ؑ طرف محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے جبکہ وہ آپ پر اترے طرف زمین کے یہانتک کہ فرق تہا درمیان ا ونکے اور آپ کی بقدر
دو کمان کے جبکہ وہ دراز کیجائین یہ قول مجاہد و قتادہ کا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اس سے بعد ما
بین وتر القوس الی کبدہا او ادنے اول گذر چکا ہے کہ یہ صیغہ لغت مین استعمال کیا جاتا ہے واسطے اثبات
مخبر عنہ کے اور نفی اس شئ کی جو اسپر زیادہ ہو کقولہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَهِیَ
کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً یعنے وہ دل پتھرون سے بڑہکر نرم نہین ہین بلکہ انکی مثل ہین یا اونپر زیادہ
ہین شدت و سختی مین اسی طرح یہ آیت ہے یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً اور یہ
آیت وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ یعنے وہ ایک لاکھہ سے کم نہین ہین بلکہ حقیقۃً
ایک لاکھہ ہین یا اُسپر زیادہ ہوتے ہین پس مخبر بہ کی تحقیق ہے کسی طرح کا شک تردد نہین ہے اسلیے
کہ یہ یہان ممتنع ہے اسی طرح یہ آیت ہے فکان قاب قوسین او ادنے یہ بات جو ہمنے کہی کہ یہ قریب ہونے
والا جسکے درمیان اور آپکے دو کمان کا فاصلہ تہا وہ جبرائیل ؑ ہی ہین یہ قول ہے حضرت ام المومنین
عائشہ و ابن مسعود و ابوہریرہ کا چنانچہ عنقریب ہم انکی حدیثین وارد کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ مسلم نے
اپنے صحیح مین حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا رای محمد ربہ بفوادہ مرتین یعنے دیکھا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو اپنے دل سے دو بار پس اس رویت کو ان دو بار مین کا ایک ٹھیرایا حدیث
اسرا مین حضرت انسؓ سے مروی ہے ثم دنا الجبار رب العزۃ فتدلے اور اسی لیے بہت سے لوگون نے
اس آیت کی متن مین کلام کیا ہے اور اس مین کئی چیزین غرابت کی ذکر کی ہین پس اگر یہ صحیح ہو تو اور وقت
پر اور قصے پر محمول ہوگی نہ یہ کہ اس آیت کی تفسیر ہو کیونکہ یہ رویت اُس حال مین تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زمین مین تہے شب معراج مین نہین اسی لیے بعد اسکے فرمایا ہے ولقد راٰہ نزلۃً اُخرٰے

عند سدرۃ المنتہے سو یہ وہی شب معراج مین ہے اور پہلے زمین مین تہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مرفوعا
مروی ہے کہ مینے دیکھا جبرائیل کو اُنکے چہہ سو پر تہے اخرجہ ابن جریر حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ تہا اول
حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کہ آپنے دیکھا اپنی خواب مین جبرائیل کو اجیاد مین پہر آپ نکلے تا کہ
اپنی حاجت پوری کرین تو آپ پر جبرائیل ع چیخے یا محمد یا محمد پہر آپنے داہین بائین نظر کی تو کوئی شے نہ
دیکھی تین بار پہر آپنے اپنا سر اوٹہایا تو ناگاہ وہ موڑنے والے تہے اپنے دونون پاؤن اپنا ایک پاؤن
دوسرے کے ساتہہ کنارہ آسمان پر پس کہا یا محمد جبریل جبریل آپ کی تسکین کرتے تہے تو آپ بہاگے
یہانتک کہ لوگون مین داخل ہو گئے پہر نظر کی تو کوئی شے نہ دیکھی پہر لوگون سے نکلے پہر نظر کی تو انکو
دیکھا پہر لوگون مین داخل ہو گئے تو کوئی شے نہین دیکھی پہر نکلے پہر نظر کی تو اُنکو دیکھا پس وہ یہ قول ہے اللہ عز
وجل کا والنجم اذا ہوی سے قولہ ثم دنے فتدلی یعنے پہر قریب ہوے جبرائیل طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے علیہما الصلوٰۃ والسلام فکان قاب قوسین او ادنی اور کہتے ہین کہ قاب نصف انگشت ہے بعض نے کہا
ذراعین کان بینہما یعنے اُن مین دو ہاتہہ کا فرق تہا رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم من حدیث ابن وہب
سنجاری سے زر سے روایت کیا ہے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ نے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیکھا جبرائیل کو اُنکے چہہ سو پر تہے ابن جریر نے حضرت عبد اللہ سے روایت کیا ہے ماکذب الفواد
ما رای کہا دیکھا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل ع کو انپر دو حلے تہے رفرف کی مقرر پہر دیا تہا
مابین آسمان و زمین کو اب جو ہم نے ذکر کیا ہے اسکی بنا پر فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے یہ معنے ہونگے
پس وحی کی جبرائیل نے طرف اللہ کے بندے محمد ص کے جو وحی کی یا پس وحی کی اللہ نے طرف اپنے بندے
محمد ص کے جو وحی کی جبرائیل کے واسطہ سے یہ دونون معنے صحیح ہین سعید بن جبیر سے ذکر کیا گیا ہے کہا
وحی کی اللہ نے طرف آپکے الم اجدک یتیما یعنے کیا نہین پایا مینے تجھکو یتیم ورفعنا لک ذکرک
یعنے اور بلند کر دیا ہمنے واسطے ذکر تیرا اوغیر سعید نے کہا وحی کی آپ کیطرف کہ جنت حرام کی گئی ہے
نبیون پر یہانتک کہ تو اسمین داخل ہو اور تہو نپر یہانتک کہ داخل ہو اسمین امت تیری مسلم نے عن ابن
عباس روایت کیا ہے ماکذب الفواد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اُخری کہا دیکھا اسکو اپنے دل سے دو بار حضرت
ابن مسعود وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہے اور ایک روایت مین اُنسے یہ مروی ہے کہ اُنہون نے رویت کا
اطلاق کیا ہے اور وہ محمول ہے اس روایت پر جو مقید بفواد ہے اور جس نے اُنسے رویت ببصر روایت کی
ہے تو مقرر اسنے غریبات کہی کیونکہ اس باب مین صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی شے صحیح نہین ہوئی
ہے بغوی کا قول اپنی تفسیر مین بایں لفظ ہے وذہب جماعۃ الی انہ راٰہ بعینہ وہو قول انس والحسن وعکرمۃ

سو اسمین نظر ہے واللہ اعلم ترمذی نے عن عکرمۃ عن ابن عباس روایت کیا ہے کہا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے اپنی رب کو میں نے کہا کیا نہین کہتا ہے اللہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
فرمایا خرابی ہو تیری یہ تو اسوقت ہی کہ تجلی کرے اپنے نور سے جو کہ اسکا نور ہے اور مقرر دیکھا اپنے رب کو
دو بار پہر ترمذی نے کہا حسن غریب ہے نیز ترمذی نے شعبی سے روایت کیا ہے قال لقی ابن عباس کعبا
بعرفۃ فسألہ عن شیٔ فکبر حتے جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ہاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ و
کلامہ بین محمد و موسے فکلم موسے مرتین ورآہ محمد مرتین اور مسروق نے کہا مین داخل ہوا حضرت عائشہ پر
تو مینے کہا کیا دیکھا محمد صلعم نے اپنے رب کو پس فرمایا البتہ مقرر تو نے کلام کیا ایسی شئے کے ساتھہ جس
سے میرے رونگٹے کہڑے ہو گئے تو مینے کہا رویدا یعنے آپ ٹہیرین جلدی نہ کرین پہر مینے یہ آیت
پڑہی لقد رای من آیات ربہ الکبری تو فرمایا این یذہب بک یعنی تجہے کہان لیجاتے ہین مطلب یہ
کہ تو نے خطا کی وہ تو ہی جبریل ہین جو کوئی تجہے یہ خبر دے کہ محمد صلعم نے اپنے رب کو دیکھا یا آپ نے
چہپائی کوئی شئے اُس مین سے جسکے ساتہہ آپ کو امر کیا گیا یا آپ جانتے ہین اُن پانچ باتون کو جو اللہ
تعالی نے فرمائی ہین ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث تو مقرر اُسنے بڑا کیا اللہ پر بہتان ولیکن آپ
نے دیکھا جبرائیل کو نہ دیکھا اُنکو انکی صورت مین مگر دو بار ایک بار تو سدرۃ المنتہے کے پاس اور ایک بار
جیاد مین اور اُنکے چہہ سو پر تہے مقرر بند کر دیا تہا اُفق کو نسائی نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کیا
ہے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ خُلت ہو واسطے ابراہیم کے اور کلام واسطے موسے کے اور رویت واسطے محمد صلعم کے
علیہم الصلوۃ والسلام صحیح مسلم مین حضرت ابوذر رضہ سے مروی ہے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچہا کیا آپ نے دیکھا اپنے رب کو تو فرمایا نُورٌ اَنّٰى اَرَاہُ اور ایک روایت مین رَاَیْتُ نُورًا ہے یعنے
مینے دیکھا نور کو ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب سے روایت کیا ہے کہا لوگون نے کہا یا رسول اللہ دیکھا آپ
نے اپنے رب کو فرمایا مین نے اسکو دیکھا اپنے فواد سے یعنی دل سے دو بار پہر یہ پڑہا ما کذب الفواد ما
رائی ابن جریر نے عن محمد بن کعب عن بعض اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے کہا
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا فرمایا مین نے اُسکو نہین دیکھا اپنی آنکھ
سے لیکن دیکھا مینے اسکو اپنے فواد سے یعنے دل سے دو بار پہر یہ پڑہا ثم دنے فتدلے پہر ابن ابی
حاتم نے عباد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مینے عکرمہ سے ما کذب الفواد ما رأی کا پوچہا
تو عکرمہ نے کہا تو چاہتا ہے کہ مین تجہے یہ خبر دون کہ مقرر اُنہون نے اسکو دیکھا ہے مینے کہا ہان
کہا قد راٰہ ثم قد راٰہ یعنے مقرر اسکو دیکھا پہر مقرر اسکو دیکھا عباد نے کہا پہر مین نے حضرت حسن

سے اسکا پوچھا تو فرمایا قدرا سے جلالہ وعظمتہ ورداء یعنے مقرر دیکھا اسکی جلال وعظمت وردا کبریا کو دوسرا لفظ ابن ابی حاتم کا ابو العالیہ سے یہ ہو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ آیا آپ نے دیکھا اپنے رب کو فرمایا مینے ایک نہر دیکھی اور دیکھا مین نے ورا نہر کے ایک حجاب اور دیکھا مین نے ورا حجاب کے ایک نور نہین دیکھا مینے سوائے اسکے یہ حدیث نہایت درجہ غریب ہے اب ہاہی وہ حدیث جو امام احمد نے عن عکرمۃ عن ابن عباس مرفوعا روایت کی ہے کہ مینے دیکھا اپنے رب عزوجل کو سو یہ ایسی حدیث ہی کہ اسکی اسناد شرط صحیح پر ہے لیکن یہ مختصر ہے حدیث منام سے جس طرح کہ امام احمد نے عن ابی قلابہ عن ابن عباس اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آیا میرے پاس سب میرا آجکی رات احسن صورت مین احسبہ یعنی فی النوم پس فرمایا اے محمد ص کیا تو جانتا ہے کس بات مین جھگڑتے ہین ملأ اعلی کہا مینے کہا نہین تو ملسنے رکہا اپنا ہاتہہ درمیان میرے دونو شانون کے یہانتک کہ پائی مینے اسکی سردی درمیان اپنے دونون پستانون کے یا فرمایا نحری پس جانا مینے اس شئے کو جو آسمانون مین ہے اور اس شئے کو جو زمین مین ہے پہر فرمایا یا محمد کیا تو جانتا ہے کس بات مین جھگڑتے ہین ملأ اعلی کہا مینے کہا ہان جھگڑتے ہین کفارات و درجات مین کہا اور کیا ہین کفارات کہا مینے کہا ٹہیرنا مسجدون مین بعد نماز کے اور چلنا قدمونپر طرف جماعتون کے اور پورا کرنا وضو کا تکالیف مین جسنے یہ کیا تو وہ جیا خیر سے اور مرا خیر سے اور ہوگیا اپنے خطیئہ سے مثل اسدن کے کہ جنا اسکو اس کی مان نے اور کہا کہہ اے محمد ص جس وقت کہ تو نماز پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَآ اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْٓ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ کہا اور درجات یہ ہین بَذْلُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وقد تقدم فی اخر سورۃ ص عن معاذ نحوہ وقد رواہ ابن جریر من وجہ اخر عن ابن عباس وفیہ سیاق اخر وزیادۃ غریبۃ وہ سیاق یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھا مین نے اپنے رب کو احسن صورت مین تو مجہہ سے فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کس بات مین جھگڑتے ہین ملأ اعلی تو مینے کہا نہین اے رب پس رکہا اسنے اپنا ہاتہہ درمیان میرے دونون شانون کے تو پائی مینے اسکی ٹھنڈک درمیان اپنے دونون پستانون کے پس جانا مینے اس چیز کو جو آسمانون مین ہے اور زمین مین تو مینے کہا یا رب درجات وکفارات مین اور اٹھانے مین قدمون کے طرف جمعون کے اور انتظار نماز مین بعد نماز کے پہر مینے کہا یا رب بیشک تو نے بنایا ابراہیم کو خلیل اور کلام کیا تو نے موسے علیہ السلام سے کلام کرنے کر

وفعلت وفعلت پس فرمایا کیا نہیں کہولدیا مینے واسطے تیرے سینہ تیرا کیا نہیں اتارا رکہا مین نے تجہہ
سے بوجہہ تیرا الم افعل بک الم افعل فرمایا فافضے الی باشیاء لم یؤذن لی ان احدثکموہا فرمایا فذاک قولہ فی تنایہ
ثم دنا الی قولہ مارای پس کردیا میری بصر کے نور کو میرے فواد مین تو مین نے نظر کی طرف اُسکے اپنے
فواد سے یعنے دل سے اسکی اسناد ضعیف ہے حافظ ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ عتبہ بن ابی لہب جب نکلا
تجارت مین طرف شام کے تو اہل مکہ سے کہا اعلموا انی کافر بالذی دنی فتدلی پہر اُسکی بات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا عنقریب بہیجیگا اللہ اسپر ایک کتے کو اپنے کتون سے ہبار
نے کہا پس مین اُنکے ساتہہ تہا تو ہم اُترے ایک مین مین جسمین شیر بہت تہی کہا پس البتہ مقرر مین
نے دیکہا شیر کو کہ وہ آیا تو قوم کے سر سونگہنے لگا ایک ایک کرکے یہانتک کہ تجاوز کر گیا طرف
عتبہ کے پہر جدا کردیا اسکا سر اُنکے درمیان سے ذکرہ الحافظ ابن عساکر بسندہ الی ہبار بن الاسود
رضی اللہ عنہ ابن اسحق وغیرہ نے سیرت مین ذکر کیا ہے کہ یہ زمین زرقا مین تہا کسی نے کہا سراۃ
مین اور وہ ڈرا اس رات اور لوگون نے اُسکو اپنے درمیان مین رکہا اور اُسکے گرد سو رہے پہر شیر آیا
تو وہ سونگہنے لگا پہر اُنسے تجاوز کر گیا طرف اُسکے پہر اُسکا سر کاٹ کہا یا لعنہ اللہ قولہ تعالے ولقد
راٰہ نزلۃ اخریٰ الآیۃ یہ وہی دوسری بار ہے جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل ع کو دیکہا
اُنکی صورت پر جسپر اللہ تعالی نے اُنکو پیدا کیا ہے یہ رویت شب معراج مین تہی حافظ ابن کثیر کہتے ہین
مین وقد قدمنا الاحادیث الواردۃ فی الاسراء بطرقہا والفاظہا فی اول سورۃ سبحان
بما اغنی عن اعادتہا ہہنا اور اول گذرچکا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ شب معراج مین
رویت کو ثابت کرتے تہے اور اس آیت سے استشہاد کرتے تہے اور سلف و خلف مین سے ایک
جماعت اُنکی تابع ہوئی اور صحابہ و تابعین و غیرہم مین سے کئی جماعتون نے اُنکی مخالفت کی امام
احمد نے عن زر بن حبیش عن ابن مسعود مرفوعا روایت کیا ہے کہ مین نے جبرائیل کو دیکہا اور اُنکے
چہہ سو پر تہے جہڑتے تہے اُنکے پرون سے گوناگون رنگ کے موتی اور یاقوت یہ اسناد جید قوی ہے
نیز امام احمد نے عن ابی وائل عن عبد اللہ روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبرائیل ع کو دیکہا اُن کی صورت مین اور اُنکے چہہ سو بازو تہے اُن مین کے ہر بازو نے مقرر
بند کردیا تہا افق کو گرتے تہے اُنکے بازو سے گوناگون رنگ کے وہ موتی اور یاقوت جنکو اللہ ہی
خوب جانتا ہے اسنادہ حسن ایضا نیز امام احمد نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کیا ہے کہا مینے
سنا سفیان بن سلمہ کو وہ کہتے تہے مینے سنا ابن مسعود کو وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے دیکھا مینے جبرائیل کو سدرۃ المنتہے پر اور انکے چھ سو بازو تھے حسین نے کہا مین نے عاصم
سے بازوؤن کا پوچھا تو انکار کیا کہ مجھے خبر دیوے کہا پھر عاصم کے بعض اصحاب نے مجھے خبر دی
کہ بازو مابین مشرق و مغرب کے وھذا ایضا اسناد جید نیز امام احمد نے شقیق سے روایت کیا
ہے کہا مین نے سنا ابن مسعود کو وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آے میرے
پاس جبرائیل علیہ السلام خضر مین جس سے لٹکے ہوئے تھے موتی اسنادہ جید ایضا نیز امام احمد نے
عامر سے روایت کیا ہے کہا مسروق حضرت عائشہ رض کے پاس آئے تو کہا یا ام المؤمنین آیا
دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عز وجل کو فرمایا سبحان اللہ البتہ مقرر اٹھ کھڑے ہوئے
میرے رونگٹے اس سے جو تونے کہا کہان ہے تو تین باتون سے جو کوئی تجھ سے انکی حدیث کرے تو مقرر اس
نے جھوٹ کہا جو کوئی تجھے یہ حدیث کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو
مقرر اسنے جھوٹ کہا پھر یہ آیت پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ اور جو کوئی تجھے یہ خبر دے کہ وہ جانتے
ہین اس شے کو جو کل ہین ہوگی تو مقرر اسنے جھوٹ کہا پھر یہ آیت پڑھی إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ الآية اور جو کوئی تجھے یہ خبر دے کہ مقرر انہون نے چھپایا
تو مقرر اس نے جھوٹ کہا پھر یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ولیکن آپ
نے دیکھا جبرائیل کو انکی صورت مین دوبار نیز امام احمد نے عن الشعبی عن مسروق روایت کیا ہے کہا مین
تھا نزدیک حضرت عائشہ کے تو مین نے کہا کیا اللہ تعالے نہین فرماتا ہے وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ
وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى پس فرمایا مین اول ہون اس امت کی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسکا پوچھا تو آپ نے فرمایا انما ذاک جبرائیل یعنے یہ جو تھا سو جبرائیل آپ نے ان کو نہین دیکھا
انکی صورت مین جسپر وہ مخلوق ہوئے مگر دوبار آپ نے ان کو دیکھا اترتے ہوئے آسمان سے طرف
زمین کی حال مین کہ انکی بزرگی خلق بند کرنے والی تھی مابین آسمان و زمین کو اخرجاہ فی الصحیحین
من حدیث الشعبی بہ روایت ابوذر رض امام احمد نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے
کہ مینے ابوذر سے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا تو اس
سے کیا پوچھتا کہا مین انسے پوچھتا کہ آیا انہون نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا تو ابوذر نے کہا بیشک
مینے مقرر انسے پوچھا تھا تو فرمایا قد رأیته نورا انی اراہ امام احمد کی روایت مین اسی طرح واقع
ہوا ہے اور مسلم نے دو طریق سے بدو لفظ اسکو روایت کیا ہے ایک لفظ عن قتادہ عن عبداللہ

ابن شقیق عن ابی ذر یہ ہے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آیا دیکھا آپ نے اپنے رب کو
تو فرمایا نورٌ انّی اراہ دوسرا لفظ عن قتادہ عن عبد اللہ بن شقیق یہ ہے کہا مینے کہا ابو ذر سے اگر مین دیکھتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو البتہ آپ سے پوچھتا تو ابو ذر نے کہا کس شی کا اُنسے پوچھتا کہا مین نے
کہا کہ مین اُنسے پوچھتا آپ نے دیکھا ہے اپنے رب کو ابو ذر نے کہا مقرر مین نے آپ سے پوچھا تو فرمایا رایت
نوراً خلال نے اپنے علل مین حکایت کیا ہے کہ امام احمد سے کسی نے اس حدیث کا پوچھا تو فرمایا مازلت
منکراً لہ وما ادری ما وجہہ یعنی مین ہمیشہ اسکا منکر رہا اور مین نہین جانتا ہون کہ اسکی کیا توجیہ ہے
ابن ابی حاتم نے عن ابراہیم عن ابیہ عن ابی ذر روایت کیا ہے کہا راٰہ بقلبہ ولم یرہ بعینہ یعنے آپ نے اللہ تعالیٰ
کو دیکھا اپنے دل سے اور نہین دیکھا اسکو اپنی آنکھ سے ابن خزیمہ نے قصد کیا کہ اسکے انقطاع
کا دعوے کرین درمیان عبد اللہ بن شقیق و ابو ذر کے رہیے ابن جوزی سو انہون نے اسکی تاویل کی
اسپر کہ شاید ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا قبل معراج شریف کے تو آپ نے
انکو جواب دیا جو کچھ دیا اور اگر وہ آپ سے بعد معراج شریف کے پوچھتے تو انکو با ثبات جواب دیتے
حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذا ضعیف جداً یعنے یہ بات نہایت ہی کمزور ہے اسلیے کہ حضرت عائشہ
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مقرر اسکا پوچھا بعد معراج شریف کی اور آپ نے اُنکے واسطے رؤیت کا اثبات
نہین کیا اور جس کسی نے یون کہا کہ آپ نے اُنکو خطاب کیا بقدر اُنکے عقل کے یا جسطرف وہ گئے
ہین اُسمین اُنکے تخطیہ کا قصد کیا جیسے ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین تو بیشک مخطی وہ شخص ہے
واللہ علم نسائی کا لفظ حضرت ابو ذر سے یہ ہے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب
کو اپنے دل سے اور نہین دیکھا اُسکو اپنے بصر سے صحیح مسلم مین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لقد راٰہ
نزلۃ اُخرٰی کی تفسیر مین ثابت ہوا ہے کہا دیکھا جبرائیل ع کو مجاہد نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ
دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل ع کو اونکی صورت مین دوبار اسی طرح قتادہ وربیع بن
انس وغیرہم نے بھی کہا ہے قولہ تعالے اذ یغشی السدرۃ ما یغشی احادیث اسراء مین گذر چکا
ہے کہ ڈہانک دیا تہا سدرہ کو فرشتون نے مثل کوون کے اور ڈہانکا اسکو نور رب نے اور
ڈہانکا اسکو رنگون نے مین نہین جانتا ہون وہ کیا ہین امام احمد نے حضرت ابن مسعود سے
روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرایا گیا تو آپ کو لے پہنچے طرف سدرۃ
کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہے اسی تک منتہی ہوتی ہے وہ شے جسکو چڑہا لیجاتے ہین زمین
سے تو وہین سے قبض کیجاتی ہے اور اسی تک منتہی ہوتی ہے وہ شے جسکو اتار لاتے ہین اُسکے اوپر سے

پہر اُس سے قبض کیجاتی ہے اذ یغشی السدرۃ ما یغشی کہا سونیکے پروانے کہا اور عطا کیے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین چیزین عطا کیے گئے پانچون نمازین اور عطا کیے گئے خواتیم سورۃ
بقرہ اور بخشے گئے واسطے اُس شخص کے جو شریک نہین کرتا ہے ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو آپ کی اُمت
سے مقحمات انفرد بہ مسلم ابو جعفر رازی نے عن الربیع عن ابی العالیۃ عن ابی ہریرۃ اوغیرہ روایت
کیا ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرایا گیا تو آپ پہونچے سدرۃ تک پس آپ سے
کہا گیا یہ سدرہ ہے پہر ڈہانک لیا اُسکو نور خلاق نے اور ڈہانک لیا اُسکو فرشتون نے مثل
کوّون کی جبکہ وہ واقع ہوتے ہین درختون پر کہا پہر اسوقت آپ سے کلام کیا تو آپ سے فرمایا سوال کر
ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا سدرہ کی ٹہنیان موتی اور یاقوت و
زبرجد تہین پس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو دیکھا اور دیکھا اپنے رب کو اپنے قلب سے ابن زید
نے کہا عرض کیا یا رسول اللہ کونسی شئی آپ نے دیکہی کہ وہ ڈہانک رہی تہی اُس سدرہ کو آپ نے
فرمایا مینے دیکھا کہ ڈہانک رہے ہین اسکو پروانے سونیکے اور دیکھا مینے ہر پتے پر اسکے پتون سے
ایک فرشتے کو کہڑا ہوا کہ وہ تسبیح کر رہا ہے اللہ عزوجل کی ما زاغ البصر وما طغی حضرت ابن عباس رض
نے فرمایا نہین گئی نگاہ ادہر طرف ورنہ بائین جانب اور نہ تجاوز کیا اُس شئے سے جسکا امر کیے گئے
ثبات وطاعت مین یہ ایک صفت عظیم ہے کیونکہ آپ نے نہین کیا مگر وہی جسکا امر کیے گئے اور نہ
سوال کیا فوق اُسکے جو عطا کیے گیے ناظم نے کیا خوب کہا ہے ؎

رای جنۃ الماوی وما فوقہا ولو ۔۔۔ رای غیرہ ما قد رآہ لتاہا

لقد رای من آیات ربہ الکبری کقولہ تعالی لنریک من آیاتنا الکبری یعنے البتہ مقرر
آپ نے دیکہین اپنے رب کی بڑی نشانیون سے جو کہ دال ہین اسکی قدرت وعظمت پر جو لوگ
اہل سنت مین سے اسطرف گئے ہین کہ اُس رات رویت کا وقوع نہین ہوا انہون نے ان دو آیتون سے
استدلال کیا ہے کیونکہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہے لقد رای من آیات ربہ الکبری اور اگر آپ نے اپنے
رب کو دیکھا ہوتا تو البتہ وہ اسکی خبر دیتا اور لوگون سے اُسکا کہدیتا اسکی تقریر سورہ سبحان میں
گذر چکی امام احمد نے بسند خود حضرت ابن مسعود رض سے روایت کیا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جبرائیل ع کو نہین دیکھا اُنکی صورت مین مگر دو بار ایک بار تو آپ نے انسے سوال کیا تہا کہ آپ کو اپنا
نفس اپنی صورت مین دکہائین سو انہون نے آپ کو اپنی صورت دکہائی تو افق کو بند کر دیا تہی
دوسری بار سو وہ آپ کے ساتھہ چڑہے جبکہ آپ کو چڑہا لیگئے وقولہ تعالی وہو بالافق الاعلی تا

ما اوحی پہر جب جبرائیل ع نے اپنے رب کو خبر دی تو اپنی صورت مین عود کر آئے اور سجدہ کیا پس قولہ تعالیٰ و
لقد راہ نزلۃ اخرٰی سے تا الکبریٰ سے کہا کہ خلق جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا امام احمد نے اسکو اسی طرح روایت
کیا ہے اور یہ غریب ہے کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے قوے قوۃ کی جمع ہے
اضافت شدید کی طرف قوے کے اضافت صفت الی الموصوف کے
باب سے ہے فاعل علّم کا جبرائیل علیہ السلام ہین اکثر مفسرین کا یہی قول ہے یعنے سکھایا انکو جبرائیل ع
نے جن کی قوتین سخت ہین حضرت حسن نے فرمایا فاعل اللہ عز وجل ہے والاوّل اولیٰ منجملہ قوت جبرائیل
علیہ السلام یہ ہے کہ انہون نے قوم لوط کی بستیون کو اکہاڑا اور آسمان کیطرف اوٹہایا پہر آن کو لوٹ
دیا اور ثمود پر ایک چیخ ماری تو وہ صبح کو گھٹنون کے بل بیٹھے رہگیے اور انکا اترنا نبیون پر اور انکا چڑہنا
زیادہ تر جلد تہا نگاہ کے لوٹ آنے سے یہ قوت انکے واسطے ثابت ہے گو وہ آدمیون کی صورت پر
ہون غرضکہ ایک صفت تو انکی شدید القوے ہی دوسری صفت ذو مرہ ہے مرہ بمعنے قوت وشدت
ہے خلق مین کسی نے کہا جسم کی صحت وسلامتی ہی آفات سے اسی معنے سے وہ حدیث شریف ہے جسکا
ذکر اول ہو چکا ہے کسی نے کہا بمعنے حصافت عقل و متانت رائے ہی یعنی درست واستوار عقل و رائے
والی قطرب نے کہا ہر شخص جسکی رائے سخت و مستقیم ہوتی ہے تو عرب لوگ اسکو حصیف العقل ذو مرہ کہتے
ہین اسی معنے سے شاعر کا قول ہے ؎

قَدْ كُنْتُ قَبْلَ لِقَائِكُمْ ذَا مِرَّةٍ ۔۔۔ عِنْدِي لِكُلِّ مُخَاصِمٍ مِيزَانُهُ

یہ تفسیر مرہ کی اولیٰ ہی اسلیے کہ قوت و شدت کا فائدہ تو شدید القوے نے دیدیا اب رہی عقل ورای
کی قوت و شدت سو وہ ذو مرہ سے معلوم ہو گئی دیکھو جوہری نے صحاح مین کہا ہے المرۃ احدی الطبائع
الاربع والمرۃ القوۃ وشدۃ العقل یعنی مرہ بمعنے صفرا ہے جو کہ ایک خلط ہے چار خلطون مین سے
دوسرے معنی قوت کے ہین تیسری شدت عقل کی کسی نے کہا بمعنے قوت و حدت ہے عقل مین تو ذو
مرہ کے یہ معنی ہوئے کہ ایسا قوی و تیز عقل کہ کوئی دافع اسکو دفع نہین کرتا ہے ہر شئی سے جسکی وہ مزاولت
کرتا ہے اور نہ ملول ہوتا ہے اس چیز سے جسکی وہ مزاولت کرتا ہے پس اب درمیان قوت و مرۃ کے فرق
حاصل ہو گیا منجملہ شدت و قوت جبرائیل علیہ السلام یہ ہے کہ انکو شکل بدلنے پر قدرت ہے اسی لیے یون
فرمایا فاستوٰی حرف فا واسطے عطف کے ہے علم پر یعنے آپکو سکھایا جبرائیل علیہ السلام نے پہر مرتفع و
بلند ہوئے طرف اپنے مکان کے آسمان مین بعد اسکے کہ آپ کو تعلیم کی کما قالہ سعید ابن المسیب و سعید
ابن جبیر کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ قائم ہوئے اپنی اس صورت مین جسپر اللہ نے انکو پیدا کیا کیونکہ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آدمیون کے صورت مین آتے تہے جسطرح کہ انبیا کے پاس فرشتے آیا کرتے تہے سوائے
ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نبی نے انکو انکی اصلی صورت مین نہین دیکھا کسی نے کہا یہ معنے
ہین کہ مستوی ہوا قرآن شریف آپکے سینۂ مبارک مین جبکہ آپ پر اترا یا مستوی ہوا جبرائیل ع کے
سینے مین جبکہ وہ اسکو لیکر اترے کسی نے کہا کہ آپ معتدل ہوئے اپنی قوت مین یا اپنی رسالت
مین اسکا ذکر ماوردی نے کیا ہے کسی نے کہا کہ مرتفع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ معراج
کے حضرت حسن نے فرمایا یعنے مستوی ہوا اللہ عزوجل عرش پر والاول اولی قولہ وہو بالافق الاعلے محل نصب
مین ہے بنا بر حال یعنی پہر مستوی ہوئے جبرئیل ع اس حال مین کہ وہ افق اعلے مین تہے مراد افق اعلے سے
جانب مشرق ہے اور وہ فوق ہے جانب مغرب کے افق یعنے ناحیۂ آسمان ہے افق کی جمع آفاق ہے
یہ بہی جائز ہے کہ جملہ مستانفہ ہو ثم دنے فتدلے یعنے پہر جبرائیل علیہ السلام بعد مستوی ہونے اپنے
کے افق اعلے مین قریب ہوئے زمین سے پہر اترے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی لیکر کسی نے
کہا کلام مین تقدیم و تاخیر ہے تقدیر یہ ہے ثم تدلے فدنے یہ قول ابن انباری وغیرہ کا ہے زجاج
نے کہا کہ دنے فتدلے کے معنے ایک ہین یعنے قریب ہوا اور بڑہا قرب مین جیسے تم بولتے ہو دنا
منی فلان وقرب اور اگر قرب منی ودنا کہتے تو بہی جائز ہوتا فرا نے کہا حرف فا فتدلے مین بمعنے
واو ہے تقدیر یہ ہے تدلے جبرئیل و دنا لیکن یہ جب جائز ہے کہ دونون فعلون کے ایک معنے ہون
تو جسکو چاہو مقدم کرو جمہور اسکے قائل ہین کہ الذے دنا فتدلے جبرائیل علیہ السلام ہین کسی نے
کہا کہ حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسا کہ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہے کہ وہ
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین دنے فتدلے الی ربہ مراد یہ ہے کہ قریب ہوا آپ سے اسکا امر و حکم و
الاول اولے دوسرا قول انکا یہ ہے دنا ربہ فتدلے یعنے قریب ہوا آپکا رب پہر زیادہ ہوا قرب مین
تدلے کہتے ہین نزول کو قرب شی مین اور جو شخص اسکا قائل ہے کہ الذے استوی جبرائیل علیہ السلام
اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اسکے نزدیک دنا فتدلے کے یہ معنے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پہر قریب ہوئے اپنے رب سے قریب ہونا کرامت کا پہر جہکے واسطے سجدہ کے ضحاک اسی کے قائل
ہین قولہ تعالے فکان قاب قوسین او ادنے یعنے پہر تہا مقدار مابین جبرائیل ع کا اور محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا یا مابین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور انکے رب تعالے کا بنا بر اختلاف قولین بقدر
دو کمان عربی کے قاب و قیب و قاد و قید و قیس بمعنے مقدار ہے ذکرہ فی الصحاح زمخشری نے
کہا ہے قوس و رمح و سوط و ذراع و باع و خطوہ و شبر و فتر و اصبع کے ساتہہ مقرر تقدیر آئی ہے قرطبی مین ہے

کہ قاب مابین قبض و سیئہ ہے اور ہر قوس کے دو قاب ہوتے ہین بعض نے کہا کہ مراد قابی قوس ہے
اسکو قلب کر کے قاب قوسین کر لیا ہے سعید بن مسیب نے کہا کہ قاب کمان عربی کا صدر ہے جس جگہہ پر باندہا
جاتا ہے وہ تسمہ جسکو کمان مع الا اپنے کا منہ ہے پڑ التا ہے اور ہر کمان کی ایک قاب ہوتی ہے پس یہ
خبر دی کہ جبرائیل علیہ السلام قریب ہوئی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مثل قریب قاب قوسین کے سعید بن جبیر
و عطاء و ابو اسحق ہمدانی و ابو وائل شقیق بن سلمہ کہتے ہین فکان قدر ذراعین قوس بمعنے ذراع ہے اُس سے
ہر شئے کا قیاس کیا جاتا ہے یہ لغت ہے بعض حجازیون کا کسی نے کہا کہ ازدشنوءہ کا لغت ہے حضرت ابن
عباس سے بہی اسی طرح مروی ہے کہ قاب بمعنے قید ہے یعنے مقدار اور قوسین بمعنے ذراعین قوس مذکر
و مؤنث دونون طرح مستعمل ہوتا ہے پس جسنے مؤنث ٹہیرایا تو کہا اُسکی تصغیر قویسہ ہے اور جسنے
مذکر قرار دیا تو کہا کہ قویس ہے جمع اُسکی اقوس وقسی و قیاس آتی ہے قوس کہجور کے بقیہ کو بہی کہتے ہین
جو کہ ظرف مین رہجاتا ہے اور قوس ایک برج کا بہی نام ہے آسمان کے برجون مین سے کسائی نے
کہا کہ مراد ایک قوس ہے کلمۂ او اپنے اصل پر ہے یعنے بمعنے شک زجاج نے اسکی توجیہ مین کہا یعنے مابین
دونون کے بقدر دو کمان کے فاصلہ تہا یا اس سے بہی کم اس شئے مین جسکا تم اندازہ کرتے ہو اور
اللہ سبحانہ تو مقادیر اشیاء کا عالم ہے لیکن وہ ہمسے خطاب کرتا ہے اس طرز پر جسکی ساتہہ ہماری
آپس مین خطاب کی عادت ہوئی ہے کسی نے کہا بمعنے واو ہے کسی نے بمعنے بل لیکن اولی قول اول ہے
کقولہ تعالے او یزیدون اسلیے کہ معنے یہ ہین پس تہا مقدار مابین دونو کا بقدر ایک کے ان دو مقدارون مین
سے دیکہنے والے کی رائے مین یعنے بسبب تقارب مابین دونون کے دیکہنے والا اس مین شک کرتا ہے ادنی
افعل تفضیل ہے اور مفضل علیہ محذوف ہے او ادنی من قاب قوسین او ادنے من ذلک مروی ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو آدمی کی صورت پر دیکہا تو نزدیک افق اعلے کے
اُنسے یہ سوال کیا کہ انکو دیکہین انکی اُس صورت پر جسپر وہ مخلوق ہوئے ہین تو انہون نے آپ کو اپنی صورت
دکہائی پس آپنے اُن کو دیکہا اور آپ حرا مین تہے مقہور بند کر دیا تہا افق کو مغرب
تک پہر آپ گر پڑے اسحال مین کہ آپ پر غشی کی گئی تہی پہر جبرائیل م آپسے بتقریب ادمد قریب ہوئی
اور آپ کو اپنے نفس سے چپکا لیا یہانتک کہ آپ کو افاقہ ہوا اور آپ کا دل ساکن ہوا اور آپکے چہرے
سے مٹی پونچہنے لگے پہر جب آپکو افاقہ ہوا تو فرمایا اے جبرائیل مینے نہین خیال کیا کہ اللہ نے
پیدا کیا ہو کسی کو ایسی صورت پر پس جبرائیل نے کہا اے محمد م مینے تو اپنے بازوون سے صرف
دو ماندہ کہولے تہے حالانکہ میرے چہہ سو بازو ہین فراخی ہر بازو کی مابین مشرق و مغرب ہے

تو آپ نے فرمایا بیشک یہ البتہ ایک بڑی شیٔ ہے پس جبرائیل نے کہا اور مین نہین ہون مقابلے مین اللہ
کی خلق کے مگر ذرا سا البتہ مقرر پیدا کیا ہے اللہ نے اسرافیل کو اُنکے چہہ سو بازو ہین اُن مین کا ہر
بازو بقدر میرے سارے بازوؤن کے ہے حالانکہ وہ کبھی البتہ چھوٹے ہو جاتے ہین اللہ تعالے کے
طرف سے یہان تک کہ ہو جاتے ہین بقدر وصع
کے یعنے عصفور صغیر کما فے القرطبی قولہ تعالے فاوحی الی عبدہ ما اوحی راجع ہے طرف علمہ شدید
القوے کو یعنے تعلیم کیا اُسکو شدید القوے نے ساتھہ تعلیم کے طرف سے اللہ کے نہ خود اپنی طرف
سے یعنی پہر وحی کی جبرئیل نے طرف بندہ خدا کے جو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عبدہ کی ضمیر اللہ
کی طرف راجع ہے جیسے کہ اس آیت مین ہے مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ مطلب یہ ہے کہ دونوں
مرجع کا ذکر سابق نہین ہوا ہے لیکن قرینۂ مقام سے معلوم ہوتا ہے یہ ایک قول ہوا دوسرا یہ ہے کہ وحی
کی اللہ تعالی نے طرف اپنے بندے جبرائیل کے جو کچھہ وحی کی جبرائیل نے طرف نبی صلعم کے محلی نے
اسی کو اختیار کیا ہے کرخی نے ربیع و حسن و ابن زید و قتادہ کیطرف اسکی نسبت کی ہے فتحین ہین
اول کو انکی طرف منسوب کیا ہے واللہ اعلم تیسرا یہ ہے کہ وحی کی اللہ تعالے نے طرف اپنے بندے محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرخی نے کہا اکثر کا یہی قول ہے وحی کہتے ہین القا شئے کو بسرعت اسی معنی
سے وحا بمعنے سرعت ہے بعض نے کہا کہ کلمۂ ما عموم کے لیے ہے ابہام کے واسطے نہین ہے مراد کل وہ شئے
ہے جس کی آپ کی طرف وحی کی گئی اور ابہام پر حمل کرنا اولے ہے اسلیے کہ اسمین تعظیم و تفخیم ہے اُس
شئے کی جسکی وحی کی گئی کہا ہے کہ اللہ پاک نے اس شئے کو مبہم رکھا ہم سے اسکا بیان نہین کیا
تو ہم کو یہ نہین پہنچتا ہے کہ ہم اسکی تفسیر سے تعرض کرین بلکہ اسکو مبہم رہنے دین سعید بن جبیر
نے اسکی تفسیر کی ہے چنانچہ اونکا قول اول گذر چکا ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی کذب کو تخفیف
و تشدید ذال معجمہ پڑہا ہے اور دونون سبعیہ ہین تشدید تو باین معنے ہے کہ جو شئے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آنکہہ سے دیکھی اسکی تصدیق کی اپنے دل نے اور اسکا انکار نہ کیا یعنے جو شئے آپکی
بصر نے دیکھی اسکو آپ کے دل نے یون نہین کہا کہ مین تجھے پہچانتا نہین ہون اور اگر یون کہتا تو
کاذب ہوتا کیونکہ اُسنے : تو اسکو پہچان لیا تہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اُس شئی کو اپنی آنکہہ سے
دیکہا اور اپنے دل سے اسکو پہچانا اور شک نہ کیا اس مین کہ جو شئے دیکھی وہ حق ہے کلمہ ما موصول مفعول
ہے اور عائد محذوف فاعل را ئے کا ضمیر راجع طرف حضرت کے رہی تخفیف سو اُسمین بہی وہی تقریر
ہے جو کہ تشدید مین ہے کذب تخفیف خود متعدی ہوتا ہے یقال کذبہ اذا قال لہ الکذب ولم یصدقہ

کسی نے کہا بنا بر اسقاط خافض ای فیما رآہ فتح البیان میں ہے ماکذب فواد محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم ما راہ بصرہ لیلۃ المعراج رویۃ حقیقیۃ یعنے تکذیب کی آپکے دل نے اُس شئے کی جو آپ کی بصر نے
دیکھی شب معراج میں دیکھنا حقیقی مبرد نے کہا معنے آیہ یہ ہیں اذ رای شیئا فصدق یعنے ایک شئے
دیکھی پھر اُسکی تصدیق کی کلمہ ما میں ایک قول یہ ہے کہ مصدریہ ہے محل نصب میں کذب مخفف و
مشدد سے اب ہی وہ شئے جو آپنے دیکھی سو اُسمین دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کی
اصلی صورت دوسرا یہ ہے کہ اللہ عز و جل ہے اُنکے دلائل اول گذر چکے ہیں افتمارونہ علی ما
یری جمہور نے بالف پڑہا ہے ممارات بمعنے مجادلہ و ملاحاۃ سے یعنے آپسمین جھگڑنا حق یہ تہا کہ کلمہ فی سے
متعدی ہوتا مگر چونکہ معنے غلبہ کو متضمن کیا گیا ہے اسلیے بکلمہ علی متعدی ہوا مفسرین کی ایک جماعت نے
کہا ہے کہ یہ خطاب ہے مشرکین کو جنہون نے انکار کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کا جبرئیل علیہ السلام
کو اور آپ سے جھگڑے جبکہ آپ کو معراج ہوئی تو آپسے کہا کہ ہمسے بیت المقدس کا وصف کرا سپر
فرمایا کیا پہر تم اُس سے جھگڑتے ہو اور اُسپر غالب ہوتے ہو اوپر اُس شئے کے جسکو وہ دیکھتا ہے ایسا جھگڑنا
جس سے تم قصد کرتے ہو اُسکے دفع کرنے کا اُس شئے سے جسکا اُسنے مشاہدہ کیا ہے اور اسکو جانا ہے یعنے
جبرئیل علیہ السلام کی اصلی صورت جو آپنے دیکھی مطلب یہ ہے کہ وہ تو دیکھتا ہے اور تم نہیں دیکھتے تمکو اُس سے
جھگڑنا نہیں پہونچتا ہے کسی نے تمرونہ بفتح تا و سکون میم پڑہا ہے یہ ماخوذ ہے مراہ حقہ ای جحدہ سے یعنے جان
بوجھ کر کسی کے حق کا انکار کرنا اسکی تعدیت بہی علی سے اسلیے ہے کہ معنے غلبہ کو متضمن ہے یا ماخوذ ہے مریٰ آہ
علی کذا ای غلبہ علیہ سے پس یہ مرار بمعنے جدال سے ہے کما قال السمین ابو عبید نے اسکو اختیار کیا ہے کہا اسلیے
کہ کفار نے آپ سے ممارات و مجادلہ نہیں کیا تہا انہون نے تو صرف آپکا جحد و انکار کیا تہا محاورہ میں بولتے
ہیں مراہ حقہ ای جحدہ و مریتہ انا ای جحدتہ مبرد نے کہا جب کوئی کسی کو اسکے حق سے منع کرتا ہے اور اسکو
دفع کرتا ہے تو کہتے ہیں مراہ عن حقہ و علے حقہ کسی نے کہا علے بمعنے عن ہے حضرت ابن مسعودؓ وغیرہ نے
افتمرونہ بضم تا پڑہا ہے امریت سے ای اترتیبونہ و تشکون فیہ یعنے کیا تم اپنے شک میں ڈالنے سے اُسپر
غالب ہو گے ماری فرمایا مارای نہ کہا بنا بر حکایت حال ماضی واسطے مستحضر کرنے حالت لعیدۂ مخاطبون
کے ذہن میں حرف لام ولقد میں توطیۂ قسم کا ہے ای واللہ لقد رآہ نزلۃ اخری نزلہ مرۃ ہے نزول
نصب اسکا بنا بر ظرف ہے کما ذکرہ الزمخشری یہ مذہب بصریون کا نہیں ہے یہ صرف فراء کا مذہب ہے
مکی نے فراء سے اسکو نقل کیا ہے یا منصوب ہے بنا بر اُس مصدر کے جو کہ موقع حال میں واقع ہوتا ہے
مکی نے کہا ای رآہ نازلا نزلۃ اخری حوفی و ابن عطیہ اسی طرف گئے ہیں یا منصوب ہے بنا بر مصدر مؤکد

پس ابو البقا نے اسکی یون تقدیر کی ہے مرۃ اخری اور رؤیۃ اخری سمین نے کہا کہ نزلۃ کی تاویل مین ساتہ رؤیت کو نظر ہے اور اخری دلالت کرتا ہے سبق رویت پر قبل اسکے بالجملہ جمہور مفسرین نے کہا ہے معنے یہ ہین کہ حضرت صلعم نے دیکھا جبریل علیہ السلام کو ایک بار انکی اصلی صورت مین یہ دیکھنا شب معراج مین تہا ایک قول یہ ہے کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا ایک اور بار اپنے دل سے کسی نے کہا اپنی آنکہہ سے ان سب قولون کی حدیثین اول گذر چکی ہین عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مین ظرف متعلق ہے راٰہ سے یعنے دیکھا آپ نے جبریل علیہ السلام کو انکی اصلی صورت پر ایک اور بار نزدیک سدرۃ المنتہی کے جبکہ آپ کو سیر کرایا گیا آسمانون مین کما قالہ المحلی منجملہ معلوم یہ بات ہے کہ ایک سال چار ماہ یا تین سال قبل ہجرت کے اسرا ہوا ہے بنا بر خلاف اور پہلی رویت شروع بعثت مین ہتی تو درمیان ہر دو رویت کے قریب دس سال کے مدت ہے سدرہ شجرۃ النبق ہے مقاتل نے کہا وہ بار لاتا ہے زیور ون اور حلون کا اور سب اقسام کے میوون کا اگر اسمین کا ایک پتا رکہدیا جاتا زمین مین تو وہ روشن ہو جاتی واسطے اپنے اہل کے یہ وہی درخت طوبے ہے جسکا اللہ تعالے نے سورۂ رعد مین ذکر کیا ہے نَبِق بکسر موحدہ ثمر ہے سدر کا واحد اسکا نبقہ ہے اسمین نبق بفتح نون وسکون موحدہ بہی کہا جاتا ہے یعقوب نے اصلاح مین اسکا ذکر کیا ہے یہ لغت ہے بصریون کا افصح لغت اول ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی ثابت ہوا ہے یہ سدرہ آسمان ششم مین ہے جیسے کہ صحیح مین آیا ہے یہ بہی مروی ہے کہ آسمان ہفتم مین ہے عرش کے داہنی جانب منتہٰے مکان انتہا ہے یا مصدر میمی ہے اور مراد اس سے خود انتہا ہے اسکی وجہ تسمیہ مین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ علم خلائق کا اسی تک منتہی ہوتا ہے اسکے ماورا کو اون مین کا کوئی نہین جانتا ہے دوسرا یہ ہے کہ شہدا کی روحین اسکی طرف منتہی ہوتی ہین اسکے سوا اور قول بہی ہین بعض کا ذکر اول ہو چکا ہے قرطبی وغیرہ نے آٹہہ قول ذکر کیے ہین اضافت شجرہ کی طرف منتہی کی اضافت شی الی مکانہ کے باب سے ہے جیسے کہتے ہو اشجار البستان یا اضافت محل الی الحال کے قبیل سے ہے جیسے بولتے ہو کتاب الفقہ تقدیر یہ ہے عند سدرۃ عندہا منتہے العلوم یعنے نزدیک سدرہ کے کہ اسکے پاس منتہی ہے علوم کا یا اضافت ملک الی المالک کے وادی سے ہے بنا بر حذف جار و مجرور ای سدرۃ المنتہے الیہ یعنے سدرہ اسکا جسکی طرف انتہا ہے یعنے اللہ عزوجل اسبحانہ نے فرمایا ہے وان الی ربک المنتہی قولہ تعالے عندہا جنۃ الماوی یعنے نزدیک اس سدرہ کے ایک جنت ہے جو کہ معروف بجنۃ الماوی ہے یہ جنت عرش کی داہنی طرف ہے اسکا یہ نام اسلیے رکہا گیا کہ آدم علیہ السلام نے اسکی طرف ٹہکانا پکڑا کسی نے کہا شہدا کی روحین اسکی طرف

ٹہکانا پکڑاتی ہین کسی نے کہاکہ جبریل علیہ السلام اور فرشتے کسی نے کہاکہ متقی لوگ اسکی طرف رجوع ہوتے
ہین جمہور نے جنۃ برفع پڑہا ہے بنا بر ابتدا اور ظرف متقدم اُسکی خبر ہے کسی نے جنّہ بصیغہ فعل ماضی
پڑہا ہے ماخوذ جَنّ یَجُنّ سے اَیْ ضَمّہ المبیت او سترہ ایواء اللہ لہ یعنے ملا لیا انکو شب باشی نے یا چھپا
لیا انکو اللہ کے جگہ دینے نے واسطے اُنکے اخفش نے کہا اور کہ جیسے تم کہتے ہو جنّہ اللیل ای سترہ وادرکہ
حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنت سما سابع علیا مین ہی اور نار ارض سابعہ سفلی مین اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ
مَا يَغْشٰى اس ظرف مین بہی راہ ہے یہ ظرف زمان ہی اور پہلا ظرف مکان تہا غشیان بمعنے تغطیہ و ستر ہے
یعنے کسی شی کو ڈہانک دینا چھپا دینا اتیان کے معنے مین بہی آتا ہے جیسے کہتے ہین کہ فلان یغشانی
کل حین یعنے فلان میرے پاس ہر وقت آتا ہے صیغہ مضارع کا واسطے حکایت حال ماضی
کے ہے صورت بدیعہ کے مستحضر کرنے کو یا استمرار تجددی کے بتانے کو اور موصول و صلہ کے ابہام مین
جو تفخیم و تکثیر ہے ڈہانکنے والی اشیاء کی وہ مخفی نہین ہی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ جو خلائق کہ اللہ تعالی
کی عظمت و جلالت پر دال ہین جنہون نے سدرہ کو ڈہانک لیا تہا اور اسپر چھا رہی تہین وہ ایسی اشیاء
ہین کہ وصف انکا احاطہ نہین کر سکتا ہے اور نہ کوئی نعت و وصف انکی کنہ کو ظاہر کر سکتا ہے
اور نہ کوئی عدد اُنکا شمار کرکے پورا بتا سکتا ہے یعنے آپنے دیکہا اسکو جس وقت کہ ڈہانک رہا تہا اُس ہری
کے درخت کو جو کچہ کہ ڈہانک رہا تہا مطلب یہ ہے کہ اُسکا مت پوچھو کیا کچہ تہا بیان سی باہر ہے اللہ ہی اسکو
جانتا ہے ما یغشی مین کئی قول ہین کسی نے کہا کہ سونے کی ٹڈیان اُسکو ڈہانک رہی تہین حضرت ابن مسعود
نے کہا سونے کے پروانے یہ اور بعض قول اول گذر چکے ہین۔ امام رازی نے کہا یہ بات ضعیف ہے کیونکہ
یہ ثابت نہین ہوتی ہے مگر کسی دلیل سمعی سے سو اگر اسمین کوئی خبر صحیح ہو جائے تو فبہا ورنہ پہر اسکی کوئی وجہ
نہین ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنے مائل نہ ہوئی بصر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُس شے سے جسکو دیکہا اور
التفات کیا طرف اُس شی کی کہ جسنے سدرہ کو ڈہانکا تہا یعنے سونے کے پروانے وغیرہ یہ معنے تو باین
نظر ہین کہ جس شے نے سدرہ کو ڈہانکا تہا وہ سونے کے پروانے وغیرہ ہون اور باین اعتبار کہ وہ اللہ تعالی
کے انوار تہے تو یہ معنے ہونگے کہ آپنے راست و چپ التفات نہ کیا بلکہ مطالعہ انوار الٰہی مین مشغول رہے
باوجود اسکے کہ وہ عالم بنی آدم سے غریب ہے اور اُسمین وہ عجائب ہین کہ ناظر کو متحیر کر دیتے ہین وَمَا طَغٰی
یعنے آپکی بصر نے تجاوز نہ کیا اُس شے سے جو دیکہی کسی نے کہا تجاوز نہ کیا اُس شے سے جسکا اُنکو امر ہوا تہا
اسمین آپ کے ادب کا وصف ہے اُس مقام مین کہ آپنے التفات نہ کیا اور نہ اپنے بصر کو مائل کیا اور نہ اُسکو
بڑہایا طرف غیر مارآی کی بلکہ جسکے دیکہنے کا حکم تہا اُسی مین مشغول رہے قرطبی نے ایک یہ قول نقل کیا ہے

کہ سدرہ کو اللہ پاک کے انوار ڈہانک رہے تھے کیونکہ آپ جب اُسکی طرف پہونچے تو آپکے ربنے اسکے
واسطے تجلی کی جیسے کہ پہاڑ کے واسطے کی تہی پس انوار ظاہر ہوئے لیکن سدرہ اُس پہاڑ سے قوی
وثابت تر تہا کہ پہاڑ تو ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگیا اور وہ درخت متحرک نہوا اور حضرت موسی علیہ السلام
بیہوش ہوکر گر پڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متزلزل نہوئے کسی نے آپکی مدح شریف مین خوب کہاہی ؎

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات — تو عین ذات می نگری در تبسمی

یہ مضمون اُس قول کی بنا پر ہے کہ آپنے اپنے رب کو اپنی آنکہ سے دیکہا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ
الْکُبْرٰی یعنے واللہ البتہ مقرر دیکہی حضرت صلعم نے اُس رات مین اپنے رب کی بڑی آیتون سے
وہ شئے جسکا وصف و بیان احاطہ نہین کرسکتا ہے کسی نے کہا کہ رفرف دیکہا کہ اُسنے افق کو بند کردیا
تہا کسی نے کہا کہ جبریل علیہ السلام کو دیکہا حلہ سبز مین کسی نے کہا کہ عجائب ملکوت دیکہے ضحاک نے
کہا کہ سدرۃ المنتہی کو دیکہا کسی نے کہا کہ ہر وہ شئے ہی جو آپنے دیکہی اُس رات اپنے جانے اور پہر آنے
مین الکبری مفعول بہ ہے رآی کا اور من آیات ربہ حال مقدم ہے تقدیر یہ ہے لقد رای الآیات الکبری
حال کونہا من جملۃ آیات ربہ یعنے دیکہین بڑی نشانیان درآنحال کہ اپنے رب کی نشانیون کے جملے
سی ہین تبیین نے اس وجہ کو ظاہر کہا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ رآی کا مفعول من آیات ربہ اور من تبعیض
کا اور الکبری صفت آیات ربہ کی ای رآی بعض آیات ربہ الکبری تیسری یہ ہے کہ من زائد ہے اور آیات
ربہ الکبرے مفعول رآی کا ای رآی آیات ربہ الکبری **رفرف** یا تو اسم جنس ہے یا اسم جمع ہے واحد
اسکا رفرفہ ہے کسی نے کہا رفرف وہ قیمتی کپڑے ہین جو کہ تختون پر لٹکتے ہین کسی نے کہا ایک قسم کا
فروش ہی کسی نے کہا وسائد ہین کسی نے کہا نمارق ہین کسی نے کہا ہر ثوب عریض رفرف ہی قرطبی
نے اپنے تذکرے مین بذیل حدیث معراج ذکر کیا ہے کہ رفرف ایک خادم ہے خادمون سے روبرو
اللہ تعالی کے اسکے واسطے خواص امور مین محل قرب مین جسطرح کہ براق ایک دابہ ہے انبیاء اُسپر سوار
ہوتے ہین زمین مین اس کام کے ساتہ مخصوص ہے **وصل** اسمین ذکر ہے امام نووی کے کلام کا
جو اُنہون نے ولقد رآہ نزلۃ اخری مین ذکر کیا ہے اور آیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رب عز
وجل کو شب معراج مین دیکہا یا نہین قاضی عیاض کہتے ہین سلف وخلف نے اختلاف کیا ہے
کہ آیا آپنے اپنے رب کو شب معراج مین دیکہا پس حضرت عائشہ رضی نے تو اسکا انکار کیا ہے جیسا کہ
صحیح مسلم مین واقع ہوا ہے اور اسیکی طرف حضرت ابوہریرہ اور ایک جماعت سے آیا ہے اور یہی حضرت ابن مسعود
سے مشہور ہے اور اسی طرف محدثین و متکلمین مین کی ایک جماعت گئی ہے حضرت ابن عباس رضی سے

مروی ہے کہ آپنے اللہ کو دیکھا اپنی آنکھہ سے اسی کی مثل حضرت ابوذر و کعب و حسن سے مروی ہی اور حضرت
حسن اسپر حلف کرتے تہی اور اسی کی مثل حضرت ابن مسعودؓ و ابوہریرہ و امام احمد بن حنبل سے محکی ہے
اصحاب مقالات نے ابو الحسن اشعری اور انکے اصحاب مین کی ایک جماعت کی حکایت کیا ہی کہ آپنے
اللہ کو دیکھا اور ہمارے بعض مشائخ نے اسمین توقف کیا ہی اور کہا کہ اسپر کوئی دلیل واضح نہین ہے لیکن یہ
جائز ہے اور اللہ عزوجل کی رویت دنیا مین جائز ہے حضرت موسی علیہ السلام کا سوال رویت کرنا دلیل
ہی اسکے جواز پر اسلیے کہ کوئی نبی جاہل نہین ہوتا ہے اُس شئے کا جو کہ اُسکے رب پر جائز ہے یا ممتنع ہے
اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج مین آیا بلا واسطہ
اپنے رب سے کلام کیا یا نہین پس اشعری اور متکلمین کی ایک قوم سے حکایت کیا گیا ہے کہ آپنے اپنے
رب سے کلام کیا بعض نے اس قول کی نسبت کی ہے طرف حضرت جعفر بن محمد و حضرت ابن مسعود رضو
حضرت ابن عباس کی رضی اللہ عنہم اسی طرح ثم دنا فتدلی مین اختلاف کیا ہے پس اکثر تو اسپر ہین کہ
یہ دنو و تدلی منقسم ہے درمیان جبریل علیہ السلام کے اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یا مختص ہے
انہین کی ایک کو ساتہ دوسرے سے یا سدرۃ المنتہی سی حضرت ابن عباس و حسن و محمد بن کعب و حضرت
جعفر بن محمد وغیرہم نے ذکر کیا ہے کہ یہ دنو ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے طرف اپنے رب کی یا اللہ تعالی
سے ہی پس اس قول کی بنا پر دنو و تدلی متاول ہوگا اپنی وجہ پر نہ رہیگا بلکہ ویسا ہی جو کہ حضرت جعفر بن
محمد نے فرمایا ہے کہ دنو اللہ سے اسکی کوئی حد نہین ہے اور بندون سے بحدود ہے پس حضرت کا دنو
و قرب اللہ سے اسکے معنے ہونگے ظاہر ہونا آپ کی عظیم منزلت کا نزدیک اللہ تعالے کے اور اشراق انوار
معرفت آلہی کا آپ پر اور مطلع ہونا آپکا اللہ تعالے کے غیب و اسرار ملکوت سی اُس شئے پر جسپر آپکے سوا کوئی
مطلع نہین ہوا اور دنو اللہ تعالی کی طرف سی واسطے آپکے ظاہر کرنا امور مذکورہ کا ہے اور اللہ سبحانہ کا عظیم
بِرّ و فضل عظیم ہے نزدیک اُسکے اور یہان قاب قوسین او ادنے عبارت ہے لطف محل سے اور معرفت
کی واضح کرنے سی اور حقیقت پر مطلع ہونے سے یہ تو حضرت صلعم کی طرف سی ہوا اور اللہ تعالی کی جانب سے
قبول کرنا رغبت کا ہی اور ظاہر کرنا منزلت کا یہ آخر ہے قاضی عیاض کے کلام کا جیساکہ شیخ محی الدین
یعنے امام نووی نے اسکو نقل فرمایا اب رہے صاحب تحریر سو اُنہون نے اثبات رویت کو اختیار کیا ہے
کہا اور حجتین اس مسئلے مین گو بہتیری ہین لیکن ہم تمسک نہین کرتے ہین مگر اُس حجت سی جو کہ اُنمین
کی قوی تر ہے اور وہ حدیث ہی حضرت ابن عباس رضی کی کیا تم تعجب کرتے ہو کہ ہووے خلت واسطے ابراہیم علیہ
السلام کے الخ اول اسکا ذکر ہو چکا ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی پوچھے گئے آیا دیکھا

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو فرمایا ہان اور باسناد لاباس بہ عن شعبۃ عن قتادہ عن انس مروی
ہی کہا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو اور حضرت حسن رضؓ حلف کرتے ہتے البتہ مقرر
دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو **اصل** مسئلے مین حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث ہے
جو کہ اس امت کی حبر و عالم ہین اور مشکلات مین اُنکی طرف رجوع کی جاتی ہے اور مقرر حضرت ابن عمر رضؓ نے
اس مسئلے مین اُنسے مراجعت و مراسلت کی کہ آیا حضرت صلعم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا تو اُنکو یہ خبر دی کہ
آپ نے اُسکو دیکھا **حضرت** عائشہ رضؓ کی حدیث اسمین قدح نہین کرتی ہے اسلیے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے
یہ نہین خبر دی کہ اُنہون نے حضرت صؐ کو یون کہتے سنا کہ مینے نہین دیکھا اپنے رب کو اُنہون نے جو کچھ ذکر کیا ہے
سو تاویل کرنے والے ہو کر ذکر کیا ہے واسطے اس آیت کے وماکان لبشر الآیۃ اور اس آیت کی لاتدرکہ
الابصار - اور صحابی جب کوئی قول کہے اور غیر اسکا اُن مین سے اُسکی مخالفت کرے تو اُسکا قول حجت
نہین ہوتا ہے **اور جب** حضرت ابن عباس رضؓ سے روایتین صحیح ہو چکین کہ اُنہون نے اس مسئلے
مین باثبات رویت تکلم کیا ہے تو اسکے اثبات کی طرف رجوع ہونا واجب ہے اسلیے کہ یہ مسئلہ اس
قبیل سے نہین ہے جسکا عقل سے ادراک کیا جاتا ہے اور ظن سے ماخوذ ہوتا ہے یہ تو صرف سمع سے
لیا جاتا ہے اور کوئی بھی جائز نہین رکھتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ کے ساتھ یہ گمان کیا جائے
کہ اس مسئلے مین اُنہون نے ظن و اجتہاد سے کلام کیا **معمر بن راشد** نے کہا جبکہ حضرت عائشہ و حضرت
ابن عباس رضؓ کا اختلاف ذکر کیا گیا کہ ہمارے نزدیک حضرت عائشہ رضؓ بڑہکر عالم نہین ہین حضرت ابن عباس
سے پھر یہ بات ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ نے اثبات کیا ہے اُس شے کا جسکی اُنکے غیر نے نفی کی ہے اور ثابت
کرنے والا مقدم ہوتا ہے نفی کرنے والے پر یہ کلام صاحب تحریر کا ہے **امام نووی** نے کہا حاصل یہ ہے
کہ اکثر علما کے نزدیک راجح یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اپنے
سر کی دونو آنکھوں سے شب معراج مین بوجہ حدیث حضرت ابن عباس رضؓ وغیرہ کے جسکا ذکر اول ہو چکا ہے
اس امر کے اثبات کو نہین لیتے ہین مگر ساتھ سننے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات اُس
قبیل سے ہے کہ لائق نہین ہے کہ اسمین شک کیا جائے پھر یہ بات ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے رویت کی
نفی نہین کی ہے بسبب کسی حدیث کے حضرت صلعم سے اور اگر اُنکے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ اسکو ذکر
کرتین اُنہون نے تو صرف اعتماد کیا ہے استنباط پر آیتون سے اب ہم اُنکے جواب کا ایضاح کرتے ہین پس
کہتے ہین کہ حضرت عائشہ رضؓ کا حجت پکڑنا آیہ لاتدرکہ الابصار سے سو جواب اسکا ظاہر ہے کیونکہ ادراک

یہی احاطہ ہے اور اللہ تعالی کا احاطہ نہین کیا جاتا اور جب نفی احاطہ کی نص وارد ہوئی تو اس سے

نفی رویت کی بغیر احاطہ لازم نہین آتی ہے یہ جواب نہایت حسن مین ہی مع اختصار کے اب رہا انکا حجت
پکڑنا و ما کان لبشر الآیہ سے سو اسکا جواب کئی وجہ سے ہے ایک یہ ہے کہ رویت کی ساتہ وجود کلام کا لازم نہین ہے
حالت رویت مین پس وجود رویت کا بغیر کلام کے جائز ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس عام کی تخصیص
کی گئی ہے اُن دلیلون سے جو گذر چکی ہین تیسری وجہ وہ ہے جو بعض علماء نے کہی ہے کہ مراد وحی سے
کلام بغیر واسطہ ہے یہ قول اگرچہ محتمل ہے لیکن جمہور اسپر ہین کہ مراد وحی سے اسجگہ الہام و رویت فے
المنام ہے اور ان دونو کا نام وحی رکہا جاتا ہے رہا اللہ پاک کا یہ قول او من وراء حجاب سو واحدی
وغیرہ نے کہا معنے اسکے یہ ہین کہ غیر مجاہر ہے واسطے اُنکے ساتہ کلام کے بلکہ وہ سنتے ہین اللہ پاک کا
کلام ایسی جگہ سے کہ اسکو دیکہتے نہین ہین یہ مراد نہین ہے کہ وہان کوئی حجاب ہے جو کہ فصل کرے
ایک موضع کو ایک موضع سے اور دال ہو محجوب کی تحدید پر تو وہ اُس شئے کے مرتبے مین ہو جو کہ سنی
جاتی ہے پردے کے ورے سے جہان کہ متکلم نہ دیکہا جائے آپ کا قول مبارک حدیث حضرت ابوذر مین
نورانی اراہ سو یہ بہ تنوین نور و فتح ہمزہ ہے انی مین اور بہ تشدید نون مفتوحہ معنے اسکے یہ ہین کہ حجاب
اسکا نور ہے تو مین کیونکر اسکو دیکہون ماوردی نے کہا کہ اراہ مین ضمیر راجع ہے طرف اللہ تعالیٰ کی
معنے یہ ہین کہ نور منع کرتا ہے مجہکو رویت سے جسطرح عادت جاری ہوئی ہے کہ انوار ابصار کو ڈہانک
دیتے ہین اور ابصار کو روکتے ہین ادراک سے کہ اُسکے اور دیکہنے والے کے درمیان حائل ہوئی
ہین ایک روایت مین رایت نوراً ہے معنے اسکے یہ ہین کہ مینے نور دیکہا پس بس اور نہین دیکہا مینے
غیر اسکا ایک روایت مین یہ ہے ذاتہ نورانی اراہ معنے اسکے یہ ہین کہ وہ خالق ہے نور کا جو کہ مانع ہے
اُسکی رویت سے پس یہ منجملہ صفات افعال ہوگا اور یہ بات منجملہ محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نور ہو
کیونکہ نور جملہ اجسام سے ہی اور اللہ تعالے اُس سے برتر ہے یہ مذہب ہے جمیع ائمہ مسلمین کا واللہ تعالی
اعلم تمام ہوا کلام نووی کا جو کہ خازن نے نقل کیا ہے سلیمان جمل نے خطیب سے بہی مثل نووی کی
ذکر کیا ہے فتح البیان مین فرمایا ہے کہ اس مسئلہ پر کلام کیا ہے قاضی عیاض نے شفا مین اور خفاجی
نے اسکی شرح مین اور قسطلانی نے شرح مواہب لدنیہ مین اور نووی نے **بالجملہ** جب اللہ پاک قصص
مذکورہ ذکر کر چکا جو مشتمل ہین اُسکی کمال قدرت و عظمت پر تو بعد اسکی توبیخ و سرزنش کرنے کو
مشرکون سے یون فرمایا اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى بہلا تم دیکہو تو لات اور
عزے اور منوۃ تیسرا پچہلا انتھے **ف** مشرکون نے جو اصنام و انداد و اوثان کو پوجا اور اُنکے واسطے
گہر بنائے واسطے مشابہت کعبہ مکرمہ کے کہ جسکو خلیل الرحمن علیہ السلام نے بنایا سو اللہ پاک اس باری

مین انکو توبیخ کر کے فرماتا ہے بہلا تم دیکہو تو لات کو یہ ایک سفید منقوش پتہر تہا اُسپر ایک گہر تہا طائف
مین اُسکے پردے اور خادم تہے اور اُسکے گرد ایک میدان معظم تہا نزدیک اہل طائف کے یہ لوگ ثقیف
ہین اور اُنکے تابع جنہون نے اُنکی پیروی کی قریش کے بعد جو اور قبیلے عرب کے ہین اُنپر اُسکے سبب سے
فخر کیا کرتے تہے ابن جریر نے کہا کہ اُنہون نے اُسکا نام اللہ پاک کے اسم مبارک سے اشتقاق کیا تو
کہا اللات مراد اُنکی یہ ہے کہ وہ ایک مؤنث ہے اُس سے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حضرت ابن عباس
و مجاہد و ربیع بن انس سے حکایت کیا گیا ہے کہ اُنہون نے اللات بتشدید تا پڑہتا ہے اور اسکے
یون تفسیر کی ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا یَلُتُّ لِلْحَجِیْجِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ السَّوِیْقَ یعنے وہ ایک شخص تہا کہ جاہلیت
مین حاجیون کے واسطے ستو گہولا کرتا تہا پہر جب وہ مرگیا تو اُسکی قبر پر جم بیٹہے پہر اُسکو پوجا بخاری نے
حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ لات ایک مرد تہا ستو گہولا کرتا تہا ستو حاجیون کا یعنے ستو گہولکر انکو
پلایا کرتا تہا ابن جریر نے کہا اور اسی طرح عزی ہے عزیز سے ایک درخت تہا اُسپر مکان اور پردے تہے
نخلہ مین یہ درمیان مکہ و طائف کے تہا قریش اس کی تعظیم کیا کرتے تہے جیسا کہ ابو سفیان نے احد کے
دن کہا کہ لنا العزے ولا عزی لکم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو اللہ مولانا ولا مولی لکم
بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جس شخص نے قسم کہائی پہر اپنی قسم مین کہا
واللات والعزے تو چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جسنے کہا اپنے صاحب سے آ مین تجہسے جوا کہیلون تو چاہیے
صدقہ دے پس یہ محمول ہے اُس شخص پر جسکی زبان اسمین سبقت کر گئی جیسے کہ اُنکی زبانین تہین کہ
اُسکی خوگر ہو گئی تہین زمانہ جاہلیت سے جیسا کہ نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا مینے قسم کہائی لات و عزے کی تو میرے اصحاب نے مجہسے کہا کہ بُری ہے وہ شئے جو تونے کہی تو نے
بیہودہ کہا پس مین حضرت کے پاس آیا تو آپ سے اسکا ذکر کیا پس آپنے فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علے کل شئے قدیر اور تہتکار دے اپنی بائین طرف تین بار اور پناہ مانگ
ساتہ اللہ کے شیطان رجیم سے پہر عود مت کرنا رہا مناۃ سو یہ مشلل مین تہا نزدیک قدید کے درمیان
مکہ و مدینہ کے خزاعہ و اوس و خزرج اپنی جاہلیت مین اُسکی تعظیم کیا کرتے تہے اور اُس سے احرام باندہتے
واسطے حج کے طرف کعبہ کی بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل اسکی روایت کیا ہے جزیرہ عرب وغیرہ
مین اور بت تہے کہ عرب اُنکی تعظیم کرتے تہے مثل تعظیم کعبہ کی سوا ان تین کے جنپر اللہ تعالے نے اپنی
کتاب عزیز مین نص فرمائی ہے اُنکا جدا کر کے صرف اسلیے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ اپنے غیر سے زیادہ تر مشہور
ہین ابن اسحاق نے سیرت مین کہا ہے کہ عرب نے کعبے کے ساتہ طواغیت ٹہیرا رکہے تہے اور یہ گہر تہے انکی تعظیم

کرتے تھے مثل تعظیم کعبہ کی انکے خادم و دربان تھے انکے واسطے ہدیہ لایا جاتا تھا جیسا کہ کعبے کے لیے ہدیہ لایا
جاتا ہے اور انکا طواف کرتے تھے مثل طواف کعبے کی اور انکے نزدیک نحر کیا جاتا تھا یعنے جانور
ذبح کرتے تھے اور ان گھروں پر کعبے کی فضیلت جانتے تھے اسلیے کہ وہ یوں معروف تھا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا گھر ہے اور انکی مسجد ہے سو وہ تو قریش کے واسطے تھا اور بنی کنانہ کے واسطے
عزے نخلہ میں اسکے خادم و دربان بنی شیبان سلیم کے حلفا بنی ہاشم تھے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو اسکی طرف بھیجا تو اسکو ڈہا دیا اور یہ کہنا شروع کیا ع

یا عزی کفرانک لا سبحانک   انی رایت اللہ قد اہانک

نسائی نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا
تو خالد بن ولید کو نخلہ کی طرف بھیجا اور وہاں عزی تھا پس خالد اسکے پاس آئے اور وہ ببول کے تین
درختوں پر تھا تو خالد نے ببولوں کو کاٹ ڈالا اور ڈہا دیا اس گھر کو جو اسپر تھا پھر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس آئے تو آپ کو اسکی خبر دی پس آپنے فرمایا تو لوٹ جا پس بے شک تو نے کچھ نہ کیا پھر خالد
لوٹے پس جب انکو سدنہ نے دیکھا یہ لوگ اسکے دربان تھے امعنوا فی الحیل اور وہ کہتے تھے یا عزے
یا عزی پس خالد اسکے پاس آئے تو ناگاہ ایک عورت ننگی سر کے بال بکھیرے ہوئے تھی اپنے سر پر لپیٹ
بھر کر خاک ڈال رہی تھی فغمسہا بالسیف یعنے پھر اسکو گہرا زخم لگایا یہانتک کہ اسے مار ڈالا پھر لوٹے
طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو آپ کو اسکی خبر دی پس آپنے فرمایا وہ عزے ہے ابن اسحق
نے کہا لات واسطے ثقیف کے تھا طائف میں اور اسکے خادم و دربان بنی معتب تھے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف بھیجا مغیرہ بن شعبہ و ابو سفیان صخر بن حرب کو سو انہوں
نے اسکو ڈہا دیا اور اسکی جگہ ایک مسجد کر دی طائف میں ابن اسحق نے کہا منات واسطے اوس و خزرج
کے تھا اور اسکے جس نے انکا دین اختیار کیا یثرب والوں میں سے کنارہ دریا پر ناحیہ مشلل سے قدید میں
پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف بھیجا ابو سفیان صخر بن حرب کو تو اسکو ڈہا دیا اور کہا جاتا
ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کو کہا اور ذو الخلصہ تھا واسطے دوس و خثعم و بجیلہ کے اور انکے جو انکے بلاد میں
عرب سے تھے تبالہ میں ابن کثیر کہتے ہیں اسکو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا اور جو کعبہ مکے میں ہے اسکو کعبہ شامیہ پس رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تو اسکو ڈہا دیا کہا اور فلس واسطے طے
کے تھا اور اسکے جو اس سے متصل ہے جبل طے میں درمیان سلمی و اجا کے ابن ہشام نے کہا پس مجھے حدیث
کی بعض اہل علم نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو اسکی طرف بھیجا تو اسکو

ڈہا دیا اور اُس سے دو تلوارین منتخب کین رسوب و مخذم تو آپ نے یہ دونو اُنکو نفل دین سو یہ دونو علیؓ کی
تلوارین ہین ابن اسحٰق نے کہا حمیر و اہل یمن کے واسطے ایک گہر تہا صنعا مین اسکو ریام کہا جاتا تہا ذکر
کیا گیا ہے کہ اسمین ایک سیاہ کتا تہا اور دو حمیری شخص جو تبع کے ساتھ گئے تہے اُنہون نے اُسکو نکالا اور
قتل کر ڈالا اور اُس گہر کو ڈہا دیا ابن اسحٰق نے کہا اور رضا ایک گہر تہا واسطے بنی ربیعہ بن کعب بن سعد
بن زید مناۃ بن تمیم کے مستوغر بن ربیعہ بن کعب بن سعد اسی کے واسطے کہتا ہے جبکہ اُسکو ہدم کیا اسلام مین

ولقد شددت علی رضاء شدۃ ۝ فترکتها قفرا بقاع اسحما

ابن ہشام نے کہا کہا جاتا ہے کہ یہ شخص تین سو تیس برس زندہ رہا اور یہی ان شعرون کا قائل ہے ؎

ولقد سئمت من الحیوۃ وطولها ۝ وعمرت من عدد السنین مئینا
مائۃ حدتها بعدها مائتان لی ۝ وعمرت من عدد الشهور سنینا
هل ما بقی الا کما قد فاتنا ۝ یوم یمر ولیلۃ تحدونا

ابن اسحٰق نے کہا واسطے بکر و تغلب فرزندان وائل کے اور ایاد کے ذو الکعبات تہا سنداد
مین اعشٰی بن قیس بن ثعلبہ اسی کے واسطے یہ کہتا ہے ؎

بین الخورنق والسدیر وبارق ۝ والبیت ذی الکعبات فی سنداد

کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے تم مجھے خبر دو اُن معبودون کی جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے
ہو کیا اُنکو کوئی قدرت ہے جسکے ساتھ وہ موصوف ہین کیا اُنہون نے کسی شے کی تمہاری طرف وحی کی ہے
جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کی یا وہ جمادات ہین کہ نہ عقل رکہتے ہین نہ نفع
پہونچاتے ہین ابو السعود نے کہا ہمزہ انکار کا ہے اور حرف فا اسکے متوجہ کرنے کو ہے طرف ترتیب رویت
کی اللہ تعالیٰ کے شیون مذکورہ پر جو کہ بتون سے غایت درجے کی منافات رکہتے ہین معنے یہ ہین کیا بعد اسکے
جو تم نے سُنی اللہ تعالیٰ کی کمال عظمت کی آثار و احکام قدرت و نفاذ امر ملأ اعلےٰ و ما تحت الثری و ما
بینهما مین دیکھا تم نے اُن بتون کو مع اُنکی غایت حقارت و ذلت کے شریک واسطے اللہ تعالیٰ کے
باوجود اُسکی عظمت کے جسکا ذکر ہو چکا ہے ان تین بتون کا ذکر کیا جو کہ عرب مین مشہور ہوے تہے اور اُن
مین اُنکا اعتقاد عظیم تہا واحدی وغیرہ نے کہا کہ وہ ان بتون کے واسطے اسماء الٰہی سے نامون کا اشتقاق
کرتے تہے پس کہا کہ لات تو اللہ سے ہے اور عزیٰ عزیز سے اور مناۃ ماخوذ ہے من اللہ الشئ اذا قدرہ
سے جمہور نے بتخفیف تا پڑہا ہے یہ ماخوذ ہے اللہ کے اسم سے کسی نے کہا اصل اسکی لات یلیت ہے
تو اب حرف تا اصلی ہوگا کسی نے کہا ذ اللہ سے ہے اور اصل اُسکی لوی یلوی ہے لانهم کانوا یلوون

اعنا قہم الیہا اویلتوون ویعتکفون علیہا ویطوفون بہا یعنے لات اسلیے نام رکہا کہ وہ لوگ اپنی گردنین اُسکی طرف مائل کرتے تہے یا اُسپر اعتکاف کرتے اور اُسکا طواف کرتے تہے قرا نے اختلاف کیا کہ آیا اُسپر تا وقف کیا جائے یا ہا سو جمہور نے تو اُسپر تا وقف کیا ہے اور کسائی نے ہا اور زجاج و فرا نے وقف تا اختیار کیا ہے بسبب اتباع رسم مصحف کے اسلیے کہ تا لکہا جاتا ہے حضرت ابن عباس و غیرہ نے بتشدید تا پڑہا ہے پس اسکی توجیہ مین حضرت ابن عباس رضہ کا قول تو اول گذر چکا ہے کہ ایک شخص تہا حاجیون کے واسطے ستو گہولا کرتا تہا پس اصل مین یہ اسم فاعل ہے اُس شخص پر غالب ہو گیا ہے مجاہد نے کہا ایک مرد تہا پہاڑ کی چوٹی مین اُسکی کچہہ بکریان تہین اُنکے دودہ اور گہی سے حیس بناتا اور حاجیون کو کہلاتا تہا اور یہ بطن نخلہ مین تہا پہر جب وہ مرگیا تو اُسکو پوجا کلبی نے کہا ایک مرد تہا ثقیف مین کا اُسکے واسطے ایک گلہ تہا بکریون کا کسی نے کہا کہ یہ شخص عامر بن ظرب عدوانی ہے اور یہ بت ثقیف کا ہے اُسی کے حق مین شاعر کہتا ہے ؎

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا ۔۔۔ وکیف ینصرکم من لیس ینتصر

صحاح مین کہا ہے کہ لات ثقیف کے ایک صنم کا نام ہے اور وہ طائف مین تہا کسی نے کہا عکاظ مین کسی نے کہا نخلہ مین ابن عطیہ نے اول کو ترجیح دی ہے الف و لام اللات مین زائدہ لازمہ ہے ابو البقا نے کہا زائدہ نہین ہے یہ قول غلط ہے عزی ماخوذ ہے عز سے اور یہ تانیث ہی اعز کی قریش و بنی کنانہ کے ایک بت کا نام ہے مجاہد نے کہا ایک درخت تہا واسطے غطفان کے وہ اُسے پوجا کرتے تہے حضرت رضہ نے خالد بن ولید کو اسکی طرف بہیجا تو اسے کاٹ ڈالا سعید بن جبیر نے کہا ایک سفید پتہر تہا اُسے پوجا کرتے تہے قتادہ نے کہا ایک گہر تہا بطن نخلہ مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ عزے بطن نخلہ مین تہا اور لات طائف مین اور مناۃ قدید مین مناۃ بنی ہلال کا بت تہا ابن ہشام نے کہا ہذیل و خزاعہ کا بت تہا قتادہ نے کہا کہ انصار کا تہا جمہور نے مناۃ کو بالف پڑہا ہے بدون ہمزہ کے اور ابن کثیر وغیرہ نے بمد و ہمزہ پس اول کا اشتقاق تو منے یمنی بمعنے صب سی ہے اسلیے کہ ذبیحون کے خون اسکے پاس بہائے جاتے تہے اس سے اُسکی طرف تقرب کرتے تہے دوسرے کا اشتقاق نو سے ہی نو بمعنے مطر ہے اسلیے کہ اسکے پاس انواء سے طلب باران کرتے تہی کسی نے کہا یہ دونو دو لغت ہین عرب کے اشعار عرب مین دونو واقع ہوئے ہین جمہور قرا نے تا اُسپر وقف کیا ہی بسبب اتباع رسم مصحف کی اور ابن کثیر وغیرہ نے ہا صحاح مین کہا ہے کہ مناۃ ایک صنم کا نام ہے درمیان مکہ و مدینہ کے تہا حرف ۃ واسطے تانیث کے ہی اور بحرف تا اُسپر سکتہ کیا جاتا ہے یہ ایک لغت ہے

الثالثة الاخرى صفت ہے مناة کی اُسکو جو یون موصوف کیا کہ وہ ثالثہ ہے اور یون کہ وہ اخری
ہے حالانکہ ثالثہ نہین ہوتا ہے مگر اخری سو وصف باخری واسطے تاکید کے ہے کما قالہ ابو البقاء وصف
ثالثہ کا ساتہ اخرے کے مشکل سمجہا گیا ہے حالانکہ عرب لوگ اخری کے ساتہ صرف ثانیہ کا وصف
کرتے ہین پس خلیل نے کہا کہ یہ صرف اسلیے کہدیا ہے کہ رؤس آیات موافق ہو جائین کقولہ تعالی
مآرب اخری حسین بن فضل نے کہا کہ اسمین تقدیم و تاخیر ہے تقدیر یہ ہے افرایتم اللات والعزی
الاخری ومناة الثالثة کسی نے کہا کہ وصف مناة کا ساتہ اخری کے واسطے قصد تعظیم کے ہے اسلیے
کہ وہ مشرکون کے نزدیک عظیم تہا کسی نے کہا کہ یہ تحقیر و ذم کے لیے ہے اور مراد یہ ہے المتاخرة الوضیعة
المقدار یعنے مناة پہسڈی نیچے کے رتبے کا جیسا کہ اس آیت مین ہے قالت اخریهم لاولهم
اے وضعاؤہم لرؤسائہم یعنے کہا اُنکے کمینون نے اپنے سردارون سے یہ وجہ زمخشری کی ہے
ابن عادل نے کہا اسمین نظر ہے اسلیے کہ اُخری صرف غیریت پر دال ہے اور اسمین مدح کا تعرض نہین
ہے نہ ذم کا تعرض ہے پہر اگر اسمین سے کوئی شئے آئیگی تو بسبب کسی قرینہ خارجی کے انصاف سے
دیکہو تو زمخشری کی وجہ نہایت بلیغ و پاکیزہ ہے اور ابن عادل کی نظر صرف ہٹ دہرمی ہے بالجملہ
پہر اللہ پاک نے مشرکون کی توبیخ و تقریع مکرر فرمائی بسبب ایک قول زشت کے جو انہون نے کہا تہا پس
فرمایا اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ کیا تمکو بیٹے اور
اور اسکو بیٹیان تو تو یہ بانٹا بہونڈا ہے یہ سب نام ہین جو رکہ لیے ہین تم نے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے
نہین اُتاری انکی کوئی سند نری اٹکل پر چلتے ہین اور جیون کی چاؤ ہین اور پہونچی انکو اُنکے رب سے
راہ کی سوجہ کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے سو اللہ کے ہاتہ ہے پچہلی اور پہلی ف یہ نام ہین بتون کے
کافر کہتے ہتے یہ بیٹیان ہین اللہ کی انکی ہان جنون کی بیٹیان ف یعنے بت پوجے سے کیا ملتا ہے ملے وہی
جو اللہ دے انتہی ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین کیا تم ٹہیراتے ہو واسطے اللہ کے اولاد اور قرار دیتے
ہو اسکی اولاد بیٹیان اور پسند کرتے ہو اپنے واسطے بیٹے پس اگر تم اور کوئی مخلوق مثل تمہاری یہ بانٹا
بانٹتی تو البتہ یہ بانٹا جور و باطل ہوتا پہر کیونکر اپنے پروردگار سے یہ بانٹا کرتے ہو کہ اگر وہ درمیان دو
مخلوق کے ہوتا تو جور و سفاہت ٹہیرتا پہر جو انہون نے کذب و افتراء و کفر بنا نکالا کہ بتون کو پوجا اور
انکا نام آلہہ رکہا سو اس بارے مین اللہ پاک اُنپر انکار کرکے فرماتا ہے کہ یہ سب نام ہین جو رکہ لیے ہین

تمنے اور تمہاری باپ دادون نے یعنے خود تم نے اپنی طرف سے یہ سب کہا ہی اللہ نے انکی کوئی حجت نہین اتاری نہین ہے اُنکے واسطے کوئی سند مگر انکا نیک گمان اپنے پرکھون سے جو یہ باطل راہ چلے اُن سے پہلے اور مگر اُنکے جیون کا حظ اپنی ریاست مین اور اپنے اگلے پرکھون کی تعظیم مین اور البتہ مقرر اللہ نے انکی طرف رسول بھیجے حق روشن وحجت قاطع دیکر اور باوجود اسکے پیروی نہ کی اُسکی جو وہ اُنکے پاس لائے اور نہ اسکے مطیع ہوئے پھر فرمایا کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے یعنے نہین ہے ہر وہ شخص کہ تمنا کرے کسی خیر کی تو وہ اُسے حاصل ہوجائے لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہے ہر وہ شخص جو یہ زعم و دعوی کرے کہ وہ راہ یاب ہے تو ویسا ہوجائے جیسا کہا اور نہ ہر وہ شخص جو دوست رکہے کسی شئے کو تو وہ اُسے حاصل ہوجائے حضرت ابوہریرہؓ مرفوعا کہتے ہین جس وقت تمنا کرے ایک تمہارا تو چاہیے نظر کرے اُس شئے کو جسکی تمنا کرتا ہے پس بے شک وہ نہین جانتا ہے اُس شئے کو جو لکہی جاتی ہے واسطے اُسکے اُسکی تمنا سے اخرجہ الامام احمد و تفرد بہ قولہ تعالے فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى یعنے کام جو ہے سو سب کا سب واسطے اللہ کے ہی جو کہ دنیا و آخرت کا مالک اور انمین متصرف ہی پس وہی ہے کہ جو کچھ اُسنے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ تم کیونکر ٹہیراتے ہو اللہ کے واسطے وہ شئے جسکو مکروہ رکہتے ہو یعنے بیٹیان اور قرار دیتے ہو اپنے واسطے وہ شئے جو محبوب کہتے ہو یعنے بیٹے کہا گیا ہے یہ انکا وہ قول ہے کہ فرشتے دختران خدا ہین کسی نے کہا مراد یہ ہے تم کیونکر ٹہیراتے ہو لات وعزے ومنات کو شریک واسطے اللہ کے حالانکہ وہ تمہاری زعم مین عورتین ہین اور اُنکی شان سے یہ تہا کہ اناث کو حقیر جانتے تہی پہر اللہ پاک نے ذکر کیا کہ یہ نام رکہنا اور بانٹنا جو کہ استفہام سے سمجھا جاتا ہے قسمت جائرہ ہے یعنے حق سے مائل پس فرمایا تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى جمہور نے بیا ساکنہ بغیر ہمزہ پڑہا ہے اور ابن کثیر نے ہمزہ ساکنہ معنے یہ ہین کہ یہ ایک قسمت ہی صواب سے خارج عدل وحق سے مائل اخفش نے کہا یقال ضاز فی الحکم اے جار وضاز حقہ یضیزہ ضیزا ای نقصہ و بخسہ کہا اور کبہی مہموز ہوتا ہے کسائی نے کہا ضاز یضیز ضیزی وضاز یضوز ضوزا اذا تعدی وظلم وبخس وانتقص فرّاء نے کہا بعض عرب کہتے ہین ضئزی بہمزہ ابوزید سے مروی ہے کہ اُسنے عرب کو سنا ہے کہ ضیزی کو مہموز کرتے ہین بغوی نے کہا کہ کلام عرب مین فعلی بکسر فا نعوت مین نہین ہے یہ جو ہوتا ہے سو اسما مین جیسے ذکری وشعری مؤرج نے کہا کہ ضیزی مین ضمہ ضاد کا مکروہ رکہا اور خوف کیا انقلاب یا کا واو سے حالانکہ یہ بنات واو سے ہی تو بوجہ اس علت کے ضاد کو کسرہ دیا جس طرح کہ ابیض کی جمع مین بیض کہا ہے اسی طرح زجاج نے کہا ہی کسی نے

کہا کہ ضیزی مصدر ہے مثل ذکرے کی تو اب یہ معنے ہونگے قسمۃ ذات جور و ظلم حضرت ابن عباس نے فرمایا
ضیزی جائرۃ لا حق فیہا کسی نے کہا عوجاء غیر معتدلۃ پہر اللہ پاک نے اُنپر یون رد کیا کہ ان ہی الا اسماء
الآیۃ یعنے نہین ہین یہ اوثان یا اصنام باعتبار اُس شئے کے جسکا تم دعوی کرتے ہو کہ وہ معبود ہین مگر
نری نام جنمین الوہیت کے معنے سی کچہہ بہی نہین ہے کون الوہیت جسکے تم مدعی ہو کیونکہ وہ نہ دیکہتے ہین نہ
سنتے ہین نہ عقل رکہتے ہین نہ سمجہتے ہین نہ ضرر دیتے ہین نہ نفع پہونچاتے ہین تو اب وہ نہ ہوے مگر نرے نام
کسی نے کہا کہ ضمیر ہی راجع ہے طرف اسماء ثلاثہ مذکورہ کے لیکن قول اول اولے ہے سمیتموہا انتم وآباؤکم
یعنے نام رکہہ لیا ہے اُنکا تمنے اور تمہاری باپ دادون نے تقلید کی ہے اسمین آخر نے اول کی اور تابع ہوئے
ابناء آباء کے اسمین جو انکی شان کی تحقیر ہے وہ مخفی نہین ہے جیسے تم کسی شخص کی تحقیر مین کہتے ہو ما ہو
الا اسم یعنے نہین وہ مگر نام جبکہ وہ مشتمل نہ ہو کسی صفت معتبر پر اس آیت کی مثل یہ آیت ہی ما تعبدون من
دونہ الا اسماء سمیتموہا انتم وآباؤکم عرب کی بول چال مین سمیتہ زیدا و سمیتہ بزید دونو طرح بولتے ہین تو اب سمیتموہا
صفت ہوگی اسماء کی اور ضمیر پہیرے گی طرف اسماء کی نہ طرف اصنام کی یعنے ٹہیرا لیا تمنے اُن اسماء کو اسماء
یہ معنے نہین ہین کہ ٹہیرا لیا تمنے واسطے اُنکے اسماء تاکہ کلام اشارہ کرے طرف اس بات کی کہ وہان نرے
اسماء ہین جنکے قطعًا کوئی مسمیات نہین ہین سلطان سے مراد حجت و برہان ہی مقاتل نے کہا نازل
نہین کی واسطے ہماری کوئی کتاب کہ تمہارے لیے اُسمین کوئی حجت ہو جیسا تم کہتے ہو کہ وہ بت معبود
ہین پہر اُنکی طرف سی یہ خبر دی کہ ان یتبعون الا الظن الآیۃ یعنے بتون کے پوجنے مین انکا یہ حال ہے
کہ پیروی نہین کرتے ہین مگر ظن کی جو کہ حق سے کچہہ کافی نہین ہوتا ہے وہ یہ ظن کہ بت مستحق عبادت کے
ہین اور پیروی کرتے ہین اس شئے کی جسکی انکے جی خواہش کرتے ہین یعنے جسکی طرف مائل ہوتے ہین اور
اُسکو چاہتے ہین بغیر التفات کرنے کے طرف اس شی کی جو کہ حق ہے جسکا اتباع واجب ہے اور جس نے
اتباع کیا اپنے ظن کا اور اُس شئے کا جسکو اُسکا جی چاہتا ہے بعد اسکے کہ ہدایت و بیان شافی اُسکے
پاس آگیا تو وہ نہ انسان شمار کیا جاتا ہے اور نہ اُسکا کچہہ اعتبار کیا جاتا ہے یہ معنے تو بنا بر قرأت جمہور
ہین جو کہ بیای تحتیہ ہے اسمین التفات ہے طرف غیبت کی یہ بات بتانے کو کہ شمار کرنا اُنکی برائیون کا
اسکا مقتضی ہوا کہ اُنسے اعراض کیا جائے اور اُنکے جنایات کی حکایت اُنکے غیر سے کی جائے کسی نے
تاء خطاب پڑہا ہے یعنے تم پیروی نہین کرتے ہو نام رکہنے مین اور اسکے موافق عمل کرنے مین جسکا
ذکر ہوا مگر ظن کی اور خواہش نفس کی ظن سے مراد ظن اس بات کا کہ بت مستحق عبادت کے ہین اور
ما تہوی الانفس سے مراد شیطان کا یہ زینت دینا کہ وہ اللہ کے پاس اُنکی سفارش کرینگے اس سے

ظاہر ہو گیا کہ عطف واسطے مغایرت کے ہے قولہ تعالے وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ یعنے وہ پیروی
کرتے ہین ظن کی اور ہوای نفس کی اس حال مین کہ انکو آگیا اُنکے رب سے بیان واضح و ظاہر بسبب کتاب
منزل و نبی مرسل کی اس بات کا کہ بت معبود نہین ہین اور عبادت لائق نہین مگر واسطے اللہ واحد قہار
کی یہ جملہ حال ہے یتبعون کے فاعل سے یا معترضہ ہے کچھ بہی ہوا سمین تاکید ہے اتباع ظن و ہوائے نفس کے
بطلان کی اور زیادت تقبیح ہے اُنکے حال کی کیونکہ اُن دونو کا اتباع کسی شخص سے ہو قبیح ہے اور جبر
کی اللہ نے ہدایت کی رسول بہیجکر اور کتاب مین اُتار کر اُس سے اور بہی زیادہ قبیح ہے کلمہ ام منقطعہ مقدر
بل و ہمزہ انکار ہے اُنہون نے جو اتباع ظن کیا جو کہ مجرد توہم ہے اور ہوای نفس کی پیروی کی اور اُس شے
کی جسکی طرف جی مائل ہوتا ہے سو اللہ پاک نے اس سبب اضراب و انتقال کر کے اس بات کا انکار کیا کہ
انکے واسطے وہ شے ہو جسکی تمنا کرتے ہین کہ بت انکو نفع دینگے اور انکے واسطے سفارش کرینگے کسی نے
کہا وہ تمنا ہے انکے بعض کی کہ وہ نبی ہو کسی نے کہا یہ قول ہے وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ
لَلْحُسْنَىٰ غرض کہ یہ نہین ہو سکتا ہے کہ انسان جو تمنا کرتا ہے وہ حاصل ہو جائے پہر اُسکی یہ نعت ذکر فرمائی
فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ یعنے اسلیے کہ آخرت و دنیا کے سب کام واسطے اللہ عز و جل کے ہین تو اُنکے
لیے اُسکے ساتہ کوئی امر نہین ہے امور سے منجملہ اسکے انکی باطل تمنائین اور خالی طمعین ہین پہر اسکی تاکید
کی اور اُنکی تمنا کے باطل کرنے مین زیادتی فرمائی پس ارشاد فرمایا وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ
الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ۝ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ
الْحَقِّ شَيْئًا ۝ فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ۝ اور بہت فرشتے ہین آسمانون مین کام الربع
نہین آتی اُنکی سفارش کچھہ مگر جب حکم دے اللہ جسکو واسطے چاہے اور پسند کرے جو لوگ یقین نہین رکہتے
پچھلے گہر کا وہ نام رکہتے ہین فرشتون کے زنانے نام اور انکو اُسکی کچھہ خبر نہین نرے اٹکل پر چلتے
ہین اور اٹکل کام نہ آوے ٹہیک بات مین کچھہ سو تو دہیان نہ کر اسپر جو مُنہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھہ
نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اُنکی سمجھہ تحقیق تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اسکی راہ
سے اور وہی بہتر جانے جو آیا راہ پر انتہے **ف** قولہ تعالے وکم من ملک الآیۃ مثل اس آیت کی ہے مَن ذَا
الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ پس جبکہ ملائکہ مقربین کہ حق
مین ہو تو پہر تم او جاہلو کسطرح امید رکہتے ہو ان اصنام و انداد کی سفارش کی نزدیک اللہ تعالے کے حالانکہ

اُسنے انکی عبادت مشروع نہین فرمائی اور نہ اُسمین اذن دیا بلکہ اُس سے نہی کی اپنے ساری رسولون کی زبانون
پر اور اس سے منع کرنے مین اپنی ساری کتابین نازل فرمائین قولہ تعالیٰ ان الذین لا یؤمنون الآیہ مشرکون
نے جو فرشتون کی زنانے نام رکھے اور انکے واسطے یہ ٹھیرایا کہ وہ دختران خدا ہین تعالیٰ اللہ عن ذلک سو
اللہ پاک اس باب مین اُنپر انکار فرماتا ہے کما قال تعالیٰ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا
اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ اسی لیے یون فرمایا وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ یعنے
انکو کوئی صحیح علم نہین ہے کہ انکی بات کی تصدیق کرے بلکہ وہ کذب و زور و افترا و کفر شنیع ہے قولہ تعالیٰ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ الآیہ یعنے وہ پیروی نہین کرتے ہین مگر گمان کی اور گمان نفع نہین دیتا ہے کسی شئے کا
اور نہ مقام حق مین کبھی قائم ہوتا ہے صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہے ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث یعنے ظن سے بچتے رہو پس بے شک ظن دروغ ترین حدیث
ہے پھر فرمایا فاعرض عمن تولی الآیہ یعنے پس تو اعراض کر اُس سے جس نے حق سے اعراض کیا ہے اور اُسے
چھوڑ دیا ہے اور اسکا اکثر ہم و فکر و مبلغ علم صرف دنیا ہے سو یہ غایت ہے اُس شئ کی جسمین کچھ خیر و خوبی
نہین ہے اسی لیے اللہ پاک نے یون فرمایا ذلک مبلغهم من العلم یعنے یہی طلب دنیا اور اُسکے واسطے کوشش
کرنا غایت ہے اُس شئے کا جسکی طرف وہ پہونچے حضرت عائشہ ام المؤمنین مرفوعاً فرماتی ہین کہ دنیا گھر ہے
اُسکا جسکے لیے کوئی گھر نہین ہے اور مال ہے اُسکا جسکے واسطے کچھ مال نہین ہے اور اسکے واسطے جمع
کرتا ہے وہ شخص جسکو کچھ عقل نہین ہے اخرجہ الامام احمد دعای ماثور مین ہے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا یعنے الٰہی مت کر دنیا کو سب سے بڑا ہم و فکر ہمارا اور نہ منتہے پہونچ ہماری سمجھ کا
قولہ تعالیٰ ان ربک الآیہ یعنے اللہ ہے خالق ساری مخلوقات کا اور وہی عالم ہے اپنے بندون کی مصالح
کا اور وہی راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے اور بے راہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور یہ سب اسکی قدرت و علم
و حکمت سے ہے اور وہی وہ عادل ہے کہ کبھی جور نہین کرتا ہے نہ اپنی شرع مین اور نہ اپنی قدر مین کذا فی
ابن کثیر **ف** کلمہ کم خبریہ ہے جو کہ تکثیر کا فائدہ دیتا ہے اور اسی لیے شفاعتہم مین ضمیر جمع لائی گئی ہے باوجود
اس کے کہ کلمہ ملک مفرد ہے پس لفظ اُسکا تو مفرد ہے اور معنے اُسکے جمع ہین محل کم کا رفع ہے بنا بر ابتدا
اور جملہ مابعد خبر ہے مشرک لوگ جو شیفتہ و فریفتہ شفاعت اصنام تھے اور اُسکی تمنا و طمع رکھتے تھے سو اللہ
پاک نے اس سے اُنکو نا امید کر دیا اور اسپر اُنکو تو بیخ کی کہ بہت سے فرشتے ہین آسمانون مین کام نہین آتی انکی
سفارش کچھ یعنے باوجود اسکے کہ فرشتے ہین اور کثیر ہین اور بکثرت عبادت کرتے ہین اور اللہ کے نزدیک
کرامت و عزت رکھتے ہین سفارش نہین کرتے مگر اُسکے لیے جسکے واسطے شفاعت کرنے کا اللہ تعالیٰ اذن دے

بہلا پہر یہ جمادات جو کہ فاقد العقل والفہم ہین کیونکر سفارش کرینگے یہی معنے ہین اس قول کے الا من بعد الآیہ یعنے انکی سفارش کام نہین آتی مگر بعد اسکے کہ اذن دے اللہ انکو ساتہ شفاعت کے واسطے اُس شخص کے کہ وہ چاہے کہ اُسکے لیے شفاعت کرین اور راضی ہو ساتہ شفاعت کے بسبب ہونے اُسکے کے توحید والون مین سے اسمین مشرکون کے واسطے کچہہ حظ و بہرہ نہین ہے اور نہ اللہ تعالے اُنکے لیے شفاعت کا اذن دیگا اور نہ اُسکو پسند کریگا اسلیے کہ وہ نہین ہین شفاعت کے مستحقون سے قولہ ان الذین الآیہ یعنے یہ لوگ جو ایمان نہین لاتے ہین بعث پر اور دار آخرت پر جو اسکے بعد ہے اس وجہ پر جو رسولون نے بیان کی ہے یہ لوگ کفار ہین کہ اپنے کفر کے ساتہ ایک قول زشت اور ایک سخت جہالت ملاتے ہین وہ یہ ہے کہ نام رکہتے ہین فرشتون کے زنانے نام کون فرشتے جو کہ ہر نقص سے منزہ و مبرا ہین یہ تسمیہ یون ہوا کہ اُنہون نے ملائکہ مین تا ی تانیث دیکہی اور اُنکے نزدیک صحیح ہوا کہ یون کہا جاے کہ سجدت الملائکۃ تو یہ زعم کیا کہ وہ بنات اللہ ہین پس انکو عورتین ٹہیرایا اور انکا نام بنات رکہا جملہ وما لہم بہ من علم حالیہ ہے یعنے انکا یہ نام رکہتے ہین اس حال مین کہ جانتے نہین ہین اُس بات کو جو کہتے ہین کیونکہ نہ تو اُنکو پہچانا ہے نہ اُن کا مشاہدہ کیا ہے نہ انکی طرف یہ بات پہونچی کسی طریق سے منجملہ اُن طریقون کے جنکی مخبر لوگ خبر دیتے ہین بلکہ یہ بات صرف جہل و ضلالت و جرأت سے کہی کسی نے ما لہم بہ کا پڑہا ہے ای بالملائکۃ او التسمیۃ اور کلمہ من ائد ہے مبتدا موخر مین یعنے انکو اُسکا کچہہ بہی علم نہین ہے بلکہ صرف اتباع ظن ہے کما قال تعالی ان یتبعون الا الظن یعنے پیروی نہین کرتے ہین اس بات مین مگر صرف ظن و توہم کی نسفی نے کہا کہ یہ ظن تقلید آبا ہے پہر اللہ پاک نے ظن کی اور اسکے حکم کی خبر دی پس فرمایا وان الظن لا یغنی من الحق شیئا یعنے جنس ظن بے نیاز نہین کرتی ہے علم سے کچہہ بہی بے نیاز کرنا کلمہ من بمعنے عن ہے اور حق سے مراد یہان علم ہے اسمین دلیل ہے اسپر کہ مجرد ظن قائم نہین ہوتا ہے مقام علم مین اور ظن کرنے والا عالم نہین ہے یہ بات اُن امور مین ہے جنمین علم کی طرف حاجت ہوتی ہے یہ مسائل علمیہ ہین نہ اُن امور مین جنمین ظن سے ساتہ کفایت کی جاتی ہے یہ مسائل عملیہ ہین اُسکی تحقیق اول گذر چکی ہے یہ تخصیص ضروری ہے کیونکہ دلالت عموم و قیاس و خبر واحد اور مثل اسکی ظنی ہے تو اسکے ساتہ عمل کرنا عمل بالظن ہوا حالانکہ ان امور مین یعنے عملیات مین عمل بالظن ہمپر واجب ہے تو اب ان امور مین وجوب عمل بالظن کے جو دلائل ہین وہ مخصص ہونگے اس عموم کے اور اُس ذم کے جو اُسکے معنے مین وارد ہوئی اُس شخص کے لیے جو عمل بالظن کرے اور اس نہی کے جو اتباع ظن سے وارد ہوئی ہے کرخی نے کہا کہ معارف حقیقیہ مین ظن کا کچہہ اعتبار نہین ہے اسکا جو اعتبار ہے سو صرف عملیات مین ہے اور اُن سئے مین جو اُنکی طرف وُصلہ ہے

یعنی مسئلے

جیسے مسائل علم فقہ کے ابن الخطیب نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ظن اعتقادیات مین کچھ کام نہین دیتا
ہے مگر ہے افعال عرفیہ یا شرعیہ سوا ان مین ظن کا اتباع کیا جاتا ہے وقت عدم وصول کے طرف یقین کے
ذکر سے مراد یہان قرآن شریف ہے یا ذکر آخرت یا ذکر اللہ علے العموم کسی نے کہا کہ مراد اس سے اس جگہ
ایمان ہے معنے یہ ہین تو چھوڑ دے انکا مجادلہ پس معتر تو پہونچا چکا طرف انکی وہ شئے جسکا تجھے امر کیا
گیا تہا تجہپر تو یہی پہونچا دینا ہے یہ منسوخ ہے آیت سیف سے امام رازی نے کہا اکثر مفسرین کہتے ہین
کہ قرآن شریف مین جتنے کلمے فاعرض کے ہین وہ سب منسوخ ہین آیت قتال سے حالانکہ یہ قول باطل
ہے کیونکہ امر باعراض تو آیت قتال کے موافق ہے تو پہر کیون اُس سے منسوخ ہونے لگا اور اعراض
مناظرے سے شرط ہے واسطے جواز مقاتلت کی قولہ تعالے ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا کا یہ مطلب ہے کہ اسنے
ارادہ نہین کیا سوا حیات دنیا کے اور نہ اسکے غیر کو طلب کیا بلکہ اپنی نظر اُسی پر رکھی تو وہ لائق
نہین ہے واسطے خیر کے اور نہ اسکا مستحق ہے کہ اُسکے حال کا اعتنا و اہتمام کیا جائے پھر پہر اللہ پاک نے
انکی شان وامر کی تصغیر و تحقیر کی پس فرمایا ذلک مبلغہم من العلم یعنے یہ اعراض کرنا ذکر سے اور روک
رکھنا ارادے کا حیات دنیا پر مبلغ انکا ہے علم سے اسکے سوا انکو اور کوئی علم نہین ہے اور نہ اسکے سوا امر دین
کی طرف التفات کرتے ہین فراء نے کہا یعنے یہ قدر ہے اُنکے عقلون کی اور نہایت اُنکے علم کا کہ اختیار
کیا دنیا کو آخرت پر کسی نے کہا یعنے ٹہیرانا اُنکا فرشتون کو دختران خدا اور نام رکھنا انکے زنانے نام
والا اول اونکے یہان مراد علم سے مطلق ادراک ہے کہ جسکی تحت مین ظن فاسد مندرج ہے یہ جملہ مستانفہ
ہے انکے جہل و اتباع مجرد ظن کی تقریر کے واسطے لایا گیا ہے کسی نے کہا معترضہ ہے درمیان معلل و
علت کی علت یہ ہے ان ربک الآیہ اسلیے کہ یہ تعلیل ہے امر باعراض کی یعنے اللہ پاک خوب جانتا ہے اُسکو
جو حق سے مائل ہوا اور اُس سے اعراض کیا اور اسکی طرف راہ نہ پائی اور خوب جانتا ہے اُسکو جو راہ پر آیا
تو حق کو مانا اور اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اسکے ساتھ عمل کیا تو وہ بدلا دینے والا ہے ہر عامل کو اُسکے
عمل کا خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر اسمین تسلی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ارشاد ہے آپکو
اس بات کا کہ اپنی جان نہ تہکائیں بلانے مین اُس شخص کے جسنے گمراہی پر اصرار کیا ہے اور شقاوت اسکی
واسطے ثابت ہو چکی ہے اسلیے کہ اللہ تعالے جان چکا ہے اس فریق گمراہ کے حال کو جیسا کہ فریق راہ یافتہ
کے حال کو جانتا ہے کلمہ ہو اعلم کا مکرر لانا دو وجہ کے لیے ہے ایک تو واسطے زیادت تقریر کے دوسری یہ بات
بتانے کو کہ دونو معلومون مین کمال تباین ہے پہر اللہ پاک نے اپنی سعت قدرت و عظیم ملک کی خبر دیکر

فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۤءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝

اور اللہ کا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلا دیوے برائی والونکو انکے کیئے کا اور بدلا دے بہلائی والون کو بہلائی جو لوگ بچتے ہین بڑی گناہون سے اور بیحیائی کے کامون سی مگر کچہہ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سی اور جب تم بچے ہتے مان کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی ستہرائیان وہ بہتر جانے جو بچ چلا ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ وہ مالک ہے آسمانون کا اور زمین کا اور وہ بے نیاز ہے اپنے ماسوا سے حاکم ہے اپنی خلق مین ساتہہ عدل و حق کے اور پیدا کیا خلق کو ساتہہ حق کے تا کہ جزا دی انکو جنہون نے برائی کی ساتہہ اس شئے کی جو انہون نے کی اور جزا دی انکو جنہون نے نیکی کی ساتہہ نیکی کے یعنے جزا دیگا ہر ایک کو اسکے عمل کی خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر پہر نیکی کرنے والون کی یہ تفسیر کی کہ وہ ہین جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی کے کامون سی یعنے خوض نہین کرتے ہین محرمات کبائر مین گو اُنسے بعض صغائر واقع ہوئے تو بے شک وہ اُنکے واسطے بخشے جائینگے اور انپر ستر کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا اور یہان فرمایا اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ یہ استثنا منقطع ہے اسلیے کہ لمم منجملہ صغائر ذنوب و محقرات اعمال ہین حضرت ابن عباس رض نے فرمایا نہین دیکہی مینے کوئی شئے کہ زیادہ تر مشابہ ہو ساتہہ لمم کے اُس شئے سے جو ابو ہریرہ رض نے کہی ہے روایت کرکے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بے شک اللہ تعالے نے لکہا ہے ابن آدم پر حصہ اُسکا زنا سے پائیگا وہ اسکو لامحالہ سو زنا آنکہہ کا تو نظر ہے اور زنا زبان کا نطق ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اُسکی تصدیق کرتی ہے یا اُسکی تکذیب کرتی ہے اخرجہ الامام احمد واخرجاہ فی الصحیحین من حدیث عبد الرزاق یہ حضرت ابن مسعود رض نے فرمایا زنا آنکہون کا نظر ہے اور زنا ہونٹون کا بوسہ لینا ہے اور زنا ہاتہون کا پکڑنا ہے اور زنا پاؤن کا چلنا ہے اور تصدیق کرتی ہے اُسکی شرمگاہ یا تکذیب کرتی ہے اُسکی پہر اگر تقدم کیا ساتہہ شرمگاہ اپنی کے تو زانی ہوگا ورنہ پہر وہ لمم ہے اخرجہ ابن جریر اور اسی طرح مسروق و شعبی نے بہی کہا ہے عبد الرحمن بن نافع نے کہا مینے ابو ہریرہ سے لمم کا پوچہا تو کہا قبلہ و غمز و نظرۃ و مباشرۃ پس جب مس کیا ختان نے ختان سے تو مقرر غسل واجب ہوگیا اور یہ زنا ہے حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے الا اللمم الا ما سلف یعنے لمم سے مراد وہ گناہ ہے جو گذر چکا ہے اسیطرح زید بن

اسلم نے بہی کہا ہے مجاہد نے کہا الذی یلم بالذنب ثم یدعہ یعنے وہ ہی کہ گناہ سے آلودہ ہوتا ہی پہر اُسکو چہوڑ دیتا ہے شاعر نے کہا ہے ؎

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا   وَاَیُّ عَبْدٍ لَكَ مَا اَلَمَّا

اخرجہ ابن جریر دوسرا لفظ ابن جریر کا مجاہد سے یہ ہے الرجل یلم بالذنب ثم ینزع عنہ یعنے آدمی آلودہ ہوتا جاتا ہے پہر اُس سے باز رہتا ہی کہا اور جاہلیت والے طواف کرتے بیت اللہ کا اور یہ کہتے جاتے تہے ؎ ان تغفر اللہم تغفر جما + وای عبد لک ما الما + ابن جریر وغیرہ نے اسکو مرفوعًا بہی روایت کیا ہے ابن جریر کا لفظ تو عن عطاء عن ابن عباس رضی ہی کہا وہ مرد ہے کہ آلودہ ہوتا ہے فاحشہ مین پہر توبہ کرتا ہے اور کہا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم الخ اسی طرح ترمذی نے بہی روایت کیا ہے پہر ابن جریر نے بعن الحسن عن ابی ہریرہ اراہ رفعہ روایت کیا ہے کہا لمہ زنا سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا اور لمہ سرقہ سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا ہے اور لمہ شرب خمر سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا ہے کہا لیس یہ ہے المام ایک لفظ ابن جریر کا حضرت حسن رض سے یہ ہی کہ لمم زنا سے یا چوری سے یا شراب پینے سی پہر عود نہ کرے دوسرا لفظ حضرت حسن کا یہ ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تہے وہ مرد ہے کہ پہونچتا ہے لمہ کو زنا سے اور لمہ کو شراب پینے سے پہر اُس سے پرہیز کرتا ہے اور اُس سے توبہ کرلیتا ہے ایک لفظ ابن جریر کا عن عطاء عن ابن عباس یہ ہے الا اللمم یلم بہا فی الحین قلت الزنا قال الزنا ثم یتوب یعنے لمم یہ ہے کہ اتفاقًا اُس سے آلودہ ہو جاتا ہے کسی وقت مینے کہا زنا کہا زنا پہر توبہ کرلیتا ہے ایک لفظ ابن جریر کا عن عطاء عن ابن عباس یہ ہے الا اللمم الذی یلم المرۃ یعنے لمم یہ ہے کہ اُس سے آلودہ ہو جاتا ہی ایک بار ابو صالح نے کہا مجہ سے کسی نے لمم کا پوچہا تو مینے کہا وہ مرد ہے کہ پہونچتا ہے گناہ کو پہر توبہ کرلیتا ہے مینے حضرت عباس رض کو اسکی خبر دی تو فرمایا البتہ مقرر مدد کی تیری اُسپر ایک ملک کریم نے حکاہ البغوی حضرت عبد اللہ بن عمرو رض نے کہا لمم ما دون شرک ہے حضرت ابن الزبیر رض نے کہا کہ لمم ما بین دو حدون کے ہی حد زنا و عذاب آخرت عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس رض سے یہ ہی ہر شے درمیان دو حدون کے حد دنیا و حد آخرت جسکا نمازین کفارہ کرتی ہین وہ لمم ہے اور وہ دون ہر موجب ہے پس دنیا کی حد تو ہر وہ حد ہے کہ اللہ نے دنیا مین اسکی عقوبت فرض کی ہی رہی حد آخرت سو وہ ہر شے ہی کہ اللہ تعالے نے اسکو نار کے ساتہ ختم کیا ہے اور اسکی عقوبت آخرت تک تاخیر کی ہی اسی طرح عکرمہ و ضحاک و قتادہ نے بہی کہا ہے ان ربک واسع المغفرۃ کا یہ مطلب ہے کہ اسکی رحمت نے سما لیا ہے ہر شے کو اور اسکی مغفرۃ سما لیتی ہے ساری گناہون کو واسطے اُسکے جس نے اُسنے توبہ کی کقولہ تعالے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ

وہی ہے معاف کرنے والا مہربان ۱۲

سرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم ٭

قولہ تعالی ھو اعلم بکم الآیۃ کا یہ مطلب ہے کہ وہ تمہارا البصیر ہے تمہاری احوال و افعال و اقوال کو خوب جانتا ہے جو آیندہ تم سے صادر ہونگے اور واقع ہونگے جس وقت کہ پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو زمین سے اور نکالا اسکی ذریت کو اسکی پشت سے مثل مور خرد کی پہر انکو بانٹا دو فریق ایک فریق واسطے جنت کے اور ایک فریق واسطے دوزخ کے وکذا قولہ تعالی واذ انتم اجنۃ الآیۃ مقرر لکھا اس فرشتے نے جو اسپر مقرر کیا جاتا ہے رزق اسکا اور اجل اسکی اور عمل اسکا اور شقی ہے یا سعید مکحول نے کہا ہم جنین تھے اپنی ماؤن کے پیٹون مین پہر گر پڑا ہم مین سے جو گر پڑا اور ہم تھے اُن مین جو باقی رہے پہر ہم تھے دودہ پینے والے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور ہم تھے ان مین جو باقی رہے پہر ہم قریب البلوغ ہوئے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور ہم تھے اُن مین جو باقی رہے پہر ہم جوان ہوئے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور تھے ہم اُن مین جو باقی رہے پہر ہم بڈہے ہو گئے تیرا باپ رہوا ب کیا بعد اسکے ہم انتظار کرتے ہین رواہ ابن ابی حاتم عنہ قولہ تعالے فلا تزکوا انفسکم یعنے پس تم مت مدح و شکر کرو اپنی جانون کا اور مت تمنا کرو بسبب اپنے اعمال کے وہ خوب جانتا ہے اسکو جو متقی ہوا کما قال تعالے الم تر الی الذین یزکون انفسہم بل اللہ یزکی من یشاء ولا یظلمون فتیلا محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہین مینے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو مجہہ سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نام سے نہی فرمائی ہے میرا نام برہ رکہا گیا تہا تو آپنے فرمایا مت تزکیہ کرو اپنی جانون کا اللہ خوب جانتا ہے بر والون کو تم مین سے پس گہر والون نے کہا کہ اس کا کیا نام رکہین فرمایا نام رکہو اسکا زینب رواہ مسلم فی صحیحہ یہی بات ابو بکرہ کی حدیث مین ثابت ہوئی ہے کہا ایک شخص نے ایک شخص کی مدح کی نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تو آپنے فرمایا خرابی ہو تیری تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹ ڈالی یہ کلمہ کئی بار فرمایا جس وقت ایک تمہارا مدح کرنے والا ہو اپنے صاحب کی لا محالہ تو چاہیئے کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسبہ کذا و کذا ان کان یعلم ذلک رواہ الامام احمدؒ ہمام بن حارث کہتے ہین ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف آیا پہر اپنے ثنا کی انکے روبرو کہا پس مقداد بن اسود نے شروع کیا کہ اسکے چہرے مین خاک ڈالتے تہے اور کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم کیا ہے جبکہ ہم ملین مدح کرنے والون سے یہ کہ ڈالین ہم انکے چہرون مین خاک اخرجہ الامام احمدؒ کذا فی ابن کثیر **ف** حرف لا یجزی مین متعلق ہے ملک سے جسپر کلام دال ہے اور ما عملوا سے مراد شرک وغیرہ معاصی ہین گویا یون کہا کہ اللہ مالک ہے اس شئے کا جو آسمانون مین ہے اور جو شئے زمین مین ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

تاکہ بدلہ دے برائی کرنے ولے کو اُسکی برائی کرنے کا اور نیکی کرنے والے کو اسکے نیکی کرنیکا اس بنا
پر جملہ و للہ ما فی السموات الخ مستانفہ ہوگا بطور تعلیل کے واسطے ماقبل کے کیونکہ اُسکا مالک ما فی السموٰت
والارض ہونا اسکا مقتضی ہی کہ اُسکے احوال کا عالم ہے کسی نے کہا کہ حرف لام متعلق ہے اُس سی جس کی
اعلم دال ہے اور جملہ و لہ ما فی السمٰوات معترضہ ہے ماقبل کی تاکید کرتا ہے کیونکہ جب کل شئی اُسکی
مخلوق ہے تو ثابت ہوا کہ وہ اُسکے احوال کا عالم ہے گویا یون کہا کہ وہ گمراہ کی گمراہی کو اور مہتدی
کی اہتدا کو جانتا ہے پہر اسکو نگاہ رکہتا ہے تاکہ جزا دے الخ کسی نے کہا کہ عاقبت کا لام ہے تعلیل کا
نہین ہے یعنے عاقبت و انجام کار خلق کا جسمین نیک و بد ہین یہ ہے کہ اللہ بدلا دے ہر ایک کو اُن مین سے
اسکے عمل کا واحدی و زمخشری نے اسی وجہ کی تصریح کی ہی مکی نے کہا کہ لام متعلق ہے لا تغنی شفاعتہم
سے یہ قول لفظ و معنے کی حیثیت سی بعید ہے جمہور نے لیجزی بیای تحتیہ پڑہا ہے اور زید بن علی نے بنون
ویجزی الذین احسنوا بالحسنے یعنی اور تاکہ جزا دے اُنکو جنہون نے نیکی کی ساتہ توحید وغیرہ طاعات
کے ساتہ مثوبہ حسنے کے یعنے ثواب نیک مراد جنت ہی یا بسبب اُنکے اعمال نیک کے یجزی کو مکرر ذکر کیا اس
لیے کہ منظور ظاہر کرنا ہے اس امر کا کہ امر جزا کا کمال اعتنا و اہتمام ہے اور یہ بات تبلانے کو کہ دونو جزا
مین تبائن ہی پہر ان محسنین کا یہ وصف کیا الذین الآیہ . . . .
یعنے محسنین وہ لوگ ہین جو بچتے ہین کبائر اثم سے اور فواحش سی مگر جو گناہ کہ قلیل و صغیر ہین جمہور نے
کبائر بصیغہ جمع پڑہا ہے اور کسی نے کبیر بافراد کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جسپر اللہ تعالے نے نار کی وعید کی ہے
یا اسکے لیے کوئی حد معین فرمائی ہی یا اسکے فاعل کی ذم شدید کی ہے تحقیق کبائر مین اہل علم کا کلام
طویل ہے اور جیسا کہ اسکے معنے و ماہیت مین اختلاف کیا ہے ویسا ہی اُسکے عدد مین بہی اختلاف کیا ہی
فواحش جمع ہے فاحشہ کی فاحشہ وہ کبیرہ ہے جو کہ کبائر ذنوب مین فاحش ہو لیسے جیسے زنا اور اُسکی مثل
اور گناہ عطف والفواحش کا کبائر الاثم پر منجملہ عطف خاص علی العام ہے مقاتل نے کہا کبائر الاثم ہر
گناہ ہی کہ جسکا خاتمہ کیا گیا ہے ساتہ نار کے اور فواحش ہر وہ گناہ ہی جسمین حد ہے کسی نے کہا کہ کبائر شرک اور
فواحش زنا ہے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کبائر وہ ہے جسمین اللہ تعالے نے نار کا نام لیا ہی اور فواحش
وہ ہے جسمین دنیا کی حد ہے سورہ نسا مین اس سے بڑہکر بسیط و کثیر الفائدہ بیان گذر چکا ہے الا اللمم
استثنا منقطع ہی اسلیے کہ لمم کبائر و فواحش مین سی نہین ہے سمین نے کہا مشہور یہی وجہ ہے یہ بہی جائز ہے کہ
متصل ہو نزدیک اُس شخص کے جو لمم کی تفسیر غیر صغائر سے کرتا ہے **اصل** لمم کی لغت مین وہ شئے ہے
جو قلیل و صغیر ہو اسی معنے سی اَلَمّ بالمکان ہے یعنی اُسکا ٹہیرنا اس مکان مین قلیل ہے اسیطرح الم بالطعام یعنی قلیل ہو کہا اُسکا

طعام سے مبرد نے کہا اصل لمم یہ ہے کہ المم بالشئی من غیر ان یرتکبہ یعنے قریب ہو کسی شئے سے اور اسکا مرتکب
نہ ہو جب کوئی شخص کسی شئی کا مقارب ہو اور اسکا مخالط نہ ہو تو اُس وقت کہیں گے المم بکذا ازہری نے کہا
کہ عرب لوگ المام کا استعمال دنو و قرب کے معنے مین کرتے ہین زجاج نے کہا اصل لمم و المام کی وہ شئے ہے
جسکو انسان کرتا ہے مرةً بعد مرةٍ اور اُسمین تعمق نہین کرتا ہی اور نہ اسپر اقامت کرتا ہی یقال المممت بہ اذا
زرتہ وانصرفت عنہ ویقال ما فعلتہ الا لماما والماما ای الحین بعد الحین اسی معنے سی المام خیال ہے صحاح
مین کہا ہی الم الرجل من اللمم وہو صغائر الذنوب ویقال ہو مقاربة المعصیة من غیر مواقعة یہ لمم جو اس آیت
مین مذکور ہے اسکی تفسیر مین اقوال اہل علم کے مختلف ہین پس جمہور تو اسپر ہین کہ لمم صغائر ذنوب ہین
کسی نے کہا وہ ہین جو زنا سے دون ہین قبلہ و غمزہ و نظرہ اور جیسے وہ کذب جسمین کوئی حد نہین ہے
اور نہ کچھ ضرر ہے اور جیسے لوگون کی گہر مین جہانکنا اور تین دن سی زیادہ مسلمان کا چہوڑنا یعنے اُس سے بات
نہ کرنا اور نماز مفروضہ مین ہنسنا اور نوحہ کرنا اور مصیبت مین گریبان پہاڑنا اور چلنے مین تبختر کرنا اور درمیان
فساق کے بیٹھنا اُنکے انس دینے کو اور دیوانون اور بچون کو مسجد مین داخل کرنا اور نجاست مسجد کی
جبکہ یہ غالب ہو کہ وہ اُسکو نجس کر دینگے اور استعمال نجاست کا بدن یا کپڑے مین بدون حاجت کے اور
مثل اسکی اور ذکرہ الخطیب وغیرہ کسی نے کہا وہ مرد ہے کہ آلودہ ہوتا ہے گناہ سے پہر توبہ کر لیتا ہی اور
یقع الوقعة ثم ینتہی یعنے اتفاقاً گناہ ہو جاتا ہے پہر باز رہتا ہے یہ قول ہے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت
ابن عباس کا اور اسی کے مجاہد و حسن و زہری قائل ہین زجاج و نحاس نے اس قول کو اختیار کیا ہے کما
تقدم کسی نے کہا کہ لمم جاہلیت کے گناہ ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے اسلام مین انکا مواخذہ نہین کرتا ہے زید
بن ثابت و زید بن اسلم اسی کے قائل ہین نفطویہ نے کہا وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا گناہ کر لیتا ہے جسکی اُسے
عادت نہ تہی کہا اور عرب کہتے ہین ما تاتینا الا الماما ای فی الحین قال ولا یکون ان یہم ولا یفعل لان العرب
لا تقول المم بنا الا اذا فعل لا اذا ہم ولم یفعل قول راج اول ہے اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ یعنے بے شک تیرا
رب وسیع مغفرت والا ہی اسلیے کہ صغائر کو بخشدیتا ہے بسبب اجتناب کبائر کے کرخی نے کہا کہ یہ جملہ بعد
مضمون سابق کے اسلیئے آیا تاکہ صاحب کبیرہ اللہ تعالے کی رحمت سے ناامید نہ ہو جائے اور تاکہ یہ وہم
نہ کرے کہ اللہ تعالی پر وجوب عقاب ہے کہ کبیرہ والے کو ضرور ہی عقاب کرے کسی نے کہا یہ جملہ تعلیل ہے اُس
مضمون کی جسکو استثنا متضمن ہے یعنے لمم گو حکم مواخذہ سے خارج ہے لیکن وہ اس سے خالی نہین ہے
کہ ایک گناہ ہے اللہ تعالی کی مغفرت و رحمت کا محتاج ہے بلکہ اسکا مواخذے سے خارج ہونا بسبب سعت مغفرت
ربانیہ ہے کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ اللہ پاک بخشتا ہی اسکو جسنے اپنے گناہ سے توبہ کی اور رجوع ہوا حضرت

عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نہین ہے کوئی کبیرہ اسلام مین یعنے مع توبہ کے اور نہین
ہے کوئی صغیرہ مع اصرار کے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اصرار علے الصغیرہ کے کبیرہ ہونے
مین اختلاف ہے درمیان اہل علم کے پہر امام نووی کی تقریر لکہی ہے بعد اسکے فرمایا ہے کہ صواب اس بات مین
وہ ہے جو کہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ تعالے نے ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول
مین ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہا گیا ہے کہ اصرار صغیرہ پر حکم اسکا حکم مرتکب کبیرہ کا ہے حالانکہ اُسپر کوئی ایسی دلیل
نہین ہے جو لائق اسکے ہو کہ اُس سے تمسک کیا جائے یہ تو صرف ایک قول ہے بعض صوفیہ کا اسلیے کہ انہون
نے یون کہا ہے کہ لا صغیرۃ مع الاصرار بعض لوگ جو علم روایت کو پہچانتے نہین ہین انہون نے اس لفظ
کو روایت کیا اور ایک حدیث ٹہرا دیا حالانکہ یہ صحیح نہین ہے بلکہ حق یہ ہے کہ حکم اصرار کا حکم ہے اُس شے
کا جسپر اصرار کیا اصرار صغیرہ پر صغیرہ ہے اور اصرار کبیرہ پر کبیرہ ہے انتہے اس سے یہ بات بہی سمجہی گئی ہے
کہ اصرار کبیرہ پر کفر نہین ہے پہر تو یہ کبیرہ سے گو عینا فورًا واجب ہے بنصوص کتاب و سنت و اجماع امت
لیکن کبہی اللہ تعالے بدون توبہ کے بہی اسکو بخشدیتا ہے کما دلت علیہ السنۃ المطہرۃ واختارہ محققوا
اہل الحدیث پہر اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ اسکا علم احوال عباد کا احاطہ کیے ہوئے ہے پس فرمایا ہو
اعلم بکم الآیہ یعنے وہ خوب جانتا ہے تمہاری احوال کو اور تمہاری امور کی تفاصیل کو جبکہ تم کو پیدا کیا زمین
سے تمہاری باپ آدم کی ضمن خلق مین کسی نے کہا کہ مراد خود آدم علیہ السلام ہین اسلیے کہ انکو مٹی سے بنایا
اور وہ خوب جانتا ہے تمہاری احوال کو جس وقت کہ تم جنین تہے اجنۃ جمع ہے جنین کی جنین کہتے ہین بچے کو جب
تک کہ شکم مین ہوتا ہے جنین اسکا نام رکہا بسبب اُسکی اجتنان کے یعنے بسبب اسکو مستتر ہونے کی اپنی مان
کی شکم مین اسی لیے فرمایا فی بطون امہاتکم پس جو بچا شکم سے خارج ہو گیا اسکا نام جنین نہین رکہا جاتا
ہے جملہ ہو اعلم بکم مستانفہ ہے واسطے تقریر ما قبل کے ثابت بن حارث انصاری نے کہا کہ یہود کا جب کوئی
چہوٹا بچہ مرتا تو کہتے تہے کہ وہ صدیق ہے پس نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ بات پہونچی تو آپ نے فرمایا جہوٹ
کہا یہود نے نہین ہے کوئی نسمہ یعنے جان کہ پیدا کرے اُسکو اسکی مان کے شکم مین مگر وہ شقی ہے یا سعید
پس اللہ تعالے نے اُس وقت یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ الطبرانی وغیرہ کسی نے کہا کچہ لوگون کے
حق مین نازل ہوئی ہے وہ نیک اعمال کرتے پہر کہتے ہماری نماز ہمارے روزے ہمارا حج ہمارا جہاد قولہ تعالی
فلا تزکوا انفسکم یعنے جب اللہ تعالی پہلے سے تمہاری احوال کو خوب جانتا ہے تو تم اپنے نفوس کی مدح
مت کرو اور نہ خیر کی اُنپر ثنا کرو اور نہ منسوب کرو انکو طرف زکا عمل و زیادت خیر و طاعات و حسن اعمال کی
اور انکا کسر کرو اسلیے کہ ترک تزکیہ نفس بعید تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف خشوع کی حضرت ابن عباس

نے فرمایا مت مدح کرو انکی حضرت حسنؓ نے فرمایا اللہ نے جان لیا ہے ہر نفس سے اُس شئ کو جو وہ کرنے والا ہے
اور اُس شئ کو جسکی طرف رجوع ہونے والا ہے سو تم اُسکو بری مت کرو گناہون سے اور نہ اُسکی مدح کرو بسبب
حسن اعمال کے کسی سے کہا مت تزکیہ کرو انکا ازراہ ریا و خیلاء کے اور مت کہو واسطے اُس شخص کے جسکی
حقیقت نہین پہچانتے ہو کہ مین تجہہ سے خیر ہون اور مین تجہہ سے ازکے ہون یا مین تجہہ سے متقی تر ہون
اسلیئے کہ علم اللہ کے پاس ہے اسمین اشارہ طرف اسکی کہ خوف عاقبت کا واجب ہے کیونکہ اللہ ہی جانتا ہے
انجام اُس شخص کا جو کہ تقوی پر ہے محلی نے کہا یہ نہی بر سبیل اعجاب ہے اور بر طریق اعتراف نعمت حسن ہے
اسی لیے کہا گیا ہے کہ مسرت ساتہ طاعت کے طاعت ہے اور ذکر اسکا شکر ہے لقولہ تعالے واما بنعمۃ ربک
فحدث جملہ ہو اعلم بمن اتقی مستانفہ ہے نہی کا مقرر ہے یعنے پس بے شک وہ خوب جانتا ہے تم مین سے
متقی و غیر متقی کو قبل اسکے کہ نکالے تمکو تمہارے باپ آدمؑ کی پشت سے پس جس شخص نے مجاہدہ کیا اپنے نفس
کا اور خالص ہوا اُس سے تقوی تو وہ اُسکو پہونچا دیگا فوق اُس ثواب سے جسکی وہ امید رکہتا ہے دارین
مین پہر بہلا اُس شخص کا کیا کہنا ہے کہ جسکی واسطے تقوی وصف ثابت ہوگیا ہے اور یہ وہی ہے کہ اُمر
سے منقطع ہوتا ہے اور اُسپر ثواب دیا جاتا ہے پہر حبیب اللہ پاک نے مشرکون کی علی العموم جہالت بیان
کی تو اُنکے بعض کو مخصوص بذم کیا پس فرمایا اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰیۙ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی اَعِنْدَهٗ
عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ۝ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ۙ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰی ۙ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۙ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ
الْاَوْفٰی ۙ بہلا تونے دیکہا جس نے منہ موڑا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا یعنی تہوڑا سا ایمان لایا پہر سخت ہوگیا
کیا اُسکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ دیکہتا ہے کیا اسکو خبر نہ پہونچی جو ہے ورقون مین موسے کے اور ابراہیم
کے جسنے پورا اتارا یعنے اللہ کا حق کہ اٹہاتا نہین اٹہانے والا بوجہ کسی دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا
ہے جو کمایا اور یہ کہ اسکی کمائی اسکو دکہانی ہے پہر اسکو بدلا دینا ہے اُسکا پورا بدلا انتہے ف اللہ پاک
ذم فرماتا ہے اُس شخص کی جس نے منہ پہیرا اللہ کی طاعت سے پہر نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑہی لیکن تکذیب
کی اور اعراض کیا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اطاعت کی تہوڑی سی پہر
اسکو قطع کیا مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ و قتادہ و غیر واحد نے بہی اسیطرح کہا ہے عکرمہ و سعید نے کہا مانند
مثل قوم کی کہ جس وقت کہودتی تہی کوئی کنوان پہر پاتے کہودنے کی اثنا مین کوئی پتہر جو اُن کو روکتا
کام کے پورا کرنے سے تو کہتے اکدینا یعنے ہم نے قطع کیا اور چہوڑ دیتے کام کو قولہ تعالے اعندہ علم الغیب فہو
یری یعنے کیا نزدیک اُس شخص کے جس نے اپنا ہاتہ روک لیا مارے خوف خرچ کرنے کے اور اپنے احسان کو قطع کیا

علم غیب ہے اس بات کا کہ آئندہ نبڑ جائے گی وہ شی جو اسکے ہاتہ مین ہی یہان تک کہ اپنے احسان کرنے سے رُک
گیا سو وہ یہ عیانا دیکھتا ہے یعنے بات ایسی نہین ہے وہ جو صدقہ و معروف و بر و صلہ سے رکا ہی سو صرف
ماری بخل و شح و ہلع کے اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا یعنے بلال
خرچ کیے جا اور مت خوف کر عرش والے سے کمی کا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ
وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ قوله تعالی ام لم ینبا الآیہ سعید بن جبیر و ثوری نے وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی کی تفسیر مین کہا
ابراہیم کی جس نے پہونچادی ساری وہ شے جسکا اُسے امر کیا گیا حضرت ابن عباس نے کہا وفی بمعنیٰ بالبلاغ
سعید بن جبیر نے کہا وفا کی وہ شے جسکا انکو امر کیا گیا قتادہ نے کہا پوری کی طاعت اللہ کی اور ادا کی اسکی
رسالت خلق کی طرف یہ ابن جریر کا اختیار ہے اور شامل ہے اسکو جو اس سے قبل ہے اسکی شاہد یہ آیت ہے
واذا ابتلی ابراھیم ربه بکلمات فاتمھن قال انی جاعلك للناس اماما پس ابراہیم علیہ السلام نے
ساری اوامر کے ساتہ قیام کیا اور ساری نواہی چہوڑی اوسعلی التمام والکمال رسالت پہونچادی سو اس وجہ سے
وہ اسکے مستحق ہوے کہ لوگون کے امام ہون انکے ساری احوال و اقوال و افعال مین انکا اقتدا کیا جائے اللہ تعالی
نے فرمایا ہے ثم اوحینا الیك ان اتبع ملة ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین ابو امامہ کہتے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی وابراہیم الذی وفے فرمایا کیا تو جانتا ہے کیا ہی وفی مین
نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول دانا تر ہین فرمایا پورا کیا عمل اپنے دن کا ساتہ چار رکعت کے شروع دن سے
رواہ ابن ابی حاتم و رواہ ابن جریر من حدیث جعفر بن الزبیر و ھو ضعیف **حدیث قدسی** ابن
ادم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفك اخرہ اخرجه الترمذی عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول
اللہ صلے اللہ علیه واله وسلم عن اللہ عزوجل یعنے اے آدم کے بیٹے پڑہ تو واسطے میرے چار رکعتین اول روز
کفایت کرونگا مین تیری اُسکے آخر مین **سہل بن معاذ بن انس** رض عن ابیہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
راوی ہین کہ آپنے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو کیون نام رکہا اللہ تعالے نے ابراہیم اپنے خلیل کا الذی وفے
بے شک وہ کہتے تہی ہر بار کہ صبح کرتے اور شام کرتے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون حتی ختم الآیة
رواہ ابن ابی حاتم و رواہ ابن جریر عن ابی کریب عن سدید بن سعد عن زبان پہر اللہ تعالی نے
بیان کرنا شروع کیا اُس شئے کا جو اُسنے وحی کی صحیفون مین ابراہیم و موسےٰ کے پس فرمایا ان لا تزر وازرۃ وزر
اخری یعنے ہر نفس جسنے ظلم کیا اپنے نفس پر ساتہ کفر کے یا ساتہ کسی شئے کے گناہون سے سو اُسکا بوجہ اُسی پر ہے
نہ اُٹہائیگا اُسکو اسکی طرف سے کوئی کما قال تعالے وان تدع مثقلة الی حملھا لا یحمل منه شئ ولو کان ذا
قربی قوله تعالی وان لیس للانسان الا ما سعی یعنے جسطرح نہین لادا جاتا ہے اُسپر بوجہ اُسکے غیر کا اسی

طرح حاصل نہین ہوتا ہے اجر سے مگر وہ جو خود اُسنے کمایا واسطے اپنے نفس کے اسی آیۂ کریمہ سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اور اُنکے تابعین نے یہ استنباط کیا ہی کہ اہدای قرارت کا ثواب مردون کی طرف نہین پہونچتا ہے کیونکہ وہ اُنکے عمل سے ہی نہ اُنکے کسب سے اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اسکی طرف نہین بُلایا اور نہ اسکی اُنکو رغبت دلائی نہ اسکی طرف انکو ارشاد کیا نص سے نہ ایما سے اور نہ یہ نقل کیا گیا منجملہ صحابہ کسی سے رضی اللہ عنہم اور اگر یہ کوئی بہتر کام ہوتا تو وہ اسکی طرف ہم سے سبقت کرتے قربات کی باب مین نصوص پر اقتصار کیا جاتا ہے اور انواع اقیسہ و آرا سے اسمین تصرف نہین کیا جاتا ہے اب رہی دعا و صدقہ سو اُنکی وصول پر اجماع کیا گیا ہے اور شارع سے اُنپر نص کی گئی ہی رہی وہ حدیث شریف جو مسلم نے اپنی صحیح مین ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہی کہ جس وقت مرا انسان تو منقطع ہوا عمل اُسکا مگر تین سے لڑکا نیک جو اُسکے واسطے دعا کرتا ہے یا صدقہ جو جاری ہی بعد اُسکے یا علم جس سے نفع لیا جاتا ہے سو یہ تینون حقیقت مین اُسی کی سعی و کد و عمل سے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ پاکتر اُس شئ کا جو کہایا مرد نے اپنی کسب سے ہی اور بے شک لڑکا اُسکا اُسکے کسب سے ہی اور صدقہ جاریہ مثل وقف و نحوہ یہ بہی اُسکے عمل و وقف کی آثار سے ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ الآیۃ اور وہ علم جسکو اُسنے لوگون مین پہیلایا پہر اُسکا لوگون نے اقتدا کیا بعد اُسکے سو یہ بہی اُسکی سعی و عمل سے ہی صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ جس شخص نے بُلایا طرف کسی ہدایت کی تو ہوگا واسطے اسکے اجر سے مثل اجور اُن لوگون کے جنہون نے اُسکا اتباع کیا بغیر اسکے کہ کم کرے اُنکے اجور سے کچھ قولہ تعالیٰ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى یعنے قیامت کے دن کقولہ تعالیٰ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے پہر وہ تمکو اسکی خبر دیگا اور پوری پوری اسپر تمکو جزا دیگا خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر اسی طرح بیان فرمایا ہے ثم یجزاہ الجزاء الاوفی ای الاوفر کذا فی ابن کثیر **ف** افرایت الذی تولے الآیۃ کا یہ مطلب ہے کیا پہر دیکہا تو نے اُس شخص کو جس نے اعراض کیا خیر سے اور مُنہ پہیرا اتباع حق سے اور عطا کی عطای قلیل یا شئ قلیل مال سے اور روک رکہا اُسکی پورا اسکو قطع کر دیا اور اُس سے رُک رہا اصل مین اکدی ماخوذ ہے کدیہ سے کدیہ کہتے ہین صلابت و سختی کو جب کسی نے کنوان کہودا پہر اسمین پہونچا طرف ایک ایسی پتھر کی کہ اُس سے اُسمین کہودنا نہین بن سکتا ہی تو اسکے واسطے محاورہ عرب مین یون کہتے ہین کہ قد اکدی پہر عرب نے اسکا استعمال کیا واسطے اُس شخص کے جس نے عطا دی پہر پوری نہ دی اور واسطے اُس شخص کے جس نے کوئی شئے طلب کی پہر اسکے آخر نہ پہونچا کسائی و ابو زید نے کہا کہ جب کسی کی انگلیون مین کہودنے سے گٹہے یا چھالے پڑ جاتے ہین تو کہتے ہین کدیت

اصابعہ اور جب کسی کا ہاتہہ تہک جاتا ہے اور کچہہ کام نہین دیتا ہے تو بولتے ہین کدت یدہٗ اور جب
زمین کی رویدگی کم ہوتی ہے تو کہتے ہین کدت الارض اور اکدیت الرجل عن الشئے کے یہ معنے ہین کہ
مینے اُس شخص کو رد کیا اُس شئے سے اور جب آدمی کی خیر قلیل ہوتی ہے تو کہتے ہین اکدی الرجل فرا نے
کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ رُک گیا عطیہ سے اور قطع کیا مبرد نے کہا کہ منع کیا سخت منع کرنا مجاہد و ابن زید
و مقاتل نے کہا کہ ولید بن مغیرہ کے باری مین نازل ہوئی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کر چکا
تہا آپکے دین پر پہر بعض مشرکون نے اُسے عار دلائی تو چہوڑ دیا اور اپنے شرک کی طرف پہر گیا مقاتل نے
کہا کہ ولید قرآن شریعت کی مدح کرتا تہا پہر اُس سے رُک گیا سو اُسنے قلیل خیر دی اپنی زبان سی پہر اُسکو قطع کیا
ضحاک نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق مین اُتری محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ ابوجہل مین نازل ہوئی
حضرت ابن عباس رضنے فرمایا اکدی قطع عاص بن وائل کے باری مین اُتری دوسر الفظ انکا اول گذر چکا
ہی قولہ تعالیٰ اعندہ علم الغیب فہو یری مین استفہام تقریع و توبیخ کا ہے یعنے کیا اس قطع کرنے والے کو پاس
علم ہے امر عذاب کا جو اُس سے غائب ہے سو وہ اُسکو جانتا ہے مقاتل نے کہا کہ وہ ولید بن مغیرہ ہے اکثر
اسی پر ہین سدی نے کہا کہ عاص بن وائل سہمی ہے یا ابوجہل جیسا کہ محمد بن کعب نے کہا کما تقدم یہ اختلاف
تو من تولی واعطے واکدی مین ہی اور جس شخص نے اُسے عار دلائی تہی اور اسکو واسطے ضامن ہوا تہا کہ اُسکی
طرف سی عذاب اُٹہا لیگا سو یہان اسکی تعیین کا ذکر نہین کیا ہے قولہ تعالیٰ ام لم ینبا الآیۃ یعنے کیا اُسے خبر
نہین دیگئی اور اُسسے بیان نہین کی گئی وہ بات جو موسٰے کی اسفار مین ہی یعنے توریت یا اُس سے قبل صحیفے
اور وہ بات جو صحیفون مین ہی ابراہیم کے وہ ابراہیم جس نے تمام و کامل کیا اُس شئے کو جسکا اُسے حکم ہوا۔
مفسرین نے کہا ہے کہ پہونچادی اپنی قوم کو وہ شئے جسکا اُنکو امر ہوا اور ادا کر دی کسی نے کہا بالغ کیا وفا
کرنے مین اُس شئے کے جیسے اللہ تعالےٰ سی معاہدہ کیا حضرت ابن عباس رضسے مروی ہے کہ سہام یعنے حصے
اسلام کے تیس حصے ہین اُنکو کسی نے تمام نہین کیا قبل ابراہیم عکے قال اللہ تعالےٰ وابراہیم الذی وفی
دوسر الفظ انکا یہ ہے فرماتا ہے کہ ابراہیم جس نے اشکبال کیا طاعت کا اُس شئے مین جو اپنے بیٹے کے ساتہ
کی جبکہ خواب دیکہا خاصکر کے ان دو نبیون کا ذکر اسلیئے کیا کہ قبل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما
الصلوٰۃ والسلام کے مواخذہ کیا جاتا تہا مرد اپنے غیر کے جریرے مین سو اول جس نے اُنکی مخالفت کی وہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پہر جو شئے اُنکے صحیفون مین تہی اللہ پاک نے اسکا بیان کیا ارشاد فرمایا۔
الا تزر الآیۃ یعنے نہین اُٹہاتا ہی کوئی نفس اُٹہانے والا بوجہ کسی اور نفس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نفس اپنے
غیر کے گناہ مین نہین پکڑا جاتا ہے حضرت ابن عباس رضنے فرمایا قبل ابراہیم علیہ السلام کے پکڑے جاتے تہے مرد

کو گناہ مین اُسکے غیر کے قتل کیا جاتا تھا مرد بسبب قتل اُسکے باپ اور بیٹے اور بھائی اور جورو کے اور اُسکے
غلام کے یہان تک کہ حضرت ابراہیم ہوئے سو اس سی اُنکو منع کیا اور اللہ تعالی کی طرف سی اُنکو پہونچایا
الاتزر الآیۃ اسکی تفسیر سورۂ انعام مین گذر چکی ہے قولہ تعالے وان لیس للانسان الا ما سعی معطوف ہے
الاتزر الآیۃ پر یہ بھی منجملہ ما فی صحف ابراہیم و موسے ہی یعنے نہین ہے واسطے انسان کے مگر اجر اسکی سعی کا
اور جزا اُسکے عمل کی اور نفع نہین دیتا ہے کسی کو عمل کسی کا یہ عموم خاص کیا گیا ہے مثل اس آیۃ کریمہ
سے اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ اور مثل اُس شے سے جو وارد ہوئی ہے درباره شفاعت انبیاء و ملائکہ کہ یہ
لوگ بندون کے واسطے شفاعت کرینگے اور جو شئے وارد ہوئی ہے مشروعیت دعاء احیاء مین واسطے
اموات کی اور مثل اسکی جو شخص اُسکا قائل ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے بمثل این امور اسکا قول صواب نہین ہے
کیونکہ خاص عام کو منسوخ نہین کرتا ہے بلکہ اُسکی تخصیص کرتا ہے سو جب کبھی دلیل قائم ہوگی اسپر کہ
منتفع ہوتا ہے انسان کسی شئے سے اور وہ اسکی سعی نہین ہے تو وہ دلیل اس عموم کی مخصص ہوگی جو اس
آیت مین ہی اسکا یون تعقب بھی کیا ہے کہ یہ آیت خبر ہے اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا ہے اور یون
کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے اور دعاء لڑکے کی طرف سی وہ دعاء والد ہی سے ہی بایں طور کہ اُستے لڑکے کا
اکتساب کیا ہے یعنے لڑکا اُسی کے کسب سے ہی اور یون کہ یہ آیت مخصوص ہے حضرت ابراہیم و حضرت
موسے علیہما السلام کی قوم سے کیونکہ وہ اُس مضمون کی حکایت ہی جو اُنکے صحیفون مین ہی رہی یہ
اُمت مرحومہ سو اُسکے واسطے ہی وہ شئے جو اُسنے سعی کی اور وہ شئے جو اسکے غیر نے اسکے لیے سعی کی بسبب
اس بات کی جو صحیح ہوئی ہاہے کہ واسطے ہر نبی و صالح کے شفاعت ہی حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے اور بسبب
اور دلیل کے جو اسکے سوا ہے یہ بات کہ انسان منتفع ہوتا ہے اُس شئے سے جو اُسنے نہین کی جو کوئی
نصوص مین تامل کریگا تو اس سے اتنا پائیگا جسکا شمار ممکن نہین ہی پس اب جائز نہین ہی کہ آیت کی
تاویل کیجائے خلاف کتاب و سنت و اجماع امت پر تو اس وقت ظاہر وہ بات ہی جو ہمنے کہی کہ آیت
عام ہے امور کثیر سے اُسکی تخصیص کیگئی ہے حضرت ابن عباس رض نے آیت کی تفسیر مین فرمایا پھر اللہ تعالی
نے بعد اسکے یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الآیۃ پس اللہ پاک نے بیٹون کو
داخل کیا جنت مین بسبب صلاح باپون کے حضرت ابن عباس رض جس وقت اس آیت کو پڑھتے تو استرجع
واستکان یعنے راحت و سکون پائے کسی نے کہا کہ مراد انسان سے کافر ہے معنے یہ ہین کہ اُسکے لیے خیر
نہین ہے مگر وہ جو خود اُسنے کی سو وہ اُسپر ثواب دیا جاتا ہے دنیا مین بایں طور کہ اُسکی روزی اُسپر وسعت
کی جاتی ہے اور اُسکے بدن مین عافیت دیجاتی ہے تا آنکہ آخرت مین اُسکے واسطے کوئی خیر باقی نہ رہے

کسی نے کہا کہ یہ عدل کے باب سے ہی رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالے اسے زیادہ دے جو کچھ چاہے اپنے فضل و من و کرم سے کسی نے کہا یہ منسوخ الحکم ہے اس شریعت میں یہ جو ہے سو حضرت ابراہیم و حضرت موسے علیہما السلام کے صحیفوں میں ہے شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں جس نے یہ اعتقاد کیا کہ انسان منتفع نہیں ہوتا ہے مگر اپنے عمل سے تو مقرر اُسنے خرق اجماع کیا اور یہ باطل ہے وجوہ کثیرہ سے (۱) انسان منتفع ہوتا ہے اپنے غیر کی دعا سے حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۲) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعت کرینگے واسطے اہل موقف کے حساب میں پھر واسطے اہل جنت کے اُسکے دخول میں (۳) واسطے اہل کبائر کے نار سے نکلنے میں حالانکہ یہ انتفاع ہے سعی غیر سے (۴) فرشتے دعا کرتے ہیں اور مغفرت مانگتے ہیں واسطے اُنکے جو زمین میں ہیں حالانکہ یہ منفعت ہے عمل غیر سے (۵) اللہ تعالے نار سے نکالے گا اُس شخص کو جس نے کبھی کوئی خیر نہیں کی محض اپنی رحمت سے یہ انتفاع ہے اُنکے غیر عمل سے (۶) اولاد مومنین کی داخل ہوگی جنت میں اپنے آباء کے عمل سے یہ انتفاع ہے محض عمل غیر سے (۷) اللہ تعالے نے قصہ غلامین یتیمین میں فرمایا ہے وکان ابوہما صالحا سو انہوں نے نفع پایا اپنے باپ کے صلاح سے اور وہ اُنکی سعی سے نہیں ہے (۸) میت منتفع ہوتا ہے ساتھ صدقہ دینے کے اُسکی طرف سے اور بسبب آزاد کرنے کے بنص سنت و اجماع حالانکہ یہ عمل غیر سے ہے (۹) حج مفروض میت سے ساقط ہو جاتا ہے بسبب حج کرنے اُسکے ولی کے بنص سنت حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۰) حج منذور یا صوم منذور ساقط ہو جاتا ہے میت سے بسبب عمل اُسکے غیر کے بنص سنت حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۱) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قرضدار پر نماز پڑھنے سے باز رہے یہانتک کہ ابو قتادہ نے اسکا دین ادا کیا اور دوسرے کا دین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ادا کیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز سے منتفع ہوا حالانکہ یہ عمل غیر سے ہے (۱۲) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا واسطے اُس شخص کے جس نے تنہا نماز پڑھی کیا نہیں ہے کوئی شخص کہ صدقہ کرے اُسپر تو نماز پڑھے اُسکے ساتھ پس مقرر اُسکو فضیلت جماعت کی حاصل ہوئی فعل غیر سے (۱۳) انسان کا ذمہ بری ہو جاتا ہے دیون خلق سے جبکہ کوئی ادا کرنے والا اُنکو ادا کر دے اُسکی طرف سے یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۴) جس شخص پر تبعات و مظالم ہیں جب اُسکی اُن سے معافی کر دیجاتی ہے تو وہ اُس سے ساقط ہو جاتے ہیں یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۵) نیک پڑوسی زندگی و موت میں نفع پہونچاتا ہے جیسا کہ اثر میں آیا ہے یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۶) اہل ذکر کا ہمنشین اُنکے سبب سے مرحوم ہوتا ہے حالانکہ وہ اُن میں سے نہیں ہے اور نہ وہ اسکے واسطے بیٹھا کوئی حاجت اُسے عارض ہوئی تھی اُسکے لیے آیا تھا و الاعمال بالنیات پھر بھی

وہ اپنے غیر کے عمل سے منقطع ہوا (١٧) نماز میت پر اور دعا اسکو واسطے نماز مین انتفاع ہے میت کو یہ بسبب نماز پڑہنے زندی کے اُسپر حالانکہ یہ اُسکے غیر کا عمل ہے (١٨) جمعہ حاصل ہوتا ہے بسبب اجتماع عدد کے اور اسی طرح جماعت کثرت عدد سے یہ انتفاع ہے بعض کا بعض سے (١٩) اللہ تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وقال تعالی وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ الآية وقال تعالی وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ الآیہ پس اللہ نے عذاب کو رفع کیا بعض لوگون سی بسبب بعض کے حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (٢٠) صدقہ فطر کا واجب ہے صغیر وغیرہ پر منجملہ اُنکے جنکی آدمی عیالداری کرتا ہے سو جسکی طرف سے وہ نکالا جاتا ہے وہ اُس سے منقطع ہوتا ہے حالانکہ اُسمین اسکی سعی نہین ہے (٢١) صبی ومجنون کے مال مین زکوۃ واجب ہے اور وہ اُسپر ثواب پایا جاتا ہے حالانکہ اُسکی سعی نہین ہے ومن تامل العلم وجد من انتفاع الانسان بما لم یعمل ما لا یکاد یحصی فکیف یجوز ان تتاول الآیة الکریمة علی خلاف صریح الکتاب والسنة واجماع الامة انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالی قولہ تعالے وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى یعنے اور یہ کہ سعی اُسکی پیش کی جاویگی اُسپر اور اُسکے لیئے کشف کیجائیگی قیامت کے دن اور اُسکو دیکہے گا آخرت مین اپنے میزان مین بغیر کسی شک کے ثُمَّ يُجْزَاهُ یعنے پہر بدلا دیا جائیگا انسان اپنی سعی کا محاورے مین جزاہ اللہ بعملہ وجزاہ علی عملہ دونو طرح بولتے ہین پس ضمیر مرفوع تو راجع ہے طرف انسان کی اور منصوب طرف سعیہ کی کسی نے کہا کہ جزاء متاخر کی طرف وہ یہ ہے الجزاء الاوفی تو یہ اسکا مفسر ہوگا یہ بہی جائز ہے کہ اُس جزا کی طرف راجع ہو جو کہ یجزاہ کا مصدر ہے سفاقسی نے اس وجہ کو قوت دی ہے اور الجزاء الاوفی تفسیر ٹہرای جائے اُس جزا کی جسپر فعل سے دلالت کی گئی ہے کما فی قولہ تعالے اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى اخفش نے کہا کہ جزیتہ الجزاء وجزیتہ بالجزاء دونو برابر بولے جاتے ہین انکی مین کچہہ فرق نہین ہے کذا فی فتح البیان

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۝ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۝ مِنْ نُطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝

اور یہ کہ تیرے رب تک پہونچنا ہے اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رُلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہ کہ اُسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائے اور یہ کہ اُسپر لازم ہے دوسرا اُٹہانا اور یہ کہ اُسی نے دولت دی و پونجی اور یہ کہ وہی ہے رب شعری کا شعری ایک تارا ہے بہت بڑا اُسکو بعض عرب

ہو جتنے تہے اور یہ کہ اُسنے کہپا دیئے عاد اگلے اور ثمود پہر باقی نہ چہوڑا اور نوح کی قوم اس سے پہلے وہ تو تہے اور ہی ظالم اور شریر اور اُلٹی بستی کو پٹکا پہر اُسپر چہایا جو چہایا ف یعنے پتہرون کا مینہ آب تو کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاویگا انتہے ف اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تیرے رب کی طرف منتہے ہی یعنے معاد قیامت کے دن عمرو بن میمون اودی کہتے ہین کہ معاذ بن جبل ہم مین کہڑے ہوئے یعنے خطبہ پڑہنے کو پہر کہا ای بنی اود مین بہیجا ہوا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمہاری طرف تم جانتے ہو کہ معاد طرف اللہ کی ہی طرف جنت کی یا طرف نار کی اخرجہ ابن ابی حاتم ابی بن کعب اسکی تفسیر مین حضرت سے راوی ہین فرمایا لا فکرۃ فی الرب یعنی رب مین فکر مت کرنا اسکو بغوی نے ذکر کیا ہے اور کہا یہ مثل اُسکی ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ فکر کرو خلق مین اور مت فکر کرو خالق مین پس بیشک شان یہ ہے کہ فکر اُسکا احاطہ نہین کرتی ہی اسیطرح اسکو وارد کیا ہے حالانکہ یہ اس لفظ سے محفوظ نہین ہی صحیح مین جو ہے سو صرف یہ ہی کہ شیطان آتا ہے ایک تمہاری کے پاس پہر کہتا ہے کس نے پیدا کیا ایسا کس نے پیدا کیا ایسا یہان تک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا تیرے رب کو پہر جس وقت پہونچے ایک تمہارا اسکو تو چاہیے کہ پناہ چاہے ساتہ اللہ کے اور چاہیے باز رہے دوسری حدیث مین ہے جو کہ سنن مین ہی فکر کرو اللہ تعالی کی مخلوقات مین اور مت فکر کرو اللہ کی ذات مین پس بے شک اللہ تعالے نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے کہ مابین اسکے کان کی لو کے اسکے کاندہے تک تین سو برس کی مسافت ہی یا جیسا فرمایا وانہ اضحک و ابکے یعنے اُسنے اپنے بندون مین پیدا کیا ہے ہنسنا اور رونا اور انکا سبب اور وہ دونو مختلف ہین وانہ امات واحیے کقولہ تعالے اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ وانہ خلق الزوجین الآیۃ کقولہ تعالے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی وان علیہ النشاۃ الاخری یعنے جیسا اُسنے پہلا اُٹہان پیدا کیا ہے ویسا ہی وہ قادر ہے دوہرانے پر یہ پچہلا اُٹہان ہی قیامت کے دن وانہ ہو اغنی واقنی یعنے اُسی نے مالک بنایا ہے اپنے بندون کو مال کا اور ٹہیرایا اُسکو واسطے اُنکے قنیہ یعنے پونجی قائم رہنے والا اُنکے پاس محتاج نہین ہوتے ہین طرف اسکی بیچ کے سو یہ تمام نعمت ہے اُنپر اسی معنے پر بہت سے مفسرین کا کلام چکر کہا تک ہے منجملہ اُنکے ابو صالح و ابن جریر وغیرہ ہین مجاہد سے مروی ہے اغنی مول لئے اقنے اخدم یعنے مالدار بنایا اور خادم دیے اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے حضرت ابن عباس اور نیز مجاہد نے کہا اَغْنٰی اَعْطٰی وَاَقْنٰی اَرْضٰی یعنے عطا کیا اور راضی کیا کسی نے کہا اغنے کے یہ معنے ہین کہ غنی کیا اپنے نفس کو اور محتاج کیا خلائق کو طرف اپنی قالہ الحضرمی بن لاحق کسی نے

کہا کہ غنی کیا جسکو چاہا اپنی خلق مین سے اور فقیر کیا جسکو چاہا اُن مین سے قالہ ابن زید ان دونوکو ابن جریر نے
حکایت کیا ہے اور لفظ کے اعتبار سے دونو بعید ہین **شعریٰ** حضرت ابن عباس رض و مجاہد و قتادہ و ابن زید
وغیرہم نے کہا وہ یہ تارا چمکنے والا ہے جسکو مرزم الجوزا کہا جاتا ہے ایک گروہ عرب مین کا اُسکو پوجتا تھا۔
عاداولیٰ ہود علیہ السلام کی قوم ہے انکو عاد بن ارم بن سام بن نوح کہا جاتا ہے کما قال تعالیٰ
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ پس وہ سب لوگون سے
بڑہکر سخت و قوی و سرکش تہے اللہ تعالے پر اور اسکے رسول پر سو اللہ تعالے نے اُنکو ہلاک کر ڈالا ہوا سے
کما قال بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا ای متتابعۃ یعنے پے درپے
وثمود فما ابقے الآیۃ یعنے ہلاک کر ڈالا ثمود کو پہر نہ باقی چہوڑا اُن مین سے کسی کو اور قوم نوح کو ان سے
پہلے بے شک وہ سخت تر تہے تمرد و سرکشی مین اُنسے جو اُنکے بعد تہے اور الٹی بستی کو پٹکا یعنے قوم لوط
کے شہر اُنپر قلب کر دیے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ اسی لیے یون فرمایا
فغشاہا ما غشی یعنے وہ پتہر جو اُنپر بہیجے وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ قتادہ نے کہا کا

فی مدائن لوط اربعۃ الآلف الف انسان فانضرم علیہم الوادی شیئا من نار و نفط و قطران کضم الاطون
رواہ ابن ابی حاتم **فبای آلاء** الآیۃ یعنے پس کون کون اللہ کی نعمتون مین جو تجہپر ہین ای انسان تو
استر اکریگا یہ قول قتادہ کا ہے ابن جریج نے کہا کہ خطاب حضرت ﷺ کو ہے قول اول اولے ہے اور وہی
اختیار ابن جریر ہے کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے مرجع و مصیر اللہ پاک ہے
کی طرف ہے نہ اُسکے غیر کی پہر وہ انکو جزا دیگا اُنکے اعمال کی یہ سب باتین اگلے صحیفون مین ہین مخاطب یک
کا عام ہے یا خاص حضرت ﷺ ہین ہنسانے رولانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالے اسکا خالق ہے اور اسکے
سبب کا قضا کرنے والا ہے حضرت حسن و کلبی نے کہا کہ ہنسایا اہل جنت کو جنت مین اور رولایا اہل
نار کو نار مین ضحاک نے کہا کہ ہنسایا زمین کو روئیدگی سے اور رولایا آسمان کو بارش سے کسی نے کہا کہ ہنسایا
جسکو چاہا دنیا مین باین طور کہ اسکو مسرور کیا اور رولایا جسکو چاہا باین طور کہ اُسے غمگین کیا سہل بن
عبداللہ نے کہا کہ ہنسایا مطیع لوگون کو ساتہ رحمت کے اور رولایا عاصیون کو ساتہ خفگی کے کسی نے کہا
کہ ہنسایا مومنون کو عقبے مین ساتہ مواہب و عطایا کے اور رولایا انکو دنیا مین ساتہ نوائب و حوادث
کے کسی نے کہا کہ پیدا کیا فرح و حزن کو یہ سب اقوال اس بنا پر ہین کہ ان مین سے ہر ایک کا مفعول حذف
کیا گیا ہے کسی نے کہا کہ دونو فعل منجملہ افعال لازمہ ہین کقولہ تعالے وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ یہ **آیت**
کریمہ دال ہے اسپر کہ انسان جو کچہ عمل کرتا ہے سو وہ اللہ تعالی کی قضا و خلق سے ہے یہان تک کہ ہنسنا

اور رونا مارنے جلانے کا یہ مطلب ہے کہ موت وحیات کے اسباب قضا کیئے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی
اسپر قادر نہین ہے کسی نے کہا کہ خود موت وحیات کو پیدا کیا کما فی قولہ تعالے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ کسی
نے کہا کہ باپون کو مارا اور بیٹون کو زندہ کیا واسطے بعث کے کسی نے کہا کہ مراد انسے خواب وبیداری ہے عطانے
کہا کہ مارا اپنے عدل سے اور زندہ کیا اپنے فضل سے کسی نے کہا کہ مارا کافر کو اور جلایا مومن کو کما فی قولہ تعالیٰ
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ زوجین سے مراد صنفین ہین یعنے اللہ تعالے نے دو صنف پیدا
کیے نر و مادہ ہر حیوان سے یہ بھی اُن متضاد چیزون کے جملے سے ہے جو کہ نطفہ پر وارد ہوتے ہین سو بعض کو تو
نر پیدا کر دیتا ہے بعض نطفے کو مادہ بنا دیتا ہے اسکی طرف عقلا کی فہم نہین پہونچتی ہے اور نہ وہ اسکو
جانتے ہین یہ صرف اللہ تعالی کی قدرت سے ہے طبیعت کے فعل سے نہین ہے اسمین رد ہے طبائعین پر
جو کہ قائل ہین برد ورطوبت کے لئے مین پس بہت سی عورتین ہین کہ انکا مزاج مرد سے زیادہ حار
ویابس ہوتا ہے نطفہ کہتے ہین آب قلیل کو مراد منی ہے نطفے سے پیدا کرنے مین حضرت آدم وحوا
علیہما السلام داخل نہین ہین اسلیئے کہ وہ اُس سے نہین بنے ہین اذا تمنیٰ کا مطلب ہے کہ جس وقت
نطفہ ڈالا جاتا ہے رحم مین اور اُسمین دفق کیا جاتا ہے کلبی وضحاک وعطا بن ابی رباح وغیرہم نے اسی
طرح کہا ہے محاورے مین بولتے ہین منی الرجل یمنے وامنے ای صب المنی ابو عبیدہ نے کہا اذا تمنیٰ
اذا تقدر یعنے جبکہ مقدر کیا جاتا ہے یقال منیت الشئ اذا قدرتہ ومُنی لہ اذا قدر لہ یعنے جبکہ مقدر کیا جاتا
اُس سے بچا اور یہ کہ اُسی پر ہے نشأۃ اخری یعنے اعادہ روحون کا طرف جسمون کی وقت بعث
کی واسطے وفا کرنے اپنے وعدے کے اسلیے کہ اُسنے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِيْ وَنُمِيْتُ حکم عقل وشرع سے
نہین ہے جمہور نے نشاۃ بقصر بروزن ضربۃ پڑھا ہے اور کسی نے مد بروزن کفالۃ یہ دونو مصدر ہین اور
سبعہ اغنیٰ واقنیٰ یعنے غنی کیا جسکو چاہا اور فقیر کیا جسکو چاہا اسی کی مثل یہ آیت ہے يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اور یہ آیت يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ یہ قول ابو زید کا ہے اور اسی کو ابن جریر نے اختیار
کیا ہے کسی نے کہا اقنیٰ کے یہ معنے ہین کہ عطا کیا قنیہ یعنے وہ شئے جو اصل لیجاتی ہے اموال سے
مراد اصول اموال ہین اور وہ جسکو ذخیرہ رکھتے ہین بعد کفایت کی حاصل یہ ہے کہ قنیہ وہی پونجی اور
بچت ہے جو بعد خرچ کے پس انداز ہوتی ہے کسی نے کہا کہ اقنیٰ کے یہ معنے ہین کہ راضی کیا ساتھ اس
شئے کے جو عطا کی یعنے اسکو غنی کیا پھر اسکو راضی کیا اُس شئے سے جو عطا کی جوہری نے کہا قنی الرجل
یقنیٰ مثل غنی یغنی ثم یتعدی بتغییر الحرکۃ فیقال قنیت لہ مالا اکسبتہ وھو نظیر سترت عینہ بالکسر وسترتہا
بالفتح فاذا دخلت علیہ الہمزۃ والتضعیف اکتسب مفعولا ثانیا فیقال اقناہ اللہ مالا وقناہ ایاہ ای اکسبہ

ایاہ واقناہ ارضاہ والقنار الرضا - ابو زید نے کہا عرب لوگ کہتے ہین من اعطی مائۃ من بقر فقد اعطی القنی و
من اعطی مائۃ من الضان فقد اعطی الغنا و من اعطی مائۃ من الابل فقد اعطی المنے اخفش و ابن کیسان نے کہا
اغنی افقر یہ قول سویہ ہے قول اول کا کسی نے کہا اقنی نافوق الغنی اغنی و اقنی کا مفعول اسی لیے ذکر نہ
کیا گیا کہ مراد نسبت ہے ان دونو فعلون کی تنہا اُسکی طرف اور اسی طرح باقی افعال کا حال ہے - شعری ایک
تارا ہے جو خلف جوزا طلوع ہوتا ہے سخت گرمی مین مراد اُس سے یہان وہ شعری ہے جسکو عبور کہتے ہین یہ
اُس شعری سے بڑا ہے روشن ہے جسکو غمیصا کہتے ہین اللہ پاک نے جو ذکر کیا کہ وہ رب ہے شعری کا یا آنکہ وہ
رب ہے کل اشیا کا سو صرف اُسپر ردکرنے کو جو اسکو پوجتا تھا پہلے پہل جس نے اسکو پوجا اور اسکے پوجنے
کا طریقہ نکالا ابو کبشہ ہے یہ شخص اشراف قریش مین سے تھا پوجا اسلیے کہ اور تارے آسمان کو قطع کرتے ہین عرض
مین اور شعری اسکو طول مین قطع کرتا ہے سو یہ انکا مخالف ہے اس لیے اُسنے اُسکو پوجا اور خزاعہ و حمیر نے
پوجا قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے آپکے تشبیہ دینے کو اُس سے اس لیے
کہ آپنے اُنکے دین کی مخالفت کی جیسے ابو کبشہ نے اُنکی مخالفت کی یہ شخص منجملہ اجداد نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تہا آپ کی والدہ کی طرف سے اسی وجہ سے ابو سفیان کا قول ہے جبکہ وہ ہرقل پر داخل ہوا تو
کہا القد امر امر ابن ابی کبشہ یعنے مقرر ابو کبشہ کے فرزند کا کام غالب ہوگیا کہ اُس سے روم کا بادشاہ ڈرتا
ہے حضرت ابن عباس رضہ کا ایک قول یہ ہے ہو الکوکب الذی یدعی الشعری دوسرا لفظ یہ ہے کہ یہ آیت
خزاعہ کے حق مین نازل ہوئی ہے وہ شعری کو پوجا کرتے تھے یہ وہ تارا ہے جو کہ جوزا کے تابع ہوتا ہے
اسکو کلب الجبار بہی کہتے ہین - عاد کو موصوف باولے اسلیے کیا کہ وہ ثمود سے قبل تہے ابن زید نے
کہا اُنکو عاد اولے اسواسطے کہا کہ وہ اول اُمت ہین جو کہ بعد نوح علیہ السلام ہلاک کیے گئے ابن اسحق نے
کہا یہ دو عاد ہین سو اول عاد تو صرصر سے ہلاک کیے گئے اور دوسرے صیحہ سے کسی نے کہا عاد اولے ہود علیہ
السلام کی قوم ہے ریح صرصر سے ہلاک کی گئی اور عاد اُخرے ارم بن عوص بن سام بن نوح ہین یہ جملہ
اور ہلاک کیا ثمود کو جسطرح کہ ہلاک کیا عاد کو پہر باقی نہ چہوڑا کسی کو فریقین مین سے ثمود صالح علیہ السلام کی
قوم ہین صیحہ سے ہلاک کیے گئے عاد و ثمود پر کئی جگہ کلام گذر چکا ہے - اور ہلاک کیا قوم نوح کو ڈبوکر قبل
ہلاک کرنے عاد و ثمود کے بیشک وہ تہے بڑہکر ظالم عاد و ثمود سے اور زیادہ تر سرکش اُنسے یا اظلم و اطغی تہے
ساری کافر قومون سے یا اظلم و اطغی تہے مشرکین عرب سے وہ ایسے صرف اسلیے ہوئے کہ اللہ تعالی پر سرکشی کی
معاصی کرکے باوجود اسکے کہ ایک مدت دراز نوح علیہ السلام نے اُنکی دعوت کی کما فی قولہ تعالے فَلَبِثَ فِيهِمْ
أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا کسی نے کہا ہے کہ وہ اُنکو مارتے یہانتک کہ اُن مین حرکت نہین رہتی تہی اور اُنپر

غشی کی جاتی پہر جب وہ ہوش مین آتے تو کہتے رب اغفر لقومی فانہم لا یعلمون اور قوم اُنسے نفرت کرتی تہی یہان تک کہ اپنے بچون کو بچاتے اس سے کہ کچھ اُنسے سنین ائتفاک بمعنے انقلاب ہے مؤتفکہ قوم لوط علیہ السلام کے شہر ہین مؤتفکہ اسلیئے اُنکا نام رکہا کہ وہ اُنپر لوٹ گئی اور اُنکے اوپر کی جانب اُنکے نیچے کی جانب ہوگئی تقول افکتہ اذا قلبتہ اہوٰی کے معنے ہین اسقط یعنے گرادیا انکو جبرئیل علیہ السلام نے طرف زمین کی بعد اسکے کہ اُنکو اُٹہایا طرف آسمان کی اُلٹے کیئے ہوئی طرف زمین کی مبرد نے کہا جعلہا تہوی فغشّٰہا ما غشّٰی یعنے پہر پہنایا انکو جو پہنایا یعنے چہایا اُنپر جو چہایا مراد حجارہ منضود مسومہ ہین جو کہ اُنپر گری کما فی قولہ تعالے فجعلنا عالیہا الآیہ جس امر کی وجہ سے اُن بستیون کو ڈہانکا اُسکی اس عبارت مین تہویل وتعظیم ہے یعنی اُسکی تعلیم ہے جسنے اُنکو ڈہانکا کسی نے کہا ضمیر راجع ہے طرف جمیع امم مذکورہ کی یعنے پہر ڈہانکا انکو عذاب سے اُس قسم سے جس نے ڈہانکا بنا بر اختلاف انواع عذاب ربک کا خطاب ہے انسان مکذب کو یعنے او انسان مکذب پہر تو کون کونسی اپنے رب کی نعمتون مین شک کریگا وہ نعمتین جو کہ اُسکی وحدانیت وقدرت کو بتاری ہین کسی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے واسطے تعریض آپکے غیر کے تو اس بنا پر ایہاج وتہییج وتعریض بالغیر کے باب سے ہوگا حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ولید بن مغیرہ کو ہے کسی نے کہا ہر اُس شخص کو ہے جو اسکی صلاحیت رکہتا ہے ابن عادل نے کہا صحیح عموم ہے بوجہ اس آیت کے یٰاَیُّہَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ اور اس آیت کی وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا صاحب فتح البیان رح فرماتے ہین اور بسبب اس آیت کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کہا ہے کہ نسبت فعل تماری کی ایک کی طرف باعتبار اُسکے تعدد کے ہے موافق تعدد اُسکے متعلق کے یعنے وہ آلاء جنمین تماری کی گئی ہے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اس تکلف کی کچھ حاجت نہین ہے اسلیئے کہ تفاعل مجرد ہے تعدد سے فاعل وفعل مین واسطے مبالغے کے فعل مین اب ہی یہ بات کہ ان امور مذکورہ کا نام آلا یعنے نعم رکہا باوجود اسکے کہ انمین سے بعض نقم ہین نعم نہین ہین سو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ مشتمل ہین عبر اور نصیحتون پر اور اُن مین انتقام ہوتا ہے عاصیون سے اور اسمین انبیا وصالحین کی نصرت ہے جمہور نے تماری کو بغیر ادغام پڑہا ہے اور یعقوب وغیرہ نے ایک تاء کا دوسری تاء میں ادغام کیا ہے ہٰذَا نَذِیْرٌ

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ۝ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا ۝ یہ ایک ڈر

سنانیوالا ہے پہلے سنانیوالون مین کا آپہونچی آنے والی کوئی نہین اُسکو اللہ کے سوا کہول دکہانے والا کیا تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہین روتے اور تم کہلاڑیان کرتے ہو پس سجدہ کرو واسطے

اللہ کے اور عبادت کرو اُسکو لتتھے ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہ ایک ڈر سنانے والا ہے یعنی محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اگلے ڈرانے والون کی جنس سے بہیجا گیا ہے جیسے وہ بہیجے گئے کما قال تعالی قُلْ مَا كُنْتُ
بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ قولہ تعالی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ یعنے قریب آگئی قریب آنیوالی وہ قیامت ہے لیس لہا من دون
اللہ کاشفۃ یعنے اُسکو دفع نہین کرتا ہے سوا اللہ کے کوئی اور نہ اُسکے علم پر سوا اُسکے کوئی مطلع ہے نذیر
اُس ڈرانے والے کو کہتے ہین کہ جس خطر کا وہ معاینہ کر رہا ہے اور اسکے وقوع سے ڈرتا ہے اُن مین جنکو اُستے
ڈرایا کما قال تعالی اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اور حدیث شریف مین ہے انا النذیر
العریان یعنے مین وہ ڈر سنانے والا ہون جسکو عجلت مین ڈالا ہے اُس شر کی شدت نے جسکا اُستے معاینہ
کیا ہے اس سے کہ اپنے اوپر کچھہ پہنے بلکہ وہ اس سے پہلے دوڑ آیا ہے اپنی قوم کی طرف سو اُنکے پاس آیا ہے برہنہ
جلدی کرتا ہوا یہ معنے مناسب ہین ازفت الآزفۃ سے یعنے قریب آ پہونچی قریب آنیوالی مراد روز قیامت ہے
جیسا کہ بعد کی سورت مین فرمایا ہے اقتربت الساعۃ سہل بن سعد مرفوعًا کہتے ہین بچو تم محقرات ذنوب
سے بس سوا اسکے نہین کہ مثل محقرات ذنوب کی مانند مثل اُس قوم کی ہے کہ بطن وادی مین اُتری پہر یہ ایک
لکڑی لے آیا اور یہ ایک لکڑی لے آیا یہانتک کہ اپنی روٹی پکا لی اور بیشک محقرات ذنوب جب کبہی پکڑا
جاتا ہے اُنسے صاحب اُنکا تو وہ اُسکو ہلاک کر ڈالتے ہین اخرجہ الامام احمد۔ ابو حازم نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابو نضرہ نے کہا مین نہین جانتا ہون مگر سہل بن سعد سے فرمایا مثل میری اور مثل قیامت
کی مثل ان دو انگلیون کی ہے اور تفریق کی آپنے درمیان اپنی دو انگلیون کے بیچ کی انگلی اور جو انگوٹہے سے
لگی ہے پہر فرمایا مثل میری اور مثل ساعت کی مانند مثل دو گہوڑون گہڑ دوڑ کی ہے پہر فرمایا کہ مثل میری اور مثل
ساعت کی مانند مثل اُس مرد کی ہے کہ بہیجا اُسکو اُسکی قوم نے جاسوس بنا کر سو جب وہ ڈرا اس سے کہ سبقت کیا
جائے تو اُستے اپنے کپڑے سے اشارہ کر دیا اُتیتم اُتیتم یعنے دشمن تمپر آ پہونچا پہر آپ فرماتے ہین وہ ہون میں اس حدیث
کے صحاح وحسان مین سے بوجوہ دیگر اور شواہد بہی ہین پہر جو مشرک لوگ قرآن کو سنتے اور اُس سے اعراض کرتے
اور لہو کرتے اس بارے مین اللہ پاک اُنپر انکار کر کے فرماتا ہے کیا تم اچنبہا کرتے ہو اس سے کہ وہ صحیح و درست ہو
اور استہزا و سخریہ کر کے اُس سے ہنستے ہو اور روتے نہین ہو یعنے جیسا کہ اُسپر ایمان لانیوالے کرتے ہین جس
طرح کی اُنکی طرف سے خبر دی ہے وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا قولہ تعالی وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غنا یہ یمانی لغت ہے اسمد لنا ای غن لنا یعنے سمود بمعنے غنا ہے اسیطرح عکرمہ نے
بہی کہا ہے اس کے سوا ایک روایت مین اُن سے مروی ہے سامدون یعنے معرضون اسی طرح مجاہد وعکرمہ نے
بہی کہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا غافلون یہی ایک روایت بہی ہے حضرت علی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت

مین حضرت ابن عباس نے ثابت کیا ہے مکی ہونا سورۃ نجم کا تفسیر الحسن عکرمہ و جابر... مذکور ہے بعد اسکے کہ قائل ہین پھر اللہ پاک نے حکم دیا بندون کو اپنے سجدہ و عبادت کا امر فرمایا عبادت متابعت ہے اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور توحید و اخلاص ہے فاسجدوا للہ واعبدوا یعنے پس خضوع و فروتنی کرو واسطے اُسکے اور اخلاص کرو اور اسکی توحید کرو حضرت ابن عباس رض کہتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجم مین سجدہ کیا اور آپکے ساتھ مسلمانون اور مشرکون اور جن وانس نے سجدہ کیا اخرجہ البخاری وانفرد بہ دون مسلم مُطّلب ابن ابی وداعہ کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے مین سورۂ نجم پڑھی تو آپنے سجدہ کیا اور اُنھون نے جو آپکے پاس تھے پس مینے اپنا سر اُٹھایا پھر انکار کیا اس سے کہ سجدہ کرون اُس وقت مطلب مسلمان نہین ہوئے تھے پھر بعد اُسکے نہین سنتے کسی کو کہ وہ اُسے پڑھتا ہے مگر اُسکے ساتھ سجدہ کرتے اخرجہ الامام احمد وقد رواہ النسائی فی الصلوۃ عن عبد الملک بن عبد الحمید عن احمد بن حنبل

یہ آخر تفسیر سورۂ نجم ولله الحمد والمنة ف هذا نذیر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قالہ ابن عباس رض یعنے حضرت محمد ایک رسول ہین طرف تمہاری اُن رسولون مین سے جو گذرنے والے ہین قبل اُنکے پس بیشک اُنھون نے تم کو ڈرایا جیسا کہ اگلے رسولون نے اپنی قوم کو ڈرایا اسی طرح ابن جریر و محمد بن کعب وغیرہما نے بھی کہا ہے قتادہ نے کہا مراد قرآن شریف ہے اُسنے ڈرایا اُس شئے کے ساتھ جسکے ساتھ اگلی کتابون نے ڈرایا کسی نے کہا کہ شئے جسکے ساتھ اُسنے ہمکو خبر دی اخبار امم سے ڈراتا ہے واسطے اس امت کو اس سے جو نازل ہوا اُنپر جو نازل ہوا اُنپر ابو مالک نے اسیطرح کہا ہے۔ ابو صالح نے کہا کہ ہذا کا اشارہ ہے طرف اُس شئے کی جو کہ حضرت موسے و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے قول اول اولے ہے تنوین نذیر کی واسطے تفخیم کے ہے اگلی سارند. تقدیرون پر کلمہ الاولے بنا پر تاویل جماعت ہے واسطے مراعات فواصل کے ازفت الآزفۃ یعنے قریب ہوگئی قیامت اور پاس آ لگی اُسکا نام آزفہ رکھا ہے بسبب نزدیک قیام کے کسی نے کہا بوجہ اُسکے قرب کے لوگون سے کما فی قولہ تعالے اقتربت الساعۃ یعنی تاکہ اسکی خبر دے تاکہ اُس کے واسطے مستعد و تیار ہو جائین صحاح مین ازفت الآزفۃ یعنے القیامۃ وازف الرحل عجل حضرت ابن عباس رض نے فرمایا آزفہ اسمای قیامت سے ہے الف لام اس مین عہدی ہے جنسی نہین ہے تاکہ کلام فائدے سے خالی نہ رہے اس لیے کہ اسکے کچھ معنے نہین ہین کہ قریب موصوف بقرب ہو جیسا کہ کہا گیا اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ آزفہ علم بالغلبہ ہے قیامت کا اس مین نظر ہے اس لیے کہ قریب کو موصوف بہ قرب کرنا مبالغے کا فائدہ دیتا ہے اُس کے قرب مین جس طرح کہ اقتربت الساعۃ مین باب افتعال اسپر دال ہے

ع [illegible] ابن جریر

فقاتل لیس لہا من دون اللہ کاشفۃ یعنے نہین ہے واسطے اُسکے کوئی نفس یا کوئی حال قادر اسکے
کشف پر وقت اُسکے وقوع کے مگر اللہ پاک یہ معنے تو اس بنا پر ہین کہ کاشفہ اپنے اصل پر رہا
کسی نے کہا کاشفہ بمعنے انکشاف ہی حرف ہا اُس مین ایسا ہے جیسا کہ عاقبہ و واہیہ مین ہے
کسی نے کہا کاشفہ بمعنے کاشف ہی اور حرف ہا واسطے مبالغے کے ہے مثل راویۃ و علامۃ و
نسابۃ کے قول اول اولے ہے یعنے کاشفہ صفت ہی موصوف مقدر کی کما ذکر مطلب یہ ہے
کہ جس وقت وہ اپنی شدتون ہولون سے خلق کو ڈہانک لیگی تو کوئی قادر نہ ہوگا اُسکے کشف پر
سوا اللہ پاک کے عطا و ضحاک و قتادہ وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا نہین ہے اُسکے
واسطے کوئی بیان کرنے والا کہ کب واقع ہوگی مگر اللہ کقولہ سبحانہ لا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ۔
پہر چونکہ قرآن شریف قیامت کے آنے پر مشتمل ہے اور کفار اُس سے تعجب کرتے اور اُس سے
ہنستے تہے اسلیے اللہ پاک نے اُنکو توبیخ کی پس فرمایا کیا پہر تم اس حدیث سے تعجب کرتے ہو مراد قرآن
پاک ہے یعنے تم کیونکر اُس سے تعجب کرتے ہو جہٹلا کر اور اُس سے ہنستے ہو استہزا کرکے با آنکہ
وہ محل نہین ہے جہٹلانے کا اور نہ جگہ ہے استہزا کی اور روتے نہین ہو ڈر کر اور منزجر ہوکر بہ
سبب اُس وعید شدید کے جو اُس مین ہے۔ صالح ابو الخلیل کہتے ہین جب یہ آیت نازل ہوئی
تو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہنسے بعد اُسکے مگر یہ کہ تبسم فرماتے تہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ
وغیرہ ایک لفظ مین یون ہے پہر نہ دیکہے گئے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنستے اور نہ تبسم
کرتے یہان تک کہ دنیا سے تشریف لیگئے۔ جملہ انتم سامدون محل نصب مین ہے بنا بر حال یضحکون
کے فاعل سے یعنے منتفی ہوا تم سے رونا اس حال مین کہ تم لاہی و غافل ہو اس شئے سے جو تم سے
مطلوب ہے یا جملہ مستانفہ ہے واسطے تقریر ماقبل کے سمود غفلت و سہو ہے شئے سے اور عاطر
ولہو۔ کسی نے کہا خمود کسی نے کہا استکبار صحاح مین کہا ہے سمد سمودا رفع راسہ تکبرا فہو سامد
ابن الاعرابی نے کہا سمود لہو ہے اور سامد لاہی یقال للقینۃ اسمدینا اے الہینا بالغنا مبرد نے
کہا سامدون خامدون مجاہد نے کہا غضاب مبرطمون برطمہ بمعنے اعراض ہے کسی نے کہا اخر ون
ابطرون کسی نے کہا ساہون لاہون غافلون لاعبون حضرت ابن عباس رض کے اقوال اول گذر
چکے ہین کچہ یہ ہین فی الجملہ تفاوت ہی ایک یہ ہے لاہی معرض ہین اُس سے دوسرا یہ ہے سمود غنا ہی
لغت یمانیہ مین وہ جب قرآن سنتے تو گاتے اور لعب کرتے تیسرا یہ ہے کہ کانوا یمرون علی النبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شامخین الم تر الی البعیر کیف یخطر شامخا یعنے وہ گذرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

ح ۱ یعنی کسی کو اسکے وقت پر اطلاع نہ ہوگی بجز اللہ
ح ۲ یعنی و نسائی و بیہقی فی الاسماء و الصفات و ابن المنذر و ابن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم
ح ۳ یعنی

عبد بن حمید کے لفظ مین کان فی الفجر ۱۲ منہ
ح ۴ یعنی گانیوالے کہیل تماشے کرنیوالے مشغول کرنیوالے یعنی ۱۲
ح ۵ یعنی تکبر کرنیوالے اترانے والے ۱۲ منہ

پر سر اٹہائے ناک چڑہائی ہوئے کیا تو نے نہین دیکہا طرف اونٹ کی کر وہ کیسا اکڑ کر چلتا ہے سر اٹہائے ناک چڑہائے ہوئی حاصل اس قول کا استکبار ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ سمود غنا ہے حمیر کی لغت مین وہ کہتے مین یا جاریۃ اسمدی لنا ای غنی یعنے ای لونڈی تو ہمارے واسطے گا۔ ابو خالد والبی کہتے ہین کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہمپر نکلے اور نماز قائم کی گئی تہی اور ہم کہڑے ہوئی اُن کا انتظار کر رہے تہی تاکہ وہ آگے بڑہین پس فرمایا کیا ہے تم کو کہ سامد ہو نہ تو تم نماز مین ہو اور نہ تم جلوس مین ہو انتظار کر رہے ہو اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ مشرکین قرآن شریف سے استہزا و ضحک و سخریہ کرتے اور اُسکے مواعظ و زواجر سے منتفع نہین ہوتے تہے پس جب اللہ پاک ان امور پر انکو توبیخ کر چکا تو اپنے مومن بندون کو سجود و عبادت کا امر کیا پس فرمایا فاسجدوا للہ واعبدوا یعنے جب بات یون ہے کہ مشرکین بتون کو سجدہ کرتے ہین اور انکو پوجتے ہین اور قرآن سے ہنستے ہین تو تم لے مومنو اللہ کے واسطے سجدہ کرو اور اسکو پوجو پس بے شک وہ مستحق ہے اسکا تم سے عطف واعبدوا کا اسجدوا پر عطف عام علے الخاص کے باب سے ہے یعنے تم مت سجدہ کرو واسطے بتون کے اور نہ انکو پوجو یہ بات لام اختصاص وسیاق سے ماخوذ ہے فاتحہ سورت مین گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت تلاوت اس آیت کے سجدہ کیا اور کفار نے آپ کے ساتہہ سجدہ کیا تو مراد اس سجدہ سے سجود تلاوت ہوگا کسی نے کہا سجود فرض واللہ سبحانہ اعلم۔ کذا فی فتح البیان ۔ یہ حاشیہ روز عرفہ کو اسکا لکہنا شروع ہوا تہا ایک جز لکہا ۱۰ ذیحجہ کو دوسرا جز شروع ہوا پہر ایسی وحشت ہوئی اور ضعف و گرمی بہی پیش آئی کہ ایک حرف نہین لکہا پہر شب جمعہ ۴ صفر ۱۳۰۵ ہجری سے لکہنا شروع کیا الحمد للہ والمنۃ کہ شب جمعہ وقت عشاء ۲۰ ماہ صفر ۱۳۰۵ ہجری کو تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرماوے اور عمل خالص کی توفیق دے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا عَلِمَ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ وَمِلْءَ مَا عَلِمَ اٰمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

اسکو سورۂ اقتربت بہی کہتے ہین اس سورہ مبارکہ کی پچپن آیتین ہین یہ ساری سورت مکی ہے جمہور کے قول مین مقاتل نے کہا مگر تین آیتین ام یقولون نحن جمیع منتصر سے لیکر والساعۃ ادہی وامر تک

قرطبی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کسی نے کہا مگر سیہزم الجمع الآیہ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے

مکے میں نازل ہوئی اخرجہ ابن الضریس وغیرہ حضرت ابن الزبیر رض سے بھی مثل اسکے مروی ہے اخرجہ

ابن مردویہ **فضیلت** (۱) حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ اقتربت پکاری جاتی ہے توریت

مین مبیضہ سفید کرینگی اپنے صاحب کے چہرے کو جس دن کہ چہرے سفید ہونگے اخرجہ البیہقی فی الشعب

بیہقی نے کہا یہ منکر ہے (۲) اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ مرفوعا کہتے ہین جس نے پڑھی اقتربت

الساعۃ ہر رات تو اٹھائیگا اسکو اللہ قیامت کے دن اس حال مین کہ چہرہ اسکا مثل چاند کی ہوگا چودہوین

رات مین اخرجہ ابن الضریس (۳) واخرج نحوہ عن لیث بن معن عن شیخ من ہمدان

(۴) اول گذر چکا ہے حدیث ابو واقد مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ق اور اقتربت

الساعۃ عید اضحی و فطر مین کذا فی فتح البیان حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین اور آپ پڑھا

کرتے تھے ان دو سورتون کو بڑی بڑی محفلون مین اسلیئے کہ وہ مشتمل ہین ذکر وعد و وعید و بدء و اعادہ

خلق پر اور توحید و اثبات نبوات وغیرہ مقاصد عظیمہ پر ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝

پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھین کوئی نشانی ٹال دین اور کہین یہ جادو ہے

چلا آتا اور جھٹلایا اور چلے اپنے چاؤن پر اور ہر کام ٹھیر رہا ہے وقت پر اور پہونچ چکے ہین انکو احوال جتنے

مین ڈانٹ ہو سکتی ہے پوری عقل کی بات ہے پھر کام نہین کرتے ڈر سنانے والے ف جہ کے دنون مین

آدہی رات کو کافر جمع تھے حضرت صلعم انکو سمجھاتے تھے انہون مانگی کچھ نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو آسمان

کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک انمین سے مشرق کو آیا اور ایک مغرب کو جب تک خوب طرح دیکھ لیا پھر آپس

مین مل گیا یہ نشانی تھی قیامت کی کہ آگے سب کچھ یون ہی پھٹے گا ف یعنے انکا عذاب بھی ایک وقت

ہوویگا انتہے ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے قیامت کے قریب ہونے کی اور دنیا کے فارغ و منقضی ہونے کی کما

قال تعالے اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ وقال تعالی اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین (۱) حضرت انس رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اور سورج قریب ہو گیا تھا کہ غروب ہو سو اس سے باقی نہین رہی تھی مگر شف

یسیر یعنے تھوڑی قلیل پس فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین باقی رہا دنیا سے اس تھوڑے مین

ف ۱ یعنے ابن مردویہ نے روایت کیا اور بیہقی نے

ف ۲ یعنے توریت مین

ف ۳ یعنے سفید کرنیوالی

ف ۴ اسکا نام بھی ...

اسکا سو اسکی نشانی ... ف ۵ نزدیک آ لگا لوگون کو حکم اللہ کا وقت اور وہ ...

ف ۶ بالشین المعجمۃ ... النہار

جو اُس سے گذر چکی ہے مگر مثل اُس شئے کی جو باقی رہی تمہارے اس دن سو اُس شئے مین جو اُس سے گذر چکی ہے اور ہم نہین دیکھتے تھے سورج سے مگر ذرا سا اخرجہ ابو بکر البزار (۲) حدیث دیگر ما قبل کی مؤید و مفسر حضرت ابن عمر رض سے مروی ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سورج قیقعان پر تھا بعد عصر کے پس فرمایا نہین ہین عمرین تمہاری اُنکی عمرون مین جو گذر گئے مگر مثل اُس شئے کی جو باقی رہی ہے دن سے اُس شئے مین جو گذر گئی اخرجہ الامام احمد (۳) حضرت سہل بن سعد مرفوعاً کہتے ہین بہیجا گیا مین اور قیامت اس طرح اور اشارہ فرمایا اپنی دو انگلیون سے کلمے کی اور بیچ کی اخرجہ الامام احمد واخرجاہ من حدیث ابی حازم سلمۃ ابن دینار (۴) حضرت وہب سوائی مرفوعاً کہتے ہین بہیجا گیا مین اور قیامت مثل اسکی اس سے بے شک وہ قریب تھی کہ مجھسے سابق ہو جائے۔ اعمش نے جمع کیا درمیان سبابہ و وسطی کے اخرجہ الامام احمد (۵) اسمٰعیل بن عبداللہ کہتے ہین کہ انس بن مالک رض ولید بن عبد الملک پر قدوم کیا تو اُسنے اُن سے پوچھا کیا شئے سُنی تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جسکے ساتھ آپ ذکر کرتے تھے قیامت کا تو کہا مین نے آپ کو سُنا کہ فرماتے تھے انتم والساعۃ کہا مین یعنے تم اور قیامت مثل ان دو انگلیون کی ہو اخرجہ الامام احمد وتفرد بہ (۶) شاہد اسکا صحیح مین بھی ہے اسماء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ آپ وہ حاشر ہین کہ حشر کیے جائینگے لوگ آپکے دونون قدمون پر (۷) خالد بن عمیر نے کہا خطبہ پڑھا عتبہ بن غزوان نے کہا پس حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر کہا اما بعد پس بیشک مقرر دنیا نے اعلام کر دیا منقطع ہونیکا اور پیٹہ پہیری جلد منقطع ہوتے ہوئے اور باقی نہین رہا اُس سے مگر صبابہ مثل صبابہ ظرف کی کہ تکلف ڈالتا ہے اسکو صاحب اُسکا اور بیشک تم اُس سے نقل کرنیوالے ہو طرف ایک ایسے گہر کی کہ اُسکو کسی طرح کا زوال نہین ہے سو تم نقل کرو ساتھ بہتر اُس شئے کے جو تم کو حاضر کرتے ہے پس بیشک شان یہ ہے کہ مقرر ذکر کیا گیا ہم سے یہ کہ پتھر ڈالا جائیگا کنارہ جہنم سے تو وہ اُسمین گرتا جائیگا ستر برس نہ پائیگا اُسکے واسطے کوئی تہ واللہ البتہ تم اُسکو بہر دوگے کیا پھر تم نے تعجب کیا واللہ البتہ مقرر ہم سے ذکر گیا ہے یہ کہ مابین دو کواڑون جنت کی چالیس برس کی راہ ہے اور البتہ آئیگا اُسپر ایک دن اور وہ کظیظ الزحام ہوگا یعنے ازدحام سے پُر ہوگا اور تمام حدیث کو ذکر کیا اخرجہ الامام احمد وانفرد بہ مسلم (۸) ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہین کہ ہم مدائن مین اُترے تو ہم اُس سے ایک فرسخ پر تھے پس جمعہ آیا تو میرے والد حاضر ہوئے اور مین بھی اُنکے ساتھ حاضر ہوا پس حذیفہ رض نے ہمکو خطبہ سنایا تو کہا خبردار بیشک اللہ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر خبردار اور قیامت مقرر قریب ہوگئی

حافظ ابن کثیر کہتے ہین ۲ حضرت ... علقمہ بن مرثد ... عن ابیہ وقد ذکرہ ابن حبان فی الثقات ... قال

جز یعنے بہتر ہین اس وقت ... تسلیم کرو اللہ ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... صبابہ وہ ... بچا ہوا پانی ... باقی ... برتن ... ۶ ... بیشک ... عتبہ ... بیشک ... اللہ تعالیٰ

خبردار اور بیشک قمر مقرر شق ہوگیا خبردار اور بے شک دنیا نے مقرر اعلام کردیا فراق کا خبردار اور بیشک آج کے دن مضمار ہے یعنے گہڑدوڑ کا میدان اور کل کو گہڑدوڑ ہے تو مینے اپنے والد سے کہا کیا لوگ کل گہڑدوڑ کرینگے تو انہون نے کہا بیٹا بیشک تو البتہ نادان ہے وہ تو اعمال کے ساتھ گہڑدوڑ ہے پہر دوسرا جمعہ آیا تو ہم حاضر ہوئے پہر حذیفہ نے خطبہ پڑہا تو کہا خبردار بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر الا وان الدنیا قد آذنت بفراق الا وان الیوم المضمار وغدا السباق الا وان الغایۃ النار والسابق من سبق الی الجنۃ قولہ تعالی وانشق القمر یعنے اور چاند پہٹ گیا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہوچکا چنانچہ اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین جو کہ باسانید صحیحہ متواترہ ہین صحیحین مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا ہی کہ مقرر تین باتین ہوچکین روم و دخان ولزام و بطشہ و قمر درمیان علما کے یہ امر متفق علیہ ہی کہ چاند کا پہٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بیشک واقع ہوچکا ہے اور وہ ایک معجزہ تہا معجزات باہرات مین سے ذکر احادیث وارد ہ روایت حضرت انس رض امام احمد رح کا لفظ بسند خود عن معمر عن قتادۃ عن انس یہ ہے کہ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نشانی کا سوال کیا تو چاند پہٹ گیا مکے مین دوبار پہر کہا اقتربت الساعۃ وانشق القمر ورواہ مسلم عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق بخاری رح کا لفظ بسند خود عن سعید بن عروبۃ عن قتادہ عن انس یہ ہی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ انکو کوئی آیت دکہائین تو آپ نے انکو دکہایا چاند دو ٹکڑے یہان تک کہ دیکہا حرا کو درمیان انکے واخرجاہ ایضا بسندیہما عن شیبان عن قتادہ روایت جبیر بن مطعم رض امام احمد رح کا لفظ بسند خود عن حصین بن عبد الرحمن عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ یہ ہے پہٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہوگیا دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر پس کہا کہ سحر کیا ہمپر محمد نے پہر کہا اگر اسنے ہمپر سحر کیا تو بے شک وہ یہ طاقت نہین رکہتا ہی کہ سحر کرے سارے لوگون پر تفرد بہ احمد من ہذا الوجہ واسندہ البیہقی فی الدلائل من طریق محمد بن کثیر عن اخیہ سلیمان ابن کثیر عن حصین بن عبد الرحمن وہکذا رواہ ابن جریر من حدیث محمد بن فضیل وغیرہ عن حصین بہ ورواہ البیہقی ایضا من طریق ابراہیم بن طہمان وہشیم کلاہما عن حصین عن جبیر بن محمد ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ عن جدہ فذکرہ روایت عبد اللہ بن عباس رض بخاری رح کا لفظ بسند خود عن جعفر عن عراک بن مالک عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ انسے یہ ہے کہ شق ہوا قمر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ورواہ البخاری ایضا ومسلم من حدیث بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن عراک بہ مثلہ ابن جریر کا لفظ عن علی بن ابی طلحہ عنہ یہ ہے کہ مقرر گذر چکا یہ یعنے شق القمر تہا قبل ہجرۃ کے پہٹا چاند یہانتک کہ انہون نے دیکہے اسکے دو ٹکڑے وروی العوفی عنہ نحو ہذا طبرانی کا

لفظ عن عکرمہ عنہ یہ ہے کہ چاند گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو انہون نے کہا کہ
چاند پر سحر کیا پس یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ تا مستمر روایت عبداللہ بن عمر رض بیہقی کا
لفظ عن مجاہد عنہ یہ ہے کہ مقرر یہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین شق ہوا چاند دو فلقے یعنے
دو ٹکڑے ایک فلقہ تو پہاڑ کے ورے سے اور ایک فلقہ پہاڑ کے پیچہے سے پس آپنے فرمایا ای اللہ تو گواہ ہو و
ہکذا رواہ مسلم والترمذی من طرق عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد بہ قال مسلم کروایۃ مجاہد عن ابی معمر عن ابن
مسعود وقال الترمذی حسن صحیح روایت عبداللہ بن مسعود رض امام احمد رح کا لفظ بسند خود عن
مجاہد عن ابی معمر عن ابن مسعود یہ ہے کہ شق ہوا چاند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین شقتین
یعنے دو ٹکڑے یہان تک کہ انہون نے نظر کی طرف اسکی تو آپنے فرمایا گواہ ہوؤ وھکذا رواہ البخاری
ومسلم من حدیث سفیان بن عیینۃ بہ واخرجاہ من حدیث الاعمش عن ابراھیم عن ابی معمر
عن عبداللہ بن سخبرۃ عنہ بہ ابن جریر کا لفظ عن ابراہیم عن رجل عنہ یہ ہے ہم تہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ منے مین پس چاند پہٹا فاخذت فرقۃ خلف الجبل پس راہ لی ایک ٹکڑے نے
پیچہے پہاڑ کے پس آپنے فرمایا گواہ ہوؤ گواہ ہوؤ بخاری نے کہا وقال ابو الضحے عن مسروق عنہ بمکۃ
ابوداود طیالسی کا لفظ عن ابی الضحے عن مسروق عنہ یہ ہے کہ شق ہوا چاند حضرت صلی اللہ کے عہد مین تو
قریش بولے یہ جادو ہے ابن ابی کبشہ کا کہا پہر انہون نے کہا تم دیکہو کیا خبر لاتے ہین اسکی تمہارے یار
مسافر لوگ پس بیشک محمد م یہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ سارے لوگون پر جادو کرے کہا پہر مسافر آئے
تو اسکا کہا بیہقی کا لفظ عن ابی الضحی عن مسروق عنہ یہ ہے کہ چاند شق ہوا مکے مین یہانتک کہ ہو گیا
فرقتین یعنے دو ٹکڑے تو اہل مکہ کفار قریش بولے یہ ایک سحر ہے کہ اسکے ساتہ سحر کیا تم پر ابن ابی
کبشہ نے دیکہو مسافرون کو پس اگر انہون نے دیکہا جو تم نے دیکہا تو مقرر وہ سچا ہے اور اگر انہون نے
نہ دیکہا مثل اس شئے کی جو تم نے دیکہی تو وہ سحر ہے کہ اسکے ساتہ تم پر سحر کیا ہے کہا پہر مسافر لوگ پوچہے
گئے کہا اور وہ آئے ہر طرف سی تو کہا ہمنے دیکہا ورواہ ابن جریر من حدیث المغیرۃ بہ اور زیادہ کیا پس
اللہ عز وجل نے نازل کیا اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ ابن سیرین کہتے ہین مین خبر دیا گیا کہ ابن مسعود
کہتے تہے البتہ مقرر چاند شق ہوا اخرجہ ابن جریر عن محمد ہو ابن سیرین۔ ابن جریر رح کا لفظ عن الاسود عن
عبداللہ یہ ہے البتہ مقرر مین نے دیکہا پہاڑ کو چاند کے شگاف سی جبکہ وہ شق ہوا امام احمد رح کا لفظ عن
الاسود عنہ یہ ہے کہ شق ہوا چاند حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین یہانتک کہ دیکہا مین نے
پہاڑ کو فرجتین قمر کے درمیان سے یعنے اسکے دو ٹکڑون مین سے۔ لیث نے مجاہد رح سے روایت کیا

یہ شق ہوا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو وہ ہو گیا فرقتین یعنی دو ٹکڑے پس آپ نے
فرمایا حضرت ابو بکر رضہ سے کہ گواہ ہوا ای ابو بکر تو مشرک بولے کہ چاند پر سحر کیا یہان تک کہ پہٹ گیا قولہ تعالی
وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا الاٰیۃ کا یہ مطلب ہے اگر وہ دیکہین کوئی دلیل و حجت و برہان تو اُسکے واسطے
منقادنہ ہوں بلکہ اُس سے اعراض کرین اور اُسکو اپنے پس پشت چہوڑ دین اور کہین کہ یہ شئے جو ہم نے
حجتون مین سے مشاہدہ کی ایک سحر ہے کہ اُسکے ساتہ ہمپر سحر کیا مستمر کے معنے ہین ذاہب قول مجاہد
و قتادہ وغیر ہما کا ہے یعنی ایک جادو ہے باطل و مضمحل ہونے والا اسکو کچہہ دوام نہین ہے اور تکذیب
کی حق کی جبکہ وہ اُنکے پاس آیا اور پیروی کی اپنے جہل و سخافت عقل کی جسکا اُنکو اُسکے آرار واہوار
نے امر کیا وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ قتادہ نے کہا خیر واقع ہونے والی ہے اہل خیر پر اور شر واقع ہونے والا ہے
اہل شر پر ابن جریج نے کہا مستقر ہے ساتہ اپنے اہل کے مجاہد نے کہا ہر امر مستقر ہے قیامت کے
دن سدی نے کہا مستقر بمعنے واقع ہے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ الآیۃ یعنے اگلی امتون کے قصون کی خبرین
جنہون نے رسولون کی تکذیب کی اور جو عقاب و نکال و عذاب اُنپر نازل ہوا یہ سب قرآن مین اُن پر
پڑہا جاتا ہے ان مین سے اُنکے پاس وہ شئے آچکی جسمین اُنکے واسطے واعظ ہے شرک سے اور تکذیب
پر اصرار کرنے سے حِکْمَةٌ بَالِغَةٌ یعنے اللہ پاک نے جو ہدایت کی جسکو کی اور گمراہ کیا جسکو کیا سو اسکی ہدایت
وگمراہ کرنے مین اسکی ایک حکمت بالغہ ہے فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ یعنے ڈرانے والے کیا کفایت کرین
ایسون سے جنپر اللہ نے بدبختی لکہی اور دلپر اُنکے مہر لگائی سو کون ہے جو ایسے کو ہدایت کرے
اللہ کے گمراہ کرنے کے بعد کقولہ تعالے قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ اور اسیطرح
یہ آیت ہے وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے اقتربت بمعنے قربت ہے یعنے افتعال جو کہ زوائد پر مشتمل ہے فعل مجرد کے
معنے مین ہے مزید کا صیغہ فرمایا واسطے مبالغے کے اسلیے کہ زیادتی لفظ کی دال ہوتی ہے معنے کی زیادتی
پر مطلب یہ ہے کہ قیامت بنہایت قریب آپہونچی بعد قیام نبوت محمدیہ کے جو زمانہ دنیا کا باقی رہا
بہ نسبت زمانہ گذشتہ کی سو بسبب اس اعتبار قیامت قریب ہے یہ بہی ممکن ہے یون کہو چونکہ وہ
ضروری متحقق الوقوع تہی تو قریب ہوئی ہر آنے والی شئے قریب ہوتی ہے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ای وقد
انشق القمر و انفلق یعنے مقرر چاند شق ہو چکا حضرت حذیفہ رضہ نے اسیطرح بزیادت قد پڑہا ہے مراد
وہ انشقاق ہے جو کہ ایام نبوت مین واقع ہوا معجزہ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلف
وخلف مین کے جمہور اسی طرف گئے ہین واحدی نے کہا اور جماعت مفسرین کی اس قول پر ہے مگر وہ جو

۵ اور کچھ کام نہین آتین نشانیان اور ڈرانے اُن لوگون کو جو نہین مانتے

جو عثمان بن عطا نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ معنے سینشق القمر ہین یعنے چاند زمانہ آیندہ مین
شق ہوگا ساری علمار اسکے خلاف پر ہین - کہا اور اقتراب ساعت کا جو انشقاق قمر کے ساتہہ ذکر
کیا سو صرف اسلیے کہ چاند کا شق ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علامات نبوت سی ہے اور آپ کی
نبوت اور آپ کا زمانہ منجملہ اشراط اقتراب ساعت ہے ابن کیسان نے کہا کلام مین تقدیم وتاخیر
ہی ای انشق القمر واقتربت الساعۃ - قرطبی نے حضرت حسن سے مثل قول عطا حکایت کیا ہی کہ یہ وہ
انشقاق ہے جو قیامت کے دن ہونے والا ہے یہ قول باطل ہے صحیح نہین ہے اور شاذ ہے ثابت
نہین بسبب اجماع مفسرین کے اسکے خلاف پر اور اسلیئے کہ اللہ پاک نے بلفظ ماضی اسکا ذکر کیا ہے
اور حمل ماضی کا مستقبل پر بعید ہے کسی قرینے کی طرف محتاج ہے جو اسکو نقل کرے یا کوئی دلیل
اسپر دال ہو حالانکہ یہ کہان ہے - امام رازی کہتے ہین بعض مفسرین نے کہا ہی کہ مراد سینشق ہی یعنے
آیندہ شق ہوگا حالانکہ یہ قول بعید ہے اسکے کچہہ معنے نہین ہین کیونکہ جسنے اسکو منع کیا ہے اور وہ
فلسفی ہے خذلہ اللہ منع کرتا ہے اسکو ماضی و مستقبل مین اور جو اسکو جائز رکہتا ہی وہ محتاج نہین ہے
طرف تاویل کی پہر بالغ پر رد کیا ہے اور کہا قرآن شریف اول دلیل ہے اور اقوی مثبت ہی اس کا
اور اسکے امکان کا اسمین شک نہین کیا جاتا ہے حالانکہ صادق اسکی خبر دے چکا ہے تو اب اسکے وقوع
کا اعتقاد واجب ہے حدیث امتناع خرق والتیام حدیث اللئام ہے خرق و تخریب کا جواز آسمانون پر ثابت
ہوچکا ہے اور ہم اسکو بار ہا ذکر کر آئے ہین - کسی نے کہا انشق القمر کے معنے ہین وضح الامر وظہر یعنے
امر نبوت واضح وظاہر ہوگیا جو شئے واضح ہولی ہے عرب لوگ اسمین قمر کی مثل بیان کرتے ہین کسی نے
کہا کہ انشقاق قمر پہٹ جانا تاریکی کا ہے اس سے اور طلوع ہونا اسکا ہے اثنای تاریکی مین جیسے صبح کا
نام فلق رکہا جاتا ہے بسبب پہٹ جانے تاریکی کے اس سے پہر حافظ ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے جو
اول گذر چکا ہے - زجاج نے کہا ایک قوم نے زعم کیا ہے جو کہ میانہ روی سے اور جس بات پر اہل علم مین
اس سے مائل ہوئی ہے کہ تاویل اسکی یہ ہے کہ قمر شق ہوگیا قیامت کے دن حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین
اور اجماع اہل علم مین اسلیے کہ وان یروا آیۃ الآیۃ اسپر دال ہے کہ یہ دنیا مین تہا نہ کہ قیامت مین انہتے
جس شخص نے جمہور کی مخالفت کی اور یہ کہا کہ انشقاق آیندہ قیامت کے دن ہوگا تو وہ کوئی بات قابل
حجت نہین لایا صرف استبعاد پس کہا کہ قمر اگر زمانہ نبوت مین شق ہوتا تو کوئی باقی نہ رہتا مگر اسے
دیکہتا کیونکہ وہ ایک معجزہ تہا اور لوگ آیات و معجزات مین برابر ہین اسکا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ یہ لازم
نہین ہے کہ اسکو ہر کوئی دیکہے نہ تو عقلاً نہ شرعاً نہ عادۃً اور یہ انشقاق حاصل ہوا رات مین اور بہت

لوگ سوتے غافل پڑے تہے اور دروازے بند اپنے کپڑون مین لپیٹے لپٹائے ہوئے سو کم کوئی ہے کہ آسمان
مین فکر کرے یا اُسکی طرف نظر کرے جو امر کہ مشاہد و معتاد ہے اُسمین سے یہ ہے کہ چاند گہن اور اُسکے سوا اور
عجائب و انوار طوالع و شہب عظام اور مثل اُسکی جو آسمان مین رات کو حادث و واقع ہوتے ہین حالانکہ
اُنکا بیان نہین کرتے ہین مگر آحاد مردم اور اُنکے غیر کے پاس اُنکا کچہہ علم نہین ہوتا ہے بسبب اُسکی جو ہمنے ذکر
کیا ہے کہ لوگ اُس سے غافل ہوتے ہین اور یہ انشقاق ایک بڑی نشانی تہی جسکا حصول رات مین ہوا
واسطے ایک قوم کے جنہون نے اُسکا سوال کیا اور اُسکے دیکہنے کی فرمایش کی سو اُنکے غیر اُسکے واسطے
مستعد نہ ہوئے بعض اہل علم نے کہا کہ کبہی چاند اُس وقت بعض ایسے مجاری و منازل مین ہوتا ہے
کہ بعض اہل آفاق کے واسطے تو ظاہر ہوتا ہے بعض کے لیے نہین ہوتا جیسا کہ ایک قوم کے واسطے
ظاہر ہوتا ہے اور ایک قوم سے غائب اور جسطرح کہ ایک شہر والے گہن کو پاتے ہین اور دوسرے
نہین پاتے اور باوجود ان وجوہ کے پہر شق القمر متواتر ہماری طرف نقل کیا گیا ہے اور یہی صرف
استبعاد کو دفع کرتا ہے اور اُسکے قائل کے مُنہ مین اُسکو مارتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت ہمنے نظر کی
طرف کتاب اللہ کی تو مقرر اُسنے ہمکو خبر دی کہ چاند شق ہو چکا اور یہ خبر ہمکو نہین دی کہ آیندہ شق ہوگا
اور اگر ہم نظر کرین طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تو مقرر صحیح وغیرہ مین متواتر طرق سے
ثابت ہو چکا ہے کہ بے شک ایام نبوت مین یہ ہو چکا ہے اور اگر نظر کرین طرف اقوال اہل علم کی تو مقرر
اُنہون نے اسپر اتفاق کیا ہے اور جو کوئی شاذ و منفرد ہوا اور جس نے استبعاد کیا اُسکی شذوذ و
استبعاد کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے پہر دلائل شق القمر جو احادیث و آثار مین آئے ہین اُنکا ذکر
کیا ہے پہر فرمایا ہے مواہب مین حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ انشقاق واقع نہین ہوا مگر ایک بار
اور دو بار کی روایت اپنے ظاہر سے مؤول و مصروف ہے اور انشقاق قبل ہجرت قریب پانچ سال کے ہوا
تفہیمات الٰہیہ مین شیخ شیوخنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا ہے اور لیکن
شق القمر سو نزدیک ہمارے معجزات مین سے نہین ہے وہ جو ہے سو صرف آیات قیامت سے ہے کما قال تعالیٰ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی خبر دی قبل اُسکے وجود کے سو اس
راہ سے معجزہ ہوا انتہے شیخنا و سیدنا صاحب فتح رح فرماتے ہین اسپر اعتراض کیا ہے بعض اُن لوگون
نے کہ جنکا قول نہ فربہ کرتا ہے اور نہ بہوک دفع کرتا ہے علمای ہند وغیرہم مین سے ایک جماعت نے اُس
اعتراض کو دفع کیا ہے اس عبارت مین اُس معجزے کا انکار نہین ہے جیسا کہ بعض لوگون نے اسکو
سمجہا ہے جو کہ بلوغ رتبہ کمال سے قاصر مین بلکہ یہ عبارت تو اول دلیل ہے اُس کے اثبات پر نزدیک

اُس شخص کے جو کہ علما باللہ تعالے کی کلام کو سمجھتا ہے تامل حضرت مولانا شیخ رفیع الدین دہلوی رح
کے اس باب مین متفرق رسالے ہین اسی طرح اور لوگون کے بھی بالجملہ اللہ پاک فرماتا ہے وان یروا
الآیۃ یعنے اور اگر دیکھین کفار قریش کوئی نشانی جو دلالت کرے رسُول کے صدق و راستی پر مراو شق
القمر ہے تو اعراض کرین اُسکے تامل کرنے سے اور اُسپر ایمان لانے سے اور کہین یہ ایک جادو ہے اُم
و مطرد و قوی ہر شئے جسکا حال دائم ہو تو اُسکے حق مین مستمر کہا جاتا ہے۔ کفار نے جب دیکھا کہ معجزات
و آیات پے در پے آرہے ہین تو اُنکی تصدیق سے اعراض کیا اور کہا یہ ایک سحر مستمر ہے۔ واحدی
کہتے ہین جب چاند شق ہوا تو مشرکون نے کہا کہ محمد نے ہم پر سحر کیا پس اللہ پاک نے فرمایا وان
یروا آیۃ یعنے اگر دیکھین پھٹنا چاند کا تو اعراض کرین اُسکی تصدیق سے اور اُسپر ایمان لانے سے
اور کہین ایک جادو قوی و شدید ہے عالی و غالب ہوتا ہے ہر جادو پر یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے
کہ جب شئ قوی و مستحکم ہوتی ہے تو کہتے ہین استمر الشئے یہ بات کہ مستمر کے معنے قوی و شدید ہین ایک
جماعت اہل علم مین سے اسکی قائل ہے۔ اخفش نے کہا مستمر ماخوذ ہے امرار حبل سے یعنے رسی کو
خوب مضبوط بٹنا ابو العالیہ و ضحاک اسی کے قائل ہین اور نحاس نے اسکو اختیار کیا ہے۔ فراء و
کسائی و ابو عبیدہ نے کہا سحر مستمر اے ذاہب مار سوف یذہب و لا یبقے یعنے ایک جادو ہے جانے
والا گذرنے والا عنقریب جاتا رہیگا باقی نہ رہے گا ماخوذ ہے اس قول عرب سے مر الشئے و استمر اے
ذہب و بطل قتادہ و مجاہد و غیرہما اسی کے قائل ہین اور نحاس نے اسکو اختیار کیا ہے کسی نے کہا
کہ بعض اُسکا مشابہ ہے بعض سے کسی نے کہا کہ مقرر مرور کیا زمین سے طرف آسمان کی کسی نے کہا ماخوذ
ہے مرارت سے یعنے تلخی سے جب شئے کڑوی ہو جاتی ہے تو کہتے ہین مر الشئے یعنے یہ ایک جادو ہے
مستبشع ہے نزدیک اُنکے تلخ ہے اُنکی خواہشون پر قادر نہین ہین کہ اُسکو حلق سے اُتارین جس
طرح کہ کڑوی شئے نہین اُتاری جاتی ہے۔ زمخشری رح اسی کے قائل ہین۔ اس آیت کریمہ مین
بزرگتر دلیل ہے اس بات پر کہ انشقاق قمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہو چکا کما قررناہ
سابقاً۔ پھر اللہ پاک نے اُنکی تکذیب کا ذکر کیا پس فرمایا وکذبوا الآیۃ یعنے اور تکذیب کی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی اور اُس شئے کی جس کا معاینہ کیا اللہ کی قدرت سے اور پیروی کی اُس شئے کی جسکو
شیطان رجیم نے اُنکے واسطے مزین کیا یعنے دفع کرنا حق کا بعد ظہور حق کے چونکہ منظور یہ بات بتانا ہے
کہ تکذیب و اتباع اہوا اُنکی عادت قدیم سے ہے اس لیے دونو کو بصیغہ ماضی ذکر کیا باوجود اسکے کہ
ظاہر مضارع ہے کیونکہ یہ دونو معطوف ہین یعرضوا پر جملہ و کل امر مستقر مستانفہ ہے و کل امر کے واسطے

ف اول کو نحاس نے اختیار کیا تھا اور اسکو بھی معلوم ہوتا ہے دونو قول اُنکے نزدیک مختار ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

لایا گیا ہے ایک تو تقریر اُس بات کی بطلان کی جو اُنہون نے تکذیب و اتباع ہوا کر کے کہی تھی کہ ایک سحر ہے گذر جانے والا دوسرا اُن کا نا امید کرنا اُس شے سے جسکے ساتھ اُنہون نے اپنی خالی امیدین متعلق کی تھین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام مستقر نہ ہوگا جبکہ کہا سحر مستمر یہ بات بیان کر کے کہ آپ کا کام ثابت و راسخ ہوگا مطلب یہ ہے کہ ہر امر امورین سے منتہی ہونے والا ہے طرف ایک غایت کی جسپر وہ ضرور قرار پکڑے گا پس خیر تو اہل خیر کے ساتھ قرار پکڑے گی اور شر اہل شر سے مستقر ہوگا فراء نے کہا فرماتا ہی کہ مستقر ہوگا قرار انکی تکذیب کا اور قرار قول مصدقین کا یہانتک کہ پہچان لینگے حقیقت اُسکی ساتھ ثواب وعقاب کے کسی نے کہا ہر وہ شے جو مقدر کی گئی ہے تو وہ ضرور ہونے والی ہے۔ کلبی نے کہا معنے یہ ہین واسطے ہر امر کے ایک حقیقت ہی وہ جو اُس سے دنیا مین ہے تو عنقریب ظاہر جائیگی اور وہ جو اُس سے آخرت مین ہے تو عنقریب پہچانی جائے گی۔ کسی نے کہا یہ جواب ہے اُنکے قول سحر مستمر کا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام جانے والا نہین ہے جیسا کہ تم نے زعم کیا ہے بلکہ اُنکا کام تو عنقریب ظاہر ہوگا طرف ایسے غایت کی جسمین یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ وہ حق ہے۔ کسی نے کہا ہر امر اُنکے امر سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر سے مستقر ہے حالت خذلان پر یا نصرت پر دنیا مین یا شقاوت پر یا سعادت پر آخرت مین ذکرہ ابو السعود ظاہر قول اول ہے مستقر علیہ کو مبہم رکھا واسطے تنبیہ کے کمال ظہور حال پر اور اسپر کہ اُسکی تصریح کی طرف کوئی حاجت نہین ہے۔ جمہور نے مستقر کو بکسر قاف پڑھا ہے اور یہ مرفوع ہے اس بنا پر کہ خبر ہے مبتدا کی یعنے کل امر کی اور کسی نے بجر اس بنا پر کہ صفت ہے امر کی اور شیبہ نے بفتح قاف ابو حاتم نے کہا اسکی کوئی وجہ نہین ہے کسی نے کہا وجہ اسکی یہ ہے کل امر ذو استقرار او زمان استقرار او مکان استقرار اس بنا پر کہ مصدر ہے یا ظرف زمان یا ظرف مکان قولہ تعالے ولقد جاءہم الآیۃ کلمہ من تبعیض کا ہے وہ اور اُسکا ما تحت محل نصب مین ہی بنا بر حال کلمہ ما سے اور مزدجر بمعنے ازدجار ہے بنا بر مصدر میمی جب تم کسی کو برائی سے منع کرو اور اُسکو وعظ و نصیحت کرو ساتھ درشتی و سختی کے تو کہو گے زجرتہ یعنے مینے اُسکو برائی سے منع کیا یا مزدجر اسم مکان ہے اصل اُسکی مزتجر تھا ہے تاء افتعال زاء و دال و ذال کے ساتھ دال سے قلب کی جاتی ہے چنانچہ یہ بات بجائے خود ثابت ہو چکی ہے یہ بات سیبویہ کی آخر کتاب مین ہے زید بن علی نے مزجر پڑھا ہے تاء افتعال کو زاء سے بدلا اور دال کو زاء سے بدل کر ادغام کیا کسی نے مزجر بصیغہ اسم فاعل پڑھا ہے ازجر سے ای صار ذا زجر کلمہ ما موصولہ ہے یا موصوفہ معنے یہ ہین قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر آ چکی کفار مکہ کو

ع یعنی ابو جعفر و زید بن علی نے ع ساتھ بنا بر جر بجاورت

ما ہو گی مثل کل امر مستقر واقع فی وقتہ المقدر

یا علی العموم کفار کو وہ شے جسمین باز رہنا ہے کفر و شرک وغیرہ سے یا وہ شے جسمین جگہ ہے باز رہنے
کی جگہہ ہے در آنحال کہ وہ شے کائن ہے بعض اخبار انتہائی تکذیب کنندہ سے جنکا قرآن شریف
مین ہمپر قصہ کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف مین بعض اخبار اگلی امتون کے موجود ہین اور انکی
تکذیب و ہلاک کا قصہ مذکور ہے وہ صاف کہہ رہا ہے کہ کفر و شرک و تکذیب کا انجام ہلاک ہے اور ان
امور سے زجر و منع کر رہا ہے سو وہ بے شک آچکا اب باز رہنا چاہیئے اسکے بعد پہر کس شے کا انتظار
ہے حکمۃ بالغۃ خبر مبتدای محذوف ہی اے ہو یا بدل ہے کلمہ ما سے بدل کل من کل یا بدل اشتمال
ہے یا بدل ہے مزدجر سے کسی نے حکمۃ کو بنصب پڑہا ہے اس بنا پر کہ حال ہے کلمہ ما سے ای حال
کون ما فیہ مزدجر حکمۃ بالغۃ یعنے قرآن شریف جو انکے پاس آچکا وہ ایک حکمت تام پوری ہے اپنی غایت
کو پہونچ چکی ہے اسمین کسیطرح کا نقصان و خلل نہین ہے یا ایک ایسی حکمت ہی کہ نہایت صواب کو
پہونچنے والی ہے فما تغن النذر حرف فا واسطے ترتیب عدم اغنا کے ہے حکمت بالغہ کے آنے
پر اور کلمہ ما استفہامیہ ہے اے ای شئ او لے اغنا تغنی النذر و تحصلہ و تنکسیہ یا نافیہ ہے
اے لم تغنی النذر شیئا و لم تنفع فیہم نذر جمع ہے نذیر بمعنے منذر کے یا بمعنے انذار بنا بر مصدر منذر
سے مراد وہ امور ہین جو کہ کفار کو ڈرانے والی ہین جیسے اگلی امتون کا احوال اور جو عذاب انکو پہونچا جسکی
کی خبر قریش کو پہونچ چکی تہی اور اسکا سن چکے ہتے معنے یہ ہین پہر کیا نفع حاصل کرتے ہین ڈرانے والے
امور یا پہر کچہہ نہ کیا ڈرانے والون نے حاصل دونو کا ایک ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف جو کہ پوری
حکمت بالغہ ہے اور اگلی امتون کا احوال اور انپر عذاب آنا اسمین صاف طور پر مذکور ہے اور یہ امور
کفر و تکذیب سے ڈرانے والے ہین لیکے آنے کے بعد کیا بات مترتب ہوئی سو اسکا ثمرہ جو مرتب ہوا یہی
کہ ڈرانے والون نے کچہہ کام نہ کیا انمین کچہہ اثر نہ کیا وہ جیسے پہلے تہے ویسے ہی رہے بلکہ اور بہی
حد سے بڑہ گئے اسی لئے اللہ پاک نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم دیا کہ ان سے اعراض
کرین یہ فرمایا فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ
الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ
عَسِرٌ سو تو ہٹ آ انکی طرف سے جس دن پکارے پکارنے والا ایک ان دیکہی چیز کو یعنے حساب
کو جہکی ہوئی آنکہین نکل پڑین قبرون سے جیسے ٹڈی بکہر پڑی دوڑتے جاوین پکارنے والے پاس کہتے
منکر یہ دن مشکل آیا ف اللہ تعالے فرماتا ہے یہ لوگ کہ جس وقت کوئی نشان دیکہین تو
اعراض کرین اور کہین یہ ایک سحر ہے سو تو اے محمد انسے اعراض کر اور انکا منتظر رہ جس دن کہ

پکارے گا پکارنے والا طرف ایک شے کی جو کہ منکر فظیع ہوگی یعنے ایک ایسی شے جسکو پہچانتے نہ ہونگے
اور نہایت سخت ہوگی یہ موقف حساب ہے اور بلا و زلازل و اہوال کہ اسمین ہونگے ایسے حال مین آئینگے
کہ انکی نگاہین پست ہونگی نکلینگے قبرون سے پکارنے والے کی پکار کو مانکر گویا وہ اپنے بکھرنے
مین اور جلدی چلنے مین طرف موقف حساب کی ٹڈیاں ہین اطراف آسمان مین بکھری ہوئی اسی لیے
فرمایا مہطعین یعنے جلدی کرنے والے ہونگے طرف پکارنے والے کی نہ تو مخالفت کرینگے اور نہ پیچھے
رہینگے کافر کہینگے یہ ایک دن ہے شدید الہول عبوس قمطریر یعنے سخت ہول والا ترش سو کما
قال تعالے فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ تو انسے اعراض کر اسلیے کہ ڈرانے نے ان مین کچھ اثر نہ کیا یہ آیت منسوخ
ہے آیت سیف سے اکثر مفسرین اسکے قائل ہین۔ امام رازی نے کہا کہ انکا قائل یہ نسخ ہونا کچھہ چیز نہین
ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ تو انسے مناظرہ بکلام مت کر ذکرہ الخطیب۔ یوم کا نصب اذکر مقدر سے
ہو رہا ہے زمخشری اسیطرح گئے ہین اسمین اور وجوہ بھی ہین یہ وجہ سب سے قریب تر ہے۔ یدع سے
واو گر گیا واسطے اتباع لفظ کے اور رسم مین اسیطرح واقع ہوا ہے سالداع سے یا حذف کی گئی واسطے
مبالغے کے تخفیف مین اور واسطے اکتفا کے ساتھ کسرے کے۔ داعی حضرت اسرافیل علیہ السلام ہین یا
حضرت جبرئیل اول اولے ہے شے منکر سے مراد امر فظیع ہے یعنے ایک ایسے سخت امر کی طرف انکو
پکارے گا۔ جسکو وہ برا جانینگے اسکو عظیم و بزرگ شمار کرکے اسلیے کہ پہلے ویسے امر کا کبھی انکو
علم نہین ہوا تھا مراد روز قیامت ہے یا حساب کا تقدم جمہور نے نکر بضم نون و کاف پڑھا ہے اور کسی نے
بسکون کاف واسطے تخفیف کے اور کسی نے بکسر کاف و فتح را بصیغہ ماضی مجہول۔ خشعا کو جمہور نے
خاشع کی جمع پڑھا ہے اور کسی نے خاشعا بافراد اور کسی نے خاشعة۔ فرا نے کہا جبکہ صفت جماعت پر
مقدم ہوتی ہے تو اسمین تذکیر و تانیث و جمع جائز ہے مراد جمع تکسیر ہے نہ جمع سلامت کیونکہ وہ جمع
بین الفاعلین سے ہوتی ہے نصب خشعا کا بنا بر حال ہے فاعل یخرجون سے خشوع بصر مین خضوع و
عاجزی و ذلت ہے نسبت خشوع کی ابصار کی طرف اسلیے کی کہ عزت و ذلت ابصار مین ظاہر ہوتی ہے
اور ظہور اسکا بہ نسبت باقی بدن کے بیشتر اکثر ہوتا ہے۔ اجداث جمع جدث بمعنے قبر ہے یعنے نکلینگے
لوگ مطلقا مومن و کافر اپنی قبرون سے اس حال مین کہ انکی نگاہین پست ہونگی مارے اپنی کثرت
اور موج مارنے کے اور ایک دوسرے مین خلط ملط ہونے کے ایسے ہونگے جیسے ٹڈیاں پھیلی ہوئی
اطراف آسمان مین اور مکانون مین بعض بعض سے خلط ملط مارے خوف و حیرت کے نہ جانینگے

کر کہان جاتے ہین۔ اہطاع کہتے ہین چلنے مین سرعت کرنے کو یعنے نکلین گے اپنی قبرون سے اس حال
مین کہ جلد جلد چلنے والے ہونگے طرف پکارنے والے کی مراد اسرافیل علیہ السلام ہین۔ ضحاک نے کہا
مقبلین قتادہ نے کہا عامدین عکرمہ نے کہا فاتحین آذانہم لے الصوت یعنے متوجہ ہونے والے یا قصد
کرنے والے یا اپنے کانون کو کہولنے والے طرف آواز کی۔ کسی نے کہا دراز کرنے والے اپنی گردنون
کو طرف اسکی قول اول والے ہین۔ ابو عبیدہ وغیرہ اسی کے قائل ہین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا
ناظرین الیہ بابصارہم لا یقلعون یعنے نظر کرنے والے طرف اسکی اپنی آنکھون سے باز نہین رہتے
ہین یعنے ٹکی لگائے اُسے دیکہے جاتے ہین جملہ یقول الکافرون ہذا یوم عسر محل نصب مین ہے بنابر
حال مہطعین کے ضمیر سے اور عائد مقدر ہے یا استئناف ہے جواب ہے سوال مقدر کا گویا کسی نے کہا کہ پہر
اُس وقت کیا ہوگا سو یہ اُسکا جواب ہے کہ کافر کہین گے کہ یہ ایک دن سخت و دشوار ہے کافرون پر۔
جیسا کہ سورہ مدثر مین ہے یوم عسیر علے الکافرین غیر یسیر اس قول کی نسبت جو کفار کی طرف کی سو
اس مین دلیل ہے اس پر کہ وہ دن مومنون پر سخت نہین ہے۔ غرض کہ اللہ پاک نے جو انباء کو اول
مجمل ذکر کیا تہا سو اب اُسکی کچہہ تفصیل بیان کی پس فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا
عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ۞ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ۞ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ
السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۞ وَّفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۞ وَ
حَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۞ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۞ وَ
لَقَدْ تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۞ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۞ جہٹلا چکے ہین اُنسے پہلے نوحؑ کی قوم پہر جہوٹا کہا ہمارے بندے کو اور بولے
دیوانہ ہے اور جہڑک لیا پہر پکارا اپنے رب کو کہ مین دب گیا ہون تو بدلا لے پہر ہمنے کہول دیئے دہانے
آسمان کے ریل سی پانی کی اور بہا دیئے زمین سے چشمے پہر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹہیر رہا تہا۔
اور سوار کیا اُسکو ایک تختون اور کیلون والی پر بہتی ہماری آنکہون کے سامنے بدلا اُسکی طرف سے
جسکی قدر نہ جانی تہی اور اسکو ہمنے رہنے دیا نشان کو پہر کوئی ہے سوچنے والا پہر کیسا تہا میرا
عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ف یعنے حضرت
نوح مرف یعنے دنیا مین تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہگئی جودی پہاڑ پر نظر آئی قرنون تک
اس امت کے بہی لوگون نے دیکہی اُسکو ف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تیری قوم سے پہلے تکذیب کی نوحؑ کی قوم نے تو جہٹلایا ہمارے بندے کو یعنے تصریح کی اُس کو

واسطے تکذیب کی اور جنون کی اُسے تہمت لگائی اور کہا مجنون ہے واز دجر ای استطیر جنونا قالہ مجاہد
کسی نے کہا انتہر وہ وزجروہ یعنے اُنکو زجر کیا اور جہڑکا اور اُنکو یہ وعید سنائی لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ قالہ ابن زید یہ قول بتجہ وحسن ہے فدعا ربہ الآیہ یعنے پہر پکارا اپنے رب کو کہ مین کمزور
ہون ان لوگون سے اور انکی مقاومت سے سو تو ہی بدلا لے اپنے دین کا اللہ تعالے نے فرمایا پہر کہول
دیئے ہمنے دہانے آسمان کے بماء منہمر سدی نے کہا ماء کثیر سے وفجرنا الارض عیونا کا یہ مطلب ہے
کہ بہ نکلے ساری اطراف زمین کے یہانتک کہ تنور جو کہ جگہیں ہین آگ کی اُبل اُٹہے چشمے ہوکر فالتقی
الماء الآیہ یعنے پہر لگیا پانی آسمان وزمین سے ایک امر پر جو مقدر ہو چکا تہا۔ ابن جریر نے حضرت ابن
عباس رض سے روایت کیا ہے پہر کہول دیے ہم نے ابواب سماء کے پانی کثیر سے نہین برسا آسمان قبل
اُس دن کے نہ بعد اُسکے مگر بادل سے اُس دن کہول دیئے گئے دہانے آسمان کے پانی سے بغیر بادل
کے سو دونو پانی مل گئے ایک امر پر جو مقدر ہو چکا تہا ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے
مجرہ کا پوچہا تو فرمایا ہی شرج السماء اور اُسی سے کہولا گیا آسمان ساتہ ماء منہمر کے رواہ ابن ابی حاتم
دُسُر حضرت ابن عباس رض وسعید بن جبیر رض وقرظی رض وقتادہ رض وابن زید رض نے کہا مسامیر ہین
یعنے کیلین۔ ابن جریر رح نے اس قول کو اختیار کیا ہے واحد اسکا دِسار ہے اور کہا جاتا ہے دسیر
جیسے جبیک وحباک کہا جاتا ہے اور جمع حُبُک ہے۔ مجاہد نے کہا دُسر کشتی کے اضلاع ہین عکرمہ و
حسن نے کہا کشتی کا سینہ ہے جس سے موج ماری جاتی ہے ضحاک نے کہا کہ کشتی کی دو طرفین اور
اُسکی اصل عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس رض سے کلکلہا ہے یعنے کشتی کا سینہ تجری باعیننا ای بامرنا
برائی منا وتحت حفظنا وکلاءتنا یعنے وہ کشتی چلتی ہے ہمارے حکم سے ہماری روبرو اور ہمارے زیر حفاظت
جزاء لمن کان کفر یعنے واسطے جزا دینے اُن لوگون کے اُنکے کفر کرنے پر ساتہ اللہ کے اور واسطے
بدلا لینے نوح علیہ السلام کے ولقد ترکناہا آیۃ۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالے نے کشتی نوح علیہ السلام
کو باقی رکہا یہان تک کہ پایا اُسکو اول اس امت نے۔ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے جنس سفن ہے کقولہ
تعالی وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ
وقال تعالی اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ
اسی لیے یہان یون فرمایا فہل من مدکر یعنے پہر کیا ہے وہ شخص جو نصیحت پذیر ہو۔ امام احمد رح کا
لفظ حضرت ابن مسعود رض سے یہ ہے کہ پڑہایا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فہل من مدکر اسی
طرح بخاری رح نے اُنسے یہی لفظ روایت کیا ہے کہ پڑہا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فہل من مدکر۔ اور

آپ نے فرمایا فہل من مدکر - نیز بخاری رح کا ایک لفظ اُنسے یہ ہے کہ آپ پڑہتے تہے فہل من مدکر - بخاری نے بسند خود ابو اسحاق رح سے روایت کیا ہے کہ ابو اسحاق نے ایک شخص کو سُنا کہ اُس نے اسود سے پوچھا کہ فہل من مدکر ہے یا مذکر اسود نے کہا مینے عبد اللہ کو سُنا کہ وہ پڑہتے تہے فہل من مدکر اور کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ اسکو پڑہتے تہے فہل من مدکر دال سے وقد اخرج مسلم ہذا الحدیث واہل السنن الا ابن ماجہ من حدیث ابی اسحٰق قولہ تعالے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ یعنے کیسا ہوا میرا عذاب واسطے اُس شخص کے جس نے میرے ساتہ کفر کیا اور میرے رسولون کو جہٹلایا اور نصیحت پذیر نہ ہوا اُس شے سے جسکو میرے ڈرانے والے لیکر آئے اور کیسا مین نے بدلا لیا اُن کے واسطے اور لیا مینے اُنکے لیے عوض وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ یعنے البتہ مقرر سہل کیا ہمنے قرآن کے لفظ کو اور آسان کیے ہمنے اُسکے معنے واسطے اُسکے جس نے اُسکا ارادہ کیا تاکہ لوگ نصیحت پذیر ہون کما قال تعالی كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ وقال تعالى فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا مجاہد رح نے کہا یسرنا القرآن ای ہونا قراءتہ یعنے آسان کردی ہمنے قراءت قرآن کی - سدی رح نے کہا یسرنا تلاوتہ علے الالسن یعنے آسان کردی ہمنے تلاوت اُسکی زبانون پر ضحاک حضرت ابن عباس رض سے راوی ہین اگر اللہ تعالی آسان نہ کر دیتا اُسکو آدمیون کی زبانون پر تو خلق مین سے کوئی یہ طاقت نہ رکہتا کہ تکلم کرے ساتہ کلام اللہ عز و جل کے حافظ ابن کثیر فرماتے ہین وَمِنْ تَيْسِيرِهِ تَعَالَى عَلَى النَّاسِ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ مَا تَقَدَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَأَوْرَدْنَا الْحَدِيثَ بِطُرُقِهِ وَأَلْفَاظِهِ بِمَا أَغْنَى عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ قولہ تعالے شانہ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنے کیا ہے کوئی نصیحت پذیر ہونے والا اس قرآن سے جس کے حفظ و معنے کو مقرر اللہ تعالے نے آسان کردیا ہے محمد بن کعب قرظی نے کہا یہہ کیا ہے کوئی منزجر معاصی سے - ابن ابی حاتم کا لفظ مطر وراق سے یہہ کیا ہے کوئی طالب علم کہ وہ اسپر اعانت کیا جاوے وَكَذَا عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ بِصِيغَةِ الْجَزْمِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلُهُ كَذَا فِي ابْنِ كَثِيرٍ

ف كذبت قبلهم قوم نوح یعنے قریش سے پہلے جہٹلایا قوم نوح عم نے اپنے نبی کو اسمین تسلی ہے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ تو تکذیب مبہم و مجمل کا ذکر تہا پس اسکی تفصیل و تفسیر کی پس فرمایا فكذبوا عبدنا یعنے پس جہٹلایا ہمارے بندے نوح کو اسمین تکذیب کی مزید تقریر و تاکید ہے حرف فا اس بنا پر تفصیلی ہے اسلیے کہ تفصیل بعد اجمال کے ہوتی ہے - کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ تکذیب

کی نوح ؑ کی تکذیب بعد تکذیب کے جب کبھی کوئی قرن تکذیب اُن مین کا گذر گیا تو اُسکے پیچھے اور قرن
تکذیب آیا اب حرف فا واسطے تعقیب کے ہوگا اور دوسرے جھٹلانے والے اول کے غیر ٹھیرین گے
اگر جسکی تکذیب کی گئی وہ ایک ہی ہے یا یہ معنے ہین کہ تکذیب کی نوح ؑ کی بعد اسکے کہ تکذیب کی
ساری رسولون کی اس بنا پر حرف فا واسطے ترتیب کے ہوگا یعنے تکذیب کی ہماری بندی نوح ؑ
کی بسبب اُنکی تکذیب کے رسولون کو کیونکہ وہ بھی اُن مین سے ہے قاضی نے جو ان دو وجہون کو پسند
نہ کیا گو صاحب کشاف اُنپر چلے ہین سو صرف اسلیئے کہ ظاہر اتحاد ہے دونو تکذیبین مین۔ پھر اللہ پاک
نے یہ بیان کیا کہ اُنہون نے اقتصار نہین کیا مجرد تکذیب پر بلکہ جھٹلایا اور کہا مجنون یعنے نوح ؑ
کو جنون کی طرف منسوب کیا وازدجر دال بدل ہے تا سے جیسا گذر چکا ہے یہ معطوف ہے قالوا
پر یعنے مجنون کہا اور زجر کیا گیا دعوی نبوت سے اور سے پہنچانے سے اُس شئے کے جسکو دیکر بھیجا گیا
بانواع زجر اُسکو زجر کیا۔ کسی نے کہا کہ معطوف ہے مجنون پر یعنے کہا کہ مجنون ہے اور کہا کہ جنون نے
اُسکو زجر کیا ہے خبطی بنادیا ہے اسکی عقل لے گئی ہین لیکن قول اول اولے ہے مجاہد نے کہا کہ یہ منجملہ
کلام الہی ہے اللہ پاک نے اُنکی طرف سے یہ خبر دی کہ گالیون سے اور طرح طرح کی ایذا سے اُسکو زجر
کیا جھڑکا امام رازی نے کہا یہ قول اصح ہے اسلیئے کہ مقصود نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلب کی تقویت
ہے اگلون کے ذکر سے قولہ تعالے فَدَعَا رَبَّهٗ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ جمہور نے انی کو بفتحہ ہمزہ پڑھا ہے
ای بانی اور کسائی وغیرہ نے بکسر ہمزہ بر تقدیر اضمار قول ہے فقال انی یا یہ کہ خود دعا کو قائم مقام قول کے
کرین یہ مذہب ہے کوفیون کا غرض کہ جب نوح علیہ السلام کو قوم نے مجنون کہا اور جھڑکا اور اُنکی دعوت
نے اُن مین کچھ اثر نہ کیا تو عاجز ہوکر اپنے رب کو پکارا یعنے اپنی قوم پر بددعا کی کہ مین مغلوب ہون اپنی
قوم کی طرف سے اسلیئے کہ طاعت سے تمرد و سرکشی کرتے ہین اور رسالت کے پہونچانے سے مجھے جھڑکتے
ہین یہ دعا جب کی کہ غایت درجے کا صبر کیا ساڑھے نو سو برس اُن مین رہے اُنکے سمجھانے
مین محنت و مشقت اُٹھائی سو اسنے اُن مین کچھ فائدہ نہ کیا جب اُنکی دعوت قبول کرنے سے نا اُمید
ہوئے اور اُنکا تمرد و سرکشی و اصرار گمراہی پر جان لیا تو اپنے رب سبحانہ سے اُنپر نصرت طلب کی پس
کہا تو میرے واسطے اُنسے انتقام لے۔ پھر جس شخص کے ساتھ اُنکو عقاب کیا اُسکا ذکر فرمایا فَفَتَحْنَا
أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ جمہور نے فتحنا کو مخفف پڑھا ہے اور کسی نے مشدد اور دونو سبعیہ ہین
ابواب السماء اپنے ظاہر پر ہے آسمان کے دروازے ہین کہ کھولے جاتے ہین اور بند کیئے جاتے ہین
یہ بات بعید نہین سمجھی جاتی ہے حدیث شریف مین صحیح ہو چکا ہے کہ آسمان کے دروازے ہین کہتے ہیں

۹۷ [illegible]

لام ... بھی آدی ... ۹۸ پڑھا ابن عامر و یعقوب ...

کہا کہ یہ استعارہ کی بنا پر ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ مطر سحاب سے ہوتا ہے قول اول اولے ہی حرف با بماء
مین واسطے تعدیت کے ہے بنابر مبالغہ اس لیے کہ پانی کو مثل آلے کے ٹھیرایا جس سے کھولا جاتا ہے
جیسے کہتے ہو فتحت بالمفتاح منھمر وہ پانی ہے جو کہ غزیر و کثیر و نازل ہو قوت و زور سے ہمر کہتے ہین
کثرت سے گرنے کو یقال ہمر الماء والدمع یھمر ہمرا و ہمورا اذا اکثر یعنے یہ ہین کہ پھر کھولدیئے ہم نے آسمان
کی ساری دروازے ساری اطراف مین ساتھ آب کثیر کے جو کہ کثرت سے پے در پے برسنے مین سخت زور سے
گرنے والا تہا چالیس دن تک بند نہ ہوا وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا جمہور نے بتشدید پڑھا ہے اور کسی نے
بتخفیف اصل ترکیب وفجرنا عیون الارض ہے یعنے بہا نکالے ہم نے چشمے زمین کے اس سے
ترکیب قرآنی مین زیادہ مبالغہ ہے ای جعلنا الارض کلہا عیونا متفجرۃ یعنے کر دیا ہمنے ساری زمین کو
چشمے پہوٹ نکلنے والے - عبید بن عمیر کہتے ہین اللہ پاک نے زمین کی طرف یہ وحی کی کہ اپنا پانی نکال
سو وہ چشمے ہو کر پہوٹ نکلی اور پانی بہا دیئے فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ کسی نے الماء ان
پڑھا ہے اور کسی نے الماوان یعنے پہر ملگیا پانی آسمان کا اور پانی زمین کا ایک ایسے امر پر کہ اُن پر
جاری کر دیا جا چکا تہا یعنے ایسے حال پر ہونے والا تہا جسکو اللہ تعالےٰ نے مقدر کر دیا تہا اور اُسکو
قضا کر چکا تہا لوح محفوظ مین کہ وہ ہوگا یعنے قوم نوح ؑ کا ہلاک طوفان کسی نے کہا آسمان کا پانی
اکثر تہا کسی نے کہا زمین کا پانی اکثر تہا - ابن قتیبہ نے یہ حکایت کیا ہے کہ معنے یہ ہین ایسے مقدار
پر کہ ایک اُنکا دوسرے پر زیادہ نہ ہو بلکہ آسمان کا پانی اور زمین کا پانی برابری پر تہا قتادہ نے
کہا اُنکے واسطے یہ مقدر کیا گیا تہا کہ جس وقت وہ کفر کرینگے تو ڈبو دیئے جائینگے قولہ تعالےٰ
وَحَمَلْنٰهُ الآیۃ - الواح بمعنے اخشاب عریضہ ہے یعنے چوڑی لکڑیان مراد تختے ہین - دسر زجاج
نے کہا وہ میخین ہین جن سے تختے جکڑے جاتے ہین واحد اسکا دسار ہے ہر شے جو کسی شے مین
داخل کی جائے جوائس کو جکڑ دے تو وہ دسر ہے قتادہ و محمد بن کعب و ابن زید و سعید بن جبیر
وغیرہم نے بہی اسی طرح کہا ہے حضرت حسن و شہر بن حوشب و عکرمہ نے کہا دسر ظہر سفینہ ہے
یعنے پشت کشتی جسکو موج مارتی ہے اُسکا نام دُسُر اسلیے رکہا کہ وہ پانی کو دفع کرتی ہے دسر
بمعنے دفع ہے لیث نے کہا دسار خیط ہین جن سے کشتی کے تختے جکڑی جاتے ہین صحاح مین کہا ہے
دسار واحد ہے دسر خیوط ہین یعنے جن سے کشتی کے تختے جکڑے جاتے ہین کسی نے کہا میخین کسی
نے کہا کشتی کا سینہ کسی نے کہا کشتی کے عوارض و اضلاع یعنے اُسکی اطراف کسی نے الواح تو دو کشتی
کی دو جانب ہین اور دسر اسکی اصل ہے کسی نے کہا کہ اسکی اصل اور دو طرفین حضرت ابن عباس رض نے فرمایا

الواح تو کشتی کے تختے ہین اور دسر اُسکے مسار یعنی میخ جنسے کشتی جکڑی جاتی ہے۔ مجاہدؒ نے کہا نطق السفینہ
و دسر الفظ اضلاع سفینہ ہے۔ باعیننا ای بمنظر و مرأی منا و حفظ منا یعنی وہ چلتی ہے ہمارے سامنے
ہمارے حفظ مین کما قال تعالے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا کسی نے کہا بامرنا کسی نے کہا بوحینا کسی نے کہا
چلتی ہے اُن چشمون سے جو اُبلنے والے ہین زمین سے کسی نے کہا چلتی ہے سامنے ہمارے اولیاء کی آنکھون کے
جو کنو فرشتون مین سے ہین اُسکے حفظ پر مقرر کیے گئے لیکن قول اول اولی ہے جزاء منصوب ہے بنا بر علت فرا نے
کہا کیا ہمنے نوح ع کے ساتھ اور اسکی قوم کے ساتھ جو کچھہ کیا کہ اُسے نجات دی اور انکو ڈبا دیا واسطے ثواب
دینے اُس شخص کے جسکے ساتھ کفر کیا گیا اور اُسکے امر کا انکار کیا گیا مراد نوح علیہ السلام ہین کیونکہ وہ
اُنکے لیے ایک نعمت تھی کہ جسکی ناشکری کی اسلیے کہ ہر نبی اپنی امت پر ایک نعمت ہوتا ہے یا نصب جزاء
کا بنا بر مفعول مطلق ہے فعل مقدر سے ای جازینا ہم جزاء یا یون کہو اغرقوا انتصارًا یہ تفسیر ہے معنے کی جمہور
نے کُفِرَ بصیغہ مجہول پڑہا ہے مراد نوح علیہ السلام ہین یا اللہ پاک ہے کیونکہ انہون نے اللہ تعالے کے ساتھ
کفر کیا اور اُسکی نعمت کا انکار کیا کسی نے بفتح کاف و فا بصیغہ معروف پڑہا ہے یعنے واسطے جزاء و عقاب اُس
شخص کے جس نے اللہ تعالے کے ساتھ کفر کیا۔ ولقد ترکناہا آیۃ یعنے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر چھوڑ رکھا
ہمنے کشتی کو ایک عبرت واسطے عبرت لینے والون کے۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے اسکو باقی رکہا
ارض جزیرہ مین کسی نے کہا جودی پہاڑ پر ایک زمانہ مدید و دہر طویل تک یہان تک کہ نظر کی طرف اُسکی اور
دیکہا اسکو اس امت کے اول لوگون نے یا یہ معنے ہین کہ باقی رکہی ہمنے خبر اُسکی یا باقی رکہی ہمنے جنس کشتیون
کی یا ترکنا بمعنے جعلنا ہے یعنے ٹہیرا دیا ہمنے اُسکو ایک نشانی یا ترکناہا کی ضمیر راجع ہے طرف فعلۃ کی
یعنے چھوڑ رکھا ہمنے اُس فعل کو جو اُنکے ساتھ کیا ایک عبرت و موعظت واسطے اُسکے جو عبرت لیوے اور نصیحت
پذیر ہووے اُس سے۔ فهل من مدکر یعنے پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنیوالا اصل مذکر ہے پس حرف تا ذال
سے بدلا گیا پھر معجمہ کو مہملہ سے بدلا بسبب تقارب دونون کے پھر دال کا دال مین ادغام کیا گیا مطلب یہ ہے
کہ پھر کیا ہے کوئی نصیحت پذیر و عبرت گیر کہ نصیحت مانے اور عبرت لیوے اس نشانی سے تو معصیت کو چھوڑے
اور طاعت کو اختیار کرے۔ پھر جب اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کی دعاء قبول کی باین طور کہ اُن سب کو
ڈبو دیا تو اس عذاب کے بڑا سمجھنے کو اور مشرکین مکہ کے بعید کرنے کو یون فرمایا۔ فکیف کان عذابی ونذر۔
یعنے پھر کیسا ہوا میرا عذاب جسکے ساتھ ہمنے انکو عذاب کیا اور کیسا ہوا انجام میرے ڈرانے کا۔ فراء کہتے ہین
کہ انذار و نذر دونو مصدر ہین اور استفہام واسطے تہویل و تعجب کے ہے یعنے یہ عذاب و انذار دونو ایک ایسی
ہولناک و عجیب کیفیت پر ہوئی کہ وسعت و بیان جسکا احاطہ نہین کر سکتا ہے کسی نے کہا کہ نذر جمع ہے

ف ۱ یعنی وہ تختے ہین جو اسکے عرض مین ہین اور طول مین لگے ہین اور دسر کی مراد نطاق سفینہ یعنی کمربند سا ایک ہوتا ہے کشتی کا

ف ۲ واللہ اعلم ۱۲ منہ

اور بنا کشتی نوح کی جودی پر ۱۲ منہ

ف ۳ یعنی یزید بن رومان و قتادہ و مجاہد و محمد و عیسیٰ ۱۲ منہ

ف ۴ یعنی انکا غرق ہونا بر کیفیت مذکورہ ۱۲ منہ

نذیر کی اور نذیر یعنے انذار ہے جیسے نکیر یعنے انکار ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر یعنے قسم ہے اللہ کی البتہ بقرر سہل و آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے وعظ و نصیحت قبول کرنے کے بایں طور کہ اسکو ہمنے مزین کیا طرح طرح کی نصائح نصیحتوں اور عبرتوں سے اور وعد و وعید اسمین پھیر پھیر کر بیان کیے حفظ کرتا ہے اسکو چھوٹا بڑا اعربی و عجمی اور انکے سوا اور لوگ۔ سعید بن جبیر نے کہا آسان کیا ہمنے اسکو واسطے حفظ و قراءت کے نہیں ہے کوئی شئے اللہ کی کتابوں سے کہ وہ ساری حفظ پڑھی جائے مگر قرآن۔ یہ جملہ قسمیہ ہے چاروں قصوں کے آخر میں وارد ہوا ہے واسطے تقریر مضمون ماسبق کے اور واسطے تنبیہ کے اس امر پر کہ ان میں کا ہر قصہ مستقل ہے اس بات کے ساتھ کہ نصیحت پذیر ہونے کو اسمین واجب کرتا ہے اور کافی ہے منزجر ہونے میں اور باوجود اسکے ایک بھی واقع نہ ہوا اخیر اعتبار میں مطلب یہ ہے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ بقرر سہل کیا ہمنے قرآن کو واسطے تیری قوم کے بایں طور کر نازل کیا ہمنے اسکو انکی زبان پر۔ فہل من مدکر پھر کیا ہے کوئی نصیحت پذیر ہونے والا اسکی نصیحتوں سے اور عبرت لینے والا اسکی عبرتوں کا اور ہے کوئی طالب اسکے حفظ کے لیئے کہ وہ مدد کیا جائے اسپر اور ہے کوئی قاری کہ اسکو پڑھے اور ہے کوئی طالب علم و خیر۔ حضرت ابن عباسؓ نے اسکی تفسیر میں فرمایا۔ فہل من متذکر۔ یہ جملہ اس صورت میں واسطے تنبیہ و افہام کے مکرر کیا گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالے نے اس سورت میں اس امت پر قصد کیا ہے امتوں کی خبروں کا اور رسولوں کے قصوں کا اور اس بات کا جسکے ساتھ امتوں نے انسے معاملہ کیا اور جو انکے امور کا اور رسولوں کے امور کا انجام ہوا اسکا ذکر کیا تو ہر قصہ و خبر میں ایک ذکر ہے واسطے سننے والے کے اگر وہ نصیحت پذیر ہو اور نزدیک ہر قصے کے جو فہل من مدکر ہے اس آیت کی تکرار کی ہے سو اسلیے کہ ہل کلمہ استفہام ہے مستدعی ہے انکے فہموں کا جو کہ انکے جوفوں میں ترکیب دی گئی ہیں اور انکو انپر حجت ٹھیرایا ہے سو لام تو ہل کا واسطے استعراض کے ہے اور حرف ہا واسطے استخراج کے۔ اس آیت میں آمادہ و برانگیختہ کرنا ہے اسپر کہ قرآن شریف کا درس کریں اور اسکی تلاوت کثرت سے کریں اور اسکے سیکھنے میں مسارعت کریں کذا فی فتح البیان۔ پھر دوسرا قصہ بیان فرمایا کَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ‎﴿١٨﴾‏ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ‎﴿١٩﴾‏ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ‎﴿٢٠﴾‏ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ‎﴿٢١﴾‏ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ‎﴿٢٢﴾‏ جھٹلایا عاد نے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ہمنے بھیجی انپر باؤ ٹھری سناٹے کی ایک نحوست کے دن جو چلی گئی اوکھاڑ مارتی لوگوں کو جیسے وہ جڑیں کھجور کی ہیں اوکھڑی پڑی پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا

حاشیہ: ع ۲۲ ۸

قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا ف یعنے نحوست نہ آئی تھی جب تک تمام ہو چکی نحوست
کا دن اُنہین پر تہا یہ نہین کہ ہمیشہ کو انکے تھے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے عاد قوم ہود کی کہ
اُنہون نے بھی اپنے رسول کو جہٹلایا جیسا کہ قوم نوح نے کیا اور اللہ تعالے نے اُن پر باد صرصر
بہیجی یعنے نہایت سخت سرد ہوا ایک نحوست کے دن یعنے وہ اُنہین پر نحس تہا یہ قول ضحاک
و قتادہ و سدی کا ہے مستمر یعنے مُستمر رہا اُنپر اُسکا نحس اور اُن کا دمار و ہلاک اسلیئے کہ وہ ایسا دن
تہا جس مین متصل ہوا اُنکا عذاب دنیوی اُخروی عذاب سے قولہ تعالے تَنزِعُ النَّاسَ الآیہ کا یہہ
مطلب ہے کہ وہ ہوا ایک اُنکے کو آتی پہر اُسے اُٹہا لیتی یہان تک کہ آنکھون سے اُسکو غائب کر دیتی
پہر اُسے اوندہا ڈالتی اُسکے دماغ پر تو وہ زمین پر گر پڑتا پہر اُسکا سر توڑ لی تو وہ ایک جثہ بغیر سر کے
باقی رہ جاتا تہا اسی لیے یون فرمایا کانہم اعجاز نخل الآیۃ کذا فی ابن کثیر ف یہان صرف یہہ
کہدیا کہ تکذیب کی عاد نے یہ قوم ہے ہود علیہ السلام کی اور اُنہون نے جو ہود علیہ السلام
کی تکذیب کی اُسکی کیفیت سے تعرض کیا سو منظور اس سے سارعت ہے طرف بیان کرنے اُس
عذاب کے جو اُنپر نازل ہوا اور فکذبوا ہودا نہ فرمایا جیسا کہ قصہ نوح علیہ السلام مین فرمایا تہا۔
فکذبوا عبدنا۔ اسلیئے کہ تکذیب قوم نوح مین زیادہ مبالغہ ہے کیونکہ اُنکا ٹہیرنا اُن مین طویل ہوا
اور اُنکا عناد کثیر تہا یا اس لیے کہ قصہ عاد کا یہان مختصر مذکور ہوا ہے فکیف کان عذابی الآیۃ
یعنے پہر کیا تم نے سنا یا پہر تم کو کیسا ہوا میرا عذاب واسطے اُنکے اور میرا ڈرانا اُن کو نذر مصدر بمعنے انذار ہے
کما تقدم اور استفہام واسطے تہویل و تعظیم کے ہے غرض اس سے متوجہ کرنا سننے والون کے
دلون کا ہے طرف اصغا کی اُس شئے کی طرف جو اُنکی طرف القا کی جاتی ہے قبل اُسکے ذکر
کے غرض کہ جس عذاب کا سابق مین اجمال کیا اُسکا اس جملہ مستانفہ سے بیان فرمایا کہ انا ارسلنا
علیہم ریحا صرصرا۔ صرصر کہتے ہین شدت سردی کو یعنے ہم نے اُنپر ایک سخت سرد ہوا بہیجی۔ کسی نے
کہا صرصر شدت صوت ہے یعنے ایسی ہوا جسکی آواز سخت تہی حضرت ابن عباس رض نے صرصر کی تفسیر بارد
فرمائی ہے اسکا بیان حم سجدہ مین گذر چکا ہے فی یوم نحس مستمر کا یہ مطلب ہے کہ اُس دن کی نحوست
ابد تک دائم ہوئی مستمر ہوا اُن پر ساتہ نحوست اپنی کے اور مستمر ہوا اُس مین عذاب طرف
ہلاک کی وہ لوگ اس دن سے بدشگونی لیا کرتے تہے اُس کو شوم و نحس جانتے تہے زجاج نے
کہا یعنے روز چہار شنبہ آخر ماہ مین یعنے ماہ شوال کی آٹہہ راتین باقی رہین تہین تو گویا اُس کی
۲۲ تاریخ تہی اور وہ مستمر رہا غروب شمس تک مطلب یہ ہے کہ ماہ شوال کے آخر روز چہار شنبہ کے

غروب شمس تک مستمر رہا خطیب نے کہا ہے کہ سورہ الحاقہ مین سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما
فرمایا اور حم سجدہ مین فی ایام نحسات تو یہان مراد یوم سے وقت وزمان ہے انتہے ضحاک نے کہا
کہ وہ دن مُر تہا یعنے تلخ کڑوا اسی طرح کسائی نے ایک قوم سے حکایت کیا ہے کہ انہون نے کہا مستمر ماخوذ
ہے مرارۃ سے یعنے وہ دن مثل کڑوی شئے کی تہا جسکو جی مکروہ رکہتے ہین۔ کسی نے کہا کہ ماخوذ ہے
مرہ بمعنے قوت سے یعنے ایسے دن مین جسکی شومی ونحوست قوی ومستحکم تہی جیسے کوئی شئے محکم
بٹی ہوئی جس کے توڑنے کی طاقت نہین رکہی جاتی ہے ظاہر یہ ہے کہ مستمر ماخوذ ہے استمرار سے
نہ مرارۃ ومرۃ سے یعنے اسمین عذاب انپر دائم ہوا یہان تک کہ انکو ہلاک کیا اور اسکا ہلاک کرنا شامل ہوا
اُن کے بڑے چہوٹے کو کسی نے کہا کہ استمر بہم الی نار جہنم یعنے مرور کرایا اُنکو طرف آگ جہنم کی حضرت
ابن عباس رضہ نے فرمایا فی ایام شداد جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین یوم الاربعا یوم نحس مستمر ہے۔

اخرجہ ابن المنذر وابن مردویہ واخرجہ ہو عنہ من وجہ آخر مرفوعا وعن علی ایضا مرفوعا وعن انس ایضا مرفوعا
اس مین یہ لفظ ہے کہا گیا اور کیونکر ہے یہ یارسول اللہ آپنے فرمایا غرق کیا اللہ نے اسمین فرعون کو
اور اس کی قوم کو اور ہلاک کیا اُس مین عاد کو اور ثمود کو حضرت ابن عباس رضہ سے مرفوعا مروی ہے کہ آخر
چہارشنبہ مہینے مین یوم نحس مستمر ہے اخرجہ ابن مردویہ والخطیب بسند قال السیوطی ضعیف
جداً جمہور نے یون پڑہا ہے کہ یوم کی اضافت کی ہے طرف نحس کی مع سکون حا یہ یا تو اضافۃ
موصوف الی الصفۃ کے باب سے ہے یا بر تقدیر مضاف ای فی یوم عذاب نحس کسی نے بتنوین یوم
پڑہا ہے اس بنا پر کہ نحس یوم کی صفت ہی اور کسی نے نحس کو بکسر حا پڑہا جملہ تنزع الناس محل نصب مین
ہے اس بنیاد پر کہ ریح کی صفت ہی یا اُس سے حال ہے اور مستانفہ بہی ہو سکتا ہے یہان اسم ظاہر
کو مضمر کی جگہ رکہا تاکہ اُنکے مردون اور عورتون کو عام ہو جائے ورنہ اصل تنزعہم ہے یعنے وہ ہوا
اُنکو اکہاڑتی تہی زمین سے اُنکے قدمون کے نیچے سے مثل اکہڑنے کہجور کے اپنی جڑ سے مجاہد نے
کہا کہ اُنکو اکہاڑ لیتی تہی زمین سے پہر انکو پہینکتی تہی اُنکے سرون کے بل پہر توڑ لی اُنکی گردنین
اور جدا کر دی اُنکے سر اُنکے جسمون سے کسی نے کہا کہ کہینچتی تہی لوگون کو گہرون سے کسی نے کہا کہ اُنکی قبرون سے اس لیے کہ اُنہون نے گڑہے
کہودے تہے اور اُن مین گہس گئے تہے مروی ہے کہ وہ گہس گئے تہے پہاڑون کے درون مین اور
گڑہون مین اور ایک نے دوسرے کو خوب مضبوط پکڑ لیا تہا سو وہ ہوا اُنکو وہان سے کہینچتی اور
اور مردہ کر کے اُنکو پچہاڑ دیتی تہی۔ اعجاز جمع ہے عجز کی عجز کہتے ہین ہر شئے کے مؤخر کو حضرت ابن
عباس رضہ نے فرمایا اصول النخل وسر لفظ الکا یہ سے اعجاز نخل منقعر یعنے کہجور کے درخت

کٹنے اکہڑنے والے اپنی جڑون سے جب کہجور کے درخت کو اُسکی جڑ سے کاٹ ڈالو یہان تک گر پڑے تو کہو گے قعرت النخلة یعنے گویا وہ لوگ اور حال انکا وہ ہے جو مذکور ہوا کہ بے سر مردہ زمین پر پڑے ہین جیسے جڑین کہجور کی ہین اُکہڑی پڑی چونکہ اُنکے قد لنبے لنبے تہے جب ہوا نے اُنکو پچہاڑا اور مُنہ کے بل اُنکو پہینک دیا تو ایسے لگتے تہے جیسے کہجور کے درخت زمین پر گرے ہوئے جن کے سر نہین ہین یہ اسلیے کہ ہوا نے اول تو اُن کے سر اکہاڑے پہر مُنہ کے بل اُن کو اوندہا دے مارا سو تشبیہ ہے اُن کے طول قد مین یہ وہ قول ہے جیہر زجاج وغیرہ چلے ہین اور اُس مین اشارہ ہے اس طرف کہ وہ قوی و زور آور تہے اور اپنے جسمون سے زمین مین خوب جمے تہے تو گویا وہ مارے اپنی بڑائی جسمون کی اور قوت کے قصد کرتے تہے ہوا سے مقاومت و مقابلہ کرنے کا جبکہ اُس نے انکو پچہاڑا اور زمین پر ڈالا تو گویا اُس نے اعجاز نخل کو اکہاڑا اعجاز نخل سے مراد پورا درخت کہجور کا بے سر ہے نری اُس کی جڑ مراد نہین ہے۔ تذکیر منقعر کی باآنکہ اعجاز نخل کی صفت ہے اور وہ مؤنث ہے سو باعتبار لفظ کے ہے باعتبار معنے اُس کی تانیث بہی جائز ہے کما قال تعالے اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ۔ مبرد نے کہا ہر وہ شے جو اس باب کی جمع وارد ہوا اگر تو چاہے تو رد کرے اُس کو طرف لفظ کے تذکیر مین یا طرف معنے کے تانیث مین کسی نے کہا کہ نخل و نخیل ہر دو مذکر و مونث دونون طرح مستعمل ہوتے ہین۔ فکیف کان الآیہ یعنے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا انذار واسطے اُن کے قبل اُس کے نزول کے یا میری انذارات اُن کی تعذیب مین واسطے اُن لوگون کے جو ان کے بعد ہین اس آیت کو تہویل کے لیے مکرر کیا ہے۔ ابو السعود نے کہا یہ تہویل ہے واسطے عذاب و نذر کے اور تعجیب ہے اُنکے امر سے بعد اُن کے بیان کے تو اس مین تکرار کا خفا نہین ہے جیسا کہ کہا گیا ہے اور وہ جو کسی نے کہا کہ اول تو اُس عذاب کے واسطے ہے جو دنیا مین اُن پر نازل ہوا اور ثانی اُس عذاب کے لیے ہے جو آخرت مین اُنپر نازل ہوگا سو ترتیب ثانی کی عذاب دنیوی پر اس قول کو رد کرتی ہے۔ ولقد یسرنا الآیة الخ وظفی ہے ابلغ و آکد وجہ پر واسطے متعظ کے کیونکہ یہ ایسا سوال ہے کہ کوئی قادر نہین ہے ایسے استفہام کرنے والے کو نعم کہکر جواب دیوے کذا فی فتح البیان

پہر جب اللہ پاک نے عاد کی تکذیب کا ذکر کیا تو بعد اُسکے ثمود کی تکذیب کا بیان کیا پس فرمایا كَذَّبَتْ

ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ ءَاُلْقِيَ

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ اِنَّا

مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝

فنادوا صاحبهم فتعاطی فعقر ۝ فکیف کان عذابی ونذر ۝ انا ارسلنا علیهم صیحة
واحدة فکانوا کهشیم المحتظر ۝ ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر ۝ جهٹلائے
ثمود نے ڈر سنانے والے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہے ہم مین کا اکیلا ہم اسکے کہنے پر چلین گے تو
تو ہم غلطی مین پڑے اور سودا مین کیا اُتری یاد اسی پر سمجہوتی ہم سب مین سے کوئی نہین یہ جہوٹا ہے بڑائی
مارتا اب جان لینگے کل کو کون ہے جہوٹا بڑائی مارتا ہم بہیجتے ہین اونٹنی اُنکے جانچنے کو سو دیکہتا رہ
انکو اور ٹہیرا رہ اور سُنا دے اُنکو کہ پانی کا بانٹا ہے ہر باری پر پہونچنا چاہئے پہر پکارا اُنہون نے اپنے رفیق
کو پہر ہاتہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکانا ہمنے بہیجی اُن پر ایک چنگہاڑ پہر رہ گئے
جیسے روندی باڑ کانٹون کی اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ف وہ اونٹنی
جس پانی پر جاتی سب جانور بہاگ جلتے تو اللہ نے باری ٹہیرادی ایک دن وہ جا دے اور ایکدن سب
جانور ف ایک بدکار عورت تہی اُسکے مواشی بہت تہے اپنے ایک آشنا کو سکہا دیا اوسنے اونٹنی
کی کونچین کاٹین انتہے ف یہ خبر ہے ثمود کی۔ اُنہون نے اپنے رسول صالح علیہ السلام کی تکذیب کی تو
کہا کیا ہم مین سے ایک اکیلے آدمی کی ہم پیروی کرینگے تو تو ہم غلطی مین پڑے اور سودا مین یعنے البتہ
مقرر ہم خائب و خاسر ہونے والے مین پڑے اگر سونپ دین ہم سب اپنی رسی ہم مین کی ایک کو پہر اس
سے تعجب کیا کہ اُنکے سو اخاص ایک پر وحی کا القا ہوا پہر صالح علیہ السلام کو کذب کی تہمت لگائی تو کہا بلکہ وہ جہوٹا
ہے حد کذب مین تجاوز کرنے والا اللہ تعالے نے فرمایا اب جان لین گے کل کو کون ہے کذاب اشر یہ
انکے واسطے ایک تہدید شدید و وعید اکید ہے پہر اللہ تعالے نے فرمایا ہم بہیجنے والے ہین اونٹنی اُنکے
فتنے کو یعنے اُنکے آزمانے کو اللہ پاک نے اُنکے واسطے ایک بڑی اونٹنی دس مہینے کی گابہن سخت پتہر
سے نکالی موافق اُس فرمایش کے جسکا اُنہون نے سوال کیا تہا تاکہ وہ اُنپر اللہ کی حجت ہو جائے صالح
علیہ السلام کی تصدیق مین اُس امر کے اندر جسکو وہ لیکر آئے پہر فرمایا۔ فارتقبهم واصطبر یعنے اپنے
بندے رسول صالح علیہ السلام کو امر کیا کہ تو انتظار کر اُس شئے کا جسکی طرف انکا کام رجوع ہوگا اور اُنپر
صبر کر پس بے شک انجام نیک اور نصر و مدد دنیا و آخرت مین تیرے واسطے ہے اور آگاہ
کردے اُنکو کہ پانی کا بانٹا ہے درمیان اُن کے یعنے ایک دن اُن کے واسطے اور ایکدن اونٹنی
کے لیے کقولہ تعالے قال هذه ناقة لها شرب ولکم شرب یوم معلوم قولہ تعالی
کل شرب محتضر مجاہد نے کہا جس وقت وہ غائب ہوتی تو وہ حاضر ہوتے پانی کو اور وہ
جب آتی تو وہ حاضر ہوتے لبن کو پہر فرمایا۔ فنادوا صاحبهم الآیہ۔ مفسرون نے کہا ہے کہ صاحب

مراد عاقر ناقہ ہے نام اسکا قدار بن سالف ہے اور یہ شخص اپنی قوم کا بدبخت تر تہا کقولہ تعالےٰ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا قولہ تعالی فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ یعنے پہر وہ خاسر ہوا تو کونچین کاٹین پہر مینے انکو عقاب کیا تو کیسا ہوا میر اعقاب واسطے اُن کے اسپر کہ اُنہون نے میرا انکار کیا اور میرے رسول کو جھٹلایا قولہ تعالےٰ اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً الآیۃ یعنے پہر وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے اُن مین سے کوئی باقی نہ رہا اور وہ خامد وہامد و ساکن ہوگئے جیسے سوکہی کہیتی اور روئیدگی ساکن ہوجاتی ہے یعنے چورا ہوگئی مفسرون مین سے غیر واحد کا یہی قول ہے سدی نے کہا محتظر چارہ ہے جنگل مین جبکہ سوکہ جائے جل جائے اور ہوا اُسکو اڑا دے ابن زید نے کہا کہ عرب لوگ اونٹون اور مواشی پر خشک کانٹون کی باڑہ بنایا کرتے تہے سو ہشیم المحتظر سے یہی مراد ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا ہشیم المحتظر وہ خاک ہے جو دیوار سے کہرتی ہے بکہرتی ہے یہ قول غریب ہے اقوے قول اول ہے واللہ اعلم کذا فے ابن کثیر ف نذر جائز ہے کہ نذیر کی جمع ہو یعنے جھٹلایا ثمود نے رسولون کے جو اُن کی طرف بہیجے گئے اُنہون نے اپنے رسول صالح علیہ السلام کی تکذیب کی یہ رسولون کی تکذیب صرف اس لیئے ہوئی کہ جس نے نبیون مین کر ایک کی تکذیب کی تو مقرر اُس نے باقی رسل کی تکذیب کی کیونکہ کلیات شرائع کی طرف بلانے مین وہ سب متفق ہین یہ بہی ہو سکتا ہے کہ نذر مصدر ہو بمعنے انذار یعنے ثمود نے تکذیب کی اُس انذار کے جس کے ساتہہ وہ ڈرائے گئے تکذیب کا بیان یہ ہے پس اُنہون نے کہا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ استفہام انکاری ہے یعنے ہم کیونکر پیروی کرین ایک آدمی کی اس حال مین کہ وہ ہونے والا ہے ہماری جنس سے تنہا اکیلا ہے اُسکا کوئی تابع نہین ہے اس بات پر جسکی طرف وہ بلاتا ہے۔ جمہور نے بشرا کو بنصب پڑہا ہے بنا بر اشتغال اسے نتبع بشرا واحدا یہ وجہ راجح ہے اس لیئے کہ جو ادات فعل کے ساتہہ اولے ہے وہ متقدم ہو چکا ہے یعنے ہمزہ استفہام کسی نے بشر برفع پڑہا ہے بنا بر ابتدا۔ اور واحد اسکی صفت اور نتبعہ خبر کسی نے برفع بشر و نصب واحدا بنا بر حال اِنَّا اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ یعنے ہم جس وقت اسکی پیروی کرلین گے تو البتہ خطا و ذہاب مین ہونگے حق و صواب سے اور عذاب و مشقت و شدت مین فرا و غیرہ نے اسی طرح کہا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ سعر جمع ہے سعیر کی سعیر بمعنے لہب نار ہے اور سعر بمعنے جنون اِدہر اُدہر جاتا ہے بسبب اس حدت و تیزی کے کہ جسکے ساتہہ شعلہ مارتا ہے چونکہ جنون مین اضطراب و بیقراری ہوتی ہے اس لیئے کہ اُسکو سعر کہا یعنے جیسے آگ کا شعلہ کہ مارے حدت کے مضطرب ہوتا ہے

حسب الحکم محمد جمال الدین مدار المہام ۱۳۰۴ ہجری بلفظ الوالعباس

ورانی و ابو الغیث وابن سمیع مجید ۱۳۰۲ ابو الکرم سہروردی

مجاہد نے کہا بعد عن الحق یعنے حق سے دوری سدی نے کہا فی احتراق یعنے جلنے مین کسی نے کہا کہ
اس جگہ مراد اُس سے جنون ہے ماخوذ ناقہ مسعورۃ سے یعنے گویا وہ اونٹنی مارے اپنی خدمت نشاط کے
دیوانی ہو رہی ہے حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا فی شقاء یعنے بدبختی و مشقت مین - پہر انہون نے انکا
واستبعاد کی تکرار کی تو کہا ایا القا کیا گیا ذکر اسپر ہمارے درمیان سے یعنے وہ کیونکر مخصوص ہوا
ہمارے درمیان سے ساتہ وحی و نبوت کے حالانکہ ہم مین وہ شخص ہے جو اُس سے بڑہکر اُس کا
مستحق ہے پہر انکار سے اضراب کیا اور انتقال کیا طرف جزم کی ساتہہ اس بات کے کہ وہ کذاب اشر
ہے پس کہا بل ہو کذاب اشر اشر بمعنے مرح و نشاط ہے یا بطر و تکبر اسکی تفسیر بطر و تکبر کے ساتھ زیادہ تر مناسب
مقام ہے جمہور نے بشر بروزن فرح پڑہا ہے بنا بر صفت مشبہ اور کسی نے بفتح شین و تشدید
راء بنا بر افعل تفضیل اور کسائی نے مجاہد سے بضم شین مع فتح ہمزہ نقل کیا ہے پہر اللہ پاک نے
اُن کو یہ جواب دیا سیعلمون غدا الآیہ من استفہامیہ ہے یعنے اب جان لین گے کل کہ کون سا
فریق کذاب اشر متکبر بطر ہے کیا یہ ثمود ہین یا صالح علیہ السلام حرف سین واسطے تقریب و تاکید
مضمون جملے کے ہے اور مراد غدا سے وقت ہے نزول عذاب کا جو دنیا مین نازل ہوا یا قیامت
مین نازل ہوگا لوگون کی عادت ہے کہ آیندہ امر کی غد کے ساتہہ تعبیر کیا کرتے ہین گو وہ بعید ہی
کیون نہ ہو جس طرح کہ عرب کے قول مین ہے - ان مع الیوم غدا سو یہان اسی بنا پر فرمایا ہے
لیکن قول اول اولے ہے - جمہور نے بیای تحتیہ پڑہا ہے اس بنا پر کہ اللہ تعالے نے صالح
علیہ السلام کو خبر دی ہے وقوع عذاب کی اپنر بعد ایک مدت کے بطریق التفات اور کسی نے
تائے فوقیہ پڑہا ہے اس بنیاد پر کہ صالح علیہ السلام کی طرف سے خطاب ہے اپنی قوم کو
جملہ انا مرسلوا الناقۃ الآیہ مستانفہ ہے واسطے بیان اُس وعید کے لایا گیا ہے جس کا اجمال
متقدم ہو چکا ہے اور واسطے بیان مبادی اُس شے کے جسکا حتما وعدہ دیا گیا ہے یعنے ہم
نکالنے والے ہین اُس اونٹنی کو پتہر سے حسب فرمایش اُنکی کے اور ایجاد کرنے والے ہین اُسکو
واسطے اُنکے فتنہ بمعنے ابتلاء و اختبار و امتحان ہے اور نصب بنا بر مفعول لہ یعنے اُنکے جانچنے
کو سو تو انتظار کر اُس شئے کا جو وہ کرتے ہین اور اُسکا جو اُن کے ساتہہ کیا جائیگا اور صبر کر اُس ایذا پر
جو اُنکی طرف سے تجہے پہونچے اور مت جلدی کر یہانتک کہ ہمارا امر تیرے پاس آجائے اور خبر عظیم
دی انکو ایک امر عظیم کی وہ یہ ہے کہ پانی بانٹا ہے درمیان اُنکے یعنے درمیان ثمود کے اور اونٹنی
کی اُسکے واسطے ایک دن ہے کہ کنوین مین قطرہ بہر نہ چہوڑیگی کہ کوئی اُن مین کا اُسکو لیوے اور اُنکے لیے ایک

دن ہے کہ وہ اُسمین اُنکی شریک ہوگی جیسا کہ آیت لہا شرب الآیہ مین ہے یہان تنبیہم بضمیر عقلاء فرمایا
واسطے تغلیب کے جمہور نے قسمۃ بکسر قاف بمعنے مقسوم پڑہا ہے اور کسی نے بفتح قاف۔ شرب بکسر شین حظ
ونصیب و بہرہ ہے پانی سے۔ محتضر کے یہ معنے ہین کہ حاضر ہوگا اُسکو وہ شخص جسکے واسطے وہ ہے سو ایک
دن ناقہ اُسکو حاضر ہوگی اور ایک دن وہ لوگ اُسکو حاضر ہونگے مجاہد رہ نے کہا کہ ثمود حاضر ہونگے پانی پر
اپنی باری کے دن تو پئین گے اور حاضر ہونگے وہ اُسکی باری کے دن تو دوہین گے یعنے دودہ۔ فنادوا
صاحبہم الآیہ مین حرف فا فصیحہ ہے اظہار کرتی ہے اس بات کا کہ کلام مین محذوف ہے وہ محذوف یہ ہے یعنے
پہر اُنہون نے تمادی کی یا پہر باقی رہے اسی پر ایک مدت تک پہر پانی چارہ کے اُنپر اور اُنکے مواشی
پر تنگی ہوئی تو اُس سے اُکتا گئے پہر اُسکے قتل پر اتفاق کیا تو اپنے رفیق کو پکارا یہ شخص قدار بن سالف
عاقر ناقہ ہے اُسے آمادہ کرتے تہے اُسکی کونچین کاٹنے پر تو اُسنے تناول کیا ناقہ کا اپنی تلوار سے
پہر اُسکی کونچین کاٹ ڈالین یا اُسنے جرات کی تناول پر اسباب عقر کے پہر اُسکی کونچین کاٹین بے پروا
ہوکر تعاطی کہتے ہین تناول شئے کو بتکلف محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ اُسکے واسطے گہات مین
بیٹہا ایک درخت کی جڑ مین اُسکی راہ پر پہر اُسکو ایک تیر سے مارا تو اُس سے اُسکی پنڈلی کا عضل
پرو دیا پہر اُسپر تلوار سے حملہ کیا تو اُسکی کونچ توڑ ڈالی پہر اُسکو نحر کیا واسطے اُنکی موافقت کے فکیف
کان عذابی ونذر یعنے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا اُنکو عذاب سے قبل اُسکے وقوع کے یعنے اپنے
موقع مین واقع ہوا یہ عذاب جسکا مجمل ذکر کیا پہر اُسکا یون بیان فرمایا انا ارسلنا علیہم صیحۃ واحدۃ۔ عطا نے کہا
کہ مراد صیحہ جبرئیل علیہ السلام ہے عقر ناقہ سے چوتہے دن اُنہون نے اُنپر ایک چیخ ماری کیونکہ عقر ناقہ
سہ شنبہ کو ہوا اور شنبے کے دن اُنپر عذاب اُترا اسکا بیان سورہ ہود و اعراف مین گذر چکا ہے غرض
کہ بعد نزول عذاب کے وہ ہوگئے مثل ہشیم محتظر کی۔ جمہور نے بکسر ظا پڑہا ہے ہشیم کہتے ہین حطام و
یابس شجر کو یعنے درختون کے سوکہے ریزے ریزے چورا کیئے ہوئے اور محتظر ہے صاحب حظیرہ یہ وہ
شخص ہے کہ اپنی بکریون کے واسطے ایک حظیرہ بناتا ہے جو کہ اُنکو ہوا کی سردی سے روکتا ہے مثلاً چپر جو کہ
گہاس وغیرہ سے بنایا جاتا ہے بکریون کی حفاظت کو جب کوئی درختون کو جمع کرتا ہے اور ایک کو دوسرے
پر رکہتا ہے تو محاورہ عرب مین کہتے ہین احتظر علی غنمہ صحاح مین کہا ہے محتظر وہ ہے جو کہ حظیرہ بناتا ہے
یعنے سوکہے درختون اور کانٹون سے حفاظت کرتا ہے بکریون کی درندون بہیڑیون سے حظیرہ زریبۃ
الغنم ونحوہا ہے کما قالہ الشہاب کسی نے بفتح ظا پڑہا ہے اسی کہ ہشیم الحظیرۃ پس جسنے بالکسر پڑہا تو اُسکی
مراد فاعل احتظار ہے اور جسنے بالفتح پڑہا تو اُسکی مراد حظیرہ ہے حظیرہ بر وزن فعیلہ بمعنے مفعولہ ہے

جائے باشند کو در کوہساران بجہت خوابیدن گوسپندان سازند گویا ایک احاطہ ہوتا کانٹون اور درختون کی باڑ کو بنا کر بنایا جاتا ہے

یعنے کانٹون وغیرہ سے احاطہ کیا ہوا معنے آیہ یہ ہین کہ وہ ہوگئے مثل درختون کی جبکہ وہ حظیرے مین سوکہہ جائین اور اُنکے گر پڑنے کے بعد بکریان اُنکو روند ڈالین قتادہ نے کہا کہ ہشیم ہڈیان کہو کہری جلی ہوئی سعید بن جبیر نے کہا وہ خاک جو دیوارون سے گہرتی ہے ہوا کے دن مین سفیان ثوری نے کہا وہ شئے ہے جو حظیرے سے گہرتی ہے جبکہ تو اُسکو لاٹہی سے مارے۔ ابن زید نے کہا عرب لوگ نام رکہتے ہین ہشیم ہر اُس شئے کا جو کہ تر ہو پہر خشک ہو جائے متہشم بمعنے متکسر ہے اور محتظر وہ ہے جو حظیرہ بناتا ہے اور جس شئے کے ساتہہ حظیرہ بنایا جاتا ہے وہ سوکہہ جاتی ہے بسبب طول زمان کے اور چوپائے اُسے روند ڈالتے ہین تو وہ ٹوٹ پہوٹ جاتی ہے ریزے ریزے ہو جاتی ہے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کالحظار من الشجر محترقۃ وکالعظام المحترقۃ وکالحشیش تاکلہ الغنم قولہ تعالے ولقد یسرنا القرآن الآیہ کی تکرار کا فائدہ یہ ہے کہ وقت سننے ہر خبر کے اخبار اولین سے تجدید کرین سوچنے کی اور نصیحت پذیر ہونے کی اور نئے سرے سے بیدار و ہوشیار ہونے کو شروع کرین جس وقت کہ اُسپر آمادہ و برانگیختہ کرنے کو سنین اسی طرح فی نفسہ اخبار و قصص کا مکرر لانا ہے تاکہ وہ عبرت دلون کے واسطے حاضر ہو جائے اور ذہنون کے لیے صورت بنکر کہڑی ہو جائے ہر وقت مین یاد رکہی ہوئی ہو بہول نہ جائے کذا فی فتح البیان پہر اللہ پاک نے قوم لوط کی خبر دی کہ انہون نے بہی اللہ کے رسولون کو جہٹلایا جس طرح کہ اُنکے غیر نے جہٹلایا پس فرمایا کذبت قوم

لوط بالنذر ۝ انا ارسلنا علیہم حاصبا الا آل لوط نجینٰہم بسحر ۝ نعمۃ من عندنا

کذلک نجزی من شکر ۝ ولقد انذرہم بطشتنا فتماروا بالنذر ۝ ولقد راودوہ عن ضیفہ

فطمسنا اعینہم فذوقوا عذابی ونذر ۝ ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر ۝ فذوقوا

عذابی ونذر ۝ ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر ۝ جہٹلائی لوط کی قوم نے ڈر سنانے والے ہمنے بہیجی اُنپر باؤ پتہراؤ کی سواے لوط کے کہر کے اُنکو بچا دیا ہمنے پچہلی رات سے فضل سے اپنے طرف کے ہم یون بدلا دیتے ہین اُسکو جو حق مانے اور وہ ڈرا چکا اُنکو ہماری پکڑ سے پہر لگے مکرانے ڈر کا اور اُس سے لینے لگے اُسکے مہمان پہر ہمنے مٹا دین اُنکی آنکہین اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور پڑا اُنپر صبح کو سویرے عذاب جو ٹہیر رہا تہا اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے قوم لوط کی کہ انہون نے اپنے رسول کی کیسی تکذیب و مخالفت کی اور امر مکروہ کے مرتکب ہوئے یعنے مردون سے بد فعلی یہ وہ فاحشہ ہے کہ اُنسے پہلے عالم کے لوگون مین کسی نے اسکو نہین کیا اسی لیے اللہ تعالی نے اُنکو ایسا ہلاک کیا کہ امتون مین سے کسی امت کو ویسا ہلاک

ع ۲ (۱۸) ۹

نہین کیا اس لیے کہ اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا تو اُنہون نے اُنکے شہرون کو اُٹھایا یہان تک کہ اُنکو لے کر ابر آسمان تک پہونچے پہر اُنکو اُنپر لوٹا اور چھوڑ دیا اور سجیل منضود کے پتہر اسکے بعد اُنپر بہیجے گئے اسی لیے یہان یون فرمایا انا ارسلنا علیہم حاصبًا حاصب بمعنی حجارہ ہے یعنے پتہر مگر آل لوط کہ وہ نکل گئے پچہلی رات سے تو نجات پائی اُس عذاب سے جو اُنکی قوم کو پہونچا لوط علیہ السلام کی قوم مین سے کوئی اُنپر ایمان نہین لایا اور نہ ایک آدمی تا آنکہ اور نہ انکی بی بی اُسکو بھی وہ عذاب پہونچا جو اُسکی قوم کو پہونچا اور لوط نبی اللہ اور اُنکی بیٹیان اُنکے درمیان سے سالم نکل گئے کوئی برائی اُنکو نہین لگی اسی لیے یہہ فرمایا کذلک نجزی من شکر ولقد انذرہم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ قوم پر عذاب اُترنے سے پہلے اُن کو ڈرا چکے تہے اللہ کے باس و عذاب سے سو اُنہون نے اس طرف نہ التفات کیا اور نہ کان رکہا بلکہ اُس مین شک کیا اور اُسکو نکرایا۔ ولقد راودوہ عن ضیفہ کا یہ مطلب ہے کہ جس رات حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل و حضرت اسرافیل خوب صورت بے ریش جوانون کی صورت مین لوط علیہ السلام پر وارد ہوے منظور اللہ کی طرف سے اُنکا امتحان تہا تو حضرت لوط علیہ السلام نے اُنکی ضیافت کی اور اُنکی بی بی بد بڑہیا نے اپنی قوم کی طرف آدمی بہیجا تو حضرت لوط علیہ السلام کی مہمانون کی اُنکو خبر دی سو وہ ہر جگہہ سے اُنکی طرف دوڑتے آئے پس حضرت لوط علیہ السلام نے اُنکے در کو دروازہ بند کر دیا تو دروازہ توڑنے کا قصد کرنے لگے یہ عشیہ کا وقت تہا یعنے بعد زوال آخر دن اور لوط علیہ السلام اپنے مہمانون کے در سے اُنکی مدافعت و ممانعت کرتے تہے اور اُن سے کہتے تہے هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ یعنے نساءہم اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ یعنے ہمکو اُن مین کوئی حاجت نہین ہے وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ پہر جب حالت سخت ہوئی اور گہر مین گہسنا ہی چاہا تو جبرئیل علیہ السلام اُنپر نکل آئے پہر اپنے بازو کی نوک سے اُنکی آنکہون کو مارا تو وہ مٹ گئین۔ یقال انہا غارت من وجوہہم یعنے اُنکے چہرون سے غائر ہو گئین کسی نے کہا کہ بالکل اُنکی آنکہین باقی نہین رہین پہر وہ اپنی پشت پر لوٹے دیوارین ٹٹولتے لوط علیہ السلام کو وعید سناتے صبح تک آئے اللہ تعالے نے فرمایا۔ ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر یعنے صبح کو آلیا اُنکو سویرے ایک ایسے عذاب نے کہ جس سے اُنکو نہ کوئی مخلص و مفر تہا اور نہ اُس سے اُنکو کسی طرح کا انفکاک کذا فی ابن کثیر ف نذر سے مراد وہ امور ہین جو اُنکو ڈرانے والے تہے لوط علیہ السلام کی زبان پر پہر اللہ پاک نے وہ شئے بیان کی جس کے ساتھ اُنکو عذاب کیا فرمایا ہمنے بہیجی اُنپر حاصب یعنے ایک ایسی ہوا جو اُنکو کنکرون سے مارتی تہی۔ ابو عبیدہ و نضر بن شمیل نے کہا الحاصب الحجارۃ فی الریح یعنے ہوا مین جو پتہر مارے جاتے ہین وہ حاصب ہین صحاح مین کہا ہے حاصب وہ سخت ہوا ہے جو کنکرون کو

بر الجمحۃ گرتی ہے اور حصب بفتحتین وہ شے ہے جس سے آگ جہونکی جاتی ہے یعنے ایندہن وکل ما القیۃ
فی النار فقد حصبتہا بہ باب اسکا ضرب ہے تذکیر حاصب کی باوجود اسکے کہ وہ مسند ہی طرف ریح کی جو کہ مونث
سماعی ہے سو اسلیے کہ وہ عذاب کی تاویل مین ہی قولہ تعالے وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً اور اسیطرح لِنُرْسِلَ
عَلَيْهِمْ حِجَارَةً یہ دونو قول اسپر دال ہین کہ جو شے اونپر بہیجی گئی وہ خود پتہر ہین نہ وہ ہوا جو اون کو پہینکتی ہے
مگر یہان جو ارسلنا علیہم حاصبا فرمایا سو یہ بات بتانے کو کہ پتہرون کا برسانا اور اون کا اون پر بہیجنا ہوا کے واسطے
سے تہا کہ ہوا نے اونپر پتہر چہوڑے قولہ تعالے الا آل لوط سے مراد حضرت لوط علیہ السلام ہین اور اون کی
دو دختر اور جو کوئی انکا تابع ہوا اس استثنا مین دو وجہین ہین ایک یہ ہے کہ متصل ہے یعنے حاصب سب
پر بہیجا گیا مگر اہل لوط کہ اونپر نہین بہیجا گیا دوسری وجہ یہ ہے کہ منقطع ہو ابو البقا اسی کے قائل ہین اسکی وجہ معلوم نہین
ہوئی کیونکہ انقطاع عبارت ہی عدم دخول مستثنے سی مستثنے منہ مین اور عدم انقطاع عبارت ہی دخول مستثنے سی مستثنے منہ مین حالانکہ یہ
داخل ہے اسکے سوا اور کچہ نہین یعنے مستثنے مستثنے منہ کی جنس سے ہے اسی لیے کہا ہے کہ قول بانقطاع
کلام مشکل ہے بالجملہ اللہ پاک نے فرمایا کہ نجات دی ہم نے لوط کے گہر والون کو وقت سحر مین پس
حرف با بمعنے فی ہے یا واسطے ملابستہ کے ہی یعنے اس حال مین کہ وہ متلبس ہونے والے ہتے
ساتہ سحر کے سحر بمعنے آخر شب ہی کسی نے کہا کہ سحر کلام عرب مین مختلط ہونا ہے رات کی
سیاہی کا اول روز کی سپیدی سے تو اوس مین رات کے آثار ہوتے ہین اور دن کے
آثار بہی کسی نے کہا سحر دو ہین ایک تو اعلے یہ فجر کے پہٹنے سے پہلے ہے اور ایک آخر
ہے وقت پہٹنے فجر کے سحر کا کلمہ منصرف ہوا اس لیے کہ نکرہ ہے اوس سے کسی شب معین و روز
معین کی سحر مقصود نہین ہے اور اگر معین مقصود ہوتی تو یہ کلمہ غیر منصرف ہوتا۔ زجاج و اخفش
وغیرہ ہمانے اسی طرح کہا ہے نعمۃ منصوب ہے بنا بر مفعول لہ یعنے نجات دی ہم نے اون کو واسطے
انعام کرنے کے ہماری طرف سے لوط ع پر اور اوسکے تابعین پر یا بنا بر مفعول مطلق ہے۔ نجّینا
کے معنے سے کیونکہ نجات دینا ایک انعام ہے یعنے انعام کیا ہم نے نجات دینے کا انعام
کرنے کر ہماری طرف سے کذلک نجزی من شکر یعنے جس طرح ہم نے جزا دی لوط ع کے گہر والون
کو کر ایمان و طاعت کر باعث اونکو عذاب سی بچا لیا اسی طرح ہم جزا دیتے ہین اوس شخص کو جس
نے ہماری نعمت کا شکر کیا اور اوسکا کفران نہ کیا مع اصل ایمان کے یا جس نے ایمان کے ساتہ
عمل طاعات کو ملایا ولقد انذرہم الآیۃ یعنے البتہ مقرر ڈرایا لوط ع نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے
بطشے سے مراد عذاب شدید و عقوبت بالغہ الٰہی ہے سو اونہون نے ڈرانے مین شک کیا اور اوس

کی تصدیق نہ کی۔ تماروا اتفالوا کا وزن ہے مریۃ بمعنے شک سے یا تماروا متضمن ہے معنی تکذیب کو یعنے مجادلہ و تکذیب کی اُسکے ڈرانے کی و لقد راودوہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ قوم لوط نے اُن سے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُنکو قدرت و قابو دین اپنے مہمانون پر جو کہ فرشتون مین سے اُنکے پاس آئی تھے تا کہ وہ اُن سے فجور کرین جیسے کہ اُنکی عادت خبیث تھی۔ مراودہ بمعنے طلب ہے یقال راودتہ عن کذا مراودۃ و رواد اسے اردتہ و رادالکلام یرودہ روادا اسے طلبہ المرۃ بعد المرۃ تو اب یہ معنے ہونگے کہ قوم نے اُنسے بار بار یہ بات طلب کی کہ مہمانون مین اور اُن مین تخلیہ کردین مراودۃ کی تفسیر سورہ یوسف مین گذر چکی ہے اللہ پاک نے فرمایا فطمسنا اعینہم طموس بمعنے دروس و انمحا ہے یعنے بوسیدہ ہونا مٹنا جیسا کہ مختار مین کہا ہے یعنے پہر کر دیا ہم نے اُنکی آنکھون کو ممسوحہ یعنے پونچھی ہوئی اُن کی کوئی دراڑ دکھائی نہین دیتی تھی جس طرح کہ ہوا نشانات کو مٹا دیتی ہے بہ سبب خاک کے جس کو اُن پر اُڑاتی ہے۔ کسی نے کہا کہ لے گیا اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھون کا نور مع باقی رہنے اُنکے کے اپنی صورت پر ضحاک نے کہا کہ طمس کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں پر تو انہون نے نہ دیکہا رسولون کو پس لوٹ گئے۔ فذوقوا عذابی و نذر یعنے پھر کہنے اُن سے کہا فرشتون کی زبان پر یا بنا بر ظاہر حال ذوقوا یعنے چکھو تم میرا عذاب اور میرا ڈرانا یعنی اس امر سے خبر ہے ای اذقتہم یعنے چکھایا مینے اُنکو اپنا عذاب۔ نذر سے مرادوہ عذاب ہے جسکے ساتھ حضرت لوط نے اُن کو ڈرایا و لقد صبحہم بکرۃ یعنے البتہ مقرر آیا اُنکو صبح کے وقت روز غیر معین سے عذاب مستقر یعنے ایک عذاب نازل ہونے والا اُنپر مستقر و دائم کہ اُن سے مفارق و منفک نہ ہوگا یہان تک کہ اُنکو پہونچا دیگا طرف عذاب آخرت کی قولہ تعالیٰ فذوقوا عذابی و نذر الآیہ ہر قصے مین جو اُسکی تکرار کی گئی سو منظور اس سے خبر دینا ہے اس بات کی کہ تکذیب ہر رسول کی مقتضی ہے نزول عذاب کی اور سننا ہر قصے کا مستدعی ہے نصیحت پذیر ہونے کا اور نئے سرے سے شروع کرتا ہے تنبیہ و ایقاظ کا تا کہ سہو و غفلت اُنپر غالب نہ ہو جائے اور اسی طرح قول تعالیٰ۔ فبای الاء ربکما تکذبان و قولہ تعالیٰ ویل یومئذ للمکذبین کا مکرر ذکر کرنا ہے اور اسی طرح اُنکی مثل اور مکرر کلمات کا حال ہے اور اس سورت مین جو یہ مکرر فرمایا کہ ہم نے آسان کیا قرآن کو واسطے سوچنے کے سو شاید اس تکرار کی وجہ آگاہ کرنا ہو اس بات پر کہ یہ ایک منت عظیم ہے کسی کو لائق نہین ہو کہ اسکے شکر سے غافل ہو۔ پہر اللہ پاک نے قوم فرعون کی تکذیب کا ذکر فرمایا و لقد جاء آل فرعون النذر ۔ کذبوا بایتنا کلہا فاخذنہم اخذ عزیز مقتدر ۔

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۞ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۞
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۞ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۞ اور پہونچے فرعون

والون پاس ڈرسنانے والے جہٹلائین ہماری نشانیان ساری پہر پکڑا ہمنے انکو پکڑ زبردست کی قابو مین
لیکر کیا تم مین جو منکر ہین کچہہ بہتر ہین اُن سب سے یا تمکو فارغ خطی لکہی گئی ورقون مین کیا کہتے ہین ہم
سب کا میل ہے بدلا لینے والی اب شکست کہاویگا میل اور بہاگینگے پیٹہہ دیکر بلکہ وہ گہڑی ہے
انکے وعدے کا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی انتہٰی ف اللہ پاک خبر دیتا ہے
فرعون کی اور اسکی قوم کی کہ اُنکے پاس اللہ کے رسول آئے موسیٰ علیہ السلام اور انکے بہائی ہارون
علیہ السلام بشارت لیکر اگر وہ ایمان لائین اور نذارت لیکر اگر وہ کفر کرین اور بڑے بڑے معجزون اور
متعدد نشانیون سے انکی تائید کی سو انہون نے اُن سب نشانیون کو جہٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو
ہلاک کرڈالا اُن مین سے نہ کوئی خبر دینے والا باقی رہا اور نہ عین واثر۔ پہر اللہ پاک نے فرمایا۔ اکفارکم
الآیہ یعنے او مشرکو قریش مین کے بہتر ہو اُنسے یعنے ان لوگون سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اُن مین کے
جو ہلاک کردیے گئے اس سبب سے کہ رسولون کی تکذیب کی اور کتابون کے منکر ہوئے کیا تم بہتر ہو یا وہ
کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی چہٹی ہے کہ تمکو کوئی عذاب و نکال نہ پہونچیگا پہر اللہ سبحانہ نے
انکی طرف سے خبر دی۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر یعنے کیا وہ یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ آپسمین ایک دوسرے
کی مدد کرینگے اور انکی جمعیت کفایت کریگی انکی طرف سے اُس شخص کو جو کہ اُنسے کسی بُرائی کا ارادہ کریگا
اللہ تعالےٰ نے فرمایا سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے عنقریب انکی جمعیت متفرق ہو جائیگی اور وہ مغلوب
ہونگے حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ اپنے ایک خیمہ
مین تہے بدر کے دن مین تجہے قسم دیتا ہون تیرے عہد و وعدکی اے اللہ اگر تو چاہے تو نہ پوجا جائے
بعد آج کے کبہی پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتہہ پکڑا اور عرض کیا کافی ہے آپ کو یا رسول
اللہ آپنے الحاح کیا اپنے رب پر پہر آپ نکلے اور آپ جست کرتے تہے زرہ مین اور فرماتے جاتے تہے
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ الآیہ اخرجہ البخاری وکذ رواہ والنسائی فی غیر موضع من حدیث خالد وھو
ابن مھران الحذاء دبہ عکرمہ رضہ کہتے ہین جبکہ سیہزم الجمع ویولون الدبر نازل ہوئی تو حضرت عمر رضہ نے کہا
ای جمع یہزم یعنے کونسی جمعیت مغلوب ہوگی حضرت عمر رضہ نے کہا پہر جب بدر کا دن ہوا تو مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ جست کرتے تہے زرہ مین اور فرماتے تہے سیہزم الجمع ویولون الدبر پس مینے
اُسکی تاویل پہچانی اُس دن اخرجہ ابن ابی حاتم۔ یوسف بن ماہک کہتے ہین مین حضرت عائشہ ام المومنین کے پاس

تہا تو فرمایا کہ نازل ہوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مکے مین اور مین ایک لڑکی تہی کہیل رہی تہی ۔

بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہے وامر کذا رواہ البخاری یہان مختصر اور رواہ فی فضائل القرآن مطولا

ولم یخرجہ مسلم کذا فی ابن کثیر ف نذر یا تو مصدر ہے بمعنے انذار کما تقدم یا جمع ہے نذیر بمعنے منذر کی یہ وہی نو نشانیان ہین جنکے ساتہہ موسے علیہ السلام نے اُنکو ڈرایا یہ قول اولے ہی بوجہ اس آیت کی کذبوا بایتنا کلہا کیونکہ یہ اُسکا بیان ہے مراد اسّے وہی نو نشانیان ہین جنکا ذکر گذر چکا ہے کسی نے کہا کہ مراد منذر سے حضرت موسے وحضرت ہارون علیہما السلام ہین اور اُنکے سوا اور انبیاء یعنے البتہ آیا فرعون والون کو ڈرانا یا آئے اُنکو امور ڈرانے والے یا رسول ڈرانے والے تو وہ ایمان نہ لائے بلکہ ہماری ساری آیتون کی تکذیب کی پس پکڑا ہمنے اُنکو عذاب سے مثل پکڑنے اُس شخص کی جو کہ اپنے انتقام مین قوی وغالب ہے اور اُنکے ہلاک کرنے پر قادر ہے جسکو کوئی شئے عاجز نہین کرتی، پہر اللہ پاک نے کفار مکہ کو ڈرایا پس فرمایا کیا تمہارے کفار بہتر ہین اُن کفار سے استفہام انکاری بمعنے نفی ہے یعنے اُو مکے والو یا او عرب کے گروہ تمہارے کفار بہتر نہین ہین اگلی امتون کے کفار سے جو کہ بسبب کفر کے ہلاک کر دیے گئے پہر تم کیونکر طمع کرتے ہو عذاب سے سالم رہنے مین حالانکہ تم تو بدتر ہو اُن سے حضرت ابن عباس رض کہتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہین ہین تمہارے کفار بہتر قوم نوح وقوم لوط سے کسی نے کہا کہ قوم عاد وثمود وفرعون اور اُسکی قوم سے پہر اللہ پاک نے اس سے اضراب کیا اور بوجہ دیگر اُنکے عاجز کرنے کی طرف انتقال کیا یہ وجہ زیادہ تر سخت ہی پہلی توبیخ سے پس فرمایا کیا تمہاری واسطے کوئی برات یعنے فارغخطی ہے اُن کتابون مین جو انبیاء پر اُتاری گئی ہین مطلب یہ ہے کہ کتب انبیاء مین سے کسی کتاب مین اُنکے واسطے برات نہین ہے عذاب سے جب بات یون ہے تو پہر کیون نبی و قرآن کی تکذیب کرتے ہو اور شرک وکفر پہ جمتے ہو۔ پہر اس تبکیت و توبیخ سے اضراب کرکے بوجہ دیگر اور توبیخ کی طرف انتقال کیا پس فرمایا کیا وہ کہتے ہین نحن جمیع منتصر یعنے ہم ایک ایسی جماعت ہین کہ ہماری کثرت عدد وقوت کی وجہ سے کوئی ہمارے مقابلے کی طاقت نہین رکہتا ہے یا یہ معنے ہین کہ ہمارا کام مجتمع ہے ہم مغلوب ہونگے کلبی نے کہا معنے یہ ہین نحن جمیع امرنا ننتصر من اعدائنا ولا نرام ولا نضام یعنے ہمارا کام مجتمع ہے ہم اپنے دشمنون سے بدلا لینے ہین ہماری قوت وشوکت کی مارے کوئی ہم سے مقابلے کا قصد نہین کرتا ہے اور نہ ہمپر جور وظلم کرسکتا ہے باعتبار لفظ جمیع ولموافقت رؤس آیات منتصر کو مفرد ذکر کیا ہے یا یہ معنے مراد لو کہ نحن کل واحد منا منتصر یعنے ہم مین کا ہر واحد بدلا لینے والا ہے پس اللہ پاک نے اس قول کا یون رد فرمایا سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے عنقریب ہزیمت دیا جائیگا گروہ کفار مکہ کا

یا علی العموم کفار عرب کا اور بہاگین گے پیٹھ دیکر۔ اللہ پاک نے بدر کے دن انکو ہزیمت دی اور پیٹھ دیکر
بہاگے اور شرک کے سردار اور کفر کے عمائد قتل کیے گئے فللہ الحمد یہ بات منجملہ علامات نبوت ہی حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بدر کے دن تہا انہون نے کہا نحن جمیع منتصر اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ جمہور نے
سیہزم بیائے تحتیہ بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور کسی نے سنہزم بنون وکسر زای ونصب الجمع۔ اور کسی نے بیائے
تحتیہ بصیغہ معروف اور کسی نے بتائے فوقیہ بنابر خطاب بصیغہ معروف پڑہا ہے لوگون کو جمہور نے بیای تحتیہ اور
کسی نے بتائے فوقیہ بنابر خطاب۔ دبر سے مراد جنس ہے اور وہ ادبار کے معنے مین ہی کسی نے کہا کہ
بوجہ رؤس آیات کے واحد لایا گیا۔ کسی نے کہا کہ مفرد لانے مین اس طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ پیٹھ دینے
اور ہزیمت کہانے مین مثل نفس واحد کے ہین سو ہزیمت سے کوئی پیچہے نہ رہے گا اور نہ لڑائی کے واسطے
ثابت رہیگا پس وہ اس بات مین مثل ایک شخص کی ہین قولہ تعالے۔ بل الساعۃ موعدہم یعنی
بلکہ قیامت بعد بدر کے انکے عذاب اخروی کے وعدے کا وقت ہی اور یہہ عذاب ہونیوالا دنیا
مین قتل و قید و قہر سے وہ پورا عذاب نہین ہی جسکا انکو وعدہ دیا گیا ہے یہ تو صرف ایک مقدمہ ہے
اسکے مقدمات سے اور ایک طلیعہ ہے اسکے طلائع سے اسی لیے یون فرمایا والساعۃ ادہی وامر
یعنی اور عذاب قیامت کا بزرگتر ہے ضرر مین اور سخت تر ہے موقف بدر سے اور زیادہ تر تلخ ہے
عذاب دنیا سے ادہی ماخوذ ہے دہاء سے دہاء بمعنے نکر و فظاعۃ ہے یعنی امر ناشناسا شدید
ہولناک یقال دہاہ امر کذا اے اصابہ دہوا ودہیا والداہیۃ الامر المنکر الذی لا یہتدی لدوائہ و
بجای ادہی نہ فرمایا بلکہ بمقام ضمیر مین اسم ظاہر رکہا سو منظور اس سے ساعت کی زیادت تہویل ہے
کذا فی فتح البیان اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ
ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝
اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ جو لوگ گنہگار
ہین غلطی مین ہین اور سودے مین جس دن گہسیٹے جاوینگے آگ مین اوندہے منہ چکہو مزہ آگ کا ہم نے
ہر چیز بنائی پہلے ٹہیرا کر اور ہمارا کام یہی ایک دم کی بات ہے جیسے لپک نگاہ کی اور ہم کہپا چکے ہین تمہارے
ساتہہ والون کو پہر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز انہون نے کی ہے لکہی گئی ورقون مین اور ہر چہوٹی
اور بڑی لکہنے مین آ چکی جو لوگ ڈر والے ہین باغون مین ہین اور نہرون مین بیٹہے سچی بیٹہک مین
نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے مجرمون کی کہ وہ گمراہی

مین پڑے ہین حق سے اور سودا مین ہین بہ سبب ان شکون کے جن مین وہ ہین اور بہ سبب
اضطراب کے رایون مین یہ بات شامل ہے ہر کافر کو اور ہر مبتدع کو ساری فرقون مین سے جو کہ اس
وصف کے ساتھہ متصف ہوا ہے پہر فرمایا جس دن گہسیٹے جاوینگے آگ مین اوندہے مُنہ یعنے جیسے
وہ تہے سعر و اضطراب و تردد مین اُسنے اُنکو آگ کا وارث بنایا اور جیسے وہ گمراہ تہے گہسیٹے جاوینگے
اُسمین اپنے مُنہ کے بل نہ جانین گے کہان جاتے ہین اور توبیخ و سرزنش کرنے کو اُنسے کہا جائیگا
چکہو مزہ آگ کا قولہ تعالےٰ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ کقولہ تعالےٰ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ
تَقْدِيرًا وکقولہ تعالی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ یعنے اُسنے مقدر کی قدر اور راہ بتائے خلائق کو طرف اُسکی اور اسی لیئے ائمہ سنت استدلال
کرتے ہین اس آیت کریمہ سے اللہ کی قدر کی اثبات پر جو سابق ہو چکی ہے واسطے اُسکی خلق کے اور وہ اُسکا
جاننا ہے اشیاء کو قبل اُنکے ہونے کے اور لکہنا اُسکا ہے اُن کو قبل مبرم ہونے اُنکے کے یہ آیت اور اُسکی
مثل اور آیتین اور جو اسکے معنے مین احادیث ثابتہ وارد ہوئی ہین ان سب نے رد کیا ہے فرقہ قدریہ پر جو کہ اواخر
عہد صحابہ مین نکلا حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہ مقام اور جو حدیثین اسمین وارد ہوئی ہین ہمنے اُسپر مفصل کلام
کیا ہے کتاب الایمان صحیح بخاری کی شرح مین رحمہ اللہ تعالےٰ اور یہان وہ احادیث ذکر کرتے ہین جو کہ
اس آیت کریمہ سے متعلق ہین (۱) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ مشرکین قریش آئے طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہگڑتے تہے آپ سے قدر مین اسپر یہ آیہ یوم یسحبون تا بقدر نازل ہوئی اخرجہ الامام احمد وہکذا رواہ
مسلم والترمذی وابن ماجہ (۲) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین نہین اُتری یہ آیتین ان المجرمین
تا بقدر مگر اہل قدر مین اخرجہ البزار (۳) زرارہ حضرت صلعم سے راوی ہین کہ آپ نے یہ آیت پڑہی ذوقوا مس
سقر انا کل شئ خلقناہ بقدر۔ فرمایا نازل ہوئی کچہہ لوگون مین میری امت کے جو ہون گے آخر زمانے مین
تکذیب کرینگے اللہ کی قدر کی رواہ ابن ابی حاتم (۴) عطا بن ابی رباح کہتے ہین مین آیا حضرت ابن عباس
کے پاس اور وہ کہینچ رہے تہے زمزم سے یعنے پانی کے ڈول اور اُنکے نیچے کے کپڑے تر ہو گئے تہے
تو مینے اُن سے کہا معترض کلام کیا گیا قدر مین تو فرمایا کیا اُنہون نے اُسکو کیا مینے کہا ہان فرمایا قسم
ہے اللہ کی نہین اُتری یہ آیت مگر اُن مین ذوقوا تا بقدر وہ لوگ بدترین اس امت کی ہین سو تم مت
عیادت کرو اُنکے بیمارون کی اور مت نماز پڑہو اُنکے مردون پر اگر مین دیکہون کسی کو اُن مین سے تو نچ
اُسکی دونو آنکہین پہوڑ ڈالون اپنی ان دو انگلیون سے رواہ ابن ابی حاتم وقد رواہ الامام احمد من
وجہ آخر وفیہ مرفوع وہ یہ ہے (۵) کہ محمد بن عبید مکی حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے راوی ہین کہا اُنسے

کہا گیا کہ ایک شخص نے ہم پر قدوم کیا ہے وہ تکذیب کرتا ہے قدر کی تو فرمایا تم مجھے اسکو بتاؤ
اور آپ نابینا تھے لوگوں نے عرض کیا اے ابو عباس آپ اسکو کیا کرو گے فرمایا قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ
مین میری جان ہے البتہ اگر مینے اُس سے قابو پایا تو البتہ مین اسکی ناک کاٹ کہاؤن گا یہان تک
اُسے کاٹ ڈالون گا اور البتہ اگر اسکی گردن میرے ہاتھ مین پڑ جائے گی تو البتہ اسکو توڑ ڈالون گا
بس بے شک مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کانّی بنساء
بنی فہر یطفن بالخزرج تصطفق الیاتهن مشرکات یہ اول شرک ہے اس امت کا قسم
ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ لے پہونچے گی اُن کو انکی سوء رای یہانتک کہ نکالین گے
اللہ کو اس سے کہ وہ ہووے کہ اُس نے مقدر کی ہو کوئی خیر جیسا کہ نکالا اسکو اس سے کہ وہ ہووے
کہ اُسنے مقدر کیا ہو کسی شر کو (۶) نافع کہتے ہین کہ حضرت ابن عمر رض کا ایک دوست تھا اہل شام مین
سے اسکو خط کتابت کرتے تھے پس حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے اسکی طرف لکہا ہے مجھے یہ بات پہونچی ہے
کہ تو نے گفتگو کی ہے کسی شئے مین قدر سے سو تو اس سے حذر کر کہ میری طرف لکھے پس بے شک مینے
سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے عنقریب ہونگی میری امت مین قومین کہ تکذیب
کرینگی قدر کی رواہ الامام احمد ورواہ ابوداؤد عن احمد بن حنبل (۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر امت کے ایک مجوس ہین اور مجوس
میری امت کی وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ قدر نہین ہے اگر وہ بیمار ہون تو مت عیادت کرو انکی اور اگر وہ
مر جائین تو مت حاضر ہو واُنکی کو اخرجہ الامام احمد (۸) نافع حضرت ابن عمر رض سے راوی ہین کہا مینے
سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس اُمت مین مسخ ہو گا خبردار
اور وہ قدر کے مکذبین مین ہے اور زندیقیہ مین اخرجہ الامام احمد ورواہ الترمذی وابن ماجہ من حدیث
ابن صخر حمید بن زیاد بہ وقال الترمذی حسن صحیح غریب (۹) طاؤس یمانی کہتے ہین مین نے ابن عمر
کو سُنا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر شئے ساتھ قدر کے ہے یہان تک کہ عجز و کیس
اخرجہ الامام احمد ورواہ مسلم متفردًا بہ من حدیث مالک (۱۰) حدیث صحیح مین ہے کہ مدد چاہ ساتھ اللہ
کے اور عاجز مت ہو پھر اگر پہونچے کوئی امر تو کہہ قدر اللہ وما شاء فعل یعنے اللہ نے مقدر کیا اور جو چاہا
وہ کیا اور مت کہا اگر مین کرتا تو البتہ ایسا ہوتا پس بیشک لو کہولتا ہے عمل شیطان کا (۱۱) حضرت
ابن عباس رض کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے فرمایا اور جان رکھ کہ امت
اگر جمع ہون اس پر کہ تجھے نفع پہونچائین ساتھ کسی شئے کے جس کو اللہ نے تیرے واسطے نہین لکہا ہے

تو وہ تجھے نفع نہ پہنچائینگے اور اگر وہ جمع ہوں اسپر کہ تجھے ضرر پہنچائیں ساتھہ کسی شے کے جسکو اللہ نے
تجھپر نہیں لکھا ہے تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچائینگے سوکھہ گئی قلم اور لپیٹ دیے گئے صحیفے ١٢ عبادہ بن ولید
بن عبادہ کہتے ہیں مجھے حدیث کی میرے باپ نے کہا میں داخل ہوا عبادہ پر اور وہ بیمار تھے میں خیال کرتا
تھا اُن میں موت کا تو میں نے کہا اے میرے باپ تم مجھے وصیت کرو اور کوشش کرو واسطے میرے تو کہا
مجھے بٹھاؤ پھر جب انکو بٹھایا تو کہا اے میرے بیٹے تو مزہ نہ پائیگا ایمان کا اور نہ پہنچیگا حق حقیقت علم باللہ کو
یہانتک کہ ایمان لائے تو ساتھہ قدر کے اسکی خیر اور اسکا شر میں نے کہا اے میرے باپ کیونکر ہو واسطے
میرے یہ کہ میں جان لوں کیا ہے قدر کی خیر اور اسکا شر کہا تو یہ جانے کہ جو شے تجھہ سے چوک گئی نہیں ہے
وہ کہ تجھے پہونچے اور جو شے تجھے پہنچی نہیں ہے وہ کہ تجھسے چوکی اور میرے بیٹے بیشک میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اول وہ شے جو اللہ نے پیدا کی قلم ہے پھر اُس سے فرمایا لکھہ تو وہ چلا
اُس گھڑی میں ساتھہ اُس شے کے جو ہونے والی ہے روز قیامت تک اے میرے بیٹے اگر تو مرا اور نہیں ہے
تو اسپر تو داخل ہوا آگ میں رواہ الامام احمد ١٣ حضرت علی بن ابیطالب رضی سے مرفوعاً مروی ہے نہیں ایمان
لائیگا کوئی یہانتک کہ ایمان لائے چار چیزوں پر گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
اور یہ کہ میں بیشک اللہ کا رسول ہوں اُسنے بھیجا ہے مجھکو ساتھہ حق کے اور ایمان لائے بعث بعد الموت
پر اور ایمان لائے قدر پر اسکی خیر اور اسکا شر ١٤ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے
کہ اللہ نے لکھا مقادیر خلائق کو قبل اسکے کہ پیدا کرے آسمانوں کو اور زمین کو پچاس ہزار برس اور تب سے
زیادہ کیا اور تھا عرش اسکا پانی پر رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب پھر اللہ پاک نے خبر دی اپنی نفوذ
مشیت کی خلق میں جس طرح کہ خبر دی اپنے نفوذ قدر کی اُن میں پس فرمایا وما امرنا الا واحدۃ یعنے ہم جو حکم
کرتے ہیں کسی شے کا سو صرف ایکبار محتاج نہیں ہوتی دوسری بار کی تاکید کیطرف پس جس چیز کا ہم
نے حکم دیا وہ حاصل موجود ہو جاتی ہے جیسے پلک نگاہ کی طرفۃ العین تاخیر نہیں کرتی بعض شعراء
نے کیا خوب کہا ہے ؎

اِذَا مَا اَرَادَ اللّٰہُ اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ قَوْلَۃً فَیَکُوْنُ

قولہ تعالی ولقد اہلکنا اشیاعکم یعنے البتہ مقرر تمہاری امثال و سلف اگلی امتوں میں سے کہ جنہوں نے رسولوں
کی تکذیب کی ہم انکو ہلاک کر چکے ہیں پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا اُس عذاب سے جسکے شایان تھے
اللہ تعالے نے انکو رسوا کیا اور اُنکے لیے مقدر فرمایا کما قال تعالی وَحِیْلَ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَہُوْنَ کَمَا
فُعِلَ بِاَشْیَاعِہِمْ مِّنْ قَبْلُ قولہ تعالی وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ یعنے ہر شے جو انہوں نے کی وہ لکھی

ط ١٢ رواہ الترمذی عن یحیی بن موسی البلخی عن ابی داود الطیالسی عن عبد الواحد بن سلیم عن عطاء بن ابی رباح عن الولید بن عبادہ عن ابیہ وقال حسن صحیح غریب سنہ ١٣ قال سفیان الثوری عن منصور عن ربعی بن خراش عن رجل عن علی منہ ١٣ وکذا رواہ الترمذی من حدیث النضر بن شمیل عن شعبۃ عن منصور عن ربعی عن علی فذکرہ وقال ہذا عندی اصح وکذا رواہ ابن ماجہ من حدیث شریک عن منصور عن ربعی عن علی ١٢ منہ ١٢١٢ ١٢

اور نہیں

ہوئی ہے اُنپر کتابوں مین جو ملائکہ علیہم السلام کے ہاتہوں مین ہین وکل صغیرٍ وکبیرٍ مستطر یعنے ہر چہوٹا بڑا اُنکے اعمال سے جمع کیا ہوا ہے اُنپر اور لکھا ہوا ہے اُن کے صحیفون مین نہین چہوڑتا ہے کسی چہوٹے کو اور نہ کسی بڑے کو مگر اُسکا شمار کر لیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تہے او عائشتہ بچ تو محقرات ذنوب سے پس بیشک اُنکے واسطے اللہ کی طرف سے ایک طالب ہے اخرجہ الامام احمد و رواہ النسائی و ابن ماجہ من طریق سعید بن مسلم بن مالک المدنی وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم وغیرہم وقد رواہ الحافظ ابن عساکر فی ترجمۃ سعید بن مسلم ہذا من وجہ آخر پہر سعید نے کہا پس مین نے یہ حدیث بیان کی عامر بن ہشام سے تو مجہسے کہا خرابی ہو نیری او سعید بن مسلم البتہ مقرر حدیث کی مجہکو سلیمان بن مغیرہ نے کہ اُنہی کوئی گناہ کیا سو اُسکو چہوٹا سمجہا پس اُنکی خواب مین ایک آنے والا آیا تو کہا او سلیمان سه

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ صَغِيْرًا	إِنَّ الصَّغِيْرَ غَدًا يَعُوْدُ كَبِيْرًا
إِنَّ الصَّغِيْرَ وَلَوْ تَقَادَمَ عَهْدُهُ	عِنْدَ الْإِلٰهِ مُسَطَّرٌ تَسْطِيْرًا
فَازْجُرْ هَوَاكَ عَنِ الْبِطَالَةِ لَا تَكُنْ	صَعْبَ الْقِيَادِ وَشَمِّرَنْ تَشْمِيْرًا
إِنَّ الْمُحِبَّ إِذَا أَحَبَّ إِلٰهَهُ	طَارَ الْفُؤَادُ وَأُلْهِمَ التَّفْكِيْرًا
فَاسْأَلْ هِدَايَتَكَ الْإِلٰهَ فَتَتَّئِدْ	فَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا

قولہ تعالی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ یعنی اللہ سے ڈرنے والے باغون مین ہین اور نہر دن مین برخلاف اُسکے جسمین شقی لوگ ہین ضلال و سعر مین اور گہسیٹے جاتے ہین نار کے اندر اُنکے مونہہ کے بل مع توبیخ وتقریع وتہدید کے فی مقعد صدق یعنی اللہ تعالی کی دار کرامت و رضوان وفضل و امتنان مین اور اسکے جود و احسان مین عند ملیک مقتدر یعنے نزدیک بڑے بادشاہ کے جو کہ اشیاء کا خالق ہے اور اُنکا مقتدر ہے اور قدرت کہنے والا ہے اُس شی پر جسکو چاہتا ہے اُن اشیاء مین سے جن کو لوگ طلب کرتے ہین اور چاہتے ہین حضرت عبداللہ بن عمرو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہین کہ مقسطین اللہ کے نزدیک منبرون پر ہین نور کے رحمن کی جانب راست اور اُسکے دونون ہاتہہ راست ہین وہ لوگ جو عدل کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گہر والون مین اور اُسمین جسکے وہ والی ہوے اخرجہ الامام احمد والفرد باخراجہ مسلم والنسائی من حدیث سفیان بن عیینۃ باسنادہ مثلہ آخر تفسیر سورۃ اقتربت ولله الحمد والمنۃ وبہ التوفیق والعصمۃ کذا فی ابن کثیر ف ان المجرمین الآیہ کا یہ مطلب ہی کہ بے شک مشرکین جانے مین اور دوری مین ہین حق سے اور آگ مین جو اُنپر دہکائی جاتی ہے کسی نے کہا کہ گمراہی کے اندر ہین دنیا مین اور دہکائی گئی آگ کے اندر ہین آخرت مین کسی نے کہا کہ گمراہی مین ہین راہ جنت سی

اور آخرت کے عذاب مین ہین یا ہلاک ہین ہین اور آگون کے اندر ہین آخرت مین تفسیر سعر کی اسی
سورت مین اول گذر چکی ہے اُس کے اعادے کی ضرورت نہین ہے یوم یسحبون الآیہ ظرف
ہے ماقبل کا یعنے مجرمین ضلال وسعر مین ہین جس دن کہ گھسیٹے جاوینگے آگ مین اپنے موہنہ کے بل
یا ظرف ہے قول کا جو اُس کے بعد مقدر ہے ای یوم یسحبون یقال لہم یعنے جس دن گھسیٹے جاوینگے
اُنسے کہا جائیگا ذوقوا مس سقر یعنے چکھو تم اُس کی گرمی اور اسکی عذاب کی شدت یہ مثل
قول عرب کی ہے کہ وجد مس الحمی و ذاق طعم الضرب یعنے پائی گرمی تپ کی اور چکھا مزہ
مار کا کرخی نے کہا کہ مس سقر مجاز ہے اصابت نار سے بعلاقہ سببیت تقریر
کشاف سے ظاہر یہ ہے کہ استعارہ بالکنایہ کے باب سے
ہے سقر علم جہنم کا غیر منصرف ہے بسبب تانیث و تعریف کی ماخوذ ہے سقرتہ
النار اذا لوحتہ سے انا کل شیء خلقناہ بقدر یعنے پیدا کیا اللہ پاک نے ہر شے کو اشیا مین سے
در انحال کہ تلبس ہے ساتھ قدر کے جس کو اوس نے قدر کیا اور ساتھ قضا کے جس کو اُس نے
قضا کیا سابق ہوی اُس کی علم مین لکھی گئی لوح محفوظ مین قبل اُس کے وقوع کی قدر یعنے تقدیر
ہے جمہور نے بنصب کل پڑہا ہے بنا بر اشتغال اور ابو السماک نے برفع لوگون نے نصب کو
ترجیح دی ہے بلکہ بعض نے اُسکو واجب کیا ہے کہا اس لیے کہ رفع موہم ہو اوس شے کا
جو کہ قواعد اہل سنت کی بنا پر جائز نہین ہے یعنے جب کل شے مرفوع ہوگا تو مبتدا ٹہیریگا اور
خلقنا کل کی یا شے کی صفت ہوگی اور بقدر اُس کی خبر اور اب اُس کا ایک مفہوم ہوگا
جو کہ متامل پر مخفی نہین ہے پس یہ لازم آویگا کہ وہان ایک ایسی شی ہو جو کہ نہ اللہ تعالے
کی مخلوق ہے اور نہ ساتھ قدر کے ہے بعض نے اسی طرح اُسکی تقریر کی ہے ابو البقا نے
کہا کہ نصب صرف اس لیے اولے ہوا کہ وہ دال ہے عموم خلق پر اور رفع اُس کی عموم پر دال
نہین ہے بلکہ اس کو مفید ہے کہ ہر شے جو مخلوق ہے تو وہ ساتھ قدر کے ہے اور نصب کل
کا جو عموم پر دال ہے سو صرف اس لیے کہ تقدیر یہ ہے انا خلقنا کل شی خلقناہ بقدر پس خلقناہ
تاکید و تفسیر ہے خلقنا مضمر کی جو کہ ناصب ہے کل شے کا سو یہ لفظ عام ہے عام ہوتا ہے ساری
مخلوقات کو اس جگہ ہمین کا ایک کلام مبسوط ہے اسکی تطویل کرنیکی چندان ضرورت نہین ہے
قدر کے باب مین صحیح وضعیف حدیثین وارد ہوئی ہین اُنکا ذکر اول ہو چکا ہے ایک حدیث
حضرت جابر کی مرفوعا یہ ہے نہین ایمان لاویگا ایک تمہارا یہانتک کہ ایمان لاوے ساتھ قدر

کے اخرجہ الترمذی و ابن ماجہ نووی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین جان رکھو کہ اہل حق کا مذہب
قدر کا اثبات ہی معنے اوس کے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے مقدر کیا اشیا کو قدم مین اور اللہ پاک نے یہ جان
لیا کہ وہ آیندہ واقع ہونگی ان وقتون مین جو کہ اللہ کے نزدیک معلوم ہین اور صفات مخصوصہ
پر پس اشیا واقع ہوتے ہین موافق اوس کے جو اللہ تعالے نے مقدر کیا ہے فرقہ قدریہ نے اس کا
انکار کیا اور یہ زعم کیا کہ اللہ پاک نے اون کو مقدر نہین کیا اور نہ اوس کا علم اون کے ساتھ متقدم ہوا
اور وہ مستانفۃ العلم ہین یعنے اللہ پاک جو اون کو جانتا ہے سو صرف بعد اون کے وقوع کے اور
جہوٹ بولے اللہ پاک پر اللہ تعالے اونکی باطل باتون سے برتر و منزہ ہے اس فرقے کا نام قدریہ
رکھا گیا اس لیے کہ وہ منکر ہین قدر کے متکلمین مین کی اصحاب مقالات نے کہا کہ فرقہ قدریہ جو کہ اس
قول شنیع باطل کی قائل ہین وہ منقرض ہو چکے اہل قبلہ مین سے اس پر کوئی باقی نہین رہا
اور متاخر زمانون مین قدریہ ہو گئے اعتقاد رکہتے ہین اثبات قدر کا لیکن یہ کہتے ہین کہ خیر اللہ کی طرف
سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے اللہ تعالے ان کے قول سے منزہ و پاک ہے خطابی نے
کہا بہت سے لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ قضا و قدر کے معنے جبر و قہر کرنا ہے اللہ کا بندے کو اوس شے
پر جس کو اوس نے مقدر کیا ہے اور قضا کیا ہے حالانکہ بات ویسی نہین ہے جیسے وہ وہم کرتے ہین اسکے
معنے جو ہین سو صرف خبر دینا ہے اللہ تعالے کی تقدم علم کی ساتھ اوس شے کے جو ہوتی ہے بندون کی
اکساب و افعال سے اور صدور اون کا اوس کی تقدیر سے اور اوس کی خلق سے اون کی خیر اور
شر کہا اور قدر اسم ہی واسطے اوس شے کے جو صادر ہوئی مقدر ہو کر قادر کے فعل سے بقال قدرت
الشئ او قدرتہ بتخفیف و تشدید یہ دونون ایک معنی مین ہین اور قضا اس مین اوسکی معنے ہین خلق
کے کقولہ تعالے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ای خلقہن وقد تظاہرت الادلۃ القطعیۃ من
الکتاب والسنۃ واجماع الصحابۃ واہل العقد والحل من السلف والخلف علی اثبات
قدر اللہ تعالی وسبحانہ وقد قرر ذلک ائمۃ المتکلمین احسن تقریر بالادلۃ القطعیۃ
السمعیہ والعقلیۃ واللہ تعالی اعلم کذا ذکرہ الخازن قولہ تعالی وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ
کا یہ مطلب ہے کہ نہین ہے امر ہمارا واسطے کسی شے کے جس کے وجود کا ہم ارادہ کرتے ہین مگر مرۃ واحدۃ
یعنے ایک بار یا فعلۃ واحدۃ یعنے ایک فعل مراد وجود مین لانا ہے بدون کسی محنت و مشقت کے یا کلمۃ واحدۃ سے
مراد کن کہنا ہے یعنے جب کن کہا تو فوراً وہ شے ہو گئی اس مین کسی طرح کی مراجعت نہین ہے پس اس
بنا پر جس وقت اللہ پاک نے ارادہ کیا کسی شے کا تو اوس سے فرمایا ہو جا پس وہ ہو گئی اب یہان فرق ظاہر ہو گیا

ارادہ و قول مین پس ارادہ تو قدر ہے اور قول قضا ہے وما امرنا الا واحدۃ مین بیان ہے اس بات کا کہ تکرار قول
کیطرف کچھ حاجت نہین ہے بلکہ یہ اشارہ ہے طرف نفاذ امر کے کسی نے کہا کہ مراد امر سے قیامت ہے کلمح
بالبصر یعنے اللہ پاک کا امر اپنی سرعت مین مثل پلک مارنے کے ہے لمح کہتے ہین بعجلت و سرعت نظر کرنے کو
صحاح مین کہا ہے لمحہ و المحہ اذا ابصرہ بنظر خفیف و الاسم اللمحہ پس مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک تمہارے
پر اپنے پلک مارنے مین کچھ کلفت نہین ہوتی ہے اسی طرح ہمارے نزدیک ساری افعال ہین بلکہ اس سے
بھی زیادہ سہل و آسان کلبی نے کہا نہین ہے امر ہمارا ساتھ آنے قیامت کی جلدی مین مگر مثل پلک مارنے
کے ہے ولقد اہلکنا اشیاعکم یعنے ہم ہلاک کر چکے ہین اُن کو جو تمہاری مشابہ و نظیر تھے کفر مین امتون مین سے
کسی نے کہا کہ تمہاری اتباع و اعوان کو اور تم پر قدرت ویسی ہے جیسی اون پر قدرت تھی سو تم ڈرو اس سے
کہ تم کو پونہچے جو اُن کو پونہچا اور اسی لیے اس سے یہ قول متسبب ہوا کہ فہل من مدکر یعنے پھر ہے کوئی نصیحت
قبول کرنیوالا کہ نصیحت و وعظ سے اثر پذیر ہو اور جانے کہ یہ حق ہے تو عقوبت سے ڈرے اور اس سے
کہ اُس پر وہ عذاب نازل ہو جو اگلی امتون پر نازل ہو چکا ہے وکل شیء فعلوہ فی الزبر یعنے جو کچھ نیک یا بد امتون
نے کیا ہے وہ سب لکھا ہے لوح محفوظ مین یا حافظین کی کتابون اور دفترون مین وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی
سطر لسیطر سطر الکتب و اسطرہ مثلہ یعنے ہر شئے اعمال و اقوال و افعال خلق سے اور جو کچھ ہونے والا ہے یہ سب
لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین اس کا صغیرہ و کبیرہ و جلیل و حقیر حضرت ابن عمرؓ نے مستطر کی تفسیر مین فرمایا مسطور
فی الکتاب پھر جب اللہ پاک اشقیا کے ذکر سے فارغ ہوا تو سعدا کا حال ذکر کیا پس فرمایا ان المتقین فی
جنات و نہر مراد نہر سے جنس ہے واسطے مناسبت جمع جنات کے لفظ بین جو مفرد لایا گیا سو صرف
واسطے موافقت رؤس آیات کے جمہور نے اسیطرح پڑھا ہے یہ شامل ہر جنت کی نہرون کو جو کہ پانی
اور شراب اور دودہ اور شہد سے ہین کسی نے بسکون ہا پڑھا ہے فتح و سکون ہا دو لغت ہین کسی
نے بضم نون و ہا بصیغہ جمع یہ قرأت شاذ ہے معنے یہ ہین کہ متقی لوگ بساتین مختلفہ و جنات متنوعہ
و انہار متفرقہ مین ہین کسی نے کہا کہ نہر بمعنے سعت و فراخی و روشنی ہے اسی معنے سے نہار بمعنے روز ہے
یعنے وہ باغون مین اور فراخی و روشنی مین ہین ان کی یہان رات نہین ہے لیکن قول اول اولی ہے فی
مقعد صدق اضافہ موصوف الی الصفۃ کے باب سے ہے یعنے مجلس حق و مکان پسندیدہ مین جس میں
نہ لغو ہے نہ کذب نہ گناہ یعنے جنت مراد مقعد سے جنس ہے عثمان بتی نے مقاعد بجمع پڑھا ہے یہ
قرأت شاذ ہے عند ملیک مقتدر یعنے نزدیک بادشاہ کے کہ جس کا ملک عزیز و واسع ہے قدرت
والا ہے اوس شئے پر جس کو چاہتا ہے کوئی شئے اُس سے عاجز نہین کرتی ہے کلمہ عند اس جگہ کنایہ ہے

ساعۃ کی ۔ یعنے نزدیک
ہے اس کے اس پار
اتفاق ہے اس وزن
کے نصب مین نسبت
میں فعلو بموجب
معنی تعلیق کے بعد
کر کے فی الزبر کے
حلاف واقع ہے
نیک یا بد
میں کہا ہوا
ان کو نہین ... ہی
بیان ... مین ...
نہیں ... کی ...

یعنی مقصود وہی ہے
۱۲ منہ ۲
مجاہد و اعرج و ابو سماک
۱۲ منہ ۳
یعنے
ابو مجلز و ابو نہیک و
اعرج و طلحہ بن مصرف
و قتادہ ۱۲ منہ
یعنے مختلف انواع
و اقسام کے باغ اور
چلتے پانی کی نہرین
۱۲ منہ
۱۲
۱۲

کرامت وشرف منزلت وتقریب رتبہ سے یعنے وہ مقرب ہین نزدیک اس ذات پاک کی جسکا امر ملک واقتدار مین برتر ہے باین طور کہ سمجھ کہا گیا ہے فہم والون پہ دونون اسمون کو نکرہ لانے مین یہ فائدہ ہے کہ یہ بات معلوم ہو کہ کوئی شے نہین ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ اوس کی ملک وقدرت کے تحت مین ہے وہو علے کل شئ قدیر واللہ اعلم کذا فی فتح البیان الحمد للہ والمنۃ کہ اس صورت کی تفسیر بروز شنبہ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ ہجری وقت شب قریب دو ساعت تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے آمین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الرحمن

اس سورۃ مبارکہ کی چھہتر یا اٹہتر آیتین ہین اور یہ مکی ہے قرطبی نے کہا کہ حسن وعروہ بن الزبیر وعکرمہ وعطا وجابر رضی اللہ عنہم کے قول مین ساری سورت مکی ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا مگر اس مین کی ایک آیت یعنے قولہ تعالے یسالہ من فی السموات والارض الآیہ صواب اس قول یہ ہے کہ مگر دو آیتین جیسی کہ غزنوی نے اسکی تصریح کی ہے اور دو آیتین یہ ہین یسالہ الی قولہ کل یوم ہو فی شان یہ ایک آیت ہوئی فبای آلاء ربکما تکذبان یہ دوسری آیت ہے حضرت ابن مسعود ومقاتل نے کہا کہ یہ ساری سورت مدنی ہے لیکن قول اول صحیح ہے اس پہ یہ اقوال دال ہین حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سورۃ رحمن مکے مین نازل ہوئی اخرجہ النحاس ۲ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ سورۃ رحمن مکے مین نازل کی گئی اخرجہ ابن مردویہ ۳ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سورۃ الرحمن علم القرآن مکے مین نازل ہوئی اخرجہ ابن مردویہ ۴ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ پڑہتے تھے اور آپ نماز پڑہ رہے تھے طرف رکن کی یعنے حجر اسود کے قبل اس کے کہ آپ ظاہر کرین اوس شے کو جس کا آپ کو امر کیا جاتا ہے اور مشرکین سنتے تھے فبای آلاء ربکما تکذبان اخرجہ الامام احمد وابن مردویہ قال السیوطی بسند حسن قول ثانی کا موید یہ قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا سورۃ رحمن مدینے مین نازل ہوئی اخرجہ ابن الضریس وابن مردویہ والبیہقی فی الدلائل جمع بین القولین یون ممکن ہے کہ بعض سورت مکے مین نازل ہوئی اور بعض مدینے مین حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہا نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب پر تو سورۃ

رحمن اوپر پڑہی اُس کی اول سے آخر تک پس وہ ساکت رہے تو آپنے فرمایا کیا ہے مجہکو کہ مین تم کو دیکہتا
ہون سکوت کرنیوالے البتہ مقرر مین نے اسکو پڑہا جنون پر شب جن مین تو وہ تہے خوبتر از روی جواب کے
تم سے ہر بار کہ مین آیا قولہ فبای آلاء ربکما تکذبان پر تو انہون نے کہا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے
ای رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کی تکذیب نہین کرتے ہین پس واسطے تیری حمد ہے رواہ الترمذی
وابن المنذر وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی الدلائل قال الترمذی بعد اخراجہ ہذا حدیث غریب
لا نعرفہ الا من حدیث الولید بن مسلم عن زہیر بن محمد وحکی عن الامام احمد انہ کان یستنکر روایتہ عن زہیر وقال
البزار لا نعرفہ یروی الا من ہذا الوجہ اخرجہ البزار وابن جریر وابن المنذر والدارقطنی فی الافراد وابن مردویہ
والخطیب فی تاریخہ من حدیث ابن عمر وصحح السیوطی اسنادہ قال البزار لا نعرفہ یروی الا من ہذا الوجہ بہذا الاسناد
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تہے واسطے ہر شی کے
ایک عروس ہے اور عروس قرآن کی رحمن ہے اخرجہ البیہقی فی الشعب زر کہتے ہین کہ ایک شخص نے
کہا تو کیسا پہچانتا ہے اس حرف کو من ماء غیر آسن یا یاسن پس کہا کل قرآن مقرر مین نے پڑہا کہا بے شک مین
البتہ پڑہتا ہون مفصل کو ایک رکعت مین تو کہا اہذا کہذ الشعر لا باالک یعنے کیا تو جلد پڑہتا ہے مثل جلدی پڑہنے
شعر کی تیرا باپ نہو مقرر مین نے جانا ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرائن کو جنکو آپ قرین کرتے تہے
دو قرین دو قرین اول مفصل سے اور اول مفصل ابن مسعود کی رحمن اخرجہ الامام احمد عن عاصم عن زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرحمن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝ علمہ البیان ۝ الشمس والقمر بحسبان ۝ والنجم والشجر
یسجدان ۝ والسماء رفعہا ووضع المیزان ۝ الا تطغوا فی المیزان ۝ واقیموا الوزن بالقسط
ولا تخسروا المیزان ۝ والارض وضعہا للانام ۝ فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام ۝ والحب ذو
العصف والریحان ۝ فبای آلاء ربکما تکذبان ۝ رحمن نے سکہایا قرآن بنایا آدمی پہر سکہائی
اسکو بات سورج اور چاند کو ایک حساب ہے اور جہاڑ اور درخت لگے ہین سجدے مین اور آسمان کو اونچا کیا
اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین اور سیدہے ترازو تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول
اور زمین کو رکہا واسطے خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین جن کی میوے پر غلاف اور اناج جس کی
ساتہ بہس ہے اور ہوا خوشبو پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونون یعنے جن اور انس انتہی
ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اپنے فضل و رحمت کی جو اُس کو اپنی خلق کے ساتہ ہے کہ اُسنے اپنے
بندون پر قرآن شریف اُتارا اور اُس کے حفظ و فہم کو آسان کیا اُسپر جسپر اُسنے رحم کیا پس فرمایا رحمن

نے سکھایا قرآن بنایا آدمی سکھایا اسکو بیان حضرت حسن نے فرمایا مراد بیان سے نطق ہے ضحاک و قتادہ
وغیرہ نے کہا یعنے خیر و شر حضرت حسن کا قول بیان حسن و اقوی ہے اس لیے کہ سیاق آیت کا اسمین ہے
کہ اللہ پاک نے قرآن کی تعلیم فرمائی اور یہ ادا کرنا ہے اُس کی تلاوت کا اور یہ جو ہوتا ہے سو یون کہ نطق
کی آسانی کی جائے خلق پر اور حرفون کا نکلنا سہل کیا جائے اُن کے مواضع سے جو کہ حلق و زبان
اور دونون ہونٹھ ہین بنا بر ختلاف مخارج و انواع حروف کے سورج و چاند کے حسبان کا یہ مطلب ہے
کہ وہ دونون چلتے ہین ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہتے ہین ایک ایسے حساب سے کہ جس کا قانون ٹھہرا
ہوا ہے نہ وہ مختلف ہوتا ہے نہ مضطرب ہوتا ہے کما قال تعالے لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ وقال تعالى فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ عکرمہ سے مروی ہے کہ اگر اللہ تعالے ساری ابصار بشر
وجن و دواب و طیور کا نور کسی بندے کی دونون آنکھون مین کر دیتا پھر ایک پردہ کھولدیتا ستر پردون
مین سے جو کہ سورج کے ہے مین تو البتہ وہ طاقت نہ رکھتا کہ اُس کی طرف نظر کرے اور سورج کا نور
ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا کرسی کے نور سے اور کرسی کا نور ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا عرش کے
نور سے اور عرش کا نور ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا نور ستر سے اب تم دیکھو کہ اللہ تعالے اپنے بندے کی
اسکی دونون آنکھون مین کیا کچھ نور عطا فرمائیگا وقت نظر کرنے کے طرف وجہ کریم اوسکے رب کی عیانا رواہ ابن
ابی حاتم اللہم ارزقنا النظر الی وجہک الکریم بجاہ نبیک الرؤف الرحیم اللہم صل وسلم و بارک علیہ و آلہ و صحبہ اکرم
صلوٰۃ دائمۃ کی تسلیم الی یوم الدین آمین ابن جریر کہتے ہین مفسرین کا اجماع ہے اسپر کہ شجر وہ ہے
جو قائم ہوتا ہے ساق پر یعنے تنے پر بعد اس کے نجم کے معنے مین اختلاف کیا ہے پس حضرت ابن عباس
نے تو یہ فرمایا کہ نجم وہ ہے جو پھیلے روئے زمین پر یعنے روئیدگی مین سے سعید بن جبیر و سدی و سفیان
ثوری نے بھی اسی طرح کہا ہے اور ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا نجم وہ ہے جو کہ
آسمان مین ہے اسی طرح حسن و قتادہ نے بھی کہا ہے یہ قول ظاہر تر ہے واللہ اعلم اس لیے کہ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الآیۃ میزان سے مراد عدل ہے
کما قال تعالى لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ
اور اسی طرح بیان فرمایا ہے ان لا تطغوا فی المیزان یعنے اللہ تعالے نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو
ساتھ حق و عدل کے تا کہ ساری اشیا حق و عدل کے ساتھ ہون اسی لیے یون فرمایا وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

بالقسط الایۃ یعنے مت کم کرو تول کو بلکہ تولو ساتھ حق و انصاف کے کما قال تعالے وزنوا بالقسطاس
المستقیم قولہ تعالی والارض وضعھا للانام یعنے جیسا اس نے آسمان کو اونچا کیا ویسا ہی زمین کو بچھا بنایا اور
اوسکو بچھایا اور جیسے ہوئے اونچے اونچے پہاڑون سے اسکو جمایا تاکہ جو خلق روئے زمین پر ہے اسکے واسطے
قرار پکڑے روئے زمین پر بہت سی خلائق ہین کہ جن کی نوعین شکلین رنگ اور زبانین مختلف ہین اُس کے
سارے اقطار و اطراف مین حضرت ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ابن زید نے کہا کہ انام بمعنے خلق ہے فیھا
فاکھۃ یعنے زمین مین میوے ہین جنکے رنگ اور مزے اور بو مختلف ہین نخل کا علیحدہ کر کے اسلیے ذکر کیا
کہ اوسکو اور میوی پر شرف ہے اور تری و خشکی دونون حال مین اسکا نفع حاصل ہوتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا
اکمام اوعیۂ طلع ہین یعنے شگوفہ خرما کے ظرف جنمین وہ ہوتا ہے اسی طرح مفسرون مین سے غیر واحد نے
یہی کہا ہے طلع وہ ہے جسمین خوشہ طلوع کرتا ہے پھر وہ خوشے سے شق ہوتا ہے تو بسر ہوجاتا ہے یعنے
گدر پھر رطب پھر پکتا ہے اور اسکا نفع اور درست ہونا منتہی ہوجاتا ہے شعبی سے مروی ہے کہ قیصر نے حضرت
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ میرے قاصد میرے پاس آئے تمہاری طرف
تو یہ زعم کیا کہ تمہاری طرف ایک درخت ہے لیست بخلیقۃ بشی من الخیر نکلتا ہے مثل گدھے کے کانون
کی پھر شق ہوتا ہے مثل موتیون کے پھر سبز ہوتا ہے تو مثل زمرد سبز کے ہوجاتا ہے پھر سرخ پڑتا ہے تو مثل
یاقوت سرخ کی ہوجاتا ہے پھر رسیدہ ہوتا ہے تو پختہ ہوتا ہے پھر مثل پاکتر و عمدہ تر فالودے کے ہوجاتا ہے
جو کہ کھایا گیا پھر خشک ہوتا ہے تو عصمت ہوتا ہے واسطے مقیم کے اور توشہ واسطے مسافر کے پس اگر میرے
قاصدون نے مجھسے سچ کہا ہے تو مین نہین خیال کرتا ہون اس درخت کو مگر جنت کے درختون سے پس
حضرت عمر نے اوسکو یہ خط لکھا من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی قیصر ملک الروم ان رسلک قد
صدقوک ھذہ الشجرۃ عندنا وھی الشجرۃ التی انبتھا اللہ علی مریم حین نفست بعیسی ابنھا
فاتق اللہ ولا تتخذ عیسی الھا من دون اللہ فان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من
تراب ثم قال لہ کن فیکون الحق من ربک فلا تکن من الممترین رواہ ابن ابی حاتم اسی
نے کہا کہ اکمام صورت کا بیان ہے وہ پوست ہے جو کہ درخت خرما کی گردن پر ہوتا ہے یہ قول حسن و قتادہ
کا ہے عصف حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ [illegible] ہے تمام شے یعنے کہ وہ دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ
عصف کھیتی مین اگنی بیج سبزے کہ جس کے سر کاٹ کئے سو اسکا نام عصف کہا جاتا ہے جبکہ وہ خشک ہوجائے
اسیطرح قتادہ و ضحاک و ابو مالک نے کہا ہے کہ عصف اسکا بھوسا ہے حضرت ابن عباس و مجاہد و غیر واحد نے کہا
کہ ریحان سے مراد ورق ہے یعنی پتے حضرت حسن نے کہا کہ وہی تمہارا ریحان ہے یعنی دونا مزے کا

درخت خوشبو دوسرا لفظ حضرت ابن عباسؓ کا یہ ہے الریحان خضر الزرع یعنے سبز کھیتی واللہ اعلم معنے اسکے یہ ہین کہ حب یعنے اناج اور دانے جیسے گیہون اور جو اور مثل ان دونون کے اُنکے واسطے اپنی حالت روئیدگی مین عصف ہے یعنے وہ شے ہے جو بال پر ہوتی ہے اور ریحان نہ لپٹے ہوئے پتے ہین جو اوسکے تنے پر ہوتے ہین کسی نے کہا عصف پتے ہین پہلے پہل جو کھیتی اوگتی ہے سبزی ہوکر اور ریحان پتے ہین یعنے جبکہ وہ کھیتی کو چھپا لین اور اسکا لباس بن جائین اور اس مین دانے منعقد ہو جائین جیسا کہ زید بن عمرو بن نفیل نے اپنے قصیدۂ مشہور مین کہا ہے ؎

وَقُولَا لَهُ مَنْ يُنْبِتُ الحَبَّ فِي الثَّرَى	فَيُصْبِحُ مِنْهُ البَقْلُ يَهْتَزُّ رَابِيَا
وَيُخْرِجُ مِنْهُ حَبَّهُ فِي رُؤُسِهِ	فَفِي ذَاكَ آيَاتٌ لِمَنْ كَانَ وَاعِيَا

قولہ تعالیٰ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ اے فبای الآ یا معشر الانس والجن تکذبان قالہ مجاہد وغیر واحد یعنے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی اے گروہ ثقلین انس وجن مین کی جھٹلاؤ گے اس معنے پر اسکے بعد کا سیاق دال ہے یعنی تمپر ظاہر ہین اور تم اُن مین ڈوبے ہوئے ہو اُنکے انکار کی طاقت نہین رکھتے ہو پس ہم کہتے ہین جیسا کہ اُن جنون نے کہا جو کہ اللہ پاک پر ایمان لانے والے تھے اَللّٰھُمَّ وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَائِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنے اے ہمارے رب ہم نہین جھٹلاتے کسی شی کو تیری نعمتون مین سے سو واسطے تیرے حمد ہے حضرت ابن عباس رضؓ فرمایا کرتے تھے لا فانیہا یا رب یعنے ہم تکذیب نہین کرتے ہین کسی شی کی اُن مین سے کذا فی ابن کثیر **ف** الرحمان مبتدا ہے اور ما بعد کے افعال اُسکے خبر یہ بھی جائز ہے کہ مبتدا محذوف کی خبر ہو اے اللہ الرحمن یا مبتدا ہے اور اسکی خبر محذوف اے الرحمن ربنا یہ دونو وجہین اُس شخص کے نزدیک ہین جو اسکا معتقد ہے کہ الرحمن ایک آیت ہے مع اُس مضمر کے وجہ اسکی یہ ہے کہ اُسنے الرحمن کو ایک آیت شمار کیا ہے اور یہ متصور نہین ہوتا ہے مگر یون کہ اُسکے ساتھ خبر یا مخبر عنہ ملے کیونکہ آیت کو ضرور ہے کہ جملۂ مفیدہ ہو اور پہلی وجہ کی بنا پر الرحمن آیت نہین ہے اسلیے کہ الرحمن مبتدا ہے اور علم القراٰن خبر ہے یعنے رحمان نے احسان کیا قراٰن کو واسطے ذکر کے تا کہ حفظ کیا جاوے اور تلاوت کیا جاوے یہ قول زجاج کا ہے کلبی نے کہا کہ رحمان نے سکھایا قراٰن محمد رسول اللہ صلعم کو اور اُنہون نے سکھایا قراٰن اپنی امت کو کسی نے کہا کہ رحمن نے سکھایا جبرائیل کو قراٰن کسی نے کہا کہ سکھایا انسان کو قراٰن یہ اولے ہے بسبب اُسکے عموم کے اور اسلیے کہ خلق الانسان اسپر دال ہے کسی نے کہا کہ شیئًا قراٰن کو ایک علامت واسطے اس شئے کے کہ جسکے ساتھ لوگ عبادت کرتے ہین اور ایک نشان کہ اس سے عبرت لیجاتی ہے کہا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی واسطے جواب اہل مکہ کے جبکہ اُنہون نے کہا کہ اُسکو تو کوئی بشر ہی تعلیم کرتا ہے سو فرمایا

کہ کسی بشر نے اسے تعلیم نہین کی بلکہ رحمن نے اسکو قرآن کی تعلیم کی کسی نے کہا کہ نازل ہوئی واسطے جواب اُنکے اس قول کے کہ وما الرحمن یعنے ہم نہین جانتے ہین رحمن کیا ہے سو فرمایا کہ رحمن وہ ہی جسنے قرآن سکہایا چونکہ یہ سورت واسطے شمار کرنے نعم الٰہیہ کے ہی جن کا اللہ پاک نے اپنے بندونپر انعام کیا ہے اسلیے اول اُس نعمت کا ذکر کیا جو کہ سب سے بزرگتر ہے قدر مین اور اکثر ہے نفع مین اور برتر ہے رتبے مین اور تمامتر ہے فائدے مین اور عظیم تر ہے عائدے مین وہ نعمت تعلیم قرآن عزیز ہے کیونکہ یہ مدار ہے دارین کی سعادت کا اور قطب ہے خیرین کی اسیا کا اور ستون ہے امرین کا اور کوہان ہے سماوی کتابون کا نازل کیا گیا ہے فضل خلق پر پہر بعد اس نعمت کی احسان جتایا خلق کی نعمت کا جو کہ مناط ہے کل امور کا اور مرجع ہے ساری اشیاء کا پس فرمایا خَلَقَ الْإِنسَانَ یعنے اُسنے پیدا کیا انسان کو قتادہ وحسن نے کہا کہ مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین ابن کیسان نے کہا کہ مراد یہان حضور محمد رسول اللہ صلعم ہین اولی حمل انسان کا ہی جنس پر **نکتہ** تعلیم قرآن کو خلق انسان پر مقدم کیا حالانکہ تعلیم اُس سے متاخر ہے وجود مین اسلیے کہ انسان کی ایجاد وخلق مین سبب یہی تعلیم ہے کما افادہ البیضاوی پہر اللہ پاک نے تیسرا احسان یہ جتایا کہ اسکو بیان سکہایا کون بیان جس سے ایک دوسری کا مطلب سمجہتا ہے اور جسپر باہم بات چیت کرنا چلکر کہلتا ہے اور جسپر معاش ومعاد کی مصالح موقوف ہین اسلیے کہ جو کچہہ جیون مین ہے اسکا باہر لانا اور جو شئے دل مین ہے چلکر کہاتی ہے اُسکا ظاہر کرنا ممکن نہین ہے مگر اسی بیان سے پس فرمایا عَلَّمَهُ الْبَيَانَ حسن وقتادہ نے کہا کہ انسان سے مراد آدم اور بیان سے مراد ہر شئے کے نام ہین کسی نے کہا کہ مراد ساری زبانین ہین پس حضرت آدم ع سات سو زبانین بولتے تہے فضل وبہتر اُن مین کی عربی زبان ہی کسی نے کہا کہ انسان اسم جنس ہے مراد اس سے سارے لوگ ہین اور بیان سے مراد نطق ہے یعنے سکہایا اُسکو نطق کو جسکے باعث وہ متمیز ہوتا ہے باقی حیوانات سے کسی نے کہا کہ مراد انسان سے حضرت ع ہین آپ کو سکہایا بیان ماکان ومایکون کا اسلیے کہ آنجناب دیتے ہین اولین وآخرین کی اور یوم الدین کی اور ابن کیسان نے کہا کہ مراد انسان سے حضرت ع ہین کما تقدم اور بیان سے مراد بیان ہے حلال کا حرام سے اور ہدی کا ضلال سے یہ قول بعید ہے ضحاک نے کہا کہ بیان خیر وشر وحدود واحکام کا ہے ربیع بن انس نے کہا بیان اُس شئے کا جو اُسے نفع دے اس شئے سے جو اسکو ضرر دے کسی نے کہا کہ بیان لکہنا ہے ساتہہ قلم کے اولی یہ ہے کہ انسان تو جنس پر حمل کیا جائے اور بیان اسپر کہ ہر قوم کو اُس کی زبان سکہائی جس سے وہ بولتے ہین حسبان کا یہ مطلب ہے کہ سورج اور چاند چلتے ہین ایک ایسے حساب سے جو کہ معلوم ہے اندازہ کیا ہوا ہے برجون ہی اور منزلون مین اُنسے تجاوز نہین کرتے ہین اور نہ اُنسے مائل ہوتے ہین اور اسی سے مہینون

اور سالون کی گنتی بتاتے ہین اور کائنات سفلی کے امور اس سے منتظم ہوتے ہین اور فصول و اوقات کا اختلاف
ہوتا ہے ابن زید و ابن کیسان نے کہا کہ اوقات کا اور اجلون کا اور عمرون کا انسے حساب کیا جاتا ہے
اگر روز و شب و مہر و ماہ نہ ہوتے تو کوئی نہ جانتا کہ کیونکر حساب کرے اسلیے کہ کل زمانہ رات ہوتا یا دن
ضحاک نے کہا بحسبان کے معنے ہین بقدر یعنے ایک مقدار و انداز سے چلتے ہین مجاہد نے کہا بحسبان
کحسبان الرحی یعنے دونون کے قطب جسپر وہ دور کرتے ہین اخفش نے کہا حُسبان جماعت ہی حساب
کی جیسے شہاب و شہبان یا مصدر مفرد ہے بمعنے حساب کی جیسے غفران و کفران رہا حسبان بالضم
سورہ کہف مین سو وہ عذاب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا بحساب و منازل یرسلان
یعنے حساب و منزلون کے ساتھ چھوڑے جاتے ہین نجم روئیدگی مین سے وہ ہے جسکا تنہ نہین ہوتا ہے
او شجر وہ ہے جسکا تنہ ہوتا ہے اور دونون کے سجدے سے انقیاد و مطیع ہونا انکا واسطے امر اللہ تعالیٰ کے کہ مثل انقیاد ہونے سجدہ
کرنے والون کے مکلفین مین سے خوش ہوکر فراء نے کہا سجود انکا یہ ہے کہ وہ استقبال کرتے ہین سورج
کا جبکہ وہ طلوع ہوتا ہے پھر مائل ہوتے ہین اسکے ساتھ یہانتک کہ سایہ منکسر ہوتا ہے زجاج نے کہا
سجود انکا دوران ظل کا ہے انکے ساتھ کما قال تعالیٰ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ حضرت حسن و مجاہد نے کہا مراد
نجم سے آسمان کا نجم ہے اور سجود اسکا طلوع ہونا اسکا ہے ابن جریر نے اسکو ترجیح دی ہے کما تقدم
کسی نے کہا سجود انکا افول اسکا ہے یعنی مائل ہونا واسطے غروب کی اور سجود شجر کا یہ ہے کہ درخت قابو
دیتے ہین اسکا کہ انکے میوے چنے جاتے ہین نحاس نے کہا اصل سجود کی استسلام و انقیاد ہے واسطے
اللہ تعالیٰ کے یعنی مطیع و فرمانبردار ہونا یہ جملہ اور اسکے قبل کا جملہ دونون اور خبرین ہین الرحمٰن کی
رابط چونکہ ظاہر ہے اسلیے ترک کیا گیا گویا یون کہا گیا والشمس والقمر بحسبانہ والنجم والشجر یسجدان لہ والسماء
رفعہا کو جمہور نے منصوب پڑھا ہے بنا بر اشتغال اور ابو السماک نے برفع بنا بر ابتدا معنے یہ ہین
کہ اللہ سبحانہ نے آسمان کو مرفوع و مسموک کیا یعنے اونچا زمین کے اوپر و وضع المیزان مراد میزان سے
عدل ہی یعنے رکھا او ثابت کیا زمین مین عدل کو کہ جسکو مشروع کیا اور اسکا امر فرمایا مجاہد و قتادہ و سدی
وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے زجاج نے کہا معنے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو امر کیا عدل کا اس قول پر
یہ آیت دال ہے الا تطغوا فی المیزان یعنے تجاوز مت کرو عدل سے حضرت حسن و ضحاک نے کہا مراد
اس سے آلۂ وزن ہے یعنے ترازو تاکہ اس سے توصل کیا جائے طرف انصاف و انتصاف کے یعنی مت
جور کرو اس شے مین جسکے ساتھ وزن کیا جاتا ہے کسی نے کہا میزان قرآن شریف ہی اس لیے کہ
اس مین بیان ہے اس شے کا جسکی طرف حاجت ہوتی ہے حسین بن فضل اسی کے قائل ہین۔

قول اول اولے ہے الا تطغوا کے معنے ہین لئلا تطغوا پس لا نافیہ ہے اور تطغوا منصوب بان ہے اور قبل اُسکے لام مقدر ہے یہ اولی ہے کسی نے کہا ان مفسرہ ہے اسلیے کہ وضع مین قول کے معنے ہین اور لا نہی کا ہے اور طغیان مجاوزت حد ہے پس جسنے کہا کہ میزان عدل ہے تو اُسنے کہا کہ طغیان اُسکا جور ہے اور جسنے کہا کہ میزان وہ آلہ ہے جس سے تولا جاتا ہے تو اُسنے کہا کہ طغیان اُسکا بخس ہے یعنے کم کرنا کسی نے کہا کہ میزان ہر وہ شئے ہے جس سے اشیاء وزن کیے جاتے ہین اور اُنکے مقادیر پہچانے جاتے ہین میزان و قرسطون و مکیال و مقیاس یعنی پیدا کیا اللہ تعالے نے میزان کو در انحال کہ وہ رکہی گئی ہے زمین پر باین طور کہ اُس سے متعلق کیے گیے ہین احکام اُسکے بندون کے یعنے برابری و عدل کرنا اُن کے لینے اور دینے مین کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ اُسنے رکہی ترازو آخرت مین واسطے وزن اعمال کے بالجملہ اول اللہ پاک نے اپنے بندونکو یہ خبر دی کہ اُسنے عدل کہا ہے واسطے اُنکے پہر عدل کے قائم کرنیکا اُنکو امر کیا پس فرمایا واقیموا الوزن بالقسط اے قوموا وزنکم بالعدل یعنے سیدہا کرو اپنے تول ساتہہ عدل کے کسی نے کہا قائم کرو کانٹا ترازو کا ساتہہ عدل کے کسی نے کہا کہ اقامت تو ہاتہہ سے ہوتی ہے اور قسط دل سے مجاہد نے کہا قسط بمعنے عدل ہے رومی زبان مین صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا اسی معنے سے قسطاس بمعنے میزان ہے کسی نے کہا آیت کے یہ معنے ہین کہ مت چہوڑو معاملہ کرنا ساتہہ وزن بالعدل کے یعنی برابر تولنے کا معاملہ قائم رکہو غرضکہ اللہ پاک نے اول برابری کرنیکا امر کیا پہر طغیان سے نہی کی جو کہ حد سے بڑہنا ہے ساتہہ زیادتی کے پہر اخسار سے نہی فرمائی جو کہ نقص و بخس ہے یعنے کم کرنا گہٹانا پس فرمایا ولا تخسروا المیزان یعنے ناقص مت کرو میزان کو اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو یہ آیت مثل اس آیت کی ہے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ کسی نے کہا مت کم کرو اپنے حسنات کی ترازو کو قیامت کے دن تو یہ تم پر حسرت ہو قول اول اولے ہے قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا اے ابن آدم تو عدل کر جیسا کہ تو دوست رکہتا ہے کہ تیرے واسطے عدل کیا جائے اور پورا کر جیسا تو محبوب رکہتا ہے کہ تیرے واسطے پورا کیا جائے پس بے شک عدل لوگون کی اصلاح ہے لفظ میزان کے مکرر لانے مین کئی فائدے ہین ایک تو تشدید ہے اُس کی ساتہہ وصیت کرنے کے دوسرا یہ ہے کہ اسکے استعمال کرنیکا جو امر کیا ہے اُسکی تقویت ہے تیسرا اُسپر آمادہ و برانگیختہ کرنا ہے جمہور نے تخسروا کو اخسر سے پڑہا ہے اور کسی نے بفتح تا و سین خسر سے یہ دونون دو لغت ہین یقال اخسرت المیزان و خسرتہ پہر جب اللہ پاک نے یہ ذکر کیا کہ اُسنے آسمان کو اونچا کیا تو اب یہ ذکر کیا کہ زمین کو نیچا بنایا پس فرمایا والارض وضعہا للانام یعنے زمین کو پست کی پہیلائی ہوئی اور پانی پر بچہائی

سلہ اور نہ گہٹاؤ ناپ اور تول پڑ ۵۲ یعنے بلال بن ابی [illegible] و ابان بن عثمان و زید بن علی و منہ

واسطے ساری خلق کے اُس خلق مین سے کہ جسکے واسطے روح وحیات ہی اسکی کچھ وجہ نہین ہے کہ انام کی تخصیص
کیجائے ساتھ جن و انس کے حضرت ابن عباس نے فرمایا للانام للناس یعنے واسطے نفع لینے لوگون کے اُن سے
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ انام ہر وہ شے ہی کہ جس مین روح ہے جمہور نے الارض کو نصب پڑہا ہے بنا بر اشتغال
اور ابو السماک نے برفع بنا بر ابتدا جملہ فیہا فاکہۃ حال مقدرہ ہے الارض سے بہتر یہ ہے کہ جار مجرور تو حال
ہو اور فاکہۃ مرفوع بنا علیت ہو فاکہہ ہر وہ شے ہی جسکے ساتھ انسان تفکہ کرتا ہے انواع ثمار سے یہ ذکر لایا
گیا اسلیے کہ فاکہہ سے نفع لینا کم درجے کا ہے اُس نفع لینے سے جو کہ اُسکے مابعد کی اشیا سے نفع لیا
جاتا ہے پس یہ ترقی من الادنے الی الاعلے کے باب سے ہے پہر نخل کو علیحدہ کرکے ذکر کیا واسطے اُسکی
شرف و مزید فائدے کے باقی میوون پر پس فرمایا والنخل ذات الاکمام یہ جمع ہے کِم بالکسر کی کِم وعاء ثمر
ہے یعنے میوے کا غلاف جوہری نے کہا کِم بالکسر اور کمامہ وعاء الطلع و غطاء النور ہے جمع اس کی
کمام و اکمۃ و اکمام و اکامیم ہے اور کِم وہ شے ہے جو کسی شے کو چہپاتی ہے اسی معنے سے کُم قمیص
بالضم ہے جمع اُسکی کمام و کممۃ ہے اور کمۃ قلنسوۃ مدورہ ہے اسلیے کہ وہ سر کو ڈہانکتی ہے غرض یہ ہے کہ
شگوفہ خرما کا غلاف جو اسکو چہپائے ہوتا ہے اسلیے اُسکو کِم کہتے ہین مطلب یہ ہی کہ زمین مین وہ
معہود کہجور کے درخت ہین جنکے شگوفون پر غلاف چڑہے ہوئے ہین اُس درخت سے اور اُسکے میوے
سے اور اس کے غلاف شگوفہ سے جدا جدا قسم کا نفع لیا جاتا ہے گویا پورا درخت نعمتون کا جہاڑ ہے
یہ تو اس بنا پر ہے کہ اکمام سے مراد شگوفون کے غلاف یا اکمام سے ہر وہ شے مراد لیجائے جو سے
ڈہانکتی ہے یعنے اُسکا پوست اور اُسکی شاخین اور اُسکا شگوفہ یا غلاف یعنے وہ درخت خرما جسکو یہ چیزین
ڈہانک رہی ہین اور ان سب سے نفع لیا جاتا ہے جیسا کہ اُن چیزون سے نفع لیا جاتا ہے جو ڈہانکی گئی ہین
یعنے اُسکا میوہ کہ جس مین لذت و غذا دونون ہین اور اُسکا جُمّار یعنے گابہا سفید لطیف شیرین اور
اُسکا تنہ جو مکان وغیرہ مین کام آتا ہے حضرت حسن نے فرمایا ذات الاکمام ذات اللیف اسلیے کہ درخت
خرما لیف سے چہپایا جاتا ہے اور کمام اسکا وہ لیف ہی جو اُسکی گردن مین ہوتی ہے یعنے وہ درخت خرما
کہ پوست والا ہے جسکے میوے سے اور اُسکے پوست سے الگ الگ نفع لیا جاتا ہے ابن زید نے
کہا ذات الطلع قبل ان یتفتق یعنے وہ درخت خرما جو کہ شگوفے لانے والا ہے جبکہ شگوفہ ابہی شق
نہین ہوا ہے اُسکے دیکہنے سے اُسکے مالک کا جی کیسا خوش ہوتا ہے اس حالت مین اُسکی صورت
عجیب خوشنما نظر آتی ہے عکرمہ نے کہا ذات الاحمال یعنے وہ درخت خرما کہ میوے کے بوجہ سے
بہاری ہو رہا ہے جبکہ بڑہتا ہے اس حالت مین اُسکا اور ہی جمال ہوتا ہے اسکی کیفیت کو کہجور ہی

والے خوب جانتے ہین غرضکہ اول تفکہ کا ذکر کیا پہر جو شئے جامع تہی تفکہ و غذا کو اُسکا ذکر فرمایا اب اُسکا ذکر
کیا جو کہ قوت و غذا ہی پس فرمایا والحب ذو العصف والریحان جن دانون سے قوت کیا جاتا ہی وہ سب حب
ہین جیسے گیہون جو جوار چانول سدی وفراء نے کہا کہ عصف بقل الزرع ہے یہ وہ شئے ہی جو کہ پہلے پہل
کہیتی سے اُگتی ہے ابن کیسان نے کہا کہیتی اول پتی ہو کر ظاہر ہوتی ہے پہر اُسکا تنہ نکلتا ہے پہر اللہ
پاک اسمین غلاف پیدا کرتا ہے پہر غلافون مین دانے پیدا فرماتا ہے فراء نے کہا کہ عرب لوگ کہیتی سے قبل پکنے
کے کاٹنے مین تو یون بولتے ہین خرجنا نعصف الزرع یعنے نارسیدہ کشت کو کاٹنے کو عصف کہتے ہین
اسی طرح صحاح مین بہی کہا ہے حضرت حسن نے کہا عصف تبن ہے یعنے کاہ مجاہد نے کہا درختون کے اور
کہیتی کے پتے ہین کسی نے کہا پتے ہین سبز کہیتی کے جب کہ اُسکا سر کاٹا جائے اور خشک ہو جائے اسی معنے
سے کہ عصف ماکول ہے یعنے مثل کہیتی کے کہ دانے تو اسکے کہا لیئے گئے اور گہاس اُسکی باقی رہگئی کسی نے کہا
کہ عصف بمعنی زرع کثیر ہے یقال قد عصف الزرع اذا کثر ومکان معصف ای کثیر الزرع حضرت ابن
عباس رض نے فرمایا عصف تبن ہی یعنے کاہ اور ریحان خضرۃ الزرع یعنے سبزی کہیتی کی دوسرا لفظ اونکا یہ
ہے کہ عصف کہیتی کے پتے ہین جبکہ خشک ہو جائین اور ریحان وہ ریحان ہے جسکو زمین اُگاتی
ہے جو کہ سونگہا جاتا ہے تیسرا لفظ اُنکا یہ ہے کہ عصف وہ کہیتی ہے جو کہ پہلے پہل سبزی ہو کر نکلتی ہے
اور ریحان اپنے تنون پر سیدہی کہڑی ہوتی ہے اور ابہی بالیان نہین لائی چوتہا لفظ یہ ہے کہ ہر ریحان
جو قرآن مین ہے سو وہ رزق ہے صحاح مین کہا ہے کہ ریحان ایک روئید گی معروف ہے اور ریحان
رزق ہے لقول خرجت ابتغی ریحان اللہ کسی نے کہا کہ ہر ریحان ہر سبزی خوشبو ہے ابن الاعرابی
نے کہا یقال شئ ریحانی وروحانی ای لہ روح حضرت حسن وقتادہ وضحاک وابن زید نے کہا یہ وہ ریحان
ہے جو سونگہا جاتا ہے سعید بن جبیر نے کہا ریحان وہ ہے جو تنے پر قائم ہو کلبی نے کہا عصف وہ پتے ہین
جو کہائے نہین جاتے اور ریحان حب ماکول ہین نیز فراء نے کہا کہ عصف ماکول ہے کہیتی سے اور ریحان
مالایوکل ہے کسی نے کہا کہ عصف بہائم کا رزق ہے اور ریحان آدمیون کا رزق ہے اکثر کے قول مین
اور حمیر کی لغت مین ریحان بمعنے رزق ہے جمہور نے والحب ذو العصف والریحان کو برفع پڑہا ہے
فاکہۃ پر عطف کیا ہی اور کسی نے تینون کو نصب اس بنا پر کہ الارض پر عطف کیا ہے یا فعل مقدر نکالا
ہے ای وخلق الحب اور کسی نے الحب اور ذو کو برفع بنا بر عطف بر فاکہہ اور الریحان کو جر دیا بنا بر عطف
بر العصف اول کی بنا پر یہ معنے ہین کہ زمین مین دانے ہین پتے والے تر یا خشک بنا بر اختلاف
اقوال اور وہ ذی ہے یا ریحان جس کو سونگہتے ہین یعنے دانے تو آدمیون کا رزق ہے اور اُنکا بہس اور

اور پتے چوپایوں کا چارہ ہے اور دوسری کی بنیاد پر یہ معنے ہین کہ ان سب اشیار کو پیدا کیا اور تیسری کی بنا پر یہ معنے ہین کہ زمین مین والنے ہین جس دانے اور رزق والے سو انکا بہس تو چارا ہے چوپایون کا اور انکا لب قوت ہی آدمیون کا عصف وریحان کے معنے مین جو مختلف اقوال ہین ہین کا اول ذکر ہوا اور بیان مذکور ہوا کچہہ تو مکرر ہین اور بعض جدید ہین اگر آدمی پورے طور پر تامل کرے تو تینون قرارتون کی بنا پر انکو درست کرسکتا ہے یہ اختلاف باعتبار لغات ہی بالجملہ اول اللہ پاک نے اپنی نعمتین ذکر فرمائین اور انکی منت رکہی پہر فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان یعنے بعد اس احسان وانعام اور نعمتون کی پہر کس فرد کی اپنے رب کی نعمتون کے افراد سے تکذیب کروگے کیا اُن نعمتون کی جنکا یہان مذکور ہوا یا انکے غیر کی مراد تکذیب سے انکار ہے اور خطاب انس وجن کو ہے اسلیے کہ انام کا لفظ اُن کو اور انکے غیر کو عام ہے پہر اس خطاب کو خاص کیا ساتہہ عقلار کے جمہور مفسرین اسکی قائل ہین لہذا اسی پر آیندہ کی آیت سنفرغ لکم ایہا الثقلان دال ہے اور اسی پر وہ حدیث شریف دال ہے جو اول گذر چکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ رحمن جن وانس پر پڑہی کسی نے کہا کہ خطاب انس کو ہے اور اسکو تثنیہ کیا بنا بر قاعدۂ عرب کے کہ واحد کو بلفظ تثنیہ مخاطب کرتے ہین چنانچہ القیا فی جہنم مین اسپر کلام گذر چکی ہے آلاء بمعنے نعم ہے قرطبی نے کہا یہ قول سارے مفسرین کا واحد اسکا الی مثل معی وعصار ہے بطور الی والی یہ چار لغت ہین نحاس نے انکو نقل کیا ہے قاموس مین آنو زیادہ کیا ہے ابن زید نے کہا بمعنے قدرت ہی اسے فبای قدرۃ کلبی بہی اسی کے قائل ہین حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا فبای نعمۃ اللہ اور فرمایا کہ مراد جن وانس ہین اللہ سبحانہ نے اس سورت مین اس آیت کی اکتیس جگہہ تکرار فرمائی ہے واسطے نعمت کی تقریر کی اور واسطے یاد دلانے نعمت کے بنا بر عادت عرب کے اتساع مین یعنے وسعت کلام مین اُنمین سے آٹہہ بار تو ذکر کی گئی ہے بعد اُن آیتون کے جن مین عجائب بدائع خلق اللہ کا شمار ہے اور مبدء ومعاد خلق کا تعداد ہے پہر اُن مین سے سات بار ذکر کی گئی ہے بعد اُن آیتون کے جن مین نار وشدائد نار کا ذکر ہے موافق گنتی ابواب جہنم کے اُن کے بعد ذکر آلاء کا اسلیے حسین ہوا کہ رفع بلا وتاخیر عقاب منجملہ آلاء ونعم ہے بعد ان سات کے آٹہہ بار ذکر کی گئی ہے وصف مین دو جنتون کے اور انکے اہل کے موافق عدد ابواب جنت کے بعد انکے اور آٹہہ بار ذکر کی گئی ہے اُن دو جنتون کے بیان مین جو کہ اول کے دو جنتون سے دون ہین یہ بات ماخوذ ہے ومن دونہما جنتان سے پس جس شخص نے اعتقاد کیا اول کی آٹہہ کا اور اُن کے موافق عمل کیا تو وہ مستحق ہوا اُن دونون آٹہون کا طرف سے اللہ تعالی کے اور بچایگا اُسکو سات سابق سے افادہ شیخ الاسلام نے فی متشابہ القرآن قتیبی نے کہا کہ اللہ پاک نے اس سورت مین اپنی نعمتون کا شمار کیا ہے اور

فا ٥
ہنگم سن ذاکری
جب سورۃ نازل ہو
ہی پہ یکر
قوله ۱۲

خلق کو اپنی نعمتین یاد دلائی ہین پہر ہر خصلت جسکو وضع کیا ہے اُسکے بعد اس آیت کو لایا ہے اور اُسکو فاصلہ ٹہیرایا ہے درمیان ہر دو نعمت کی تاکہ اُن کو آگاہ کرے نعمتون پر اور اُن سے اُنکا اقرار کرائے مثلاً جس شخص پر تمنے پے در پے احسان کیا ہے اور وہ اُسکی ناشکری کرتا ہے تو تم اس سے کہو کیا تو فقیر نہ تہا تو مین نے تجہے غنی کیا کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو گمنام نہ تہا تو مین نے تجہے عزت دی کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو پیدل نہ تہا تو مینے تجہے سواری دی کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو ننگا نہ تہا تو مینے تجہے کپڑے پہنائے کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے ایسی مقام مین تکرار خوب دمرغوب ہوتی ہے اشعار عرب مین اس قسم کے تکرار بہت آتے ہین اسی معنے سے شاعر کا قول ہے ؎

لَا تَقْتُلِی رَجُلًا اِنْ کُنْتَ مُسْلِمَۃً	اِیَّاکِ مِنْ دَمِہٖ اِیَّاکِ اِیَّاکِ

کلام عرب مین ایسا کلام شائع وذائع ہے یہان اللہ پاک نے اس سورت مین وہ شئے ذکر کی ہے جو کہ اسکی واحدانیت پر دلالت کرتی ہے یعنے انسان کو پیدا کرنا اور اُسکو بیان سکہانا اور سورج چاند زمین آسمان وغیرہ کا بنانا منجملہ اُن اشیاء کے جنکا اپنی خلق پر انعام کیا اور جن وانس کو اشیائی مذکورہ کی ساتہہ مخاطب فرمایا اسلیے کہ اُن سب کا اُنپر انعام کیا گیا ہے حسین بن الفضل نے کہا کہ تکریر بہگانا ہے غفلت کا اور تاکید ہے حجت کی ایک جماعت جسمین سے ابن قتیبہ ہین اس طرف گئی ہے کہ تکریر واسطے اختلاف نعمتون کے ہے سو اسی لیے ہر ایک کے ساتہہ توقیف مکرر کی گئی ہے امام رازی نے فرمایا کہ ذکر کیا اُسکا بلفظ خطاب بر سبیل التفات اور مراد اُس سے تقریر و زجر ہے اور لفظ رب اس لیے ذکر کیا کہ مشعر ہے رحمت کو اور لفظ اس سورت مین مکرر لایا گیا تو واسطے تاکید کے اور واسطے خصوص عدد کے کوئی معنے عقل مین نہین آتے ہین جلال محلی نے فرمایا کہ استفہام اسمین واسطے تقریر کے ہے بسبب اسحدیث کے جو حاکم نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ پڑہی ہمپر حضرت ؐ نے سورۂ رحمن الحدیث اس قسم کی حدیثین اوائل حلی مین صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین اس سے یہ بات اخذ کیجاتی ہے کہ اس سورت کا جو پڑہنے والا ہے اُسکے سامع کے واسطے یہ مسنون ہے کہ قاری کو جواب مذکور دے ہر بار کہ وہ آیت مذکور پڑہے جیسا کہ جنون نے کیا اور حضرت ؐ نے اُنکو اُسپر برقرار رکہا اور صحابہ پر ملامت فرمائی اُنکے سکوت مین گازرونی نے اپنی تفسیر مین سنیت کی تصریح کی ہے ابو مسعود کی صنیع اسکے مقتضی ہے کہ استفہام واسطے توبیخ وانکار کے ہے لفظ اُنکا یہ ہے کہ حرف فاء واسطے ترتیب انکار و توبیخ کے ہے اُس شئے پر جسکی تفصیل کی گئی یعنے فنون نعم وصنوف آلا جو کہ حتماً شکر وایمان کے موجب ہین اور تعرض واسطے عنوان ربوبیت کے جو کہ خبر دے رہی ہے کل مالکیت کی اور تربیب کی مع اضافت کی ظرف اُنکی

ضمیر کے واسطے تاکید تکیر و تشدید توبیخ کے ہے انکا جہٹلانا نعمتون کو اسکے معنے ہین انکا کفر و انکار کرنا نعمتونکا توفی نفسہ انکی نعمت ہونے کا انکار کرکے جیسے تعلیم قران کی اور جو دینی نعمتین اسکی طرف مستند ہوتی ہین یا اللہ کیطرف سے انکے ہونے کا انکار کرکے مع اس اقرار کے کہ وہ فی نفسہ نعمت ہین جیسے دنیوی نعمتین ان کے کفر مذکور کی تعبیر کی ساتہہ تکذیب کی اسلیے کہ آلار مذکورہ کا دلالت کرنا وجوب ایمان و شکر پر شہادت ہے ان آلا کیطرف سے اسکی تو انکا کفر و انکار کرنا آلار کا لامحالہ ان کی تکذیب ہوئی یعنے پہر جب بابت ایسی ٹہیری جیسی تفصیل کی گئی تو پہر کس فرد کی اپنے مالک مربی کی نعمتون کے افراد سے جسنے ان نعمتون کی ساتہہ تمہاری تربیت کی ہے تکذیب کروگے باوجود اسکے کہ ان مین کی ہر نعمت ناطق بحق شاہد بصدق ہے لفظ آلا ربکما اس سورت مین اکتیس جگہ پر آگیا ہے بعد اور تو سطا لتعصر کذا فی فتح البیان پہر جب اللہ پاک نے عالم کبیر کا ذکر کیا یعنے آسمان و زمین اور جو کچہہ ان مین ہے عالم صغیر کا ذکر کیا یعنے انس پس فرمایا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ بنایا آدمی کو کہنکہناتی مٹی سے جیسے ٹہیکرا اور بنایا جان کو آگ کی لپٹ سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونون مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا یعنے جاڑے گرمی کی دو مشرقین ہین اسی طرح دو مغربین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونو چلاے دو دریا بہتے چلتے ان مین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونو نکلتا ہے ان سے موتی اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونون اور اسی کے ہین جہاز اونچے کہڑے دریا مین جیسے پہاڑ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے انتہی **ف** مارج معنی طرف لہب نار ہے یہ قول ضحاک کا ہے حضرت ابن عباس سے عکرمہ و مجاہد و حسن و ابن زید بہی اسی کے قائل ہین عوفی کا لفظ ان سے یہ ہے من لہب النار من احسنہا یعنے آگ کے شعلے سے اسکے خوبتر سے تیسرا لفظ انکا من خالص النار ہے اسی طرح عکرمہ و ضحاک وغیرہم نے بہی کہا ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور پیدا کیا گیا جان مارج من نار سے اور پیدا کیے گئے آدم اس شے سے جسکا تمہارے واسطے وصف کیا گیا اخرجہ الامام احمد و رواہ مسلم مشرقین و مغربین سے مراد دو مشرق و مغرب سردی و گرمی کے ہین دوسری

آیت مین فرمایا فلا اقسم برب المشارق و المغارب آفتاب کے مطالع کے اختلاف مین ہر اور اُسکی نقل کرنے
مین ہر روز ہورا سکے نکلنے مین اس سے طرف لوگون کے اور آیت مین فرمایا ہے رب المشرق والمغرب
لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا اس سے مراد جنس مشارق و مغارب ہے چونکہ ان مشرقون مغربون کے اختلاف
مین مصالح ہین واسطے خلق کے جن و انس مین سے اسلیے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان حضرت ابن عباس رضہ
نے فرمایا مرج البحرین سے ارسلہما یعنے چھوڑ دیا دو دریا کو ابن زید نے کہا یلتقیان یعنے منع کیا انکو
اس سے کہ دونون ملجائین بسبب اُس برزخ حاجز کے جو اُنکے درمیان مین ٹھہرا دیا ہے جو کہ اُن مین
فاصل ہے اور مراد بحرین سے کہارے اور شیرین دریا ہین سو شیرین تو یہی ندیان ہین جو ظاہر درمیان
لوگون کے جاری ہین سورۂ فرقان مین زیر آیہ وہو الذی مرج البحرین ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج و
جعل بینہما برزخا وحجرا محجورا اسپر کلام گذر چکا ہے ابن جریر نے یہان یہ اختیار کیا ہے کہ مراد بحرین سے
بحر سما و بحر ارض ہے اور وہ اس قول کو مجاہد و سعید بن جبیر و عطیہ و ابن ابزی سے روایت کرتے
ہین ابن جریر نے کہا اسلیے کہ موتی آسمان کے پانی سے اور دریائے زمین کی سیپیون سے پیدا
ہوتے ہین گو یہ بات یون ہی ہے لیکن ابن جریر جسطرف گئے ہین وہ اس سے مراد نہین ہے اسلیے
لیے کہ لفظ اُس کی مساعدت نہین کرتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے تو یون فرمایا ہے بینہما برزخ لا یبغیان
یعنے انکے درمیان مین ایک برزخ یعنے حاجز کر دیا ہے زمین سے تاکہ یہ اُسپر زیادتی نہ کرے اور نہ اسپر
تو ہر ایک دوسرے کو بگاڑ ڈالے اور جو صفت اس سے مقصود ہے اُسکو اُس سے زائل کر دے حالانکہ
ما بین السماء والارض کا نام برزخ اور حجر محجور نہین رکھا جاتا ہے منہما کا یہ مطلب ہے کہ موتی اور مونگا دونون
دریار کے مجموع سے نکلتا ہے یعنی اُن کے ایک سے یہ پایا گیا تو کافی ہے کما قال تعالے یٰمعشر الجن
والانس الم یاتکم رسل منکم حالانکہ رسول جو تھے سو خاص انس سے نہ جن سے یہ اطلاق بے شک
صحیح ہے لولو تو معروف ہے جو سیپی مین پیدا ہوتا ہے رہا مرجان سو کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے
موتی ہین یہ قول مجاہد و قتادہ و ابو رزین و ضحاک کا ہے اور حضرت علی سے بھی یہی مروی ہے کسی نے
کہا کہ مرجان بڑے بڑے اور جید موتے ہین ابن جریر نے اسکو بعض سلف سے روایت کیا ہے کسی نے
کہا کہ مرجان ایک نوع ہے جواہر سے سرخ رنگ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا المرجان الخرز
الاحمر یعنے سرخ منکے ہین سدی نے کہا کہ مرجان بسد ہے فارسی مین آب رہی یہ آیت ومن کل
تاکلون لحما طریا وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا سو گوشت تو کہارے اور میٹھے ہر ایک سے
ہوتا ہے اور زیور جو ہے سو کہارے سے ہی ہوتا ہے نہ میٹھے سے حضرت ابن عباس نے فرمایا نہین

اگر کوئی قطرہ آسمان سے دریا مین پہر وہ پڑا کسی سیپی مین مگر ہوگیا اُس سے کوئی موتی اسی طرح عکرمہ نے بہی
کہا ہے اتنا زیادہ کہا پہر اگر وہ نہ پڑا کسی سیپی مین تو اُگا اُس سے عنبر حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ
آسمان جس وقت برسا تو سیپیون نے دریا مین اپنے موہنہ کہول دیے پس جو اُن مین پڑا یعنے کوئی قطرہ
تو وہ موتی ہے اسناد اسکی صحیح ہے چونکہ اس نور کا بنانا ایک نعمت کا انعام تہا زمین والون پر اسلیے اُسکی
اون پر منت رکہی تو فرمایا فبای الاء ربکما تکذبان الجوار المنشآت سے مراد کشتیان اور جہاز ہین جو دریامین
چلتے ہین مجاہد نے کہا جن کشتیون کے بادبان اُٹہائے گئے ہین تو وہ منشآت ہین اور جن کے بادبان
نہین اُٹہائے گئے وہ منشآت نہین ہین قتادہ نے کہا منشآت سے مراد مخلوقات ہین یعنے کشتیان پیدا
کی گئین اُنکے غیر نے کہا منشآت بکسر شین بمعنے بادیات ہے یعنے کشتیان ظاہر ہونے والی کالاعلام
یعنے وہ کشتیان مثل پہاڑون کے ہین اپنی بڑائی مین اور جو کچہہ متاجر و مکاسب سامان تجارت اُن مین ہے
جو نقل کیا جاتا ہے ایک قطر سے طرف دوسرے قطر کی ایک اقلیم سے طرف دوسری اقلیم کی منجملہ اُن اشیاء
کے جن مین لوگون کے لیے صلاح و درستی ہے کہینچ لانے مین سارے انواع بضائع و اسباب کی جسکی طرف
لوگ محتاج ہوتے ہین اسی لیے فرمایا فبای الاء ربکما تکذبان عمیرہ بن سوید کہتے ہین مین تہا حضرت
علی رض کے ہمراہ کنارہ فرات پر جس وقت کہ آئی ایک کشتی اسکے بادبان اُٹہائے ہوئے تہے تو انہون نے
اپنی دونو ہاتہہ پہیلائے پہر کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے ولہ الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام قسم ہے اُسکی
جسنے اُنکو اُٹہایا ہے وہ چلتی ہین اسکے دریاؤن مین نہین قتل کیا مینے عثمان کو اور نہ مساعدت و
معاونت کی اسکے قتل پر اخرجہ ابن ابی حاتم کذا فی ابن کثیر **ف** اللہ پاک نے جو یہان خلق انسان
کا ذکر فرمایا سو یہ تمہید ہے توبیخ کی اس بات پر کہ ثقلین مین سے ہر ایک کی ذات کے ساتہہ جو نعمتین متعلق
ہین اُنکی شکر واجب ہین خلل اندازی کی یہان انسان سے مراد حضرت آدم ع ہین قرطبی نے کہا کہ باتفاق
اہل تاویل کے اور یہ بہی کچہہ بعید نہین ہے کہ انسان سے مراد جنس ہو کیونکہ بنی آدم اپنی باپ آدم ع کی خلق
کے ضمن مین صلصال سے مخلوق ہین یعنے اُس خشک مٹی سے جس کی آواز سنائی دیتی ہے جبکہ اسپر
اُنگلی مارتے ہین اس امتحان کو کہ آیا اس مین کچہہ عیب ہے یا نہین کسی نے کہا صلصال وہ مٹی ہے جو ریت
سے ملی ہوئی ہوتی ہے کسی نے کہا کہ طین منتن ہے یعنے گارا بودار جب گوشت بو کر آتا ہے تو عرب کے
محاورے مین بولتے ہین صل اللحم و اصل یعنے گوشت اُبس گیا اسکا بیان سورۂ حجر مین گذر چکا ہے کالفخار
یعنے وہ خشک مثل ٹہیکرے کی تہی جو کہ آگ سے پکائی گئی یعنے اللہ پاک نے انسان کو پیدا کیا
ایسی مٹی سے جو کہ اپنی خشکی مین ٹہیکری کے مشابہ تہی اب اگر کہو گے کہ خلق الانسان کی صفت مین

جو کہ آدم مین مختلف عبارتین آئی ہین پس اللہ پاک نے آل عمران مین تو فرمایا من تراب یعنے خاک سے اور
سورہ حجر مین فرمایا من حما مسنون یعنے سیاہ سٹری ہوئی گارے سے اور سورہ صافات مین فرمایا من طین لازب یعنے
چپکتے گارے سے خازن نے ایک اور زیادہ کیا من ماء مہین یعنے ایک ضعیف پانی سے اور یہان فرمایا
من صلصال کالفخار تو کہینگے کہ ان عبارتون مین کچھ اختلاف نہین ہے بلکہ معنے متفق ہین اسلیے کہ اللہ
پاک نے اول تو انکو پیدا کیا تراب سے پھر اسکو طین لازب کیا جبکہ وہ خلط ہوا پانی سے پھر حما مسنون یعنے
گارا سیاہ بودار پھر جب وہ سوکھ گیا تو وہ کھنکھناتی مٹی ہو گئی مثل ٹھیکری کے خطیب نے کہا کہ یہان جو مذکور
ہے انکی آخر تخلیق ہے رحمانیت سے یہ زیادہ تر مناسب ہے اور اسکے سوا اور سورتون مین کبھی تو مبدا خلق کا
ذکر ہے اور کبھی اثناء خلق کا پس زمین تو انکی ماں ہے اور پانی انکا باپ ہے یہ دونون ملائے گئے ہوا
سے جو کہ حامل ہے اُس گرمی کی جو کہ جہنم کی بہاپ سے ہے سوشی سے تو انکا جسم اور نفس ہے اور پانی سے
انکی روح و عقل اور آگ سے انکی غوایت و حدت کا مطلب ہے اور ہوا سے انکی حرکت ہے اور
انکا لوٹنا اپنی مدح و ذم کی باتون مین غالب انکی جبلت مین مٹی ہے سو اسی لیے وہ اسکی طرف منسوب ہوئے
گو انکی خلق چارون عنصر سے ہوئی ہے جسطرح کہ جان چارون عنصر سے بنا ہے لیکن غالب اُسکی
جبلت مین آگ ہے سو وہ اسکی طرف منسوب ہوا کما قال تعالے وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ
یعنے پیدا کیا ابو الجن کو یا ابلیس کو یا جنس جن کو تو اول مِن ابتداے غایت کا ہے اور دوسرا بیانیہ ہے
یا تبعیض کا یا نار سے مراد نار مخصوص ہے یعنے مارج سے ایک خاص نار کے کقولہ تعالے
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى مارج لہب صافی ہے نار سے کسی نے کہا خالص نار کسی نے کہا اُسکی
زبان جو کہ اُسکی طرف مین ہوتی ہے جبکہ وہ شعلہ مارتی ہے یعنے زبانہ آتش لیث نے کہا الشعلۃ
الصاعدۃ ذات اللہب الشدید یعنے شعلہ اوپر کو چڑہنے والا سخت بہڑک والا مبرد نے کہا النار
المرسلۃ التی لا تمنع ابو عبیدہ نے کہا خلط النار ماخوذ ہے مرج اذا اختلط و اضطرب سے جوہری
نے کہا مارج من نار نار لا دخان لہا خلق منہا الجان یعنے کہا وہ ہے جسکا بعض بعض سے مختلط ہوا
لہب سرخ و زرد و سبز جو کہ آگ کے اوپر کو آتی ہے جبکہ وہ جلائی جاتی ہے حاصل یہ ہے کہ
مختلط آگ سے بنایا فبای اٰلاء ربکما تکذبان پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پس بیشک تمہارے
رب نے جو تم کو ان چیزون سے بنایا اس پیدا کرنے کی پیچیدگیون مین تم پر ایسی نعمتون کا انعام کیا
ہے جنکا شمار نہین کیا جاتا ہے تو پھر تم نے ان اصلون سے کیون نہین عبرت لی تو آخرت کی
تصدیق کرتے شاید تم اللہ تعالے کے عذاب سے نجات پاتے جمہور نے رب المشرقین و

رب المغربین کو برفع پڑھا ہے اس بنا پر کہ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ہو ربہما یا یہ مبتدا ہے اور مرج البحرین خبر ہے اور بابین جملہ معترضہ ہے لیکن قول اول اولٰے ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا واسطے سورج کے ایک مطلع ہے سردی مین اور ایک مغرب ہے سردی مین اور ایک مطلع ہے گرمی مین اور ایک مغرب ہے گرمی مین غیر اسکے مطلع کا سردی مین اور غیر اوسکے مغرب کا سردی مین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مشرق فجر کا اور مشرق شفق کا اور مغرب شمس کا اور مغرب شفق کا فبای آلاء ربکما تکذبن یعنے کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے جسنے تمہارے واسطے یہ تدبیر عظیم کی کیا ان بے شمار عظیم فائدون کی تکذیب کروگے جو اسمین ہین جیسے ہوا کا اعتدال اور فصلون کا اختلاف اور حادث ہونا اُس شی کا جو ہر فصل کے مناسب ہے اُس مین یا اُنکے سوا اور فائدون کے پس بے شک اسمین بے شمار نعمتین ہین اور جو کوئی اپنے نفس سے انصاف کریگا تو انکے افراد مین سے کسی فرد کی تکذیب اُس سے نہ بنے گی مرج بمعنے تخلیہ و ارسال ہے یقال مرجت الدابۃ اذا ارسلتہا اصل اسکے اہمال ہے جسطرح کہ جانور چھوڑا جاتا ہے چراگاہ مین حضرت حسن و قتادہ نے کہا یہ دو دریا بحر فارس و روم ہین ابن جریج نے کہا کہ کھاری دریا اور میٹھی ندیان ہین کسی نے کہا کہ بحر مشرق و مغرب ہے کسی نے کہا بحر لولو و مرجان ہے کسی نے کہا کہ بحر سما و ارض ہے کسی نے کہا کہ بحر روم و بحر ہند اور تم اُنکے درمیان مین حاجز ہو معنے یہ ہین کہ تخلیہ و اہمال و ارسال کیا ہے ہر ایک کا اُن مین سے باہم ایک دوسرے کے متجاور و متماس ہین روئے زمین پر آنکھ کے دیکھنے مین درمیان اُنکے کوئی فصل نہین ہے سعید بن جبیر نے کہا وہ دونون ملتے ہین ہر سال مین کسی نے کہا کہ ملتے ہین اُنکے دونون کی طرفین اور باوجود اسکے مختلط نہین ہوتے ہین سو اسی لیے فرمایا بینہما برزخ یعنے ایک حاجز ہے کہ روکتی ہے درمیان اُنکے کسی نے کہا کہ برزخ جزائر ہین لا یبغیان کا یہ مطلب ہے کہ زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُنکا دوسرے پر بایں طور کہ اس مین داخل ہوجائے اور اس سے مختلط ہو جائے کسی نے کہا کہ متغیر نہین ہوتے ہین کسی نے کہا کہ طغیانی نہین کرتے ہین لوگو نپر ساتھ غرق کرنے کے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ارسال کیا دو دریا کو درمیان اُنکے ایک حاجز ہے مختلط نہین ہوتے ہین درمیان اُنکے دوری ہے وہ شی ہے کہ زیادتی نہین کرتا ہے ہر ایک اُن مین کا اپنے صاحب پر خطیب مین ہے تجاوز نہین کرتا ہے ہر ایک اُن مین کا اُس حد سے جو حد کردی ہے اُسکے لیے اُسکے خالق نے نہ تو ظاہر مین نہ باطن مین یہانتک کہ شیرین دریا جو داخل ہے کھاری مین وہ باقی ہے اپنے حال پر کھاری سے نہین ملا پس جب تم کھودو کھاری کے سیلو مین بعض جگھون مین تو شیرین پانی کو پاؤگے بقاعی نے کہا بلکہ گڑہا جتنا قریب ہوگا کھاری سے اوتنا ہی جو پانی اس سے نکلنے والا ہے وہ زیادہ شیرین ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے

ابن ابی عبلہ نے ربُّ کو بجر پڑھا ہے اس بنا پر کہ بدل ہو ربکما سے یا بیان ہو کسی نے کہا کلام میں جائز ہے خفض بنا بر بدل ربکما سے گویا کہ ... اطلاع: پانی اسپر کہ ... ایک قرأت منقول ہے فائدہ السمین ...

شاید یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ مراد بحرین سے بحر سماء و بحر ارض ہے

یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ مراد بحر فارس و بحر روم ہے

یعنی شاید یہ اس قول کی بنا پر ہے جو ان سے مروی ہے کہ مراد بحرین سے بحر سماء اور بحر ارض ہے

آنکھہ کے دیکھنے مین تو اُنکو خلط کر دیا ہے اور غیب قدرت نے درمیان اُنکے ایک حاجز بنا دیا ہے یہ تو اُنکا
حال ہے حالانکہ وہ جماد ہین نہ اُنکو نطق ہے نہ ادراک ہے اور عاقلو بعض تمہارا بعض پر کیونکر زیادتی کرتا ہے
محلی کا بیان یہ ہے کہ ارسال کیا دو دریا کو میٹھے اور کھارے کو وہ ملتے ہین آنکھہ کے دیکھنے مین درمیان
اُنکے ایک حاجز ہے اللہ تعالی کی قدرت سے زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُن مین کا دوسرے پر کہ اُس سے
مختلط ہو جائے نسفی کا بیان یہ ہے ارسال کیا کھارے دریا اور میٹھے دریا کا در انحال کہ وہ متجاور
متلاقی ہین کوئی فصل نہین ہے درمیان دونو پانی کے آنکھہ کے دیکھنے مین درمیان اُنکے ایک حاجز
ہے اللہ تعالی کی قدرت سے تجاوز نہین کرتے ہین اپنی حدون سے اور زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُن کا
دوسرے پر ساتھہ ممازجت کی قاضی صاحب کا بیان یہ ہے ارسال کیا کھارے دریا کا اور میٹھے دریا
کا وہ دونون باہم متجاور ہوتے ہین اور اُنکے سطوح متماس ہوتے ہین یا ارسال کیا بحر فارس و بحر روم کو وہ
ملتے ہین دریائے محیط مین کیونکہ وہ دو خلیج ہین اُس سے منشعب ہوتی ہین درمیان اُنکے ایک حاجز
ہے اللہ کی قدرت سے یا زمین سے زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُنکا دوسرے پر ساتھہ ممازجت کی اور
ساتھہ باطل کرنے خاصیت کے یا وہ تجاوز نہین کرتے ہین اپنی حدون سے ساتھہ غرق کرنے اُس
شئے کے جو اُن کے درمیان ہین ہے مطلب یہ ہی کہ بحرین سے مراد اگر کھارے میٹھے دریا ہون گے
تو اُنکے التقا سے یہ مراد ہوگی کہ متصل ہونا ایک کا دوسرے سے اور تماس اُنکے سطوح کا باانتہائے
عذب بسوی مالح کہ عذب مالح کیطرف جاری ہو کیونکہ اُسوقت اُنکے درمیان مین ایک آڑ ہوگی اللہ کی
قدرت سے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نکرے باین طور کہ اُس سے ملجاوے اور اُسکی خاصیت کو باطل
کردے اور اگر مراد بحر فارس و روم ہونگے تو مراد التقا سے اُنکا ملنا ہوگا دریائے محیط مین اور اُنکے
درمیان کے حاجز سے مراد زمین ہوگی اور بغی سے مراد اپنی حد سے بڑہنا ہوگا کیونکہ ہر ایک اُنمین
کا اپنی حد مقرر سے آگے نہین بڑہتا ہے اور روئے زمین پر پہیل نہین جاتا ہے کون زمین جو کہ
اُنکے درمیان مین حاجز ہے اور نہ اُسکو غرق کرتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان یعنے کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پس بیشک یہ نعمت قدرت اور اسکے مثل اور ایسی قدرتین نعمتین ہین
کہ اُنکی تکذیب کسی حال مین بن نہین آتی ہے جمہور نے یخرج کو بصیغہ معروف پڑہا ہے اور کسی نے
بصیغہ مجہول اور دونون سبعیہ ہین لؤلؤ درّ ہین یعنے موتی اور مرجان سرخ منکے جو معروف ہین فراء
نے کہا لؤلؤ بڑی موتی ہین اور مرجان چھوٹے واحدی نے کہا یہ قول ہے جمیع اہل لغت کا مقاتل
و سدی و مجاہد نے کہا لؤلؤ چھوٹے موتی ہین اور مرجان بڑے حضرت علی رضہ سے مروی ہے کہ

مرجان عظام اللؤلؤ یعنے بڑے موتی حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا لولو وہ ہین جو آپس مین کے بڑی ہین اور
مرجان چہوٹے موتی مین حضرت ابن مسعود رضہ نے فرمایا مرجان خرز احمر ہین یعنے سرخ منکے تنہا فرمایا
حالانکہ یہ صرف کہارے دریا سے نکلتی ہین میٹھے سے نہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اُن مین کے ایک
سے نکلے تو مقرر دونون سے نکلے زجاج وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے ابو علی فارسی نے کہا کہ یہ حذف
مضاف کے باب سے ہے اے من احدہما کقولہ تعالے عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ اور محاورے
مین بولتے ہو کہ خرجت من البلد یعنے مین نکلا شہر سے حالانکہ تم جو نکلے ہو سو کسی محلے سے منجملہ اُس کے
محلات کے اخفش نے کہا ایک قوم نے زعم کیا ہے کہ موتی شیرین دریا سے نکلتے ہین کسی نے کہا کہ
وہ دریا مین اُن مین کے ایک سے تو موتی نکلتے ہین اور دوسرے سے مرجان کسی نے کہا کہ یہ دونون نہین
نکلے ہین مگر کہارے میٹھے کے ملنے کی جگہ سے کسی نے کہا کہ وہ بحر سما و بحر ارض ہین پس جب آسمان
کا پانی دریا کی سیپی مین پڑا تو موتی منعقد ہوا پس وہ دونون سے خارج ہوا بعض نے کہا کہ اللہ تعالی
کا کلام اولی باعتبار ہے کلام سے بعض لوگون کے پس منجملہ جائز یہ بات ہے کہ اللہ تعالے ان دونون کو
ہانک لاتا ہے دریائے شیرین سے طرف کہارے دریا کے اور اتفاق یہ ہوا کہ وہ اونکو نہین نکالتے
ہین مگر کہارے سے اور جب خشکی مین ایسی اشیا ہین کہ تاجرون پر مخفی رہتی ہین جو کہ آمد و رفت رکھنے والے
بیابانون کے قطع کرنیوالے ہین تو پھر اُس ملنے کا کیا ذکر ہے جو کہ دریا کی تہ مین ہے ابن عادل نے اسکا یہ
جواب دیا ہے کہ اللہ تعالی لوگون سے خطاب نہین کرتا ہے اور نہ انپر منت رکہتا ہے مگر اُس شے کی جو
انکی ماوف و مشاہد ہوتی ہے یہ جواب تکلف سے خالی نہین ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس بیشک
ولی موتی مونگے کے نکلنے ہین وہ نشانیان ہین کہ اُنکی تکذیب کی کوئی طاقت نہین رکہتا ہے اور نہ اُنکے
انکار پر قادر ہے جوار سے مراد وہ کشتیان ہین جو دریا مین چلنے والی ہین سفینہ کا نام جاریہ رکہا اسلئے
اُسکی شان سے جاری ہونا ہے گو وہ کنارے مین ٹھیری ہوئی کیون نہ ہو چنانچہ دوسری جگہ اُسکا
جاریہ نام رکہا ہے کما قال تعالے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰکُمْ فِی الْجَارِیَةِ اور اُسکا نام فلک رکہا
قبل اسکے کہ وہ ایسی ہوتی یعنے جاری پس نوح علیہ السلام سے فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا پھر بعد
اسکے کہ وہ بنا چکے تو اسکا نام سفینہ رکہا پس فرمایا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ امام رازی نے کہا کہ
اول تو فلک ہے پھر سفینہ پھر جاریہ مملوکہ عورت کو بہی جاریہ کہتے ہین اسلیے کہ اسکی شان سے جری
ہے اپنے مالک کی حوائج مین بخلاف زوجہ کے پس لفظ جاریہ منجملہ صفات غالبہ ہے جمہور نے فی الجوار
کو بکسر را و حذف یا پڑہا ہے اسلیے کہ منقوص ہے بروزن فواعل اور حرف یا لفظا محذوف ہے اور

حضرت حسن وغیرہ نے برفع را اسلیے کہ محذوف کو بالکل بہلا دیا اور کسی نے باثبات یا وقف مین رسم
مین یہ حرف یا ثابت نہین رکھا جاتا ہے اسلیے کہ منجملہ یا آت زوائد ہے منشآت بمعنی مرفوعات ہی یعنے
وہ کشتیان کہ انکی بعض لکڑیان بعض پر اوٹہائی گئی اور ترکیب دی گئی ہین یہانتک کہ وہ بلند و دراز ہوگئین
تا انکہ دریا مین مثل پہاڑون کے بن گئین اعلام بمعنے جبال ہے علم کوہ طویل کو کہتے ہین کشتیون کی تشبیہ دی
دریا مین ساتھ پہاڑ کے جو کہ خشکی مین ہین قتادہ نے کہا منشآت بمعنے مخلوقات للبحری ہے یعنے کشتیان
جو پیدا کی گئی ہین واسطے چلنے کے اخفش نے کہا بمعنے مجریات ہے یعنے کشتیان جو چلائی گئی ہین کسی نے
کہا محدثات مسخرات یعنی ایجاد کی گئین کام مین لگائی گئین کسی نے کہا الرافعات الشرع یعنے اٹہانے والی
بادبانون کو یا وہ کشتیان جو کہ اٹہاتی ہین موجون کو اپنے چلنے سے سورہ شوریٰ مین اسپہ کلام گذر چکا ہے
بحر کو مفرد اور اعلام کو جمع کیا یہ اشارہ ہے طرف عظمت بحر کے جمہور نے المنشآت کو بفتح شین پڑہا ہے
اور کسی نے بکسر شین فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک یہ ایسی ظاہر و واضح قدرت و نعمت ہے جسکی تکذیب
ممکن نہین ہے اور نہ اسکا انکار ہوسکتا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ
الْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ
فِیْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جو کوئی ہے زمین پر نبٹنے والا ہے اور رہیگا منہ تیرے
رب کا بزرگی اور تعظیم والا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے اس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانون
مین اور زمین مین ہر دن اسکو ایک دہندا ہے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے انتہے **ف**
اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ ساری زمین والے عنقریب جاتے رہین گے اور سب کے سب مر جائین گے
اسی طرح آسمان والے بہی مگر جنکو اللہ تعالیٰ چاہیگا اور باقی نہ رہیگا سوا اسکے وجہ کریم کی پس بیشک رب
تعالیٰ و تقدس نہ مریگا بلکہ وہ تو ایسا حی ہے کہ کبہی نہ مریگا قتادہ کہتے ہین خبر دی اس شے کی جو پیدا کی
پہر خبر دی کہ یہ سب فانی ہے دعائے ماثورہ مین ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰی
اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّلَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ شعبی نے کہا جسوقت تو پڑہے کل من علیہا فان تو چپ
مت رہ یہانتک کہ تو پڑہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام یہ آیت مثل اس آیت کی ہے كُلُّ شَیْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اللہ پاک نے اس آیۂ کریمہ مین اپنی وجہ کریم کی یہ صفت فرمائی کہ وہ ذو الجلال و الاکرام ہے
یعنے وہ اسکا مستحق ہے کہ اسکی بزرگی کیجائے تو اسکی نافرمانی نہ کیجائے اور اسکی اطاعت کیجائے تو
اسکی مخالفت نہ کیجائے کقولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَکَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِخْبَارًا عَنِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ حضرت
ابن عباس رضہ نے فرمایا ذو العظمة والکبریاء اور جب یہ خبر دی کہ ساری زمین والے مرنے مین برابر ہین اور وہ
عنقریب دار آخرت کی طرف جائین گے پہر اُن مین ذو الجلال والاکرام اپنے حکم سے فیصلہ کریگا تو فرمایا
فبای آلاء ربکما تکذبان قوله تعالی یسأله من فی السموات الآیة یعنی اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ وہ اپنے ما
سوا سے غنی و بے نیاز ہے اور ساری خلائق ساری آنون در وقتون مین اُسکی محتاج ہے اسلیے
کہ وہ اپنی زبان حال وقال سے اُس سے مانگتے ہین اور ہر دن وہ ایک شان مین ہے عبید بن عمیر
نے کہا اُسکی شان سے ہے کہ وہ جواب دیتا ہے پکارنے والی کو عطا کرتا ہے سائل کو رہائی دیتا ہے
قیدی کو شفا دیتا ہے بیمار کو مجاہد نے کہا ہر دن وہ جواب دیتا ہے کسی پکارنے والے کو کہولتا ہے
کسی کرب کو جواب دیتا ہے کسی مضطر کو بخشتا ہے کسی گناہ کو قتادہ نے کہا بے نیاز نہین ہوتے
ہین اُس سے آسمان والے اور زمین والے جلاتا ہے کسی حی کو اور مارتا ہے کسی میت کو اور پالتا ہے کسی صغیر
کو اور رہا کرتا ہے کسی قیدی کو اور وہ منتہے ہے حاجات صالحین کا اور فریاد رس ہے انکا اور منتہے ہے
انکے شکوے کا سوید بن جبلہ فزاری کہتے ہین بیشک رب تمہارا ہر دن وہ ایک شان مین ہے
فیعتق رقابا ویعطی رغابا ویقحم عقابا یعنے وہ آزاد کرتا ہے گردنون کو عطا کرتا ہے مرعوب چیزین اور داخل
کرتا ہے عذاب مین اخرجه ابن ابی حاتم منیب بن عبد اللہ بن منیب ازدی اپنے باپ سے کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلعم نے یہ آیت پڑہی تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا شان ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ بخشتا ہے
کسی گناہ کو اور کہولتا ہے کسی کرب کو اور بلند کرتا ہے کسی قوم کو اور پست کرتا ہے دوسرون کو اخرجه
ابن جریر و ابن ابی حاتم کا لفظ عن ابی الدرداء مرفوعا یہ ہے قال قال اللہ عز وجل کل یوم ہو فی شان قال
من شانه ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع آخرین وقد رواه ابن عساکر من طرق متعددة عن ہشام
ابن عمار بہ حافظ ابن کثیر کہتے ہین وقد روی موقوفا کما قد علقه البخاری بصیغة الجزم فجعله من کلام ابی
الدرداء فاللہ اعلم بزار کا لفظ عن ابن عمر عن النبی صلعم یہ ہے کل یوم ہو فی شان قال یغفر ذنبا ویکشف
کربا پہر ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کیا ہے بیشک اللہ عز وجل نے ایک لوح
محفوظ پیدا کی ہے ایک سفید موتی سے اسکی دو دفتیان یاقوت سرخ ہے قلم اسکا نور ہے اور کتاب
اُسکی نور ہے اور عرض اسکا مابین سماء و ارض ہے نظر کرتا ہے اُس مین ہر روز تین سو ساٹہہ نظر پیدا
کرتا ہے ہر نظر مین اور جلاتا ہے اور مارتا ہے اور عزت دیتا ہے اور ذلیل کرتا ہے اور کرتا ہے جو
کچہہ چاہتا ہے کذا فی ابن کثیر ف کل من علیها فان کا یہ مطلب ہے کہ ہر کوئی جو زمین پر حیوانات

وغیرہ مین ہلاک ہونیوالے ہین عقلا کو غیر عقلا پر تغلیب دیکر سب کی تعبیر بلفظ من کردی ہے اس
معنے کی بنا پر اب اسکی حاجت نہین ہے کہ غیر جنت و نار و حور و ولدان و حجب و عرش و ارواح کے ساتھ
آیت کی تخصیص کیجائے کسی نے کہا کہ مراد جن و انس ہین جو کہ زمین پر ہین اگر کوئی کہے کہ یہ آیت
یطوفون بینہا وبین حمیم آن تک اس مین نعمتین نہین ہین پھر کیون اُن مین سے ہر ایک کے بعد فبای
آلاء ربکما تکذبان کہا ہے تو کہین گے کہ روز قیامت کی ہول اور مجرمون کا عقاب جسکا وصف کیا گیا ہے
اس مین زجر ہے معاصی سے اور ترغیب ہے طاعات مین اور یہ منجملہ اعظم منن ہے کسی نے کہا کہ وجہ
نعمت کی فناء خلق مین یہ ہے کہ موت سبب ہے نقل کرنے کا طرف دار جزا و ثواب کی یحییٰ بن معاذ
نے کہا موت کیا اچھی شے ہے پس وہی تو قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کی کسی نے کہا کہ ایک
پل ہے کہ پہونچا دیتا ہے حبیب کو طرف حبیب کی مقاتل نے کہا وجہ نعمت یہ ہے کہ فنائے خلق مین تسویہ
ہے درمیان انکی موت مین اور مع موت کے برابر ہو جاتے ہین اقدام و وجہ عبارت ہے اللہ پاک
کی ذات و وجود سے سورۂ بقرہ مین اسکے معنے کا بیان گذر چکا ہے کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ
باقی رہیگی حجت اسکی جس سے اس کی طرف تقرب کیا جاتا ہے قول اول اولے ہے خطاب
ربک کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُسکی صلاحیت رکھتا ہے فبای آلاء
ربکما ۔ مین تو دو کو مخاطب کیا اور یہان واحد کو خطاب کیا اسلیے کہ یہان اشارہ واقع ہوا ہے
طرف ہر ایک کی تو فرمایا اور باقی رہیگا وجہ تیرے رب کا اے سامع تاکہ ہر ایک یہ جان لے کہ غیر
اسکا فانی ہے پس اگر یبقے وجہ ربکما فرماتا تو ہر ایک اپنے نفس کو اور اپنے رفیق مخاطب کو فنا سے
نکال لیتا ویبقے وجہ الرب فرمایا بدون خطاب باوجود اسکے کہ یہ زیادہ تر دال ہے فناء کل پر اسلیے
کہ رب مین کاف خطاب کا اشارہ ہے طرف لطف کی اور ابقا اشارہ ہے طرف قہر کے حالانکہ یہ جگہ
بیان لطف و شمار نعم کی جگہہ ہے سو اسی لیے بلفظ رب و بکاف خطاب فرمایا ذوالجلال یعنے صاحب
عظمت و کبریا ہے اور صاحب استحقاق صفات مدح جب شئ عظیم ہوتی ہے تو بولتے ہین جل الشئ
واجللتہ اے اعظمتہ جلال اسم ہے جل سے جمہور نے ذو پڑھا ہے اس بنا پر کہ وجہ کی صفت ہے اور حضرت
ابن مسعود نے ذی اس بنیاد پر کہ رب کی صفت ہے ذوالاکرام کے یہ معنے ہین کہ وہ کریم و بزرگ ہے
اس شئے سے جو اُسکے لائق نہین ہے کسی نے کہا کہ صاحب اکرام ہے واسطے اپنے دوستون
کے پس اول تو فنائے خلق اور اپنے بقار کا ذکر فرمایا بعد اُسکے خود کو موصوف باکرم کیا سو آمین
آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ بعد اُنکے فنا ہونے کے اللہ پاک اپنے لطف و کرم کے آثار

کا اُنپر افاضہ فرمائیگا جس طرح کہ فبای آلاء اسکی خبر دے رہا ہے کیونکہ بحیات ابدی انکو زندہ کرنا اور نعیم مقیم کے ساتھ انکو ثواب دینا جلیل و عظیم تر نعمتوں سے ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین مرفوعًا اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اخرجہ الترمذی وقال الحاکم حدیث صحیح الاسناد یعنے لازم پکڑو اس دعا کو اور اُسکی کثرت کرو فبای الاء ربکما تکذبان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے کیا ان نعمتون کی تکذیب کروگے یعنے رب کا باقی رہنا کل کا فانی ہونا اور حیات دائم و نعیم مقیم یا انکے غیر کی سیدنا و شیخنا صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے اس معنے مین کیا خوب فرمایا ہے ع

تَفْنِي اللَّذَّةُ وَتَفْنِي الْكَأْسُ وَالنَّادِي	وَمَنْ تُلَاقِيْهِ مِنْ خِلٍّ وَمِنْ عَادِيْ
لَا تَرْكَنَنَّ اِلَى الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا	يُفْنِي الْجَمِيْعَ وَيَبْقَى رَبُّنَا الْهَادِيْ

حقیقت مین یہ ترجمہ ہے خواجہ میر درد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی کا ع

ساغر فانی و بزم و ساقی فانی	با ہر کہ شدی در ملاقے فانی
بردار دل از ہستی بے بود جہان	اللہ بود باقے و باقی فانی۔

وجہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا مرحوم کو یہ شعر بہت پسند تہے شب کو حسب معمول احباب کا جلسہ تہا اُن مین مولانا قاضی زین العابدین مرحوم بہی تہے سیدنا نے فرمایا کہ اس رباعی کا ترجمہ عربی چار مصرعون مین ہونا چاہیے چنانچہ قاضی صاحب مرحوم نے تو تین شعرون مین کیا اور سیدنا مرحوم نے بعد ذرا تامل کے دو ہی شعرون مین ترجمہ کیا اور خوب کیا چونکہ اُنکے لفظ و معنے مین دل چسپی تہی اور فتح البیان تالیف ہوئی تہی اسلیے اُس مین درج کیے گئے واقعہ مین دنیا ان شعرون کی پوری مصداق ہے وہ ساری محفل تمام ہوگئی اور ساغر و بزم و ساقی و ملاقی سب فنا ہو گئے اللہ تعالے سب کو بخشے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے آمین جملہ یسالہ من فی السموات والارض مستانفہ ہے یا حال ہے وجہ سے اور عامل اس مین یبقی ہے ای یبقی مسئولا من فیہما یعنے سوال کرتے ہین اللہ تعالے سے سارے آسمان و زمین والے اسلیے کہ وہ اُسکے محتاج ہین ابو صالح نے کہا کہ آسمان والے تو اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور رزق کا سوال اُس سے نہین کرتے اور زمین والے اُس سے دونون امر مانگتے ہین مقاتل نے کہا کہ زمین والے اُس سے مغفرت و رزق مانگتے ہین اور فرشتے بہی اُنکے واسطے رزق و مغفرت کا سوال کرتے ہین پس دونون سوال اہل سما و اہل ارض سے واسطے اہل ارض کے ہین ابن جریج نے بہی اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ اُس سے رحمت مانگتے ہین قتادہ کا قول اول گذر چکا ہے کہ اہل سما و اہل ارض اُس سے مستغنی نہین ہوتے ہین یعنے اپنی ذات و صفات

ہین اور ساری اُن اشیا مین جو اُنکو ہم مین ڈالتی ہین اور اُنکو پیش آتی ہین حاصل ہے کہ مانگتی ہے اُس
سے ہر مخلوق اُسکی مخلوقات مین کی بزبان قال یا بزبان حال وہ چیز جسکو وہ طلب کرتے ہین یعنے دارین
کی خیر یا اُن مین کی ایک کی خیر ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین۔
حضرت ابن عباس رض نے فرمایا مسألہ اسکے بندو نکا اُس سے رزق و موت و حیات کا ہی کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ یعنے مستقر ہے سب ایک شان مین ہر وقت اوقات مین سے یوم عبارت ہی وقت سے
اور شان بمعنے امر ہے منجملہ شیون اللہ پاک عطا کرتا ہے اہل سموات و اہل ارض کو وہ شے جو اُس سے
طلب کرتے ہین باوجود اختلاف اُنکی حاجات کے اور تباین اُنکے اغراض کے مفسرین کہتے ہین
اُسکی شان سے یہ ہے کہ جلاتا ہے مارتا ہے روزی دیتا ہے فقیر کرتا ہے غنی کرتا ہے عزت
دیتا ہے ذلیل کرتا ہے بیمار ڈالتا ہے شفا دیتا ہے عطا کرتا ہے روکتا ہے بخشتا ہے عذاب
کرتا ہے رحم کرتا ہے خفا ہوتا ہے اُسکے سوا اور بے شمار امور مین کسی نے کہا کہ ہر وقت و حین مین
احداث کرتا ہے امور کا اور تجدید کرتا ہے احوال کی اور کسی نے کہا کہ ہانکنا مقادیر کا ہے طرف مواقیت
کے حسین بن فضل نے کہا یہ اُسکے وہ شیون ہین کہ انکو ظاہر کرتا ہے نہ وہ شئون کہ اُنکی ابتدا کرتا
ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہر دن مین طرف بندون کی ایک بر جدید ہے یعنے نیا دن نیا
احسان کسی نے کہا کہ ہر دن رات مین تین لشکر نکالتا ہے ایک لشکر تو بابون کی پشتون سے
طرف ماؤن کی رحمون کے اور ایک لشکر رحمون سے طرف دنیا کے اور ایک لشکر دنیا سے طرف
قبرون کے پھر وہ سب کوچ کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے کسی نے کہا کہ یوم مذکور سے مراد یوم
دنیا و یوم آخرت ہے اور شان اُسکی دنیا مین تو امتحان ہے ساتھ امر و نہی کے اور جلانے
مارنے عطا کرنے منع کرنے وغیرہ کے اور شان اُس کی آخرت مین جزا و حساب و ثواب و عقاب
وغیرہ ہے ابن بحر و سفیان بن عُیَیْنہ نے کہا کہ کل زمانہ نزدیک اللہ تعالےٰ کے دو دن مین ایک
اُنکا تو ایام دنیا کی مدت ہی اور آخر روز قیامت ہی کسی نے کہا کہ مراد ہر دن ہی ایام دنیا سے اسکی
کوئی وجہ نہین ہے کہ شان و دن شان کی تخصیص کیجاے بلکہ آیت اسپر دال ہے کہ اللہ پاک ہر دن
ایک شان مین ہی اپنے شیون سے کوئی سی شان ہو بدون تعیین کے اللہ پاک کی شیون کا شمار و حصا
نہین کیا جاسکتا ہے اور اُنکو نہین جانتا ہے مگر وہ تو اب قدرت و کمال قدرت کی مقام سے اولی
و انسب عموم ہی کسی نے کہا کہ یہ کریمہ یہود کے بارے مین نازل ہوئی ہے جبکہ اُنہون نے کہا کہ اللہ تعالے
شنبے کے دن قضا نہین کرتا ہے کسی شان کی اور نہ کسی شے کی اسپر فرمایا کہ وہ ہر دن ایک شان مین ہے

ع
نصب کل کا اوس
مستقر ہے جملہ
بنیت مضمون جملہ قبلہ
یعنی مستقر ہے جمیع

شان کل وقت من
الاوقات ۱۲ منہ ۱۲
۱۲

فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک اللہ پاک کے شیون کا اختلاف اپنے بندون کے کام کی تدبیر مین ایک ایسی نعمت ہی جسکا انکار ممکن نہین ہے اور نہ کسی مکذب سے اسکی تکذیب بن آتی ہے کذا فی فتح البیان سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ ہم جلد فارغ ہوئے ہین تمہاری طرف[۱] دو بوجہل قافلو یعنے تمہارے حساب کرنے کا جلد قصد کرین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے اے فرقے جنون کے اور انسانون کے اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بہاگو آسمان اور زمین کے کنارون سے تو نکل بہاگو نہین نکل سکنے کے بن سند پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے چہوٹتی ہین تم پر شعلے آگ کے صاف اور دہوان ملے پہر تم بدلہ نہین لے سکتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے انتہے **ف** حضرت ابن عباس رض نے سنفرغ الآیۃ مین فرمایا ہے کہ یہ ایک وعید ہے طرف سے اللہ تعالے کے واسطے بندون کے اور نہین ہے ساتہہ اللہ تعالی کے کوئی شغل کہ وہ فارغ ہو[۲] اسی طرح ضحاک نے بہی کہا ہے کہ یہ وعید ہے قتادہ نے کہا مقرر قریب ہوا اللہ سے فراغ واسطے اپنی خلق کے ابن جریج نے کہا سنقضی لکم یعنے اب ہم تمہارے واسطے فیصلہ کر دین گے بخاری نے کہا سنحاسبکم یعنے اب ہم تم سے حساب لین گے اسکو مشغول نہین کرتی ہے کوئی شئے کسی شئے سے یہ بات کلام عرب مین پہچانی ہوئی ہے کہ یون بولتے ہین لاتفرغن لک یعنے البتہ مین تیرے واسطے فارغ ہونگا حالانکہ اسکو کوئی شغل نہین ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ مین تجہے تیری غفلت کی حالت پر پکڑونگا مقصود اس سے دہمکانا ڈانٹنا ہے ثقلان سے مراد انس و جن ہین جیسا کہ صحیح مین آیا ہے[۳] سمعہ کل شئی الا الثقلان ایک روایت مین ہی الا الجن والانس یعنے سنتی ہے عذاب قبر کو ہر شئے مگر جن و انس حدیث صور مین ہے الثقلان الانس والجن پہر اللہ پاک نے فرمایا یا معشر الجن والانس الآیۃ یعنے او گروہ جن و انس تم طاقت نہین رکہتے ہو بہاگنے کی اللہ تعالی کے امر و قدر سے بلکہ وہ تمہارا احاطہ کیے ہوئے ہے تم نہین قادر ہو خلاصی پانے پر اسکے حکم سے اور نہ بہاگنے پر اسکے حکم سے تم مین جہان کہین تم جاؤ تمہارا احاطہ کیا ہوا ہے یہ حشر کے مقام پر ہے فرشتے سات صفین ہوکر ہر طرف سے خلائق کا حلقہ کرنیوالے ہونگے تو کوئی قادر نہ ہوگا جانے پر مگر ساتہہ سلطان کے یعنے ساتہہ امر اللہ تعالی کے يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ وقال تعالی وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ

---

[۱] یعنی اس طرح کا لفظ ۱۲

[۲] یعنی مطلب یہ ہے کہ یہ تو مخلوق کی شان ہے کہ کسی کام مین مشغول ہو پہر اوس سے فارغ ہو تو دوسرا کام کرے اللہ پاک اس سے منزہ ہے اور یہ جو فرمایا سو حسب محاورۂ عرب بطور تہدید ہے ۱۲ منہ

[۳] صحیح کا لفظ غیر الثقلین ہے ۱۲

[illegible]

عاصم کانما اغشیت وجوههم قطعا من اللیل مظلما اولئک اصحب النار هم فیها خلدون اور اسی لیے اللہ سبحانہ نے یون فرمایا یرسل علیکما شواظ الایۃ حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا شواظ لہب نار ہے یعنی آگ کا شعلہ یا زبانہ آتش دوسرا لفظ انکا دخان ہے مجاہد نے کہا لہب سبز منقطع ہے ابو صالح نے کہا وہ لہب ہے جو آگ کے اوپر ہوتی ہے اور بدون دخان کے ضحاک نے کہا آگ کی سیل نحاس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دخان نار ہے ابو صالح وسعید بن جبیر وابو سنان سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔ ابن جریر نے کہا عرب لوگ دخان کا نام نحاس کہتے ہیں بضم وکسرہ نون اور قرارت کا ضم پر اجماع کیا گیا ہے نحاس بمعنے دخان کے باب سے نابغہ بنی جعدہ کا قول ہے ؎

یضیئ کضوء سراج السلیط لم یجعل اللہ فیہ نحاسا

یعنی دخانا نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس سے شواظ کا پوچھا تو فرمایا وہ لہب ہے جسکے ساتھ دہوان نہین ہوتا ہے پھر اُسنے لغت سے اسپر شاہد پوچھا تو امیہ بن ابی الصلت کی بیت انکو پڑہکر سنائی جو اسنے حسان کے حق مین کہی تہی ؎

الا من مبلغ حسان عنی	مغلغلۃ تدب الی عکاظ
الیس ابوک فینا کان قینا	لدی القینات فسلا فی الحفاظ
یمانیا یظل یشد کیرا	وینفخ دائبا لہب الشواظ

کہا آپ نے سچ فرمایا پھر نحاس کیا ہے فرمایا وہ دخان ہے جس کے لیے لہب نہ ہو کہا پھر عرب اسکو پہچانتے ہین فرمایا ہان کیا تو نے نہین سنا نابغہ بنی ذبیان کو وہ کہتا ہے ؎ یضیئ کضوء الخ مجاہد نے کہا نحاس صفر ہے پگہلایا جائیگا پھر اونکے سرونپر ڈالا جائیگا اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے ضحاک نے کہا و نحاس یعنے سیل نحاس کے معنے ہر قول کی بناپر یہ ہین کہ اگر تم جاؤگے بہاگ کر قیامت کی دن فرشتے و زبانیہ تمکو پہیر لائین گے ساتھ بہیجنے آگ کے اور پگہلے ہوئے تانبے کے تمپر تاکہ تم لوٹ آؤ اسی لیے فرمایا فلا تنتصران الآیۃ کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ جن و انس کو مخاطب کرکے یہ کہنا کہ ہم تمہاری واسطے فارغ ہونگے یہ ایک وعید شدید ہے طرف سے اللہ پاک کے واسطے اونکے قرطبی نے کہا محاورے مین بولتے ہین فرغت من الشغل افرغ فراغا وفروغا یعنے مین کام سے نجیت ہوا۔ استفرغت مجہودی فی کذا اے بذلتہ یعنے مین نے اپنی طاقت فلان کام مین خرچ کی زجاج وکسائی وابن الاعرابی وابو علی فارسی نے کہا کہ فراغ اسجگہ وہ فراغ نہین ہے جو کسی شغل سے ہوتا ہے اسلیے کہ اللہ پاک کے واسطے کوئی ایسا شغل نہین ہے کہ اُس سے فارغ ہووے اور نہ کوئی شان کسی شان سے اسکو مشغول کرتی ہے

ولیکن تاویل اسکی قصد ہے اے سنقصد لحسابکم یعنے ہم جلد قصد کرتے ہین واسطے تمہارے حساب کے یا واسطے تمہارے مجازات کے یا تمہاری محاسبے کو آحدی نے مفسرون سے حکایت کیا ہے منجملہ اُنکے حضرت ابن عباس رضہ ہین کہ یہ ایک تہدید ہے اللہ پاک کیطرف سے اپنے بندون کو اسی معنے سے قول ہے قائل کا واسطے اُس شخص کے جسکی تہدید کا ارادہ کرتا ہے کہ لاتفرغن لک اے اقصد قصدک فرغ بمعنے قصد آیا ہے عرب کی اشعار مین موجود ہے زجاج نے کہا کہ فراغ لغت مین دو قسم ہے ایک فراغ شغل سے ہے اور دوسرا قصد للشئی کے معنے مین سے اور متوجہ ہونا کسی پر جیسا کہ یہان ہی اور کلام بطریق تمثیل و استعارہ ہوگا صاحب مفتاح و زمخشری کا میل اسی طرف ہے کسی نے کہا کہ اللہ پاک نے تقوی پر وعدہ دیا اور معصیت پر وعید سنائی پھر فرمایا ہم جلد فارغ ہوتے ہین واسطے تمہارے اُس شئے سے جس کا ہم نے تم کو وعدہ دیا اور پہنچاتی ہین ہر ایک کو طرف اُس شئے کی جس کا اُسے وعدہ دیا ہی حضرت حسن و مقاتل ابن حیان اسیکے قائل ہین جمہور نے سنفرغ کو بنون و ضم را پڑہا ہے اور کسی نے بنون و فتح را کسائی نے کہا کہ یہ بنی تمیم کا لغت ہے اور کسی نے بکسر نون و فتح را اور کسی نے بضم یاء تحتیہ و فتح را بصیغہ مجہول اور کسی نے بیاء مفتوحہ و ضم را بصیغہ معروف ای سیفرغ اللہ ایّه بغیر الف مرسوم ہے در حالت نطق مین سو ابوعمرو و کسائی نے ایہا بالف پڑہا ہے وقف مین اور باقی قرا نے وقف کیا بنا بر رسم ایّه بتسکین ہا اور وصل مین ابن عامر نے ایہ بضم ہا پڑہا ہے اور باقی نے بفتح ہا ثقلان جن و انس کا نام رکھا گیا ہے بسبب اُنکی عظمت شان کے بہ نسبت اور حیوانات زمین کے کسی نے کہا اسلیے کہ یہ ثقل ہین زمین پر زندے اور مردے دونون حال مین انکا اسپر بوجہ ہے کما فی قولہ تعالے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا امام جعفر صادق رضہ نے فرمایا اسلیے کہ یہ ثقیل کیے گئے ہین گناہون سے کسی نے کہا اسلیے کہ یہ ایمان کے ساتھ بہاری کیے گئے ہین اور تہکائے گئے ہین ایکم مین تو بصیغہ جمع کہا پہر ایہا الثقلان فرمایا اسلیے کہ یہ دو فریق ہین اور ہر فریق جمع ہے فبای آلاء ربکما تکذبان منجملہ نعم و نعمتین ہین جو اس تہدید مین ہین پس اس مین سے یہ ہے کہ بسبب اس تہدید کے بُرائی کرنے والا تو اپنی بُرائی کرنے سے باز رہیگا اور نیکی کرنے والا اس سے اور نیکی زیادہ کریگا تو یہ سبب ہو جائیگا نعیم دار آخرت کے پانے کا جو کہ حقیقت مین نعیم وہی ہے قولہ تعالے یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مثل ترجمہ و بیان کے ہے واسطے ایہا الثقلان کے یہان جن کو مقدم کیا اسلیے کہ انکے باپ کی خلق مقدم ہے خلق آدم علیہ السلام پر اور اسلیے کہ انکی جنس کا وجود قبل ہے جنس انس سے یہ خطاب کرکے اُنسے آخرت مین کہا جائیگا کسی نے کہا کہ دنیا مین قولہ تعالی یرسل علیکما الآیہ اسکے آخرت مین ہونے کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ یہ ارسال شواظ جو ہوگا سو قیامت مین جیسا کہ آیندہ آتا ہے اور اسی طرح قولہ تعالے فاذا انشقت السماء قولہ تعالے ان استطعتم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر تم قادر ہو کہ نکل جاؤ آسمان و زمین کے جوانب و نواحی و اطراف سے

بہاگ کر اللہ تعالے کی قضا و قدر سے تو نکل جاؤ اُن سے اور رہا کر دو اپنی جانون کو اور بہاگ جاؤ پس جہان
ہین تم ہوؤگے موت تم کو پالیگی جیسے کوئی شے کسی شے سے رہا ہو جائے جس طرح کہ تیر رہا ہو جاتا ہے
تو بولتے ہین نفذ الشئی من الشئی یہ امر بنفوذ امر تعجیزی ہے قول تعالے لا تنفذون الا بسلطان کا یہ مطلب ہے
کہ تم قادر نہ ہوؤگے رہا ہونے پر مگر ساتھ قوت و قہر کے حالانکہ تم کو اس پر کسی طرح کی قدرت ہے نہ زور
سلطان وہ قوت ہے جس کے سبب سے صاحب اُس کا متسلط ہوتا ہے امر پر ضحاک نے کہا اس اثنا مین کہ لوگ
اپنے بازارون مین ہونگے کہ ناگاہ آسمان کہل جائے گا اور فرشتے اُتر آئینگے تو جن و انس بہاگین گے
پس فرشتے اُن کو گہیرین گے سو یہ قول ہے لا تنفذون الا بسلطان نحاس نے اس کو ذکر کیا ہے اس قول
کی بنا پر وہ دنیا مین ہوگا ابن مبارک نے کہا کہ آخرت مین ہوگا نیز ایک قول ضحاک کا یہ ہے کہ معنے یہ ہین اگر طاقت
رکہو اس کی کہ بہاگ جاؤ موت سے تو بہاگ جاؤ کسی نے کہا اگر تم یہ طاقت رکہو کہ جان لو اُس شے کو جو کچھ
آسمانون مین ہے اور زمین مین تو اُس کو جان لو حالانکہ تم ہرگز اُس کو نہ جانوگے مگر ساتھ سلطان کے یعنی ساتھ بینہ اور حجت کے
قتادہ نے کہا معنے یہ ہین تم نفوذ نہ کروگے مگر ساتھ ملک کے حالانکہ تمہارے واسطے کچھ ملک نہین ہے کسی نے
کہا کہ حرف با بمعنے الی ہے یعنے تم نفوذ نہ کروگے مگر طرف سلطان کی حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ
تم نہ نکلوگے میری سلطان سے فبای آلاء ربکما تکذبان منہا یہ نعم نعمت ہے جو کہ تحذیر و تہدید سے حاصل
ہوئی پس بے شک وہ زیادہ کرتی ہے نیک کو نیکی کا کرنا اور روکتی ہے برائی کرنے والے کو اُس کی برائی
کرنے سے باوجود اس کے کہ جس نے تم کو تحذیر کی اور ڈرایا وہ قادر ہے اس پر کہ بدون مہلت کی تم پر عذاب واقع
کر دی یرسل کو جمہور نے بضمہ تحتیہ بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور کسی نے بنون و نصب شواظ اور شواظ کو
جمہور نے بضم شین اور کسی نے بکسر شین یہ دونون دو لغت ہین ایک معنے مین شواظ کے اقوال مل گئے ہین
ضحاک نے کہا وہ دخان ہے جو لہب سے نکلتا ہے ہیزم کا دخان نہین ہے اخفش و ابو عمرو نے کہا کہ شواظ نار و
دخان جمیعا ہے کسی نے کہا لہب خالص جمہور نے ونحاس کو بضم نون پڑہا ہی اور کسی نے بکسر نون اور کسی نے نحر
سعید بن جبیر نے کہا نحاس وہ دخان ہے جس کے لیے لہب نہین ہے خلیل بہی اسی کی طرف قائل ہین ضحاک نے
کہا جوش دی ہوئی تیل کی تلچہٹ ہے کسائی نے کہا وہ آگ ہے جس کے لیے ریح شدید
ہوتی ہے کسی نے کہا کہ چہوڑا جائے گا اوپر ایک بار یہ یعنے شواظ اور ایک بار یہ یعنے نحاس
یہ بہی ہو سکتا ہے کہ دونون ساتہ چہوڑے جائین بغیر اس کے کہ ایک دوسرے سے ملے
جمہور نے ونحاس کو برفع پڑہا ہے شواظ پر عطف کیا ہے اور کسی نے بجر نار پر عطف کیا ہے
اور دونون سبعیہ ہین لیکن جر کی قراءت مین شواظ کے شین کا کسرہ یا نار کا امالہ ضرور ہے پس

جس کسی نے بجر پڑھا بدون اعدا لامرین کے تو بیشک وہ تلفیق مین پڑا اس لیے کہ اس وجہ کو کسی نے
نہین پڑھا ہے مہدوی نے کہا کہ جس نے یہ کہا ہے کہ شواظ نار و دخان سے مرکب ہے تو اس بنا پر نحاس
مین جر متبین ہوگا اب رہا جراوس شخص کے قول پر جسنے شواظ کو وہ لپٹ ٹھیرایا ہے جس مین دخان
نہین ہے تو بعید ہے جائز ہوگا مگر بر تقدیر حذف موصوف پس گویا یون کہا یرسل علیکما شواظ
من نار وشیٔ من نحاس قولہ تعالے فلا تنتصران یعنے پھر تم قادر نہوگے باز رہنے پر اللہ کے
عذاب سے یعنے شواظ و نحاس بلکہ یہ تم کو ہانک لیجائے گا طرف محشر کی خطیب نے حضرت ابن عباس
و سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ جس وقت وہ اپنی قبرون سے نکلین گے تو شواظ ان کو
ہانک لیجائیگا طرف محشر کی واللہ اعلم فبای آلاء ربکما تکذبان پس بے شک منجملہ نعمتون کے یہ وعید ہے
زجر کے باعث انزجار ہوتا ہے شر سے اور رغبت ہوتی ہے خیر مین فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ
عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ
فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ع پھر جب پھٹ
جاوے آسمان تو ہو جاوے گا گلابی جیسے تیل کی تلچھٹ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے
پھر اس دن پوچھ نہین اسکے گناہ کی کسی آدمی سے نہ جن سے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے
پہچانے پڑین گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جاویگا ماتھے کی بال سے اور پاؤن سے پھر کیا
کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹھ بتلاتے تھے گنہگار پھرتے ہین بیچ اس کے
اور کھولتے پانی کے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے انتہی ف اللہ تعالے فرماتا ہے پھر جب
پھٹ جاوے آسمان قیامت کے دن جیسے کہ یہ آیت اس پر دال ہے مع اسکی مثل اور آیتین جو
اس کے معنے مین وارد ہوئے ہین کقولہ تعالے وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ وقولہ
تعالے وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا وقولہ تعالے اِذَا السَّمَآءُ
انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ قولہ تعالے فکانت وردة کالدہان یعنے پگھلیگا جیسے
پگھلتی ہے تلچھٹ تیل کی اور چاندی گلانے مین اور متلون ہوگا جیسے متلون ہوتے ہین وہ رنگ
جن سے طلا کیا جاتا ہی سو کبھی تو سرخ و زرد اور کبھی کبود و سبز یہ ہوگا بسبب شدت امر کے اور ہول
عظیم روز قیامت کے حضرت انس مرفوعًا کہتے ہین یبعث الناس یوم القیامة والسماء تطش علیهم

اخرجہ الامام احمد یعنی مبعوث ہونگے لوگ اور آسمان اوپر مطر ضعیف برسائیگا جوہری نے کہا الرش
مطر ضعیف ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہو الادیم الاحمر یعنی سرخ ادہوڑی دوسرا لفظ انکا کالفرس الورد
ہے تیسرا لفظ انکا تغیر ہونا ہے ابو صالح کا لفظ کالبرزون الورد ہے یعنی مثل سمند گھوڑے کی پہر بعد اسکے
مشابہ ہان کے ہوگا بغوی وغیرہ نے حکایت کیا ہے کہ فرس ورد ربیع مین تو زرد ہوتا ہے اور سردی مین
سرخ پہر جب سخت سردی ہوتی ہے تو اوس کا رنگ تیرہ ہوجاتا ہے حضرت حسن بصری
نے فرمایا تکون الوانا یعنی کئی رنگ ہوجائے گا سدی نے کہا کہ مثل تلچھٹ روغن کی ہوگا اور ہوگا مثل تہل
کے یعنی پیپ تیل کے مجاہد نے کہا کالدہان الدہان عطاء خراسانی نے کہا مثل رنگ روغن
زرد کے یعنی زردی مین قتادہ نے کہا کہ وہ آج سبز ہے اور اُس دن اوس کا رنگ مائل ہوگا طرف
سرخی کے یوم ذی الوان ابو الجوزا نے کہا فے صفاء الدہن یعنی روغن کی صفائی مین ابن جریج
نے کہا ہو جائےگا آسمان مثل روغن پگھلے کے اور یہ جبکہ اُس کو جہنم کی گرمی پہونچیگی قولہ تعالے
فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کقولہ تعالے ہذا یوم لا ینطقون
ولا یؤذن لہم فیعتذرون پس یہ ایک حال مین ہے اور یہ ایک حال مین خلائق
سے سوال ہوگا اون کی سارے اعمال کا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فوربک لنسئلنہم اجمعین عما
کانوا یعملون اسی لیے قتادہ نے اس کی تفسیر مین کہا کہ تھا سوال ہوا پہر قوم کے مونہہ پہ مہر کردی گئی
اور اُن کے ہاتہ پاؤن بولے جو کچھ وہ کرتے تھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اون سے نہ پوچھیگا کہ آیا
تم نے کیا ایسا ایسا کیونکہ وہ اُن سے بڑہکر جانتا ہے لیکن وہ کہیگا ایسا ایسا تم نے کیون کیا پس اول
ایک قول ہوا یہ دوسرا قول ہے مجاہد نے کہا فرشتے نہ پوچہین گے مجرم کا اون کے
نشان سے پہچانتے ہین گے یہ تیسرا قول ہے اور یہ بعد اس کے ہو کہ اُن کو حکم کیا جائیگا نار کی طرف پس
یہ وہ وقت ہی کہ اُن سے نہ پوچہا جائیگا اُن کی گناہون کا بلکہ نار کیطرف کہنچے جائینگے اور اُسمین
ڈال دیے جائینگے کما قال تعالے یعرف المجرمون بسیماہم یعنی پہچانے جائینگے مجرم لوگ علامتون
سے جو اُنپر ظاہر ہونگی حضرت حسن و قتادہ نے کہا کہ پہچانینگے انکو چہرون کے سیاہ ہونے سے اور آنکہ ہونکی
کبودی سے حافظ ابن کثیر کہتے ہین جیسے کہ مومنین پہچانے جائینگے ساتھ غرہ و تحجیل کے آثار وضو
فیوخذ بالنواصی والاقدام یعنی زبانیہ فرشتے کافر کی پیشانی کے بال جمع کرینگے مع اُس کی دونون پاؤنکے
اور اُسے آگ مین ڈال دینگے اس طرح کرکے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ پکڑا جائیگا اُسکی پیشانی کے
بالون سے اور قدمون سے پہر توڑا جائیگا جیسے لکڑیان توڑی جاتی ہین تفسیر ضحاک نے کہا جمع کیا جائیگا درمیان

اُسکی ناصیہ و قدمین کی ایک زنجیر مین اُسکی پس پشت سے سدی نے کہا یجمع بین ناصیۃ الکافر و
قدمیہ فتربط ناصیۃ بقدمہ ویفتل ظہرہ حافظ ابن کثیر نے بروایت ابن ابی حاتم ایک حدیث بیان ذکر
کی ہے پہر کہا ہے ہذا حدیث غریب وفیہ الفاظ منکر رفعہا وفی الاسناد من لم یسم ومثلہ لا یحتج بہ واللہ اعلم قولہ
تعالےٰ ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یعنی واسطے تقریع و توبیخ و تصغیر و تحقیر کے اون سے کہا جائیگا یہ
وہ آگ ہے جس کی موجودگی تم تکذیب کرتے تہی تو اب وہ حاضر ہے جس کا تم عیاناً مشاہدہ کر رہے ہو یطوفون
بینہا وبین حمیم آن یعنے کبہی تو وہ عذاب کیے جائینگے جحیم مین اور کبہی پلائے جائینگے حمیم سے یہ وہ پینے
کی شے ہے جیسے تانبا پگہلا ہوا امعا اور احشا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگی کقولہ تعالےٰ اِذِ الاَغلٰلُ
فِی اَعنَاقِہِم وَالسَّلَاسِلُ یُسحَبُونَ فِی الحَمِیمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسجَرُونَ آن کی یہ معنے ہین کہ ایسا
گرم ہوگا کہ حرارت مین انتہا کو پونہچا ہوگا گرم ہونے کی شدت سے اُس کی طاقت نہ رکہی جائیگی
حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا قد انتہیٰ غلیہ واشتد حرہ یعنے جوش دینا اُس کا انتہا کو پہونچا اور اس کی
گرمی سخت ہوئی مجاہد و سعید بن جبیر و ضحاک و حسن و ثوری و سدی نے بہی اسی طرح کہا ہے قتادہ
نے کہا قد آن طبخہ منذ خلق اللہ السموات والارض یعنے مقرر اُس کے پکنے کا وقت آ پونہچا جب سے
کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ پکڑا جائیگا بندہ پہر
حرکت دیا جائیگا اُسکی پیشانی کے بال پکڑکر اُس حمیم مین یہان تک کہ گوشت تمام گہل جائیگا اور ہڈیان
باقی رہجائینگے اور دونون آنکہین سر مین یہ مثل اُس آیت کی ہے جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
فِی الحَمِیمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسجَرُونَ اور حمیم آن سے مراد حاضر ہے قرظی سے ایک اور روایت ہے حمیم آن
اسے حاضر مع بعل ابن زید کا ہی ہے یہ قول آن یعنے حاضر اُس قول کی منافی نہین ہے جو قرظی
سے اول مروی ہوا کہ آن یعنے حار ہے کقولہ تعالےٰ تُسقیٰ مِن عَینٍ آنِیَۃٍ یعنے پلایا جائیگا
ایک چشمہ سے جو کہ حاضر ہے سخت حرارت والا ہے جس کی طاقت نہین رکہی جاتی ہے وکقولہ تعالیٰ
غَیرَ نَاظِرِینَ اِنٰہُ یعنے پختہ ہونا اوہ ونضجہ پس قولہ تعالےٰ حمیم آن کے یہ معنے ہین کہ حمیم نہایت درجہ گرم ہے
چونکہ عاصین مجرمین کا عذاب کرنا اور متقین کو عیش و آرام دینا اللہ پاک کی فضل و رحمت و
عدل و لطف سے ہی اپنی خلق پر اور اُس کا اُن کو ڈرانا اپنی عذاب و باس سے اُس قسم سے ہی کہ انکو
زجر کرتا ہی اوس شرک و معاصی وغیرہ سی جس مین وہ مبتلا ہین اسی لیئے اپنی خلق پر اس کی منت رکہکر فرمایا فبای آلاء
ربکما تکذبان کذا فی ابن کثیر ف انشقت یعنے انصدعت ہی یعنے جب پہٹ جاوی آسمان ساتہہ اوترنے
فرشتون کی قیامت کی دن یا منفک ہو جا بعض اُسکا بعض سے واسطے قائم ہونے قیامت کے یا منفجر ہو جاے

تو دروازے بن جاوی واسطے اُترنے فرشتون کے تاکہ عالم کو گہیر لیوین زمین کی ساری طرفون سے
کہ بعض اُنکے محشر سے نہ بہاگین کسی نے کہا کہ تشقق سما سے مراد آسمان کا خراب ہونا ہے کسی نے کہا
کہ اس مین تہویل و تعظیم ہے امر کی فکانت وردۃ یعنے پہر ہو جاوے سُرخ مثل گل سُرخ کے کالدہان
خبر ثانی ہے کانت کی یا صفت ہی وردۃ کی یا حال ہی کانت کے اسم سے اور دہان یا تو جمع ہے دہن کا
دہن کہتے ہین تیل کو جیسے قرط کی جمع قراط اور رمح کی رماح یہ اس آیت کے معنے مین ہے یوم تکون السماء
کالمہل مہل کہتے ہین تیل کی تلچہٹ کو یا دہان اسم مفرد ہے پس زمخشری نے کہا اسم ہے ما یدہن بہ کا جیسے
حزام و ادام کسی نے کہا معنی ادیم احمر ہے یعنی سرخ ادہوڑی اور جواب اذا کا محذوف ہے یعنی فما اعظم الہول
مطلب یہ ہی کہ جسوقت آسمان پہٹیگا پہر بعد پہٹنے کے مثل ورد کی سرخ ہو گا اور رقت قوام مین
تیل کیطرح ہو جائیگا تو اُسوقت کیا بڑی ہول ہو گی سعید بن جبیر و قتادہ نے کہا کہ پہر آسمان سرخ ہو جائیگا
حضرت ابن عباس کا قول اول گذر چکا ہے کہ مثل رنگ اسپ ورد کے ہو جائیگا اسپ وردہ سپید
گہوڑا ہی کہ سرخی و زردی کی طرف مائل ہو دہان کے معنے مین فرا و ابو عبیدہ نے کہا ہی کہ ہو جائیگا آسمان مثل
ادہوڑی کی بسبب شدت گرمی آگ کی حضرت ابن عباس کا لفظ کالادیم الاحمر گذر چکا ہے مطلب یہ ہی کہ اُسکا
رنگ جو اب معلوم ہے یعنی کبود رنگ اُس دن اُس کے خلاف ہو گا دوسرا قول فرا کا یہ ہی کہ آسمان کے
رنگ برنگ ہونے کی تشبیہ دی ہے اسپ ورد کی رنگا رنگ ہونے سے اور اسپ ورد کی اوس کی
رنگون مین تشبیہ دی ہی تیل سے اور اُس کے اختلاف الوان سے حضرت حسن نے کہا کہ کصبیب الدہن یعنی آسمان
ہو جائیگا مثل روغن ریختہ کی پس جسوقت تو تیل کو ڈالیگا تو اُسمین کئی رنگ دیکہیگا زید بن اسلم نے کہا کہ
وہ ہو جائیگا مثل عصیر زیت کی یعنے مثل عصارہ روغن کی زجاج و قتادہ نے کہا کہ آسمان آج کی دن
سبز ہی اور آیندہ اسکا سرخ رنگ ہو گا اس قول کو ثعلبی نے حکایت کیا ہی ماوردی نے کہا متقدمین
کا یہ زعم ہے کہ اصل رنگ آسمان کا سُرخی ہے اور وہ جو یہ رنگ کبود دکہائی دیتا ہی سو بسبب کثرت
حواجز و حوائل کے ہے اور بوجہ بعد مسافت کے اور معترض ہونے ہوا کے درمیان ہماری اور اوس کے جیطرح
کہ خون رگون مین نیلگون دکہائی دیتا ہی اور وہان ہوا نہین ہے کہ اصلی رنگ کی دکہائی دینے سے مانع ہو
یہ بات کرخی و عمادی و گازرونی نے ذکر کی ہے غرضکہ قیامت کا حال و ہول بیان کرکے ڈرانا ایک
نعمت ہی اس لیے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک منجملہ نعم و حسن انجام ہی جو کہ اس تہدید و تخویف
مین ہی باین طور کہ خیر پر متوجہ ہون اور شر سے اعراض کرین فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان
مین دو قول ہین ایک یہ ہی کہ حرف فا جواب ہے شرط کا یعنی فاذا انشقت السماء فیومئذ الآیہ دوسرا یہ ہی کہ

جواب شرط کا محذوف ہی لیسے فاذا انشقت السماء رایت امرا مہولا جواب محذوف کی ایک تقدیر اول گذر چکی
ہے اور تنوین عوض ہے جملہ سے ای فیوم تنشق السماء لا یسأل الآیۃ ضمیر ذنبہ کی راجع ہی طرف احد
المذکورین کی اور دوسری کی ضمیر مقدر ہی لیسے ولا یسأل عن ذنبہ جان ایضا ظرف کا ناصب لا یسأل ہے
اور کلمہ آخر بالغہ نہ جان وانس ہر ایک ا نمین کا اسم جنس ہے درمیان اُس کے اور اُسکے واحد کے بحرف
یا فرق کیا جاتا ہے جیسے زنج وزنجی معنے یہ ہین کہ جس دن آسمان پھٹے گا تو نہ پوچھا جائیگا کوئی انس اپنے گناہ
سے اور نہ کوئی جن اپنے گناہ سے اس لیے کہ وہ پہچانے جائینگے اپنے اپنے چہرے سے وقت اُن کے نکلنے
کے اپنی قبرون سے اس آیت سے تو عدم سوال معلوم ہوتا ہے اور دیگر آیات سے سوال مفہوم
ہوتا ہے سو دونون قسم کی آیتون مین علما نے جمع کیا ہے پس تین قول تو اول گذر چکے مین کچھ یہ ہین کسی نے کہا
کہ عدم سوال تو ایک موقف مین ہوگا اور سوال دوسرے موقف مین مواقف قیامت سے کسی نے کہا کہ
استفہامی سوال نہوگا اُن سے اُن کے گناہ پوچھین کیونکہ اللہ پاک احصاہ ونسوہ لکھ چکا ہے اعمال کو
بندون پر لیکن توبیخ وتقریع کا سوال اُن سے ہوگا ابو العالیہ نے کہا کہ غیر مجرم نہ پوچھا جائیگا مجرم کی
گناہ سے کسی نے کہا کہ بعث کے وقت سوال نہوگا اور موقف حساب مین سوال ہوگا فبای آلاء ربکما تکذبان
پس بے شک مجملہ نعم یہ وعید شدید ہی بسبب کثرت اُن فائدون کے جو اس پر مترتب ہوتے ہین جملہ یعرف
المجرمون بسیماہم جاری مجرای تعلیل ہے واسطے عدم سوال کی سیما بمعنی علامت ہی حضرت حسن نے فرمایا
علامت اُن کی سیاہی چہرون کی اور کبودی آنکھون کی ہے جیسے کہ اس آیت مین ہی ونحشر المجرمین
يَوْمَئِذٍ زُرْقًا وقال تعالیٰ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کسی نے کہا علامت اُنکی وہ حزن
وکآبۃ ہی جو اُن پر چھا رہی ہوگی فیؤخذ بالنواصی والاقدام ابو حیان نے کہا کہ یؤخذ متعدی ہے اور باؤ حرف
اس کے بحرف با متعدی ہوا اس لیے کہ یسحب کے معنے کو متضمن کیا گیا ہے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہین کہ یسحب جو متعدی ہوتا ہی سو ساتھ کلمہ علےٰ کے قال تعالیٰ ويَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى
وُجُوهِهِمْ تو لائق یہ تھا کہ یون کہا جاتا کہ معنے یدفع کو متضمن کیا گیا ہے ای یدفعون بالنواصی کسی نے کہا کہ بولا
جو جاتا ہے سو اخذت الناصیۃ واخذت بہا اور اگر تم اخذت الدابۃ بالناصیۃ کہو گے تو جائز نہوگا عرب سے
اخذت الخطام واخذت بالخطام دونو ایک معنے مین نقل کیے گئے ہین کما قالہ الکرخی نواصی مقدم سر کے
بالون کو کہتے ہین معنے یہ ہین کہ اُن کے قدم ملائے جائینگے طرف نواصی کی اور فرشتے انکو آگ مین
ڈالدینگے کسی نے کہا کہ فرشتے اُن کو گھسیٹینگے طرف آگ کی کبھی تو اُن کی پیشانی کے بال پکڑینگے
اور مونھ کے بل اُن کو کھینچینگے اور کبھی اُن کے قدم پکڑینگے اور سر کے بل اُن کو کھینچینگے فبای آلاء ربکما تکذبان

پس بیشک منجملہ انعم یہ ترتیب شدید وعید بالغہ ہے کہ جس سے دل کانپتے ہین اور اس کی ہول سے اشخاص
مضطرب ہوتے ہین جملۂ ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون جملہ مستانفہ ہی جواب ہی سوال مقدر کا گویا
کسی نے کہا کہ جب ان کے نواصی واقدام پکڑے جاوینگے تو اس وقت ان سے کیا کہا جائیگا
سو یہ اس کا جواب ہے کہ توبیخ و سرزنش کرنے کو اون سے کہین گے کہ یہ وہ جہنم ہی جس کا تم مشاہدہ
کر رہی ہو اور اس کی طرف دیکھ رہی ہو یا دیکھ سکے کہ تم اس کو جہٹلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ نہو گی
پہر جہنم کے اندر جو اُن کا حال ہوگا اُس کا ذکر فرمایا یطوفون بینہا وبین حمیم آن یعنے آتے جاتے اور دوڑتے
پہرتے ہین درمیان جہنم کے سو وہ اُن کو جلاتی ہے اور درمیان نہایت درجہ گرم پانی کے سو وہ آگ
مونہہ سے لگتا ہی تو اُس سے جلتے ہین پہر وہ جہنم سے استغاثہ کرین گے تو انکو حمیم کیطرف دوڑا لیجائینگے
حمیم آب گرم ہے اور آن وہ ہے جس کی گرمی انتہا نہایت کو پونہچی ہے فرائی اسی طرح کہا ہے زجاج
نے کہا انی یانی انی فہو آن اذا انتہی فی النضج والحرارۃ یعنے آن وہ گرم پانی ہے جو کہ پکنے مین اور گرمی
مین انتہا کو پونہچا ہو کسی نے کہا کہ ایک وادی ہے ادویۂ جہنم سے دوزخیون کی پیپ اوسمین جمع کیجاتی ہے
سو وہ اسمین غوطہ دیے جاوینگے اپنے طوقون کے ساتھ یہان تک کہ اون کی جوڑ بوند جدا ہو جاوینگے
قتادہ نے کہا کہ پہر پینگے ایک بار درمیان جحیم کہ نعوذ باللہ الکریم الرحیم من الجحیم فبای آلاء ربکما تکذبان
پس بیشک منجملہ انعم وہ نعمت ہی جو اس تخویف سے حاصل ہے اور وہ ترغیب خیرون اور ترہیب شرون
جو بسبب اس کے حاصل ہوتی ہے کذا فی فتح البیان غرضکہ ثقلین پر جو دنیوی واخروی نعمتین ہین
جب اللہ پاک انکا شمار کر چکا تو اور اخروی نعمتین جن کا انعام کیا ہے انکا ذکر کیا پس ارشاد فرمایا

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۙ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

اور جو کوئی ڈرا کھڑا ہونے سے اپنے رب کے آگے اُس کو ہین دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے
جن مین بہت سی ٹہنیان یعنے دو باغ جن مین درخت میوہ دار ہین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے
اونمین دو چشمے بہتے ہین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے میوے کی قسم قسم پہر کیا کیا نعمتین اپنے
رب کی جہٹلاؤ گے انتہی ف ابن شوذب وعطاء خراسانی نے کہا کہ یہ آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل ہوئی ابن ابی حاتم نے عطیہ بن قیس سے
روایت کیا ہی کہ اُس شخص کے بارے مین نازل ہوئی جس نے کہا تہا کہ تم مجھے آگ سے جلادو انشاء اللہ
مین اللہ سے گم ہو جاؤن کہا اُسنے ایک دن اور ایک رات توبہ کی بعد اس کے کہ یہ بات کہی پس اللہ

تعالیٰ نے اُس سے توبہ قبول کی اور اسکو جنت مین داخل کیا صحیح یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے جیسا کہ حضرت ابن
عباسؓ وغیرہ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ڈرا کھڑا ہونے سے آگے اپنے رب اللہ عزوجل کے
قیامت کے دن اور نفس کو روکا خواہش سے اور سرکشی نہ کی اور نہ اختیار کیا دنیا کی زندگی کو اور
یہ بات جانے کہ آخرت بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی پھر اللہ کے فرائض ادا کیے اور اُسکی محارم
سے بچا تو اُس کے واسطے قیامت دن نزدیک اُس کے رب کے دو باغ ہین جیسا کہ بخاریؒ نے ابو بکر بن عبد اللہ
بن قیس سے عن ابیہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو باغ چاندی کے
اُن کے برتن اور جو کچھ اُنمین ہے اور دو باغ سونے کے اُن کے برتن اور جو کچھ اُنمین ہے اور
نہین ہے درمیان قوم کے اور اس کے کہ نظر کرین طرف اپنے رب عزوجل کے مگر چادر کبریائی اُسکی
مونہہ پر جنت عدن مین واخرجہ بقیۃ الجماعۃ الا ابا داؤد من حدیث عبد العزیزؒ ابو الدرداء کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی تو مین نے عرض کیا گو اُس نے زنا کیا اور چوری کی
آپنے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان پھر مین نے عرض کیا گو اُس نے زنا کیا اور چرایا تو آپنے فرمایا
ولمن خاف مقام ربہ جنتان پھر مین نے عرض کیا اگرچہ اُس نے زنا کیا اور چوری کی یا رسول اللہ پس
آپنے فرمایا اگرچہ خاک مین آلودہ ہو ناک ابو الدرداء کی اخرجہ ابن جریر ورواہ النسائی من حدیث محمد بن
حرملہؓ یہ حضرت ابو الدرداء سے مروی ہے کہ بے شک جو کوئی ڈرا کھڑا ہونے سے اپنے رب کے آگے اُس نے
نہ زنا کیا نہ چوری کی یہ آیہ کریمہ عام ہے انس و جن مین تو یہ اول دلیل ہے اس پر کہ جن جنت مین
داخل ہونگے جب کہ ایمان لائین اور متقی ہون اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ثقلین پر اس جزا کی منت
رکھی ہے پس فرمایا ولمن خاف مقام ربہ الایہ پھر اللہ پاک نے اُن دو باغون کی یہ صفت ذکر فرمائی کہ
ذواتا افنان یعنے تر و تازہ خوبصورت ٹہنیون والے جو کہ ہر میوۂ پختہ و فائق کا بار لاتی ہین عطاء
خراسانی اور ایک جماعت نے اسی طرح کہا ہے کہ افنان درختون کی ٹہنیان ہین کہ بعض بعض کو چہوتی
ہین یعنے گنجان ٹہنیان ہین ایک دوسرے سے لگی ہوئی عکرمہ کہتے ہین ذواتا افنان ظل الاغصان
علی الحیطان یعنے افنان ٹہنیون کا سایہ ہے دیوارون پر کیا تو نے قول شاعر کا نہین سنا ہے ع

ماھاج شوقك من هديل حمامة	تدعو على فنن الغصون حماما
تدعو ابا فرخين صادف طاويا	ذا مخلبين من الصقور قطاما

اخرجہ ابن جریر بغوی نے مجاہد و عکرمہ و کلبی سے حکایت کیا ہے کہ فنن غصن مستقیم ہے یعنے سیدھی ٹہنی
نیز بسند خود عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ روایت کیا ہے ذواتا الوان یعنے دو باغ قسم قسم کے

درخت اور میوے والی ہین کہا اور ایسی کی مثل سعید بن جبیر و حسن و سدی و خصیف نضر بن عدی
وابن سنان سے بہی مروی ہے معنے اس قول کے یہ ہین کہ ان باغون مین لذت اور مزے کی
چیزون سے قسم قسم کے ہین ابن جریر نے اس قول کو اختیار کیا ہے عطار نے کہا ہر ٹہنی جمع کریگی قسم قسم
کے میوے کو ربیع بن انس نے کہا ذواتا افنان واسعتا الفضا یعنے دونون باغون کے میدان
وسیع و فراخ ہونگے یہ سب قول صحیح ہین انمین کچہہ منافات نہین ہے واللہ اعلم قتادہ نے کہا ذواتا
افنان یعنے یہ باغ قسم قسم والے ہین ساتہہ اپنے فراخی وفضل و مرتبت و شرف کی اپنے ماسوا پر۔
محمد بن اسحاق نے بسند خود حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا تو فرمایا کہ چلتا ہے اس مین کی ٹہنی
کے سائے مین سوار سو برس یا فرمایا سایہ لیتے ہین اس مین کی شاخ کے سائے مین سو سوار اس مین
پروانے ہین سونے کے گویا اسکے ثمر مٹکے ہین ورواہ الترمذی من حدیث یونس بن بکیر یہ فیہما عینان
تجریان یعنے ان دونون مین دو چشمے ہین جہپٹ رہے ہین واسطے پلانے کے ان درختون کو اور
ٹہنیون کو تاکہ وہ بڑہین جمیع الوان واقسام سے حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ ایک ان مین کا تو کہا جاتا
تسنیم اور دوسرا سلسبیل عطیہ نے کہا ایک انہار غیر آسن سے ہے یعنی پانی غیر متغیر اور دوسرا خمر
لذۃ للشاربین سے یعنی شراب جو کہ لذت ہی واسطے پینے والون کے اسی لیے بعد اسکے یون فرمایا
ہے فیہما من کل فاکہۃ زوجان یعنے ان مین جمیع انواع ثمار سے ہین اس قسم سے جسکو جانتے ہین اور
بہتر اس سے جسکو جانتے ہین اور اس قسم سے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ
کسی بشر کے دلپر اسکا خطرہ گذرا حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نہین ہے دنیا مین کوئی میوہ
میٹہا اور نہ کڑوا مگر حال یہ ہے کہ وہ جنت مین ہے یہانتک کہ حنظل یعنے اندرائن کا پہل اور
فرمایا نہین ہے دنیا مین انجیر سے جو آخرت مین ہے مگر اسمار یعنے درمیان اسکے ایک بڑا
تفاوت اور ایک فرق ظاہر ہے تفاضل مین کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا
بیان مع توضیح یہ ہے ولمن خاف مقام ربہ مین دو قول ہین ایک یہ قول ہے کہ واسطے ہر فرد
کے افراد خائفین مین سے دو باغ ہین یا واسطے انکے مجموع کے یعنے کلام بر طریق توزیع و تقسیم
ہے پس ایک جنت تو واسطے خائف انسی کے اور دوسری واسطے خائف جنی کے
تو ہر خائف کے واسطے نہین ہے مگر ایک جنت لیکن معتمد قول اول ہے کما اختارہ شیخنا السید
المرحوم صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے مقام ربہ سے مراد وہ جائے وقوف ہے جسمین

بندے واسطے حساب کے کہڑے رہین گے کما فی قولہ تعالےٰ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ
کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ ڈرا کہڑے ہونے سے اپنے رب کے اور سیرے یہ کہڑا ہونا اللہ پاک کا
مطلع ہونا ہے اُسکے احوال و افعال و اقوال پر کما فی قولہ تعالےٰ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی کُلِّ
نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ یا مراد قیام خائف کا ہے نزدیک اپنے رب کے واسطے حساب کے
محصل اس تقریر کا تین احتمال ہین مقام کی تفسیر مین اول یہ ہے کہ مقام اسم مکان ہے دوسرا
یہ ہے کہ مقام مصدر ہے اسکے تحت مین دو احتمال ہین یا تو باین معنے کہ قیام اللہ کا خلائق پر
یا باین معنے کہ قیام خلائق کا روبرو اللہ پاک کے مجاہد و نخعی نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ معصیت
کا قصد کرتا ہے پہر اللہ پاک کو یاد کرتا ہے تو اُسے چہوڑ دیتا ہے اُسکے خوف سے

...... اس مین اشارہ ہے طرف سبب استحقاق دو باغ کے نفس الامر مین اور وہ یہ ہے
کہ وہ مجرد خوف نہین ہے بلکہ وہ خوف جس سے ترک معاصی پیدا ہوتا ہے ان دو جنتون مین
اختلاف کیا ہے سو مقاتل نے تو کہا کہ مراد جنت نعیم و جنت عدن ہین کسی نے کہا کہ ایک اُونکی
تو وہ ہے کہ جو اسکے واسطے پیدا کی گئی اور دوسری وہ ہے جس کا وارث ہوا ہے کسی نے کہا کہ
ایک اُنکی تو اسکی منزل ہے اور دوسری اس کے ازواج کے منزل ہے کسی نے کہا کہ ایک
اُنکی تو محلون کے اسافل ہین اور دوسری اُنکے اعالی ہین کسی نے کہا کہ ایک تو بسبب فعل
طاعت کی ہے اور دوسری بوجہ ترک معصیت کے کسی نے کہا ایک تو بسبب اُس عقیدے کے ہے
جسکا وہ اعتقاد رکہتا ہے اور ایک بسبب اُس عمل کے ہے جسکو وہ کرتا ہے کسی نے کہا ایک
تو بسبب عمل کے ہے اور ایک بوجہ تفضل کے کسی نے کہا کہ ایک جنت تو روحانی ہے اور ایک
جسمانی کسی نے کہا کہ ایک تو بسبب اُسکے خوف کے ہے اپنے رب سے اور ایک بسبب اس کے چہوڑنے
کے اپنی شہوت و خواہش کو فرا نے کہا وہ جو ہے سو صرف ایک جنت ہے اور تثنیہ واسطے موافقت
رؤس آیات کی ہے نحاس نے کہا یہ بات بزرگتر غلطی سے ہے اللہ تعالےٰ کی کتاب پر کیونکہ اللہ
پاک تو فرما رہا ہے جنتان اور انکا وصف کر رہا ہے فیہما فیہما الخ کہکر کسی نے کہا کہ وہ جو دو جنتین ہین
سو اسلیے ...... کہ اُسکے واسطے سرور متضاعف ہو بسبب تنقل کے ایک جہت سے طرف دوسری جہت
کے حضرت ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وعدہ دیا ہے دو جنتونکا اُن مومنون کو جو ڈرے اسکے
مقام سے پہر اُسکے فرائض ادا کیے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ڈرا پہر تقوے کیا اور خائف وہ ہے جو سوار ہوا
اللہ کی طاعت پر اور اُسکی معصیت ترک کی حضرت ابن مسعود نے فرمایا واسطے اُسکے جو اُس سے ڈرا دنیا مین

حضرت ابو الدردار کی حدیث اول گذر چکی ہے ایک لفظ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین ولمن
خاف مقام ربہ جنتان تو ابو الدردار نے کہا گو اُسنے زنا کیا اور چوری کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگرچہ اُسنے
زنا کیا اور اگرچہ اُسنے چوری کی گو خاک مین آلودہ ہو ناک ابو الدردار کی اخرجہ ابن مردویہ یسار مولائی
آل معاویہ حضرت ابو الدردار سے راوی ہین کہ ابو الدردار سے کہا گیا اگرچہ اُسنے زنا کیا اور چوری کی
فرمایا جو کوئی ڈرا اپنے رب کے مقام سے تو اُسنے نہ زنا کیا نہ چوری کی اخرجہ ابن جریر وابن المنذر ابن شہاب
سے مروی ہے کہا مین تہا نزدیک ہشام بن عبد الملک کی پس کہا کہ ابو ہریرہ نے کہا ہے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولمن خاف مقام ربہ جنتان ابو ہریرہ نے کہا گو اُسنے زنا کیا اور چوری کی تو مین نے
کہا یہ جو تہا سو قبل اسکے کہ فرائض نازل ہون پہر جب فرائض نازل ہوئے تو یہ جاتا رہا اخرجہ ابن مردویہ
ایک لفظ حضرت ابو موسی اشعری کا اول گذر چکا ہے دوسرا یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنان
فردوس چار ہین دو جنتین تو سونے کی اُنکا زیور اور اُنکے برتن اور جو کچہ اُن مین ہے اور دو جنتین چاندی
کی زیور اُنکا اور برتن اُنکے اور جو کچہ اُن مین ہے اور نہین ہے درمیان قوم کی اور اسکے کہ نظر کرین طرف اپنے رب کے مگر چادر کبریا کی اُسکی
منہہ پر جنت عدن مین اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دو جنتین ہین سونے کی واسطے سابقین کے اور دو
جنتین ہین چاندی کی واسطے تابعین کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ وغیرہ قرطبی نے کہا کہ اس آیت مین
دلیل ہے اسپر کہ جسنے کہا اپنی جورو سے کہ اگر مین نہ ہوون اہل جنت سے تو تو طالق ہے وہ حانث نہ
ہوگا اگر اُسنے معصیت کا قصد کیا اور اسکو چھوڑ دیا واسطے خوف وحیا کے اللہ تعالی سے یہ قول ہے سفیان
ثوری کا اور اسی کا فتوے دیا اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا جبکہ وہ مسلمان ہو اور سلام
پر مرے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک منجملہ نعم یہ نعمت عظیمہ ہے یعنے جو کوئی اپنے رب
کے مقام سے خائف ہو اُسکو دو جنتین عطا کرنا جو کہ بصفات جلیلہ عظیمہ متصف ہین ذواتا افنان
اے صاحبتا افنان یہ صفت ہے جنتین کی اور جو کچہ اُنکے درمیان مین ہے وہ جملہ معترضہ ہے
یا خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنے ہما ذواتا افنان　　　　ذات کی تثنیہ مین دو لغت ہین ایک
تو رد ہے طرف اصل کے کیونکہ اصل اسکی ذَوَیَۃٌ ہے پس عین کلمہ تو واو ہے اور لام کلمہ حرف یا ہے
اسلیے کہ یہ مؤنث ہے ذوی کا دوسرا تثنیہ ہے بنا بر لفظ تو ذاتان بولا جاتا ہے سمین نے
اسی طرح کہا ہے جلال محلی کی عبارت یہی تثنیۃ ذوات علی الاصل ولامہا یاء انتہے افنان بمعنے
اغصان ہے واحد اسکا فنن ہے بروزن طلل　فَنَن کہتے ہین غصن مستقیم کو طول مین
مجاہد وعکرمہ وعطیہ وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے مراد وہ باریک باریک شاخین ہین جو کہ فروع

درخت سے متفرع ہوتی ہین خاصکر کے افنان کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ نبے اور میوے یہی لاتے ہین اور سائی کی یہی ہوتے ہین انہین سے سایہ دراز ہوتا ہے اور انہین سے میوے چنے جاتے ہین مطلب یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ برگ و بار وغیرہ جو کہ درختون مین ہوتا ہے اسکی صاحب یہی افنان ہین پہر خاصکر کے جو انکو ذکر کیا سو اسلیے کہ انکے ذکر مین ذکر ہے اوراق و ثمار و ظلال کا جو کہ مقصود بالذات ہین برطریق اخصر و ابلغ کیونکہ یہ کنایہ ہے جیساکہ شروح کشاف مین ہے کما ذکرہ الشہاب زجاج نے کہا افنان بمعنے الوان ہے واحد اسکا فنّ ہے بروزن دنّ و سہم فن بمعنے ضرب و نوع و قسم ہے ہر شئے سے عطاء و سعید بن جبیر اسی کے قائل ہین اور عطار نے دونون قولون ہین جمع کیا تو یون کہا کہ ہر غصن مین فنون ہین فاکہہ سے یعنی ہر ٹہنی مین قسم قسم کے میوے ہین حضرت ابن عباس کے تین قول ہین ایک تو ذواتا الوان لئے الوان الثمار دوسرا الفن الغصن تیسرا فن غصونہا یمس بعضہا بعضا کسی نے کہا افنان سے مراد الوان نعم ہین یعنے وہان انواع و اقسام کی نعمتین ہین جنکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین کما قال قائلہم ؎

وَمِن کُلِّ اَفْنَانِ اللَّذَاذَۃِ وَالصِّبا	لَھَوْتُ بِہٖ وَالعَیْشُ اَخْضَرُ نَاضِرٌ

فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ پس بیشک ان نعمتون مین سے ہر ایک نہ تو تکذیب کا محل ہے نہ انکار کی جگہہ پہر جنتین کی دوسری صفت بیان فرمائی فیہما عینان تجریان یعنے اُن دو باغون مین کے ہر ایک مین دو چشمے بہتے ہین جہان وہ چاہین اوپر کے مکانون مین یا نیچے کے اسکے اقوال اول گذر چکے ہین کسی نے کہا کہ ہر ایک اُن مین کا مثل دنیا کے ہے اور اضعاف مضاعفہ کرکے کنکریان اُنکی یاقوت سرخ و زمرد سبز ہین مٹی انکی کافور ہے اور سیاہ مٹی اُنکی مشک اذفر ہے اور دونون کنارے اُنکے زعفران ہین ابو بکر وراق نے کہا وہ جاری ہونگی واسطے اُس شخص کے جس کی دونون آنکہین دنیا مین جاری تہین اللہ عزوجل کے خوف سے پس وہ جاری ہونگے ہر مکان مین جہان اُن کا صاحب جاویگا گو اسکا مکان بلند ہو جسطرح کہ درختون مین پانی چڑہتا ہے انکی ہر ہر شاخ مین پہنچتا ہے گو کتنی ہی انکی بلندی زیادہ ہو کسی[1] نے ترقی کا مضمون خوب نکالا ہے ؎

گر ترقی چاہتا ہے کر کسیکی پرورش	خاک سے فرق شجر پر جا ملی ہے آب کو

قولہ تعالے فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک منجملہ نعم یہ نعمت ہے جو کہ اہل سعادت کی واسطے جنت مین میسر ہوگی پہر تیسری صفت بیان فرمائی فیہما من کل فاکہۃ زوجان یعنے صنفان و نوعان معنے یہ ہین کہ اُن دو باغون مین ہر نوع سے جسکے ساتہہ تفکہ کیا جاتا ہے دنیا مین دو قسمین ہین

ف [1] یہ شعر ناسخ کا ہے [illegible] صاحب کے شعر فارسی کا [illegible]

اُسکے انواع مین کے ہر نوع سے لذت لیگا کسی نے کہا کہ ایک قسم تر ہوگی اور ایک خشک فضیلت و
پاکیزگی و عمدگی مین ایک اُن کا دوسرے سی قاصر نہ ہوگا کسی نے کہا کہ دو صنف مین ایک صنف تو
معروف اور دوسری غریب فبای آلا ربکما تکذبان پس بیشک یہ نعمتین جو کتاب عزیز مین ذکر فرمائی
ہین صرف اُنکے شمار و وصف مین جو ترغیب طرف فعل خیر کے اور ترہیب فعل شر سے ہے وہ
شئے ہے جو سمجھنے والے پر مخفی نہین ہے اور یہ خود ایک نعمت عظمی و منت کبرے ہو پہر بہلا جب اُن
نعمتون کی طرف پہنچکر اُن سے مزہ لین گے اُسکا کیا کہنا ہے کہ کیسا عیش و آرام ہوگا پہر انعام و نعیم کا
ذکر فرمایا جو اہل جنت کو نصیب ہوگا مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ
دَانٍ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ لگے
بیٹھے بچھونون پر جنکے استر تافتے کے اور میوہ اُن باغون کا جھک رہا پہر کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ
گے اُنہین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین ساتھ سلایا اُن کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور نہ
کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسے جیسے لعل اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی یعنے نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ۞ پہر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے انتہے **ف** اللہ پاک فرماتا ہے کہ جنت والے متکئین ہونگے مراد اتکا ر
سے یہان اضطجاع ہے یعنے لیٹنا اور جو بیٹھنا تربیع کی صفت پر ہوتا ہے اُسکو بہی اتکا کہتے ہین
یعنے چار زانو بیٹھنا یعنے لیٹے ہونگے یا چار زانو بیٹھے ہونگے بچھونون پر جنکے استر استبرق کے ہونگے
استبرق کہتے ہین گندہ ریشمی کپڑے کو یہ قول عکرمہ و ضحاک و قتادہ کا ہے ابو عمران جونی نے کہا
کہ دیباج مزین بذہب ہے یعنے ریشمی کپڑا سونے سے زینت دیا ہوا پس استر کا شرف بیان کر کے
ابرے کے شرف پر آگاہی بخشی سو یہ تنبیہ بالادنے علی الاعلے کے باب سے ہے حضرت ابن مسعودؓ
فرماتے ہین کہ یہ تو استر ہین پہر کیسا حال ہوتا اگر تم دیکھ لیتے ابرون کو مالک بن دینار نے کہا کہ اُنکے
استر تو استبرق کے ہین اور اُنکے ابرے نور جامد کے اسیطرح سفیان ثوری یا شریک سے بہی کہا
ہے قاسم بن محمد نے کہا کہ استر اُنکے استبرق کے ہین اور ابرے اونکے رحمت کی ہین ابو عبد اللہ
شامی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے استرون کا ذکر کیا ہے اور ابرون کا ذکر نہین فرمایا حالانکہ محاسن
اور خوبیان ابرون پر ہوتی ہین اور نہین جانتا ہے ماتحت محاسن کو مگر اللہ تعالیٰ یہ سب امام ابن ابی حاتم

سے ذکر کیا ہے جنا الجنتین دان کا یہ مطلب ہو کہ اُنکے میوے اُن کی طرف قریب ہونگے
جب چاہین گے اُنکو لے لین گے کسی صفت پر وہ ہون کہڑے بیٹھے لیٹے چلتے پہرتے
کما قال تعالے قطوفہا دانیہ وقال تعالے ودانیۃ علیہم ظلالہا وذللت قطوفہا تذلیلا
یعنے وہ میوے ممتنع نہ ہونگے اس شخص سے جو اُنکی طرف ہاتھ بڑہائیگا بلکہ اپنی شاخون سے اُسکی طرف
نیچے آترائین گے جبکہ بچھونون کا اور اُنکی عظمت کا ذکر کیا تو بعد اسکے فرمایا فیہن قٰصرات
الطرف یعنے اُن بچھونون مین وہ عورتین ہین جو اپنے غیر خاوندون سے نگاہ نیچے کرنے والیان
ہین نہ دیکہین گی جنت مین کسی چیز کو زیادہ تر حسین اپنے خاوندون سے یہ قول حضرت
ابن عباس وقتادہ وعطاء خراسانی وابن زید کا ہے مقرر وارد ہوا ہے کہ اُن مین کی ایک
اپنے خاوند سے کہی گی واللہ مین نہین دیکہتی ہون جنت مین کوئی شئے زیادہ تر خوبصورت تجہہ
سے اور نہ جنت مین کسی شئے کو زیادہ محبوب تجہہ سے پس حمد ہے واسطے اللہ کے جس نے
تجہہ کو میرے واسطے کیا اور مجہے تیرے لیے ٹہیرایا پہر اُنکی دوسری صفت بیان فرمائی کہ
لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان یعنے بلکہ وہ کنواریان اپنے خاوندون کو چاہتیان ہم عمر ہین
قبل اُنکے خاوندون کے کسی نے جن وانس مین سے جماع نہین کیا اُنسے یہ آیۃ کریمہ بہی اُن
دلیلون مین سے ہے جو ظاہر دال ہین کہ مؤمنین جن جنت مین داخل ہون گے ارطاۃ
بن منذر کہتے ہین کہ حمزہ بن حبیب سے کسی نے پوچہا کیا جن جنت مین داخل ہون گے
کہا ہان جنون کا تو جن عورتون سے نکاح کرین گے اور انسانون کا نکاح انسان عورتون
سے اور یہ قول ہے اللہ پاک کا لم یطمثہن الآیۃ - پہر جو اُن عورتون سے منگنی کرنے والے
ہین اُن کے واسطے اُن کی یہ صفت بیان کی کانہن الیاقوت والمرجان یعنے او موحدو نیک
عمل کرنے والو جن بی بیون کا تم پیام کرتے ہو وہ ایسی ہین جیسے یاقوت ومرجان -
مجاہد وحسن وابن زید وغیرہم نے کہا کہ یاقوت کی صفائی مین اور مرجان کی سپیدی مین
اُن لوگون نے مرجان کو لؤلؤ ٹہیرایا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود مرفوعًا کہتے ہین کہ عورت
زنان اہل جنت مین کی البتہ دکہائی دیگی سپیدی اُسکی پنڈلی کی ستر حلون کے ورے سے یہان
تک کہ دکہائی دیگا اُسکا گودا اور ذلک قولہ تعالے کانہن الیاقوت والمرجان پس یاقوت تو
ایک پتہر ہے اگر تو داخل کرے اُس مین کوئی رشتہ پہر اُسکو تو صاف کرے تو البتہ
تو دیکہے اُسکو اسکے ورے سے رواہ ابن ابی حاتم وہکذا رواہ الترمذی حضرت ابوہریرہؓ

ابن کثیر ۱۲ منہ

مرفوعًا کہتے ہین کہ واسطے مرد کے اہل جنت مین سے دو بی بیان ہین حور عین مین ہر ایک پر ستر حلے ہین دکہلائی
دیتا ہے گودا اُسکی پنڈلی کا کپڑون کے وراء سے اخرجہ الامام احمد وتفرد بہ من ہذا الوجہ محمد بن سیرین
کہتے ہین یا تو تفاخر کیا یا مذاکرہ کیا کہ مرد اکثر ہین جنت مین یا عورتین تو حضرت ابوہریرہ بولے کیا
نہین فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اول گروہ جو جنت مین داخل ہوگا چودہوین رات کے چاند
کی صورت پر ہوگا اور وہ گروہ جو اُسکے بعد ہوگا روشن تارے کی روشنی پر ہوگا جو کہ آسمان مین ہے واسطے
ہر مرد کے اُن مین سے دو بی بیان ہین دکہائی دیگا اُسکی پنڈلی کا گودا گوشت کے وراء سے اور نہین ہے جنت مین کوئی
مرد مجرد رواہ مسلم من حدیث اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب حضرت انس مرفوعًا کہتے ہین کہ البتہ ایک بار صبح کو جانا اللہ کی راہ مین یا شام کو جانا بہتر ہے
دنیا و ما فیہا سے اور البتہ مقدار کمان تمہارے کا یا موضع کوڑی اسکے کا جنت سے بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور
اگر جہانک لیتی کوئی عورت زنان اہل جنت مین کی طرف زمین کے تو البتہ بہر دیتی مابین آسمان و
زمین کو نور سے اور البتہ بہر دیتی اُنکے مابین کو خوشبو سے اور البتہ اوڑہنی اُسکی اُسکے سر پر بہتر ہے
دنیا و ما فیہا سے رواہ الامام احمد قولہ تعالے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نہین ہے واسطے اُس
شخص کے جسنے نیک عمل کیا دنیا مین مگر نیکی کرنا اُس سے دار آخرت مین کما قال تعالے للذین
احسنوا الحسنے وزیادۃ بغوی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ آیت پڑہی اور فرمایا
کیا تم جانتے ہو کیا کہا تمہارے رب نے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول دانا تر ہین فرمایا کہ فرماتا
ہے نہین ہے جزا اُس شخص کی جسپر مینے انعام کیا ساتہہ توحید کے مگر جنت چونکہ جو نعمتین ذکر کی گئی ہین
ایک ایسی نعمت عظیم تہی کہ جس کی کوئی عمل مقاومت نہین کرتا ہے مگر محض تفضل و امتنان تہا اسلیے
بعد اس کے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان جو حدیثین ولمن خاف مقام ربہ سے متعلق ہین اُن مین
سے وہ حدیث ہی جو ترمذی و بغوی نے بسند خود حضرت ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ جو شخص
ڈرا تو وہ اخیر رات کو چلا اور جو کوئی اخیر رات کو چلا تو منزل کو پہونچ گیا خبردار بے شک
اللہ کا سودا گران قیمت ہے بیشک سودا اللہ کا جنت ہے پہر بروایت بغوی وہی حدیث
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی ذکر کی ہے کذا فی ابن کثیر ف قاموس مین کہا ہے توکا
علیہ تحامل واعتمد واتکا جعل لہ متکا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک کہ اما انا فلا
آکل متکئا اس کے یہ معنے مین کہ مین نہین کہاتا ہون ویسا بیٹہکر جیسا کہ متمکن متربع شخص
جم کر چار زانو بیٹہکر کہاتا ہے اور اسکی مثل اور شکلین بیٹہنے کی جو کثرت اکل کی مستدعی ہین بلکہ
آپکا جلوس واسطے کہانے کے مستوفز مقعی غیر متربع و متمکن ہوکر تہا اس سے مراد کسی جانب

ف نمراد کما اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی وضعفہ واخرجہ البغوی فی تفسیرہ وغیرہ عن انس مرفوعا واخرج ابن النجار عن علی مرفوعا مثل حدیث انس ۱۲ کذا فی فتح البیان ۱۲ ف قال الترمذی غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی النضر ۱۲

پر مائل ہونا نہین ہے جیسا کہ عوام طلبہ خیال کرتے ہین انکار کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ حال ہے
صحیح فارغ القلب متنعم البدن کا بخلاف مریض و مہموم کے کہ وہ مرض و حزن کے مارے اطمینان سے نہین
بیٹھ سکتا ہے نصب متکئین کا بنا بر حال ہے ولمن خاف کے فاعل سے مَن کے معنے پر حمل
کرکے جمع کر دیا ہے یا منصوب ہے بنا بر مدح اے اَعنی او اَمدح کسی نے کہا کہ کا عامل محذوف ہے
تقدیر یہ ہے یتنعمون متکئین یعنے وہ عیش و آرام کرینگے لذت لینگے لیٹے ہوئے یا چار زانو بیٹھے
ہوئے بچھونو نپر جنکے بطائن استبرق کے ہین فرش جمع ہے فراش کی فراش بمعنے بستر ہے
بطائن جمع ہے بطانہ کی بطانہ وہ ہے جو ظہارہ کے نیچے ہوتا ہے بطانہ استر ہوا اور ظہارہ
اَبرہ زجاج نے کہا بطائن وہ ہین جو زمین سے لگے رہتے ہین اور استبرق وہ ہے جو غلیظ
دگندہ ہو پارچہ ریشمی سے اور جب بطائن استبرق کے ہوئے تو پہر ظہائر کیسے ہونگے سعید بن جبیر سے
کسی نے کہا کہ بطائن تو استبرق کے ہین پہر ظہائر کیا ہین کہا یہ ان جملے سے ہین جنکے حق مین اللہ تعالے
نے فرمایا ہے فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ اسی کے حضرت ابن عباس بہی قائل ہین
کسی نے کہا کہ ذکر بطائن پر صرف اسلیے اقتصار کیا کہ زمین مین کوئی نہین ہے کہ پہچانے اس شئے
کو جو کہ ظہائر مین ہے حضرت حسن کا ایک قول تو مثل قول مالک بن دینار کے ہے جو اول گذر چکا ہے
دوسرا قول یہ ہے کہ بطائن وہی ظہائر ہین فراء بہی اسی کے قائل ہین اور کہا ہے کہ بطانہ کبہی ظہارہ
ہوتا ہے اور ظہارہ بطانہ اس لیے کہ ہر ایک ان مین کا ایک وجہ ہوتا ہے یعنے ایک رخ اور
عرب لوگ ہذا ظہر السماء و ہذا بطن السماء کہتے ہین آسمان کے ظاہر کو جسے ہم دیکھتے ہین ابن قتیبہ
نے اسکا انکار اور کہا یہ نہین ہوتا ہے مگر ان دو رخون مین جو متساوی ہون حضرت ابن مسعود
ایک لفظ اول گذر چکا ہے دوسرا یہ کہ تم خبر دیے گئے بطائن کی پہر ظہائر کیسے ہونگے کسی نے
کہا ان کے ظہائر سندس کے ہین یعنے دیباج باریک نرم کے غرض کہ ظہائر کا عدم ذکر
دال ہے ان بچھونون کے نہایت نفاست پر کیونکہ یہ ذکر کیا گیا کہ انکے بطائن استبرق کے ہین
اور یہ ضروری بات ہے کہ ظہائر بطائن سے بہتر ہوتے ہین سو وہ اس قسم سے ہین کہ بشر
اس کو نہین جانتے ہین جمہور نے فُرُش کو بضمتین پڑہا ہے اور ابو حیوہ نے بضمہ
و سکون راء و جنی الجنتین مبتدا ہے دان خبر ہے اصل اسکی دانو ہے مثل غازو کے
پہر اسی کا سا اعلال کیا گیا جنے فَعَل کا وزن بمعنے مفعول ہے جیسے قبض بمعنے مقبوض
جمہور نے بفتحہ جیم پڑہا ہے اور عیسے بن عمر نے بکسرہ جیم و کسرہ نون بنا بر امالہ بالجملہ وہ میوے

ہین جو چنی جاتی ہین کہا ہے کہ درخت قریب ہوجائیگا یہانتک کہ اُس کے میوون کو چنے گا جو کوئی اسکے میوی کا ارادہ کریگا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جنا اُسکا ثمر اُس کے ہین دانی قریب ہین نزدیک سے پہونچے گا اُن کو کھڑا اور بیٹھا یعنے اور متکی و نائم یعنے تکیہ لگانے والا اور لیٹا ہوا برخلاف ثمار دنیا کے کہ بغیر کد و تعب کے ہاتھ نہین آتی ہین کسی نے کہا کہ بُعد اور کانٹے اُن کے ہاتھون کو میوؤن سے روکا کرین گے امام رازی نے کہا کہ آخرت کی جنت جنت دنیا کے مخالف ہے تین وجہ سے ایک یہ ہے کہ دنیا مین میوہ درختون کے سرون پر ہے آدمی تکیہ لگانے والے سے دور ہے اور جنت مین تکیہ لگائے ہوگا اور میوہ اس کی طرف لٹک آئیگا دوسری وجہ یہ ہے کہ دنیا مین آدمی میوی کی طرف سعی و حرکت کرتا ہے اور آخرت مین میوہ اُس سے قریب ہوگا اور اُس پر دور کرے گا تیسری یہ ہے کہ آدمی دنیا مین جب کسی درخت کے میوے سے قریب ہوتا ہے تو اُس کے غیر سے دور ہوتا ہے اور جنت کی کل میوے ایک وقت ایک مکان مین اُسکی طرف قریب ہونگے فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک ساری نعمتین ایسی موضع مین ہین کہ کسی مکذب پر سہل نہین ہے کہ اُن مین سے کسی کی تکذیب کرے بسبب فوائد عاجلہ و آجلہ کے کہ جن پر وہ مشتمل ہین فیہن کی ضمیر راجع ہے طرف جنتین مذکورتین کے اس لیے کہ اقل جمع کے دو ہین یا اس لیے کہ وہ دو باغ مشتمل ہین مکانات و بالاخانون پر اور قصور و مجالس پر زجاج نے کہا کہ فیہن جو فرمایا سو صرف اس لیے کہ مراد دو باغ ہین اور وہ نعیم جو اُن کے صاحب کے واسطے اُن مین طیار کی گئی ہے کسی نے کہا کہ آلاء معدودہ کی طرف پھرتی ہے یعنے جنتین و عینین و فاکہہ و فرش و جنا کسی نے کہا کہ فرش کی طرف راجع ہے ابوحیان نے کہا کہ اس قول مین بُعد ہے اسلیے کہ استعمال مین یون کہا جاتا ہے کہ علی الفراش کذا و فی الفراش کذا نہین بولا جاتا ہے مگر بتکلف اور اسی لیے زمخشری نے فرش کے ساتھ اُس کے غیر کو جمع کیا ہے تاکہ اُس کی واسطے یہ صحیح ہوا کہ یہ کہے فراء نے کہا ہر موضع جنت مین ایک جنت ہے سو اسی لیے یہ صحیح ہوا کہ فیہن کہا جائے قاصرات اسم فاعل ہے اس کی اضافت طرف کی طرف اسم فاعل کی اضافت ہے طرف اپنے مفعول کے واسطے تخفیف کے کیونکہ یون بولتے ہین قصر طرفہ علی کذا یعنے روکی اپنی آنکھ فلان شے پر اور قصر کا متعلق حذف کیا گیا بسبب اُسکے معلوم ہونے کے یعنے وہ عورتین روکتی ہین اپنی نگاہون کو اپنے خاوندون پر جو کہ تکیہ لگانیوالے ہین انس و جن مین کے نظر نہین کرتی ہین طرف اُنکے غیر کے اور نہین دیکھتی ہین اُن کی سوا کسی اور کو اور یہ آیت دال ہے حیا و شرم پر اسلیے کہ طرف کہتے ہین چشم کی حرکت کو اور حیادار عورت اپنے چشم کو نہین ہلاتی ہے اور نہ اپنے سر کو اُٹھاتی ہے اسکا بیان سورہ صافات مین گزر چکا ہے حضرت ابن عباس کا ایک لفظ یہ ہے کہ روکنے والی ہین آنکھ کو اپنے غیر ازواج سے امام رازی فرماتے ہین کہ اس ترتیب کے حسن کی طرف تو ذرا نظر

گروکہ اول تو مسکن کا بیان کیا یعنے جنت پہر وہ شے بیان فرمائی جس سے تنزہ کیا جاتا ہے یعنی باغ و بستان
اور بہتے چشمے پہر کہانے کی شے کا ذکر کیا پہر بعد کہانے کے موضع راحت کا بیان فرمایا یعنے بچہونا پہر
اُس شے کا ذکر کیا جو اُس کے ساتہہ بچہونے مین ہوگی یعنے خوب صورت بی بی میان کو چاہتی چونکہ اختصاص
بالشئے اعظم بلذات مین سے ہوتا ہے اس لیے یون فرمایا لم یطمثہن الآیہ قبلہم کی ضمیر راجع ہے طرف
ازواج کے جو کہ قاصرات الطرف سے معلوم ہوتے ہین یا طرف متکئین کے اور جملہ صفت ہے قاصرات کی
اسلیے کہ اُس کی اضافت لفظی ہے کقولہ تعالے قالوا ہذا عارض ممطرنا یا حال ہے اس لیے کہ صفت
سے نکرہ کی تخصیص ہوگئی فرا نے کہا طمث بمعنے افتضاض ہے یعنے جماع کرنا ساتہہ خون نکالنے کے
یقال طمث الجاریۃ اذا افترعہا افتراع کہتے ہین بکر توڑنے کو اسی معنے سے فرزدق کا قول ہے ؎

شعر دفعن الیّ لم یطمثن قبلی وہن اصح من بیض النعام

کسی نے کہا کہ طمث بمعنے مس ہے یعنے کسی نے انکو نہین چہوا یہ قول ابوعمرو کا ہے مبرد نے کہا ای لم یذللہن
طمث بمعنے تذلیل ہے یعنے کسی نے انکو رام و تابع نہین کیا سمین مین ہے کہ اصل طمث کی وہ جماع
ہے جو مودی ہو طرف نکلنے خون بکر کے پہر ہر جماع پر طمث کا اطلاق کیا گیا گو اُس کے ساتہہ خون نہ
ہو کسی نے کہا کہ طمث خون حیض ہے یا خون جماع واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ وطی و غشیان
و جماع نہین کیا اُن سے قبل اُنکے کسی نے اور نہ اُن پر متسلط ہوا مقاتل نے کہا اس لیے کہ وہ تو جنت مین
پیدا کی گئین کسی نے کہا کہ وہ دنیا کی عورتون مین سے ہین انشا کی گئین ایک اور پیدائش کرکے کنواریان
کسی نے کہا یہ وہ آدمی عورتین ہین جو کنواری مر گئین قول اول اولی ہے حضرت ابن عباس کا لفظ یہ ہے
لم یدن منہن او لم یدمہن اخرجہ ابن جریر وغیرہ یعنے کسی نے اُن سے قربت نہین کی یا کسی نے اُن کو خون آلود
نہین کیا جمہور نے یطمثہن کو بکسر میم پڑہا ہے اور کسی نے بضم میم اور کسی نے بفتح میم اس آیۃ کریمہ مین
بلکہ اس سورت کی آیات کثیرہ مین دلیل ہے اس پر کہ جن جنت مین داخل ہونگے جبکہ اللہ پاک پر ایمان لائیں
اور عمل بفرائض کرین اور مناہی سے باز رہین اور اس مین دلیل ہے اس پر کہ جن جماع کرتے ہین
جس طرح کہ انس کرتے ہین کیونکہ مقام امتنان اسی کا مقتضے ہے اس لیے کہ اگر وہ جماع نہ کرتے تو
اُن کے واسطے امتنان حاصل نہ ہوتا فبای الاء ربکما تکذبان بس بے شک ان نعمتون مین جو ترغیب
دی ہے سو صرف اس ترغیب مین ایک نعمت جلیلہ و منت عظیمہ ہے کیونکہ اس سے حرص حاصل ہوتی
ہے اعمال صالحہ پر اور گریز اعمال طالحہ سے پہر جب ان نعمتون کی طرف وصول ہوگا اور جنات نعیم
مین بلا انقطاع و بدون زوال ان مین متنعم ہونگے تو اسکا کیا کہنا ہے غرضکہ قاصرات الطرف

ف بوسے یا بوسہ یا پیار کا ہے مطلب یعنے وہ عورتین و فرق کی گئین پیری طرف اور وہ کنواریان نہین کبھی نے بہت پہلے ان کا بکر نہین توڑا اتنا اور وہ زیادہ تر درست نہین

نہیں [illegible] ہے [illegible] کیا [illegible] یعنے [illegible]

کی ایک صفت تو یہ ہوئی کہ اُن کے خاوندون سے پہلے کسی نے اُن سے جماع نہین کیا خاص اُنہین کے واسطے کنواری اچھوتی رکھی گئین پھر اُن کی دوسری صفت بیان فرمائی کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ یہ جملہ صفت ہے قاصرات کی یا اُن سے حال ہے مکی نے اسکے سوا اور کوئی وجہ ذکر نہین کی یاقوت ایک جوہر نفیس ہے کہتے ہین کہ آگ اُس مین اثر نہین کرتی ہے منجملہ معلوم یہ بات ہے کہ یاقوت سرخ رنگ ہوتا ہے تو یہ تشبیہ اسکی مقتضی ہے کہ اہل جنت کا رنگ سفید سرخی آمیز ہو سو یہ اُس مقرر و معلوم بات کو منافی ہوگا کہ وہ سفید زردی آمیز ہے پس جواب یہ ہے کہ یاقوت سے تشبیہ صفائی کی جہت سے ہے نہ سرخی کی وجہ سے اور یہ اسکو منافی نہین ہے کہ سفید زردی آمیز ہو جیسا کہ حسن نے فرمایا ہے کہ وہ عورتین صفائی یاقوت و بیاض مرجان مین ہین اب رہی یہ بات مرجان کو خاص کرکے ذکر کیا بنا بر اُس قول کے کہ وہ چھوٹے موتی ہین سو اسلیے کہ اُن کی صفائی زیادہ تر ہوتی ہے بڑے موتیون سے حضرت ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین کہ نظر کرے گا طرف اُسکے چہرے کے اُس کے خد مین زیادہ تر صاف آئینے سے اور بے شک ادنی موتی اُسپر البتہ روشن کر دے گا مابین مشرق اور مغرب کو اور بیشک حال یہ ہے کہ اُس پر ستر لباس ہونگے اور نفوذ کر جائے گی اُن سے نگاہ اُسکی یہانتک کہ دیکھیگا اُسکی پنڈلی کا گودا اُس کے ورے سے اخرجہ الامام احمد وابن حبان والحاکم وصححہ والبیہقی فی البعث فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ بے شک اس کی ساری نعمتون مین سے کسی شے کی تکذیب بن نہین آتی ہے کوئی سی نعمت ہو پھر بھلا ان جلیل نعمتون اور جزیل منتون کی کیونکر تکذیب ہو سکتی ہے جملہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ مقرر ہے مضمون ماقبل کا کلمہ ہل کلام مین چار طرح پر آتا ہے قد کے معنے مین ہوتا ہے کقولہ تعالی هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ اور بمعنے استفہام کقولہ تعالی فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا اور بمعنے امر فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ اے انتہوا اور بمعنے جحد کقولہ تعالی فَهَلْ عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ اور جس طرح اس آیت مین ہے معنے یہ ہین کہ نہین ہے جزا اس شخص کی جس نے نیک عمل کیا دنیا مین مگر اُس کے ساتھ احسان کرنا آخرت مین ابن زید وغیرہ نے اس طرح کہا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہین ہے جزا اُس شخص کی جس پر مین نے احسان کیا ازل مین مگر حفظ احسان کا اُس پر ابد مین امام رازی نے کہا کہ اس آیت مین وجوہ کثیر ہین تا اٰنکہ کہا گیا ہے کہ قرآن شریف مین تین آیتین ہین اُن مین سے ہر ایک مین سو قول مین ایک تو یہ آیت فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ دوسری وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا تیسری ہل جزاء الاحسان الا الاحسان محمد بن حنفیہ نے کہا یہ آیت واسطے بر و فاجر کے ہے نیک کار کے لیے تو آخرت مین اور بدکار کے

کے واسطے دنیا مین حضرت جابر بر فوعًا کہتے ہین نہین جزا ہے اُس شخص کی جس پر ہم نے انعام کیا ساتھہ اسلام کے مگر یہ کہ داخل کرون اُسکو جنت مین اخرجہ ابن مردویہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہین ہے جزا اُس شخص کی جس نے لا الہ الا اللہ کہا دنیا مین مگر جنت آخرت مین اخرجہ عبد بن حمید وغیرہ دوسرا لفظ اُن کا مرفوعًا یہ ہے نازل کی اللہ نے مجھ پر یہ آیت سورہ رحمن مین واسطے کافر و مسلم کے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان اخرجہ ابن عدی وغیرہ[1] ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہل جزاء الاسلام الا دار السلام یعنے نہین ہے بدلا اسلام کا مگر گھر سلامتی کا مراد بہشت عنبر سرشت ہے اللھم ارزقنا بفضلک و رحمتک او ہمتہ

اتین آیہ کریمہ مین اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ آخرت مین تکلیف رفع ہوگی اس لیے کہ اللہ تعالی نے مومن سے احسان کا وعدہ کیا ہے اور وہ جنت ہے پس اگر آخرت مین تکلیف باقی رہتی اور بندہ اُس کو ترک کرتا تو عقاب کا مستحق ہوتا ترک عمل پر اور عقاب ترک کرنا ہے احسان کا اُس سے تو معلوم ہوا کہ وہان کچھہ تکلیف نہین ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک منجملہ نعم ہے احسان کرنا تم پر دنیا و آخرت مین بایں طور کہ تمکو پیدا کیا روزی دی عمل صالح کی راہ بتائی جس عمل کو وہ پسند نہین کرتا ہے اُس سے تم کو منع کیا وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۧ

ع ۳ ۱۳

اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن مین میوے اور کھجورین اور انار پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے سب باغون مین نیک عورتین ہین خوب صورت پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گوریان رو کی رہتیان خیمون مین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نہین چھوا اُن کو کسی آدمی نے پہلے نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور قیمتی بچھونے خوش طرح پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا **ف** ہر آیت مین نعمت جتائی کوئی آپ نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے کہ اس سے بچین انعمے **ف** یہ دو جنتین قبل کی دو جنتون سے بعض قرآن مرتبہ و فضیلت و منزلت مین دون ہین اسم

[1] یعنی وابو الشیخ وابن مردویہ والدیلمی والبیہقی فی الشعب وضعفہ واخرجہ ابن مردویہ موقوفا علی ابن عباس ۱۲

نے فرمایا ومن دونہما جنتان حدیث شریف مین اول گذرچکا ہے کہ دو جنتین ہین سونے کی برتن اُنکے اور جو
کچھ اُن مین ہے اور دو چاندی کے برتن اُنکے اور جو کچھ اُن مین ہے پس اول کے دونو واسطے مقربین کے
ہین اور دوسرے دو واسطے اصحاب یمین کے حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا دو جنتین سونے کی واسطے اصحاب یمین
کے حضرت ابن عباس رضے اللہ عنہما نے فرمایا یعنی دونہما فے الدرج یعنے یہ دو اول کے دوسے درجے مین دون ہین ابن
زید نے کہا دون اُنکے ہین فضل مین یہ بات کہ اول کی دو کو آخر کی دو پر شرف ہے اس پر کئی وجہین دلیل
ہین ایک وجہ یہ ہے کہ اول کے دو کا وصف بیان کیا قبل اُن دو کے اور تقدیم دال ہوتی ہے اعتنا
و اہتمام پر پہر فرمایا ومن دونہما جنتان یہ ظاہر ہے تقدم کی شرف وعلو مین ثانی پر اور وہان فرمایا ذواتا
افنان یعنے ٹہنیان اور قسم قسم کی لذت کی چیزین اور یہان فرمایا مدہامتان یعنے پانی کی سیرابی کی
شدت و زیادتی سے سیاہ ہو رہی ہین حضرت ابن عباس رضے اللہ عنہما نے فرمایا سیاہ ہوگئین سبزی سے
مارے پانی کی شدت سیرابی کے دوسرا لفظ اُن کا خضراوان ہے اخرجہ ابن ابی حاتم حضرت ابو ایوب
وغیرہ سے بہی اسی کی مثل مروی ہے محمد بن کعب نے کہا ممتلئتان من الخضرۃ یعنے وہ پُر ہو رہی ہین سبزی
سے قتادہ نے کہا خضراوان من الری ناعمتان یعنے سبز ہو رہی ہین مارے سیرابی کے نرم و نازک ہین
جو ٹہنیان کہ اُن درختون پر ہین جو کہ جال کی طرح ایک دوسرے مین گہج پچ ہو رہی ہین اُن کی تر و تازگی
مین کسی طرح کا شک نہین ہے اور وہان فرمایا ہے فیہما عینان تجریان اور یہان فرمایا نضاختان
حضرت ابن عباس نے فرمایا فیاضتان جری قوی تر ہوتی ہے نضخ سے ضحاک نے کہا ممتلئتان ولا
تنقطعان یعنے بہری ہوئی ہین ٹوٹتی نہین ہین اور وہان فرمایا ہے فیہما من کل فاکہۃ زوجان اور
یہان فرمایا فیہما فاکہۃ ونخل ورمان اس مین شک نہین ہے کہ پہلا فاکہہ اعم واکثر ہے افراد مین اور
تنویع مین فاکہہ ثانی سے اس لیے کہ یہ نکرہ ہے اور نکرہ سیاق اثبات مین عام نہین ہوتا ہے اس لیے کہ نخل
ورمان فرما کر اُس کی تفسیر کی یہ عطف خاص علی العام کے باب سے ہے جس طرح کہ بخاری وغیرہ نے اس
کی تقریر کی ہے نخل و رمان کو علاحدہ کرکے اسلیے ذکر کیا کہ ان کو شرف ہے اپنے غیر پر حضرت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ یہود کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے
تو عرض کیا یا محمد کیا جنت مین فاکہہ ہے آپنے فرمایا ہان اس مین فاکہہ ہے اور نخل و رمان ہین عرض
کیا گیا پہر کہائینگے جس طرح کہ دنیا مین کہاتے ہین آپنے فرمایا ہان و اضعاف یعنے کئی گنا زیادہ
عرض کیا تو پہر قضائے حوائج کرینگے فرمایا نہین ولکنہم یعرقون ویرشحون یعنے لیکن عرقناک ہونگے
تو اللہ تعالے دور کریگا جو کچھ اُن کے شکمون مین اذے ہوگی اخرجہ عبد بن حمید حضرت ابن عباس

۵ و کہا مقربین اور دو جنت اصحاب یمین کی یعنی عبداللہ بن الزبیر و عبداللہ بن ابی اوفی و عکرمہ و سعید بن جبیر و مجاہد و فی احدی الروایات و عطاء و عطیہ العوفی والحسن البصری و یحییٰ بن رافع و سفیان الثوری رحمہم اللہ ... یعنی بروایت علی بن ابی طلحہ ... یعنی ... لا نقطع ... اہل الجنۃ ...

سے مروی ہے کہ درخت خرما جنت کے بیتے لباس ہین واسطے اہل جنت کے اُنھین سے ان کے مقطعات ہین
اور اُنھین سے اُن کے حلے ہین اور گون اُس کا زر سرخ ہے اور تنے اُس کے زمرد سبز ہین اور ثمر اُس کے شیرین تر
ہین شہد سے اور نرم تر ہین مسکے سے اور اُسکی گٹھلی نہین ہے اخرجہ ابن ابی حاتم دوسری روایت اُنکی
حضرت ابو سعید خدری سے مرفوعًا یہ ہے فرمایا نظر کی مین نے طرف جنت کے تو ناگاہ انار اُسکے مانند وین سے
مثل اونٹ پالان کسے ہوئے کے ہے پھر اللہ پاک نے فرمایا فیہن خیرات حسان کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ خیرات
کثیرہ حسنہ ہین جنت مین یعنے بہت سی عمدہ خوبصورت اشیا یہ قول قتادہ کا ہے کسی نے کہا خیرات جمع ہے
خیرہ کی اور وہ زن صالح حسین خلق حسین چہرہ ہے یہ قول جمہور کا ہے اور یہی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے
مرفوعًا مروی ہے دوسری حدیث جسکو ہم ان شاء اللہ تعالی سورہ واقعہ مین لائین گے اُس مین یہ ہے کہ
حور عین گائین کی نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ خُلِقْنَ لِأَزْوَاجٍ كِرَامٍ اور اسی لیے بعض نے خیرات بتشدید
پڑہا ہے پھر فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور وہان فرمایا تھا فیہن قاصرات الطرف بے شک جس عورت
نے خود اپنی آنکھہ روکی وہ افضل ہے اُس سے جو روکی گئی اگرچہ وہ سب کی سب مخدرات پردہ نشین ہین حضرت
عبداللہ بن مسعود فرماتے ہین واسطے ہر مسلم کے ایک خیرہ ہے اور واسطے ہر خیرہ کے ایک خیمہ ہے اور واسطے
ہر خیمہ کے چار دروازے ہین ہر روز اُسپر ایسا تحفہ و کرامت و ہدیہ داخل ہوگا جو اس کے قبل نہ تھا لا مرحات
ولا طمحات ولا بخرات ولا ذفرات حور عین کانہن بیض مکنون اخرجہ ابن ابی حاتم ابوبکر بن عبداللہ بن
قیس عن ابیہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جنت مین ایک خیمہ ہے ایک جوف دار موتی کا عرض اُسکا ساٹھہ میل ہے
اُس کے ہر کونے مین اہل ہین کہ نہین دیکھتے ہین دوسرون کو طواف کرینگے اُن پر مومنین اخرجہ البخاری
ورواہ ایضًا من حدیث عمران بہ اور کہا تیس میل واخرجہ مسلم من حدیث عمران بہ اور لفظ اسکا یہ ہے
کہ بے شک واسطے مومن کے جنت مین البتہ ایک خیمہ ہے ایک جوف دار موتی کا طول اُسکا ساٹھہ میل ہے
واسطے مومن کے اس مین اہل ہین طواف کرے گا اُن پر مومن لیکن نہ دیکھے گا بعض اُن کا بعض کو حضرت
ابوالدرداء کہتے ہین خیمہ ایک موتی ہے اُس مین ستر دروازے ہین موتی کے اخرجہ ابن ابی حاتم دوسرا لفظ
اُن کا حضرت ابن عباس سے فی الخیام مین یہ ہے کہ موتیون کے خیمون مین اور جنت مین ایک خیمہ ہے ایک
موتی کا چار فرسخ کا مربع اس پر چار ہزار کواڑ ہین سونے کے حضرت ابو سعید مرفوعًا کہتے ہین کہ ادنی اہل جنت
کا منزلت مین وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم ہین اور بہتر بیبیان ہین اور نصب کیا جائیگا واسطے اس کے
ایک قبہ موتی کا اور زبرجد و یاقوت کا جیسا کہ درمیان جابیہ و صنعا کے ہے رواہ الترمذی من حدیث

عمرو الحارث یہ قولہ تعالیٰ لم یطمثہن الآیہ اسکے مثل برابر اول گزر چکا ہے مگر اول عورتون کے وصف مین یہ زیادہ کیا ہے کانہن الیاقوت والمرجان قولہ تعالیٰ متکئین علیٰ رفرف الآیہ۔ ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رفرف مجالس مین ایک بسلوح مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے یہی کہا ہے کہ وہ مجالس ہین ۲؛ علاء بن زید نے کہا کہ رفرف تخت پر مثل ہیئت مجالس متدلی کے ہے ۳۔ عاصم جحدری نے کہا یعنی وسائد یہی قول حضرت حسن بصری کا ہے ایک روایت مین ۴۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ رفرف ریاض جنت مین یعنی اُس کے چمن ۱ حضرت ابن عباس و قتادہ و ضحاک نے کہا کہ عبقری زرابی ہین ۲۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ عتاق الزرابی یعنی جیاد ہا ۳۔ مجاہد نے کہا دیباج یعنی ریشمی پارچہ ۴۔ حضرت حسن بصری سے کسی نے عبقری کا پوچھا تو کہا کہ وہ بسط اہل جنت ہین یعنے فرش تمہارا باپ نہ ہو پس تم اُن کو طلب کرو ۵ ایک روایت اُن سے یہ ہے کہ وہ مرافق ہین ۶ زید بن اسلم نے کہا کہ عبقری سرخ و زرد و سبز ہے ۷ علاء بن زید سے کسی نے عبقری کا پوچھا تو کہا البسط اسفل من ذلک ۸ ابن حرزہ یعقوب بن مجاہد نے کہا کہ عبقری اہل جنت کے کپڑون سے ہے اُسکو کوئی نہین پہچانتا ہے ۹ ابو العالیہ نے کہا کہ العبقری الطنافس المخملۃ الی الرقۃ ما ہے ۱۰ قتیبی نے کہا ہر ثوب موشی نزدیک عرب کے عبقری ہے ۱۱۔ ابو عبیدہ نے کہا یہ منسوب ہے طرف ایک زمین کے جس مین وشی بنایا جاتا ہے ۱۲ خلیل بن احمد نے کہا کہ ہر شے نفیس جو رجال وغیرہ سے ہو عرب کے نزدیک اُسکا نام عبقری رکھا جاتا ہے اسی معنے سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے حق مین حضرت عمر کے فلم ار عبقریا یفری فریہ پھر تقدیر اگلے دو جنت والون کے مرافق کی صفت ارفع و اعلیٰ ہے اس صفت سے کیونکہ وہان فرمایا ہے متکئین علےٰ فرش بطائنہا من استبرق پس اُن کے فرشون کے استرون کی توصیف بیان فرمائی اور اُن کے ابرون سے سکوت کیا واسطے کفایت کرنے کے ساتھ اُس شے کے جس کے ساتھ استرون کی مدح کی تو اس سے اُن کی خوبی بطریق اولی و احری معلوم ہوگئی کیونکہ ابرہ بالضرور استر سے عمدہ ہوتا ہے اور خاتمے کا تمام اس پر کیا کہ بعد صفات متقدمہ کے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فرمایا پس اُنکے لوگون کو موصوف باحسان کیا اور احسان مراتب و نہایات کا اعلے ہے جیسا کہ حدیث جبریل علیہ السلام مین ہے جبکہ انہون نے اسلام کا سوال کیا پھر ایمان کا پھر احسان کا پس یہ وجوہ

عدیدہ مین اگلے دو جنتون کی تفضیل ہین ان دو اخیر پر و نسال اللہ الکریم الوہاب ان یجعلنا من اہل الاولیین پھر فرمایا تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام یعنے وہ اسکے لائق ہے کہ اُسکا اجلال کیا جائے تو اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور وہ مستحق ہے اسکا کہ اُسکا اکرام کیا جائے تو اُس کی عبادت کی جائے اور اُس کا شکر کیا جائے تو اُس کی ناشکری نہ کی جائے اور یاد کیا جائے تو نہ بھولا جائے حضرت ابن عباس

نے فرمایا کہ صاحب عظمت وکبریا ہے حضرت ابو الدرداء سے مرفوعاً مروی ہے کہ تم اجلال کرو اللہ کا کہ وہ تمہاری مغفرت
کرے اخرجہ الامام احمد دوسری حدیث شریف میں ہے بے شک اسکے اجلال سے ہے اکرام بوڑھے مسلمان کا
اور صاحب سلطنت کا اور حامل قرآن کا جو کہ اُس میں غالی نہیں ہے اور نہ اُس سے جافی ہے حضرت انس سے مرفوعاً
مروی ہے الظوا بیا ذا الجلال والاکرام رواہ ابو یعلی ربیعہ بن عامر سے مرفوعاً مروی ہے الظوا بذی الجلال
والاکرام جوہری نے کہا الظ فلان بفلان اذ الزمہ وقول ابن مسعود الظوا بیا ذا الجلال والاکرام اسے الزموا
یقال الالظاظ الالحاح حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وکلاہما قریب من الآخر واللہ اعلم یعنے الظاظ والحاح ایک
دوسرے سے قریب ہیں الظاظ مداومت والحاح ولزوم ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب تک سلام پھیرنے تو نہ بیٹھتے تھے یعنے بعد نماز کے مگر بقدر اسکے کہ فرماتے اللھم انت السلام
ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام آخر سورۃ الرحمٰن وللہ الحمد والمنۃ کذا فی ابن کثیر ف
بیان چار جنتوں کا ذکر فرمایا ہے دو کا ذکر اول میں ہے اور دو کا آخر میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے
کہ اول کے دو افضل ہیں یا آخر کے دو افضل ہیں پس ایک قول تو یہ ہے کہ اول کے دو افضل ہیں اس بنا پر
دون کا کلمہ بمعنے ادنی ہے بمعنے غیر نہیں ہے یعنے وہ دو جنتیں جو کہ موصوف بصفات متقدمہ ہیں جن کا
خائفین مقربین کے واسطے وعدہ کیا گیا ہے ان دو سے فضل وقدر میں کم درجے کے دو اور جنتیں
ہیں واسطے اُن لوگوں کے جو کہ سابق کے دو جنت والوں سے کم درجے والے ہیں یعنے اصحاب الیمین اس
قول کے یہ اقوال موید ہیں ابن جریج نے کہا وہ چار جنتیں ہیں اُن میں کی دو تو واسطے سابقین مقربین
کے ہیں فیہما من کل فاکھۃ زوجان وعینان تجریان اور دو جنتیں ہیں واسطے اصحاب الیمین کے فیہما فاکھۃ
ونخل ورمان وفیہما عینان نضاختان ابن زید نے کہا کہ اول کے دو سونے کے ہیں واسطے مقربین کے
اور دوسرے دو چاندی کے ہیں واسطے اصحاب الیمین کے حضرت ابو موسی مرفوعاً کہتے ہیں دو جنتیں سونے
کی ہیں واسطے مقربین کے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں واسطے اصحاب الیمین کے اخرجہ ابن جریر وابن
ابی حاتم وابن مردویہ حافظ ابن کثیر وقاضی ونسفی کا مختار یہی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ آخر کے دو افضل
ہیں اول کے دو سے اس بنیاد پر من دونہما کے معنے ہیں امامہما وقبلہما یعنے اگلے دو جنتوں سے آگے دو اور
جنتیں ہیں وہ زیادہ تر قریب ہیں اول کے دو سے طرف عرش معلی کے تو یہ پچھلی اول سے افضل ہوئیں
اس قول کے موید یہ قول ہیں کسائی نے کہا کہ اس پر ضحاک کا قول دال ہے کہ اول کی دو سونے اور چاندی
کی ہیں اور آخر کی دو یاقوت وزمرد کی ہیں اس بنا پر یہ دو اول کی دو سے افضل ہیں مقاتل نے کہا کہ اول
کی دو جنت عدن اور جنت نعیم ہیں اور آخر کی دو جنت الفردوس وجنۃ الماوی ہیں حکیم ترمذی اسی قول

روا الترمذی عن محمود بن غیلان عن مؤمل بن اسمعیل عن حماد بن سلمۃ عن حمید عن انس [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ورواہ النسائی عن محمد [illegible] عبد اللہ بن المبارک [illegible]

کی طرف گئے ہین قواعد الاصول مین ہے اس کے سبب سے ذکر کیے ہین قرطبی نے اپنے تذکرے مین اور تفسیر مین اُو
کا پورا کلام نقل کیا ہے جمل نے بھی تذکرے سے اُس کو نقل فرمایا ہے ایک قول یہ ہے کہ من دونہما کے معنے
ہین سوا ہما و غیرہما اس بنا پر چارون جنتین واسطے کل اہل جنت کے ہونگی محلی کا میل اسی طرف معلوم ہوتا
ہے اُن کی عبارت یہ ہے و من دونہما ای الجنتین المذکورتین جنتان ایضا لمن خاف مقام ربہ یعنے سوای
جنتین مذکورتین کے دو جنتین اور بھی ہین واسطے اُس شخص کے جو کہ ڈرا اپنے رب کے مقام سے حفناوی نے
کہا کہ شارح یعنے محلی اس پر چلے کہ ماصدق اصحاب جنات اربع کا ایک ہے یعنے من خاف مقام ربہ اور بعض
نے صاحب سابقتین کا من خاف مقام ربہ کو ٹھیرایا ہے اور صاحب آیندہ کی دو کا اصحاب یمین کو انتہے
فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک کل حق ہین اور ایسے نعمتین ہین جن کا انکار ممکن نہین ہے پہر
اخیر کی دو جنتون کا وصف بیان فرمایا مدہامتان اور درمیان کا کلام جملہ معترضہ ہے ابو عبیدہ و زجاج
نے کہا کہ اپنی سبزی سے سیاہ پڑ گئی ہین مارے سیرابی کے ہر شے جس پر سیاہی چھا جائے مارے سیرابی
کے تو عرب کے نزدیک وہ مدہم ہے مجاہد نے کہا مسودتان و تمہ لغت مین بمعنے سواد ہے فبای آلاء ربکما
تکذبان پس بے شک وہ ساری ایسی ظاہر و واضح نعمتین ہین جن کا انکار نہین کیا جا سکتا ہے پہر
انکا دوسرا وصف بیان فرمایا کہ اُن مین دو چشمے نضاختان ہین نضخ کہتے ہین پانی کے فوران و جوش
مارنے کو چشمے سے یعنے جنتین مذکورتین مین دو چشمے ہین فوارتان یعنے جوش مارنے والے اُبلنے والے
اہل لغت نے کہا کہ نضخ بخاے معجمہ اکثر ہے نضح بجاے حاء مہملہ سے اس لیے کہ حاء مہملہ والی کے معنے ہین
رش کے یعنے چھڑکنا اور خاے معجمہ والے کے معنے ہین فوران مار یعنے پانی کا جوش مارنا قالہ السمین حضرت
حسن و مجاہد نے کہا کہ وہ چشمہ چھڑکاؤ کرے گا اولیا پر مشک و عنبر و کافور کا گھرون مین اہل جنت کے جس
طرح کہ بارش کی بارش چھڑکاؤ کرتی ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ جوش مار یگا ساتھ انواع فواکہ کے اور
پانی کے حضرت ابن عباس نے کہا فالنضختان تنضخان بالماء یعنے بہنے والے ہین جوش مارینگے ساتھ پانی
کے کسی نے کہا ساتھ خیر و برکت کے جنت والون پر فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک وہ نعمتین نہ قابل
تکذیب ہین اور نہ امکان انکار پھر اُن کا اور وصف بیان فرمایا کہ اُن مین فاکہہ ہے اور نخل و رمان
ہین یہ دونون گو منجملہ فاکہہ ہین لیکن ان کو خاص کر کے ذکر کیا بسبب اُن کی مزید حسن و کثرت منافع
کے بہ نسبت باقی فواکہ کے جیسے کہ زجاج و ازہری وغیرہ نے اس کی حکایت کی ہے کسی نے کہا کہ تخصیص
ان کی صرف اس لیے ہے کہ زمین عرب مین اُن کی کثرت ہے خطیب نے کہا کہ یہ دونون اُس وقت اُن کے
نزدیک ایسی ہی تھی جیسے ہمارے نزدیک گیہون کہ پہر کہ تہجیر قرآن کا علم فوت تھا اور اکثر طعام کے سو

انکا لگانا اُن کے یہان بکثرت تہا بسبب اُنکو رغبت کی طرف اُن کے اور فواکہ اُن کے نزدیک مثل میوے تہے جن سے وہ خوش ہوتے اور تعجب کرتے تہے کسی نے کہا اُنکو اس لیے خاص کیا کہ کہجور تو فاکہہ و طعام ہے اور رمان فاکہہ و دوا ہے یہ بات کہ دونون منجملہ فاکہہ ہین اس کی طرف جمہور اہل علم گئے ہین اور اسی کے حضرت امام شافعی قائل ہین تو اس بناپر جس شخص نے قسم کہائی کہ وہ فاکہہ نہ کہاے گا پہر اُسنے کہجور کہائی یا انار کہا لیا تو اس سے وہ حانث ہوجائیگا اور اسی بنیاد پر ان دونون کا عطف فاکہہ پر عطف خاص علی العام کے باب سے ٹہیرے گا واسطے تفضیل کے اس باب مین سواے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کے اور کوئی مخالف نہین ہے صاحبین امام ابویوسف و امام محمد نے اُن کی مخالفت کی ہے یہ ایک قول ہے خلاف قول اہل لغت کے اور ان کے واسطے آیت مین کوئی حجت نہین ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک من جملہ نعم یہ نعمتین ہین جنات نعیم ہین اور مجرد اُن کی حکایت اثر کرتی ہے نفوس سامعین مین اور ان کو کہینچتی ہے طرف طاعت رب العالمین کے بالجملہ جب دونون جنتون کے سازوسامان کا اور چشمون کا اور میوے کا ذکر ہوچکا تو وہ شے ذکر کی جس پر عیش کا مدار ہے یعنے خوش اخلاق خوب صورت بی بیان پس فرمایا فیہن خیرات حسان جمہور نے تخفیف یای تحتیہ پڑہا ہے اور کسی نے تشدید پس اول کی بناپر تو خیرات جمع ہے خیرہ بر وزن فعلۃ بسکون عین کے یون بولتے ہین کہ امرئۃ خیرۃ و اخری شرۃ یا جمع ہے خیر مخفف خیرۃ کی اور دوسرے کی بنیاد پر جمع ہے خیرہ مشدد کی واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ خیرات نیک اخلاق حسین چہرے والی عورتین ہین فیہن کی ضمیر کا بیان اول گذرچکا ہے کسی نے کہا کہ یہ صفت چارون جنتون کی طرف رجوع ہوتی ہے حالانکہ اُسکی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ اگلے دو جنتون کی عورتون کا یہ وصف فرمایا ہے کہ وہ قاصرات الطرف کانہن الیاقوت والمرجان ہین اور درمیان دونو صفتون کے دور کا فرق ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک اُن نعمتون مین سے کوئی شے کوئی سی ہو قابل تکذیب نہین ہے پہر اُن کا اور وصف بیان فرمایا حور مقصورات فی الخیام قصر کہتے ہین حبس کو اسی معنے سے محل کو قصر کہتے ہین کیونکہ وہ روکتا ہے اسکو جو اس کے اندر ہوتا ہے یعنے وہ حورین روکی گئی ہین خیمون مین کسی نے کہا کہ مخدرات مستورات ہین نکلتی نہین مین بسبب اُنکے کرامت و شرف کے عرب کی بول چال مین مخدرہ مستورہ عورت کو امرئۃ قصیرہ و قصورہ و مقصورہ کہتے ہین کسی نے کہا مقصورات کے یہ معنے ہین کہ وہ قصر کی گئی ہین اپنے خاوندون پر سو وہ اُنکے غیر کو نہین دیکہتی ہین واحدی نے اس قول کو مفسرین سے نقل کیا ہے لیکن قول اول اولی ہے ابوعبیدہ و مقاتل وغیرہما اسی کے قائل ہین صحاح مین کہا ہے قصرت الشی اقصرہ قصرا حبستہ معنے یہ ہین انہن قدر

فی الخیام یعنے وہ مستور رکہی گئی ہین خیمون مین خیام جمع ہے خیمۃ کی کسی نے کہا جمع ہے خیم کی اور خیم جمع ہے خیمۃ کی خیمۃ اصل مین کئی لکڑیان ہین جو نصب کی جاتی ہین اور کپڑون سے انپر سایہ کیا جاتا ہے پہر خیام زیادہ تر سرد ہونے مین اخبیہ سے کہا ہے کہ خیمہ جنت کے خیمون سے ایک جوف دار موتی ہے ایک فرسخ کا مربع اس باب کی احادیث اول گذر چکی ہین حور جمع ہے حوراء کی حوراء وہ عورت ہے جس کی آنکہہ کی سپیدی و سیاہی شدید ہو یعنے خوب گہری اسکے معنے کا بیان اور اس کا اختلاف اول گذر چکا ہے فبای الاء ربکما تکذبان یعنے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے جس نے تمہاری صورت بنائی پہر اچہی خوب صورت بنائی اور جنت مین تمہاری واسطے وہ شے رکہی جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا کیا ان نعمتون کی تکذیب کروگے یا ان کے غیر کی اسمین اختلاف ہی کہ حسن مین اکثر اور جمال مین روشن تر دونون مین سے کون ہونگے حورین یا آدمی عورتین پس کسی نے تو کہا کہ حورین بڑہ کر ہونگی اسلیے کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ مین اُنکا وصف ذکر کیا گیا ہے چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ مین یہ دعا فرمائی و ابدلہ زوجا خیرا من زوجہ یعنے بدلے مین دے اسکو ایک بی بی بہتر اُس کی بی بی سے کسی نے کہا کہ آدمی عورتین ستر ہزار گنی افضل ہین حورعین سے یہ بات مرفوعا بہی مروی ہے کسی نے کہا کہ حورعین جو قرآن شریف مین مذکور ہین یہ وہی مومن عورتین ہین انسواج انبیا و مومنین سو وہ آخرت مین پیدا کی جائینگی احسن صورت پر قالہ الحسن اس قول مین بعد بعید ہے مشہور یہ ہے کہ حورعین اہل دنیا کی عورتون مین سے نہین ہین وہ تو جنت ہی مین مخلوق ہوئی ہین اسلیے کہ اللہ پاک نے ان کے حق مین فرمایا ہے کہ اُن سے جماع نہین کیا کسی انس نے قبل اُنکے نہ کسی جن نے حالانکہ اہل دنیا کی اکثر عورتین جماع کی ہوئی ہین اور اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اقل ساکنین جنت کی عورتین ہین تو نہ پہونچے گی ہر ایک کو اُن مین سے ایک عورت اور حورعین کا وعدہ فرمایا ہے واسطے اُن کی جماعت کے تو ثابت ہوا کہ وہ غیر نساء دنیا سے ہین ذکرہ القرطبی رحمہ اللہ تعالی بالجملہ پہر اُن کا اور وصف بیان فرمایا لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ضمیر قبلہم کی راجع ہے طرف اصحاب جنتین کے ذکر جنتین کا اُن پر دال ہے یعنے قبل ان دو جنت والون کے کسی انس نے اُن سے جماع نہین کیا اور نہ کسی جن نے اس کا بیان اول گذر چکا ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک یہ کل ایسی نعمتین ہین جن کا انکار نہین کیا جاتا ہے اور ایسی نعمتین ہین جن کی ناشکری نہین کی جاتی ہے پہر اخیر دو جنت والون کا اور عیش و آرام ذکر فرمایا متکئین علے رفرف خضر و عبقری حسان جمہور نے رفرف مفرد پڑہا ہے اور کسی نے رفارف بصیغہ جمع اور جمہور خضر کو بضم خاء و سکون ضاد اور کسی نے بضم ہر دو یہ لغت قلیل ہے اور جمہور نے عبقری اور کسی نے عباقری منسوب بطرف عباقر نام

شہرکے اور کسی نے کہا فرش ہے قطرب نے کہا منسوب بطین ہے مثل کرسی و کراسی و بختی و بخاتی کے ہے ابو عبیدہ
نے کہا رفارف بسط ہین یعنے فرش اسی کے حضرت حسن و مقاتل و ضحاک وغیرہم قائل ہین ۲ ابن عیینہ نے کہا
زرابی ۳ ابن کیسان نے کہا مرافق ۴ ابو عبیدہ سے یہی مروی ہے کہ وہ حاشیہ فرش ہے ۵ لیث نے کہا ایک
قسم ہے سبز کپڑون سے ۶ کسی نے کہا فرش مرتفعہ ۷ کسی نے کہا ہر پارچہ عریض ۸ صحاح مین کہا ہے رفرف
سبز کپڑے ہین اُن سے مجالس بنائے جاتے ہین واحد رفرفہ ہے ۹ زجاج نے کہا قالوا یعنے مفسرون نے کہا
ہے کہ رفرف یہان ریاض جنت ہین ۱۰ اور کہا ہے کہ رفرف وسائد ہین ۱۱ اور کہا ہے کہ مجالس ہین انتہی
یعنے صحاح کا قول پورا ہوا ۱۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا رفرف خضر مجالس ہین اخرجہ ابن جریر وغیرہ ۱۳
حضرت علی نے فرمایا فضول المحابس اخرجہ عبد بن حمید ۱۴ دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے کہ رفرف
ریاض ہین سمین نے کہا کہ رفرف اسم جنس ہے کسی نے کہا کہ اسم جمع ہے ان دونون کو مکی نے نقل کیا
ہے واحد رفرفہ ہے اور وہ عالی کپڑے ہین جو کہ تختون سے لٹکتے ہین اشتقاق اسکا رفرف الطائر سے
ہے یعنے مرتفع ہوا طائر ہوا مین اسلئے رفرف بمعنی ارتفع آتا ہے اسی معنے سے رفرفۃ الطائر ہے
یعنے ہلانا طائر کا اپنے دونون بازو کو ہوا مین عبقری واحد و جمع ہے اسلیے اسکی صفت حسان آئی
ہے ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبقری زرابی ہین ۲ ابو عبیدہ نے کہا کل وشی من البسط
عبقری یعنے بساطون مین سے ہر مخطط و منقش بساط عبقری ہے یہ منسوب طرف ایک زمین کے جس مین
وشی بنایا جاتا ہے ۳ فراء نے کہا کہ طنافس ثخان ہین یعنے موٹے قالین ۴ کسی نے کہا ما بسط طنافس
۵ کسی نے کہا بسط ہین یعنے بچھائیان ۶ کسی نے کہا دیباج ۷ ابن انباری نے کہا اصل اس مین یہ ہے
کہ عبقر ایک بستی ہے جس مین جن بستے ہین ہر شے فائق اُسکی طرف منسوب ہوتی ہے ۸ خلیل نے کہا
عبقری عرب کے نزدیک ہر جلیل فاخر فاضل ہے مردون اور عورتون مین سے اس کی سند زہیر کا شعر ذکر کیا
ہے ۹ جوہری نے کہا عبقری ایک موضع ہے عرب زعم کرتے ہین کہ وہ زمین جن سے ہے پھر اُس کی طرف
نسبت کی ہر شے کی حذق وجودت صنعت قوت سے تعجب کیا تو کہا کہ عبقری ہے اس کی سند مین لبید کا
شعر ذکر کیا ہے ۱۰ قاموس مین کہا ہے کہ عبقر موضع کثیر الجن ہے اور ایک قریہ ہے جس کی بنا غایت
حسن مین ہے اور عبقری کامل ہے ہر شے سے یہ سب اقوال تو سن لیے اب یہ سنو کہ ان مین سے مفسرون نے

کون کون سا قول اختیار کیا ہے پس محلی کا قول مختار تو یہ ہے کہ رفرف بسطہا مین یا وسائد اور عبقری طنافس
ہین نسفی کا مختار یہ ہے کہ رفرف ہر ثوب عریض ہے کسی نے کہا وسائد اور عبقری دیباج ہے یا طنافس قاضی
بیضاوی نے کہا کہ رفرف وسائد ہین یا نمارق جمع ہے رفرفۃ کی کسی نے کہا کہ ایک قسم ہے بسط سے یا ذیل خیمہ
ہے اور کبھی کہا جاتا ہے واسطے ہر ثوب عریض کے اور عبقری منسوب ہے طرف عبقر کے کہ عرب زعم کرتے ہین کہ وہ
نام ہے بلد جن کا پھر اُس کیطرف ہر شے عجیب کی نسبت کرتے ہین مراد اُس سے جنس ہے اور اسی لیے معنے پر حمل
کرکے حسان جمع کیا گیا انتہے اب تراجم چہارگانہ فارسی واردو سنو ۱ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ
اللہ تعالی فرماتے ہین تکیہ زدہ باشند بر بالشہای سبز و بساطہای نیک ۲ حضرت سعدی رحمہ اللہ تعالی فرماتے
ہین تکیہ زنندگان باشند بر بالشہای سبز و بساطہائے نیکو ۳ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالے
فرماتے ہین تکیہ کیے ہوئے اوپر قالینون سبز کے اور نادر نفیس کے ۴ حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمہ
اللہ تعالی فرماتے ہین تکیہ لگائے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور قیمتی بچھونے خوش طرح انتہے بالجملہ حافظ ابن
کثیر نے رفرف مین چار قول اور عبقری مین بارہ قول نقل کیے ہین اور چودہ قول رفرف مین اور دس
عبقری مین فتح البیان وغیرہ سے لکھے گئے ہین اکثر باہم ان کی تکرار ہے لیکن کچھ تفاوت بھی ہے اور
بعض مین کچھ تضعیف معلوم ہوتی ہے بنظر جمعیت سب کو یکجا لکھ دیا ہے ناظر سند بران سے اپنا کام نکال
لیگا اور مفسرون مترجمون کا ماخذ سمجھ لیگا فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک ہر نعمت ان نعمتون
مین کی بزرگ تر ہے اس سے کہ اُس کی طرف تکذیب راہ پاوے اور عظیم تر ہے اس سے کہ کوئی جاحد و منکر اسکا
انکار کرے اس آیت کی وجہ تکرار اول سورت مین گزر چکی ہے اب اُس کے اعادے کی حاجت نہین ہے تبارک
اسم ربک ذی الجلال والاکرام جمہور نے کلمہ ذی کو بجر پڑھا ہے اس بنا پر کہ رب سبحانہ کی صفت ہے
اور ابن عامر نے ذو برفع اس بنیاد پر کہ اسم کی صفت ہے تبارک تفاعل کا وزن ہے برکت سے امام رازی فرماتے
ہین کہ اصل تبارک کی تبرک سے تبرک بمعنے دوام و ثبات ہے اسی کے معنے سے برک البعیر و برکۃ الماء ہے
کیونکہ پانی اُس مین دائم رہتا ہے معنے یہ ہین کہ دائم و ثابت ہے نام اُسکا یا دائم ہے خیر نزدیک اُسکے اس لیے
کہ برکت اگرچہ ثبات سے ہے لیکن وہ مستعمل ہوتی ہے خیر مین یا اُس کے یہ معنے ہون گے کہ عالی و مرتفع ہے
شان اُسکی کسی نے کہا کہ اُس کے معنے اللہ پاک کی تنزیہ و تقدیس ہے اور جب کہ یہ تبارک اللہ عز و جل کے

نام کی طرف منسوب ہوا تو پھر اُس کی ذات پاک کے ساتھ ہمارا کیا خیال ہو کسی نے کہا کہ اسم بمعنے صفت ہو کسی نے
کہا کہ کلمہ اسم زائد ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث اول گزر چکی ہے حضرت ثوبان کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جس وقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے تھے اور فرماتے اللھم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام اخرجہ مسلم ذی الجلال والاکرام کی تفسیر اسی سورت مین گذر چکی ہے۔

ف اول جو چار جنتون کا ذکر ہو چکا ہے سو اُن مین دو قول تھے ایک قول یہ تھا کہ اول کے دو افضل ہین
پچھلے دو سے چنانچہ حافظ ابن کثیر وغیرہ قول اول کے قائل ہین اُنھون نے ہر آیت کے تحت مین تفاوت
جنتین کیطرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ اول اسکا بیان ہو چکا ہے دوسرا قول یہ تھا کہ اخیر کے دو افضل ہین
اس قول کے جو اقوال مؤید ہین اُن کا ذکر بھی ہو چکا ہے لیکن تذکرہ قرطبی مین ان آیتون کی شرح سے متعلق
ایک عمدہ تقریر ہے جی مین آیا کہ وہ بیان مذکور ہو جائے تو بہتر ہے ان شاء اللہ تعالی فوائد سے خالی نہ ہوگی
بلکہ نفائس سے مالی ہوگی قرطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ پاک نے جب دو جنتون کا ذکر فرمایا تو جو فرق اُن
مین سے اس کی طرف اشارہ کیا پس اول کے دو مین تو یون فرمایا فیھما عینان تجریان اور آخر کے دو مین
فرمایا فیھما عینان نضاختان اے فوارتان بالماء لیکن یہ دو مثل عینین جاریتین کے نہین ہین اس
لیے کہ نضخ جری سے دون ہے اور اول دو کے میوے مین یون فرمایا فیھما من کل فاکھۃ زوجان سو بیان میوے
کا عموم ذکر کیا کسی میوے کی تخصیص نہین کی اور اخیر کے دو مین فرمایا فیھما فاکھۃ ونخل ورمان اور من
کل فاکھۃ نہین کہا اور اول دو کے فرش مین فرمایا متکئین علے فرش بطائنھا من استبرق یعنے من
دیباج اور اخیر کے دو مین فرمایا متکئین علے رفرف خضر وعبقری حسان عبقری موشی ہے یعنے فرش مخطط
منقش اور بلاشک دیباج اعلے وبرتر ہے موشی سے اور رفرف کسرؓ خباء ہین یعنے خیمون کے دامن اور
بلاشک جو فرش اس لیے مہیا کیے گئے ہین کہ ان پر تکیہ لگایا جائے اور اطمینان سے جلوس کیا جائے

وہ افضل ہین فضل جنابونسے اول کے دو مین حورعین کی صفت مین فرمایا ہے کانہن الیاقوت والمرجان اور اخیر
کے دو مین فرمایا ہے فیہن خیرات حسان حالانکہ ہر حسن مثل حسن یاقوت ومرجان کے نہین ہوتا ہے اول کی دو
مین فرمایا ہے ذواتا افنان اور اخیر کے دو مین مدہامتان اے خضراوان گویا اپنی شدت سبزی سے سیاہ
ہو رہے ہین سو اول کی دو کا تو شاخون کی کثرت سے وصف کیا ہے اور اخیر دو کا نری سبزی سے پہر کہا
ہے یعنے قرطبی نے کہ ہم نے جس معنے کا ومن دونہما جنتان سے قصد کیا ہے یہ سب تقریر اُس کی تحقیق ہی
ہے اور شاید جو تفاوت اُن کی مابین کا ہم نے ذکر نہین کیا ہے وہ اکثر ہو اس سی جو مذکور ہوا پہر اگر کوئی کہی
کہ ان اخیر کے دو کے اہل کا کہین ذکر نہین کیا گیا جیسا کہ اول کے دو کے اہل کا ذکر کیا گیا ہے تو کہین گے
کہ چارون جنتین واسطے انہین کے ہین جو کہ اپنے رب کے آگے کہڑے ہونے سے ڈرے مگر اتنی بات ہی کہ
خائفین کے مراتب ہین سو اول کی دو تو اُن بندون کے واسطے ہین جو کہ اللہ تعالی سے ڈرنے مین اعلے رتبہ
کے ہین اور اخیر کے دو ان کے لیے ہین جن کا حال اللہ تعالے سے ڈرنے مین قاصر ہے قرطبی کہتے ہین
پس یہ ایک قول ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ دو جنتین جو ومن دونہما مین مذکور ہین یا علے وافضل ہین
اول کی دو سے ضحاک اسی طرف گئی ہین اور اگلے دو سونے اور چاندی کے ہین اور اخیر کے دو یاقوت اور
زمرد کے اور ومن دونہما کے معنے ہین ومن امامہما ومن قبلہما ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی حکیم نوادر الاصول
مین اسی قول کی طرف گئی ہین حکیم نے کہا ومن دونہما جنتان اے دون ہاتین الے العرش یعنے اقرب وادنے
ہین طرف عرش کے مقاتل نے کہا اول کی دو جنت عدن وجنت النعیم ہین اور اخیر کے دو جنۃ الفردوس و
جنۃ الماوی ہین قرطبی کہتے ہین اسپر یہ حدیث شریف دال ہے کہ جس وقت تم سوال کرو اللہ سے تو سوال کرو اس
سے فردوس کا الحدیث ترمذی نے کہا فیہما عینان نضاختان یعنے اُن مین دو چشمے ہین جوش مارنیوالی
اور ملنے والے ساتھ الوان فواکہ ونعیم وجواری مزینات ودواب مسرجات وثیاب ملونات کے یعنے ان میں
سے قسم قسم کے میوی اور عیش کی چیزین اور عورتین زیور وغیرہ سے آراستہ اور جانور سواری کے زین کسے
ہوئے اور پوشاکین رنگین اوبلتی ہین یہ اسپر دال ہے کہ نضخ بڑہ کر ہے جری سے یعنے جری تو صرف یہ
ہے کہ پانی بہ رہا ہے اشیائے مذکورہ کے ابلنے کا اس مین کچہ ذکر نہین ہے قرطبی کہتے ہین اس قول پر
مفسرون کے اقوال دال ہین ۱ حضرت ابن عباس سے مروی ہے نضاختان اے فوارتان بالماء یعنے
جوش مار رہے ہین پانی سے نضخ بخائے معجمہ اکثر ہے نضح بحائے مہملہ سے ۲ دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے
کہ نضاختان بالخیر والبرکۃ یعنے خیر وبرکت کے ساتھ جوش مار رہے ہین وقالہ الحسن ومجاہد ۳ حضرت ابن عباس
وحضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ نضخ علے اولیاء اللہ بالمسک والعنبر والکافور فی دور اہل الجنۃ کما ینضح رش

مطر یعنے خیمہ کا ذکر کیا جائیگا اسکے اور لبا سہاے مشک و عنبر و کافور کے گہرون مین اہل جنت کی جیسا کہ خیمہ کا ذکر کیا جاتا ہے بارش باران کا ہم سعید بن جبیر نے کہا بانواع الفواکہ والماء یعنے خوش رنگ ساتھ قسم قسم کے میوون سے اور پانی کے ان سب قولون سے نضخ کا رتبہ جری سے زیادہ معلوم ہوتا ہے قولہ تعالے فیہن خیرات حسان یعنے النساء الآیۃ احدۃ خیرۃ ترمذی نے کہا خیر وہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان عورتون کو اختیار و برگزیدہ کیا تو اُن کے خلق کا ابداع کیا اپنے اختیار و پسند سے پس اللہ پاک کا اختیار و پسند کرنا آدمیون کے اختیار کے مشابہ نہین ہے پہر فرمایا حسان تو حسن کے ساتھ اُنکا وصف کیا اور جب شئے کا خالق کسی شئے کا حسن کے ساتھ وصف کرے تو دیکھو وہان کیا کچھہ حسن ہوگا اب وہ کون ہے کہ قادر ہو اسپر کہ اُن کی حسن کا وصف کرے اور اول کی دو مین یہ ذکر کیا ہے کہ وہ قاصرات الطرف ہین اور گویا وہ یاقوت و مرجان ہین اب تم دیکھو کتنا فرق ہے خیرہ مین اور وہ اللہ کے مختار و برگزیدہ کی ہوئی ہین اور قاصرات الطرف مین پہر فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور اول کے دو مین فرمایا قاصرات الطرف یعنے اُنہون نے اپنے آنکھہ روکی ہے خاوندون پر اور یہ نہین ذکر کیا کہ وہ مقصورات ہین تو اس نے دلالت کی اس پر کہ مقصورات افضل و اعلی ہین اور معتبر روایت مین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ایک بدلی عرش سے برسی تو وہ پیدا کی گئین قطرات رحمت سے پہر ہر ایک پر خیمہ نصب کیا گیا نہرون کے کنارے پر جس کی فراخی چالیس میل کی ہے اور اسکا کوئی دروازہ نہین ہے یہانتک کہ جب اللہ تعالے کا ولی خیمہ پر نازل ہوگا تو وہ خیمہ ایک دروازہ سے فتح ہو جائیگا تاکہ ولی اللہ اس بات کو جان لے کہ ابصار مخلوقین نے ملائکہ اور خادمون مین سے اسکا اخذ نہین کیا ہے یعنی کسی فرشتہ و خادم کی نگاہ اس پر نہین پڑی سو وہ مقصورہ ہے ابصار مخلوقین سے اسکو روک رکھا گیا ہے واللہ اعلم پہر فرمایا متکئین علے رفرف رفرف مین اختلاف کیا گیا ہے کہ وہ کیا ہے سو کسی نے کہا کہ کسر خباء ہین یعنے خیمون کے دامن اور جوانب زرع یعنے کہیتی کے اطراف اور وہ شئے جو اس سے لٹکتی ہے واحد رفرفہ ہے کسی نے کہا رفرف ایک شئے ہے کہ جس وقت اُسکا صاحب اُس پر مستوی ہوتا ہے تو اُسے ہلاتی ہے اور اُس کو لیکر مائل ہوتی ہے مثل مرجاح کے یعنے جہولی کی طرح داہنے بائین اور اونچا نیچا کرتی ہے اس سے لذت لیگا اپنے انیسہ کو ساتھ لیے ہوئی

اس بنا پر رفرف کا اشتقاق رفریف اذا ارتفع سے ہوگا اسی معنے سے رفرفۃ الطائر ہے یعنی ہلانا طائر کا اپنے دونون بازؤن کو ہوا مین اور بسا اوقات اسی وجہ سے ظلیم کا نام رفرف رکہا جاتا ہے کیونکہ اپنے دونون بازؤن کو ہلاتا ہے پہر دوڑتا ہے ظلیم ذکر النعام ہے یعنے نر شتر مرغ اور جب طائر اپنے بازؤون کو ہلاتا ہے گرد کسی شئے کے چاہتا ہے کہ اسپر واقع ہو تو اسوقت بولتے ہین رفرف

الطائر حکیم ترمذی نے کہا رفرف اعظم ہے از روی خطر کے فرش سے یعنے اُسکا رتبہ فروش سے بڑھکر ہے شرف مین
سوا اول کی دو مین تو فرمایا ہے متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق اور یہان فرمایا متکئین علی رفرف خضر
اور رفرف مستقر ولی ہے ایک شے ہے جس وقت ولی اسپر مستوی ہوگا تو رفرف یہ بینی وہ اُس کو اوڑا لیجائے گی اس طرح
اور اس طرح جہان کہین کا وہ ارادہ کرے گا مثل مرجاح کے حدیث معراج شریف مین ہمارے واسطے یہ
بات روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سدرۃ المنتہی کو پہونچے تو آپ کے پاس رفرف آیا تو اس
نے آپ کو جبریل علیہ السلام سے لیلیا اور آپ کو لیکر اُڑا طرف مسند عرش کے اور ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا
وہ مجھے لیکر اُترا نیچا کرتا تھا مجھکو اور اُونچا کرتا تھا یہانتک کہ کھڑا کر دیا مجھکو روبرو میرے رب کے پھر جب لوٹنے
کا وقت آیا تو اُس نے آپ کو لیا پھر آپ کو لیکر اوڑا نیچا اور اونچا کرتا ہوا نیچے کی جانب آپکو لاتا تھا یہانتک
کہ آپ کو پہونچا دیا طرف جبریل علیہ السلام کے صلوات اللہ علیہما اور جبریل علیہ السلام رو رہے تھے اور اپنی آواز
بلند کر رہے تھے ساتھ تحمید کے اور رفرف ایک خادم ہے خادمون مین سے روبرو اللہ تعالی کے اُسکے واسطے
خواص امور مین محل قرب مین جس طرح کہ براق ایک سواری ہے جس پر انبیا علیہم السلام سوار ہوتے ہین کہ
کے ساتھ وہ مخصوص ہے زمین مین سو یہ وہ رفرف ہے جسکو اللہ تعالی نے مسخر کیا ہے واسطے جنتین والے والیتیرہ
والون کے یہان دو جنتون کا انکا وفرش ہے ولی کو لیکر اُڑیگا اُن نہرون کے کنارون کی طرف جہانتک
وہ چاہے گا اپنے ازواج کے خیمون کی طرف جو کہ خیرات حسان ہین پھر فرمایا وعبقری حسان عبقری منقوش
کپڑے ہین جو بچھائے جاتے ہین پھر جب خالق النقوش نے فرمایا کہ وہ حسان ہین تو اُن عباقر کے ساتھ تمہارا
کیا خیال ہے کہ وہ کیسی حسین ہونگی اور عبقر ایک قریہ ہے ناحیہ یمن مین اُس خبر مین جو ہمکو پہونچی ہے وہان
منقوش بساط بنے جاتے ہین سو اللہ پاک نے اُن منقوش حسین بساطون کا اور رفرف خضر کا ذکر فرمایا
ہے جن کو ان دو جنتون مین پیدا کیا ہے اور ان کے واسطے جنتون مین سے صرف انہین اشیا کا ذکر فرمایا
ہے جن کے نام وہ یہان پہچانتے ہین پس اب ان دو جنتون کا تفاوت ظاہر ہوگیا اور بعض مفسرین سے روایت
کیا گیا ہے سو وہ ناگاہ اس طرف اشارہ کر رہے ہین کہ یہ دو جنتین اُن سے دون ہین یعنے اُن سے
اسفل و ادون ہین بہلا ان صفتون کے ساتھ ہوتے ہوئے وہ کیونکر ادون ہونے لگین تو اب اُن
کو یہی بس ہے کہ وہ صفت کو نہین سمجھے ذکر ہذا کلہ فی الاصل التاسع والثمانین من کتاب نوادر الاصول
اللہ سبحانہ وتعالی اعلم یہ سب جمل سے ترجمہ کیا گیا ہے خاکسار عفی عنہ کی عرض ہے کہ حقیقت مین تو اللہ پاک ہی
خوب جانتا ہے کہ افضل کون ہین اول کے یا آخر کے لیکن جب فضیلت باعتبار تفاوت صفات ٹہیری
تو حکیم جی کی بات جی مین خوب کہبتی ہے اُن کے بیان کے موافق اخیر دو کے صفات بڑھکر معلوم ہوتی ہین

آگے اللہ تعالی جانے تنبیہ چونکہ رفرف کے لفظ مین تکرار ہے اسلیے اسکے معنے مین بھی تکرار ہے اس مین حرکت
وجنبش و اضطراب و صوت و تدلی کے معنے ہین اسکا واحد جو رفرفہ ہے اسکی مقلوب مین بھی جنبش کے معنے ہین
یعنے فرفرہ بمعنے جنبانیدن و سبکی و نشاط آتا ہے دیکھو اسی لیے خیمون کے دامنون کو اور زرہ کے کنارون کو
جو کہ لٹکتے ہین رفرف کہتے ہین اور طائر کے بازو پھڑپھڑانے کو رفرفہ بولتے ہین اور نر شتر مرغ کو رفرف کہتے
ہین اور جوانب و اطراف زرع کو بھی رفرف بولتے ہین اب دیکھو کہ حافظ ابن کثیر نے رفرف کے چار معنی ذکر
کیے تھے اور فتح البیان وغیرہ سے چودہ معنے لکھے گئے جن کا ذکر اول ہو چکا ان سب مین سے مکرر حذف
کرکے گیارہ قول باقی رہتے ہین غور سے نظر کرو تو باہم اُن مین کچھ بڑا اختلاف نہین ہے حقیقت مین ایک
اصل سے متفرع ہین دیکھو اکثر کا تو یہ قول ہے کہ رفرف محابس ہین یہ جمع ہے محبس بالکسر کی اسکے معنے
اول حاشیہ پر لکھے گئے ہین گویا بستر پوش پلنگ پوش سمجھو تخت پر اول بساط بچھایا جاتا ہے
پھر اُس پر ایک پارچہ عریض ڈالا جاتا ہے گویا اُسی چاندنی کہو جس کی کنارے نیچے لٹکتے ہوے جھالر کی
طرح ہوا سے ہلتے نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہین دیکھو اس مین وہی حرکت و تدلی وغیرہ رفرف کی معنے
کی موجود ہے کسی نے رفرف کو یون ادا کیا کہ رفرف تخت پر مثل محابس متدلی کے ہے اس قول مین صرف ادا
کا فرق ہے ورنہ وہی قول اول ہے کسی نے کہا کہ رفرف بُسط ہین یہ بھی محابس پر صادق آتا ہے کیونکہ
محابس بھی بساط ہین گو بساط کے اوپر کی بساط ہی ہی کسی نے کہا کہ رفرف حاشیہ ثوب ہے گویا یہ
بھی محابس ہین اُنکے اطراف و حواشی جو نیچے لٹکتے ہین اُنکو رفرف کہا اسی کی مثل یہ قول ہے کہ رفرف
فضول محابس ہین یعنے محابس کے کنارے اور حواشی جو نیچے لٹکتے ہین کسی نے کہا کہ رفرف ہر ثوب عریض
ہے یہ بھی محابس پر صادق آتا ہے کیونکہ محابس اُسکی ایک فرد ہے اور عریض ہے جب تو نیچے لٹکتا ہے کسی
نے کہا ایک قسم ہے سبز کپڑون کی یہ بھی محابس پر صادق آسکتا ہے کیونکہ محابس سبز کپڑے ہین ایک قسم کے
کسی نے کہا کہ وسائد ہین یعنے تکیے چونکہ یہ بھی متعلقات بسط و محابس سے ہین اسلیے اُن پر بھی محابس
صادق آسکتا ہے بسبب مجاورت کے اور جھالردار ہون تو رفرف کے معنی ....
اصلی بھی اُن مین آسکتی ہین کسی نے کہا کہ مرافق ہین یہ بھی تکیے ہین اُن کا حال بھی مثل وسائد کے ہے
کسی نے کہا فرش مرتفعہ ہین انپر بھی محابس صادق آسکتے ہین کسی نے کہا زرابی ہین اسکا ترجمہ یا فرش
ہے یا مخمل کے بنا لچے یا چھوٹے تکیے فرش پر تو محابس صادق آسکتے ہین اور اخیر کے ترجمون کا حال مثل وسائد
کے ہے کسی نے کہا نمارق ہین اسکا ترجمہ یا تو وسائد ہے یا قالینچے یہ بھی متعلقات محابس سے ہین کسی نے کہا
رفرف ایک سواری ہے اہل جنت کی اسکا ذکر اول ہو چکا ہے اس پر تو رفرف کے معنے پورے صادق آتے

میں کسی نے کہا ریاض جنت ہیں ان پر بھی رفرف کے معنے صادق ہیں اب رہا عبقری سو بارہ قول اس
کے اول گزر چکے ہیں حاصل انکا یہ ہے کہ ہر ثوب منقش اور ہر شے نفیس و نادر و عجیب و فائق عرب کے بیان
عبقری ہے پھر بیان کسی نے تو کہا کہ بسط اہل جنت ہیں یعنے جنت والوں کے نفیس بچھونے کسی نے کہا
کہ دیباج ہے یعنے ریشمی نفیس بچھونے کسی نے کہا طنافس ثخان یا رقاق یعنے موٹے یا باریک قالین کسی نے
کہا زرابی کسی نے کہا عتاق الزرابی یعنے عمدہ زرابی اسکا ترجمہ یا تو فرش ہے یا مسندیں یا مخمل کے نہالچے
یا چھوٹے تکیے پھر جب رفرف کے معانی میں سے ایک معنے زرابی ہیں اسی طرح عبقری کے معنوں میں سے
ایک معنے زرابی آئے ہیں تو اول زرابی سے بساط مراد لیں گے اور دوسری زرابی سے مسندیں منقش
یا مخمل کے نہالچے یا چھوٹے تکیے حاصل سب کا یہ ہوا کہ تختوں پر عمدہ نفیس و نادر منقش ریشمی بساط یا عمدہ
قالین موٹے یا باریک خوش طرح بچھے ہوئے ہیں اور انپر سبز تخت پوش پڑے ہوئے ہیں جنکے پلو جھالر
کی طرح نیچے لٹک رہے ہیں نہایت حسن و جمال سے لہرا رہے ہیں انکے اوپر تکیے لگائے ہوئے اخیر کی دو جنت
والی اپنی انیسہ و محبوبہ کے ساتھ باطمینان فرحان و شادان جلوس فرما ہیں اب کہو ان میں اور متکئین علی
فرش بطائنہا من استبرق میں کتنا فرق ہے اور باقی صفات کا تفاوت جو کیم شندی نے بیان فرمایا ہے
وہ اول گزر چکا ہے اور اول کی دو جنتوں کا افضل ہونا باعتبار صفات ہر دو بھی اول مذکور ہو چکا ہے حافظ
ابن کثیر و زمخشری و قاضی و نسفی و قرطبی اسی کے قائل ہیں ان سب نے جو تفاوت بیان کیا ہے اس کا
بیان کچھ تو متن میں اور کچھ حاشیہ پر لکھدیا ہے تاکہ تم اس میں تامل کرو سوچو اور بیان کے تفاوت کا
کرو تنبیہ سورہ شعرا اور سورہ قمر اور سورہ رحمن وغیرہ میں جو ایک آیت کی بار بار تکرار کی گئی ہے سو اس
کا فائدہ اپنے مواضع میں لکھدیا گیا پھر قرآن شریف چونکہ اسلوب کلام عرب پر نازل ہوا ہے اس لیے اُ
سے ان کے کلام کی طرز پر خطاب کیا گیا ہے عرب لوگ زجر و توبیخ و تنبیہ و تاکید کے مقام میں ایسے تکرار
کیا کرتے ہیں دیکھو کتاب بکر و تغلب میں کہ حارث نے اپنے فرزند بجیر کے مرثیہ میں ایک مصرع کی بیت
کی ہے مطلع اسکا یہ ہے ؎ کل شیء مصیرہ لزوال + غیر ربی و صالح الاعمال + اس کے بعد بہت
سے شعر لکھے ہیں پھر یہ شعر ہے ؎ قربا مربط النعامة منی + لقحت حرب وائل عن حیال + پھر چالیس
شعر تک مصرع اول کی تکرار کی ہے نعامہ حارث کے گھوڑے کا نام ہے اسی طرح مہلہل نے اسکے جواب
میں کہا ہے ؎ قربا مربط المشہر منی + کل شعرا و اشقر ذیال پھر چالیس شعر میں مصرع اول کی تکرار
ہے مشہر مہلہل کے گھوڑے کا نام ہے اسی طرح مہلہل نے دوسرے قصیدہ میں کہا ہے ؎

علی ان لیس عدلا من کلیب	اذا خاف المغار من المغیر

ہر مصرع اول کے پندرہ شعروں مین تکرار کی ہے اسی طرح مہلہل نے ایک اور قصیدے مین علی ان لیس عدلا من کلیب کے سوا شعرون مین تکرار کی ہے اس قسم کے تکرار پر وہی اعتراض کرتا ہے جو کہ محاورۂ عرب سے بے خبر ہے واللہ سبحانہ اعلم باسرار کلامہ ومحاسن نظامہ الحمد للہ والمنۃ کہ اس سورۂ مبارکہ کی تفسیر بست و ششم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری کو شب جمعہ بوقت نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور مجھے اور سب پڑھنے والون کو عمل کی توفیق دے آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سُوۡرَۃُ الۡوَاقِعَۃِ

اس سورہ مبارکہ کی چھیانوین یا ستانوے یا ننانوے آیتین ہین اور یہ مکی ہے حضرت حسن و عکرمہ و حضرت جابر وعطا کے قول مین حضرت ابن عباس و قتادہ نے کہا مگر اس مین کی ایک آیت مدینے مین نازل ہوئی وہ یہ ہے وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ کلبی نے کہا مکی ہے مگر اس مین کی چار آیتین وہ یہ ہین۔ اَفَبِهٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ۔ وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ یہ دونون نازل ہوئین آپکے سفر مین طرف مکے کے اور ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَقَلِیۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ یہ دونون نازل ہوئین آپکے سفر مین طرف مدینے کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نازل ہوئی واقعہ مکے مین اخرجہ ابن الضریس وغیرہ ابن مردویہ نے حضرت ابن الزبیر سے بھی اس کی مثل روایت کیا ہے ✦

فضیلت ۱ حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے پڑھی سورہ واقعہ ہر رات تو اس کو نہ پہونچیگا فاقہ کبھی اخرجہ البیہقی فی الشعب وغیرہ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ راوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا سورۃ الواقعہ سورۃ الغنا ہے سو تم اسکو پڑہو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ اخرجہ ابن عساکر ۳ حضرت انس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ سکھاؤ اپنی عورتون کو سورہ واقعہ پس بیشک وہ سورۃ الغنا ہے اخرجہ الدیلمی ۴ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول گذر چکا ہے کہ بوڑہا کر دیا مجھ ہود اور واقعہ نے ۵ مسروق نے کہا جو کوئی یہ ارادہ کرے کہ جانے خبر اولین و آخرین کی اور خبر اہل جنت کی اور خبر اہل نار کی اور خبر اہل دنیا کی اور خبر اہل آخرت کی تو چاہیے پڑہے سورہ واقعہ کو کذا فی فتح البیان **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ بتحقیق آپ بوڑہے ہو گئے فرمایا بوڑہا کر دیا مجھ کو ہود و واقعہ اور مرسلات و عم یتساءلون

واذا الشمس كورت نے رواه الترمذى وقال حسن غريب ٢ ابو ظبيه كہتے ہيں كہ عبد اللہ يعنے حضرت ابن مسعود بيمار ہوئے وه مرض جس ميں وفات دى گئے تو حضرت عثمان بن عفان رضى نے اُن كى عيادت كى پس فرمايا تو كيا شكايت ركهتا ہے كہا اپنے گناہوں كى فرمايا پهر كس چيز كى خواہش ركهتا ہے كہا اپنے رب تعالى كى رحمت كى فرمايا كيا نہ حكم دوں ميں واسطے تيرے كسى طبيب كا كہا طبيب نے تو مجهے بيمار كيا ہے فرمايا كيا نہ امر كروں ميں واسطے تيرے عطا كا كہا مجهے اُس ميں كچه حاجت نہيں ہے فرمايا كہ تيرى بيٹيوں كے واسطے ہوگى بعد تيرے كہا كيا تو خوف ركهتا ہے ميرى بيٹيوں پر فقر كا ميں نے تو اپنى بيٹيوں كو امر كر ديا ہے كہ ہر رات سوره واقعہ پڑہيں بيشك ميں نے سنا ہے رسول اللہ صلى اللہ عليہ وآلہ وسلم كو كہ فرماتے تهے جس نے پڑهى سوره واقعہ ہر رات تو نہ پہونچے گا اُس كو فاقہ كبهى اخرجه الحافظ ابن عساكر جابر بن سمره كہتے ہيں كہ رسول اللہ صلے اللہ عليہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے تهے لگ بهگ تمہارى نماز كے جو تم آج پڑہتے ہو ليكن وه تخفيف كرتے تهے اُن كى نماز خفيف تر تهى تمہارى نماز سے اور وه پڑہتے تهے فجر ميں واقعہ اور مثل اُس كے سورتوں ميں سے اخرجه الامام احمد رحمه الله

بسم اللہ الرحمن الرحيم

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

جب ہو پڑے ہو پڑنے والى نہيں اس كے ہو پڑنے ميں جهوٹ اتارتى ہے چڑہاتى جب لرزے زمين كپكپا كر اور ٹكڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ كر پهر ہو جاويں گرد اڑتى اور تم ہو جاؤ تين قسم پهر داہنے والے كيسے داہنے والے اور بائيں والے كيسے بائيں والے اور اگاڑى والے سو اگاڑى والے وه لوگ ہيں پاس والے باغوں ميں نعمت كے ف ١ يعنے ايك گروه كو نيچے ليجاتى ہے اور ايك كو اوپر اٹهاتى ہے ف ٢ يعنے سبقت ليجانے والے وہى ہيں جو ايمان ميں سبقت لے گئے ف ٣ يعنے اللہ كى رحمت ميں مقرب ہيں ف واقعہ منجملہ اسماى روز قيامت ہے اُس كا يہ نام اس ليے ركها گيا كہ اسكا ہونا متحقق ہے كما قال تعالى فيومئذ وقعت الواقعة قوله تعالى ليس لوقعتها

کَاذِبَۃٌ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت اللہ تعالی اُس کے ہونے کا ارادہ فرمائیگا تو اُس کے واسطے کوئی پھیرنے والا نہ
ہوگا کہ اُسے پھیر دے نہ کوئی دفع کرنے والا کہ اُسکو دفع کر دے کما قال تعالے اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ وقال تعالی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ وقال
تعالی وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ کاذبۃ کے یہ معنے ہیں کہ وہ ضرور ہوگی کما قالہ محمد بن کعب قتادہ نے کہا لیس فیہا
مثنویۃ ولا ارتداد ولا رجعۃ یعنے نہیں ہے اُس میں مڑنا اور نہ پھرنا نہ رجوع ہونا ابن جریر نے کہا کاذبہ
مصدر ہے جیسے عاقبہ و عافیہ خافضۃ رافعۃ یعنے نیچے لیجاتی ہے کئی قوموں کو طرف اسفل سافلین کی
جحیم کیطرف گو وہ دنیا میں عزیز تھی اور اوپر اُٹھاتی ہے دوسروں کو طرف اعلی علیین کے نعیم مقیم کیطرف اگرچہ
وہ دنیا میں وضیع تھی حضرت حسن و قتادہ وغیرہما نے اسی طرح کہا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پست کرتی
ہے ایک لوگوں کو اور بلند کرتی ہے دوسروں کو اخرجہ ابن ابی حاتم عثمان بن سراقہ نے کہا کہ قیامت نے
پست کیا اللہ کے دشمنوں کو طرف آگ کے اور بلند کیا اللہ کے دوستوں کو طرف جنت کے محمد بن کعب نے
کہا کہ پست کریگی اُن مردوں کو جو دنیا میں پست تھے سدی نے کہا کہ پست کیا متکبرین کو اور بلند کیا
متواضعین کو دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے کہ سنادیا قیامت نے قریب و بعید کو عکرمہ نے کہا کہ پست
کیا تو سنادیا ادنیٰ کو یعنے قریب کو اور بلند کیا تو سنادیا اقصے کو یعنے بعید کو اسی طرح ضحاک و قتادہ نے
بہی کہا ہے اذا رجت الارض رجا یعنے جس وقت حرکت دیجائیگی زمین حرکت دینے کر تو ہلے گی
اور مضطرب ہوگی مع اپنے لنبانو اور چوڑاؤ کے اسی لیے حضرت ابن عباس و مجاہد و قتادہ وغیرو احد نے
کہا ہے ای زلزلت زلزالا یعنے ہلائی جائیگی ہلانے کر ربیع بن انس نے کہا ترج بما فیہا کرج الغربال بما
فیہ یعنے جنبش دیجائیگی ساتھ اُس شے جو اُس میں ہے مثل جنبش دینے چلنے کے مع اُس شے کے جو اُس میں
ہے یہ قول مثل اس آیت کے ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وقال تعالی يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ وبست الجبال بسا ای فتتت فتا یہ قول حضرت ابن
عباس و مجاہد و عکرمہ و قتادہ وغیرہم کا ہے یعنے ریزے ریزے کیے جائینگے پہاڑ ریزہ ریزہ کرنے
کر ابن زید نے کہا کہ ہو جائینگے پہاڑ ویسے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے كَثِيْبًا مَّهِيْلًا وکانت
ہباء منبثا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مثل گرد و غبار کے کہ بلند ہوتی ہے پھر جاتی رہتی ہے تو اُس سے
کوئی شے باقی نہیں رہتی حضرت ابن عباس نے فرمایا ہباء وہ ہے جو آگ سے اُڑتا ہے جس وقت وہ جلتی ہے شعلہ
مارتی ہے تو اس سے پتنگے اُڑتے ہیں پھر جب وہ گرے تو کوئی شے نہیں ہوتی عکرمہ نے کہا منبث وہ شے

ہے کہ ہوا نے اُسکو اُڑا یا اور پریشان کردیا قتادہ نے کہا ہبائی منبث مثل خشک درختون کے ہے جن کو ہوا اون نے اُڑا دیا یہ آیت مع اپنی امثال کے دال ہے اسپر کہ قیامت کے دن پہاڑ اپنی جگہون سے زائل ہوجائینگے اور جاتے رہین گے اور اُن کے چلانے اور اُڑانے پر یعنی اُن کے اکھاڑنے پر اور اُن کی ہوجانے پر مثل دہنکی ہوئی اون کے **وکنتم ازواجاً ثلثۃ** یعنے قیامت کے دن لوگ تین قسم ہوجائینگے ایک قوم تو عرش کی جانب راست ہین یہ وہ ہین جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی سیدہی طرف سے نکلے ہین انکو انکے نامۂ اعمال اپنے سیدہے ہاتھون مین دیے جائینگے اور ان کو سیدہی طرف لے جائینگے سدی نے کہا یہ جمہور اہل جنت ہین اور دوسری قسم عرش کی جانب چپ ہین یہ وہ ہین جو کہ حضرت آدم کی بائین جانب سے نکلے انکو ان کے نامہ اعمال بائین ہاتھون مین دیے جائینگے اور انکو بائین طرف لے جائینگے یہ لوگ عامہ اہل نار ہین عیاذاً باللہ من صنیعہم اور ایک گروہ سابقین ہین روبرو اللہ عز وجل کے یہ لوگ خاص تر و بہرہ مند تر و قریب تر ہین وارہنے والون سے یہ اُن کے سردار ہین اُن مین رسول و انبیا و صدیقین و شہدا ہین اصحاب یمین مین سے یہ لوگ گنتی مین اقل ہین اسی لیے اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے **فاصحاب المیمنۃ الآیۃ** اور اسیطرح آخر سورت مین ان تین نوع کی طرف اُن کی تقسیم کی ہے جب کہ اُن کا اختصار فرمایا ہے اور اسیطرح اس آیت مین اُنکا ذکر کیا ہے **ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ الآیۃ** ظالم لنفسہ مین جو دو قول ہین چنانچہ ان کا بیان اول گذر چکا ہے سو یہ اُن مین سے ایک قول کی بنا پر ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ وہی تین قسمین ہین جو کہ سورہ ملائکہ مین ہین ثم اورثنا الکتاب الآیۃ دوسرا لفظ اُنکا یہ ہے یہ تین وہی ہین جن کا آخر سورت مین ذکر کیا گیا ہے اور سورہ ملائکہ مین یزید رقاشی کہتے ہین مینے حضرت ابن عباس سے اس آیت کا پوچھا تو فرمایا اصنافاً ثلثۃ مجاہد نے کہا فرقاً ثلثۃ میمون بن مہران نے کہا افواجاً ثلثۃ مراد سب سے تین گروہ ہین عثمان بن سراقہ نے کہا کہ دو قسمین تو جنت مین ہین اور ایک قسم آگ مین حضرت نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین **واذا النفوس زوجت** فرمایا ضربا فرمایا ہر مرد ہر قوم سے جو عمل کرتے تھے عمل اُسکا اور یہ باین طور ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وکنتم ازواجاً ثلثۃ الآیۃ** فرمایا وہ ضربا ہین اخرجہ ابن ابی حاتم یعنے قیامت کے دن ہر شخص اُس شخص کے ساتھ ملایا جائیگا جو اُسکا سا عمل کرتا تھا مثلاً جو کوئی اصحاب الیمین کا عمل کرتا ہوگا وہ اُن کے ساتھ جوڑا جائیگا اسی طرح اور فرقون کا حال ہے مراد زوج سے مثل و نظیر ہے حضرت معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی واصحاب

[illegible]

الثوری عن جابر الجعفی عن مجاہد عنہ ۱۲ منہ یعنی بروایت ابن جریج ۱۲ منہ فاذ علیہ اسد العکی عنہ ۱۲ منہ ضربا یعنی امثال و نظائر جمع ۱۲ منہ

الیمین واصحاب الشمال پھر آپنے اپنے دونون ہاتھون سے دو مٹھیان باندہین پھر فرمایا یہ واسطے جنت کے ہے اور مین پروا نہین کرتا ہون اور یہ واسطے نار کے ہے اور مین پروا نہین کرتا ہون اخرجہ الامام احمد یہ مضمون حدیث قدسی کا ہے حضور نے اللہ پاک کی طرف سے نقل فرمایا ہے حضرت عائشہ مرفوعًا کہتی ہین کہ آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون ہین سبقت کرنے والے طرف سایہ اللہ کے قیامت کے دن صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول دانا تر ہین فرمایا وہ ہین کہ جب انکو حق دیا جائے تو اس کو قبول کرین اور جب اُنکا اُن سے سوال کیا جائے تو اُسکا بذل کرین اور حکم کرین واسطے لوگون کے مثل اُنکے حکم کے واسطے اپنے نفوس کے اخرجہ الامام احمد محمد بن کعب و ابو حرزہ یعقوب بن مجاہد نے کہا کہ والسابقون السابقون انبیا علیہم السلام ہین سدی نے کہا کہ اہل علیین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یوشع بن نون نے سبقت کی طرف موسی علیہ السلام کے اور حضرت علی بن ابی طالب نے سبقت کی طرف حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رواہ ابن ابی حاتم ابن سیرین کہتے ہین وہ ہین جنہون نے دو قبلون کی طرف نماز پڑہی حضرت حسن و قتادہ نے کہا کہ سابقین ہر امت سے ہین اوزاعی نے عثمان بن ابی سودہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے یہ آیت پڑہی والسابقون الآیہ پھر کہا اول اُنکا ہے اندر جانے کے طرف مسجد کے اور اول اُنکا ہے نکلنے کے اللہ کی راہ مین یہ سب قول صحیح ہین کیونکہ سابقین سے مراد مبادرت کرنے والے ہین طرف فعل خیرات کی جیسا کہ اُن کو امر کیا گیا ہے کما قال تعالے وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وقال تعالى سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ پس جس نے سبقت کی اس دنیا مین اور سبقت کی طرف خیر کے تو وہ ہوگا آخرت مین سبقت کرنے والون مین سے طرف کرامت کے کیونکہ جزا عمل کی جنس سے ہوتی ہے وکما تدین تدان یعنے جیسا تو کام کرے گا ویسا تجھے بدلا ملیگا اور اسی لیے اللہ عز وجل نے یون فرمایا ہے اولئک المقربون فی جنات النعیم حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہین فرشتون نے عرض کیا یا رب تو نے بنی آدم کے واسطے دنیا ٹھیرائی سو وہ کہاتے ہین پیتے ہین بیاہ کرتے ہین پس تو وہ ہمارے لیے آخرت ٹھیرا تو فرمایا مین نہ کرون گا پھر انہون نے تین بار تکرار کی تو فرمایا مین نہ ٹھیراؤنگا اُس کو جسے مین نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا مثل اُس کے جس سے مینے کہا کہ ہوجا تو وہ ہوگیا پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی والسابقون الآیہ رواہ ابن ابی حاتم اس اثر کو امام عثمان بن سعید دارمی نے بہی اپنی کتاب الرد علے الجہمیہ مین روایت کیا ہے لفظ اسکا یہ ہے پس اللہ عز وجل نے فرمایا ہرگز نہین ٹھیراؤن گا مین اُس شخص کی صالح ذریت کو جسے مین نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا مثل اُسکے جس سے مین نے کہا کہ ہو تو وہ ہوگیا کذا فی ابن کثیر **ف** واقعہ ایک نام ہے قیامت

کا مثل آزفہ وغیرہ کے یہ نام اسلیے رکھا کہ وہ ضرور ہونیوالی ہے یا بہ سبب اُس کے قرب وقوع کے یا بوجہ شدائد
کی کثرت کے جو اُس مین واقع ہونگی کلمہ اذا یا تو ظرف محض ہے شرط کے معنے اُس مین نہین ہین کلمہ لیس
اُس مین عامل ہو یا بین جہت کہ اُس مین نفی کے معنے ہین گویا یون کہا گیا کہ منتفی ہوگی تکذیب بسبب
اُس کے وقوع کے جب کہ وہ واقع ہوگی یا عامل اُس مین اذکر مقدر ہے یعنے ذکر کر وقت وقوع واقعہ کا یا
اذا شرطیہ ہے اور اسکا جواب مقدر ہے اے اذا وقعت کان کیت کیت اور یہی جواب اُس مین عامل
ہے یعنے جب وہ واقع ہوگی تو ایسا ایسا ہوگا یا شرطیہ ہے اور عامل اُس مین وہ فعل ہے جو اُس سے متصل
ہے ابوحیان نے یہی وجہ اختیار کی ہے اور اُس مین مکی کا اتباع کیا ہے مکی نے کہا ہے کہ عامل اُس
مین وقعت ہی سمین نے ان کے سوا پانچ قول اور ذکر کیے ہین جرجانی نے کہا کہ کلمہ اذا زائد ہے اے
وقعت الواقعۃ جس طرح کہ یہ فرمایا ہے اقتربت الساعۃ والی امر اللہ یہ ویسی بات ہے جو کہی جاتی ہے کہ
قد جاء الصوم لے دنا واقترب یعنے روزی کے آنے سے مراد اُس کا قریب ہونا ہے حرف لام لوقعتہا
مین بمعنے فی ہے جس طرح یالیتنی قدمت لحیاتی لے فی حیاتی اور کاذبہ مثل عاقبہ کے مصدر
ہے بمعنے کذب یعنے ذکر کر وقوع قیامت کے وقت کا اُسکے آنے اور ظاہر ہونے مین اصلا کچھ کذب
نہین ہے کسی نے کہا لہ واقعہ سے مراد صیحہ قیامت ہی مفسرین نے کہا ہے کہ یہ نفخہ اخیرہ ہے معنی
یہ ہیں کہ جس وقت نازل ہوگا قیامت کا صیحہ اور واقع ہوگا نفخہ آخرہ وقت بعث کے تو اصلا اُسکے واسطے
وہان تکذیب نہ ہوگی یا کاذبہ صیغہ اسم فاعل ہے نفس مقدر کی صفت ہے اے نفس کاذبۃ یعنے نہ ہوگا
وہان کوئی نفس کاذب کہ جھوٹ بولے اللہ تعالی پر اور جھٹلائے آخرت کے امور کو اور وقوع قیامت
کو جس کی اُس نے خبر دی ہے کیونکہ اُس وقت تو ہر نفس مومن و صادق و مصدق ہوگا اور آج اکثر
نفس جھوٹے اور جھٹلانے والے ہین زجاج نے کہا یہ معنے ہین کہ کوئی شے قیامت کو رد نہ کرسکیگی
حضرت حسن و قتادہ بھی اسی کے قائل ہین ثوری نے کہا نہین ہے واسطے اُس کے وقوع کے کوئی کہ اُس
کی تکذیب کرے کسائی نے کہا نہین ہے واسطے اُس کے تکذیب یعنے یہ لائق نہین ہے کہ کوئی اُسکی
تکذیب کرے حضرت ابن عباسؓ کا لفظ یہ ہے لیس لہا مردود جمہور نے خافضۃ رافعۃ کو برفع پڑھا ہے
بنابر اضمار مبتدا اے ہی خافضۃ رافعۃ اور کسیؓ نے بنصب ہر دو بنابر حال اس جملہ سے منظور تقریر و تثبیت
ہے قیامت کی عظمت کی اور ہولناک کرنا ہے اُسکے امر کا کیونکہ بڑی بڑی وقائع کی شان ایسی ہے ہوتی ہے
کہ بلند کو پست اور پست کو بلند کر دیتے ہین یا بیان ہے اُس امر کا جو اُس دن ہوگا کہ اشقیا کو تو نیچے
درکات کی طرف لیجائینگے اور سعدا کو درجات کی طرف بلند کرینگے اور ساری اشیا کو زلزلہ ہوگا

اجرام اپنی قرارگاہ سے زائل کردیے جائینگے بایں طور کہ تارون کو پراگندہ کردینگی اور آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادینگی ان کے سوا اور امور ہونگے محمد بن کعبؓ قول اول گذرچکا ہے کہ جو قومیں دنیا میں بلند تہین اُن کو پست کردیگی اور جو پست تہین اُنکو بلند کردیگی عرب لوگ خفض و رفع کا استعمال کرتے ہین مکان و مکانت وغیرہ بانت مین قیامت کی طرف جو خفض و رفع کی نسبت کی سو یہ بطریق مجاز ہے خافض و رافع حقیقت مین اللہ پاک ہی ہے رج بمعنے تحریک ہے جب کوئی شخص کسی شے کو حرکت دیتا ہے تو محاورہ مین کہتے ہین رجہ یرجہ رجا اور رجۃ بمعنے اضطراب ہے دریا وغیرہ جب مضطرب ہوتا ہے تو بولتے ہین ارتج البحر وغیرہ یعنے جس وقت زمین کو سخت حرکت دیجائیگی مفسرین نے کہا ہے کہ مضطرب ہوگی جس طرح کہ بچا گہواری مین مضطرب ہوتا ہے حرکت کرتا ہے یہانتک کہ اُس پر جو کچھ ہے وہ سب منہدم ہوجائیگا اور ہر شے جبال وغیرہ ٹوٹ جائینگی بس بمعنے فت ہے فت کہتے ہین ریزہ ریزہ کرنے کو جب کوئی کسی شے کو پارہ پارہ کرے یہانتک کہ وہ ریزہ ریزہ ہوجائے تو کہینگے بس اسکو ستو کو جب گہی یا روغن مین گہولے تو بولا مین گے بس السویق سدی نے کہا کسرت کسرا یعنے پہاڑ خوب توڑی جائینگے حضرت حسن نے کہا کہ اوکہاڑے جائینگے اپنی جڑ سے مجاہد کا ایک لفظ یہ ہے لبست کما یبس الدقیق بالسمن او بالزیت یعنے وہ گہولے جائینگے جیسے گہولا جاتا ہے آٹا گہی مین یا روغن مین مطلب یہ ہے کہ وہ خلط کیے جائینگے تو مثل گہولے ہوئے آٹے کے ہوجائینگے ابوزید نے کہا کہ بس بمعنے سوق ہے اس بنا پر یہ معنے ہین کہ ہانکے جائینگے پہاڑ ہانکنے کر ابوعبید نے کہا البس الابل وابستہا لغتان اذا زجرلہا عکرمہ نے کہا ہدت ہدا بمعنے شکستن ہے یعنے جب وہ توڑے جائینگے توڑنے کر کسی نے کہا کہ ہو جائینگے ریت پہیلتے بعد اسکے کہ بلند تہی کلمہ اذا متعلق ہے خافضۃ رافعۃ سے یعنے قیامت پست کریگی اور بلند کریگی وقت ہلانے زمین کے اور ریزہ ریزہ کرنے پہاڑون کے کیونکہ اس وقت جو کچھ پست ہوگا وہ بلند ہوجائیگا اور جو کچھ بلند ہوگا وہ پست ہوجائیگا کسی نے کہا کہ یہ اذا بدل ہے اول اذا سے زجاج نے اس کو ذکر کیا ہے تو اب یہ معنے ہونگے کہ وقوع واقعہ کا وہی رج ہے زمین کا اور بس ہے جبال کا فکانت ہباءً منبثا یعنے پہاڑ بعد ریزہ ریزہ ہونے کے ہوجائینگی ایک غبار متفرق و منتشر بنفسہ بغیر اسکے کہ اُسکو ہوا کی حاجت ہو جو اُسے متفرق کرے تو وہ مثل اُس شے کے ہے جو دکہائی دیتی ہے آفتاب کے شعاع مین جب کہ وہ داخل ہو کسی سوراخ سے اس کے اقوال کچہ اول گذرچکے ہین اور پورا بیان اسکا سورہ فرقان مین زیر تفسیر کریمہ فجعلناہ ہباءً منثورا گذرچکا ہے جمہور نے منبثا بثای مثلثہ پڑہا ہے اور کسی نے بتای فوقیہ بمعنے منقطعا ماخوذ اس قول عرب سے بتہ اللہ اے قطعہ پہر اللہ پاک نے لوگون کا حال

واختلاف ذکر کیا تو فرمایا وکنتم ازواجا ثلثۃ یہ خطاب امت حاضرہ وامم سابقہ سب کو ہے بطور تغلیب
کے یا فقط حاضرہ کو ہی یعنے لوگو تم اُس دن ہوگے تین صنف دو قسم تو جنت مین اور ایک قسم آگ مین
کسی نے کہا تم تین صنف تقسیم کیے گیے بہ سبب اُس شی کے جو تمہاری جبلتون طبیعتون کے اندر تہی
دنیا مین ہر صنف مشاکل ہوتی ہے اُس شی کو جس سے وہ ہے جیسے مشاکل ہوتا ہے زوج زوجہ کو کسی نے کہا
ہر صنف جو ہوتی ہے یا ذکر کیجاتی ہے ساتہ دوسری صنف کی تو وہ زوج ہے پہر اللہ پاک نے اصناف ثلثہ
کی تفسیر ذکر فرمائی فاصحاب المیمنہ مبتدا ہے خبر اس کی مآ اصحاب المیمنہ ہے یہان مبتدا کا لفظ مکرر
لانا مغنی ہے ضمیر رابطہ سے جیسا کہ ان دو آیتون مین ہے الحاقۃ ما الحاقۃ وقولہ تعالیٰ القارعۃ ما
القارعۃ ایسی بات سوای مواضع تعظیم وتفخیم کے اور کہین جائز نہین ہے میمنہ معنے ناحیہ یمین ہے
مراد اصحاب الیمین ہین یہ وہ ہین جو اپنے نامہ اعمال داہنے ہاتہون مین لینگے یا وہ ہین جنکو جانب راست
لے جائینگے طرف جنت کی واصحاب الشمال اسکا بیان ویسا ہی جو اول گذرچکا ہے
یہ وہ ہین جن کو جانب چپ نار کی طرف لے جائینگے یا اپنے نامہ اعمال بائین ہاتہون مین لینگے
مراد تعجب دلانا ہے سامع کو حال سے فریقین کے فخامت وفظاعت مین یعنے سیدہے ہاتہ والے اپنی
حال وصفت وسعادت مین وہ کیا شے ہین اور بائین ہاتہ والے اپنے حال وصفت وشقاوت مین وہ کیا
شے ہین گویا یون کہا گیا کہ اصحاب یمین تو انتہا کی سعادت وحسن حال مین ہین اور اصحاب الشمال غایت
درجے کی شقاوت وبدحالی مین ہین پس یہ استفہام دونون جگہہ واسطے تعجب دلانے کے ہے سدی
نے کہا اصحاب میمنہ وہ ہین جو کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب راست مین تہے جب کہ
ذریت اُن کی پشت سے نکالی گئی اور اصحاب مشامہ وہ ہین جو اُن کی جانب چپ مین تہے زید بن اسلم نے
کہا اصحاب المیمنہ وہ ہین جو لیے گئے حضرت آدم علیہ السلام کی شق راست سے اور اصحاب المشامہ وہ ہین
جو لیے گئے اُن کی شق چپ سے ابن جریج نے کہا اصحاب المیمنہ اصحاب الحسنات ہین اور اصحاب المشئمہ اہل
سیئات ہین حضرت حسن وربیع نے کہا اصحاب المیمنہ یہ لوگ میامین ہین اپنے نفوس پر بسبب اعمال
حسنہ کے اور اصحاب المشئمہ یہ لوگ مشائیم ہین اپنے نفوس پر بسبب اعمال قبیحہ کے مبرد نے کہا اصحاب
المیمنہ اصحاب التقدم ہین اور اصحاب المشامہ اصحاب التاخر ہین عرب لوگ یون بولتے ہین اجعلنی فی
یمینک ولا تجعلنی فی شمالک یعنی کر تو مجہ کو متقدمین مین سے اور مت کر مجہ کو متاخرین مین سے کسی
نے کہا کہ مراد اصحاب منزلت سنیہ رفیعہ ہین اور اصحاب منزلت دنیہ خسیسہ یہ ماخوذ ہے اس سے کہ
عرب لوگ میامن کو مبارک سمجہتے ہین اور شمائل کو شوم ونامبارک پہر اللہ پاک نے تیسری قسم ذکر

فرمائی والسابقون السابقون اول مبتدا ہے اور دوسرا خبر تکرار اس مین واسطے تفخیم و تعظیم کے ہے جیسے کہ اول کی دو قسمون مین گذر چکی ہے جس طرح کہ تم کہتے ہو انت انت و زید زید اس مین دو تاویلین ہین ایک تو یا ہین معنے ہین کہ سابقین وہی ہین جنکا حال سبقت کے ساتھہ مشتہر ہوا ہے اور اُن کی خوبیان معروف ہین دوسری تاویل یہ ہے کہ متعلق دونون سبق کا مختلف ہو تقدیر یہ ہے کہ سبقت کرنیوالے طرف ایمان کی سبقت کرنیوالے ہین طرف جنت کے اول تاویل اولے ہے اسلیے کہ اس مین دلالت ہے تفخیم و تعظیم پر چنانچہ حسن و قتادہ نے کہا یہ لوگ سبقت کرنے والے ہین طرف ایمان کی ہر امت سے وقت ظاہر ہونے حق کے بغیر توقف و سستی کے کسی نے کہا وہ ہین جنہون نے سبقت کی فضائل و کمالات کے جمع کرنے مین کسی نے کہا کہ سبقت کرنے والے ہین طرف پانچون نمازون کی کسی نے کہا مسارعت کرنے والے ہین خیرات مین پہنچنے نیکیون مین مجاہد نے کہا وہ ہین جنہون نے سبقت کی طرف جہاد کی ضحاک بھی اسی کے قائل ہین سعید بن جبیر نے کہا سبقت کرنیوالے ہین طرف توبہ کے اور اعمال بر کے زجاج نے کہا معنی یہ ہین کہ جو سبقت کرنیوالے ہین طرف اللہ کی وہی سبقت کرنیوالے ہین طرف اللہ کی رحمت کے حضرت ابن عباس کا ایک لفظ دل گزر چکا ہے دوسرا یہ ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی حق مین حزقیل مومن آل فرعون کے اور حبیب نجار کے جس کا ذکر یٰسین مین کیا گیا ہے اور علی بن ابی طالب کی رضی اللہ عنہ اور ہر دو ان ہین کا سابق امت ہے اور علی اُنکے افضل ہین از روی سبق کے کہا ہے کہ یہ تیسری صنف باوجود اس کے اول کی دو صنف سے اشرف ہے اور فضیلت مین اسبق و اقدم اقسام ہے سو اس کے مؤخر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ اپنے مابعد سی متصل ہو جائے یعنے قول تعالی اولئک المقربون فی جنات النعیم پس یہ اشارہ اُنھین کی طرف ہے یعنے وہی سابقین قریب کیے گئے ہین طرف اللہ تعالی کے ثواب جزیل و کرامت عظیم کے یا وہ ہین کہ اُن کے درجے قریب کیے گئے طرف عرش معلے کے اور اُن کے مراتب عالی کیے گئے اور اُن کے نفوس کی رنے ترقی کی طرف حظائر قدس کی مشار الیہ ابھی قریب گذرا ہے اور اولئک فرمایا جس مین بعد کے معنے ہین سو منظور یہ بات بتانا ہے کہ فضل مین انکا منزلت و رتبہ بعید ہے اولئک کا محل رفع ہے بنا بر ابتدا اور خبر اسکے اُسکا مابعد ہے اس جملے کی ترکیب مین جو کچھ ذکر کیا ہے اُس سبب سے یہ وجہ زیادہ تر ظاہر و مشہور ہے اور تنزیل کی جزالت اُسی کی مقتضی ہے فی جنات النعیم دوسری خبر ہے یا حال ہے اُس ضمیر سے جو مقربون مین ہے یا اُس سے متعلق ہے یعنے وہ قریب ہوئے طرف رحمت اللہ کے جنات نعیم مین جمہور نے جنات بجمع پڑھا ہے اور کسی نے جنت بافراد اضافت جنات کی جو نعیم کی طرف کی سو یہ اضافت مکان کی ہے طرف اُس شی کے جو اُس مین ہوتی ہے جیسے کہتے ہین

کو دار الضیافۃ و دار الدعوۃ و دار العدل پھر قسم اخیر کی تفصیل ذکر فرمائی ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِّنَ
الْآخِرِينَ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝
بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ انبوہ ہے
پہلون مین اور تہوڑے ہین پچہلون مین بیٹہے ہین جڑاو تختون پر تکیہ کیے اُنپر ایک دوسرے کے سامنے لیے
پہرتے ہین اُن پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور تہیان اور پیالہ نتہری شراب کے سر نہ
دکہی جس سے اور نہ بکنا لگے اور میوہ جون سا چن لیوین اور گوشت اوڑتے جانورون کا جس قسم کو جی
چاہے اور گوریان بڑی آنکہون والیان کہی برابر لپیٹے موتی کی بدلا اُسکا جو کرتے تہے نہین سنتے
وہان بکنا اور جہوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام **ف** پہلے کہا پہلی امتون کو اور پچہلی یہ
امت یا پہلے پچہلے اسی امت کے یعنے اعلی درجے کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہین پیچہے کم ہوتے ہین
ف یعنے حورین گرد پہرین سدف مین چہپے موتی کی مانند انتہے **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین
اللہ تعالی ان سابقین مقربین کی خبر دیتا ہے کہ وہ ایک جماعت ہین پہلون سے اور تہوڑی ہین پچہلون
سے اولین و آخرین سے جو مراد ہے اُس مین اختلاف کیا ہے سو کسی نے کہا کہ اولین سے مراد گزشتہ
امتین ہین اور آخرین سے یہ امت مراد ہے مجاہد و حسن بصری سے یہ ایک روایت ہے ابن ابی حاتم نے
اُن سے اسکو روایت کیا ہے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے حضرت کی اس قول مبارک سے اسکا استیناس
کیا ہے کہ نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ یعنے ہم پچہلے ہین سبقت کرنے والے ہین قیامت
کے دن ابن جریر نے اس قول کی سوا اور کوئی قول نقل نہین کیا اور نہ کسی کیطرف اس کی نسبت
کی منجملہ اُس کے جس سے اس قول کے واسطے استیناس کیا جاتا ہے یہ حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ کی کہ جب
ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین نازل ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر یہ امر شاق
گذرا پہر ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مین البتہ امید کرتا ہون
یہ کہ تم ہو چوتہائی حصہ اہل جنت کا بلکہ تم نصف اہل جنت ہو یا شطر اہل جنت اور تم باہم قسمت کرو گے
اُن سے دوسرے نصف کی رواہ ابو محمد بن ابی حاتم حضرت جابر رضی کہتے ہین جب اذا وقعت الواقعۃ
نازل ہوئی تو ذکر کیا گیا اُس مین ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین حضرت عمر رضی نے عرض کیا
یارسول اللہ ثلۃ اولین سے اور قلیل ہم سے کہا پہر آخر سورت کا روک رکہا گیا سال بہر پہر نازل ہوا ثلۃ

من الاولین وثلۃ من الآخرین تو حضرت نے فرمایا اے عمر آپس سن وہ شے جو بعد اللہ نے نازل کی ہے ثلۃ من الاولین
وثلۃ من الآخرین خبردار اور بیشک آدم سے مجھ تک ایک ثلہ ہے اور میری امت ایک ثلہ اور بیشک ہم کامل کرینگے
ہمارے ثلہ کو بیان تک کہ ہم استعانت کرینگے ساتھ سوداں کے اونٹوں کے چرواہوں سے منجملہ اُن کے جنہوں
نے گواہی دی ہے اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں ہے کوئی شریک اُسکا رواہ الحافظ ابن
عساکر یہ قول جو ابن جریر نے یہان اختیار کیا ہے اس مین نظر ہے بلکہ یہ ایک ضعیف قول ہے کیونکہ
یہ امت تو بنص قرآن بہترین امم ہے تو یہ بعید ہے کہ مقربین اُسکے غیر مین اس سے اکثر ہون پس اس مقام
مین راجح وہی قول ثانی ہے کہ ثلۃ من الاولین سے یہ مراد ہو کہ ثلہ اس امت کے صدر سے اور قلیل اس
امت کے پچھلون سے عبداللہ بن بکر مزنی کہتے ہین کہ حضرت حسن کو مین نے سُنا کہ وہ آئی اس
آیت پر والسابقون الآیہ تو کہا کہ سابقین تو گذر گئے ولیکن اے اللہ تو ہم کو کر اصحاب یمین سے
اخرجہ ابن ابی حاتم بسند خود سری بن یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حسن نے آیۃ مذکورہ پڑہی
کہا کہ ثلہ اُن مین سے ہے جو گذر گئے اس امت مین سے پھر محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ اس
امت مین ہے ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین کہا وہ کہتے تھے یا امید رکھتے تھے یہ کہ ہووین وہ
سب اس امت سے پس یہ قول حضرت حسن وابن سیرین کا ہے کہ جمیع اس امت سے ہین اور اس مین کچھ شک
نہین ہے کہ اول ہر امت کا اس کے آخر سے بہتر ہے تو اب احتمال ہے کہ آیت عام ہو ساری امتون کو ہر
امت کو موافق اُسکے اور اسی لیے صحاح وغیرہ مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے بہترین قرنون کا میرا قرن ہے پھر وہ جو اُن سے متصل مین پھر وہ جو اُن سے متصل ہین الحدیث بتمامہ اب
رہی وہ حدیث جو امام احمد نے حضرت عمار بن یاسر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مثل میری امت کی مثل باران
کی ہے نہین جانا جاتا ہے کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا سو یہ حدیث بعد اسکے کہ اُسکی اسناد کی صحت
کا حکم لگائین محمول ہوگی اس پر کہ جس طرح دین اول امت کی طرف محتاج ہے اسکے پہونچانے مین طرف اُن
لوگون کے جو ان کے بعد ہین اسی طرح وہ محتاج ہے طرف اُن لوگون کے جو اُس کے ساتھ قائم ہون اُسکے
آخر مین اور اس طرف کہ لوگون کو سنت پر جمائین اور اُسکی روایت کرین اور اُسے ظاہر فرمائین اور فضل
واسطے متقدم کے ہے اور اسی طرح کھیتی محتاج ہے طرف باران اول کے اور باران ثانی کے لیکن
بڑا عمدہ و ذمہ باران اول ہے اور کھیتی کی احتیاج اُس کی طرف زیادہ تر موکد ہے کیونکہ اگر وہ نہ ہوتا
تو زمین مین نہ اُگتے اور نہ اُس کی بنیاد اُس مین جمتی اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے غالب رہنے والا حق پر نہ ضرر دیگا اُنکو وہ جو اُن کا خذلان کریگا

[illegible] وابن مردویہ [illegible] جابر بن [illegible]

[illegible]

یعنے بے مدد چھوڑیگا اور سندھ جاں کا مخالف ہوگا قیامت قائم ہونے تک ایک لفظ مین یون ہی یہانتک کہ آجائی
امر اللہ تعالی یکا اور وہ اسیطرح ہون غرض یہ ہے کہ یہ آیت شریف فر ہے باقی امتون سے اور مقربین اسمین اکثر
مین اسکے غیر سے اور برتر ہے رتبے مین بسبب شرف اپنے دین کے اور بوجہ عظمت اپنے نبی کے اور ہی لیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتواتر ثابت ہوا ہے کہ آپ نے یہ خبر دی کہ اس امت مین ستر ہزار داخل ہونگے جنت
مین بغیر حساب کے اور ایک لفظ مین ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ایک اور لفظ مین یون ہے کہ ہر ایک کے
ساتھ ستر ہزار حضرت ابو مالک مرفوعًا کہتے ہین خبردار قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ
مبعوث ہوگا تم سے قیامت کے دن مثل سیاہ رات کے زمرہ وہ سب احاطہ کرلین گے زمین کا فرشتے کہین گے
البتہ وہ شے جو آئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر ہے اُس شے سے جو آئی ساتھ انبیا علیہم السلام
کے اخرجہ الحافظ ابو القاسم الطبرانی خوب یہ ہے کہ تنبیہًا یہان وہ حدیث ذکر کیجائے جو کہ حافظ ابو بکر بیہقی
نے دلائل النبوت مین بسند خود ابو زمل جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھتے تو فرماتے اور آپ اپنے دونون پاؤن کو موڑے ہوتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا ستر بار پھر فرماتے سَبْعِيْنَ بِسَبْعِمِائَةٍ لَاخَيْرَ لِمَنْ كَانَتْ ذُنُوْبُهٗ فِيْ
يَوْمٍ وَّاحِدٍ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ پھر اس کو دو بار فرماتے یعنے ایک بار کہنے سے دس گناہ مٹے
اور دس بار سے سو مٹے تو ستر بار سے سات سو مٹے نہین ہے کوئی خیر واسطے اس شخص کے جسکے گناہ ایک روز
مین اکثر ہون سات سو سے پھر اپنا چہرہ مبارک لوگون کے سامنے کرتے تھے اور آپ کو خواب خوش آتا تھا پھر
فرماتے کیا دیکھا ہے کسی نے تم مین سے کہا ابو زمل نے کہا پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے یعنی
مین نے خواب دیکھی ہے تو آپ نے فرمایا خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تُوْقَاهُ وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ عَلٰى اَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنے تو خیر سے ملے اور شر سے بچایا جائے اور خیر ہو واسطے ہمارے اور شر ہو ہمارے دشمنون
پر اور حمد ہے واسطے اللہ کے جو رب ہے عالمون کا اقصص رؤیاک یعنے تو اپنی خواب بیان کر پس مین
نے کہا رَاَيْتُ جَمِيْعَ النَّاسِ عَلٰى طَرِيْقٍ رَحْبٍ سَهْلٍ لَاحِبٍ وَالنَّاسُ عَلَى الْجَادَّةِ مُنْطَلِقِيْنَ یعنے مین
نے دیکھا ساری لوگون کو ایک فراخ نرم شاہ راہ پر اور لوگ شاہ راہ پر جانے والے ہین فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ
شَفٰى ذٰلِكَ الطَّرِيْقُ عَلٰى مَرْجٍ لَمْ تَرَ عَيْنِيْ مِثْلَهٗ يَرِفُّ رَفِيْفًا يَقْطُرُ مَاؤُهٗ فِيْهِ اَنْوَاعُ الْكَلَاءِ یعنے
پھر اس اثنا مین کہ وہ اسی طرح جارہے تھے کہ ناگاہ مشرف ہوا وہ رستہ ایک چراگاہ پر نہین دیکھا میری
آنکھ نے اسکا مثل اسکی سیرابی وسبزی وتازگی کے خوب لہرا رہی ہے اسکا پانی ٹپک رہا ہے اسمین قسم قسم کی گھاس اور

سے قَالَ وَكَانُوا بِالرَّعْلَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ اَكَبُّوْا رَوَاحِلَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ
فَلَمْ يَظْلِمُوْهُ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ مُنْطَلِقِيْنَ ابوزمل نے کہا اور گویا مین ساتہہ
پہلے گروہ کے ہون جب کہ اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر تو تکبیر کہی یعنے تعجب کی راہ سے پہر اُنہون
نے لازم کیا اپنی سواریون کو اُس رستے مین پس کم نہ کیا اُس چراگاہ کو داہنی جانب سے اور نہ بائین جانب سے
مطلب یہ کہ سیدہے شاہراہ پر چلے گئے ادہر اودہر مائل نہ ہوئے چراگاہ کا چرا کرم کرنا کیسا ابوزمل نے
کہا پس گویا مین نظر کر رہا ہون اُن کی طرف اس حال مین کہ وہ جاتے ہین ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ
وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْهُمْ اَضْعَافًا فَلَمَّا اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ اَكَبُّوْا یعنے پہر آیا دوسرا گروہ اور
یہ اکثر تہے اول گروہ سے کئی گنے پہر جب اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر تو تکبیر کہی پہر لازم کیا اپنی
سواریون کو اُس راہ مین پس اُن مین سے چرنے والا ہے اور اُن مین سے لینے والا ہے ضغث کا یعنی بعض
نے تو اپنی سواریان چہوڑ دین کہ چرین اور بعض نے مٹہی بہر گہانس یا جلا لیلیا یا اُس کا گٹہا لیا اور گذر
گئے اُسپر قَالَ ثُمَّ قَدِمَ عُظْمُ النَّاسِ فَلَمَّا اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا وَقَالُوْا هٰذَا خَيْرُ الْمَنْزِلِ كَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَمِيْلُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا یعنے ابوزمل نے کہا پہر آئی جماعت کثیر لوگون کی پس جب
اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر تو تکبیر کہی اور کہا یہ بہتر منزل ہے گویا مین اُن کی طرف نظر کر رہا
ہون کہ وہ مائل ہو رہے ہین داہنے بائین طرف یعنے اُس چراگاہ کے دونون جانب چرانے کو جہک
پڑے فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ لَزِمْتُ الطَّرِيْقَ حَتّٰى اَتَى الْمَرْجَ فَاِذَا اَنَا بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مِنْبَرٍ فِيْهِ
سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَاَنْتَ فِيْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَاِذَا عَنْ يَمِيْنِكَ رَجُلٌ اٰدَمُ شَثْلٌ اَقْنٰى اِذَا
هُوَ تَكَلَّمَ يَسْمَعُوْا فَيَفْرَعُ الرِّجَالَ طُوْلًا یعنے ابوزمل نے کہا پہر جب مین نے یہ دیکھا کہ لوگ ادہر اودہر
جہک رہے ہین تو مین نے وہ رستہ لازم پکڑا یہانتک کہ مین اُس چراگاہ پر آگیا پس ناگاہ مین آپکے ساتہہ
ہون یا رسول اللہ آپ ایک منبر پر ہین جس مین سات درجے ہین اور آپ اُن کے اوپر کے درجے مین ہین اور
ناگاہ آپ کے داہنے طرف ایک مرد ہے گندم گون درشت انگلیون والا لنبے ناک پتلے نتہنے والا
اور وسط ناک کا بلند جس وقت وہ بات کرتا ہے تو لوگ سنتے ہین پس وہ بلند ہوتا ہے مردون پر طول مین
وَاِذَا عَنْ يَسَارِكَ رَجُلٌ تَارٌّ رَبْعَةٌ كَثِيْرُ خَيْلَانِ الْوَجْهِ كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهُ بِالْمَاءِ اِذَا هُوَ تَكَلَّمَ
اَصْغَيْتُمْ اِكْرَامًا لَّهٗ وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ رَجُلٌ شَيْخٌ اَشْبَهُ النَّاسِ بِكَ خَلْقًا وَّوَجْهًا كُلُّكُمْ تَاْتُوْنَهٗ
تُرِيْدُوْنَهٗ یعنے اور ناگاہ آپ کے بائین طرف ایک مرد ہے پر بدن میانہ قد جس کے چہرے پر خال بہت ہین
گویا اُس کے بال سیاہ کیے گئے ہین ساتہہ پانی کے جس وقت وہ بات کرتا ہے تو تم اسکے سننے کو کان جہکاتے

ہووا سطے اُسکے اکرام کے اور ناگاہ اُس شخص کے آگے ایک بوڑہا مرد ہے سب لوگون سے بڑہکر آپکے ساتہہ مشابہ
ہے خلق مین اور چہرے مین تم سب اُسکا قصد کرتے ہو اُسکا ارادہ کرتے ہو وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِکَ نَاقَۃٌ عَجْفَاءُ
شَارِفٌ وَاِذَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّکَ تَبْعَثُہَا قَالَ فَانْتَقَعَ لَوْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سَاعَۃً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ یعنے اور ناگاہ اُس شخص کے آگے ایک شتر مادہ لاغر کلان سال ہے اور
ناگاہ آپ یا رسول اللہ گویا اُس کو برانگیختہ کر رہے ہین راوی نے کہا پس متغیر ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا رنگ گہڑی بہر پہر یہ حال آپ سے دور ہوگیا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا رَاَیْتَ
مِنَ الطَّرِیْقِ الرَّحْبِ السَّہْلِ اللَّاحِبِ فَذَاکَ مَا حَمَلْتُکُمْ عَلَیْہِ مِنَ الْہُدٰی وَاَنْتُمْ عَلَیْہِ وَاَمَّا الْمَرْجُ
الَّذِیْ رَاَیْتَ فَالدُّنْیَا وَغَضَارَۃُ عَیْشِہَا مَضَیْتُ اَنَا وَاَصْحَابِیْ لَمْ نَتَعَلَّقْ مِنْہَا بِشَیْءٍ وَلَمْ تَتَعَلَّقْ
وَلَمْ تُرِدْنَا ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَۃُ الثَّانِیَۃُ مِنْ بَعْدِنَا وَہُمْ اَکْثَرُ مِنَّا اَضْعَافًا فَمِنْہُمُ الْمُرْتِعُ وَمِنْہُمُ
الْاٰخِذُ الضِّغْثَ وَنَجَوْا عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ جَاءَ عُظْمُ النَّاسِ فَمَالُوْا فِی الْمَرْجِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاَمَّا اَنْتَ فَمَضَیْتَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ صَالِحَۃٍ فَلَنْ تَزَالَ عَلَیْہَا حَتّٰی
تَلْقَانِیْ وَاَمَّا الْمِنْبَرُ الَّذِیْ رَاَیْتَ فِیْہِ سَبْعَ دَرَجَاتٍ وَاَنَا فِیْ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً فَالدُّنْیَا سَبْعَۃُ
اٰلَافِ سَنَۃٍ اَنَا فِیْ اٰخِرِہَا اَلْفًا۔ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَ عَلٰی یَمِیْنِی الْاٰدَمُ الشَّثْلُ فَذٰلِکَ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا تَکَلَّمَ یَعْلُو الرِّجَالَ بِفَضْلِ کَلَامِ اللّٰہِ اِیَّاہُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّسَارِیْ
التَّارُّ الرَّبْعَۃُ الْکَثِیْرُ خِیْلَانِ الْوَجْہِ کَاَنَّمَا شَعْرُہٗ بِالْمَاءِ فَذَاکَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ نُکْرِمُہٗ لِاِکْرَامِ
اللّٰہِ اِیَّاہُ وَاَمَّا الشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَ اَشْبَہَ النَّاسِ بِیْ خُلُقًا وَوَجْہًا فَذَاکَ اَبُوْنَا اِبْرَاہِیْمُ
کُلُّنَا نَؤُمُّہٗ وَنَقْتَدِیْ بِہٖ وَاَمَّا النَّاقَۃُ الَّتِیْ رَاَیْتَ وَرَاَیْتَنِیْ اَبْعَثُہَا فَہِیَ السَّاعَۃُ عَلَیْنَا
تَقُوْمُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ قَالَ فَمَا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
رُؤْیَا بَعْدَ ہٰذَا اِلَّا اَنْ یَّجِیْءَ الرَّجُلُ فَیُحَدِّثَہٗ بِہَا مُتَبَرِّعًا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لیکن وہ جو تونے دیکہا طریق رحب سہل لاحب سو یہ وہ ہدایت ہے جس پر مین نے تم کو آمادہ کیا اور تم اسپر
ہو اور وہ چراگاہ جو تونے دیکہی وہ دنیا ہے اور سبزی و تازگی اُسکی گذران کی مین چلدیا اور میرے اصحاب
ہم اس سے متعلق نہ ہوئے ساتہہ کسی شے کے اور نہ وہ ہم سے متعلق ہوئی اور نہ ہم نے اُسکا ارادہ کیا
اور نہ اُس نے ہمارا ارادہ کیا پہر دوسرا گروہ آیا اور وہ اکثر تہے ہم سے کئی گنے سو ان مین سے بعض چرانے
والے ہین اور بعض گٹھے لینے والے اور انہون نے نجات پائی اُسپر پہر لوگون کی جماعت کثیر آئی تو
وہ جہکے اُس چراگاہ مین داہنے بائین طرف پس اناللہ وانا الیہ راجعون اور تو جو ہے سو چلا نیک راہ پر

پھر تو ہمیشہ رہے گا اُس پر یہانتک کہ مجہہ سے ملیگا اور وہ منبر جو تو نے دیکھا جس مین سات درجے ہین اور
مین اسکے اوپر کے درجے مین ہون سو دنیا سات ہزار برس ہی مین اسکے آخر ہزار مین ہون اور وہ مرد جو
تو نے میرے داہنے طرف دیکھا گندم گون درشت انگلیون والا سو وہ موسی علیہ السلام ہین جس وقت
وہ بات کرتے ہین تو مردون پر بلند ہوتے ہین بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ کے اُن سے اور وہ جو تو نے
میری بائین طرف دیکھا میانہ بدن میانہ قد جسکے چہرے پر خال بہت ہین گویا اُسکے بال سیاہ کیے گئی ہین
پانی سے سو وہ عیسی بن مریم ہین علیہ السلام ہم اُن کا اکرام کرتے ہین واسطے اکرام کرنے اللہ کے اُن کو
اور وہ بوڑہا مرد جو تو نے دیکھا کہ سب سے بہتر میرے ساتھہ مشابہ ہے خلق مین اور چہرے مین سو وہ ہمارے
باپ ابراہیم ہین ہم سب اُن کا قصد کرتے ہین اور اُن کی پیروی کرتے ہین اور وہ اونٹنی جو تو نے
دیکھی اور مجھے دیکھا کہ مین اُسے برانگیختہ کر رہا ہون سو وہ قیامت ہی ہمپر قائم ہوگی کوئی نبی نہین ہے
بعد میرے اور نہ کوئی امت ہے بعد میری امت کے راوی نے کہا پہر آپنے سوال نہین کیا خواب کا بعد
اس کے مگر یہ کہ مرد آتا تو تبرع و تطوع کرکے آپسے اُسکو بیان کرتا قولہ تعالے علی سرر موضونۃ حضرت
ابن عباس نے فرمایا اسے مرمولۃ بالذہب یعنی سابقین لوگ جنت مین تختون پر ہین جو کہ بنے ہوئی ہین
سونے سی مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و زید بن اسلم و قتادہ و ضحاک وغیرہ نے بہی اسی طرح کہا ہے
سدی نے کہا کہ بنے ہوئے سونے اور موتیون سے عکرمہ نے کہا مشبکۃ بالدر والیاقوت یعنے
جال بنائے ہوئے موتیون اور یاقوت سے ابن جریر نے کہا اسی معنے سے اونٹنی کی تنگ کا
نام وضین رکہا جاتا ہے جو کہ اُسکے پیٹ کے نیچے رہتا ہے یعنے اسلیے کہ وہ بنی ہوئے نوار
ہوتی ہے وضین بروزن فعیل بمعنے مفعول ہے کیونکہ وہ مضفور ہوتا ہے یعنے بنا ہوا اسی طرح
جنت مین تخت ہین بنے ہوئے سونے اور موتیون سے متکئین علیہا متقابلین یعنے بیٹہے
ہین تکیہ کیے اُن تختون پر اس حال مین کہ بعض کے چہرے بعض کیطرف ہین کوئی کسی کے پیچھے
نہین ہے مخلدون کا یہ مطلب ہی کہ وہ لڑکے ہمیشہ رہنے کیے گئے ہین ایک صفت پر نہ اس سے بڑہے
ہونگے اور نہ بوڑہے ہونگے نہ تغیر کرینگے اکواب وہ کوزے ہین جن کے نہ خرطوم ہین نہ
اذان ہین اباریق وہ ہین جو دونون وصفون کی جامع ہین اور کاس ہنا یات مین یہ سب ظرف
چشمہ جاری کی شراب کے ہین اُن ظروف سے نہین ہین جو کہ منقطع و خالی ہو جائین بلکہ ظاہر بہنے
چشمون سے ہین لا یصدعون عنہا و لا ینزفون یعنے اُس شراب سے نہ اُنکے سر دکہینگے
اور نہ اُنکی عقلین جائینگی بلکہ وہ ثابت رہینگی باوجود شدت طرب و لذت حاصلہ کے حضرت

[illegible]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شراب مین چار خصال ہین نشا و درد سر و قی اور پیشاب سو اللہ پاک نے جنت کی شراب کا ذکر کیا اور ان خصال سو اسکو منزہ فرمایا مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطیہ و قتادہ و سدی نے کہا کہ اس مین انکو درد سر نہین ہوگا اور ولا ینزفون کی تفسیر مین کہا کہ انکی عقلون کو نہ لیجائے گی وفاکہۃ مما یتخیرون یعنے اور لیے پہر ینگے انپر وہ لڑکے میوے جن کو وہ اختیار و پسند کرین گے جن لیوینگے یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ فاکہہ کا کہانا بصفت تخیر جائز ہے حدیث عکراش بن ذویب اس پر دال ہے جسکو ابو یعلے نے اپنی سند مین روایت کیا ہے کہا مجھے مرہ نے بہیجا اپنے اموال کے صدقات مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو مین مدینے کو آیا پس ناگاہ آپ بیٹھے ہوئے تھے درمیان مہاجرین و انصار کے اور مین آپ پر ایسے اونٹ لیکر آیا گویا وہ خزین ہین ارطی کی فرمایا کون مرد ہے مین نے عرض کیا عکراش بن ذویب فرمایا رفع کر نسب مین تو مین نے اپنا نسب آپ سے بیان کیا مرہ بن عبید تک اور یہ صدقہ ہے مرہ بن عبید کا پس آپ نے تبسم کیا فرمایا یہ اونٹ ہین میری قوم کے یہ صدقات ہین میری قوم کے پہر آپ نے اُن کا حکم دیا کہ شتران صدقہ میسم سے علامت کیے جائین اور اُن کی طرف ملا دیے جائین پہر میرا ہاتھ پکڑا تو ہم چلے طرف گہر بی بی ام سلمہ کے پہر فرمایا کچھ کہانا ہے پس ہمارے سامنے لائے ایک جفنہ مثل قصعہ کے جس کا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے بہت تھے پہر آپ اُس سے کہانے لگے تو مین متوجہ ہوا کہ اپنا ہاتھ اُس کے اطراف مین ادہر اودہر ڈالتا تہا پس آپ نے قبض کیا اپنے بائین ہاتھ کے ساتھ میرے سیدہے ہاتھ پر پہر فرمایا او عکراش ایک جگہہ سے کہا پہر بیشک یہ ایک کہانا ہے پہر ہمارے آگے ایک طباق لائے جس مین خشک کہجورین تھین یا تر عبید اللہ نے شک کیا ہے کہ تر تھین یا خشک پس مین کہانے لگا اپنے آگے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک نے اس طباق مین جولان کیا یعنے ادہر اودہر پڑتا تہا اور فرمایا او عکراش کہا جہان سے تو چاہے پس بے شک یہ غیر لون واحد ہے یعنے ایک قسم کا نہین ہے پہر ہمارے پاس پانی لائے تو آپ نے اپنا دست مبارک دہویا اور اپنے دونون کف دست کی تری سے اپنے مونہہ کو اور دونون ہاتہون کو اور سر کو مسح کیا تین بار پہر فرمایا او عکراش یہ وضو ہے اُس شے سے جسکو آگ نے تغیر دیا

ہکذا رواہ الترمذی وابن ماجہ جمیعا عن محمد بن بشار عن ابی ہذیل العلاء بن الفضل بہ وقال الترمذی غریب لا نعرفہ الا من حدیثہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب خوش آتا تہا پس بسا اوقات مرد خواب دیکھتا تو اُسکا پوچھنا جبکہ اُسکو نہ جانتا تہا پہر جب اُسپر ثنا کی گئی معروف کی تو یہ خوش آیندہ تر ہوتا و اسلیے اُسکی خواب کے طرف آتے پس آپ کے پاس ایک عورت آئی تو کہا یا

رسول اللہ مین نے دیکہا ہی گویا میرے پاس کوئی آیا پہر مین نکالی گئی مدینے سے پہر مین داخل کی گئی جنت مین تو
مین نے ایک وقت جبہ سُنا اُس کی واسطے باواز بلند جنت رولی پہر مین نے نظر کی تو ناگاہ فلان بن فلان
وفلان بن فلان ہین پہر اُس نے بارہ آدمیون کے نام لیے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے قبل ایک لشکر
لشکر کا بہیج چکے تہے پس اُنکو لائے اُن پر کپڑے ہین میلے غبار آلود اُن کی گردن کی رگین بہہ رہی
ہین پہر کہا گیا کہ اُنکو لیجاؤ طرف نہر بیدح کی یا بیذخ کی کہا پہر وہ اُس مین غوطہ دیے گئے تو وہ نکلے
اور اُنکے چہرے مثل ماہ شب چہاردہم کے تہے پہر ان کے پاس ایک رکابی لائے سونے کی
اس مین گدرے کہجورین تہین تو اُنہون نے اُسکی گدر کہجورون سے کہایا جو چاہا پر وہ نہین لوٹتے تہی اُسکو کسی طرف سے مگر کہاتی تہے میوے
سے جو ارادہ کرتے تہے اور مین نے بہی اُنکے ساتہہ کہایا پہر اُس لشکر سے خوشخبری دینے والا آیا تو کہا
جو کچہ کہ خواب تہا ایسا ایسا پس فلان وفلان مصیبت پہونچائے گئے یعنی شہید ہوئے یہانتک کہ بارہ
مرد شمار کیے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو بلایا تو فرمایا کہ تو اپنا خواب بیان کر سو اُس
نے اُسکو بیان کیا اور کہنے لگے پہر فلان وفلان کو لائے جیسا کہ کہا اخرجہ الحافظ ابو یعلی وہذا لفظہ
قال الحافظ الضیاء وہذا علی شرط مسلم حضرت ثوبان مرفوعًا کہتے ہین بیشک مرد جس وقت کہینچیگا کوئی
میوہ جنت مین کا تو عود کر آئیگا اُس کی جگہہ دوسرا اخرجہ ابو القاسم الطبرانی لحم طیر کی تفسیر مین
امام احمد نے حضرت انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بیشک جنت کی طیور مثل بختی اونٹون کے ہین چرتے
ہین جنت کی درختون مین پس حضرت ابو بکر نے عرض کیا ان ہذہ لطیر ناعمۃ تو آپ نے فرمایا آکلہا انعم
منہا اس کلمے کو تین بار فرمایا اور بیشک مین البتہ امید کرتا ہون کہ تو اُن مین سے ہو جو کہ اُن سے کہائیگا
اخرجہ احمد وانفرد بہ من ہذا الوجہ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک
طوبیٰ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اے ابو بکر کیا تجہے پہونچا ہے کہ کیا ہے طوبیٰ عرض کیا کہ اللہ اور
اُس کے رسول دانا تر ہین فرمایا طوبیٰ ایک درخت ہے جنت مین نہین جانتا ہے اُسکے طول کو مگر اللہ
چلے گا سوار نیچے ایک ٹہنی کے اُسکی ٹہنیون سے ستر خریف تہے اُسکے پہل ہین مرقع ہونگے اس پر
طیور مثل بختی اونٹون کے پس حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بے شک وہان البتہ طیر ناعم
ہین یعنے فربہ پرندے آپنے فرمایا کہ فربہ تر اُن سے وہ ہین جو اُنکو کہائین گے اور تو اُن مین سے ہے
ان شاء اللہ تعالی اخرجہ ابو عبد اللہ المقری فی کتاب صفۃ الجنۃ قتادہ نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا ہے
کہ حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مین اُسکے طیور کو ناعم خیال کرتا ہون مثل اُس کے
لوگون کی کہ وہ ناعمون ہین آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اُن کو کہائیگا واللہ اے ابو بکر وہ ان سے

انعم ہے اُس سے بیشک وہ البتہ مثل بختی اونٹون کے ہیں اور مین بیشک البتہ احتساب کرتا ہون اسپر کہ تو اُن سی کہائیگا اے ابوبکر حضرت انس سی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کوثر کا پوچھا تھا آپنے فرمایا ایک نہر ہے کہ مجھے وہ عطا کی ہے میرے عزوجل رب نے جنت مین زیادہ سفید ہے دودہ سے اور شیرین تر ہے شہد سی اس مین طیور ہین گردنین اُنکی یعنی مثل اونٹون کی گردنون کی ہین پس حضرت عمر نے عرض کیا بیشک وہ البتہ ناعم ہین یعنے فربہ آپنے فرمایا کہ اُن کا کہانے والا اُن سی انعم ہے رواہ ابوبکر بن ابی الدنیا وکذا رواہ الترمذی حضرت ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بیشک جنت مین البتہ طیر ہے اُس مین ستر ہزار پر ہین پہر واقعہ ہوگا رکابی پر مرد کے اہل جنت مین سی پہر وہ پر جہاڑیگا تو نکلیگا ہر پر سے یعنی ایک لون سفید تر دودہ سے اور نرم تر مسکے سی اور شیرین تر شہد سے نہین ہے اُن مین کا کوئی لون کہ مشابہ ہوا اپنے صاحب کی پہر وہ اُڑ جائیگا یہ حدیث ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے اور نہایت وجہ غریب ہی علیہ ابن ولید رصافی اور اسکے شیخ عطیہ عوفی دونون ضعیف ہین پہر ابن ابی حاتم نے کعب سے روایت کیا ہے کہ طائر جنت کے مثل بختی اونٹون کے ہین کہاتے ہین جنت کے میوون سی اور پیتے ہین جنت کی نہرون سے پس وہ اسکے واسطے صف باندہین گے پہر جب وہ خواہش کریگا اُن مین سے کسی شی کی تو وہ آئیگا یہانتک کہ واقع ہوگا اُس کے آگے پہر وہ کہائیگا اُس کے خارج سے اور اُس کے داخل سے پہر اُڑ جائیگا حالانکہ اُس سی کچہ کم نہ ہوا یہ صحیح ہے کعب تک حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تو البتہ نظر کریگا طرف طیر کی جنت مین پہر تو اُسکی خواہش کریگا تو وہ گر پڑیگا تیرے آگے بہنا ہوا اخرجہ الحسن بن عرفۃ وحور عین الآیۃ کو بعض نے برفع پڑہا ہے تقدیر یہ ہے ولہم فیہا حور عین یعنے اور واسطے اُن کے ہین جنت مین حور عین اور جر کی قرارت دو معنون کی محتمل ہے ایک یہ ہے کہ اعراب بنا بر اتباع ماقبل کے ہو یعنے اکواب وغیرہ جو بحرف با مجرور ہین انہین کے یہی تابع کر دیا جاے کما قال تعالی وَامْسَحُوا بِرُؤُسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ وکما قال تعالی عَالِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ دوسرا احتمال یہ ہی کہ جن چیزون کے لیے غلمان اُنپر پہرینگے اُن مین سی حور عین بہی ہین لیکن یہ قصور مین ہوگا بعض بعض کے درمیان مین نہ ہوگا بلکہ خیمون مین خادم لوگ حور عین کو اُنپر لیے پہرین گے واللہ اعلم کامثال اللؤلؤ المکنون یعنے حور عین اپنی سپیدی و صفائی مین گویا نہ توتا نہ موتی ہین جیسا کہ سورہ صافات مین گذر چکا ہے کَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ سورہ رحمن مین بہی انکا وصف مذکور ہو چکا ہے اور اسی لیے یون فرمایا ہے جزاء بما کانوا یعملون یعنی یہ جو ہم نے اُنکو تحفہ دیا واسطے اُن کے جزا دینے کے ہے اسپر کہ اُنہون نے اچہے عمل کیے پہر فرمایا لا

لا یسمعون فیہا الآیہ یعنے نہ سنین گے جنت مین کوئی کلام عبث جو بیعنے سے خالی ہو یا عمل ہو کسی حقیر یا ضعیف بیعنے پر کما قال تعالیٰ لا تسمع فیہا لاغیۃ یعنے کلمہ لاغیۃ عبث و بی سود و لا تاثیما یعنے اور نہ سنین گے کوئی ایسا کلام جس مین فجور ہو الا قیلا سلاما سلاما یعنے مگر سنین گے سلام کرتا ان مین کے بعض کا بعض پر کما قال تعالیٰ تحیتہم فیہا سلام اور ان کا کلام بھی لغو و اثم سے سالم ہوگا ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ ثلۃ من الاولین خبر ہے مبتدای محذوف کی ای ہم ثلۃ ثلۃ وہ جماعت ہے جسکا عدد حصر نہین کرتا ہے زجاج نے کہا یعنے فرقہ ہے ماخوذ ہے ثلّت الشئ اذا قطعتہ سے اولین سے مراد سابقین امتین ہین حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہماری نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک یعنے وہ سابقین ایک جماعت کثیر ہین شمار مین اگلی امتون سے اور وہ قلیل ہین اس امت سے اُن کا نام قلیل ہوا کیا بنسبت اُن لوگون کے جو ان سے قبل تھے اور وہ کثیر ہین اسلیے کہ انبیا کی اُن مین کثرت ہے اور کثرت اُن لوگون کی جنہون نے انکو مانا حضرت حسن نے فرمایا کہ گذشتہ لوگون کے سابقین اکثر ہین ہمارے سابقین سے زجاج نے کہا وہ لوگ جنہون نے ساری انبیا کا معاینہ کیا اور اُن کی تصدیق کی اکثر ہین اُن سے جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معاینہ کیا یہ بات اُس حدیث کی مخالف نہین ہے جو صحیح مین ثابت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک مین البتہ امید کرتا ہون کہ تم ربع ہو اہل جنت کے پھر فرمایا کہ ثلث ہو اہل جنت کے پھر فرمایا کہ نصف ہو اہل جنت کے اسلیے کہ ثلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین جو ہے سو یہ فقط سابقین کی تفضیل ہے جیسا اصحاب یمین کے ذکر مین آگے آتا ہے کہ وہ ایک ثلہ ہین اولین سے اور ایک ثلہ ہین آخرین سے تو یہ بات ممتنع نہین کہ اُس امت کے اصحاب یمین مین وہ لوگ ہون جو کہ اُنکے غیر کے اصحاب یمین سے اکثر ہون پس اس امت کے قلیل سابقین سے اور اسکے ثلہ اصحاب یمین سے وہ لوگ جمع ہون گے جو کہ نصف اہل جنت ہو جاینگے اور مقابلہ درمیان دو ثلہ کے اصحاب یمین مین دونون کے برابر ہونے کو مستلزم نہین ہے کیونکہ یہ جائز ہے کہ یون کہا جائے کہ یہ ثلہ اکثر ہے اس ثلہ سے جس طرح کہا جاتا ہے کہ یہ جماعت اکثر ہے اس جماعت سے اور یہ فرقہ اکثر ہے اس فرقے سے اور یہ قطعہ اکثر ہے اس قطعہ سے تم اس تقریر سے پہچان لوگے کہ جس نے یون کہا کہ یہ آیت حدیث مذکور ابو ہریرہؓ سے منسوخ ہے تو وہ صواب کو نہ پہونچا بلکہ چوک گیا جمہور نے سرر کو بضم سین و راء اولی پڑھا ہے اور کسی نے بفتح راء یہ بھی ایک لغت ہے جیسا کہ گذر چکا ہے یہ جمع ہے سریر کی یہ وہ نشست گاہین عالی ہین جو انسان کے واسطے بنائی جاتی ہین موضوع مین واسطے راحت و کرامت کے موضونۃ یعنے منسوج ہے وضن کہتے ہین نسج مضاعف کو یقال وضن الشئ یضنہ فہو موضون و وضین تنے بعضہ علی بعض و مضاعفہ والغزل النسج اور موضونۃ درع منسوج ہے یا جسکی بناوٹ باہم قریب ہے یا

دو دو کے کر کے جڑی ہوئی ہیں ساتھ جواہر کے کذا فی القاموس و احدی کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ وہ تخت
بنے گئے سونے کی شمنیون سو کسی نے کہا کہ بیشک بین در و یاقوت و زبرجد سے کسی نے کہا کہ موضونہ بمعنی مصفوف
ہے یہ قول حضرت ابن عباسؓ کا بہی ہے بالجملہ اللہ پاک نے سابقین مقربین کی ایک اور حالت ذکر فرمائی کہ وہ
قرار پذیر ہین تختون پر جو کہ سونے سے یا در و یاقوت وغیرہ سے جڑے ہوئے ہین اس حال مین کہ اُن پر تکیہ لگائے
ہین اپنے پہلو پر یا اُس کے غیر پر مثل حال اس شخص کے جو کہ کرسی پر ہوتا ہے تو اس کے نیچے ایک اور شی رکہی
جاتی ہے اسلیے کہ اس پر تکیہ کرے کلبی نے کہا کہ طول ہر تخت کا تین سو گز ہے پہر جب بندہ ارادہ کریگا
کہ اس پر بیٹھے تو وہ پست ہو جائیگا واسطے اس کے پہر جب وہ اسپر جلوس کریگا تو بلند ہو جائیگا متقابلین
کا یہ مطلب ہے کہ بعض اُنکا بعض کے قفا کی طرف نظر کرے گا یہ اُن کی حسن معشرت و تہذیب اخلاق و صفائی مودت
کا وصف ہے مجاہد وغیرہ نے کہا کہ یہ حق مین مومن کے اور اسکی زوجہ و اہل کے ہے جملہ یطوف علیہم ولدان
مخلدون محل نصب مین ہے بنابر حال مقربین سے یا استئناف ہے واسطے بیان بعض نعیم کے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اُنکے لیے طیار کیا ہے یعنے دورہ کرینگے اُن کے گرد واسطے خدمت کے لڑکے جن کی شکل لڑکون کی شکل
رہے گی ہمیشہ مجاہد نے کہا مخلدون کے معنے ہین لا یموتون یعنے وہ نہین مرینگے حضرت حسن و کلبی نے
کہا کہ بوڑہے نہ ہونگے اور نہ متغیر ہونگے اور نہ نقل کرینگے ایک حالت سے طرف دوسری حالت کے باقی
رکہے جائینگے ہمیشہ جیسے کہ مرد جوانی عمر کا ہو اور اُسکے سیاہ بال سپیدی آمیز نہ ہون تو عرب اُس کو کہتے
ہین انہ لمخلد سعید بن جبیر نے کہا مقرطون یعنے ان کے کانون مین بالے ڈالے گئے ہین گویا حلقہ بگوش
ہین فراء نے کہا جب کوئی اپنی لونڈی کو محلی بخلدہ کرتا ہے تو محاورہ مین بولا جاتا ہے کہ خلد جاریتہ
خلدہ قرطہ ہے قرط وہ حلقہ ہے جو کان مین لٹکایا جاتا ہے عکرمہ نے کہا منعمون یعنے نازو نعمت مین کہے
گئے ہین بعضے کہا کہ زیور سے مستر کیے گئے ہین یہی مثل فراء سے بہی مروی ہے کسی نے کہا منطقون
یعنے اُن کی کمر مین خدمت کا پٹکا باندہا گیا ہے کسی نے کہا ہے یہ غلمان مسلمانون کے بچے ہین جو کہ
چہوٹے چہوٹے مرجاتے ہین جنکے لیے نہ کوئی نیکی ہے نہ بدی یہ قول ضعیف ہے کسی نے کہا مشرکون کے
اطفال ہین جو قبل تکلیف کے مرگئے ہین اور بعید نہین ہے کہ یہ ابتداءً جنت مین مخلوق ہون شکل
ولدان مین کہ نہ ہون ولادت کے اس لیے کہ اس خدمت کے ساتھ قیام کرین سو دنیا کی اولاد سے علیحدہ ہین صحیح
قول یہی ہے ان پر ولدان کا نام بولا گیا اسلیے کہ عرب لوگ غلام کا نام ولید رکھتے ہین جب تک کہ وہ بالغ
نہ ہو اور لونڈی کا ولیدہ اگرچہ وہ مسن ہو اکواب اقداح مستدیرۃ الافواہ ہین یعنے گول منہ کے قدحین کہ
نہ انکی ٹونٹی ہے نہ عروہ [illegible] جنکا بیان سورہ زخرف مین گذر چکا ہے اباریق جمع ابریق خم

یزوجون اور یطوفون حوراً عیناً اسکی تفسیر سورہ طور وغیرہ مین خوب گذر چکی ہے پھر اللہ پاک نے انکی تشبیہ دی لؤلؤ
مکنون سے یعنے صاف و نقی ہونے مین وہ ایسے ہین جیسے موتی مصون و محفوظ لولو مکنون وہ ہین جن کو
ہاتھون نے نہین چہوا نہ انپر غبار پڑا نہ انکو دہوپ اور ہوا لگی تو وہ نہایت درجہ صاف ہین حضرت ابن عباس
نے فرمایا المکنون المخزون الذی فی الصدف یعنی وہ موتی جو سیپون مین رکہہ چہوڑے گئے ہین زجاج نے کہا
مثل موتیون کے ہین جس وقت کہ وہ نکالے جائین اپنے سیپ سے تغیر نہین دیا انکو زمانے نے اور احوال
استعمال کے اختلاف نے مروی ہے کہ ایک نور بلند ہوا جنت مین تو کہا گیا یہ کیا ہے کہا گیا کہ دانت
ہے ایک حور کا جو ہنسی ہے نصب جزاء بما کانوا یعملون کا بنا بر مفعول لہ ہے یعنے یہ سب ہم اُن کے
ساتھہ کرینگے واسطے جزا دینے انکے اعمال کے یہ بہی جائز ہے کہ مفعول مطلق ہو واسطے یجزون جزاء یعنی وہ
جزا دیے جائینگے جزا دینے کر لا یسمعون فیہا لغوا ولا تأثیما لغو یعنے کلام باطل ہے اور تأثیم گناہ کی
طرف نسبت کرنا ہے محمد بن کعب نے کہا لا یؤثم بعضہم بعضاً یعنے ایک دوسرے کو گناہ کی نسبت نہ کریگا
مجاہد نے کہا نہ سنینگے شتم کو اور نہ مأثم کو یعنے یہ ہین کہ ایک دوسرے سے نہ کہیگا کہ تو نے گناہ کیا کیونکہ
وہ اس بات کے ساتھہ کلام نہ کرینگے جسمین گناہ ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا لغوا باطلا ولا تأثیما کذبا
الا قیلا سلاما سلاما قیل یعنے قول ہے اور استثناء منقطع ہے اسلیے کہ سلام لغو و تأثیم کے تحت
مین مندرج نہین ہے ای لکن یقولون قیلا او یسمعون قیلا یعنے لیکن کہینگے قول یا سنینگے
قول لیکن سلاما سلاما کا نصب بنا بر بدل ہو قیلا سے یا اس کی صفت ہو یا اسکا مفعول بہ ہے اے الا
یقولوا سلاما سلاما یعنے مگر یہ کہ کہینگے سلام سلام زجاج نے اسکو اختیار کیا ہے کسی نے کہا بنا بر
کہ منصوب ہے فعل سے جو کہ محکی بقیل ہے اے الا قیلا اسلموا سلاما سلاما یعنے آیت کے یہ ہین کہ وہ نہ سنینگے
مگر تحیہ بعض کا واسطے بعض کے عطا نے کہا کہ تحیہ کریگا بعض انکا بعض کو ساتھہ سلام کے کسی نے
کہا کہ وہ افشا کرینگے سلام کا درمیان اپنے تو سلام کرینگے سلام بعد سلام کے کسی نے کہا کہ فرشتے
اُن پر سلام کرینگے یا رب تعالی سلام لیکر اُن کیطرف بہیجیگا کسی نے کہا کہ ان کا قول لغو سے سالم
ہوگا والاول اولی کسی نے استثنا متصل بہی کہا ہے لیکن یہ قول نہایت درجہ بعید ہے کسی نے سلام
سلام برفع پڑہا ہے کسی نے کہا کہ رفع بنا بر بمعنے جائز ہے کہ سلام علیکم بالجملہ جب اللہ پاک فارغ ہوا احوال
سابقین کے ذکر سے اور نعیم کے بیان سے جو انکے لیے طیار کی ہے تو اصحاب الیمین کا ذکر کیا پس ارشاد
فرمایا وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۝ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ
مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ

والے ہین یعنی انکے گڑوے اور ٹونٹیان دونون ہین واحد اسکا ابریق ہے ابریق وہ ہے جسکا رنگ چمکتا ہو
اس کی صفائی سے اُسکا باطن دکھائی دیتا ہے جسطرح کہ اُسکا ظاہر دکھائی دیتا ہے کاس من معین سے
مراد ظرف ہی شراب جاری کا یا آب جاری کا بیان مراد اُس سے وہ شراب ہے جو کہ جاری ہے ایسے منبع سے
جو کہ کبھی منقطع نہین ہوتا ہے کاس کے معنے کا بیان سورۂ صافات مین گزرچکا ہے لایصدعون عنہا یعنی
اُسکے پینے سے اُن کو سر نہ دکھین گے جیسے کہ دنیا کی شراب پینے سے دکھتے ہین عنہا کی ضمیر راجع ہو
طرف کاس کے یعنی کاسۂ شراب کے سبب سے اُنکو درد سر نہ ہوگا صداع درد معروف ہے جو انسان کو لاحق
ہوتا ہے اُسکے سر مین اور شراب اس مین اثر کرتی ہے کسی نے کہا کہ لایصدعون کے معنے ہین لایتفرقون
یعنے وہ متفرق نہ ہونگے جس طرح کہ دنیا کے شرابی متفرق ہوجاتے ہین مجاہد کی قرارت لفتح یا و تشدید
صاد اس معنے کی مقوی ہے اصل یتصدعون ہے ای یتفرقون یہ جملہ مستانفہ ہے جو نعیم اہل پاکستان
کے واسطے مہیا رکھی ہے اُسکے بیان کے لیے ہے اور جملہ ولاینزفون جملہ ماقبل پر معطوف ہے زائے معجمہ
کی کسرو فتح دونون سے پڑھا گیا ہے اور دونون صیغہ مین جب شراب پینے والے کی عقل یا اُسکی شراب
فنا ہوجاتی ہے تو بولتے ہین انزف الشارب و نزف یعنے وہ مست نہ ہونگے کہ اُنکی عقلین جاتی رہین یا یہ
ہے ان کو عقل کا ذہاب حاصل نہ ہوگا بخلاف دنیا کے شراب کے کہ عقل کو کھودیتی ہے جمہور نے وفاکھۃ کو
اور اسیطرح ولحم کو بجر پڑہا ہے اکواب پر عطف کیا ہے یعنے وہ لڑکے انپر لیے پھرینگے یہ چیزین کہانے
پینے کی اور تفکہ کی کسی نے دونون کو برفع پڑہا ہے بنا بر ابتدا اور خبر مقدر ہے ولہم فاکھۃ ولحم طیر یتخیرون
یعنے مختار ہوں ہے یعنے اور میوہ اُس قسم سے جس کو وہ اختیار کرین گے چن لینگے جب تم خوب ترشئے
کو لوگے تو یون کہوگے کہ تخیرت الشئی قولہ تعالی مما یشتہون کا یہ مطلب ہے کہ گوشت پرندون کا اس قسم
سے جس کی وہ تمنا کرینگے اور جسکو اُنکے جی چاہین کے فاکہہ کی جو تخصیص کی ساتھ تخیر کے اور لحم کی
ساتھ اشتہا کے سو اس مین بلاغت ہے اسلیے کہ بہوکا تو مشتہی ہوتا ہے اور پیٹ بہرا غیر مشتہی بلکہ
وہ مختار ہوتا ہے اسی لیے فاکہہ کو لحم پر مقدم کیا ہے اس باب کی حدیثین اول گزر چکی ہین جمہور نے
وحور عین کو برفع پڑہا ہے ولدان پر عطف کیا ہے یا بر تقدیر مبتدا اسے ونساءہم حور عین یا بتقدیر خبر
کے ولہم حور عین اور کسی نے بجر اکواب پر معطوف کیا ہے زجاج نے کہا کہ جائز ہے کہ جنات پر معطوف
ہو اسے ہم فی جنات وفی حور بر تقدیر مضاف ای وفی معاشرۃ حور قطرب نے کہا کہ معطوف ہی اکواب
پر لیکن حمل کے معنے پر کہا اور اسکا انکار نہین کیا جاتا ہے کہ انپر حورون کو لیے پھرینگے اور ان کی
واسطے اس مین لذت ہوگی نے وحور اعینا منصوب پڑہا ہے بر تقدیر اضمار فعل گویا یون کہا گیا و

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ اور داہنے والے کیسے داہنے والے رہتے بیری کے درختوں کانٹے جہاڑی ہوئوں مین اور کیلے نہ برتہ اور چھاؤں لنبی اور پانی بہایا ہوا اور میوہ بہت نہ ٹوٹتا اور نہ روکا یعنی اُس مین سی کچھہ ٹوٹ نہین چکا اور بچھونے اونچے ہمنے وہ عورتین اُٹھائین ایک اُٹھان پہر کیا انکو کنواریان پیار دلاتیان ایک عمر کیان واسطے داہنے والون کے ہکھا انبوہ ہے پہلون مین اور انبوہ ہے پچھلون مین **ف** حاہنا اور بانوایہ کہ کا غذ اعمال کا جسکے واسطے داہنے مین آیا وہ بہشتی اور بانوی مین آیا وہ دوزخی انتہے **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے جبکہ سابقین کے مآل و انجام کا ذکر کیا اور یہ مقربین ہین تو اصحاب الیمین کے ذکر کا اُن پر عطف کیا یہ ابرار نیکوکار ہین جیسا کہ میمون بن مہران نے کہا کہ اصحاب یمین مرتبے مین مقربین سے دون ہین پس فرمایا اصحاب الیمین کیا ہین اصحاب الیمین کس شے کی طرف ہین اصحاب یمین اور اُنکا کیا حال ہے اور کیسا اُن کا مآل و انجام کا رہے پہر اس کی یہ تفسیر فرمائی فی سدر مخضود ای الذی لاشوک فیہ یعنے بیر کے درختون مین ہین جنمین کانٹے نہین ہین حضرت ابن عباس و عکرمہ و مجاہد و ابو الاحوص و قسامہ بن زہیر و سفر بن بشیر و حسن و قتادہ و عبد اللہ بن کثیر و سدی و ابو حزرہ وغیرہم کا یہی قول ہے ایک لفظ حضرت عباس کا یہ ہے کہ ہو الموقر بالثمر یعنے وہ بیر کا درخت ہے کہ میوہ سے بہاری ہو رہا ہے عکرمہ و مجاہد سے بہی یہ ایک روایت ہے اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے کہ ہم حدیث کیے جاتے تہے کہ وہ موقر ہے جس مین کانٹے نہین ہین ظاہر یہ ہے کہ یہی مراد ہے اور یہ بہی کیونکہ دنیا کے بیر کے درختون مین کانٹے بہت ہوتے ہین اور میوہ کم اور آخرت مین اسکو برعکس ہے کہ ان مین کانٹے نہین ہین اور میوہ اتنا بہت ہے کہ اُس کی اصل کو بہاری کر دیا ہے جیسا کہ حافظ ابو بکر احمد بن سلیمان نجاد نے سلیم بن عامر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہا کرتے تہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ البتہ ہم کو نفع دیتا ہے بدوی لوگون سے اور اُن کو مسائل سے کہا ایک دن ایک بدو آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ جنت مین اللہ نے ایک ایسے درخت کا ذکر کیا ہے جو اپنے صاحب کو ایذا دیتا ہے پس آپ نے فرمایا وہ کیا ہے عرض کیا کہ سدر پس بیشک اُسکے موذی کانٹے ہین تو آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نہین فرماتا ہے فی سدر مخضود اللہ نے اُسکے کانٹے جہاڑ دیے ہین پہر ہر کانٹے کی جگہہ ایک پہل کر دیا ہے پس بیشک وہ اگاتا ہے میوون کو اسکا میوہ شق ہوتا ہے بہتر قسم کے کہانے سے نہیں ہے اُن مین کوئی قسم کہ مشابہ ہو دوسری سے **طریق دیگر** ابو بکر بن ابی داود نے عتبہ بن عبد سلمی سے روایت کیا ہے کہا مین بیٹہا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ کہ ایک اعرابی آیا تو عرض کیا یا رسول

اللہ مین آپکو سنتا ہون کہ آپ ذکر کرتے ہین جنت مین ایک ایسے درخت کا کہ مین نہین جانتا ہون کسی درخت کو کہ
کانٹون مین اُس سے اکثر ہو یعنے طلح تو آپنے فرمایا بیشک اللہ کردیگا اُس کے ہر کانٹے کی جگہہ مین ایک پھل مثل خصیہ
التیس الملبود کی اُس مین ستر قسم کا کھانا ہوگا مشابہ نہ ہوگا دوسرے کے لون کو طلح بہت بڑے درخت ہین جو زمین
حجاز مین ہوتے ہین عضاہ کے درختون سے واحد طلحۃ کا طلح ہے اُن کے کانٹے بہت ہوتے ہین ابن جریر نے بعض حداۃ
کی بیت پڑہی ہے سہ بشّرها دلیلها وقالا ۔ غداً ترين الطلح والجبالا ۔ مجاہد نے کہا منضود یعنے متراکم
الثمر ہے یعنے اس طلح کے پھل تہ بر تہ ہونگے اللہ پاک قریش سے اسکا ذکر کرتا ہے اس لیے کہ وہ وج سے اور اسکی
ظلال سے تعجب کرتے تہے وج کے ساتھ طلح و سدر کے تہے سدی نے کہا منضود مصفوف ہے حضرت ابن عباس نے
کہا کہ وہ طلح مشابہ ہوگا دنیا کے طلح سے لیکن اسکے پھل شہد سے زیادہ شیرین ہونگے جوہری نے کہا کہ طلح ایک
لغت ہے طلع مین حافظ ابن کثیر کہتے ہین ابن ابی حاتم نے بسند خود سدّان کے ایک شیخ سے روایت کیا
ہے کہا مین نے حضرت علی کو سنا وہ کہتے تہے یہ حرف طلع منضود ہے مین کہا طلع منضود پس اس بنا پر یہ سدر کی
صفت سے ہوگا تو گویا سدر کا یہ وصف کیا کہ وہ مخضود ہے منضود وہ ہے جس کے کانٹے نہین ہین اور طلع اُسکا
منضود ہے اور یہ کثرت ہے اُس کے ثمر کی واللہ اعلم حضرت ابو سعید نے کہا کہ طلح منضود موز ہے یعنی کیلے تہ بر تہ خرجہ
ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ و حسن و عکرمہ و قسامہ بن زہیر و قتادہ و ابو حزرہ سے یہی مثل اس کے
مروی ہے اور مجاہد و ابن زید بہی اسی کے قائل ہین اتنا زیادہ کہا ہے کہ اہل یمن موز کا نام طلح رکہتے ہین ابن
جریر نے اس قول کے سوا اور کوئی قول حکایت نہین کیا بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ
جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سایہ مین سو برس چلیگا قطع نہ کریگا اُسکو تم پڑہو اگر چاہو وظل
ممدود و ممدود رواہ مسلم من حدیث الاعرج حافظ ابن کثیر نے اسے معنے مین باختلاف طرق و بعض الفاظ
امام احمد و ابن ابی حاتم و غیرہ سے کئی حدیثین روایت کی ہین پہر کہا ہے کہ فہذا حدیث ثابت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل متواتر مقطوع بصحتہ عند ائمۃ الحدیث النقاد لتعدد طرقہ وقوۃ اسانیدہ وثقۃ رجالہ
شبیب نے عن عکرمہ عن ابن عباس روایت کیا ہے کہ جنت مین درخت ہین کہ وہ بار دار نہونگے اُن سے سایہ
لیا جاویگا رواہ ابن ابی حاتم ضحاک و سدی و ابو حزرہ نے کہا ظل ممدود یعنے وہ منقطع نہ ہوگا جنت مین
نہ سورج ہے نہ گرمی ہے مثل قبل طلوع فجر کے ہے حضرت ابن مسعود نے کہا کہ جنت سجسج ہے جیسا کہ درمیان طلوع
فجر کے طلوع شمس تک ہوتا ہے آیتین اس معنے کی گذر چکی ہین کقولہ تعالے وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا
وقولہ تعالے أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا وقولہ تعالے فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ان کے سوا اور آیات ہین ثوری
نے ماء مسکوب کی تفسیر مین کہا ہے کہ پانی جاری ہوگا غیر اخدود مین یعنے گڑہے مین نہ بہیگا جیسا کہ دنیا مین ہے

قولہ تعالیٰ کیہا انہار من ماء غیر آسن کی تفسیر پر پوری طرح کلام گذرچکا ہے یہان اُسکے دوبارہ ذکر کرنے سے غنی
ہے قولہ تعالیٰ وفاکہۃ کثیرۃ الآیہ یعنے انکی پاس بہت سے میوے ہین قسم قسم کے جو نکسی آنکہ نے دیکہے نکسی کان
نے سُنے نکسی بشر کو دل پر اُن کا خطرہ گذرا کما قال تعالیٰ کُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا
هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنے شکل تو شکل کے مشابہ لیکن مزہ اور ہوگا صحیحین
مین سدرۃ المنتہیٰ کے ذکر مین ہی لیس نامگاہ پتے اُسکے مثل کانون ہاتہی کے ہین اور بیر اُسکے مثل مشکون ہجر کی
نیز ان مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی لوگون
نے آپ کے ساتہہ پہر نماز کا ذکر کیا اور اُس مین ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے آپ کو دیکہا کہ آپ
نے ہاتہہ بڑہا کے کوئی چیز لی اپنی اس جگہہ مین پہر ہمنے آپ کو دیکہا کہ آپ پیچہے ہٹ آئے فرمایا بیشک
مین نے جنت کو دیکہا پہر مین نے اُس سے ایک خوشہ لیا اور اگر مین اسکو لی لیتا تو البتہ تم اُس سے کہاتے
جب تک کہ دنیا باقی رہتی پہر حضرت جابر کی حدیث بروایت ابو یعلے ذکر کی ہے وہ بہی اسی کی مثل ہے الفاظ
کا تفاوت ہے پہر کہا ہے وروی مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر بنحوہ عتبہ بن عبد سلمی کہتے ہین کہ ایک
اعرابی آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپ سے حوض کا پوچہا اور جنت کا ذکر کیا پہر اس اعرابی نے
عرض کیا کہ اس مین فاکہہ ہے آپنے فرمایا ہان اور اُس مین ایک درخت ہے وہ طوبیٰ پکارا جاتا ہے پہر کوئی شے
ذکر کی مین نہین جانتا ہون وہ کیا ہے اعرابی نے کہا ہماری زمین کے کونسے درخت سے مشابہ ہے فرمایا وہ
مشابہ نہین ہے کسی شے کی تیری زمین کے درختون سے پہر آپنے فرمایا اتیت الشام یعنے تو ملک شام کو گیا ہے کہا
نہین فرمایا وہ مشابہ ہے ایک درخت کے جو شام مین ہے وہ جوزہ پکارا جاتا ہے اُگتا ہے ایک تنے پر اور منفرش ہوتا
ہے اعلیٰ اسکا عرض کیا خوشے کی بڑائی کیا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ واسطے غراب ابقع کے اور سست نہ ہو کہا
کیا بڑائی ہے اُسکی اصل کی فرمایا اگر کوچ کرتا جذعہ تیرے گہر والون کے اونٹون مین تو احاطہ نہ کرتا اسکی
اصل کا یہانتک کہ اُسکی قوت منکسر ہوجاتی بوڑہا ہو کر کہا اُس مین انگور ہین فرمایا ہان کہا پہر دانے کی
بڑائی کیا ہے فرمایا کیا ذبح کیا ہے تیرے باپ نے کبہی کوئی بڑا بکرا اپنی بکریون مین سے کہا ہان فرمایا پہر
اسکی کہال اتاری پہر اُسے تیری مان کو دیا پہر کہا کہ ہمارے واسطے اس سے ایک ڈول بنا کہا ہان اعرابی
نے کہا پس بیشک وہ دانہ البتہ سیر کردیگا مجہ کو اور تیرے گہر والون کو فرمایا ہان وعامۃ عشیرتک یعنے اور
تیرے ساری کنبے کو اخرجہ الامام احمد لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ یعنے وہ منقطع نہ ہونگے سردی مین نہ
گرمی مین بلکہ اُس کے پہل ہمیشہ دائم و مستمر رہین گے جب کبہی طلب کرینگے تو پائین گے اللہ پاک کی قدرت
سے کوئی شے اُنپر متابی نہ کریگی قتادہ نے کہا نہ روکے اُنکو اُن کے تناول سے کوئی لکڑی نہ کانٹا نہ دوری

حدیث شریف مین اول گذر چکا ہے کہ جس وقت مردے لیگا پہل کو تو اسکی جگہہ دوسرا عود کریگا وفرش
مرفوعة ای عالیة وطیبة ناعمة یعنے بچھونے بلند زرہ حضرت ابو سعید نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ
بلندی ان کی ایسی ہے جیسے درمیان آسمان وزمین کے ہے اور انکے مابین کی راہ پانسو برس کی ہے رواہ النسائی
والبو عیسے الترمذی پہر ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسکو نہین پہچانتے ہین مگر رشدین ابن سعد
کے حدیث سے کہا اور بعض اہل معانی نے کہا ہے معنے اس حدیث کے بلند ہونا فرش کا ہے درجات مین اور
دوری مابین دو درجون کی ویسی ہے جیسے درمیان آسمان وزمین کے ہے حضرت حسن سے مروی ہے کہ اہل
جنت مین کے مردکے بچھونے کی بلندی اسی برس کی راہ ہے رواہ ابن ابی حاتم انا انشانٰہن
مین ضمیر راجع ہے طرف عورتون کے حالانکہ اول انکا ذکر نہین ہوا ہے لیکن چونکہ سیاق کلام یعنے
فرش کا ذکر دال ہے ان عورتون پر جن سے ان مین مصاحبت کی جائیگی اسلیے اسی پر اکتفا کیا ان کے ذکر
سے اور ضمیر ان کی طرف راجع ہوگی جس طرح کہتے توارت بالحجاب مین ضمیر شمس کی طرف راجع ہے مفسرین
کے دو قولون مین سے مشہور قول یہی ہے اخفش نے کہا کہ انشانٰہن کی ضمیر عورتون کی طرف راجع ہے اور
اس سے قبل انکا مذکور نہین ہو مطلب یہ ہے کہ ایسا ہوا کرتا ہے کوئی بعید بات نہین ہے ان کا ذکر سیاق
سے معلوم ہوتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ حور عین الایہ مین ان کا ذکر ہو چکا ہے بالجملہ مطلب یہ ہے کہ پہر کر دیا ہم
نے ان عورتون کو کنواریان دوسری اٹھان مین بعد اسکے کہ وہ ثیبہ بڑھیان ہو چکی تھین ان کی آنکھون
سے کیچ بہتا تہا اب وہ جوان کنواری پاکیزہ ہوگئین عرباً یعنے پیار دلاتیان اپنے خاوندون کو ساتھہ
شیرین کلامی ولطیفہ گوئی وبذلہ سنجی نمکین باتون کے بعض نے کہا عرب بمعنے غنجات ہے یعنے ناز
وکرشمہ وادا کرنے والیان حضرت انس مرفوعاً کہتے ہین انشارھن اللاتی کن فی الدنیا عمشا رمصا یعنے وہ عورتین
بڑہیا تھین دنیا مین چندہی ضعیف البصر جن کی آنکھون سے کیچ بہتی تہی رواہ موسی بن عبیدۃ الربذی
عن یزید الرقاشی عنہ اخرجہ الترمذی وابن جریر وابن ابی حاتم ثم قال الترمذی غریب وموسی ویزید ضعیفان
سلمہ بن یزید مرفوعاً کہتے ہین کہ مراد وہ ثیب وابکار عورتین ہین جو دنیا مین تھین اخرجہ ابن ابی حاتم
حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک بڑہیا آئی تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا فرمائین کہ وہ مجہے
جنت مین داخل کرے تو آپنے فرمایا او فلان کی مان جنت مین کوئی بڑہیا نہ داخل ہوگی راوی نے کہا پہر
اس نے پیٹھہ پہیری روتی ہوئی آپ نے فرمایا اسے خبر دو کہ بے شک وہ اس مین داخل نہ ہوگی اس حال
مین کہ بڑہیا ہو بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے انا انشانٰہن الایہ رواہ عبد بن حمید وہکذا رواہ الترمذی
فی الشمائل عن عبد بن حمید حضرت ام سلمہ مرفوعاً کہتے ہین یعنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے خبر

ثم کذا قال لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن ابی الہیثم ... وکذا رواہ ... عن ... ابن ابی حاتم ... من روایۃ ابن وہب عن عمرو بن الحارث ... ابن ابی حاتم عن ... عن ابن وہب

واخرجہ ایضا فی صفۃ الجنۃ من حدیث حرملۃ عن ابن وہب بمثلہ ورواہ الامام احمد عن حسن ابن موسی عن ابن لہیعۃ حدثنا دراج فذکرہ کذا فی ابن کثیر ۱۲ منہ

دین اللہ تعالی کے قول کی کہ حور عین سے آپنے فرمایا حور بعض یعنی گوریان ہین عین ضخام العیون یعنی بڑی بڑی آنکھون
والیان ہین شعر الحوراء بمنزلة جناح النسر یعنے انکے پلکون کے بال ایسے ہین جیسے گِدھ کے پر ہین مین نے کہا آپ
مجھے خبر دین اللہ تعالی کے قول کی کامثال اللؤلؤ المکنون فرمایا صفائی انکی اُن موتیون کی صفائی ہے
جو کہ سیپیون مین ہین جن کو ہاتھون نے نہین چھوا ہے مین نے کہا آپ مجھے خبر دین اُسکے قول کی فیہن خیرات
حسان فرمایا خیرات الاخلاق حسان الوجه یعنے خوش اخلاق خوبصورت مین نے کہا آپ مجھے خبر دین اس
کے قول کی کانہن بیض مکنون فرمایا رقت اُن کی مثل رقت اُس جھلی کے ہے جو انڈے کے اندر ہے
جو کہ چھلکے سے لگی ہوتی ہے اور وہ جھلی غرقی ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین اُسکے قول کی
عربا اترابا فرمایا یہ وہ عورتین ہین جو قبض کی گئین دار دنیا مین بڑھیان رمص شمط یعنے آنکھون سے کیچ
بہتیان کرٹے بالون والیان اللہ نے انکو پیدا کیا بعد بڑھاپے کے پھر ان کو کردیا کنواریان عربا متعشقات
محببات یعنے خاوندون سے عشق و محبت رکھنے والیان اترابا علی میلاد واحد یعنی ایک عمر کی مین نے کہا یا
رسول اللہ دنیا کی عورتین افضل ہین یا حور عین فرمایا بلکہ دنیا کی عورتین افضل ہین حور عین سے مثل فضل
ابرے کے استر پر مین نے کہا یا رسول اللہ کس سبب سے ہے فرمایا یہ سبب انکی نماز کے اور انکے روزے کے اللہ
انکو پوجنے کے اللہ عزوجل کو پہنا دیا اللہ نے انکے چہرون کو نور اور انکے جسمون کو حریر گورے رنگ کی سبز بیاج
صفر الحلی یعنے سنہری زیور والیان عود دان انکے موتی اور کنگھیان انکی سونا کہین گی نحن الخالدات
فلا نموت ابدا ونحن الناعمات فلا نباس ابدا + ونحن المقیمات فلا نظعن ابدا + ونحن
الراضیات فلا نسخط ابدا + طوبی لمن کنا له وکان لنا یعنے کہا یا رسول اللہ ہم مین عورت دو
خاوند کرتی ہے اور تین اور چار پھر مرے گی تو جنت مین داخل ہوگی اور وہ داخل ہونگے اُس کے ساتھ اُسکا خاوند
کون ہوگا فرمایا اے ام سلمہ بیشک وہ اختیار دیجاے گی تو وہ اختیار کریگی اُسکو جو کہ سب سے بڑھکر نیک خلق
ہوگا پس کہے گی یا رب یہ تھا خوب تر خلق مین ساتھ میرے سو تو میرا اس سے جوڑا کردے اے ام سلمہ حسن خلق دنیا
و آخرت کی خیر لے گیا اخرجه ابو القاسم الطبرانی [illegible] صور کی حدیث طویل جو مشہور ہے مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شفاعت کرینگے واسطے سب مومنون کے جنت کے داخل مین تو اللہ تعالی فرمائیگا مقرر مین نے تیری شفاعت
قبول کی اور مین نے اذن دیا واسطے انکے انکے داخل ہونے پس آپ فرماتے تھے قسم ہے اُسکی جسنے مجھکو حق کے ساتھ بھیجا
نہین ہو تم دنیا مین زیادہ تر پہچاننے والے اپنی بیبیون کو اور اپنے گھرون کو اہل جنت سے اپنی بیبیون کو اور اپنے
مسکنون کو پس داخل ہوگا مرد ان مین کا بہتر بیبیون پر منجملہ ان کے جنکو اللہ انشا کریگا اور دو بیبیون پر اولاد
آدم سے انکو فضیلت ہے اُن پر جنکو اللہ نے انشا کیا بسبب اُن کو عبادت کرنے کے اللہ کو دنیا مین داخل ہوگا

آن ہین کی پہلی بی بی سرخ یاقوت کی بالاخانے مین ایک تخت پر سونے کے موتیون سے جڑا ہوا اُس پر ستر بچھونے سندس
و استبرق کے سواے بیشک وہ البتہ رکھیگا اپنا ہاتھ درمیان اُسکے دونون شانون کے پہر نظر کریگا اپنے ہاتھ
کی طرف اُس کے سینے سے اسکے لباس و جلد و گوشت کو رسے اور بیشک وہ البتہ نظر کریگا اسکی پنڈلی
کے گودے کی طرف جیسا کہ نظر کرتا ہے ایک تمہارا طرف شیشے کے یاقوت کی نلکی مین جگر اسکا یعنے مرد کا واسطے
اُس کی بی بی کے ایک آئینہ ہے یعنے اور جگر اس بی بی کا واسطے اسکے خاوند کے ایک آئینہ ہے پس
اسی اثنا مین کہ خاوند بی بی کی پاس ہوگا نہ خاوند بی بی سے ملول ہوگا اور نہ بی بی خاوند سے اور نہ آئیگا اُس کے
پاس کسی جابنگر پائیگا اسکو کنواری سست نہ پڑیگا ذکر اُسکا اور درد مند ہوگی اسکی قبل مگر بیشک شان یہ ہے
کہ نہین تو لاتیگی پھر اس اثنا کہ وہ ایسا ہوگا کہ ناگاہ یہ ندا کیجائیگی بے شک ہم نے مقرر پہچان لیا کہ نہ تو ملول
ہوتا ہے اور نہ وہ ملول ہوتی ہے مگر تیری واسطے بیبیان ہین سوا اس کے تو وہ نکلیگا پہر اُنکے پاس آئیگا
ایک ایک کرکے جب کبھی کسی ایک کی پاس آویگا تو وہ کہے گی واللہ نہین ہے جنت مین کوئی شے حسین تر تجہ
سے اور نہین ہے جنت مین کوئی شے محبوب تر مجہ کو تجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کیا ہم وطی کرینگے جنت مین فرمایا ہان قسم ہے اُسکی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے دحما دحما
جب وہ اُس سے کہڑا ہوجائیگا تو وہ رجوع کر آئیگی پاک صاف کنواری ہوکر حضرت ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہین
کہ اہل جنت جب اپنی عورتون سے جماع کر چکین گے تو وہ پہر کنواریان ہوجاوینگی رواہ الطبرانی حضرت انس مرفوعا
کہتے ہین کہ دیا جائیگا مومن جنت مین ایسی اور ایسی قوت عورتون مین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وہ اس
کی طاقت رکھیگا فرمایا عطا کیا جائیگا سو کے قوت اخرجہ ابو داود الطیالسی و رواہ الترمذی من حدیث ابی داود
و قال صحیح غریب حضرت ابو ہریرہ کہتے ہین عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہم پہونچین گے اپنی عورتون کی طرف جنت
مین فرمایا بیشک مرد البتہ پہونچیگا دن بہر مین طرف سو کنواریون کی اخرجہ ابو القاسم الطبرانی عن محمد بن سیرین
عنہ حافظ ابو عبد اللہ مقدسی نے کہا یہ حدیث میری نزدیک صحیح کی شرط پر ہے واللہ اعلم عربا کی تفسیر مین
سعید بن جبیر کا لفظ حضرت ابن عباس رضی سے یہ ہے ای متحببات الی ازواجہن الم تر الی الناقة الضبعة ہی کذلک
یعنے خاوندون کو خوب چاہنے والیان ہونگی اُن کی سخت آرزومند ہونگی کیا تو نے نہین دیکھا اونٹنی کو
جو سخت آرزومند نر کی ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہونگی ضحاک کا لفظ اُن سے یہ ہے العرب العواشق لازواجہن و
ازواجہن لہن عاشقون یعنے وہ خاوندون کی عاشق ہونگی اور اُنکے خاوند اُن کے عاشق عبد اللہ بن
سرجس و مجاہد و عکرمہ و ابو العالیہ و یحیی بن ابی کثیر و عطیہ و حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے بہی اسی طرح
کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس سے عرب کا پوچھا تو فرمایا کہ وہ ملقہ ہے

واسطے خاوند کی عکرمہ نے کہا وہ غنجہ ہے دوسرا لفظ انکا شکلہ ہے صالح بن حسان نے عبداللہ بن بریدہ سے
روایت کیا ہے کہا کہ عرب شکلہ ہے اہل مکہ کے لغت میں اور غنجہ اہل مدینہ کی لغت میں تمیم بن حذلم نے کہا
وہ حسن التبعل ہے زید بن اسلم اور انکے فرزند عبدالرحمن نے کہا کہ حسنات الکلام ہیں یعنے اچھی اچھی باتیں
کرینگی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلام ان کا
عربی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم اترابا ضحاک کا لفظ حضرت ابن عباس سے فی سن واحدۃ ثلاث وثلاثین
سنۃ یعنی ایک سن کی ہونگی ۳۳ سال کی مجاہد نے کہا المستویات یعنے برابر ہونگی دوسرا لفظ انکا
امثال ہے عطیہ کا لفظ اقران ہے سدی نے کہا کہ اخلاق میں برابر ہونگی آپس میں بہنا پا رکھتی ہونگی
باہم ان میں نہ تباغض ہوگا نہ تحاسد یعنی ویسی نہ ہونگی جیسی سوتین آپس میں دشمنی رکھتی ہیں حضرت
حسن و محمد نے کہا کہ برابر سن کی ہونگی باہم سب الفت رکھینگی اور سب کھیلینگی اخرجہ ابن ابی حاتم
حضرت علی سے مرفوعا مروی کہ بے شک جنت میں البتہ ایک جگہ ہے جمع ہونے کی واسطے حورعین کے
ایسی آوازیں بلند کرینگی کہ خلائق نے ویسی نہ سنی ہونگی فرمایا وہ کہینگی نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَ
نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ ۔ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ ۔ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ ۔ اخرجہ
الترمذی ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حضرت انس مرفوعا کہتے ہیں کہ بیشک حورعین البتہ گائینگی
جنت میں کہینگی نَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ خُبِئْنَا لِاَزْوَاجٍ كِرَامٍ رَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ يَعْلٰى دوسرا
لفظ حضرت انس کا مرفوعا یہ ہے کہ حورعین جنت میں گائینگی نحن الجواری الحسان خلقنا لازواج کرام
قولہ تعالے لاصحاب الیمین یعنے وہ عورتیں پیدا کی گئیں یا رکھ چھوڑی گئیں یا جوڑا بنائی گئیں
واسطے اصحاب یمین کے ظاہر تر یہ ہے کہ انا انشأناھن الآیہ سے متعلق ہے پس تقدیر یہ ہے انا انشأناھن
لاصحاب الیمین یعنے انشا کیا ہم نے انکا واسطے اصحاب یمین کے یہ توجیہ ابن جریر کی ہے حکایت
حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ تعالے سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی پھر میں بیٹھا دعا کرتا
تھا اور سردی سخت تھی تو میں دعا کرنے لگا ایک ہاتھ سے پھر مجھے میری آنکھ نے پکڑا تو سو رہا پس میں نے
ایک حور دیکھی کہ ویسی نہیں دیکھی گئی اور وہ کہہ رہی ہے اے ابو سلیمان کیا تو دعا کرتا ہے ایک ہاتھ سے
اور میں غذا دیجاتی ہوں واسطے تیرے نعیم میں پانسو برس سے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ بھی احتمال ہے
کہ اصحاب الیمین اپنے ماقبل سے متعلق ہو یعنے اترابا لاصحاب الیمین یعنے وہ ہم عمر ہونگی اصحاب الیمین کی
جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا مروی ہے اول زمرہ جو جنت میں داخل ہونگے ماہ شب چہار دہم کی صورت پر
ہونگے اور وہ لوگ جو انکے متصل ہونگے روشنی پر سخت روشن تارے کی آسمان میں اندھری روشن ہونگے

پیشاب نہ کرینگی پاخانہ نہ پہرینگی تہوکین گی نہین اور نہ ناک سنکین گی کنگہیان اُنکی سونا ہے اور پسینا اُن کا مشک ہے اور عود دان اُنکے اُتوہ ہی یعنے عود اخلاق اُنکے ایک مرد کے خلق پر ہونگے اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹہ گز آسمان مین یعنے طول مین اخرجہ البخاری و مسلم حضرت ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین داخل ہونگے اہل جنت جنت مین جرداً مرداً بیضاً جعاداً مکحلین ابناء ثلاث و ثلاثین وہم علے خلق آدم ستون ذراعا فی عرض سبعۃ اذرع یعنے ان کے بدن پر بال نہ ہونگے اور نہ چہرے پر گوری قوی شرمگین چشم ہونگی ۳۳ سال کی عمر کی اور وہ حضرت آدم کی خلق پر ہونگی ساٹہ گز کے سات گز کے عرض مین حضرت معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہین یدخل اہل الجنۃ الجنۃ جرداً مرداً مکحلین بنی ثلاث و ثلاثین سنۃ رواہ الترمذی من حدیث ابی داؤد الطیالسی بسندہ ثم قال حسن غریب حضرت ابوسعید مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی مرا اہل جنت مین سے چہوٹا یا بڑا وہ ردکیے جائینگے ۳۳ برس کی عمر کے جنت مین زیادہ نہ ہونگے اُسپر کبہی اور یہی طرح اہل نار رواہ ابن وہب بسندہ حضرت انس مرفوعا کہتے ہین یدخل اہل الجنۃ الجنۃ علے طول آدم ستین ذراعا بذراع الملک علے حسن یوسف و علی میلاد عیسے ثلاث و ثلاثین سنۃ و علی لسان محمد جرد مرد مکحلون رواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ حضرت انس کا مرفوعا یہ ہے کہ بہیجے جائینگے اہل جنت جنت مین آدم کی صورت پر ۳۳ برس کی میلاد مین جرد مرد مکحل ہوکر پہر اُنکو لے جاینگے ایک درخت کی طرف جنت مین پہر وہ اُس سے پہنائے جائینگے پرانے نہ پڑینگے کپڑے اُن کے اور فنا نہ ہوگی جوانی اُنکی اخرجہ ابوبکر بن ابی داؤد و ثلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین حافظ ابن کثیر نے بیان ایک حدیث طویل بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ذکر کی ہے جس مین انبیا اور انکی امتون کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گذرنے کا ذکر ہے بعد اُسکے کہا ہے کہ صحاح وغیرہ مین اس حدیث کے بہت طریق ہین سوا اس کے حضرت ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے کہ دونون جمیعا میری امت سے ہین اخرجہ ابن جریر ف اصحاب الیمین مبتدا ہے اور جملہ ما اصحاب الیمین خبر ہے اس مین جو تعظیم و تفخیم ہے اُس کا بیان اول گذر چکا ہے اور فی سدر مخضود خبر ثانی ہے یا خبر ہے مبتدا محذوف کی اسے ہم ظرفیت سے مقصود مبالغہ ہے تنعم مین اور اُس سے نفع لینے مین یعنے اصحاب یمین سدر وغیرہ اشیا جنت سے غایت درجہ کا نفع لیتے ہین گویا یہ سب اشیا ظرف ہین اور وہ مظروف سدر ایک نوع ہے درختون مین سے کہتے ہین پہل اُسکے مشکون سے زیادہ ہین اُسکے پہل کو نبق کہتے ہین یعنے بیر مخضود وہ ہے جسکے کانٹے قطع کیے گئے سو اُس مین کانٹے نہین ہین اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ طلح اس آیت مین کیلے کے درخت مین ایک جماعت نے کہا کہ کیلے کے درخت نہین ہین لیکن وہ تو یہی طلح معروف ہی جو کہ اعظم اشجار عرب ہے فراء اور ابو عبیدہ نے کہا کہ طلح بڑے بڑے درخت ہین انکے کانٹے ہوتے ہین کسی نے کہا کہ

طلح درخت ہین اُنکا سایہ یا بد وطیب ہوتا ہے زجاج نے کہا کہ طلح ام غیلان ہے یعنے ببول کا درخت اور اُس کے
پھول طیب ہوتی ہین سو وہ خطاب کیے گئے اور وعدہ دیے گیے ویسی شے کے ساتھ جسکو وہ محبوب رکھتے ہین لیکن اسکی
فضیلت اس شی پر جو دنیا مین ہے ویسی ہے جیسی جنت مین کی ساری چیزون کو دنیا کی اشیا پر فضیلت ہے کہا
او جائز ہے کہ طلح جنت مین ہو اور اُسکے کانٹے دور کر دیے گئے ہون سدی نے ویسا کہا ہے جیسا کہ حضرت ابن
عباس نے فرمایا ہے جسکا ذکر اول ہو چکا ہے اور منضود وہ متراکب ہے جسکا اول و آخر و اسفل و اعلے تہ بر تہ کیا گیا
ہے ساتھ میوی کے اُسکے تنے کھلے ہوئے نہین ہین یعنے نیچے سے اوپر تک میوی سے لدا ہوا ہے مسروق
نے کہا کہ جنت کے درخت اپنی جڑون سے ٹہنیون تک نضید ہین سب کے سب میوے ہین جب کبھی تو کوئی
میوہ لیگا تو اُس سے خوب تر اسکی جگہ عود کر آئے گا نہین ہے کوئی شے جنت کے میوون سے غلاف مین
مثل دنیا کے میوون کے جیسے باقلا و جوز اور مثل اُنکی بلکہ وہ تو سب کے سب ماکول و مشروب و مشموم و منظور
الیہ ہین **ظل ممدود** یعنے سایہ دائم و باقی رہنے والا نہ وہ زائل ہوگا نہ اُسے سورج مٹائیگا جس طرح
کہ اہل دنیا کا سایہ زائل ہو جاتا ہے ممتد و منبسط رہیگا جیسا کہ ما بین طلوع فجر و طلوع شمس کا سایہ ہوتا
ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ ہر شے طویل جو منقطع نہین ہوتی ہے عرب لوگ اسکو ممدود کہتے ہین اسی باب
سے قولہ تعالے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ہے جنت سب کی سب ایک ایسا سایہ ہے کہ اُس کے
ساتھ سورج نہین ہے ربیع بن انس نے کہا کہ مراد سایہ عرش ہے **ماء مسکوب** یعنے آب ریزیدہ و
جاری کہ رات اور دن بہتا رہیگا جہان کہین وہ جا بین گے اُن سے منقطع نہ ہوگا پس وہ مسکوب ہے یعنے
پاک اسکو بہائیگا اُسکے مجاری ہین اصل سکب کی صب ہے یعنے ریختن یقال سکبہ سکبا ای صبہ یعنے وہ
جاری ہے بلا حد و بلا حد مطلب یہ ہے کہ وہ گڑھے مین نہ بہیگا جیسے دنیا کا پانی بہتا ہے **وفاکھۃ کثیرۃ**
یعنے اور قسم قسم کے بہت سے میوون مین ہین **لا مقطوعۃ** نعت ہے فاکہہ کی اور حرف لا نفی کا ہے
جیسے کہتے ہو کہ مررت برجل لا طویل ولا قصیر اور اسی لیے اسکی تکرار لازم ہوئی ہے یعنے ایسے میوے کہ
وہ قطع کیے ہوئے نہین ہین کسی وقت مین اوقات سے جسطرح کہ دنیا کے فواکہ منقطع ہو جاتے ہین بعض
اوقات مین **ولا ممنوعۃ** یعنے اور ایسے میوے کہ وہ منع نہین کیے گئے ہین روکتے نہین ہین اُس شخص سے
جو اُنکا ارادہ کرے کسی وقت مین کسی صفت پر چاہے بلکہ وہ تو طیار رکھے گئے ہین اُسکے لیے جہان کا ارادہ
کرے درمیان اُسکے اور اُن کے کوئی حائل نہین ہوتا ہے قیمت ہو یا دیوار یا دروازہ یا سیڑہی یا دوری
اللہ پاک نے فرمایا ہے وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ابن قتیبہ نے کہا یعنے انپر روک نہین کی گئی ہے جیسے
دنیا مین باغون پر روک کی جاتی ہے **وفرش مرفوعۃ** یعنے اور بچھونون مین ہین ایسے بچھونے کہ بعض

بعض کے اوپر مرفوع ہین یا تختون پر مرفوع ہین کسی نے کہا کہ یہان فرش کنایہ ہے اُن عورتون سے جو جنت مین
ہین ارتفاع اُنکا یہ ہے کہ وہ تختون پر ہین یا یہ کہ حسن و کمال مین اُنکی قدرین اور مرتبے مرتفع و بلند ہین انا
انشأناہن انشاء یعنے ہم نے اُنکی انشا و ایجاد کی ایجاد کرنے کر کہا ہے کہ یہ حور عین ہین اللہ پاک
نے اُن کو انشا و ایجاد کیا ولادت اُنپر واقع نہین ہوئی اور نہ کوئی خلق اُنپر سابق ہوئی یہ حضرت آدم
علیہ السلام کی اولاد سے نہین ہین بلکہ اختراع کی ہوئی نو پیدا شدہ ہین ابو عبیدہ وغیرہ اسی قول پہ
چلے ہین کسی نے کہا کہ بنی آدم کی عورتین مراد ہین معنے یہ ہین کہ اللہ پاک نے موت کی بعد حال شباب
کی طرف اُنکا اعادہ کر دیا یعنے اللہ تعالی قیامت مین دنیا کی عورتون کو ایک نئی خلق کر کے پیدا کریگا
بغیر توسط ولادت کے یہ پیدا کرنا ایسا ہوگا جو دوام و بقا کی مناسب ہے اور یہ اسکو مستلزم ہے کہ کامل
خلق ہو جسمی قوتین پوری ہون اور نقص کی علامت دور ہو جسطرح کہ حور عین اسی طور پر پیدا کی گئی ہین
بالجملہ اگرچہ عورتون کا ذکر اول نہین گذرا ہے لیکن وہ اصحاب الیمین مین داخل ہین اور جس نے یہ کہا
ہے کہ فرش مرفوعہ کنایہ ہے عورتون سے تو اب مرجع ضمیر کا ظاہر ہے فجعلناہن ابکارا یعنے
پھر کر دیا ہم نے اُنکو ابکار نہین چھوا اُنکو کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے حضرت ابن عباس
نے فرمایا کہ ابکار عذاری ہین یعنے کنواریان جب کبھی اُنکے خاوند اُنکے پاس آوینگے تو اُنکو کنواریان
پاوینگے ازالہ بکارت کا اُنکو کچھ درد حاصل نہ ہوگا عربا اترابا عرب جمع ہے عروب کی یعنے اپنے خاوند
کی چاہنے والی اُس سے اچھا بناؤ رکھنے والی مبرد نے کہا کہ اپنے خاوند کی عاشق جمہور نے عرب کو
بضم عین و راء پڑھا ہے اور حمزہ وغیرہ نے باسکان راء یہ دو لغت ہین فعول کی جمع مین اور یہ دونون
قراءتین سبعیہ ہین اتراب جمع ہے ترب کی ترب وہ ہے جو سن مین اتنا مساوی ہو اس لیے
کہ ایک وقت مین دونون کی جلد کو خاک چھوتی ہے ہمسن ہونا زیادہ تر موکد ہوتا ہے باہم الفت ہونے
مین ترب اُن اسمون مین سے ہے جو کہ اضافت سے معرفہ نہین بنتے ہین کیونکہ صفت کے معنے مین ہے
کہ تربک کے معنے مساویک ہین اسی کی مثل خدنک ہے کیونکہ صاحبک کے معنے مین ہے عورتون مین
تو اتراب بولا جاتا ہے اور مردون مین اقران لاصحاب الیمین متعلق ہے انشأناہن سے یا جعلناہن
یا اتراب سے یعنے ہمنے اُن کو انشا کیا یا پیدا کیا واسطے اصحاب یمین کے یا وہ اُنکے مساوی ہین
سن مین یا خبر ہے مبتدای محذوف کی ای ہن لاصحاب الیمین یا ہذا الذی ذکر لہم ثلۃ من الاولین
وثلۃ من الآخرین یہ راجع ہے طرف قولہ تعالے واصحاب الیمین الآیہ کی اسے ہم ثلۃ الخ تفسیر ثلۃ مین
تفسیر السابقین گذر چکی ہے معنے یہ ہین کہ اصحاب یمین ایک جماعت ہین یا ایک امت یا ایک فرقہ یا ایک

ع [illegible]

قطعہ ہین اولین سے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہین اور ایک جماعت یا ایک امت یا ایک فرقہ یا ایک قطعہ ہین آخرین سے اور یہ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین ابو العالیہ وغیرہ نے کہا ایک ثلۃ اولین سے یا ہین یعنے کہ اس امت کی سابقین سے اور ایک ثلۃ آخرین سے یا ہین یعنے کہ اس امت کے آخر سے ابو بکرہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جمیع ثلتین اس امت سے ہین اخرجہ مسدد وغیرہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے ہما جمیعًا من ہذہ الامۃ حضرت ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے ہما جمیعًا من امتی اخرجہ عبد بن حمید وغیرہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے الثلتان جمیعًا من ہذہ الامۃ ابو العالیہ وغیرہ بھی اسی کے قائل ہین اور یہی زجاج کا مختار ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس سے قبل وقلیل من الاٰخرین کیون فرمایا پھر یہان ثلۃ من الاٰخرین کہا تو کہین گے کہ وہ تو سابقین اولین مین سے اور آخرین مین سے جو اُنکے ساتھ لاحق ہونگے وہ قلیل ہین اور یہ اصحاب یمین مین سے ہے اور یہ اولین و آخرین دونون مین سے کثیر ہونگے پھر جب اللہ پاک اُس شے کے بیان سے فارغ ہوا جو کہ اصحاب یمین کے واسطے طیار کی گئی ہے تو اس شے کا ذکر شروع کیا جو کہ اصحاب شمال کے لیے مہیا کی گئی ہے پس فرمایا وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۝ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ ۝ وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۝ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّھَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِئُوْنَ مِنْھَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْہِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْھِیْمِ ۝ ھٰذَا نُزُلُھُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ اور بائین والے کیسے بائین والے آنچ کی بھاپ مین اور جلتے پانی مین اور چھاؤن مین دھوئین کی نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ اور ضد کرتے تھے اُس بڑے گناہ پر اور تھے کہتے جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اُٹھانا ہے کیا ہمارے باپ دادون کو بھی لگلے تو کہہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے ہین دن مقرر کے وقت پر پھر تم جو ہو اے بہکے ہوؤ جھٹلانے والو البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینڈھے سے پھر بھر و گے اس سے پیٹ پھر پیو گے اسپر ایک جلتا پانی جیسے پیوین اونٹ تونسے یہ مہمانی ہے اُنکی انصاف کے دن انتہے **ف** شمال و مشامہ کے ایک معنے ہین اصحاب الشمال مبتدا ہے اور ما اصحاب الشمال خبر اول اور فی سموم وحمیم خبر ثانی یا خبر ہے مبتدا محذوف کی اے ہم یعنے بائین والے یعنے وہ کس شئے مین ہین پھر اسکی تفسیر فرمائی کہ وہ سموم وحمیم مین ہین سموم ہوائے گرم ہے یا آگ کی گرمی کسی نے کہا وہ گرم ہوا ہے جو کہ بدن کے مسام مین گھستی ہے حمیم وہ گرم پانی ہے جس کی گرمی

له یعنی مجاہد وعطاء ابن ابی رباح وضحاک ۱۲ ... وغیرہ ۱۲ ... قال ... ۱۲

شدید دہوان دونون کا بیان گذرچکا ہے یحموم یفعول کا وزن ہی احم سے احم بمعنے اسود ہے جب کوئی شی
سخت سیاہ ہوتی ہے تو عرب لوگ اسکو اسود یحموم کہتے ہین معنے یہ ہین کہ دوزخی لوگ گہبراکر جائینگے
طرف سایہ کے تو اسکو پائینگے ایک سایہ نہایت سیاہ جہنم کے دہوئین کا کسی نے کہا یحموم ماخوذ ہے
حمم سے حمم کہتے ہین اُس چربی کو جو کہ آگ کے جلانے سے سیاہ پڑجاتی ہے کسی نے کہا کہ ماخوذ ہے حمم
سے یعنے کوئلا اور راکہ ضحاک نے کہا کہ آگ سیاہ ہے اور اُسکے لوگ کالے ہین اور ہر شے جو اس مین ہے
وہ سیاہ ہی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یحموم و دخان اسود ہی ایک لفظ ہین دخان جہنم ہے تیسیر القطاطل الدخان
ہے اسی طرح مجاہدؒ وغیرہ نے بہی کہا ہی کسی نے کہا ایک وادی ہے جہنم مین یا ایک نام ہے نار کے نامون سے
لیکن ظاہر تر قول یہی ہے کہ یحموم سخت سیاہ دہوان ہی یہ آیت مثل اس آیت کے ہے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ پہر اللہ پاک نے اُس ظل کا یہ وصف بیان فرمایا لا
بارد ولا کریم یعنے یہ سایہ اُن سایون کی مثل نہین ہے جو کہ سرد ہوتے ہین بلکہ یہ تو گرم و ضرر رسان ہی
اسلیے کہ نار جہنم کے دہوئین سے ہے کریم نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس مین حسن منظر نہین ہے اور ہر شے
جس مین کسی طرح کی خیر و خوبی نہین ہوتی ہے تو وہ کریم نہین ہے یہ قول سعید بن مسیب کا ہی یا یون
کہو کہ وہ نہ طیب الہبوب ہے اور نہ حسن المنظر جیسا کہ حضرت حسن و قتادہ نے کہا ہے ولا کریم المنظر یعنے اس
کی صورت اچہی نہین ہی آنکہون کو بہلی نہین لگتی ہے چنانچہ خود اللہ پاک نے اسکی ہولناک صورت آیت
مذکورہ مین بیان فرمادی ہی ضحاک نے کہا ہر پینے کی شے جو شیرین نہین ہوتی تو وہ کریم نہین ہے
فراء نے کہا کہ عرب لوگ کریم کو تابع ٹہیراتے ہین ہر اسم کے واسطے ہر اس شے کے جس سے کسی وصف کی نفی کرتے
ہین مراد انکی اس سے ذم ہوتی ہے یون بولتے ہین ماہو بسمین ولا کریم و ماہذہ الدار بواسعۃ ولا کریمۃ ✣
ابن جریر نے یون کہا کہ عرب اس لفظ کو تابع کرتے ہین نفی مین تو کہتے ہین ہذا الطعام لیس بطیب ولا
کریم ہذا اللحم لیس بسمین ولا کریم وہذہ الدار لیست بنظیفۃ ولا کریمۃ قولہ تعالے لا بارد ولا کریم دو
صفتین ہین ظل کی یحموم کی نہین ہین آپ اگر کوئی کہے کہ اس بنا پر یہ بات لازم آئیگی کہ صفت
غیر صریح مقدم ہو صریح پر تو کہین گے کہ یہ اعتراض وارد نہین ہوتا ہے اسلیے کہ ترتیب صفات مین واجب
نہین ہے رضی نے اسپر نص کی ہے باوجود اسکے ترتیب بیان مفضی ہوگی طرف اس بات کے کہ دو فاصلے
باہم ہموزن نہ ہون دوسرے یہ ہے کہ انکو یحموم کی دو نعتین ٹہیرانا بلاغت قرآنی کے مناسب نہین ہے
نکتہ ظاہر کا حق یہ تہا کہ یون کہا جاتا وظل حار ضار سو اسکو چہوڑکر وظل من یحموم فرمایا اسکا فائدہ یہ ہے

کہ پہلے پہل ذہن میں جلدی سے ظل متعارف آجائے تو سننے والا طمع کرے پھر سرد طلب راحت جو ظل سے
مطلوب ہے جب اسکی اُس سے نفی کی گئی تو سخریہ و تہکم آگیا اور تعریض ہوئی اِن بات کی کہ جس سایے میں بردو
اکرام ہے اُس کے مستحق انکے سوا اور لوگ ہیں تو یہ بات زیادہ تر اُنکے گلوگیر ہوگی اور سخت تر ہوگی
واسطے اُنکے حسرت کرنے کے امام رازی فرماتے ہیں کہ ان تین امور میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ ہمیشہ عذاب
میں رہینگے کیونکہ اگر وہ ہوا چلنے کی جگہہ کے سامنے آئینگے تو انکو سموم لگے گی اور اگر وہ بچاؤ طلب
کرینگے جس طرح وہ شخص کرتا ہے جو کہ اپنے نفس سے سموم کو دفع کرتا ہے باینطور کہ بچاؤ کی جگہہ میں چھپ جاتا
ہے تو وہ سیاہ دہوئیں کے سایہ میں ہونگے پس عذاب سے اُنکو کسی طرح کی چھٹی نہیں ہے یا یون کہا جائے
کہ سموم کافر کو ماریگی تو پیاسا ہوگا اور سموم کی آگ اُسکے جوف میں شعلہ زن ہوگی تو پانی پیے گا پھر وہ اُس
کی انتین کاٹ ڈالیگا پھر چاہے گا کہ کوئی سایہ طلب کرے تو وہ سایہ سیاہ دہوان ہوگا سموم و حمیم کا
ذکر کیا نار کا ذکر نہیں فرمایا سو یہ تنبیہ ہے ادنیٰ سے اعلیٰ پر گویا یون کہا کہ اُنکے نزدیک دنیا میں جو سرد
تر اشیاء تھے وہ یہان حار ہے تو پھر جو حارتر اشیاء ہے وہ کیسی ہوگی کذا ذکرہ الخطیب پھر اللہ پاک نے انکے
اعمال کا ذکر کیا جن کی وجہ سے وہ اس عذاب کے مستحق ہوئے پس فرمایا انہم کانوا قبل ذٰلک مترفین
یعنے اُنکے عذاب کا ایک سبب یہ ہے کہ یہ عذاب جو اُن پر نازل ہوا اس سے پہلے وہ دار دنیا میں منعمین تھے
اُس شے کے ساتھ جو اُنکو حلال نہیں تھی اپنے نفوس کے مزون پر متوجہ تھے جس شے کو رسول لیکر آئے اُس پر
توجہ نہیں کرتے تھے تلذذ و تنعم و عیش و عشرت میں ڈوبے رہتے تھے سو اس سبب اُنکو منزجر ہونے سے روکا
اور عبرت لینے سے باز رکھا یہان جو ترفہ و تنعم ذم ہوا سو صرف اس جہت سے کہ اُنہوں نے طاعات سے بے رغبتی
کی اور اُنکے چھوڑنے کو اُسکے حیلے سے ٹھیرایا تو اس اعتبار سے اُنکی ذم ٹھیک ہوئی باآنکہ ترفہ فی حد ذاتہ داخل
مین ذم نہیں ہے مترفین یعنے متنعمین ہے سدی نے کہا مشرکین کسی نے کہا متکبرین قول اول اولیٰ
ہے یہ بات کہ اصحاب شمال میں تو اُنکے عذاب کا سبب ذکر کیا اور اصحاب یمین میں اُنکے ثواب کا سبب
ذکر نہیں فرمایا سو اس کی حکمت یہ ہے کہ منظور آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ ثواب تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
فضل ہے اور عقاب اُسکی جانب سے عدل ہے اور فضل برابر ہے کہ اُسکا سبب مذکور ہو یا نہ ہو تفضل کرنیوالے
کی شان میں نقص کا وہم ڈالتا ہے نہ ظلم کا اب رہا عدل سو اگر عقاب کا سبب ذکر نہ کیا جائے تو یہ خیال
کیا جائیگا کہ وہ ظالم ہے اور اسپر یہ بات دال ہے کہ اللہ پاک نے اصحاب یمین کے حق میں جزاء بما کانوا یعملون
نہیں کہا جیسا کہ سابقین کی شان فرمایا ہے اسلیے کہ اصحاب یمین نے تو بسبب فضل عظیم کے نجات
پائی نہ بوجہ عمل کے بخلاف اُس شخص کے جسکی نیکیاں کثیر ہوئیں پس بے شک اُسکے حق میں اطلاق جزا

حسین ہوتا ہے کذا قال الامام الرازی بالجملہ دوسرا سبب عذاب کا یہ ہے **وکانوا یصرون علی الحنث العظیم** حنث بمعنی گناہ ہے یعنی قائم رہتے تھے گناہ عظیم پر اور توبہ کی نیت نہین کرتے تھے مراد کفر کرنا ہے ساتھ اللہ پاک کے اور اوثان و انداد کا رب ٹھیرانا سوا اللہ تعالی کے **واحدی** کہتے ہین اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے شرک ہے کیونکہ یہ توڑنا ہے عہد میثاق کا اور حنث توڑنا ہے اُس عہد کا جو کہ قسم کے ساتھ تاکید کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ حنث عظیم شرک ہے اسی طرح حضرت حسن و ضحاک و ابن زید و عکرمہ و مجاہد و قتادہ و سدی و غیرہم نے بھی کہا ہے قتادہ و مجاہد کا ایک قول ہے کہ یہ وہ ذنب عظیم ہے جس سے توبہ نہین کرتے ہین شعبی نے کہا کہ یمین غموس ہی یہ یون ہے کہ وہ قسم کھاتے تھے اس پر کہ مبعوث نہ ہونگے اور اس مین جھوٹ بولتے اس پر یہ آیت دال ہے **وکانوا یقولون ائذا متنا** الآیہ ہمزہ دونون جگہ انکار و استبعاد کا ہے عامل ظرف مین وہ شے ہے جس پر مبعوثون دال ہے اس لیے کہ مابعد استفہام کا اُسکے ماقبل مین عمل نہین کرتا ہے اے انبعث اذا متنا الخ اور **او اباؤنا الاولون** معطوف ہے مبعوثون کے اندر کی ضمیر پر اسلیے کہ ہمزے کی فصل واقع ہوگئی ہے سورہ صافات و رعد مین اسپر کلام گذر چکا ہے یعنے اُنہون نے انکار کیا اور بعید سمجھا اس بات کو کہ بعد موت کے مبعوث ہون اس حال مین کہ اُن کے گوشت اور چمڑے مٹی ہوگئے اور اُن کی ہڈیان کھوکھری بوسیدہ ہوگئین کیا اور اُنکے اگلے باپ دادی بھی یعنے یہ تو اور بھی زیادہ بعید ہے بسبب مقدم ہونے اُنکی موت کے پھر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر کیا کہ اُنکو جواب دین اور اُنکے بعید سمجھنے کا رد کرین پس فرمایا **قل ان الاولین والآخرین** الآیہ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن سے کہدے اُنکے انکار کے رد کرنے کو اور حق کے ثابت کرنیکو کہ بیشک اگلی امتین اور پچھلی جن مین سے تم ہو البتہ جمع کی جائینگی بعد موت کے طرف ایک وقت کے اُس دن سے جو کہ معین و مقرر ہے نزدیک اللہ کے وہ دن قیامت کا ہے مطلب یہ ہے کہ اگلے پچھلے بنی آدم کے عنقریب جمع کیے جائینگے طرف عرصات قیامت کی اُن مین سے کوئی بھی نہ چھوڑا جائیگا کما قال تعالی ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ اسی لیے یہان یون فرمایا لمجموعون الی میقات یوم معلوم یعنے ایک وقت محدود کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے نہ زیادہ ہو نہ کم **میقات** وہ ہے جس کے ساتھ شے حد کی جاتی ہے اسی معنی سے مواقیت احرام ہین اضافت بمعنی من ہے جیسے خاتم فضۃ یعنے وہ حشر کیے جائینگے طرف اس شے کے جس کے ساتھ دنیا موقت کی گئی ہے روز حساب سے ثم انکم ایہا الضالون المکذبون

اسکا مابعد اُس شئی کے جملے سی ہے جو کہ قول کے تحت مین داخل ہی اور ان الاولین پر معطوف ہی کلمہ ثم تراخی زمانی کے لیے ہے یا تراخی رتبہ کی ضالین مکذبین سے مراد اہل مکہ ہین اور وہ لوگ جو اُن جیسے حال مین ہین اللہ پاک نے دو قبیح وصفون کی ساتھ اُنکو موصوف فرمایا ایک تو حق سی گمراہ ہونا دوسرا بعث کو جھٹلانا دنیا کی اندر تہامہ کی زمین مین جو کڑوی درخت اُگتے ہین اُن سب سے بڑہکر خبیث زقوم کا درخت ہی اور آخرت مین اللہ تعالی جہنم مین اُسکو اگائیگا غایت درجہ کی کراہت اور بدصورتی اور بدبو مین ہوگا اسکی تفسیر سورہ صافات مین گذر چکی ہے پہلا مِن ابتدائی غایت کا ہے اور دوسرا بیانیہ یا پہلا زائدہ اور دوسرا بیانیہ یا دوسرا زائدہ اور پہلا ابتدائیہ منہا کی ضمیر شجر کی طرف راجع ہے اسلیے کہ شجر اسم جنس ہے اور اسکی تذکیر و تانیث جائز دونون لغت ہین یعنے پہر بعد بعث کے اے گمراہ و جھٹلانے والو جو کہ ضال و مکذب ہو البتہ کہانیوالے ہو زقوم کے درخت سی جس کی صورت اور مزہ کریہ ہے پہر بہرنیوالے ہو اُس درخت سی اپنے پیٹ بسبب بہوک کی شدت کے جو تم کو لاحق ہوگی علیہ کی ضمیر راجع ہے طرف زقوم ماکول کی یا طرف شجر کے اسلیے کہ مذکر و مؤنث دونون طرح مستعمل ہوتا ہے یا طرف اکل کے جو کہ لآکلون سے سمجھا جاتا ہے حمیم وہ گرم پانی ہے جس کی گرمی غایت کو پہونچی ہو یعنے پہر تم پینے والے ہو بعد کہانے زقوم کے گرم پانی سے فشاربون شرب الہیم یعنے پہر پینے والے ہو پینا تونسے اونٹون کا جمہور نے شرب کو بفتح شین پڑہا ہے اور کسی نے بضم شین اور کسی نے بکسر شین یہ سب لغات ہین ابوزید نے کہا مین نے عرب کو سنا ہے کہ وہ شین کی ضم و فتح و کسر سے بولتے ہین مبرد نے کہا کہ فتح تو اصل مصدر ہے اور ضم اسم مصدر ہے ہیم وہ پیاسے اونٹ ہین جو سیراب نہین ہوتے ہین بسبب بیماری کے جو اُنکو لگتی ہے مفرد ہیم کا اہیم ہے اور انثے ہیما ہے صحاح مین کہا ہے کہ ہیام بالضم سخت تر پیاس ہی اور ہیام مثل جنون کے ہے عشق سے اور ہیام ایک بیماری ہے جو اونٹون کو پکڑ لیتی ہے تو زمین مین پہرا کرتے پہرتے ہین چرتے نہین ہین کہا جاتا ہے ناقہ ہیمار اور نیز ہیما وہ مغازہ ہے جس مین کچہ پانی نہین ہوتا ہے اور ہیام بالفتح وہ ریت ہی جو کہ بوجہ اپنی نرمی کے ہاتہ مین نہین تہمتی ہے جمع ہیم ہے جیسے قذال و قذل اور ہیام بالکسر پیاسے اونٹ ہین یہ جملہ بیان ہی ماقبل کا یعنے نہین ہوگا شرب تمہارا شرب معتاد بلکہ مثل پینے اُن اونٹون کے ہوگا جو کہ پیاسے ہوتے ہین اور پانی پینے سے سیراب نہین ہوتے ضحاک و ابن عیینہ و خفش و ابن کیسان نے کہا کہ ہیم زمین نرم ہے ریتلی معنے یہ ہین کہ وہ پئین گے جیسے یہ زمین پانی کو پیتی ہے اور اس مین اُسکا اثر ظاہر نہین ہوتا ہے حضرت ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ نے کہا الہیم الابل العطاش الظماء عکرمہ سے مروی ہے کہ ہیم وہ مریض اونٹ ہین جو کہ پانی کو چوستے ہین چوسنے کرا اور سیراب نہین ہوتے ہین

سدی نے کہا ہیم ایک بیماری ہے اونٹون کو پکڑ لیتی ہے پہر وہ کبھی سیراب نہین ہوتے ہین یہانتکہ مرجاتے ہین سو اسیطرح جہنم والے ہین کہ گرم پانی سے کبھی سیراب نہ ہونگے خالد بن معدان سے مروی ہے کہ وہ مکروہ رکہتے تہے اس بات کو کہ پئین پینا ہیم کا عبّۃ واحدۃ یعنے ایک ہی بار بغیر اسکے کہ تین بار سانس لین نسفی کہتے ہین کہ شاربین کا عطف جو صحیح ہوا شاربین پر حالانکہ وہ دونون واسطے ذوات متفقہ کے ہین اور دو صفتین متفق ہین سو صرف اسلیے کہ انکا شاربین حمیم ہونا اُس حال پر جسپر وہ ہے کہ انتہا کا گرم ہے اور آنتون کو کاٹتا ہے ایک امر عجیب ہے اور اُنکا اُسکو پینا اس حال پر جسطرح کہ پیاسے اونٹ پانی پیتے ہین یہ بھی ایک امر عجیب ہی پس اب وہ دونون صفتین مختلف ہوگئین ہذا نزلہم یوم الدین جمہور نے نزل کو دو ضمتین پڑہا ہے اور کسی نے بالضم وسکون یعنے یہ زقوم ماکول وحمیم مشروب جسکا مذکور ہوا اُنکا رزق وغذا ہے روز جزا مین جو کہ روز قیامت ہے مطلب یہ ہے کہ شجر زقوم وشراب حمیم جسکا ذکر ہوا یہ وہ شے ہے جو اُن کے لیے طیار کی جائیگی اور وہ اسکو کہائین گے قیامت کے دن اسمین اُنکے ساتھ ٹھٹھا کرنا ہے کیونکہ نزل تو وہ شے ہے جو کہ مہمانون کے لیے اُنکی تعظیم وتکریم کے واسطے مہیا کی جاتی ہے اسی کی مثل یہ آیت ہے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ غرضکہ یہ تو اہل نار کا نزل ہے اور مومنین کے حق مین یون فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا اُسے ضیافۃ وکرامۃ جملہ ہذا نزلہم یوم الدین اللہ پاک کی طرف سے ہے بطور فذلکہ واجمال کے مضمون کلام کا مقرر ومؤکد ہے قول کے تحت مین داخل نہین ہے کذا فی فتح البیان وابن کثیر مع المزج والخلط پہر اللہ پاک نے التفات کیا خطاب کفار کی طرف اُنکے عاجز کرنے کو اور حجت کے لازم کرنے کو پس فرمایا

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝

ہم نے تمکو بنایا پہر کیون نہین مانتے یعنے دوسرا بنانا بہلا دیکہو تو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اسکو بناتے ہو یا ہم ہین بنانیوالے ہم نے ٹہیرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمہاری طرح کے اور اٹہا کہڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے یعنے تمکو اور جہان مین لیجاوین تمہاری جگہہ یہان اور خلقت بساوین اور جان چکے ہو پہلا اُٹہان پہر کیون نہین یاد کرتے انتہے ف اللہ پاک معاد کی تقریر وتثبیت کرتا ہے اور اُسکے جہٹلانیوالون پر رد فرماتا ہے جو کہ اہل زیغ والحاد ہین جنہون نے یون کہا أئذا متنا وکنا ترابا وعظاما أئنا لمبعوثون اور یہ بات بطور تکذیب واستبعاد کے اُن سے صادر

ہوئی تو اللہ سبحانہ نے فرمایا نحن خلقناکم یعنے ہم نے تمہاری خلق کی ابتدا کی بعد اسکے کہ تم کوئی شے نہ تھے
جس کا ذکر کیا جائے کیا پھر جو ذات پاک پہلی بار بنانے پر قادر ہے وہ دوسری بار بنانے پر قادر نہیں ہے بلکہ وہ
تو اسپر بطریق اولی و احری قادر ہے اسی لیے یہ فرمایا فلولا تصدقون یعنے جب تم پہلی بار کے قائل ہو تو
پھر دوسری بار کی کیون نہین تصدیق کرتے ہو پھر اس قول سے اپنر دلیل قائم کی افرایتم ما تمنون الآیہ یعنے
کیا پھر تم قرار پذیر کرتے ہو منی کو رحمون مین اور ان مین اسکو بناتے ہو یا اللہ بنانے والا ہے اسکا پھر فرمایا
نحن قدرنا بینکم الموت ای صرفناہ بینکم یعنے ہم نے گردش دی موت کو تم مین ضحاک نے کہا کہ برابری کی
موت مین درمیان اہل آسمان و زمین کے وما نحن بمسبوقین یعنے اور ہم عاجز نہین ہین اس سے کہ متغیر
کردین تمہاری خلق قیامت کے دن اور اٹھا کھڑا کرین تمکو اُن صفات و احوال مین جن کو تم نہین جانتے
ہو پھر فرمایا ولقد علمتم النشاۃ الاولی الآیہ یعنے تم جان چکے ہو کہ اللہ نے تمہاری انشا و ایجاد کی بعد اسکے
کہ تم کوئی شے مذکور نہ تھے اور بنائے تمہارے کان اور آنکھین اور دل پھر کیون نہین تم یاد کرتے اور پہچانتے
کہ جو پاک ذات پہلی اٹھان پر قادر ہوا ہے وہی دوسری اٹھان پر بھی قادر ہے بطریق اولی و احری
کما قال تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وقال تعالیٰ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ
أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِي
الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ وقال تعالیٰ
أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ کذا فی ابن کثیر
ف لولا بمعنے ہلا ہے جبکہ کسی شے پر آمادہ کرنے کو آتا ہے **اگ** اگر کوئی کہے یون کیون فرمایا کہ
ہم نے تم کو بنایا پھر کیون نہین تصدیق کرتے ہو بنانے کی باوجود اسکے کہ وہ اپنی مخلوق ہونے کے
قائل تھے دلیل اسکی یہ آیت ہے وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ تو
کہین گے کہ اگرچہ انہون نے اپنی زبانون سے اسکی تصدیق کی لیکن تصدیق جس بات کی مقتضی ہے
جبکہ انکا مذہب اسکے خلاف تھا تو وہ گویا اسکے مکذب ہوئے سو انکی تصدیق مثل عدم تصدیق کے
ٹھیرائی گئی بسبب گم ہونے آثار تصدیق کے جو کہ اسکو ثابت کرتے ہین اور اسپر دال ہین یا یون
کہینگے کہ یہ تو خلق اول سے استدلال کرکے بعث بعد الموت کی تصدیق پر انکو آمادہ کیا ہے تو گویا یون
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو اول بنایا تمہارے اقرار سے پس اسپر مشکل نہین ہے کہ دوبارہ تم کو پیدا کردے
پھر تم کیون نہین بعث کی تصدیق کرتے کیونکہ جو پہلی بار بنانے پر قادر ہے وہی دوبارہ بنانے

پر بھی قادر ہین محلی کا حاصل یہی ہی مقاتل نے کہا ہمنے تمکو پیدا کیا اور تم کوئی شے نہ تھے اور تم اسکو جانتے ہو
پھر کیون نہین بعث کی تصدیق کرتے افرایتم الآیہ یعنے تم مجھے بتاؤ کیا تمنے اپنی آنکھون سے دیکھا
ہے یا اپنے دلون سے جانا ہے اُن نطفون کو جنکو تم عورتون کے رحمون مین ڈالتے ہو کیا تم اُس منی کو پورا
شکل آدمی مقدر و مصور کرتے ہو یا ہم ہین اُسکی تقدیر و تصویر کرنے والے مطلب یہ ہے کہ یہ سب اللہ پاک
ہی نے کیا ہے وہی اُسکے دوبارہ کرنے پر بھی قادر ہے جمہور نے تمنون کو بضم فوقیہ پڑھا ہے یعنی
یمنی سے اور کسی نے بفتحہ تا یعنے یمنی سے یہ دونون دو لغت ہین کسی نے کہا کہ دونون کے معنے
مختلف ہین جب آدمی کو جماع سے انزال ہو تو امنی کہا جاتا ہے اور جب احتلام سے انزال ہو تو منی
بولا جاتا ہے منی کا نام منی اسلیے رکھا گیا ہے کہ وہ بہائی جاتی ہے یمنی بمعنے یراق ہی جمہور نے قدرنا
کو بتشدید پڑھا ہے اور کسی نے بتخفیف یہ دونون دو لغت ہین اور دونو سبعیہ ہین یقال قدرت الشی و
قدرتہ معنے یہ ہین کہ ہمنے قسمت کیا موت کو تمپر اور موقت کیا اُسکو واسطے ہر فرد تمہاری افراد سے کسی نے
کہا قضینا کسی نے کہا کتبنا کسی نے کہا وصینا یہ معانی قریب بیکدیگر ہین مقاتل نے کہا پس کوئی
تو تم مین سے مرتا ہے بڑا ہو کر اور کوئی عمر مین کم مرجاتا ہے چھوٹا وما نحن بمسبوقین الآیہ کا یہ مطلب ہی
نہین ہین ہم مغلوب و عاجز بلکہ قادر ہین اسپر کہ بدلے آوین ایک خلق تمہاری مثل زجاج نے کہا اگر ہم
ارادہ کرین کہ پیدا کرین کوئی خلق تمہاری سوا تو نہ سبقت کرے ہم سے کوئی سابق اور نہ وہ ہم سے فوت
ہو سمین نے کہا کہ امثال جمع مثل ہے بکسر میم بسکون ثا کے یعنے ہم قادر ہین اسپر کہ تمکو معدوم کردین
اور پیدا کردین ایک اور قوم مثل تمہاری اسکی موید یہ آیت ہی اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ
بِاٰخَرِيْنَ یا جمع ہے مثل بفتحتین کی مثل بمعنے صفت ہی یعنے ہم قادر ہین اس پر کہ تمکو متغیر کردین تمہاری
صفتین جنپر تم ہو صورت و سیرت مین لیکن اول اولی ہی ابن جریر کہتے ہین معنے یہ ہین ہم نے مقدر کیا
درمیان تمہارے موت کو اسپر کہ بدل دین تمہاری امثال بعد تمہاری موت کے ساتھ دوسرون کے تمہاری
جنس سے اور نہین ہین ہم مسبوق تمہاری اجلون مین یعنے نہ آگے ہوتا ہے کوئی پیچھے رہنے والا اور
نہ پیچھے رہتا ہے کوئی آگے ہونے والا وننشئکم فیما لا تعلمون یعنے اور انشا و ایجاد کردین تم
کو ان صورتون اور ہیئتون مین جن کو تم جانتے نہین ہو حضرت حسن نے فرمایا یعنے ہم کردین تم کو بندر
اور سؤر جیسا کہ تم سے پہلے کی قومون کے ساتھ کیا ہے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ اُٹھا کھڑا کرین ہم
تمکو بعث مین تمہاری غیر صورتون پر جو دنیا مین تہین سعید بن مسیب نے کہا یعنے سیاہ پرندون کی
پوٹون مین جو کہ برہوت مین ہوتے ہین گویا وہ خطاطیف ہین برہوت ایک وادی ہے یمن مین مجاہد نے

نے کہا کہ تفکہ تلہف ہے ما فات پر یعنے افسوس کرنا فوت شدہ شے پر جمہور نے ظلتم بفتح ظا مع یک لام پڑہا ہے
اور کلبی نے بکسر ظا مع یک لام اور کسی نے بدو لام جسکا اول مکسور ہے بنا بر اصل اور اسکا فتحہ بہی مروی ہے
یہ بہی ایک لغت ہے جمہور نے تفکہون بتا ہے ہو ز پڑہا ہے اور کسی نے بنون بجای ہا اسے تندمون ابن خالویہ نے
کہا تفکہ بمعنے تعجب ہے اور تفکن بمعنے تندم صحاح مین کہا ہے کہ تفکن بمعنے تندم ہے تفکہون کے معنی
مین مجاہد کا ایک قول تو تعجبون ہے دوسرا قول یہ ہے تفجعون وتحزنون علی ما فاتکم من زرعکم یعنے دردمند و
رنجیدہ ہوتے اپنی کہیتی پر جو تم سے فوت ہوگئی یہ قول راجح ہے طرف اول قول کے یعنے تعجب اس سبب سے کہ جس
کی وجہ سے اپنے مال مین مصیبت زدہ ہوئے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے بیضاوی مین ہے کہ تفکہ تنقل ہے ساتہ
صنوف فاکہہ کے اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہے واسطے تنقل کے حدیث مین یہ معنے بہی یہان بنتے ہین یعنی
پہر تم سارے دن طرح طرح کی باتین بناتے رہتے کبہی تو یون کہتے کہ انا لمغرمون کبہی اس سے اعراض
کرکے یون کہتے بل نحن محرومون معنے مغرمون کے یہ ہین کہ لازم کیے گئی تاوان کو بسبب ہمارے کہیتی
کے جو ہلاک ہوگئی ضحاک وابن کیسان وکرخی نے کہا مغرم وہ ہے جس کا مال بغیر عوض جاتا رہا زمخشری نے
کہا لازم کئے گئے تاوان اس شے کا جو ہم نے خرچ کی کسی نے کہا مغرمون بمعنے معذبون ہے یہ قول قتادہ
وغیرہ کا ہے مجاہد وعکرمہ نے کہا المولع بنا یقال اغرم فلان بفلان ای اولع بہ مقاتل نے کہا مہلکون یعنی
بسبب ہلاک ہونے ہماری زرق کے نحاس نے کہا ماخوذ ہے غرام بمعنے ہلاک سے ظاہر سیاق سے معنے اول
ہین یعنی بے شک ہم تاوان زدہ ہین اسلیے کہ جو ہم نے بویا تہا وہ جاتا رہا اور روندن ہوگیا بلکہ ہم محروم
ہین یعنے ہم محروم کیے گئے اپنے رزق سے بسبب تباہ ہونے ہماری کہیتی کے محروم وہ ہے جو روکا گیا
اس رزق سے جس مین اسکا کچہ بہرہ ونصیب نہین ہے محارف بہی یہی ہے کسی نے کہا محارفون محدودون
لا مجدودون ہیں اور قدرت ونعمت ذکر فرمائی افرأیتم الماء الذی تشربون الآیہ یعنے تم مجہے
خبر دو اس پانی کی جس کو تم پیتے ہو پہر اس سے اپنی پیاس بجہاتے ہو جو تمکو لاحق ہوتی ہے کیا تم نے اس کو
اتارا بادل سے یا ہم ہین اتارنیوالے نہ ہمارا غیر پس جب تم نے اس کو پہچان لیا تو پہر کیون نہین اقرار
کرتے توحید کا اور تصدیق کرتے بعث کی حضرت ابن عباس ومجاہد وغیرہ واحد نے کہا کہ مزن سحاب ہے
ابوزید نے کہا کہ مزنہ سفید بادل ہے اور مزن جمع ہے اور مزنہ بمعنے مطر ہے قالہ فی الصحاح یہان جو
صرف پینے کا ذکر فرمایا باوجود اسکے کہ پانی کے فوائد ومنافع کثیر ہین سو اسلیے کہ اعظم فوائد واجل
منافع یہی پینا ہے پہر یہ بیان فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اس نعمت کو ان سے سلب کرے لو نشاء جعلناہ
اجاجا الآیہ اجاج وہ سخت کہارا پانی ہے جس کا پینا ممکن نہین ہے حضرت حسن نے فرمایا وہ کڑوا پانی

محارفون وہ ہین جنکی روزی اس سے کنارہ کی گئی یعنی بدبخت اور محدود یعنی ممنوع الرزق ہے اور محدود یعنی محظوظ وصاحب بخت ونصیب ہے ۱۲ منہ

ہے جس سے نفع نہین لیتے ہین پینے مین اور نہ کہیتی مین اور نہ ان کے غیر مین یعنی اگر ہم چاہین توکردین اُسکو کہارا پہر کیون نہین تم شکر کرتے اللہ کی نعمت کا جس نے تمہارے واسطے آب شیرین زلال پیدا کیا جس کو تم پیتے ہو اور اُس سے نفع لیتے ہو کما قال تعالےٰ لَکُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ابن ابی حاتم نے عن جابر عن ابی جعفر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے کہ آپ جب پانی پیتے تو فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَاهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا پہر اور قدرت ونعمت ذکر فرمائی اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ الاٰیۃ یعنی کہتی ہین چقماق کے ساتہ آگ نکال لینے کو جب تم چقماق کے ساتہ آگ نکالوگے تو یون بولوگے کہ اوریت النار عرب لوگ دو لکڑیون سے آگ نکال لیتے ہین ایک کو دوسری پر رگڑتے ہین اوپر کی لکڑی کا نام زند اور نیچے کی لکڑی کا نام زندہ رکہتے ہین دونون کو نر و مادہ سے تشبیہ دی ہے یعنے تم مجھے خبر دو اُس آگ کی جسکو تم چقماق جہاڑ کر گیلے درخت سے نکال لیتے ہو کیا تم نے انشا وایجاد کیا ہے اُسکا درخت جس سے چقماق کی لکڑیان ہوتی ہین وہ درخت مرخ وعفار ہین عرب کہتے ہین فی کل شجر نار واستمجد المرخ والعفار جلال محلی نے کلخ کا درخت زیادہ کہا ہے سلیمان جمل نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے اسکو قاموس مین نہین پایا اور نہ مختار مین مگر اتنی بات ہے کہ بعض اہل مغرب وشام نے خبر دی ہے کہ وہ اُنکے یہان موجود ومعروف ہے بانس کے مشابہ ہے اُسکی وہ ٹکڑے لیے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے مارا جاتا ہے تو آگ نکل آتی ہے غرضکہ کیا تمنے اُسکے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم ہین اُسکے پیدا کرنیوالے اپنی قدرت سے تم نہین ہو مطلب یہ ہے بلکہ وہ ہم ہی ہین کہ ہم نے اُس آگ کو اسکی جگہ مین ودیعت رکہا ہے یہان انشا بمعنے خلق ہے خلق کو انشا کے پیرایہ مین اسلیے ادا کیا ہے کہ جو بدیع صنعت وعجیب قدرت اس مین ہے اسپر دال ہو پہر آگ پیدا کرنے کے دو فائدے ذکر فرمائے نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ یعنے ہم نے ٹہیرایا اُس آگ کو جو دنیا مین ہے تذکرہ واسطے جہنم کے بڑی آگ کے اعاذنا اللہ منہا بفضلہ ورحمتہ آمین اسلیے کہ معاش کے اسباب تمامًا اس سے متعلق کیے اور اسکی طرف حاجت ہونیکا عموم بلوہ کیا تاکہ وہ لوگون کے روبرو حاضر رہے اسکی طرف نظر کرتے رہین اور جس آگ کا اُنکو وعدہ دیا گیا ہے اُسکو یاد کرین مجاہد وقتادہ نے کہا کہ ہم نے اُسکو ٹہیرایا تبصرہ واسطے لوگون کے تاریکی مین یعنے اندہیرے مین سوجہانیوالی بنائی کہ اُسکی روشنی مین اپنے کام کرین عطا نے کہا کہ اسکو موعظت بنایا کہ مومن اُس سے نصیحت پذیر ہو حضرت ابن عباس نے فرمایا تذکرۃ للنار الکبریٰ یعنے یاد دلانیوالی بڑی آگ کی حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعًا کہتے ہین تمہاری یہ آگ جو جلاتے ہو ایک جزو ہے ستر جزو

مین کا جہنم کی آگ سے صحابہ نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ بیشک وہ البتہ کافی تھی فرمایا لیکن بے شک وہ تو فضیلت دی گئی
ہے اسپر ساٹھ انہتر جزو کے وہ سب مثل اُسکی گرمی کے ہین اخرجہ البخاری ومسلم ابن کثیر مین مجاہد وقتادہ کا لفظ یہ ہے
ای تذکرۃ النار الکبری یعنی یہ آگ یاد دلاتی ہے بڑی آگ کو قتادہ نے کہا ہمسے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ای میری قوم تمہاری یہ آگ جو جلاتے ہو ایک جزو ہے ستر جزو مین کا جہنم کی آگ سے صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک وہ البتہ کافی تھی آپنے فرمایا بیشک وہ بھی ماری گئی ساتھ دریا کے دو ضرب یا
دو بار یہان تک کہ نفع لین اُس سے بنی آدم اور قریب ہے اُس سے قتادہ کی اس مرسل حدیث کو امام احمد نے بسند
خود حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بیشک تمہاری یہ آگ ایک جزو ہے ستر جزو مین کا نار جہنم سے اور
ماری گئی ساتھ دریا کے دو بار اور اگر یہ نہ ہوتا تو نہ ٹھیراتا اللہ اُس مین کچھ منفعت واسطے کسی کے امام مالک کا
لفظ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ مرفوعاً یہ ہے نار بنی آدم التی یوقدون جزء من سبعین جزءا من نار
جہنم فقالوا یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ فقال انہا قد فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا رواہ البخاری
من حدیث مالک ومسلم من حدیث ابی الزناد ورواہ مسلم من حدیث عبد الرزاق عن معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ بہ
ایک لفظ مین یون ہے والذی نفسی بیدہ لقد فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہن مثل حرہا طبرانی کا لفظ
حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے مثل تمہاری اس آگ کی نار جہنم سے البتہ وہ سخت تر ہے اندو
سیاہی کی تمہاری آگ سے ستر گنے ضیاء مقدسی نے کہا وقد رواہ ابو مصعب عن مالک ولم یرفعہ وہو عندی
علی شرط الصحیح حضرت ابن عباس وغیرہ نے فرمایا کہ مقوین سے مراد مسافرین ہین ابن جریر نے اسکو اختیار کیا
ہے اور کہا اسی معنے سے عرب کا قول ہے کہ جب گھر والے کوچ کر جاتے ہین تو کہتے ہین اقوت الدار غیر ابن جریر نے
کہا کہ قی وقوا بیابان بے آب وگیاہ وخالی و دور ہے آبادی سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے کہا کہ مقوی
یہان بھوکے کے معنے مین ہے مجاہد سے مروی ہے یعنے نفع لینا ہے واسطے حاضر ومسافر کے واسطے ہر طعام کے اصلاح
نہین کرتی ہے اسکی مگر آگ دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے یعنے مقوین سے مراد نفع لینے والے ہین سب لوگون
مین سے اسی طرح عکرمہ سے بھی مروی ہے یہ تفسیر زیادہ تر عام ہے اپنے غیر سے کیونکہ شہری اور دیہاتی غنی
وفقیر ہین کی سب محتاج ہین آگ کے واسطے پکانے تاپنے روشنی کرنے وغیرہ منافع کے پھر اللہ تعالے
کے لطف ومہر سے یہ ہے کہ اُس نے پتھرون مین اور خالص لوہے مین اسکو ودیعت رکھا ہے یا بین طور کہ مسافر
اُس پر قادر ہوتا ہے کہ لے اپنے سامان اور کپڑون مین اُٹھا لیجائے پھر جب اسکی طرف حاجتمند ہو اپنی منزل
مین تو اپنی چقماق نکالے اور آگ جھاڑ لے اور اپنی آگ جلائے پھر اُس سے پکائے تاپے گوشت بھونے اور اُس
سے انس حاصل کرے اور ساری نفعے لیوے پس اسی لیے تنہا مسافرون کا ذکر کیا ہے گو یہ ساری لوگون کا حق

لہ یعنے مجاہد وقتادہ
وضحاک ونضر بن عربی۔ ب
لہ یعنے قال ابن کثیر
سلیمان عن مجاہد
لہ و گزرا روی سفیان
عن مجاہد بلفظ عن ابن
لہ یعنے روایت ابن
ابی نجیح عن مجاہد

مین عام ہے اسکے واسطے اُس حدیث سی استدلال کیا ہی جو کہ امام احمد نے مرفوعًا روایت کی ہے کہ مسلمان
شریک ہین تین چیزون مین آگ اور گہاس اور پانی ابن ماجہ کا لفظ باسناد جید حضرت ابو ہریرہ سی مرفوعًا یہ ہے
تین چیزین ہین کہ منع نہ کی جائین پانی اور گہاس اور آگ فتح البیان مین ہی کہ مقوین سے مراد بیابان
ہین کما قال ابن عباس یعنے ہمنے ٹہیرایا آگ کو منفعت واسطے اُن لوگون کے جو اُترتے ہین قواء مین قواء
زمین بے آب وگیاہ ہے جیسے مسافر لوگ اور جنگل والے جو کہ اراضی مقفرہ مین نازل ہوتے ہین ارض قواء وقوی
بمد وقصر دونون طرح بولا جاتا ہے اور جب کوی سفر کرے تو کہا جاتا ہے اقوی اے نزل القوی خاصکر کے
مسافرون کا ذکر اسلیے کیا کہ اُن کی منفعت اُس سی بہ نسبت مقیم لوگون کے زیادہ ہے کیونکہ وہ رات کو
آگ جلاتے ہین تاکہ درندی بہاگین اور راہ بہولا راہ پائے انکے سوا اور منافع ہین ثعلبی نے اکثر مفسرین
سے یہی قول حکایت کیا ہے اور یہی ظاہر ہے مقوی بمعنے جائع اس محاورہ سے ماخوذ ہے کہ اقویت منذ
کذا وکذا بولا جاتا ہے یعنے مین نے اتنی اتنی مدت سی کچہ نہین کہایا وبات فلان القوی اے جائعًا قطرب نے
کہا قوی منجملہ اضداد ہے فقر وغنا دونون کے معنے مین آتا ہے جب کسی کے پاس زاد و توشہ نہین ہوتا ہے تو
کہتے ہین اقوی الرجل اور جب کسی کے دواب قوی ہوتے ہین اور اسکا مال کثیر ہوتا ہے تب بھی اقوی الرجل بولتے
ہین معنے یہ ہین کہ ہم نے ٹہیرایا آگ کو متاع ومنفعت واسطے غنی لوگون کے اور فقیرون کے کسی کو اس سے
بے نیازی نہین ہے مہدوی نے کہا کہ آیت صلاحیت رکہتی ہے واسطے سب کے کیونکہ محتاج ہوتا ہے
طرف آگ کے مسافر ومقیم وغنی وفقیر **فسبح باسم ربک العظیم** حرف فا واسطے مرتب کرنے مابعد کے
ہے ماقبل پر مابعد تو اللہ پاک کا ذکر اور اسکی تنزیہ ہی اور ماقبل وہ نعمتین ہین جنکا شمار کیا ہے اور اپنے بندون پر
ان کا انعام فرمایا ہے اور مشرکون نے اُن کا انکار کیا ہے اور اُنکو جہٹلایا ہے یعنے جب مشرکین ان نعمتون
کا انکار وتکذیب کرتے ہین تو تو پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے جس نے اپنی قدرت سی مختلف
ومتضاد اشیا پیدا کیے صاف شیرین سرد پانی بنایا اگر چاہتا تو اُسکو کڑوا کر دیتا جس طرح کہ ڈبانے والی
دریا ہین اور آگ جلانیوالی پیدا کی اُسکو تو بندون کے مصلحت کے لیے بنایا اور اسکو اُنکے واسطے منفعت
ٹہیرایا اُنکی معاش دنیا مین اور اُنکے زجر کرنے کو معاد مین کسی نے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
امر فرمایا کہ تو کہہ سبحان ربی العظیم مرفوعًا آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوی تو آپ نے فرمایا کہ ٹہیراؤ تم اسکو
اپنے رکوع مین **ف** باسم کا کلمہ زائد ہے اور سبح بنفسہ وبحرف جر دونون طرح متعدی ہوتا ہے تو اب
معنے سبح ربک ہین پس حرف با زائد ہے اور اسم اپنے معنے پر باقی ہے یا بمعنے ذات یا بمعنے ذکر یا حرف
با محذوف سے متعلق ہے کسی نے کہا کہ حرف با زائد ہے جلبی نے اسکا یون تعقب کیا کہ یہ خلاف اصل ہے

اور اسکا حال کے واسطے ہونا جائز رکہا ہے ای ملتبسًا بسبیل التبرک باسم ربک کقولہ تعالی وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ یا واسطے تعدیت کے ہے کذا فی الجمل کرخی نے کہا اور اسیجگہہ سو قولہ تعالی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى مین لوگون نے کہا ہے کہ جیسے اللہ تعالی کی ذات وصفات کی تنزیہ واجب ہے نقائص سو ویسے ہی جو الفاظ اُن کے واسطے موضوع ہین اُن کی تنزیہ واجب ہے سو ادب سے اور یہ ابلغ ہے اسلیے کہ وہ بطریق اولی لازم آتی ہے بسبیل کنایہ رمزیہ کے ف بیان اسم ربک مین الف کو ثابت رکہا ہے اسلیے کہ اسکا دور کثیر نہین ہے جیسے کہ بسم اللہ مین اسکی کثرت ہی کذا فی الفتح نکتہ اول اللہ پاک نے انسان کی پیدایش کا ذکر کیا تو فرمایا اَفَرَاَیْتُمْ مَا تُمْنُوْنَ کیونکہ نعمت اس مین ساری نعمتون پر سابق ہے پہر اُس شی کا ذکر کیا جس سو اُسکا قوام ہے یعنی دانہ وغلہ تو فرمایا اَفَرَاَیْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ پہر اُس شی کا ذکر کیا جسمین سے وہ گوندہا جاتا ہے اور اسپر پیا جاتا ہے یعنے پانی پہر اُس شی کا ذکر کیا جس سے اُسکی روٹی پکائی جاتی ہے یعنے آگ پس طعام کا حصول اِن تین کے مجموع سے ہوتا ہے اور جسم اس سے مستغنی نہین ہے جب تک کہ زندہ ہے کذا ذکر النسفی

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۝ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝

سو مین قسم کہاتا ہون تارون کے ڈوبنے کی اور یہ قسم ہے اگر سمجہو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکہا جسی کتاب مین اسکو وہی چہوتے ہین جو پاک بنائے ہین اتارا ہے جہان کے صاحب سے اب کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جہٹلاتے ہو ف ایک معنی یہ ہین کہ اُسے نہین اُترنے کی پیغمبرون کے دل مین ف یعنی فرشتے اس کتاب کو ہاتہ لگاتے ہین وہ کتاب یہی قرآن لکہا ہوا ہے فرشتون کے ہاتہ مین یا لوح محفوظ مین انتہی ف قرآن شریف کے مقاصد مین سے ایک بڑا مقصد بعث ونشور کا مقصد ہی سو کفار نے اُسکا انکار کیا اور قرآن شریف کے بہی منکر ہوئے اور سحر وکہانت وغیرہ کی طرف اُسکو منسوب کیا اور ایک عظیم الشان نعمت کی ناشکری وبیقدری کی پس اللہ پاک نے اسکے اثبات مین انسان کی ابتدائی خلق کا ذکر فرمایا اور وہ نعمتین ذکر کین جنکے بغیر بقای انسان نہین ہوسکتی اور اُنکے ضمن مین وہ قدرتین بیان فرمائین جن سے بعث کا ہونا ظاہر معلوم ہوتا ہے بلکہ انکا مقتضے بعث کا ضروری ہونا ہے کیونکہ جس کی پیدایش وبقا کے واسطے اتنا اہتمام کیا جاوے پہر وہ بعد مدت قلیل کے بالکل فنا ہو جاوے تو یہ سارا جہگڑا ایک کہیل ہوا کہ جس کی کچہ معتدبہ غایت نہین ہی بلکہ بعد موت کے مبعوث ہو کر ایسی ابد الآباد کی بقا ہو کہ پہر فنا نہ ہو اسی لیے اللہ پاک نے کتابین دیکر رسول

بہیجے جن مین دنیا و آخرت کی سعادت ہی کیونکہ مقتضای رحمت یہی ہی کہ بندون کو مہمل نچہوڑے اور اوامر
و نواہی کے ساتہہ مکلف کرے تاکہ بندی اُنکے موافق عمل کرکے سعادت بقای ابدی کے مستحق ہون حقیقت
مین کتابون کا نازل کرنا ساری نعمتون سی بڑی نعمت ہی اسلیے کہ اور نعمتون سی تو بقای جسم ہوتا ہے ایک
مدت قلیل تک اور اس نعمت سی بقائی جسمانی و روحانی ہے اور اُسکی اصلاح و درستی ہے ہمیشہ کو کہانے پینے
کی دن رات دو چار بار حاجت ہوتی ہے اور کتاب کے احکام کی ضرورت ہر دم پڑتی ہے بلکہ اکل و شرب مین
بہی چونکہ کفار نے اس نعمت عظیم کی قدر نہ کی اور بانکار پیش آئے اور بجای شکر ناشکری کی اس لیے
اسے پاک نی بعد ذکر نعم بقائی جسمانی اس نعمت روحانی کا ذکر بڑی تاکید و اہتمام سے کیا لیس فرمایا فلا
اقسم بمواقع النجوم عرب کی عادت ہے کہ جب کسی امر عظیم کی عظمت بیان کرنا منظور ہوتا ہے تو کسی شئے عظیم
کی قسم کہا کر اُسکو بیان کرتے ہین اور جب انتہا کا مبالغہ منظور ہوتا ہے تو خود اُسی امر کی قسم کہا کر اُس کی
عظمت ذکر کرتے ہین غرض یہ کہ اُس سی بڑہکر کوئی شئے عظیم نہین ہے کہ اُسکی قسم کہائی جائے پس یہان
اول تو کلمہ لا زائد تاکید کیو اسطے ذکر کیا جیسا کہ جمہور کا مذہب ہی پہر خود لفظ قسم ذکر فرمایا پہر آیات قرآن
کے وقوع و نزول کی قسم کہائی پہر بجملہ معترضہ اس قسم کی عظمت ذکر کی اور اس جملی کی ان و لام اور اسمیت
سے تاکید فرمائی پہر مقسم علیہ کو بجملہ اسمیہ موکد بان و لام ذکر کیا کلمہ لا مین جمہور کا مذہب ہی کہ تاکید کے
لیے زیادہ کیا گیا ہے معنے فاقسم ہین مجاہد کا قول وانہ لقسم اسکا موئید ہی مفسرین مین سی ایک جماعت
کا یہ قول ہی کہ نفی کے لیے ہی اور جسکی اُس سے نفی کی گئی ہے وہ محذوف ہی اور وہ کفار جاحدین کا کلام
ہے اور لوگون نے کہا لا ایسا زائد نہین ہے جسکی کچہ معنے نہ ہون بلکہ قسم کے اول مین اسکو لاتی ہین
جبکہ منفی پر قسم کہائی جاتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ کا قول ہی لا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ید امراۃ قط اسی طرح یہان ہی تقدیر کلام یہ ہے لا اقسم بمواقع النجوم لیس الامر کما زعمتم فی
القرآن انہ سحر او کہانۃ بل ہو قرآن کریم فرار نے کہا حرف لا نفی ہے معنے یہ ہین لیس الامر کذلک پہر
استیناف کرکے کہا اقسم اسکی یون تضعیف کی ہے کہ لا کی اسم و خبر کا حذف کرنا جائز نہین ہے جیسا کہ
ابو حیان وغیرہ نے کہا ہے کسی نے کہا کہ لام ابتدا ہے اصل فلاقسم ہے پہر فتحہ کا اشباع کیا گیا تو
اُس سی الف پیدا ہو گیا اور اسیطرح کسی نے بدون الف کے پڑہا ہے اس قول کی بنا پر مبتدا مقدر ہوگا اے
فلانا اقسم اسلیے کہ لام ابتدا کا اسم پر آتا ہے کسی نے کہا یہان حرف لا بمعنے الا ہے جو کہ تنبیہ کے لیے ہوتا
ہے یہ قول بعید ہے کسی نے کہا کہ لا اس جگہ اپنے ظاہر پر ہے اور قسم کی نفی کے لیے ہے اے فلا اقسم علی
ہذا الان الامر او ضح من ذلک اسکو یون دفع کیا ہے کہ ما بعد مین وانہ لقسم ہے مع تعیین مقسم یا مقسم علیہ تو آب

قسم کی نفی کیونکر ہوسکتی ہے مواقع النجوم مین کئی قول ہین (۱) یہ ہے کہ مساقط نجوم مراد ہین یعنی تارون
کے مغارب قتادہ وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے اس کے خاص کرنے کی یہ وجہ ہے کہ تارون کے غروب مین اُنکے اثر
کا زوال ہے اور دلالت ہی وجود پر ایسے موثر کے جسکی تاثیر زائل نہین ہوتی ہے یا آخر شب مین جس وقت تارون
کا انحطاط ہوتا ہو طرف مغرب کے تو شاید اللہ تعالی کے واسطے مخصوص وعظیم افعال ہون یا فرشتون کے لیے
عبادات موصوفہ ہون یا اسلیے کہ وہ وقت ہی تہجد والون کے قیام کا اور وقت ہے اُن پر رحمت و رضوان
کے نزول کا (۲) عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ منازل نجوم ہین قتادہ سے بھی ایک روایت مین یہی ہے[1] (۳)
مجاہد نے کہا کہ مواقع نجوم کے آسمان مین کہا جاتا ہے کہ ان کے مطالع و مشارق ہین حضرت حسن و قتادہ نے
بھی اسیطرح کہا ہے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے (۴) حضرت حسن سے یہی مروی ہے کہ نجوم کا انکدار و انتشار
ہے قیامت کے دن یعنے تارون کا بے نور ہو جانا اور جھڑ پڑنا (۵) ضحاک نے کہا کہ مراد اس سے وہ انوار ہین کہ
جاہلیت والے جس وقت پانی برسائے جاتے تو کہتے مطرنا بنوء کذا وکذا یعنے ہمکو فلان فلان نچھتر سے پانی
ملا ماوردی نے کہا اور اس بنا پر فلا اقسم اپنی حقیقت مین مستعمل ہوگا جو کہ قسم کی نفی ہے قشیری نے کہا یہ
ایک قسم ہے اور اللہ تعالی کو پہونچتا ہے کہ جس شی کی چاہے قسم کہائے اور ہمکو لائق نہین ہے کہ ہم سوا اللہ کے
اور اُسکی صفات قدسیہ کے قسم کہائین (۶) کسی نے کہا کہ مراد قرآن شریف کا نزول ہے نجم نجم کرکے لوح محفوظ
سے سدی وغیرہ اسی کے قائل ہین حضرت ابن عباس کے اس مین کئی لفظ ہین ایک یہ ہے کہ مراد نجوم قرآن
ہین پس بیشک وہ نازل ہوا جملۃ یعنے اکٹھا شب قدر مین اوپر کے آسمان سے طرف سماء دنیا کے پھر اُترا
متفرق ہوکر برسون مین بعد اسکے پھر یہ آیت پڑہی دوسرا یہ ہے کہ نازل ہوا آسمان دنیا سے طرف زمین
کی نجم نجم ہوکر پھر یہ آیت پڑہی تیسرا یہ ہے کہ نجوم قرآن ہین جس وقت کہ وہ اُترتا ہے چوتھا یہ ہے کہ نازل ہوا
قرآن جملۃ اللہ کے پاس سے لوح محفوظ سے سفرۂ کرام کاتبین کی طرف سماء دنیا مین پھر سفرہ نے اُسکو نجم
نجم کیا جبرئیل پر بیس رات مین اور نجم نجم کیا اُسکو جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیس برس مین
سو وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا فلا اقسم بمواقع النجوم نجوم القرآن اسی طرح عکرمہ وغیرہ نے بھی کہا ہے (۷)
فراء نے حضرت ابن مسعود سے حکایت کیا ہے کہ مواقع نجوم محکم قرآن ہین جمہور نے مواقع بجمع پڑہا ہے
اور کسی نے موقع بافراد مبرد نے کہا کہ موقع بیان مصدر ہے واحد و جمع دونون کی صلاحیت رکھتا ہے
پھر اللہ پاک نے اس قسم کی تعظیم وتفخیم کی خبر دی پس فرمایا وانه لقسم لو تعلمون عظیم جملہ وانه لقسم معترضہ
ہے درمیان مقسم بہ و مقسم علیہ کے مقصود اس سے مقسم بہ کی تعظیم و تاکید ہے اسی لیے بحرف ان و لام اسکو موکد
کیا ہے اور لو تعلمون کلام معترض ہے درمیان موصوف و صفت کے تو یہ اعتراض در اعتراض ہوا

[1] یہی ذکر کیا ابن کثیر نے

اصل مین وانہ لقسم لو تعلمون عظیم ہے اسکے مقدم کرنے کا لفظی فائدہ تو یہ ہے کہ عظیم وکریم کا فاصلہ برابر ہو جاوی
معنوی یہ ہے کہ قبل ذکر صفت کی جلدی سے کفار کی جہالت معلوم ہو جائے واللہ اعلم ضمیر انہ کی راجع ہے
طرف قسم کے جسپر اقسم دال ہے یعنے بیشک قسم مواقع نجوم کی البتہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم علم والون مین
سے ہوتے تو البتہ اس قسم کی عظمت کو جانتے یا اگر تم اُسکی عظمت کو جانتے تو اس سے نفع لیتے مواقع نجوم
مین جو کئی قول گذر چکے ہین اگر ان مین سے تارون کے مغارب یا منازل یا مطالع ومشارق یا انواء مراد لیے
جاوین تو اس قسم کے عظیم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ مقسم بہ مین دلالت ہے اللہ پاک کی عظیم قدرت وکمال حکمت
وفرط رحمت پر کہ کیسا بڑی قدرت والا اور کامل حکمت والا اور بڑا مہربان ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ برابر چل
رہا ہے ذرہ بہی فرق نہین پڑتا اور جن باتون کو اُسکی رحمت مقتضی ہے اُن مین سے یہ ہے کہ اپنے بندون
کو مہمل وبیکار نہ چہوڑ رکہے بلکہ اوامر ونواہی کا اُنکو مکلف کر کے سعادت ابدی کا مستحق بنائے اور اپنے
احکام کی کتاب رسول پر نازل کر کے ہدایت کی راہ بتائے یہ سب قدرت ورحمت کا کارخانہ یہی چاہتا
ہے کہ آسمانی کتاب نازل ہو جس سے معاش ومعاد کی اصلاح ودرستی ظہور مین آئے وہ کتاب یہی قرآن
کریم اللہ سبحانہ کا کلام قدیم ہے جسکو کفار اپنے جہل سے سحر وکہانت وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہین اگر
سمجہ رکہتے تو اسکی قدر وعظمت کرتے اور اپنی سعادت سمجہتے اور اگر مواقع نجوم سے تارون کا بے نور
ہونا اور جہڑ پڑنا قیامت مین مراد لیا جاوے تو بہی مقسم بہ مین اللہ پاک کی عظیم قدرت وکمال حکمت پر دلالت
ہے کہ جس ذات پاک نے ایسا بڑا کارخانہ اول بار بنایا اور ایک مدت برابر ٹہیک اپنی قدرت وحکمت سے
چلایا وہی ایکدن سب کو فنا کر کے دوبارہ خلق کو مبعوث کریگا جسکی خبر قرآن کریم دے رہا ہے اور اگر
نجوم سے مراد نجوم قرآن اور مواقع سے اوقات نزول قرآن مراد لیے جائین تو مقسم علیہ کے ساتھ مناسبت
ظاہر ہے اسی لیے فراء وزجاج نے کہا کہ یہ دال ہے اس پر کہ مواقع نجوم سے مراد نزول قرآن ہے اسی
طرح مقسم بہ کی عظمت وبزرگی بہی ظاہر ہے کیونکہ جس وقت مین قرآن کریم وعظیم نازل ہوا تو وہ وقت بہی
عظیم ہوا وہ اس قابل ہے کہ اُسکی عظمت ظاہر کرنے کو مقسم بہ ٹہیرایا جائے کسی نے کہا کہ نجوم سے مراد آیات
کتاب اور مواقع سے مراد انبیا علیہم السلام کے قلوب جہان آیتون کا وقوع ونزول ہوتا ہے جن پر کلام
الٰہی کی تجلی پڑتی ہے یہ دل بہی بسبب عظمت کلام عظیم کے عظیم وکریم ہوے کہ اُنکی عظمت ظاہر کرنے کو
مقسم بہ ٹہیرائے جائین حضرت شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہ نے فائدے مین اسی طرف اشارہ فرمایا
ہے واللہ اعلم بالجملہ بعد بیان تعظیم مقسم بہ کے اللہ پاک نے مقسم علیہ کا ذکر فرمایا انہ لقرآن کریم یعنے بے
شک وہ کتاب جو بہت پڑہی جاتی ہے یا وہ کتاب جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی البتہ ایک قرآن

کریم ہے یہ پہلی صفت ہی یعنے اللہ تعالی نی اسکو مکرم و معزز کیا ہے اور ساری کتابون پر اسکی قدر بلندکی ہی
اور اسکو مکرم و مبرا کیا ہے اس سی کہ سحر ہو یا کہانت یا کذب کسی نے کہا کریم اس لیے ہے کہ اس مین کرم
اخلاق و معالی امور ہین کسی نی کہا اس واسطے کہ اُسکے حافظ کا اکرام کیا جاتا ہے اور اسکی قاری کی تعظیم
کی جاتی ہے واحدی نے اہل معانی سے حکایت کیا ہے کہ قران موصوف بکریم اسلیے ہوا کہ اُسکی شان
سے یہ ہی کہ وہ خیر کثیر عطا کرتا ہے بسبب اُن دلیلون کے جو کہ دین مین حق کی طرف مؤدی ہوتی ہین
ازہری نے کہا کریم ایک اسم جامع ہے واسطے اُس شی کے جو کہ محمود ہے اور قرآن کریم ہی حمد کیا جاتا
ہے بسبب ہدایت و بیان و علم و حکمت کی جو اُس مین ہے پس فقیہ تو اُسکے ساتھ استدلال کرتا ہے اور
اس سی اخذ کرتا ہے اور حکیم اُس سی مدد لیتا ہے اور اُس کے ساتھ حجت پکڑتا ہے اور ادیب اس سی مستفید
ہوتا ہے اور اسکی ساتھ قوت پاتا ہے پس ہر عالم اپنا اصل علم اس سے طلب کرتا ہے کسی نے کہا کہ حسن مرضی
ہے اپنے جنس مین یا انفاع جم المنافع ہے یا عزیز و مکرم ہے سبک نہین ہوتا ہے بسبب کثرت تلاوت
کے اور نہ بوسیدہ ہوتا ہی بسبب کثرت تکرار کے اور نہ سننے والی اُس سی ملول ہوتے ہین اور نہ زبانون پر
ثقیل ہوتا ہے بلکہ ترو تازہ ہے ہمیشہ کو باقی رہیگا فی کتاب مکنون یہ دوسری صفت ہی قران کی کتاب
مین چار قول ہین ایک یہ ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہے مکنون سی مراد مستور و مصون ہی یعنے ایسا
قرآن کہ مکتوب ہی ایک ایسی کتاب مین جو کہ ستر کی گئی اور صیانت کی گئی ہے نظر خلائق سے یا باطل سے
یا غیر مقرب فرشتون سی سوای مقربین کے اور کوئی اسپر مطلع نہین ہوتا ہے یہ قول ایک جماعت کا ہی
دوسرا قول یہ ہی کہ مراد کتاب سے مصحف ہی جو کہ ہماری ہاتھون مین ہے یہ قول قتادہ و مجاہد کا ہے یعنی
ایسا قرآن کہ مکتوب مین ہے ایسا مکتوب کہ محفوظ ہے تغییر و تبدیل و تحریف سی کما قال تعالی اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ محلی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور خازن نے اول کو اصح کہا
ہے بیضاوی و نسفی نے دونون کا ذکر کیا ہے لیکن مختار اُنکا یہی قول اول ہے تیسرا قول یہ ہی کہ مراد
کتاب سی توریت و انجیل ہین ان مین قرآن شریف کا ذکر ہے اور اُسکا جسپر وہ نازل ہوا یہ قول عکرمہ کا
ہے چوتھا قول یہ ہے کہ مراد کتاب سے زبور ہے یہ قول سدی کا ہے جملہ لا یمسہ الا المطہرون خبریہ
ہے صفت ہے کتاب مکنون کی بنا بر قول اول کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہے واحدی کہتے ہین اکثر
مفسر اس پر ہین کہ لا یمسہ کی ضمیر کتاب مکنون کی طرف راجع ہے اس بنیاد پر مطہرون سی مراد صرف
ملائکہ ہین جو کہ کدورات جسمانیہ سے پاک ہین یا شرک و ذنوب وغیرہ کے میل کچیل سے منزہ و صاف
ہین جیسا کہ سعید بن جبیر کا لفظ حضرت ابن عباس سی یہ ہے لا یمسہ الا المطہرون فرمایا الکتاب الذی فی السماء

یعنے نہین چہوتے ہین اُس کتاب کو جوکہ آسمان مین ہی مگر مطہرون عوفی کا لفظ اُن سی یہ ہے یعنے الملائکہ
حضرت انس وغیرہ نے بہی اسیطرح کہا ہے یہ سب تو اس بنا پر ہی کہ کتاب مکنون سی مراد لوح محفوظ اور لا
یمسہ الا المطہرون جملہ خبریہ صفت ہی کتاب کی اب رہی یہ بات کہ کتاب مکنون سے مراد مصحف ہو بنا بر
قول ثانی اور لا یمسہ الا المطہرون تیسری صفت ہو قرآن کی اور لا یمسہ کی ضمیر راجع ہو طرف قرآن کے
سو اس بنا پر چار احتمال ہین ایک یہ ہی کہ لا یمسہ الا المطہرون خبریہ ہی صفت ہے قرآن کی اور مطہرون
سے مراد فرشتے معنے یہ ہین ایسا قرآن کہ نہین لیکر اُترتے ہین اسکو مگر پاک لوگ یعنے فرشتے ابن جریر
نے قتادہ سی روایت کیا ہے کہ مس نہین کرتے ہین اسکو اللہ کے پاس مگر مطہرون لیکن دنیا مین
سو بیشک مس کرتا ہے اسکو مجوسی نجس اور منافق رجس کہا اور یہ آیت حضرت ابن مسعود کی قراءت مین
ما یمسہ الا المطہرون ہی ابو العالیہ نے کہا لا یمسہ الا المطہرون تم نہین ہو تم تو اصحاب الذنوب ہو ابن زید نے
کہا کفار قریش نے یہ زعم کیا کہ اس قرآن کو شیاطین لیکر اُترتے ہین تو اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ لا یمسہ
الا المطہرون کما قال تعالے وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ إِنَّهُمْ
عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ حافظ ابن کثیر نے کہا یہ قول جید ہے اور اقوال ما قبل سے خارج نہین ہوتا ہے
دوسرا احتمال یہی کہ جملہ خبریہ ہے قرآن کی صفت ہی اور مطہرون سی مراد مومنین ہین یعنے ایسا
قرآن کہ نہین پاتے ہین اُسکا نفع و برکت مگر مومنین یہ قول فراء کا ہے حسین بن فضل وغیرہ نے کہا کہ
نہین پہچانتا ہے اُسکی تفسیر و تاویل کو مگر وہ شخص جسکو اللہ تعالے نے شرک و نفاق سی مطہر کیا ہے تیسرا
احتمال یہ ہے کہ قرآن کی صفت ہی اور لا یمسہ کے معنے ہین لا ینبغی ان یمسہ جیسی یہ حدیث شریف ہے
المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ای لا ینبغی لہ ان یظلمہ او یسلمہ معنے یہ ہین ایسا قرآن کہ لائق
نہین ہی کہ چہووے اُسکو مگر وہ شخص جو کہ طہارت پر ہو لوگون مین سے اور قتادہ وغیرہ کا قول کہ لا یمسہ الا
المطہرون من الاحداث والانجاس اور کلبی کا قول الا المطہرون من الشرک اور ربیع بن انس کا قول
الا المطہرون من الذنوب والخطایا اور محمد بن فضل وغیرہ کا قول لا یقرأہ الا الموحدون شاید ان سب
اقوال کی بنا قول مذکور پر ہو واللہ اعلم چوتہا احتمال یہ ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون خبر ہے نہی کے معنے مین
اصلی سی کے قائل ہین یعنے ایسا قرآن جس کے حق مین یہ کہا گیا ہے کہ مس نکرین اسکو مگر وہ لوگ جو کہ
احداث و انجاس سی پاک ہین حنفاوی نے کہا یعنے انپر حرام ہے مس کرنا اُسکا بدون طہارت یہ جملہ
صریحا اپنی خبریت پہ باقی نہین رہا تاکہ اللہ پاک کی خبر مین خلف لازم نہ آوے کیونکہ اُسکو تو بہت سی
چہوتے ہین بدون طہارت کے حالانکہ اللہ پاک کی خبر مین خلف محال ہے سمین نے دوسری وجہ ذکر کی ہے

البیان من البیضاوی ای الا ابن کثیر میں فراء کا قول یا ابن الفضل کی تفسیر یا تا ہے اسکا نفع مگر وہ شخص جو ایمان لایا ہے ۱۲ منہ

کہ کلمہ یا نا ہیہ ہی اور فعل اسکے بعد مجزوم ہے اسلیے کہ اگر وہ ادغام سے فک کیا جاتا تو جزم اس مین ظاہر ہوتا
جس طرح کہ اس آیت مین ہی لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوۡءٌ لیکن حرف سین دوسری مین ادغام کیا گیا ہے اور جب مدغم
ہوا تو اس کو آخر کو متحرک بضم کیا بسبب ہای ضمیر مذکر غائب کی کرخی نے ابن عطیہ سے نفی کی تضعیف نقل کی
ہے مگر یہ تضعیف خود ضعیف ہی جمل کی اسکی وجہ ذکر کی ہے بالجملہ جو اس کے قائل ہین کہ خبر بمعنے نہی ہی اُنکے
نزدیک مصحف کو نہ چھوئے مگر وہی جو کہ حدث وجنابت ونجاست سی پاک ہے یہ لوگ کہتے ہین کہ مراد قرآن سی
مصحف ہی جیسا کہ مسلم نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہی فرمائی پھر
اس سی کہ سفر کیا جائے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمنون کی واسطے خوف اس بات کے کہ پائین اُس کو
دشمن جمہور اسی طرف گئی ہین کہ مصحف کی چھونے سے مُحْدِث منع کیا جائے حضرت علی وابن مسعود وسعد بن
ابی وقاص وسعید بن زید وعطا وزہری ونخعی وحکم وحماد اور فقہا مین کی ایک جماعت اسی کے قائل ہین
اُنہین سی امام مالک وامام شافعی ہین اس مذہب کی حدیثون مین سی جو دلیلین ہین وہ یہ ہین ۱۔ امام مالک نے
اپنی موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ اُس کتاب مین جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے لکھا یہ ہی کہ لا یمس القرآن الا طاہر وروی ابو داؤد
فی المراسیل من حدیث الزہری قال قرأت فی صحیفۃ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ولا یمس القرآن الا طاہر حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذہ وجادۃ جیدۃ قد قرأہا
الزہری وغیرہ ومثل ہذا ینبغی الاخذ بہ وقد اسندہ الدارقطنی عن عمرو بن حزم وعبد اللہ بن عمر وعثمان بن
ابی العاص وفی اسناد کل منہا نظر واللہ اعلم انتہی ۲ حضرت ابن عمر سے مروی ہی انہ کان لا یمس المصحف الا
متوضأ اخرجہ ابن المنذر ۳ عبد الرحمن بن زید سی مروی ہی کہا ہم تھے ہمراہ سلمان کے پس وہ چلے طرف اپنی
حاجت کے تو ہم سے چھپ گئی پھر ہمپر نکلے پس ہمنے کہا اگر تم وضو کر لیتے تو ہم تمسے پوچھتے کئی اشیاء کا
قرآن سے پس کہا تم مجھ سی پوچھو پس بے شک مین نہین ہون کہ اسکو چھوتا ہون سوا اسکے نہین کہ اسکو
تو چھوتے مطہرون پھر یہ آیت پڑھی اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ فی المصنف وابن المنذر وغیرہم
۴ حضرت ابن عمر سے مروی ہی کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یمس القرآن الا طاہر اخرجہ الطبرانی
وابن مردویہ ۵ حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ اُن کو بھیجا طرف یمن
کے تو اُنکے واسطے لکھا اُنکے عہد مین کہ نہ چھوی قرآن کو مگر طاہر اخرجہ ابن مردویہ دوسرا قول یہ ہی کہ حضرت
ابن عباس وشعبی اور ایک جماعت سی مروی ہی منجملہ اُن کے حضرت امام ابو حنیفہ ہین کہ محدث کو مس قرآن جائز
ہے ۱ حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا وہ کتاب جو نازل کی گئی آسمان سے اسکو نہین چھوتے

ہین مگر فرشتے اخرجہ عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و البیہقی فی المعرفۃ من طرق عنہ ۲ حضرت انس رضی سے المطہرون
کی تفسیر مین الملئکۃ مروی ہے اخرجہ سعید بن منصور و ابن المنذر کما تقدم ۳ علقمہ سے مروی ہے کہا ہم آئے سلمان
فارسی کے پاس تو وہ ہم پر نکلے پاخانے سے پس ہم نے اُن سے کہا اے ابو عبد اللہ اگر آپ وضو کر لیتے پہر ہم پر پڑہتے
فلان فلان سورت کہا کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے سو فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون ہے اور یہہ وہ
ہے جو آسمان مین ہے نہین چھوتے ہین اُس کو مگر فرشتے پہر پڑہا ہم پر قرآن سے جو ہم نے چاہا اخرجہ
عبد الرزاق و ابن المنذر علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے شرح منتقی مین اس مسئلے کی تقریر کی ہے اور
اور جو اس باب مین حق ہے اُسکو بیان کیا ہے خازن نے ذکر کیا ہے کہ ظاہر آیت نفی ہے اور معنے اُسکے نہی ہین
قالوا یعنے علمانے کہا جائز نہین ہے واسطے جنب اور نہ حائض کے اور نہ محدث کے مصحف کا حمل اور نہ اُس کا
مس عطاو طاؤس و سالم و قاسم و اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور اسی کے امام مالک و امام شافعی رح و اکثر فقہا قائل
ہین پہر اس قول کی دلیلین ذکر کی ہین پہر کہا ہے کہ مراد قرآن سے مصحف ہے اُس کا نام قرآن رکھا بنا بر قرب
جوار و اتساع پہر ذکر کیا کہ حماد و حکم اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے جائز ہے واسطے محدث و جنب کے مصحف
کا حمل و مس ہے اُس کی غلاف کے پہر اگر تم کہو کہ جب اصح یہ بات ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہے
اور لا یمسہ الا المطہرون سے مراد فرشتے ہین اور اگر مراد حدث کے نفی ہوتی تو لا یمسہ الا المتطہرون فرماتا پہر
پہر امام شافعی کا قول کیونکر صحیح ہوگا کہ محدث کے واسطے مس مصحف صحیح نہین ہے تو کہین گے جس نے یون
کہا ہے کہ امام شافعی نے اُسکو صریح آیت سے لیا ہے تو اُس نے اُسکو تفسیر ثانی پر حمل کیا ہے
وہ یہ قول ہے کہ کتاب سے مراد مصحف ہے اور جس نے یہ کہا ہے کہ انہون نے اسکو طریق استنباط سے اخذ کیا
ہے تو اُس نے کہا کہ طہارت کے ساتھ مس کرنا ایک صفت حال ہے تعظیم پر اور بدون طہارت کے مس کرنا
ایک نوع کی استہانت ہے اور مصحف کریم کی مباشرت کے ساتھ یہ لائق نہین ہے صحیح یہ ہے کہ امام
شافعی نے اسکو سنت سے اخذ کیا ہے اور دلیل اُنکی احادیث متعددہ ہین واللہ اعلم انتہی جمہور نے المطہرون کو تخفیف
طا و تشدید ہا سے مفتوحہ بصیغہ اسم مفعول پڑہا ہے اور کسی نے بکسر ہا بصیغہ اسم فاعل اے المطہرون انفسہم
اور کسی نے بسکون طا و فتح ہا سے خفیفہ اسم مفعول اطہر کا اور کسی نے بتشدید طا و کسر ہا اصل مین المتطہرون
ہے تنزیل من رب العالمین جمہور نے برفع پڑہا ہے اس بنا پر کہ تیسری صفت ہے قرآن کی یا چوتہی یا
خبر ہے مبتدا محذوف کی اے ہو تنزیل کسی نے بنصب پڑہا ہے بنا بر حال تنزیل سے مراد منزل ہے منزل
کا تنزیل نام رکہا بنا بر اتساع لغت مقدور کو قدر مخلوق کو خلق بولتے ہین اسمین رد ہے اُسپر جس نے کہا
کہ قرآن شعر ہے یا سحر یا کہانت ہے یعنی یہ قرآن نازل کیا گیا ہے طرف سے اللہ تعالی کے جو کہ رب العلمین

ہے سارا کارخانۂ عالم کا مقتضے ہے اسکو نازل کرنیکا کیونکہ اس مین معاش و معاد کی پوری اصلاح ہے اور صفت زبونیت
اسکے انزال کی مقتضی ہے ویسا نہین ہے جیسا وہ کہتے ہین کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر ہے بلکہ یہ تو وہ حق ہے
جس مین کسی طرح کا شک نہین ہے اور نہ اُسکے سوا کوئی حق نافع ہے جب قرآن شریف کے اوصاف جلیلہ بیان
ہو چکے جو کہ اسکی تعظیم و توقیر کو اور اسپر ایمان لانیکو واجب کرتی ہین تو کفار کو توبیخ و سرزنش کر کے فرمایا افبھٰذ
الحدیث انتم مدھنون یعنے کیا پھر تم اس قرآن مین جو کہ موصوف باوصاف مذکورہ ہے سستی کرتے ہو یعنے
اسکی بیقدری کرتے ہو اور اسپر ایمان نہین لاتے حالانکہ وہ بڑی عزیز و مکرم شے ہے معاش و معاد کی اصلاح و
درستی کا سبب ہوا ہے مدھن کے معنے مین بہت قول ہین ۱ - زجاج وغیرہ نے کہا کہ مدھن و مداھن بمعنے
منافق ہے ۲ عطا وغیرہ نے کہا کہ کذاب ہے ۳ مقاتل بن سلیمان و قتادہ نے کہا کہ مدھنون بمعنے کافرون
ہے کما فی قولہ تعالی وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۴ حضرت ابن عباس نے فرمایا مکذبین غیر مصدقین ایسی
طرح ضحاک و ابو حرزہ و سدی نے بھی کہا ہے ۵ ضحاک کا دوسرا لفظ معرضون ہے ۶ مجاہد کا ایک لفظ یہ ہے
کہ تریدون ان تمالئوھم فیہ وترکنوا الیھم دوسرا لفظ یہ ہے ممالئون الکفار علی الکفر یعنے تم چاہتے ہو کہ معاون
کرو کفار کی قرآن کے بارے مین اور انکی طرف مائل ہو یا تم معاونت کرنیوالے ہو کفار کے کفر پر ۷ ابن کیسان
نے کہا مدھن وہ ہے جو نہین سمجھتا ہے اللہ کا حق اپنے اوپر اور حیلے بہانون سے اسکو دفع کرتا ہے فتح البیان
مین قول اول کو اولی کہا ہے اسلیے کہ مدھن وہ ہے جسکا ظاہر اُسکے باطن کے خلاف ہوتا ہے گویا وہ دہن
کے مشابہ ہے اسکی سہولت و نرمی مین ۸ مورّج نے کہا مدھن منافق ہے جو کہ نرم کرتا ہے اپنی جانب تاکہ اپنا
کفر چھپائے اور ادہان و مداہنت بمعنے تکذیب و کفر و نفاق ہے اسکی اصل لین و نرمی ہے اور یہ کہ چھپائی
خلاف اُس شے کا جسکو ظاہر کرتا ہے کشاف مین کہا ہے مدھنون متہاونون بہ کمن یدھن فی الامر ای یلین
جانبہ ولا یتصلب فیہ تہاونا بہ انتہے راغب نے کہا ادھان اصل مین مثل تدھین کے ہے یعنے کسی شے پر
تیل لگانا تاکہ چکنی ہو جائے لیکن یہ مراد ٹھیرایا گیا ہے مدارات و ملاینت و ترک جد سے جسطرح کہ تعریض اس
سے عبارت ٹھیرائی گئی ہے تقریر کہتے ہین قراد کے کھینچنے کو فتح مین کہا ہے کہ مدارات و ملاینت کا نام
مداہنت رکھا گیا یہ استعارہ و مجاز معروف ہے اور بوجہ اسکی شہرت کے حقیقت عرفی ہو گیا ہے سو اسی لیے بہاو
اُسکے ساتھ تہاون سے بھی مجاز کیا گیا ہے کیونکہ جو متہاون بالامر ہوتا ہے تو وہ اس مین سختی و درشتی نہین
کرتا ہے بعض لغت والون نے کہا معنے یہ ہین کہ تم تارک ہو حزم کے قرآن کے قبول کرنے مین وتجعلون
رزقکم انکم تکذبون یہان مضاف محذوف ہے جیسا کہ واحدی نے مفسرین سے حکایت کیا ہے ای
تجعلون شکر رزقکم الآیۃ یعنے تم ٹھیراتے ہو اپنے رزق کا شکریہ کہ تکذیب کرتے ہو اسکی نعمت کی سو کہ

کو بجای شکر رکھتی ہو ہیثم نے کہا کہ قبیلہ ازد شنوءہ کہتے ہین مارزق فلان اے ماشکر یعنے اُن کی بولی ہین
رزق بمعنے شکر ہے اس لغت کی بنا پر آیت مین مضاف محذوف نہ ہوگا بلکہ رزق کے معنے شکر مین رزق کے
ساتھ جو شکر سے تعبیر کی سو اس کی یہ وجہ ہے کہ شکر رزق کی زیادتی کا مقتضی ہے تو سبب کے ساتھ مسبب
سے تعبیر کر کے شکر رزق ہوتا ہے اس آیت کے تحت مین جو اسود داخل ہین ان مین سے کفار کا قول ہے کہ جب اللہ
پاک انکو پانی دیتا اور ابر باران نازل کرتا تو کہتے کہ سقینا بنوء کذا مطرنا بنوء کذا یعنے ہمکو فلان نچھتر
سے پانی پلایا گیا ازہری نے کہا معنے یہ ہین وتجعلون بدل شکرکم رزقکم الذی رزقکم الله التکذیب بانہ من
عند الله الرزاق یعنے اللہ تعالی نے جو تمکو رزق دیا اسکے شکر کا بدلا ٹھیرا تے ہو تکذیب اسکی کہ وہ اللہ رزاق
کے پاس سے ہے حضرت علی و حضرت ابن عباس نے تجعلون شکرکم پڑہا ہے تکذبون کو جمہور نے بتشدید پڑہا
ہے تکذیب اور کسی نے بتخفیف کذب سے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ لوگ پانی برسا ئے گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبح کی لوگون مین سے شاکر نے اور اُن
مین سے کافر نے کہا کہ یہ رحمت ہے رکہا اُسکو اللہ نے اور کہا بعض اُنکے نے البتہ مقرر سچ ہوا نوء کذا و کذا پس یہ
آیت نازل ہوئی فلا اقسم الی قولہ انکم تکذبون اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ عَنْهُ وَاَصْلُ
الْحَدِيْثِ بِدُوْنِ ذِكْرِ اَنَّهُ سَبَبُ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ ثَابِتٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَمِنْ
حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْاٰيَةِ قَالَ شُكْرُكُمْ
تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالضِّيَاءُ
فِي الْمُخْتَارَةِ وَغَيْرُهُمْ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تفسیر نہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے مگر آیات یسیرہ کی تجعلون رزقکم فرمایا شکرکم رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهٖ حضرت
علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا وتجعلون شکرکم رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ کذا فی فتح البیان
حافظ ابن کثیر نے اس باب کی حدیثین ابن جریر وغیرہ سے ذکر کی ہین من اراد الاستقصار فلیرجع الیہ فلولا

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۙ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

الْيَمِيْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا

لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ پھر کیون نہین جس وقت جان پہونچے حلق کو اور تم اُس
وقت دیکھتے ہو اور ہم اُسکے پاس ہین تم سے زیادہ پر تم نہین دیکھتے پھر کیون اگر تم نہین کسی کے حکم مین

کیون نہین پہیر لیتے اسکو اگر تم ہو سچے سو جو اگر وہ ہو پاس والون مین تو راحت ہی اور روزی ہی اور باغ نعمت
کا اور جو اگر وہ ہوا داہنے والون مین تو سلامتی پہنچی تجہہ کو داہنے والون سے یعنے خاطر جمع رکہہ اُن کی طرف
سے ہ اور جو اگر وہ ہوا جہٹلانے والون بہکون مین سے تو مہمانی ہے جلتا پانی اور پیٹہانا آگ مین
بیشک یہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ہے ف اسمین
فرماتا ہے پہر کیون نہین جس وقت روح پہنچی حلق کو یہ حال احتضار کے وقت کا ہے کما قال اللہ تعالےٰ
كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ
الْمَسَاقُ اس لیے یہان فرمایا اور تم اس وقت دیکہتے ہو یعنی محتضر کی طرف اور سکرات موت کی طرف جس کی
وہ مشقت اُٹہاتا ہے اور ہم زیادہ تر قریب ہین طرف اُس کی تم سے یعنے ہمارے فرشتے لیکن تم اُن کو
نہین دیکہتے ہو جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ
أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ قولہ تعالیٰ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ الآیۃ کا یہ مطلب
ہے پہر کیون نہین پہیر لیتے ہو تم اس نفس کو جو حلق کو پہنچ گیا اس کے اول مکان و قرارگاہ کی طرف جسم سے
اگر ہو تم غیر مدینین یعنے غیر محاسبین یہ قول حضرت ابن عباس کا ہے مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و ضحاک
و سدی و ابو حمزہ سے بہی اسی کی مثل مروی ہے سعید بن جبیر و حسن بصری نے کہا پہر کیون نہین اگر ہو تم
غیر تصدیق کرنے والے اس کے کہ تم اٹہائے جاؤ گے اور جزا دیے جاؤ گے تو پہیر لو اُس نفس کو مجاہد سے غیر
موقنین مروی ہے میمون بن مہران نے کہا غیر معذبین مقہورین کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان مین
ہے کہ لولا بمعنے ہلا ہے اور حلقوم طعام و شراب کی گذرگاہ ہے بلغت کی ضمیر راجع ہے طرف نفس کے یا روح
کے حالانکہ اُس کا ذکر اول نہین گزرا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ عرب لوگ جب ایسی عبارت لاتے ہین تو ان کے
نزدیک اُس کے معنے مفہوم ہوتے ہین حینئذ کی تنوین عوض ہے جملے سے جس کی طرف اذا مضاف ہوا یعنی
اذا بلغت الحلقوم اخفش کا اس مین خلاف ہی وہ کہتے ہین کہ تنوین صرف کی ہے اور کسرہ اعراب کا ہے عامل
اذا مین ترجعونہا ہے اور دوسرا لولا پہلے کی تاکید لفظی ہے فرا نے کہا بسا اوقات عرب دو حرف کا اعادہ
کرتے ہین اور اُن کے معنے ایک ہوتے ہین معنے یہ ہین پہر کیون نہین جس وقت پہنچی روح یا نفس حلق
کو موت کے وقت اور حال یہ ہی کہ تم اس وقت نظر کرتے ہو طرف اُس حالت کے جس مین وہ شخص ہے جس کا
نفس یا روح پہنچی ہی حلق کو زجاج نے کہا اور تم اے میت والو اُس حال مین دیکہتے ہو اُس میت کو کہ مقررہ وہ ہو گیا
ہے طرف اس حال کے کہ اُس کا نفس نکل رہا ہے مطلب یہ ہی کہ اُس حال مین اُن کو اُس سے دفع کرنا

ممکن نہین ہے اور نہ وہ طاقت رکھتے ہین کسی شے کی جو اُسے نفع دے یا جس حال مین وہ ہے اُس سے اُس کی
تخفیف کرے ونحن اقرب الیہ منکم یعنے اور ہم قریب ترین طرف اسکی تم سے ساتھ علم وقدرت ورویت کے یا یہ مراد ہے
کہ قریب ترین طرف اُس کے ہمارے بہیجے ہوئے جو کہ اُس کے قبض کے متولی ہوتے ہین ولکن لا تبصرون یعنے
لیکن تم ادراک نہین کرتے ہو اُس کا بسبب تمہاری جہل کے اس بات کو کہ اللہ اپنے بندے کی طرف قریب تر
ہے شہرگ سے یا تم نہین دیکھتے ہو موت کے فرشتون کو جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور اُس کے
قبض کے متولی ہوتے ہین یا تم نہین جانتے ہو اُس مشقت وکرب کو جس مین وہ ہے فلولا ان کنتم غیر مدینین
الآیہ بادشاہ جس وقت اپنی رعیت کی سیاست کرتا ہے اور غلام بنا لیتا ہے تو اُس وقت محاورے مین
یون بولتے ہین کہ وان السلطان رعیتہ فراء نے کہا دنتہ بمعنے ملکتہ ہے ویقال وانہ اذا اذلہ واستعبدہ
مدینین کے معنے محاسبین ومجزیین اول گذر چکے ہین لیکن اول معنی آیت سے زیادہ چسپان ہین معنے
یہ ہین پہر کیون نہین اگر تم نہین ہو مربوب ومملوک تو پہیر لاؤ اُس نفس کو جو کہ حلق کو پہنچ چکا ہے طرف
اُسکی قرارگاہ کے جس مین وہ تہا اگر ہو تم سچے اور تم ہرگز اُس کو نہ پہیر لاؤ گے تو تمہارا یہ زعم باطل ہو گیا
کہ تم مربوب ومملوک نہین ہو کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ اگر تم سچے ہو بعث کی نفی کرنے مین تو پہیر لو محتضر کی روح
کو اُس کے جسم کی طرف تا کہ اُس سے موت منتفی ہو تو بعث منتفی ہو جائے پہر اللہ پاک نے خلق کے طبقات
ذکر کیے وقت موت کے اور بعد موت کے پس فرمایا فاما ان کان من المقربین الآیہ یعنے پس جو اگر وہ متوفی ہوا
جس کا حال بیان کیا گیا ہے سابقین مین سے منجملہ تین اصناف کے جن کے حال کی تفصیل گذر چکی ہے تو راحت
ہے دنیا سے اور استراحت ہے اُس کے احوال سے اور رزق ہے اور باغ ہے نعمت کا جمہور نے روح کو
بالفتح پڑہا ہے معنے اُس کے راحت ہین مجاہد نے کہا روح فرح ہے حضرت حسن نے کہا روح رحمت ہے کسی نے
بضم را پڑہا ہے کہا ہے کہ اس قرارت کے معنے رحمت کے ہین اس لیے کہ رحمت مثل حیات کے ہے واسطے
مرحوم کے اسی کے حضرت حسن بہی قائل ہین قاموس مین یون ہے کہ روح بالفتح راحت ورحمت ونسیم ریح ہے
ریحان رزق ہے جنت مین یہ قول مجاہد وسعید بن جبیر ومقاتل کا ہے اور کہا کہ وہ رزق ہے حمیر کے لغت
مین یقال خرجت اطلب ریحان اللہ ای رزقہ قتادہ نے کہا کہ ریحان جنت ہے ضحاک نے کہا رحمت ہے
حضرت حسن نے فرمایا وہی ریحان معروف ہے جو سونگہا جاتا ہے قتادہ وربیع بن خثیم نے کہا کہ یہ وقت موت
کے ہے اور جنت اُس کے واسطے مخبور ہے یعنی چہپا کر رکھی گئی ہے یہانتک کہ مبعوث ہو اسی طرح ابو الجوزا
وابو العالیہ نے بہی کہا ہے وجنت نعیم کے یہ معنی ہین کہ وہ جنت نعم والی ہے کلمہ جنت یہان تا سے دراز
مرسوم ہے ابن کثیر وکسائی وغیرہما نے اُس پر ہا وقف کیا ہے اور باقی قرا نے تا بنا بر رسم واما

ان کان من اصحاب الیمین الآیۃ یعنی اور جو اگر وہ متوفی ہوا داہنے والون سے جو کہ اپنے نامہ اعمال اپنے داہنے
ہاتھون مین لین گے تو نہین ہی تو کہ دیکھے اُن مین مگر سلامتی جس کو تو دوست رکھتا ہے سو تو اُن کی وجہ سے
غمگین نہ ہوا سلیے کہ اللہ کے عذاب سے سالم رہینگے کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ سلام ہے واسطے تیرے اُن سے یعنی
تو سالم ہے غمگین ہونے سے بسبب اُنکے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ وہ دعا کرینگے واسطے تیرے اور سلام کرینگے
تجھ پر کسی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحیہ کیے جائین گے ساتھ سلام کے واسطے اکرام کے کسی نے
کہا یہ اخبار ہے طرف سے اللہ پاک کے بعض کے سلام کرنے کا بعض پر کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ سلام ہے تیرے واسطے
اے صاحب یمین طرف سے تیرے بھائیون اصحاب یمین کے یعنے یا التفات ہے غیبت سے طرف خطاب کے بتقدیر
قول اور حرف من ابتدائیہ ہے جس طرح کہ سلام من فلان علی فلان کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ تجھ سے کہا
جائیگا سلام لک محلی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ واسطے اُسکے سلامت ہے عذاب سے من جہۃ انہ منہم یعنی
بانجہت کہ وہ اصحاب یمین سے ہے اسمین اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ سلام یعنے سلامت ہے اور کلمہ من
علت کا ہے علی قاری نے فرمایا کہ یہ تفسیر غریب ہے اصحاب یمین کا ذکر اور اُنکے حال کی تفصیل اور جو جزا اللہ
پاک نے اُنکے لیے تیار کر رکھی ہے یہ سب اول گذر چکا ہے واما ان کان من المکذبین الآیۃ یعنی اور
جو اگر وہ ہوا بعث کے جھٹلانیوالون سے جو کہ گمراہ ہین ہدایت سے یہ وہی اصحاب شمال ہین جنکا ذکر اور اُنکے
احوال کی تفصیل اول گذر چکی ہے اور واسطے اُسکے نزل ہے جو اُس کے نزول کے لیے تیار کیا جائیگا حمیم سے
یعنے وہ گرم پانی جسکی گرمی انتہا کو پہونچی ہوگی اور یہ بعد اس کے کہ زقوم سے کہا یگا جیسا کہ اسکا بیان
گذر چکا ہے اس عذاب کو جو نزل کہا سو یہ اُنکے ساتھ تہکم و استہزا ہے اور تصلیہ جحیم ہے یعنے اور پہنچانا
ہے آگ مین جب کوئی کسی کو آگ کے اندر ڈالدے تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ صلاہ النار وصلاہ یا اضافت
مصدر کی ہے طرف مفعول یا مکان کے جمہور نے تصلیہ کو برفع پڑھا ہے نزل پر معطوف کیا ہے اور کسی نے
بجر جحیم پر معطوف ٹھیرایا ہے یہان ظاہر کا مقتضا یہ تھا کہ یون کہا جاتا واما ان کان من اصحاب الشمال
لیکن ایسا نکیا بلکہ اُن کو اُنکے افعال کے ساتھ موصوف کر کے مکذبین ضالین فرمایا سو صرف اس لیے
کہ منظور اُن کا زجر کرنا ہے اُن افعال سے اور جس شے نے اُنکے لیے یہ عذاب واجب کیا ہے اُسکی خبر دینا ہے
وہ یہی اُن کی تکذیب و گمراہی ہے جو اس عذاب کی موجب ہوئی ان آیتون مین اس طرف اشارہ ہے کہ کفر
سب کا سب ایک ملت ہے اور کبائر والی اصحاب یمین سے ہین اسلیے کہ وہ مکذبین نہین ہین اما کے
جواب مین تین قول ہین ایک یہ ہے کہ مذکور اما کا جواب ہے مبرد نے کہا اور جواب شرط تینون جگہ محذوف
ہے تقدیر یہ ہے مہما یکن من شئ فروح وریحان الخ بعض نے اسی کو ترجیح دی ہے اسلیے کہ ان کا

جواب جیسا انفراد کی حالت مین بہت محذوف ہوتا ہے تو دوسری شرط کے ساتھ اسکا دعوی کرنا اولی ہے دوسرا یہ ہے
کہ جواب اِن کا ہے ابو اسحاق کے نزدیک اما کے یہ معنی ہین کہ ایک شی سے دوسری شے کی طرف نکلنا یعنے جب
بات مین تم لگے ہوا سے چھوڑ دو اور اُسکے غیر مین شروع کرو اس بنا پر جواب فقط اِن کا ہوگا کیونکہ اما شرط
نہین ہے تیسرا یہ ہے کہ اَمّا اور اِنْ دونون کا جواب ہے جیسا کہ اخفش نے کہا ہے کہ حرف فا تینون جگہ جواب ہے
امّا کا اور جواب ہے حرف شرط کا ربیع بن خثیم سے آیت کی تفسیر مین مروی ہے فاما ان کان من المقربین الآیہ کہا
کہ یہ موت کے وقت ہے وجنۃ نعیم کہا چھپا رکھی جائیگی جنت واسطے اسکے یہانتک کہ مبعوث ہو واما ان کان من
المکذبین الآیہ کہا یہ وقت موت کے ہے وتصلیۃ جحیم کہا جحیم چھپا رکھی جائیگی اس کے لیے یہانتک کہ مبعوث
ہو حضرت ابن عباسؓ سے اسمین کئی قول ہین فروح کی تفسیر مین فرمایا راحت و ریحان فرمایا استراحت دوسرا
لفظ یہ ہے کہ مستریح ہے دنیا سے وجنۃ نعیم یعنے مغفرت و رحمت تیسرا لفظ یہ ہے کہ ریحان رزق ہے فسلام
لک من اصحاب الیمین مین فرمایا کہ فرشتے اُسکے پاس آئینگے سلام لیکر اللہ کی طرف سے اُسپر سلام کرینگے
اور اُسے خبر دینگے کہ وہ اصحاب یمین سے ہے ان ہذا لھو حق الیقین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ما قصصنا
علیک فی ہذہ السورۃ یعنے جو کچھ اس سورت مین اول سے آخر تک ذکر کیا گیا یا محتضرین کا احوال و قصہ جو مختصر
مذکور ہوا بے شک یہ البتہ یہی ہے محض و خالص یقین اضافت حق کے الیقین کیطرف اضافۃ الشی الی
نفسہ کے باب سے ہے مبرد نے کہا یا ایسی ہے جیسے کہتے ہو عین الیقین و محض الیقین یہ کوفیون کے نزدیک ہے
اور انہون نے اسکو جائز کہا ہے بوجہ اختلاف لفظ کے رہے بصری سو وہ مضاف الیہ کو محذوف ٹھیراتے
ہین تقدیر یہ ہے حق الامر الیقین او الخبر الیقین فسبح باسم ربک العظیم حرف فا واسطے ترتیب مابعد کے
ہے ماقبل پر یعنے تنزیہ کر اپنے رب کی اُس شی سے جو اُس کی شان کے لائق نہین ہے حرف با متعلق ہے
محذوف سے ای فسبح متلبسا باسم ربک للتبرک بہ یعنے تو تسبیح کر اپنے رب عظیم کی نام کے ساتھ متلبس
ہوکر واسطے تبرک کے کسی نے کہا یہ معنے مین فصل بذکر ربک یعنے پس نماز پڑھ ساتھ ذکر اپنے رب کے حضرت
ابن عباسؓ سے مروی ہے فصل لربک یعنے نماز پڑھ واسطے اپنے رب کے کسی نے کہا کہ واسطے تقدیت کے ہے
اس لیے کہ تسبیح کبھی تو بنفسہ متعدی ہوتا ہے اور کبھی بحرف جر کسی نے کہا کہ زائد ہے اور اسم یعنے ذات ہے
لیکن زیادت کا دعوی کرنا خلاف الاصل ہے والاول اولی العظیم صفت ہے اسم کی یا رب کی اسلیے کہ ہر ایک
مجرور ہے ابن کثیر مین ہے کہ یہ تین حال وہی لوگون کے حال ہین وقت حضور موت کے یا تو مقربین سے
سے ہوگا یا اُن سے کم رتبہ والون مین سے جو کہ اصحاب الیمین ہین یا اُن مین سے ہوگا جو کہ حق کی تکذیب کرنیوالے
ہدایت سے گمراہ امر الہی کے جاہل ہین اسی لیے یون فرمایا فاما ان کان من المقربین الآیہ یعنے پھر جو گروہ

مختصر ہوا مقربین مین سے یہ وہ ہین جنہون نے واجبات و مستحبات ادا کیے اور محرمات و مکروہات اور بعض مباحات کو
ترک کیا تو اُن کے لیے روح و ریحان و جنت نعیم ہے اور فرشتے موت کے وقت اُنکی اُن کو خوشخبری دیتے ہین جس طرح
کہ حدیث براء مین گذر چکا ہے کہ رحمت کے فرشتے کہتے ہین اے روح پاک جسم پاک مین تو اُس کو آباد رکہتی تہی نکل
تو طرف روح و ریحان و رب غیر غضبان کے بعد اس کے روح و ریحان مین جو اقوال ہین اُن کا ذکر کیا ہے جن کا ذکر
اول ہو چکا ہے پہر کہا ہے کہ یہ سب قول متقارب و صحیح ہین کیونکہ جو کوئی مقرب ہو کر مرا تو اُس کے واسطے یہ سب حاصل ہے
یعنے رحمت و راحت و استراحت و فرح و سرور و رزق حسن و جنت نعیم ابو العالیہ نے کہا نہین مفارقت کرتا ہے کوئی
مقربون مین کا مگر اس کے پاس لاتے ہین ایک شاخ ریحان جنت کی پہر اُسکی روح اس مین قبض کی جاتی ہے
محمد بن کعب نے کہا نہین مرتا ہے کوئی لوگون مین سے یہانتک کہ جان لیتا ہے کہ آیا وہ اہل جنت سے ہے یا اہل نار سے
سورہ ابراہیم مین زیر تفسیر آیۃ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت حتضار کی حدیثین ہم ذکر کر چکے ہین اگر وہ
یہان لکہی جاتین تو خوب ہوتا جلیل تر اُن کے تمیم داری کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ملک الموت سے تو جا طرف فلان کے سو اُسکو میری پاس لے آ بیشک مقربین نے اُسکو مارا ہے ساتھ خوشی و تکلیف
کے سو مین نے اُسکو پایا جہان مین دوست رکہتا ہون تو اُسے میرے پاس لے آ البتہ مین اُس کو راحت
دونگا کہا پہر ملک الموت اُسکی طرف جاتے ہین اور اُنکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہین اُنکے ساتھ کفن کے
کپڑے ہوتے ہین اور حنوط جنت کا اور اُن کے ساتھ ریحان کے دستے ہوتے ہین ریحان کی جڑ تو ایک اور
اُس کے سرون مین بیس قسمین اُن مین سے ہر قسم کی ایک خوشبو سوائے خوشبو اپنے صاحب کے اور اُن کے ساتھ سفید حریر
اس مین مشک اور تتمہ حدیث کو بطولہ ذکر کیا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اس آیت کے متعلق حدیثین وارد ہوئی
ہین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُنہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ پڑہتے تہے فروح
وریحان برفع را رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَكَذَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ حَدِیْثِ ھَارُوْنَ
وَھُوَ ابْنُ مُوْسٰی الْاَعْوَرُ بِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِہٖ یہ قرارت تنہا یعقوب کی
ہے باقی قرار نے اُنکی مخالفت کی ہے تو بفتح را پڑہا ہے حضرت ام ہانیؓ سے مروی ہے کہ اُنہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرینگے جبکہ ہم مر جائین گے اور
بعض ہمارا بعض کو دیکہے گا تو آپ نے فرمایا کہ نسم یعنے روحین طیور ہونگی چرتین کی درختون مین
یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہو جائیگا اخرجہ الامام احمد اس حدیث
مین بشارت ہے واسطے ہر مومن کے اُسکی صحت کی وہ حدیث شہادت دیتی ہے جسکو امام احمدؒ نے عن الامام

محمد بن ادریس الشافعی عن الامام مالک بن انس عن الزہری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ

عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم روایت کیا ہے کہ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ یہ ایک اسناد عظیم ومتن قویم ہے صحیح مین ہو کہ شہیدون کی روحین سبز طیور کے پوٹون مین ہین چرتے ہین جنت مین جہان چاہین پھر بسیرا لیتے ہین طرف قندیلون کے جو لٹکی ہوئی ہین عرش سے الحدیث عطاء بن سائب سے مروی ہے کہا تھا پہلا دن جس مین مین نے پہچانا عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی کو دیکھا مین نے ایک شیخ کو جس کا سر وریش سفید تھا ایک گدہے پر اور وہ پیچھے جا رہا ہے ایک جنازے کے تو مین نے اُسے سنا کہ کہہ رہا ہے حدیث کی مجھے فلان بن فلان نے اُس نے سنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کو کہ فرماتے تھے من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه کہا پس سرنگون ہو گئی قوم رونی تھی تو آپ نے فرمایا کون شی تم کو رُلاتی ہے پس عرض کیا کہ بیشک ہم موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہ وہ نہین ہے ولیکن یہ تو اُس وقت ہے کہ اُسکو موت حاضر ہوتی ہے سو جو اگر وہ ہوا مقربین سے تو روح وریحان وجنت نعیم ہے پس جب وہ اُسکی بشارت دیا جاتا ہے تو محبوب رکھتا ہے الله عزوجل کی ملاقات کو او الله عزوجل اُسکی ملاقات کو زیادہ تر دوست رکھنے والا ہوتا ہے اور جو اگر وہ ہوا مکذبین ضالین سے تو مہمانی ہے جلتے پانی کی پھر جب وہ اُسکی بشارت دیا جاتا ہے تو مکروہ رکھتا ہے الله تعالٰی کی ملاقات کو او الله تعالٰی اُسکی ملاقات کو زیادہ تر مکروہ رکھنے والا ہے ہکذا رواہ الامام احمد صحیح مین حضرت عائشہ رضی الله عنہا سے اسکے معنے کا شاہد مروی ہے قوله تعالٰی وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ الآية یعنے فرشتے اسکی اُنکو بشارت دیتے ہین کہتے ہین واسطے ایک اُنکے کے سلام لک یعنی کچہ باس وخوف نہین ہے تجھ پر تو طرف سلامت کے ہے تو اصحاب یمین سے ہے قتادہ وابن زید نے کہا کہ سالم رہا الله کے عذاب سے اور سلام کیا اسپر الله کے فرشتون نے جیسا کہ عکرمہ نے کہا ہے کہ فرشتے اسپر سلام کرتے ہین اور اُسے یہ خبر دیتے ہین کہ وہ اصحاب یمین سے ہے یہ معنی خوب ہین اور یہ قول مثل اس آیت کے ہوگا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ امام بخاری نے فسلام لک کی تفسیر مین فرمایا ہے ای مسلم لک انک من اصحاب الیمین والغیت ان وھو معناھا کما تقول انت مصدق مسافر عن قلیل اذا کان قد قال انی مسافر عن قلیل وقد یکون کالدعاء له کقولک سقیا من الرجال ان رفعت السلام فھو من الدعاء انتہی یعنے تیرے واسطے مانی گئی ہے یہ بات کہ بیشک تو اصحاب یمین سے ہے اور کلمہ ان لغو کیا گیا یعنے گو وہ محذوف ہوا مگر اُس کے معنے مراد ہین پھر اسکی مثال بیان کی کہ مثلاً کوئی شخص

تمہے کہ چکا ہے کہ مین عنقریب مسافر ہون تم اس سے کہو انت مصدق مسافر اے مصدق انک مسافر یعنی تیری یہ بات تصدیق کی گئی ہے کہ تو مسافر ہے غرضکہ جس طرح یہان کلمہ ان محذوف ہے اور اس کے معنے مراد ہین اسی طرح آیت مین بھی ہے اور کبھی لفظ سلام کا مثل دعا کے ہوتا ہے واسطے اس شخص کے جس کو خطاب کیا ہے اصحاب یمین نے یعنے انکی طرف سے اسکو دعا ہے کہ تجھے سلامتی ہو اور اگر تم سلام کو رفع دو گے تو وہ باب دعا سے ہوگا غرضکہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے بعد نقل قول بخاری کے کہا ہے اور ابن جریر نے بعض اہل عربیت سے اسکو اسی طرح حکایت کیا ہے اور اسکی طرف مائل ہوئے ہین واللہ اعلم قولہ تعالے وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ الاٰیَۃَ یعنے اور جو اگر وہ محتضر ہو اُن مین سے جو کہ حق کی تکذیب کرنے والے ہدایت سے بہکنے والے ہین تو ضیافت ہے حمیم سے یہ وہ گرم پانی ہے جس سے گلا ڈالا جائیگا وہ جو اُن کے شکمون مین ہوگا اور جھڑے وتصلیۃ جحیم یعنے مکذب کی اول مہمانی تو یہ ہوگی کہ بطور ماحضر نہایت درجے کا گرم پانی اُسے پلائینگے بعد اُسکے اُسکو بیچ آگ مین داخل کرینگے جو کہ ساری جہات سے اسکو ڈھانک لیگی نعوذ باللہ منہا پھر فرمایا ان ہذا لھو حق الیقین یعنے بیشک یہ خبر البتہ یہی ہے حق الیقین جس مین کچھ شک نہین ہے اور نہ کسی کو اس سے مفر ہے عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہا جب نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ تو فرمایا کرو تم اسکو اپنے رکوع مین اور جب نازل ہوئی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیراؤ تم اسکو اپنے سجود مین اَخْرَجَہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَکَذَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَیُّوْبَ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو لگایا گیا واسطے اُس کے ایک نخل یعنے کھجور کا درخت رَوَاہُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ھٰکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ حَدِیْثِ رَوْحٍ وَرَوَاہُ ھُوَ وَالنَّسَائِیُّ اَیْضًا مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزُّبَیْرِ بخاری نے اپنی آخر کتاب مین حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کلمتان خفیفتان علے اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَرَوَاہُ بَقِیَّۃُ الْجَمَاعَۃِ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ یعنے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بھاری رحمن کو پیارے وہ یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ آخر سورہ واقعہ وللہ الحمد والمنۃ یازدہم ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۵ ہجری مقدس شب دوشنبہ وقت نیم شب تمام ہوئی

وکلمتان خبر مقدم ... سبحان اللہ ... حبیبتان ... خبر ... بعد خبر ...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ

اس سورۂ مبارکہ کی اُنتیس آیتین ہین اور یہ مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ حدید مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی کے مثل مروی ہے جمہور اسی پر ہین زمخشری نے کہا ہے کہ مکی ہے اس قول کا مؤید وہ قصہ ہے جو منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سبب اسلام مین کہ انہون نے جب یہ آیتین اول سورت سے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ تک پڑہین اور وہ ایک صحیفے مین لکھی ہوئی تہین اُنکی بہن کے پاس تو وہ مسلمان ہو گئے یہ اسکا مقتضی ہے کہ یہ آیتین مکی ہین پس اس قصے کی بنا پر یہ آیتین مستثنی ہونگی بنا بر قول اول کہ سورت مدنی ہے تامل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ سورۂ حدید سہ شنبہ کو نازل ہوئی اور سہ شنبہ مین لوہا پیدا کیا گیا اور سہ شنبہ کو ابن آدم نے اپنے بہائی کو قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہی فرمائی سینگی لگانے سے سہ شنبہ مین اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ قال السیوطی سندہ ضعیف حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے مت سینگی لگاؤ روز سہ شنبہ مین پس بیشک سورۂ حدید نازل کی گئی مجہ پر سہ شنبہ کو اخرجہ الدیلمی حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے تہے مسبحات کو قبل اسکے کہ سوئین اور فرمایا کہ ان مین ایک آیت ہے افضل ہزار آیتون سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ والنسائی وغیرہم وفی اسنادہ بقیۃ بن الولید وفیہ مقال معروف واخرجہ النسائی عن خالد بن معدان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یذکر العرباض بن ساریۃ فہو مرسل یحیی بن ابی کثیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے تہے یہانتک کہ مسبحات پڑہ لیتے اور فرماتے تہے کہ ان مین ایک آیت ہے افضل ہزار آیتون سے یحیی نے کہا پس ہم خیال کرتے ہین اُسکو وہ آیت جو حشر کے آخر مین ہے اخرجہ ابن الضریس حافظ ابن کثیر نے کہا جس آیت کیطرف اشارہ کیا گیا واللہ اعلم وہ یہ ہے ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ مسبحات یہ سورتین ہین حدید حشر صف جمعہ تغابن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ

وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

اسکی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمتوالا اُسیکو راج ہے
آسمانون کا اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کر سکتا ہے وہی ہے پہلا اور پچھلا اور باہر اور اندر
اور وہ سب چیز جانتا ہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اس بات کی کہ تسبیح کرتا ہے اور پاکی بولتا ہے واسطے اُسکے
جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین حیوانات و نباتات جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے تُسَبِّحُ لَهُ

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ
حَلِيْمًا غَفُوْرًا قولہ تعالے وہو العزیز الحکیم یعنے اور وہی ایسا عزت والا ہے کہ خاضع ہوئی واسطے اُسکے ہر شی حکمتوالا ہی اپنے
خلق و امر و شرع مین ایسکا ہے ملک آسمانون کا اور زمین کا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے یعنی وہی مالک و متصرف ہے
اپنی خلق مین پس جلاتا ہے اور مارتا ہے اور عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور وہ ہر شی پر قادر
ہے یعنے جو کچھ اُسنے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہوا کذا فی ابن کثیر فتح البیان مین ہے کہ تنزیہ و تمجید کیواسطے اللہ کے
ما فی السموت والارض نے دونو مقاتل نے کہا یعنی ہر شے نے ذی روح وغیرہ سے تسبیح جمادات مین جو گفتگو ہے
وہ قولہ تعالے وان من شیء الا یسبح الآیہ کے زیر تفسیر گزر چکی ہی سموت و ارض مین جو عقلا و غیرہم اور حیوانات و جمادات
ہین انکیطرف جو تسبیح منسوب ہے اس سے مراد وہی تسبیح ہے جو کہ عام ہے تسبیح بلسان قال کو جیسے ملائکہ و انس و جن
کی تسبیح اور تسبیح بلسان حال کو جیسے انکی غیر کی اس لیئے کہ ہر موجود دال ہے صانع پر زجاج نے اسکا انکار
کیا ہے کہ تسبیح غیر عقلا کی تسبیح دلالت ہی ہے اور کہا کہ اگر یہ دلالت و ظہور آثار صنعت کی تسبیح ہوتی تو البتہ مفہوم
ہوتی پھر کیون فرمایا و لکن لا تفقھون تسبیحہم یہ تو بھی تسبیح مقال ہے اور اس آیت سے استدلال کیا ہے وَسَخَّرْنَا
مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ پس اگر یہ تسبیح جبال کی تسبیح دلالت ہوتی تو حضرت داؤد کی تخصیص کے لیے کوئی
فائدہ نہوتا فعل تسبیح کبھی تو متعدی بنفسہ ہوتا ہے جسطرح کہ سبحوہ مین ہے اور کبھی بلام جیسے یہ آیت ہے
اصل اسکی یہہ ہے کہ بنفسہ متعدی ہو اس لیے کہ سبحتہ کے معنے ہین بعدتہ عن السوء یعنے مین نے دور کیا
اُسکو برائی سے پھر جب بلام مستعمل ہوا تو وہ زائد ہوگا واسطے تاکید کے جسطرح کہ شکرتہ و شکرت لہ
مین ہے یا تعلیل کے لیے ہوگا اے افعل التسبیح لاجل اللہ سبحانہ وخالصاً یہ فعل ان سورتون
کے بعض فواتح مین تو بصیغہ ماضی آیا ہے جیسے یہ سورت اور سورہ حشر و صف اور بعض مین بصیغہ مضارع
جیسے جمعہ و تغابن اور بعض مین بصیغہ امر جیسے سورہ اعلے اور بنی اسرائیل مین بلفظ مصدر واقع
ہوا ہے سو منظور اس سے استیعاب و مستوفا ہے اس کلمے کا اس کی ساری مشہور جہتون
سے اور اشعارہ ہے طرف اس بات کی کہ یہ اشیا کل اوقات مین تسبیح کرنیوالی ہین سو انکی تسبیح
ایسی نہین ہے کہ کسی وقت کے ساتھ خاص ہو کسی کے ساتھ نہین بلکہ یہ تو ہمیشہ تسبیح کرنیوالی ہین

ف یعنی تسبیح کرتے ہین اسکی ساتون آسمان اور زمین اور جو کوئی ان مین ہے اور کوئی چیز نہین جو نہین پڑھتی خوبیان اُسکی لیکن تم نہین سمجھتے اُنکا پڑھنا بیشک وہ ہے تحمل والا بخشنے والا ۱۲ منہ سلمہ اور ساتھ کیے داود کے پہاڑ تسبیح کرتے ۱۲ منہ

ماضی اور آیندہ زمانہ مین مسبح رہین گے ہمیشہ اشراء مین مصدر کے ساتھہ ابتدا کی اس لیے کہ اصل ہے اور ابلغ ہے بایںجہت کہ مشعر ہے بسبب اپنے اطلاق کے فاعل و زمان کے تعرض سے پہر ماضی کا ذکر کیا سے اسلیے کہ اسکا زمانہ سابق ہے پہر مضارع کا ذکر کیا اسواسطے کہ شامل ہے حال و استقبال کو پہر امر کا صیغہ اس لیے کہ استقبال کے ساتھہ خاص ہے مع اس بات کے کہ صرفیون کے قول مین جو وہ بولا جاتا ہے سو وہ ماضی و مضارع سے پیچہے یون بولتے ہین کہ فعل یفعل افعل قولہ تعالی وہو العزیز الحکیم کا یہ مطلب ہے کہ وہی ایسا قادر و غالب ہے کہ کوئی منازع اُس سے نزاع نہین کرتا ہے اور نہ کوئی ممانع اُسکی ممانعت کرتا ہے کوئی ہو ایسا حکیم ہے کہ حکمت و صواب کے افعال کرتا ہے کلمۂ وَهُوَ کو قالون و ابو عمرو نے بسکون حرف ہ پڑہا ہے اور باقی قراء نے بضم ہ قولہ تعالے لہ ملک السموت والارض کا یہ مطلب ہے کہ آسمان و زمین کے ملک مین وہی تنہا تصرف کرتا ہے اور اُن مین سوا اُسکے تصرف و امر کے کسیکا تصرف و امر نافذ نہین ہوتا ہے کسی نے کہا کہ مراد مطر و نبات و سائر ارزاق کے خزانے ہین اس قول کو جو دوبارہ ذکر کیا ہے سو یہ کچہہ تکرار نہین ہے اسلیے کہ پہلا قول دنیا مین ہے جیساکہ تقریر مین اس طرف اشارہ کیا ہے اور دوسرا عقبے مین ہے اس لیے کہ اسکے بعد یون فرمایا ہے و الی اللہ ترجع الامور جملہ مستانفہ ہے اُسکے لیے اعراب کا کوئی محل نہین ہے یحیی و یمیت یہ دو نو فعل محل رفع مین اس بنا پر کہ خبر ہین مبتدا محذوف کی اسے ہو یحیی و یمیت اور جملہ مستانفہ ہے واسطے بیان بعض احکام ملک کے یا حال ہے لہ کی ضمیر سے اور عامل استقرار ہے معنے یہ ہین وہ جلاتا ہے ساتھہ انشا و ایجاد کے دنیا مین اور بعد اُسکے مارتا ہے کسی نے کہا کہ زندہ کرتا ہے نطفون کو اور وہ مُردہ ہین اور مارتا ہے زندون کو کسی نے کہا کہ زندہ کریگا مُردون کو واسطے بعث کے وہو علی کل شیء قدیر یعنے وہ ہر شی پر قادر ہے کوئی شی اُسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی سی شے ہو قولہ تعالے ہو الاول یعنی وہ قبل ہے ہر شی کے بغیر بدایت کے یا سابق ہے ساری موجودات پر بایںجہت کہ وہ اُنکا ایجاد و احداث کرنیوالا ہے والآخر یعنی وہ بعد ہے ہر شے کے بلا نہایہ یا باقی ہے بعد فنای موجودات کے اگرچہ ساتھہ نظر کرنے کے طرف ذات موجودات کی مع قطع کرنے نظر کے اُنکے غیر سے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کی ابدیت بقا اور سوا اُسکی ہر موجود کا فنا اس بات کو منافی نہین ہے کہ بعض موجودات ایسی ہین کہ جسوقت اللہ تعالے نے اُنکو ایجاد کیا تو وہ فنا نہونگے جیسی جنت و نار اور جو انہین ہے بسبب اُس وجہ کے جو ثابت کی گئی ہے اِسلیے کہ مراد یہی کہ وہ فی حد ذاتہا فانیہ ہین اگرچہ سطرف نظر کر کے کہ اپنے موجد کیطرف مستند ہین باقی ہین جیساکہ کل من علیہا فان مین گزرا ہے کما قالہ الشہاب یا یہ معنی ہین کہ وہ ایسا اول ہے کہ شروع ہوتے ہین اُس سے اسباب اور منتہی ہوتے ہین اُسکیطرف مسببات یعنے اللہ پاک کی آخریت سے یہ مراد ہے کہ

ایسا ہے کہ جو موجودات مرتبہ وجود مین ہین جب اُنکے سلسلے کیطرف نظر کیجائے گی تو اللہ پاک اسباب کے
سلسلے کا مبدا ٹھیرے گا اور اُسکے آخریت سے یہ مراد ہے کہ وہ ایسا ہے کہ مسببات کا سلسلہ اُسی کیطرف منتہی
ہوتا ہے کیونکہ وجود کی ابتدا اُسی سے ہوتی ہے اور وہ نزول کرتا رہتا ہے پھر نازل ہوتا ہے تا آنکہ منتہی
ہوتا ہی طرف اخیر وجود کی جوکہ اپنے کل ماسوا کے لیے سبب ہوتا ہی اور وہ کسی اور شے کا مسبب نہین
ہوتا پس حق سبحانہ باینمعنے اول ہے پھر جب تم اس اخیر وجود سے درجہ درجہ کرکے ترقی کرنا شروع کروگے
تا آنکہ آخر ترقی مین اللہ تعالی کی طرف منتہی ہوگے پس اللہ پاک اول ہے اسمین کہ اس سے نزول وجود کا ہی
طرف ممکنات کے آخر ہے وقت صعود کی ممکنات سے طرف اُسکے یا یہ معنی ہین کہ اول ہے خارج مین اور
آخر ہے ذہن مین اس لیے کہ جب تم ترتیب سلوک کیطرف نظر کروگے اور منازل سالکین کا ملاحظہ فرماؤگے
جوکہ اللہ پاک کیطرف سیر کرنیوالے ہین تو اللہ پاک آخر ہے اُس شی کا جسکی طرف عارفون کے درجے چڑہتے ہین
اور ہر معرفت جو قبل اُسکی معرفت کے حاصل ہوتی ہے تو وہ زینہ ہے اُسکی معرفت کیطرف اور پہلے سرے
کی منزل وہ اللہ پاک کی معرفت ہے پس وہ آخر ہے ساتھہ نسبت کرنیکے طرف سلوک کے ارتقا کے درجون
مین ارباب معارف مین اور اول ہی ساتھہ نسبت کرنیکے طرف وجود خارجی کے سو اُسی سے مبدا ہے اول مین
اور اُسیکی طرف مرجع ہے آخر مین کذا قال الشیخ **والظاہر** یعنے عالی و غالب ہے ہر شے پر یا اُسکا وجود بادلہ
اصحہ ظاہر ہے **والباطن** یعنے عالم ہے اُس شے کا جو باطن ہوئی ماخوذ ہے عرب کے قول سے فلان
یبطن امر فلان ای یعلم داخلۃ امرہ یعنی فلان فلان کا باطن امر جانتا ہے یا یہ معنے ہین کہ اُسکی ذات کی حقیقت
محتجب و مستتر ہے ابصار و حواس و عقول کے ادراک سے سو عقول اُسکی کنہ کو نہین جانتی ہین نہ دنیا
مین اور نہ آخرت مین اب وہ بات جو کشاف مین ہے کہ اس مین حجت ہے اُس شخص پر جسنے اللہ پاک
کا ادراک حاسہ کے ساتھہ جائز رکھا ہے مضمحل و نابود ہو گئی کیونکہ مذہب حق یہی ہے کہ اللہ پاک بوجہ
ظاہر ہی اور بکنہہ باطن ہے اور وہ جامع ہے ان دونون وصفون کا ازل و ابد مین اور اسکا بطون باینمعنے
منافی نہین ہے آخرت مین رؤیت ہونے کو کیونکہ رؤیت حاسہ کے ساتھہ حقیقت کی معرفت کو
مقتضی نہین ہے اور اسی بنیاد پر اس قول سے تذییل ہوگی یعنے **وہو بکل شئی علیم** تا کہ یہ وہم نہو
کہ اللہ پاک کا بطون اشیا سے مستلزم ہے اشیا کے بطون کو اللہ تعالے سے جیسا کہ شاہد مین ہے
معنے یہ ہین کہ اللہ پاک ہر شی کو جانتا ہے اُسکے علم سے کوئی معلوم غائب نہین ہوتا ہے ظاہر و خفی اُس کے
نزدیک دونو برابر ہین یہان تین واو ہین اول اور تیسرے نے تو عطف کیا ہی مفرد کا مفرد پر اب رہا دوسرا سو
عطف کیا ہی مجموع امرین کا مجموع امرین پر یہ واو مفردات مین مثل اُس واو کے ہی جو کہ ایک قصے کا دوسرے

قصے پر عطف کرتا ہے جملون مین کیونکہ اگر وہ عطف کرتا تھا ظاہر کا دو اول کے ایک پر تو حسین نہوتا کیونکہ ان
مین تناسب نہین ہے اور مجموعہ مناسب ہے مجموع کے مشتمل ہونے مین دو امر متقابل پر لحاظ کرکے الشہاب
بالجملہ اسمائے مذکورہ کی تفسیر مین مفسرین نے اختلاف کیا جیسا کہ گزرچکا ہے حالانکہ خود حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ان چار اسمون کی ایسی شرح فرمادی ہے کہ ہر قائل کے قول سے مغنی ہے تو اب اسیطرف جانا متعین
ہے اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل وہ یہ ہے ابن ابی شیبہ و مسلم و ترمذی و بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ سے خادم کا سوال کرتی
تھین تو آپ نے فرمایا کہہ اللّٰھم رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم وربنا ورب کل شیء منزل التوراۃ
والانجیل والفرقان فالق الحب والنوی اعوذ بک من شر کل شیء انت اٰخذ بناصیتہ انت الاول
فلیس قبلک شیء وانت الآخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس
دونک شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر ۲ حضرت ابن عمر و ابو سعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ہمیشہ رہین گے لوگ کہ سوال کرینگے ہر شے کا یہانتک کہ کہین گے یہ اللہ ہی تھا قبل ہر شی کے
پھر کیا تھا قبل اللہ کے پس اگر وہ کہین تم سے یہ تو کہو ھو الاول قبل کل شیء والآخر فلیس بعدہ شیء وھو الظاھر
فوق کل شیء وھو الباطن دون کل شیء وھو بکل شیء علیم اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ ۳ ابو زمیل سے مروی ہے
کہ مین نے حضرت عباس سے سوال کیا تو کہا کیا چیز ہے جسکو مین پاتا ہون اپنے سینے مین فرمایا وہ کیا ہے مین نے
کہا واللہ مین اُسکے ساتھ تکلم نہین کرتا ہون کہا پھر مجھسے فرمایا کیا کچھ شک ہے کہا اور ہنسے فرمایا اُس سے کسی نے
نجات نہین پائی کہا یہانتک کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین
یقرؤن الکتاب من قبلک الآیہ کہا اور مجھسے فرمایا جسوقت تو اپنے نفس مین کوئی شی پائے تو کہہ ھو الاول و
الآخر والظاھر والباطن الآیہ اخرجہ ابو داؤد ۴ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے اس اثنا مین کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جلوس فرماتے تھے اور آپکے اصحاب کہ ناگاہ اوپر ایک بدلی آئی تو آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ
نے عرض کیا اللہ اور اُسکے رسول دانا تر ہین فرمایا یہ عنان ہے یہ روایا الارض ہین کھینچ لیجاتا ہے انکو اللہ
تعالے طرف اُس قوم کے جو اُس کا شکر نہین کرتے ہین اور نہ اُس کو پکارتی ہین پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو
کیا ہے تمہارے اوپر عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک وہ رقیع ہے سقف محفوظ ہے
اور موج مکفوف ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کتنا ہے درمیان تمہارے اور اُسکے عرض کیا کہ اللہ
و رسولہ اعلم فرمایا درمیان تمہارے اور اُسکے پانسو برس ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو اُسکے اوپر کیا ہے
عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا دو آسمان ہین دوری انکے درمیان کی پانسو برس ہے یہانتک کہ سات

آسمان گنے مابین ہر آسمان کے ویسی ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو
اُسکے اوپر کیا ہے عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک اُسکے اوپر عرش ہے اور درمیان اُسکے اور
آسمان کے دُوری ہے مابین دو آسمانون کے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو کیا ہے وہ شے جو تمہارے نیچے ہے
عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک وہ زمین ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو کیا ہے وہ شے جو اُسکے
نیچے ہے عرض کہا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک اُسکے نیچے ایک اور زمین ہے درمیان اُنکے پانسو
برس کی راہ ہے یہانتک کہ سات زمینین شمار کین درمیان ہر دو زمین کے پانسو برس کی راہ ہے
پہر فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر مقرر تم لٹکاتے کوئی رسی طرف ساتوین زمین کے تو
البتہ وہ گرتی اللہ پر پہر پڑہا ہو الاول والآخر الآیہ اخرجہ الترمذی وقال غریب قال الترمذی قال بعض اہل العلم فی تفسیر ہذا الحدیث انما
اراد لہبط علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ وقدرتہ وسلطانہ فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف
نفسہ فی کتابہ عنان نام ہے سحاب کا روایا الارض کے معنے حوافل ہین یعنے پانی بہری بدلیان زمین کی سیراب
کرنیوالی رقیع نام ہے آسمان کا کسی نے کہا کہ سماء دنیا کا ایک نام ہے کذا فی فتح البیان ابن کثیر مین بعد ذکر
حدیث ابو رمیل کے کہا ہے کہ اس آیت مین معنیرین کی عبارات و اقوال مختلف ہوئے ہین کچہ اوپر دس قول ہیہ
بخاری نے کہا یحیی نے کہا ہی الظاہر علی کل شئی علماً والباطن علی کل شئی علماً حافظ مزی ہماری شیخ نے کہا کہ یحیی
وہی ابن زیاد فراء ہے اُسکی ایک کتاب ہے جسکا نام معانی القرآن رکہا ہے پہر کہا ہے کہ اس باب مین حدیثین وارد
ہوئی ہین پہر انکا ذکر کیا ہے اُن مین وہ احادیث بہی ہین جنکا ذکر ہو چکا ہے اور اُنکے طرق دیگر بہی ذکر کیے ہین

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وہی ہے جس نے

بنائے آسمان اور زمین چھ دن مین پہر بیٹہا تخت پر جانتا ہے جو پیٹہتا ہے زمین مین اور جو اُس سے نکلتا ہے اور جو اُترتا
ہے آسمان سے اور جو اُسمین چڑہتا ہے اور وہ تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے اُسیکو راج آسمانون کا
اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہونچتے ہین سب کام داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے دن کو رات مین
اور اُسکو خبر ہے جیون کی بات کی انتہی ف اللہ پاک فرماتا ہے کہ اسی نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا ہے
چھ دن مین یعنی دنیا کے دنون سے اول اُنکا احد ہے اور آخر انکا جمعہ ہے جیسا کہ محلی وغیرہ نے کہا ہے اور اگر وہ چاہتا کہ
پلک مارنے مین اُنکو بنائے تو بنا ڈالتا لیکن اُسنے چھ دنون کو ایک اصل ٹہیرایا ہے تاکہ اُنپر مدار ہو اللہ پاک جو آسمان
و زمین کا مالک ہے سو اُنکا پیدا کرنا بیان ہے اُسکے بعض ملک کا پہر خبر دی آپنے مستوی ہونیکی عرش پر بعد اُنکی

خلق کو محلی نے عرش کی تفسیر کرسی سے کی ہے یعنی پہر مستوی ہوا اُسپر ایسا مستوی ہونا جو اُس کی ذات پاک کے
لائق ہے اِس آیت کی تفسیر سورۂ اعراف وغیرہ مین پورے طور پر گزر چکی ہے اور اِستوا پر بہی بارہا کئی جگہہ
کلام گزر چکا ہی اس باب مین مستقل کتب ورسائل ہین اہل العلم کے نزدیک معروف ومشہور ہین بالجملہ بعد ذکر قدرت تامہ
کے اپنے علم تام کا ذکر فرمایا یعلم ما یلج فی الارض الآیہ یعنے جانتا ہے جو کچہہ داخل ہوتا ہے زمین مین مطر وقطر اور
بیج اور خزانے اور مردے وغیرہ جانتا ہے گنتی دانون اور قطرون کی جو اُس مین داخل ہوتے ہین اور جانتا
ہے جو کچہ اُس سے نکلتا ہے نبات اور کہیتی اور پہل اور معادن وغیرہ کما قال سبحانہ وتعالی وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور جانتا ہے جو کچہہ اترتا ہے آسمان سے یعنے فرشتے اور رحمت وعذاب اور امطار و
ثلوج وبرد یعنی برف اور اولے اور اقدار واحکام ہمراہ ملائکہ کرام سورۂ بقر مین گزر چکا ہے کہ نہین نازل ہوتا ہی کوئی قطرہ
آسمان سے مگر حال یہ ہی کہ اُسکے ساتہہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اسکو قرار پذیر کرتا ہے اُسجگہہ مین جسکا اللہ تعالی اُسکو امر
فرماتا ہے جہان وہ چاہتا ہے اور جانتا ہے جو کچہہ چڑہتا ہے طرف اسکی یعنی فرشتے اور دعائین اور بندونکے
اعمال جیسا کہ صحیح مین آیا ہے کہ اُٹہایا جاتا ہے اسکی طرف عمل رات کا قبل دن کے اور عمل دن کا قبل رات کے
محلی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کالاعمال الصالحۃ والسیئۃ اسپر علی قاری نے یون اعتراض کیا ہے کہ اعمال میں سے
جو اُٹہایا جاتا ہے وہ عمل صالح ہی ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهٗ اسکی تفسیر سورہ سبا مین گزر چکی ہے پہر جب آسمان وزمین کا علم ثابت کر چکا تو آدمیون کو مخاطب کرکے فرمایا
وهو معكم اينما كنتم یعنے اور وہ تمہارے ساتہہ ہے اپنی قدرت وسلطان علم سے عموماً اور اپنے فضل ورحمت سے
خصوصاً حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا عالم بکم یعنے تمہارا اُسکو علم ہے کسی نے کہا تمہارے ساتہہ ہے بحفظ و
حراست جہان کہین تم ہو پس اللہ تعالے کا علم وقدرت ہر ایک کے ساتہہ متعلق ہے کوئی اُس سے جدا نہین ہوتا ہی
کہین ہو آسمان مین یا زمین مین خشکی مین یا دریا مین یہ تمثیل ہے اسکی کہ جو کچہہ انسے صادر ہوتا ہے اللہ پاک کا
علم اسکا احاطہ کیے ہوے ہے کہین وہ پہرین زمین مین خشکی ودریا سے والله بما تعملون بصير یعنے اور اللہ تمپر رقیب
ونگہبان ہے تمہارے اعمال پر شہید ہے اُن مین سے کچہہ بہی اسپر مخفی نہین ہے جہان کہین تم ہو خشکی مین یا
تری مین رات مین یا دن مین گہرون مین یا جنگلو مین اسکے علم مین سب برابر ہے اور اُسکی بصر وسمع کے تحت
مین ہے پس وہ سنتا ہے تمہارا کلام اور دیکہتا ہے تمہارا مکان اور جانتا ہے تمہارا ستر اور تمہارا نجوے
کما قال تعالے اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وقال تعالے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ

ترجع الامور یعنے اسی کیطرف مرجع ہے قیامت کے دن تو حکم کریگا اپنی خلق مین جو چاہے گا اور وہ ایسا عادل ہے
کہ ذرہ بھر جور وظلم نہین کرتا ہے بلکہ اگر ان مین کے ایک کا عمل ایک حسنہ ہوگا تو اُسکو مضاعف کریگا اُس کے
دس مثل تک اور دیوے گا اپنے پاس سے اجر بڑا اور کما قال تعالے ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا
تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفے بنا حاسبین ترجع کو اخوان و
ابن عامر بفتح تا و کسر جیم بصیغہ معروف پڑھتے ہین اور باقی قرا بصیغہ مجہول سارے قرآن شریف مین کما ذکرہ السمین
یولج الیل فی النہار الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ خلق مین متصرف وہی ہے شب و روز کو لوٹتا پوٹتا ہے اور اپنی حکمت
سے انکا اندازہ کرتا ہے جیسا چاہتا ہے پس کبھی تو رات طویل ہوتی ہے اور دن قصیر اور کبھی اسکا عکس اور کبھی دونو کو
معتدل چھوڑتا ہے اور کبھی فصل شتا ہوتی ہے پھر ربیع پھر قیظ پھر خریف اور یہ سب اسی کی حکمت و تقدیر سے
ہے بسبب اس بات کے جسکا اپنی خلق کے ساتھ ارادہ کرتا ہے اور جانتا ہے سرائر کو گو وہ دقیق و خفی ہون اور
صدور کی ضمائر و معتقدات و مکنونات کو ان مین سے اوسپر کوئی مخفی شی پوشیدہ نہین ہے کذا فی فتح البیان و ابن کثیر مع
المزج والخلط بالجملہ جو دلائل کہ اللہ پاک کی توحید و علم و قدرت پر دال ہین جب ان مین کے کئی نوع ذکر کرچکا تو کفار قریش
کو خطاب کرنا شروع کیا پس فرمایا امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم و
انفقوا لہم اجر کبیر ۝ وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم
ان کنتم مؤمنین ۝ ہو الذی ینزل علی عبدہ ایت بینت لیخرجکم من الظلمت الی النور وان اللہ بکم
لرءوف رحیم ۝ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وللہ میراث السموت والارض لا یستوی منکم من
انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی
واللہ بما تعملون خبیر ۝ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ ولہ اجر کریم ۝ یقین لاؤ اللہ
پر اور اُسکے رسول پر اور خرچ کرو کچھ جو تمہارے ہاتھ مین دیا اپنا نائب کر کر جو لوگ تم مین یقین لائے ہین اور
خرچ کرتے ہین انکو نیگ بڑا ہے اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہین لاتے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو
کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لے چکا ہے تم سے تمہارا اقرار اگر ہو تم ماننے وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے
پر آیتین صاف کہ نکال لاوے تمکو اندھیرون سے اجالے مین اور اللہ تم پر نرمی رکھتا ہے مہربان اور
تم کو کیا ہوا ہے کہ خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین اور اللہ ہی کو بچ رہتا ہے ہر کچھ آسمانون مین اور زمین
مین برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی ان لوگون کا درجہ بڑا ہے ان سے جو خرچ
کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سب کو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو
کون ایسا ہے کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پھر وہ اُسکو دونا کر دے اُسکے واسطے اور اُس کو ملے

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ فلا الہ غیرہ ولا رب سواہ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا جبکہ انہون نے آپ سے احسان کا پوچھا یہ ہے کہ تو عبادت
کرے اللہ کی گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے پہ اگر تو اسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے حضرت عمرو بن نیع
فرمایا کہ ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہ عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی حکمت کا توشہ دین کہ مین
اُسکی زندگی بسر کرون تو آپ نے فرمایا استحی اللہ کما تستحی رجلا من صالحی عشیرتک لا یفارقک یعنی تو شرم کر
اللہ سے جیسے تو شرم کرتا ہے اپنے کنبے کے صالحون مین کے کسی مرد سے جو کہ تجھسے مفارقت نہین کرتا
ہے رواہ الحافظ ابوبکر الاسماعیلی بسندہ عن عبد الرحمن بن عامر عنہ ہذا حدیث غریب ابونعیم نے عبد اللہ بن
علویہ عامری کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے تین چیزین ہین کہ جنے اُن کو کیا تو مزہ اُسنے ایمان کا پایا
ایمان کا یہ کہ عبادت کی اللہ وحدہ کی اور زکوٰۃ دی اپنے مال کی اسحی المبین کہ اس سے اُسکا جی خوش ہے اور نہ
دے ہرمہ اور نہ ردیہ اور نہ شرط اللئیمہ اور نہ مریضہ ولیکن تمہارے اوسط اموال سے اور عزکی یعنی اپنے نفس کو
اور کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا ہے عز کے کرنا مرد کا اپنے نفس کو تو فرمایا جانے یہ بات کہ اللہ اُسکے ساتھ
ہے جہان ہو وہ نعیم بن حماد نے حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک افضل ایمان یہ ہے کہ تو جانے اس بات کو کہ اللہ تیرے ساتھ ہے جہان کہین
تو ہو یہ حدیث غریب ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالی یہ دو بیتین پڑھا کرتے تھے ؎

اِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ * خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبٌ * وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفُلُ سَاعَةً * وَلَا اَنَّ مَا يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

قولہ تعالی لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اول اسکی توجیہ گزر چکی ہے کہ یہ مکرر نہین ہے یا یون کہو کہ یہ تکرار تاکید
کے واسطے ہے اور اسکا ذکر کیا اعادی کے ساتھ جیسا کہ ابدا کے ساتھ اسکا ذکر کیا ہے اس لیے کہ یہ شامل مقدمے
کے ہے واسطے اعادہ و ابداء کے کیونکہ اسکا ماقبل اشارہ ہے طرف اعادی کے یا بجہت کہ کنایہ ہے ہو گیا
ہے مجازاۃ سے اور اول قول کا مابعد اشارہ ہے طرف ابداء کے والی اللہ ترجع الامور یعنے ایسا ہے ملک
آسمانون کا اور زمین کا اور اللہ ہی کیطرف رجوع کیے جاتے ہین امور نہ طرف اسکے غیر کے مطلب یہ ہے کہ دنیا و
آخرت کا مالک وہی ہے کما قال تعالی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى اور وہی اُسمین محمود ہے کما قال تعالی
وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وقال تعالی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ پس سارا مافی السموات والارض اسکی ملک ہے اور اُنکے
اہل اُسکے غلام ہین اور اُسکے روبرو ذلیل و فرمانبردار ہین کما قال تعالی اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا
اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور اسی لیے فرمایا والی اللہ

بیشک عزت کا ف ۱ اقرار لے چکا ہے دنیا مین آنے سے پہلے اور اسکا اثر رکھدیا ہے دل مین ف ۲ ہر کچھ
بچ رہتا ہے یعنے مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے
یعنی فتح مکہ سے پہلے جنھون نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے سے گئے ف ۳ قرض کے معنے
یہ کہ اسوقت خرچ کرو جہاد مین پہر تم مین دولتین برتو گے اور یہی معنے دونے کے ہ مالک مین اور غلام
مین بیاج نہین جو دیا سو اسکا جو نہ دیا سو اسکا انتہے ف آمنوا باللہ و رسولہ کا خطاب کفار عرب کو ہے
یا سب کو یعنے تصدیق کرو توحید کی اور صحت رسالت کی اور مسلمانون کے حق مین امر بایمان سے مراد امر
استمرار و دوام اور ازدیاد ہے یعنی ایمان پر دائم و مستمر رہو اور اعمال صالحہ باخلاص کر کے اس کو زیادہ کرو پہر جب
انکو ایمان کا امر کیا تو اللہ کی راہ مین خرچ کرنیکا انکو امر فرمایا و انفقوا الآیہ یعنے کچھ خرچ کرو اس مال سے جسمین
اسنے تمکو نائب ٹھیرایا ہے اسکے اندر تصرف کرنے مین بخیل ہو سکے کہ تم اسکے حقیقۃً مالک ہو کیونکہ مال
تو اللہ کا مال ہے اور بندے خلفاء و نواب ہین اللہ کے اسکے اموال مین تو انپر یہہ لازم ہے کہ اسکو خرچ
کرین اس شئے مین جو اسکو راضی کرے کسی نے کہا کہ اسنے تمکو خلیفہ کیا ہے اُن لوگون کا جو تم سے
پہلے تھے جنکے تم وارث ہوئے اور عنقریب وہ نقل کر جائیگا تمہارے غیر کیطرف جو تمہارے وارث
ہونگے پس تم اسکے ساتھ بخل مت کرو حضرت حسن وغیرہ نے اسیطرح کہا ہے مطلب یہہ ہے کہ مال تمہارے
پاس بطور عاریت ہے کیونکہ وہ تم سے اگلون کے ہاتھ مین تھا پہر تمہاری طرف نقل کر آیا پس اللہ ایک مال
کے استعمال کی آگاہ کرتا ہے کہ جس مال مین انکو اگلون کا نائب کیا ہے اسنے اسکی طاعت مین برتین
اور اگر ایسا نہ کرینگے تو انپر اسنے محاسبہ کرے گا اور انکو عقاب فرماے گا بسبب اسکے جو امور اس مین واجب
تھے انھون نے انکو ترک کیا قولہ تعالی مما جعلکم مستخلفین فیہ مین اسطرف اشارہ ہے کہ ای شخص تجہ سے پہلے
کوئی اور تیرے بعد اسکا خلیفہ ہوگا تو شاید تیرا وارث اس مال مین اللہ کی اطاعت کرے اور اسکی مرضی مین
اسے اٹھاے تو وہ زیادہ تر بہرہ مند ہو تجھسے اس شئے کے ساتھ جسکا اللہ نے تجھپر انعام کیا یا وہ اس
مین اللہ کی نافرمانی کرے اور معاصی مین اٹھائے تو تو ایسا ہوگا تو نے سعی کی اسکی معاونت مین اثم
وعدوان پر مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے راوی ہین کہا مین پہونچا طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ فرماتے تھے الھٰکم التکاثر یقول ابن آدم مالی مالی وہل لک من مالک الا
ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت رواہ الامام احمد و رواہ مسلم من حدیث شعبۃ
بہ وزاد و ما سوی ذلک فذاہب و تارک للناس غرضکہ آیت مین ترغیب ہے خرچ کرنے کی خیر کی راہون
مین اور اسکا آسان کرنا ہے نفس پر قبل اسکے کہ مال اسنے نقل کر جائے اور انکے غیر کیطرف چلا جائے

ظاہر یہہ ہے کہ آیت کے معنے ترغیب ہے خیر مین خرچ کرنے کی اور اُس شی مین جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے علی العموم کسی نے کہا یہہ خاص ہے زکوٰۃ مفروضہ کے ساتھہ حالانکہ اس تخصیص کی کوئی وجہ نہین ہی محلی نے فرمایا اسکا نزول غزوۂ عسرہ مین ہوا ہے یعنی غزوۂ تبوک لیکن یہہ بات مشکل ہے اس قول پر کہ سورت مکی ہے اسیطرح اس قول پر بہی کہ مدنی ہے بنابر مستثنے ہونے ان آیتون کے جیسا کہ اول گذرچکا ہے یہہ غزوہ سنہ ۹ ہجری مین ہے بعد رجوع حضرت کے طائف سے یہہ آپ کا پچہلا غزوہ ہے اسمین قتال واقع نہین ہوا بلکہ جزیہ دینے پر صلح واقع ہوگئی اس قصے کا ایضاح سورہ برأت مین ہے اگر تم چاہو تو اسکی مراجعت فرمالو پہر اللہ پاک نے انکا ذکر کیا جنہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کیا پس فرمایا فالذین آمنوا الآیہ یعنے پہر جنہون نے یہہ باتین جمع کین کہ اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اسکی راہ مین خرچ کیا اُنکو بڑا اجر ہے یعنی جنت محلی نے کہا اس مین اشارہ ہی طرف حضرت عثمان رض کے یعنے اُنہون نے تین سو اونٹ مع اُنکے اقتاب و احلاس و احمال کے تیار کر دیے اور ایکہزار دینار لائے اور حضرت کے روبرو رکہدیے تہے وما لکم لا تؤمنون باللہ الآیہ مین استفہام توبیخ و تقریع کا ہی اور خطاب کفار کو ہے یعنی کونسا عذر ہے اور کون مانع ہی تمکو اللہ پر ایمان لانیسے اور تقریر علتین بہانے تمسے دور کر دی جاچکی کسی نے کہا کون سی شی ہے واسطے تمہارے ثواب کے آخرت مین جبکہ تم ایمان نہ لاوگے حال یہہ ہے کہ رسول تمکو بلاتا ہی طرف ایمان کے اور آپ تمکو آگاہ کرتا ہے اور پہر وہ کتاب پڑہ رہا ہے جو کہ ناطق براہین و حجج ہے اور حال یہہ ہے کہ مقرر لیچکا اللہ تمہارا عہد مطلب یہہ ہی کہ اب ترک ایمان مین تمہارے لئے کوئی عذر نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن اصحاب سے فرمایا ای المؤمنین اعجب الیکم ایمانا یعنی کونسے مومنین پسندیدہ تر ہین تمکو اندروی ایمان کے صحابہ نے عرض کیا کہ فرشتے فرمایا کیا ہے انکو ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ اپنے رب کے پاس ہین عرض کیا تو پہر انبیا فرمایا کیا ہے انکو کہ ایمان نہ لاوین اور وحی ان پر نازل ہوتی ہے عرض کیا تو پہر ہم فرمایا تمکو کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاو حالانکہ مین تمہارے درمیان مین ہون ولیکن اعجب المؤمنین از روے ایمان کے وہ قوم ہین جو آوینگے بعد تمہارے پاوینگے صحیفے ایمان لاوینگے اُس شے پر جو اُن مین ہے اخذ میثاقکم کا یہہ مطلب ہے کہ لیا اللہ نے قرار تمہارا جبکہ تمکو نکالا تمہارے باپ آدم کی پشت سے عالم ذر مین جبکہ تم کو گواہ کیا تمہاری جانون پر کما فی قولہ تعالے الست بربکم قالوا بلی یا یہہ معنے ہین کہ تمہارا عہد لیا ساتھہ اُن دلیلون کے جنکو تمہارے لیے قائم کیا جو کہ دال ہین توحید و وجوب ایمان پر اور مرکب کین تم مین عقلین اور قدرت دی تم کو نظر و غور کرنے کی دلیلون مین پس جب باقی نہین رہی تمہارے واسطے کوئی علت بعد از اعلام عقل کے اور آگاہ کرنے رسول کے تو پہر کیا ہے تمکو کہ ایمان نہین لاتے موضح قول مختار قاضی ہے مس و مشاہدات سے واسطے اول ایسے

حافظ ابن کثیر نے اخذ میثاق کی تفسیر مین کہا ہے کما قال تعالے واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی
واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا اور مراد اس سے بیعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابن جریر کا یہ
زعم ہے کہ اس سے مراد وہ میثاق ہے جو آدم علیہ السلام کی پشت مین انپر لیا یہ مذہب ہے مجاہد کا فاللہ اعلم
جمہور نے اخذ کو بصیغہ ماضی معروف پڑھا ہے فاعل اللہ پاک ہے اور کسی نے کہا بصیغہ مجہول ان کنتم
مومنین یعنے اگر ہو تم ایمان لاتے اُس عہد پر جو تم سے لیا یا اُن حجتون دلیلون پر یا اگر ہو تم ایمان لانے
والے ساتھ کسی سبب کے اسباب سے تو یہا اُسکے اعظم اسباب واوضح موجبات سے ہے جس سے مزید نہین ہے
کسی نے کہا اگر ہو تم ایمان لانیوالے موسیٰ وعیسیٰ پر تو بیشک اُنکی شریعت اس کی مقتضی ہے کہ محمد پر ایمان لاؤ
کسی نے کہا اگر ہو تم ارادہ کرنیوالے اسپر ایمان لانیکا تو مبادرت کرو طرف اُسکے اب کون مانع ہے تم کو حالانکہ
رسول اُسکی طرف بلا رہا ہے اور برہان قائم کر چکا کسی نے کہا کلمہ ان بمعنے اذ ہے یعنی تمہارا عہد لیا جبکہ تم مومن
تہے ہو الذی ینزل علی عبدہ الآیہ یعنی وہی ہے جو اُتارتا ہے اپنے بندے پر واضح وظاہر آیتین قرآن کی کسی نے
کہا آیات سے مراد معجزات ہین اور قرآن اُن مین کا بزرگتر معجزہ ہے تاکہ نکالے تم کو اللہ یا رسول بسبب اُن آیتون
کے یا بسبب دعوت کے شرک کی تاریکیون سے طرف نور ایمان کے اور بیشک اللہ تمہارے نکالنے مین کفر
سے طرف ایمان کے بہت ہی بڑا نرمی ورحمت والا ہے جب تو اُسنے اپنے بندون کی ہدایت کو کتابین نازل کین
اور رسول بھیجے اور عقلی حجتین جو تمہارے لیے نصب کین انپر اقتصار نہین کیا اب اس سے بڑھکر کوئی رافت
ورحمت نہین ہے بالجملہ جب اول انکو ایمان وانفاق کا امر کیا پھر ایمان پر آمادہ کیا اور یہ بیان فرمایا کہ موانع ایمان
کے اُسنے دور کر چکا ہے تو پھر انکو انفاق پر برانگیختہ کیا پس فرمایا وما لکم ان لا تنفقوا فی سبیل اللہ الآیہ یہ
استفہام توبیخ وتقریع کا ہے یعنی کون عذر ہے اور کون شے تم کو منع کرتی ہے اس سے کہ خرچ کرو کہ اللہ کی
طاعت مین اور اُس شے مین جو اسکی طرف قریب کرے پس سبیل اللہ سے مراد ہر خیر ہے جو انکو اللہ کی طرف
موصل ہو تو یہ استعارہ تصریحیہ ہے اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ جس انفاق کا اس آیت مین امر کیا گیا ہے
وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ وہ خرچ کرنا ہے اللہ کے راہ مین جیسا کہ اول بیان کیا گیا غرضکہ اللہ کی راہ مین خرچ
کرنے سے تمکو کون مانع ہے حالانکہ جو کچھ آسمان وزمین مین ہے وہ رجوع ہونیوالا ہے طرف اللہ کے بسبب
تمام ہونے عالم کے جیسے میراث وارث کیطرف رجوع ہوتی ہے اور اس مین سے اُنکے لیے کچھ باقی
نہ رہے گا یہ تقریر توبیخ مین زیادہ تر دخل رکھتی ہے اور تقریع مین کاملتر ہے اس لیے کہ ان امور کا ایسا
ہونا کہ اپنے لوگون سے نکل جائینگے اور اُنکے مالکون مین سے کوئی باقی نہ رہیگا یہ بات اُنپر انفاق حق
کرنے مین قوی تر ہے اس سے کہ یون کہو کہ وہ حقیقت مین اللہ کے ہین اور وہ لوگ اُنکے اندر تصرف کرنیمین

لہ اللہ یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور عہد اسکا جو مضبوط لیا جبکہ تم نے کہا کہ سنا ہم نے اور مانا ہم نے ۱۲ منہ

لہ یعنے ایمان لاؤ

۱۲ منہ سہ حاصل یہ ہے کہ ان لا تنفقوا میں ان منصوب ہے بنزع خافض جس طرح کہو جس کی تقدیر ہیں یہ بلاغت کہ معنی ہے اور مستعمل فی عدم الانفاق ۱۲ فتح

اللہ کے خلفا ہین حاصل معنے یہہ ہے کہ خرچ کرو فقر و اقلال سے مت ڈرو کیونکہ جسکی راہ مین تم نے خرچ کیا وہ مالک ہے آسمانونکا اور زمین کا اُسکے ہاتھ مین ہین اُنکی کنجیان اُسکے پاس اُنکے خزانے ہین اور وہ مالک ہے عرش کا مع اُس شے کے جسکا وہ حاوی ہے اور وہی اسکا قائل ہے وَمَا اَنفَقتُم مِن شَیءٍ فَهُوَ یُخلِفُهُ وَهُوَ خَیرُ الرّازِقِینَ اور قائل ہے اسکا مَا عِندَکُم یَنفَدُ وَمَا عِندَ اللّٰهِ بَاقٍ پس جسنے توکل کیا اللہ پر اُسنے خرچ کیا اور نہ خوف کیا صاحب عرش سے اقلال کا اور یہ بات جان لی کہ عنقریب اللہ اُسکی اُسے عوض دے گا پھر جنہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کرنیکی سبقت کی ہے اُن کی فضیلت اور خرچ کرنیوالون کے درجون کا تفاوت بیان کیا پس فرمایا لَا یَستَوِی مِنکُم مَن اَنفَقَ مِن قَبلِ الفَتحِ وَقَاتَلَ الآیہ یہان عبارت مین حذف ہے تقدیر یہ ہے برابر نہین ہوتا ہے وہ شخص جسنے خرچ کیا قبل فتح کے اور لڑا اور وہ شخص جسنے خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑا پس اخیر ٹکڑا حذف کیا گیا بسبب اُسکے ظہور کے اور اِس لیے کہ مابعد کا کلام اُسپر دال ہے یعنے اُولٰئِکَ اَعظَمُ دَرَجَةً الخ وجہ حذف ماننے کی یہہ ہے کہ فعل استواء دو شی کے درمیان مین ہوتا ہے اور بغیر ذکر دو کے تمام نہین ہوتا ہے نفقہ و قتال قبل فتح کے صرف اِس لیے افضل ہوا نفقہ و قتال سے بعد فتح کے کہ اُسوقت لوگونکی حاجت اکثر تھی اور وہ اقل و ضعف تھے اور اُسوقت مومنین نہ تھے مگر صدیقین انفاق کو قتال پر مقدم کیا انفاق کی فضیلت پر آگاہ کرنے کو اس لیے کہ وہ محتاجی کے حال پر تھے سو وہ اپنے نفوس کے ساتھ جود کرتے تھے اموال نہین پاتے تھے جنکے ساتھ جود کرین اور قتال کا انفاق پر عطف کیا یہ بات بتانے کو کہ وہ زیادہ تر مہم مواد انفاق ہے باوجود اسکے کہ فی نفسہ منجملہ افضل عبادات ہے کما قیل ع

وَالجُودُ بِالنَّفسِ اَقصٰی غَایَةِ الجُودِ

غرضکہ قبل فتح کا انفاق و قتال افضل ہے بعد فتح کے انفاق و قتال سے اسواسطے کہ بعد فتح کی تو اسلام کا ظہور و غلبہ عظیم ہوا لوگ اللہ کے دین مین فوج فوج داخل ہونے لگے اسی لیے یون فرمایا اُولٰئِکَ اَعظَمُ دَرَجَةً الآیہ یعنی قبل فتح کے خرچ و قتال کرنیوالے اعظم ہین درجے مین ارفع ہین منزلت مین اعلیٰ ہین رتبہ مین اُن لوگون سے جنہون نے اپنے مال خرچ کیے اللہ کی راہ مین بعد فتح کے اور لڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ ہوکر فتح سے مراد فتح مکہ ہے جمہور و اکثر مفسرین اسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا کہ دو قتال تھے ایک اُن کا دوسرے سے افضل اور دو نفقے تھے ایک انکا دوسرے سے افضل قتال و نفقہ قبل فتح مکہ کے افضل تھا نفقہ و قتال سے بعد اُسکے اسیطرح مقاتل وغیرہ نے بھی کہا ہے عطا نے کہا کہ درجے جنت کے باہم متفاضل ہین پس جنہون نے قبل فتح کے خرچ کیا وہ اُنکے افضل مین ہین زجاج نے کہا اسلیے کہ متقدمین کو مشقت اُس سے اکثر پہونچی جو کہ اُنکے بعد والون کو پہونچی اور اُن کی بصیرتین

بہی بناوہ تر نافذ ہتین شعبی وزہری نے کہا کہ مُراد فتح سے صلح حدیبیہ ہے راجح یہی ہے کما قالہ الکرخی اور ذکر
قتال کا واسطے استطراد کے ہے اس قول کی دلیل وہ حدیث ہی جو حضرت انس سے مروی ہے کہ درمیان
حضرت خالد بن الولید اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے کچھہ گفتگو ہوئی تھی تو خالد نے عبد الرحمن سے
کہا تم ہمپر استطالت کرتے ہو بسبب اُن ایام کے جن سے تم ہمپر سابق ہوئے ہو پس ہمکو یہہ بات پہونچی
کہ اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے واسطے میرے اصحاب کو پس
قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر تم خرچ کرتے مثل اُحد کے یا امثال جبال کے سونا تو نہ پہونچتے
اُنکے اعمال کو اخرجہ الامام احمد یہہ بات معلوم ہے کہ اسلام خالد بن الولید کا جسنے اس خطاب کا مواجہہ کیا گیا
درمیان صلح حدیبیہ و فتح کے تہا اور یہہ جھگڑا درمیان اُن دونو کے بنی جذیمہ مین تہا جسکی طرف آپنے خالد
کو بھیجا تہا بعد فتح کے پس وہ صبانا صبانا کہنے لگے تو اچھی طرح اسلمنا نہین کہتے تہے پس خالد نے اُنکے
قتل کا حکم دیا اور جو اُن مین قید ہوئے تہے اُنکو قتل کیا تو عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن عمر وغیرہما نے
اُنکی مخالفت کی پہر خالد و عبد الرحمن اُسکے سبب جھگڑے صحیح مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مروی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا مت گالی دو میرے اصحاب کو فوالذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد
ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ ہم نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سال حدیبیہ مین یہانتک کہ ہم ہوئے عسفان مین تو آپ نے فرمایا قریب ہے کہ آئیگی ایک قوم حقیر جانوگے تم اُنکے
اعمال اُنکے اعمال کے ساتھہ پس ہمنے عرض کیا وہ کون ہین یا رسول اللہ کیا قریش ہین فرمایا نہین ولیکن اہل
یمن ہین وہ رقیق تر ہین از روے افئدہ کے اور نرم تر ہین از روے قلوب کے پہر ہمنے کہا کیا وہ بہتر ہین
ہمسے یا رسول اللہ فرمایا اگر ہوتا واسطے ایک اُنکے کے پہاڑ سونے کا پہر وہ اُس کو خرچ کرتا تو نپاتا تمہارے
ایک کی مد کو اور نہ اُسکے نصف کو خبردار بیشک یہ فضل ہے مابین ہمارے اور لوگون کے لا یستوی منکم الآیۃ رواہ
ابن جریر و ابن ابی حاتم حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہہ حدیث اسناد سے غریب ہے اور جو صحیحین مین جماعت کی
روایت سے ہے وہ یہہ ہے عن عطاء بن یسار عن ابی سعید خوارج کا ذکر کیا کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی
نماز کے ساتھہ اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے ساتھہ نکلینگے وہ دین سے جیسے نکلتا ہے تیر
شکار سے الحدیث لیکن ابن جریر نے بوجہ دیگر اسی حدیث کو حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے اُس
مین حدیبیہ کا ذکر نہین ہے حضرت ابن عمر سے مروی ہے مت گالی دو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو پس البتہ ٹہرا رہنا ایک اُنکے کا گھڑی بہر بہتر ہے عمل سے ایک تمہارے کے اپنی عمر بہر اخرجہ ابن
ابی شیبہ پہر بعد ذکر فضیلت کے فرمایا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ یعنے ہر ایک کو خرچ کرنیوالون مین سے قبل و بعد

فتح کے وعدہ دیا اللہ نے ثواب نیک کا سب کے لیے ثواب ہے اُس کام پر جو کیا جو باہم اُنکے تفاوت ہی جزا کے
تفاضل میں کما قال تعالے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ
اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اسیطرح وہ حدیث ہی جو صحیح مین
ہے کہ مومن قوی بہتر و محبوب تر ہے اللہ کو مومن ضعیف سے اور ہر ایک مین خیر ہے اسیطرف اس لیے
تنبیہ کی کہ دوسری جانب بیکار نکردی جائے بسبب مدح اول کے نہ دوسری کے تو کوئی وہم کرنیوالا اُس کے
فہم کا وہم نکرے سو اسی لیے دوسرے کا اُسپر عطف کیا اور اسکی تعریف کی مع اسکے کہ اول کو اُسپر فضیلت
دی اور اسی لیے اللہ پاک نے یون فرمایا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ یعنے اللہ کو تمہارے کامون کی خوب خبر ہے
یعنی اُسی وجہ سے خوب خبر ہونیکے فریقین کے ثواب مین تفاوت رکھا ہے اور یہ نہین ہے مگر بسبب اسکے کہ وہ اولا
کے قصد و اخلاص تام کو جانتا ہے اور اُنکے خرچ کرنیکو حالت شدت و فاقت و تنگی مین حدیث شریف مین
ہے کہ سبقت کر گیا ایک درہم ایک لاکھ پر کسی نے کہا کہ یہ آیت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل
ہوئی اس لیے کہ پہلے پہل وہی ایمان لائے اور اللہ کی راہ مین خرچ لیا اور کفار سے جھگڑے یہانتک کہ اُن پر
سختی پڑی جس سے ہلاک کے قریب ہوئے اور دنیا مین انہی کے فضل و تقدم پر حافظ ابن کثیر کہتے ہین
بیشک اہل ایمان کے نزدیک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہی واسطے اس آیت سے وافر تر بہرہ ہے اس لیے
کہ وہ سردار ہین اُن لوگونکے جنہونے سارے انبیا کی امتون مین سے اسپر عمل کیا کیونکہ انہون نے اپنا سارا
مال خرچ کیا واسطے پانے وجہ اللہ عزوجل کے اور کسی کی اُنکے پاس کوئی نعمت نہ تھی کہ اُسکا بدلا دینا
بغوی نے اس آیت کی تفسیر مین حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا مین تہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور آپکے پاس حضرت ابوبکر صدیق تھے اور اُنپر ایک عبا تہا مقرر اسکو جمع کر لیا تہا اپنے سینے مین خلال
سے پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تو کہا مجھے کیا ہے کہ مین دیکھتا ہون ابوبکر کو کہ اُسپر ایک عبا ہے
مقرر اسکو جمع کر لیا ہے اپنے سینے مین خلال سے تو آپ نے فرمایا کہ اُنہی اپنا مال خرچ کر ڈالا مجھپر قبل فتح کے
کہا بیشک اللہ فرماتا ہی کہ اُنپر سلام پڑہو اور اُس سے کہو کیا تو راضی ہی مجھسے اپنے فقر مین یا ناخوش ہے پس آپنے
فرمایا اے ابوبکر بیشک اللہ تجھپر سلام پڑہتا ہے اور تجھسے فرماتا ہے کیا تو راضی ہے مجھسے اپنے فقر مین یا ناخوش
ہے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا مین خفا ہونگا اپنے رب عزوجل پر بیشک مین اپنے رب سے راضی ہون یہ حدیث
اسوجہ سے ضعیف الاسناد ہے واللہ اعلم پھر اللہ پاک نے صدقے مین رغبت دلائی پس ارشاد فرمایا مَن
ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ الآیہ یعنے کون ہے وہ جو خرچ کرے اپنا مال اللہ کی راہ مین کیونکہ وہ مثل اُس شخص کے ہے

جو اُسکو قرض دیتا ہے ہر شخص جو کوئی فعل حسن کرے تو عرب اُسکے واسطے بولتی ہین قد اقرض یہہ بات اللہ پاک کی طرف سے غایت لطف و احسان مین ہے ہم پر بایجہت کہ اُسنے اپنے پاس سے ہمکو اموال عطا کیے اور اُن کا رجوع ہونا ہم سے اپنی طرف قرض ٹہیرایا باوجود اسکے کہ مالک حقیقی وہی ہے کلبی نے کہا قرضًا حسنًا سے یہہ مُراد ہے کہ صدقہ دے اسحالمین کہ طلب کرنیوالا ہو اجر کا اپنے دِل سے بغیر احسان رکھنے کے اور بُن انیاد یرکے مقاتل نے کہا حسن یہہ ہے کہ اُس سے اُسکا جی خوش ہو زید بن اسلم نے کہا قرض حسن خرچ کرنا ہے اہل پر یعنے گھر والونپر حضرت حسن نے فرمایا کہ تطوع بعبادات ہے کسی نے کہا کہ عمل خیر ہے عرب لوگ بولتے ہین لی عند فلان قرض صدق و قرض سو حضرت عمر نے فرمایا کہ خرچ کرنا ہے اللہ کی راہ مین بالجملہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنے کے لیے لفظ قرض استعارہ کیا گیا تاکہ التزام جزاء پر دال ہو اسمین استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے اس جہت سے کہ انفاق کی تشبیہ دی اقراض سے اور جامع عطا کرنا شئے کا ہے بعوض یا یون کہو کہ اس انفاق کا نام رکہا اللہ کو قرض دینا قرض سے تشبیہ دیکر بایجہت کہ اللہ پاک نے اُسکے عوض مین جنت کا وعدہ دیا ہے یا یون کہو کہ اس کا نام قرض اس لیے رکہا کہ قرض مال کا نکالنا ہے واسطے استرداد و بدل کے مطلب یہہ ہے کہ کون ہے کہ خرچ کرے اللہ کی راہ مین یہانتک کہ اللہ اُسکو بدلا دے اضعاف کثیرہ کا یعنے عطا کرے اُسکو اجر اُس کا اُسکے خرچ کرنے پر اضعاف مضاعفہ کا اپنے فضل سے اِس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ مین گزر چکی ہے وله اجر کریم یعنے اور واسطے خرچ کرنیوالے کے باوجود مضاعفت کے اجر کریم ہے مراد جنت ہے اسجگہ مضاعفت سے مراد یہ ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ملیگا سات سو گنے تک بنابر اختلاف احوال و اشخاص و اوقات کسی نے کہا کہ واسطے اُسکے باوجود مضاعفت کے اجر زائد ہے مضاعفت پر سات سو گنے تک اس زائد کا اندازہ اللہ ہی جانتا ہے پس یہہ مثل دو آیہ سورہ بقرہ کے ہے فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وقولہ تعالے وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ ابن عامر وابن کثیر نے فیضعفہ برفع فا پڑہا ہے باب تفعیل سے اور ابن عامر و یعقوب نے بنصب فا اور نافع اور اہل کوفہ و بصرہ نے فیضاعفہ برفع فا باب مفاعلہ سے اور عاصم نے بنصب فا یہہ چار قراتین ہین اور سب سبعیہ ہین فائدہ بعض علماء نے کہا ہے کہ قرض حسن نہین ہوتا ہے یہانتک کہ دس اوصاف کا جامع ہو ١ مال حلال سے ہو ٢ اجود مال سے ہو ٣ اُسکو صدقہ کرے اسحال مین کہ اُس کی طرف محتاج ہو ٤ اپنا صدقہ اُسکو دے جو کہ سب سے بڑہکر اُسکا حاجتمند ہو ٥ صدقہ کو چھپائے جہان تک بن سکے ٦ صدقہ دینے کی منت نرکہے ایذا نہ دے ٧ اُس سے مقصود اللہ پاک کی ذات ہو لوگون کے دکہاوے کو نہو ٨ جو دیتا ہے اُسکو حقیر سمجہے گو وہ کثیر ہو ٩ اپنے محبوب تر اموال سے ہو ١٠ اپنے نفس کی عزت اور فقیر کی ذلت کا خیال نکرے پس یہ دس باتین صدقے مین جمع ہون تب کہین وہ قرض حسن ہوتا ہے حافظ ابن کثیر نے قرض حسن مین منجملہ اقوال مذکورہ دو

قولؒ ذکر کرکے پہر کہا ہے صحیح یہہ ہے کہ قرضِ حسن اِس سے عامتر ہے پس جب کسی نے اللہ کی راہ مین خالص
نیت وصادق عزم سے خرچ کیا تو مقرر وہ اِس آیت کے عموم مین داخل ہوا اسی لیے اللہ پاک نے من ذالذی
یقرض اللہ الآیہ فرمایا جیسا کہ دوسری آیت مین اضعافا کثیرۃ فرمایا ہے ولاجر کریم اسے جزاء جمیل ورزق باہر یعنے
جنت قیامت کے دن ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی من ذالذی الآیہ تو ابوالدحداح انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بیشک اللہ البتہ ارادہ کرتا ہے
ہمسے قرض کا فرمایا ہان پہر ابوالدحداح عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھی اپنا ہاتھ دکہائین کہا پہر آپ نے اپنا ہاتھ
اسکو دیا کہا پس بیشک مین نے مقرر قرض دیدیا اپنے رب کو اپنا باغ اور اُس کا ایک باغ تہا اُس مین چھ سو
درخت کہجور کے تہے اور اسمین ام الدحداح تہی اور اُسکے عیال کہا پہر ابوالدحداح آیا تو اُسکو پکارا او ام الدحداح
اُسنے کہا لبیک یعنی حاضر ہون کہا تو نکل جا پس مقرر مین نے اُسے قرض دیدیا اپنے رب عزوجل کو ایک
روایت مین یہہ ہے کہ ام الدحداح نے اُس سے کہا ربح بیعک یا ابا الدحداح یعنی او ابوالدحداح تیری بیع سودمند ہوگئی
اور اپنا سامان اور اپنے بچے وہان سے اُٹھا لیگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کم من عذق رداح
فی الجنۃ لابی الدحداح یعنے بہت سے کہجور کے درخت سمین وحسین ہین جنت مین واسطے ابوالدحداح کے ایک لفظ مین یہ ہے
رب نخلۃ مدلاۃ عروقہا در و یاقوت لابی الدحداح فی الجنۃ یعنے بہت سے کہجور کے درخت لٹکتے ہوئے جنکے
عروق موتی اور یاقوت ہین واسطے ابوالدحداح کے جنت مین يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى
نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ
قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ
وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَ
تَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ
فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ جسدن تو دیکہے ایمان والی
مردونکو اور عورتونکو دوڑتے چلتے ہین اُنکی روشنی اُنکے آگے اور اُنکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج کے دن
باغ ہین نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین اُنہین مین یہہ جو ہے یہی ہے بڑی مُراد ملنی جسدن کہین گے دغاباز
مرد اور عورتین ایمان والون کو ہماری راہ دیکہو ہم بہی سلگالین تمہاری روشنی سے کسی نے کہا اُلٹے جاو پیچہے
پہر ڈہونڈلو روشنی پہر کہڑی کردی اُنکے بیچمین ایک دیوار جسکو ایک دروازہ اُسکے اندر مین مہر ہے اور باہر کی
طرف اُسکے عذاب یہہ اُنکو پکارتے ہین کیا ہم نہ تہے تمہارے ساتھ وہ بولے کیون نہ تہے لیکن تم نے بہلا دیا

آپ کو دھوکہ دیتے رہے اور دہوکے مین پڑے اور بہکے خیالون پر جب تک آ پہونچا حکم اللہ کا اور تمکو بہکایا
اللہ کے نام سے اُس دغاباز نے سو آج تم سے نہین قبول چہڑوائی دینی اور نہ منکرون سے تم سب کا گھر دوزخ ہے
وہی ہے رفیق تمھاری اور بری جگہہ جا پہونچے **ف ۱** جسوقت پل صراط پر چلنا ہے سخت اندھیرا ہوگا اپنی ایمان
کی روشنی ساتھ ہے آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہین **ف ۲** پل صراط پر کافر نہ چلین گے
وہ پہلے ہی دوزخ مین پڑین گے مگر جو امت ہین کسی نبی کے سچے یا کچے جب اندھیرا گھرے گا ایمان والونکی
ساتھ روشنی ہوگی منافق انکی روشنی مین چلنے لگے وہ شتاب نکل گئے یہ پیچھے رہے پکارتے کہ ہمکو بہی
روشنی دو کسی نے کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے اُنکے بیچ دیوار کھڑی ہوگئی یعنے روشنی دنیا مین
کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے انتہے **ف** عامل کلمہ یوم مین اذکر مقدر ہے تو اُس کا مفعول
ہوگا یا یوجرون ہے جو کہ اجر سے مفہوم ہوتا ہے یا لیسعے ہے یا فیضاعفہ ہے ابو البقاء اسی کے قائل ہین
ترے روئیت بصری سے ہے اور خطاب ہر اُس شخص کو ہے جو کہ روئیت کی صلاحیت رکھتا ہے لیسعے
نورہم حال ہے مفعول ترے سے جبکہ اسکو یوم مین عامل نہ ٹہرائین بین ایدیہم ظرف ہے لیسعے کا اور نورہم
سے حال بہی ہوسکتا ہے جمہور نے وبایمانہم کو فتح ہمزہ پڑہا ہے جمع یمین ہے بمعنے دست راست
فراء نے کہا کہ حرف با بالمعنی فی ہے اے فی جہتہ ایمانہم کسی نے کہا بمعنے عن ہے ای عن جمیع جہاتہم ایمان
کا ذکر خاص کر کے صرف اسلیے کیا کہ ایمان اشرف جہات ہے اور مراد ساری جہات ہین بعض کے سات
ہل سے تعبیر کی ہے کسی نے بکسرہ ہمزہ پڑہا ہے اس بنا پر کہ مراد ایمان ضد کفر ہے کسی نے کہا کہ مراد
قرآن ہے اور یہ مصدر معطوف ہے ماقبل کے ظرف پر اور حرف با سببیہ ہے ای لیسعے نورہم کائنا بین ایدیہم وکائنا
بایمانہم ابو البقاء نے کہا تقدیر یہ ہے وبایمانہم استحقوہ او وبایمانہم یقال لہم بشراکم بالجملہ نور وہ روشنی ہے جو اُنکے
آگے اور داہنے دکھائی دیگی مراد توحید وطاعت کا نور ہے یعنے ذکر کر اُسدن کا جسمین دیکھے تو مومنین
اور مومنات کو اسحال مین کہ دوڑ رہی ہے یا چل رہی ہے روشنی اُنکی اُنکے آگے اور اُنکے داہنے یعنے پل صراط
پر یہ ہوگا قیامت کے دن اور یہ روشنی انکی راہبر ہوگی طرف جنت کے کسی نے کہا اللہ تعالے خبر دیتا ہے
مومنین متصدقین کی قیامت کے دن کہ اُنکی روشنی دوڑ رہی ہے اُنکے آگے عرصات قیامت مین
موافق اُنکے اعمال کے جیسا کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے کہ اپنے اعمال کے انداز سے پر گزرین گے
صراط پر اُنمین سے وہ ہے جسکا نور مثل پہاڑ کے ہے اور اُنمین وہ ہے جسکا نور مثل درخت کہجور کے ہے
اور اُن مین سے وہ ہے جسکا نور مثل مرد قائم کے ہے اور ادنے انکا نور مین وہ ہے جسکا نور اُسکی
نر انگشت مین ہے کبہی تو روشن ہوتا ہے اور کبہی بجھہ جاتا ہے رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر قتادہ نے کہا

ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مومنون میں سے وہ ہے جسکا نور روشن ہوگا مدینہ سے عدن اور صنعا تک پھر اس سے کم یہانتک کہ مومنون میں سے وہ ہے جسکا نور روشن ہوگا جگہ میں اُسکے دونوں قدموں کے ایک لفظ قتادہ کا یہ ہے ان المومن یضیئ لہ نور کما بین عدن الی صنعاء حتی ان من المومنین من لا یضیئ لہ نورہ الا موضع قدمیہ ضحاک نے کہا اور اُنکے سیدھے ہاتھون مین انکی کتابین یعنے نامۂ اعمال جنکو وہ دیے گئے سو کتابین آئی تو اُنکے داہنے ہاتھون میں اور نور انکا اُنکے آگے یعنی ضحاک نے کہا ہے کہ نورہم ہداہم وبایمانہم کتبہم ابن جریر طبری نے اسکو اختیار کیا ہے یعنے دوڑے گا اُن کا ایمان وعمل صالح انکے آگے اور اُنکے داہنے ہاتھون میں اُنکے اعمال کی کتابین ہونگی تیسرا لفظ ضحاک کا یہ ہے نہیں ہے کوئی مگر وہ دیا جائیگا نور قیامت کے دن پھر جب وہ پہونچین گے طرف صراط کے تو منافقون کا نور بجھ جائیگا پھر جب مومن یہ دیکھین گے تو ڈرین گے کہ اُن کا نور بجھ جائے جیسا کہ منافقون کا بجھ گیا پھر کہین گے ربنا اتمم لنا نورنا حضرت حسن نے فرمایا کہ دوڑے گا اُن کا نور اُنکے آگے یعنے صراط پر جنادہ بن اُمیہ نے کہا بیشک تم لکھے ہوے ہو اللہ کے پاس مع اپنے نامون اور علامات کے اور اپنے حلیون کے اور اپنی بخوی ومجالس کے پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائیگا اے فلان یہ تیرا نور ہے اے فلان تیرے واسطے نور نہین ہے اور یسعی نورہم الآیہ پڑھی حضرت ابو الدرداء وابوذر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دیتے ہین کہ آپنے فرمایا مین اول ہون اُس شخص کا جسکو اذن دیا جائے گا قیامت کو دن ساتھ سجدہ کے اور اول اُس کا جسکو اذن دیا جائیگا ساتھ اُٹھانے اپنے سر کے پس مین نظر کرونگا اس کو جو میرے آگے ہے اور میرے پیچھے ہے اور میری داہنی طرف ہے اور میری بائین طرف ہے پھر مین پہچانونگا اپنی امت کو امتون کے درمیان سے پس ایک مرد نے آپ سے عرض کیا یا نبی اللہ آپ کیونکر پہچانین گے اپنی امت کو اُمتون کے درمیان سے مابین نوح کے آپکی امت تک تو فرمایا مین اُن کو پہچانونگا مجلون ہونگے وضو کے اثر سے اور نہین ہوگا واسطے کسی کے امتون سے سوا انکے اور پہچانونگا مین اُن کو دیے جائین گے وہ اپنی کتابین اپنے داہنے ہاتھون میں اور پہچانونگا مین اُن کو انکی علامت سے اُنکے چہرون مین اور پہچانونگا اُن کو اُنکے نور سے یسعی بین ایدیہم وذریتہم اخرجہ ابن ابی حاتم ضحاک نے وبایمانہم کی تفسیر میں کہا ہے ای وبایمانہم کتبہم کما قال تعالے فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ قولہ تعالی بشرٰکم الیوم الآیہ بُشرٰکم مبتدا ہے جنات خبر ہے بنا بر حذف مضاف ای دخول جنات اس لیے کہ بشارت کا وقوع احداث پر ہوتا ہے جثون پر نہین ہوتا اور جملہ قول مقدر کا مقولہ ہے ای یقال لہم اور قائل وہ فرشتے ہین جو اُن کو لیتے آئین گے خالدین حال مقدرہ ہے ذلک کا اشارہ ہے طرف نور وبشارت جنات مخلدہ کے یہ جب ہے کہ ذلک ہو الفوز العظیم ستدلک کا قول ٹھیرایا جائے مقولہ ملائکہ کے جملے سے قرار دیا جائے اور جب اسکو جملے سے ہوگا تو اسوقت جنت کی طرف

اشارہ ٹہیرے گا جنت کو ماذکر کی تاویل مین کہین گے یا اس لیے کہ جنت فوز ہے کما ذکرہ الکرخی اور الیوم سی مراد جمیع
زمانہ مستقبل ہے معنی یہ ہین فرشتے اُن سے کہین گے بڑی بشارت ہے تم کو سارے زمانہ آئندہ مین باغون مین داخل
ہونے کی جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اس حال مین کہ تمہارا وہان ہمیشہ رہنا مقدر کیا گیا ہے یہ وہی ہے بڑی فوز
جسکا اندازہ نہین کیا جا سکتا ہے تا آنکہ اسکے سوا کوئی فوز ہی نہین ہے اور ذاُس کے ماسوا کا کچھ اعتبار و شمار ہی
پہر قیامت کے دن عرصات مین جو بے چین کرنے والی ہولین اور بڑے بڑے زلزلے اور سخت امور واقع ہونگے لوگ
اسوقت وہی نجات پاینگے کہ جو اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لایا اور اُس کے اوامر پر عمل کیا اور نواہی سے بچا
اللہ پاک نے اس کی حیثیت بیس فرمایا **یوم یقول المنافقون** الآیہ کلمہ یوم یا تو بدل ہے یوم اول سے یا اذکر مقدر
کا معمول ہے یا ذلک ہو الفوز العظیم اُس مین عامل ہے گویا یون کہا مومنین و مومنات فائز بہ رحمت ہونگے جس دن کہ
منافقون کو ایسے ایسے امور پیش آئین گے اس لیے کہ آدمی کا بند ہونا اُس کے دشمن کی پستی کے دن زیادہ تر
بدیع و فخیم ہوتا ہے حرف لام تبلیغ کا ہے مثل اپنے نظائر کے جمہور نے انظرونا کو بوصل ہمزہ و ضم ظا پڑھا ہے مشتق نظر
بمعنے انتظار سے یعنی منافق لوگ جبکہ مومنین کو دیکھین گے کہ جنت کی طرف اُن کو جلد لیجاتے ہین تو اُن سے
کہین گے کہ انتظار کرو کہ ہم روشنی لین تمہارے نور سے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ انظرونا یعنی تم ہماری طرف نظر
کرو اس لیے کہ جب مومنین اُن کی طرف نظر کرین گے تو اپنے چہرون سے اُن کی طرف متوجہ ہونگے پس وہ
اُنکے نور سے روشنی لین گے یہ معنے نقتبس من نورکم سے زیادہ تر لائق ہین مگر ابن حبان نے کہا کہ نظر بمعنی ابصار
خود متعدی نہین ہوتا ہے مگر شعر مین اور نثر مین صرف بکلمہ الی کے متعدی ہوتا ہے اعمش وغیرہ نے بقطع ہمزہ
و کسر ظا پڑہا ہے ماخوذ انظار سے انظار بمعنی امہال و استنظار بمعنے استمہال آتا ہے لیے امہلونا و اخرونا یعنی تم
ہمارے لیے ذرا ٹہیرو کہ ہم تب آلین فراء نے کہا کہ انظرنی بمعنے انتظرنی عرب بولتے ہین پس اس بنا پر یہ
قراءت اول کے معنے مین ہو گئی قبس بسکون و اقتباس بمعنی آتش گرفتن ہے و قبس بتحریک پارۂ آتش کذا فی
الصراح اور قبس نار و سراج کا شعلہ ہے بالجملہ جب منافقون نے یہ بات کہی تو کہا گیا ارجعوا وراءکم الآیہ یہ بات
اُن سے مومنون نے کہی یا فرشتون نے جو اُنپر مقرر ہین اُنکے زجر کرنے کو اور ان سے ہنسنے کو کہ لوٹ جاؤ طرف
اُس جگہ کے جہان سے ہم نے نور لیا ہے سو طلب کرو وہان نور اپنے واسطے کیونکہ وہ تو وہان سے لیا جاتا ہے
کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ لوٹ جاؤ طرف دنیا کے سو طلب کرو نور اُس شے سے جس سے ہم نے طلب کیا یعنے
ایمان و عمل صالح کسی نے کہا کہ اُن کے ساتھ ہنسی کرینگے نور سے مراد وہ ظلمت ہی جو اُن کے پیچھے ہے حضرت ابن عباس
سے مروی ہے اس اثنا مین کہ لوگ ظلمت مین ہونگے کہ ناگاہ اللہ تعالے نور بھیجیگا پس جب مومنین نور کو
دیکھین گے تو اُس کی طرف متوجہ ہونگے اور نور اُن کا دلیل ہوگا اللہ سے طرف جنت کے پہر جب منافق

لہ اس لیے مومنین منافقین وغیرہ اونچے پر ہونگے تو منافق کہینگے ہم انتقال کر دیکھو کہ ہم تبیان مین سے ہین لی سکتے ہین ۱۲ منہ
سلہ یعنے حمزہ وغیرہ بن وثاب ۱۲ منہ
سلہ اور عربین اعلیٰ بتہ یشعر ہشامل ابا ہند بعلا تعجل علینا ۔ وانظرنا نخبرک الیقینا ۔ کی فتح القدیر

مومنین کو دیکہین گے کہ وہ نور کی طرف چلدیے تو اُن کے پیچہے ہونگے پس اللہ تعالے منافقون پر تاریکی
کردے گا تو اُس وقت کہین گے ہمارا انتظار کرو ہم لیوین تمہارے نور سے پس ہم تو تمہارے ساتھہ تہے دنیا مین
مومنین کہین گے لوٹ جاؤ اپنے پیچہے جس ظلمت سے تم آئے ہو پس طلب کرو وہان نور کو اخرجہ ابن جریر و ابن مردویہ
والبیہقی فی البعث دوسرا لفظ اُن کا مرفوعًا یہہ ہے کہ اللہ پکارے گا لوگون کو قیامت کے دن اُن کی ماؤن کا
نام لیکر واسطے ستر کے اُس کی طرف سے اپنے بندون پر اور لیکن پل صراط کے پاس سو بیشک اللہ عطا کرے گا
ہر مومن کو نور اور ہر منافق کو نور پہر جب وہ مستوی ہونگے صراط پر تو سلب کرلے گا نور منافقین و منافقات
کا پس منافق کہین گے انظرونا نقتبس من نورکم اور مومنین کہین گے ربنا اتمم لنا نورنا پس اس وقت کوئی
کسی کو یاد نکرے گا اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ اس باب مین احادیث و آثار وارد ہوئے ہین کذا فی الفتح سلیم بن
عامر کہتے ہین ہم نکلے ایک جنازے پر باب دمشق مین اور ہمارے ساتھ ابو امامہ باہلی تہے پہر جب جنازے پر نماز ہو چکی
اور لوگ لگے اُس کے دفن مین تو ابو امامہ بولے لوگو بیشک تم نے صبح کی اور شام کی ایک منزل مین قسمت کرتے تہے
تم اُس مین حسنات و سیئات کو اور قریب ہو کہ اُس سے کوچ کر جاؤ طرف ایک منزل کے اور وہ یہہ ہے اشارہ کر
رہے تہے طرف قبر کے گہر تنہائی کا گہر ظلمت کا گہر کیڑون کا گہر تنگی کا مگر وہ جو اللہ وسیع کردے پہر تم اس سے
منتقل ہوگے طرف مواطن کے قیامت کے دن پس بیشک تم بعض اُن مقامات مین ہوگے یہانتک کہ چہا لیگا
لوگون کو ایک امر اللہ کی طرف سے تو سپید ہو جائین گے کتنے مونہہ اور سیاہ پڑ جائین گے کتنے مونہہ پہر تم
اس سے منتقل ہوگے طرف ایک اور منزل کی تو چہا لے گی لوگون کو ایک سخت تاریکی پہر بانٹا جائے گا نور تو عطا کیا
جائے گا مومن نور کو اور چہوڑا جائے گا کافر و منافق سو وہ کچہہ نہ عطا کیے جائین گے اور یہی وہی مثل ہے جو اللہ
تعالی نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ پس کافر و منافق
روشنی حاصل نکرے گا مومن کے نور سے جس طرح کہ نابینا روشنی حاصل نہین کرتا ہے بینا کے بصر سے و یقول
المنافقون انظرونا نقتبس من نورکم یہہ اللہ کا وہ خدعہ ہے جس سے منافقون کو فریب دیگا اس لیے کہ فرمایا ہے يُخَادِعُونَ اللَّهَ
وَهُوَ خَادِعُهُمْ یعنے وہ اللہ کو فریب دیتے ہین اپنے خیال مین اور اللہ اُن کو بدلا دینے والا ہے اُن کے فریب کا
پس وہ لوٹ کر آئین گے طرف اُس جگہہ کے جہان نور بانٹا گیا تہا تو کچہہ نہ پائین گے پہر وہ اُن کی طرف
لوٹ کر آئین گے وقد ضرب بینہم بسور الآیہ صفوان بن عمرو کہتے ہین مگر حال یہہ ہے کہ سلیم بن عامر کہتے تہے
پس منافق ہمیشہ فریب خوردہ رہیگا یہانتک کہ نور بانٹا جائے گا اور تمیز کردے گا اللہ منافق و مومن کو
اخرجہ ابن ابی حاتم پہر بسند دیگر عن ابو یوسف بن الحجاج عن ابی امامہ روایت کیا ہے کہا بہیجے گا ایک ظلمت قیامت
کے دن تو نہین ہے کوئی مومن اور نہ کوئی کافر کہ دیکہے اپنی ہتیلی کو یہانتک کہ بہیجے گا اللہ نور طرف مومنون کے

بقدر اُنکے اعمال کے تو اُن کے پیچھے ہونگے منافق پس کہین گے انظرونا نقتبس من نورکم قولہ تعالے
فضرب بینہم بسور جمہور نے بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور نائب فاعل بسور ہے ظاہر یہی قول ہے اور حرف با
زائد ہے کما قال الکسائی اسے فضرب بینہم سور کسی نے بصیغہ معروف پڑہا ہے اور فاعل اللہ پاک ہے ظاہر یہہ
ہے کہ یہہ جملہ معطوف ہے جملہ قیل ارجعوا ورائکم پر اور اسپر متفرع ہے اس لیے کہ جب مومنون نے یا فرشتون
نے منافقون کو اس سے منع کیا کہ اُن کے ساتھ لاحق ہون اور اُن کے معارف و اعمال کے انوار سے روشنی
حاصل کرین تو منافق اپنے نفاق کی تاریکی مین باقی رہے تو وہ اس وجہ سے گویا ایسے ہو گئے کہ درمیان اُن کے
اور اُس نور کے ایک دیوار کہڑی کردی گئی کون نور جو کہ اُن کو جنت کی طرف پہونچادے پس اس بنا پر ضرب
سور استعارہ تمثیلیہ کے قبیل سے ٹہیرے گا کما قیل سور وہ شے ہے جو حاجز و مانع ہوتی ہے درہ یہان دو شے کے
مراد اس سے حاجز ہے درمیان جنت و نار کے یا درمیان اہل جنت و اہل نار کے کسی نے کہا کہ درمیان اُن کے
ایک دیوار کہڑی کی جائے گی جس کی صفت آئندہ مذکور ہوگی کسی نے کہا کہ حجاب اعراف ہی واللہ اعلم پہر
اللہ پاک نے اُس سور کا وصف ذکر فرمایا لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاہرہ من قبلہ العذاب یعنی وہ سور ایسی ہے
جس کا ایک دروازہ ہے اور ایسی ہی جس کا باطن یعنی وہ جانب جو کہ اہل جنت سے متصل ہے اُس مین رحمت
ہے یعنی جنت یا نور اور ظاہر اُس کا یہہ وہ جانب ہے جو کہ اہل نار سے لگی ہوئی ہے اُس کی جہت سے عذاب ہے
یعنے نار جہنم یا ظلمت کسی نے کہا ہے کہ مومنین اُن سے آگے بڑہین گے تو جنت مین داخل ہوجائینگے
اور منافق لوگ عذاب مین حاصل ہونگے اور درمیان اُن کے سور ہوگی کسی نے کہا کہ جو رحمت اُس کے
باطن مین ہے وہ تو مومنین کا نور ہے اور جو عذاب اس کے ظاہر مین ہے وہ ظلمت ہی منافقون کی
حضرت حسن و قتادہ نے کہا سور ایک دیوار ہے درمیان جنت و نار کے عبد الرحمن نے کہا یہہ وہ ہے جو
کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وبینہما حجاب اسیطرح مجاہد وغیر واحد سے بہی مروی ہے حافظ ابن کثیر
کہتے ہین صحیح یہی قول ہے باطنہ فیہ الرحمۃ یعنے جنت اور جو کچھ اُس مین ہے وظاہرہ من قبلہ العذاب یعنے
نار یہ قول قتادہ و ابن زید وغیرہما کا ہے ابن جریر نے کہا مقرر کہا گیا ہے کہ یہ سور بیت المقدس کی سمت ہے
نزدیک وادی جہنم کے پہر بسند خود عن ابی العوام مؤذن بیت المقدس سے روایت کیا ہے کہا مین نے سُنا
عبد اللہ بن عمرو کو کہ وہ کہتے تہے جس سور کا اللہ تعالے نے قرآن مین ذکر فرمایا ہے فضرب بینہم بسور الآیہ
وہ سور شرقی ہے باطن اُس کا تو مسجد ہے اور وہ جو اُس سے متصل ہے اور ظاہر اُس کا وادی جہنم ہے
پہر عبادہ بن صامت و کعب احبار و علی بن الحسین زین العابدین سے مثل اس کے روایت کیا ہی یہہ بات اُن
لوگون کی طرف سے محمول ہے اس پر کہ اُنہون نے اس سے تقریب معنی کا اور اُس کی مثال کا ارادہ کیا ہے

نہ یہ کہ قرآن شریف سے جس شی کا ارادہ کیا گیا ہے وہ یہی دیوار معین ونفس مسجد ہے اور ملو ما اُس کی وہ وادی جو کہ
معروف بوادی جہنم ہے اس لیے کہ جنت تو آسمانون مین اعلی علیین مین ہے اور نار درکات مین اسفل السافلین مین
اور کعب کا یہ قول کہ جو باب قرآن مین مذکور ہے وہ باب رحمت ہے جو ایک باب ہے ابواب مسجد کا سو یہ قول اُن کی
اسرائیلیات وترہات سے ہے اس سے مراد تو صرف وہ سور ہے جو کہ قیامت کے دن نصب کی جاوے گی تا کہ حاجز ہو درمیان
مومنین ومنافقین کے پھر جب مومنین اُس تک پہونچین گے تو اُس مین داخل ہو جائین گے اُس کے دروازے
سے پھر جب کامل کر لین گے اپنے دخول کو تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور منافق اُس کے ورے حیرت و
ظلمت وعذاب مین باقی رہ جائین گے جس طرح کہ دنیا مین کفر وجہل وشک وحیرت مین تھے فتح البیان مین
بھی قول مذکور کو خوب رد کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اگر ایسی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو جائے
تو ہم اُس کو قبول کرین گے اور اُس پر ایمان لائین گے ورنہ پھر کچھ کرامت قبول نہین ہے اور شاید یہ
اسرائیلیات سے ماخوذ ہے پس بیشک شریح نے کہا ہے کہ کعب اُس باب کے حق مین کہتے تھے جس کا نام باب الرحمۃ
رکھا جاتا ہے بیت المقدس مین کہ یہ وہی باب ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے فضرب بینہم بسور لہ باب کعب اور
اسی طرح وہب کثیر الروایت ہین بنی اسرائیل سے حالانکہ اہل سنت کے نزدیک اس کے قبول کی طرف کوئی راہ
نہین ہے بالجملہ جب درمیان مومنین ومنافقین کے سور کھڑی کر دی جاوے گی تو اللہ پاک نے اُس بات کی
خبر دی جسکو منافقین اُس وقت کہین گے پس ارشاد فرمایا ینادونہم الم نکن معکم یہ جملہ حال ہے بینہم کی ضمیر
سے یا استیناف ہی ظاہر ہی ہے گویا کسی نے کہا پھر وہ کیا کرین گے بعد ضرب سور و مشاہدہ عذاب کے سو یہ اس کا
جواب ہے کہ منافقین مومنین کو پکارین گے اُس دیوار کے ورے سے جبکہ وہ حاجز ہو جاوے گی دنیا مین ان کے
کیا ہم نہ تھے تمھارے موافق ظاہر مین نماز پڑھتے تھے تمھاری نماز کے ساتھ تمھاری مسجدون مین اور اعمال
اسلام پر عمل کرتے تھے مثل تمھارے حاضر ہوتے تھے تمھاری ساتھ جمعون مین وقوف کرتے تھے تمھارے ساتھ
عرفات مین حاضر ہوتے تھے تمھارے ہمراہ غزوات مین ادا کرتے تھے تمھاری ساتھ ساری واجبات پھر مومنون
نے اُن کو جواب دیا اللہ پاک نے اُس کی خبر دی قالوا بلی الآیہ یعنے مومنون نے کہا کیون نہین تم ہماری ساتھ
تھے ظاہر مین ولیکن بچلا دیا تم نے اپنے نفوس کو ساتھ نفاق کے اور چھپانے کفر کے مجاہد نے کہا کہ ہلاک کر ڈالا تم
نے اُن کو ساتھ نفاق کے کسی نے کہا ساتھ شہوات ولذات کی کما قال ابن عباس کسی نے کہا ساتھ معاصی کے
کما قالہ ابن سنان کسی نے کہا کہ کام لیا تم نے اُس سے فتنے مین و تربصتم یعنی اور انتظار کیا تم نے ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور مومنون کے جو اُن کے ساتھ تھے حوادث دہر کا اور زمانہ کی گردشون کا حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ انتظار کیا تم نے ساتھ توبہ کے وارتبتم اور شک کیا تم نے امر دین مین اور نہ تصدیق کی اُس کی جو اللہ نے

نازل کیا قرآن توحید مین اور نہ معجزات ظاہرہ کو مانا وغرتکم الامانی اور دہوکا دیا تم کو باطل آرزوون نے جن کے
حاصل ہونے سے انتظار کرتا ہے جس مین تم تہے کسی نے کہا کہ طول امل ہے اور طمع ہے امتداد اعمار مین کسی نے کہا کہ
مومنین کا ضعف جس کی وہ تمنا کیا کرتے تہے قتادہ نے کہا کہ امانی اس جگہہ غرور شیطان ہے کسی نے
کہا دنیا کسی نے کہا کہ اُن کی طمع مغفرت مین یہہ سب امور امانی کے مسمے مین داخل ہین حتی جاء امر اللہ
یہانتک کہ آگیا اللہ کا امر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ موت ہے کسی نے کہا اللہ تعالی کا نصرت دینا اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتادہ نے کہا کہ مراد اُن کا ڈالنا ہے نار مین وغرکم باللہ الغرور جمہور نے بفتح غین پڑہا ہے
بصیغہ صفت بوزن فعول مراد شیطان ہے کما قالہ ابن عباسؓ یعنے فریب دیا تم کو اللہ کے حلم و امہال کے
ساتھ شیطان نے کسی نے کہا فریب دیا تم کو شیطان نے باین طور کہ اللہ غفور کریم ہے تم کو عذاب نکرے گا
اور تمہارے گناہ اُس کے نزدیک کیا ہونگے اور وہ عظیم و محسن و حلیم و غفور رحیم ہے پس وہ انسان کو ہمیشہ
ایسے دہوکے دیا کرتا ہے یہانتک کہ اُس کو گرا دیتا ہے یا باین طور کہ نہ بعث ہے نہ حساب ہے قتادہ نے کہا
وہ ہمیشہ رہے دہوکے پر شیطان کی طرف سے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اُن کو نار مین پہینکدیا کسی نے
بضم غین پڑہا ہے بنابر مصدر فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ یعنی پس آج کے دن نلیا جائیگا تم سے اے منافقو
فدیہ کہ تم اُسے دیکر اپنی جانون کو گ چھوڑ فدیہ وہ ہے جو جیہ روانی مین دیا جاتا ہے کسی نے کہا عوض و بدل
کسی نے کہا ایمان و توبہ والا قول اولے ولا من الذین کفروا یعنے و نلیا جائیگا فدیہ اُن لوگون سے جو نہ ظاہرا
باطنًا کافر ہوے یعنی اللہ پاک نے انکا کیا منافق اگرچہ حقیقت مین کافر ہے عطف کافر کا منافق پر بدین سبب ہوا
کہ منافق نے کفر چہپایا اور کافر نے ظاہر کیا سو اس اعتبار سے وہ منافق کا غیر ہوگیا تو اس کا عطف منافق پہ صحیح ہوا
ماواکم النار ہی مولاکم وبئس المصیر یعنے منزل تمہاری جس کی طرف تم ٹہکانا پکڑو گے نار ہے وہ اولے ہے ساتھ تمہارے
اور بُری جگہہ ہے پہر جانے کی جس کی طرف تم جاوگے وہ نار ہے ولی اصل مین وہ شخص ہے جو کہ انسان کے مصالح
کا متولی ہوتا ہے پہر اسکا استعمال کیا گیا اُس شخص مین جو اُس کا ملازم رہتا ہے کسی نے کہا ولکم کے یہہ معنے ہین
کہ وہ تمہارا مکان ہے عنقریب ماخوذ ہے ولا بمعنی قرب سے یا معنی ہین فات ولا تیکم اس بنا پر مولا مصدر ہے کسی نے کہا
کہ اللہ تعالی نار مین حیات و عقل مرکب کردیگا تو وہ پہٹ پڑے گی مارے غیظ و غضب کے کفار پر کسی نے کہا مولا
بمعنے ناصر ہے یعنی نار تمہاری ناصر ہے بطریق قول شاعر ع تحیۃ بینہم ضرب وجیع مطلب
یہہ ہے کہ تمہارا کوئی ناصر نہین ہے مگر نار جس طرح کہ بیت کے معنے یہہ ہین کہ اُن کے واسطے کوئی تحیت نہین ہے
مگر ضرب بنابر تہکم و استہزا اور مراد نفی ہے ناصر کی اور نفی تحیت کی کذا فی الفتح ابن کثیر مین ہے بعض سلف نے
کہا ہے یعنے فتنے مین ڈالا تم نے اپنی جانون کو ساتھ لذات و معاصی و شہوات کے اور مؤخر کیا تم نے

ف یعنے اس کی مغفرت کے سامنے تمہارے گناہون کی کیا ہستی ہے ۱۲ منہ
ف یعنی بعض نحویین یعنے وسماک بن حرب ۱۲ منہ
ف ابن علم نے وقف نکرنے پر تنبیہ کی بلحاظ لفظ فدیہ پڑہا ہے بہ باقی قراء نے بحرفہ تا پڑہا ہے کہ تانیث مجازی سبب ہے و فتنہ سازی کی محلہ السمین ۱۲ منہ

توبہ کو ایک وقت سے طرف دوسرے وقت کے قتادہ نے کہا کہ انتظار کیا تم نے ساتھ حق کے اور اہل حق کے اور شک کیا تم نے یعنے بعث بعد الموت مین اور دہوکا دیا تم کو امانی نے یعنے تم نے کہا کہ عنقریب ہماری لیے مغفرت کی جائے گی کسی نے کہا دہوکا دیا تم کو دنیا نے یہان تک کہ آگیا امر اللہ کا یعنے تم ہمیشہ اُس مین رہے یہان تک کہ موت آگئی اور دہوکا دیا تم کو ساتھ اللہ کے شیطان نے یہہ بات جو مومنون نے منافقون سے کہی اس کے یہ معنے ہین کہ تم ہمارے ساتھ ایسے بدنون سے تہے کہ جن کے لیئے نیت نہتی اور نہ اُن کے ساتھ دل تہے اور تم تو یہی حیرت و شک مین رہتے پس تم لوگون کی ریا کرتے تہے اور نہین ذکر کرتے تہے اللہ کا مگر تہوڑا مجاہد نے کہا کہ منافقین مومنین کے ساتہہ تہے زندہ رہکر باہم اُن سے بیاہ شادی کرتے اُنکے پاس آتے جاتے اُن سے ملتے جلتے تہے اور اُن کے ساتہہ تہے مردہ ہوکر قیامت کے دن سب کو نور عطا کیا جائے گا منافقون سے نور بجہہ جائے گا جبکہ سور کو پہونچین گے اور اُس وقت درمیان اُن کے جدائی کردی جائے گی یہہ قول مومنین کا اُن کے اُس قول کو منافی نہین ہے جس کی اللہ تعالے نے اُن کی طرف سے خبر دی ہے جہان فرماتا ہے اور وہ اصدق قائلین ہے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ پس یہہ جو اُن سے خارج ہوا سو صرف بوجہ تقریع و توبیخ کے واسطے اُن کے پہر فرمایا ہے فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ جیسا یہان فرمایا ہے فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ الآیہ یعنی اگر آج کے دن لے آتا ایک تمہارا زمین بہر سونا اور ویسا ہی اُس کے ساتھ اور تاکہ اُس کا فدیہ دے اللہ کے عذاب سے تو نہ قبول کیا جاتا اُس سے مَأْوَاكُمُ النَّارُ الآیہ یعنے آگ تمہارا مصیر ہے اور اُسی کی طرف تمہارا مرجع ہے وہی اولے ہے ساتہہ تمہاری ہر منزل سے تمہارے کفر و شک پر وبئس المصیر أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ○ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ کیا وقت نہین پہونچا ایمان والون کو کہ گڑگڑاوین اُن کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اُترا سچا دین اور نہوون جیسے جن کو ملی کتاب اس سے پہلے پہر لمبی گزری اُن پر مدت پہر سخت ہوگئے اُن کے دل اور بہت اُن مین بے حکم ہیں جان

جھوکہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اُس کے مرے پیچھے ہم نے کھول کر سنائے تم کو پتے اگر تم کو بوجھ ہے تحقیق جو لوگ خیرات کرنے والے ہین مرد اور عورتین اور قرض دیتے ہین اللہ کو اچھی طرح قرض اُن کو ملتے ہین دونے اور اُن کو ملیگا ہے عزت کا اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اُس کے رسولون پر وہی ہین سچے ایمان والے اور احوال بتلانے والے اپنے رب کے پاس اُن کو ہے اُن کا نیگ اور اُن کی روشنی اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ کے لوگ ف۱ یعنے ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو پیغمبرون کی صحبت مین یہہ پائے تھے مدت کے بعد سخت ہوگئے اب یہ صفت مسلمانون کو چاہیئے ف۲ یعنی عرب لوگ جاہل تھے جیسے مُردہ زمین اب اُن کو جلایا اُن مین سب کمال پیدا کردے انتہے ف جمہور نے المیان پڑھا ہے یقال انی الامر یانی اینا مثل رمی یرمی رمیا اذا حان اناہ ای وقتہ اور کسی نے یئن بکسر ہمزہ وسکون نون کہی نے الماین پڑھا ہے قولہ تعالے ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ فاعل ہے اَن کا ای الم یحضر خشوع قلوبہم علم یحیی وقت یعنے کیا وقت نہین آیا مومنون کو کہ نرم پڑین اُن کے دل واسطے ذکر اللہ کے اور خاضع وساکن وذلیل مطمئن ہون خشوع کہتے ہین دل کے نرم اور رقیق ہونے کو مطلب یہہ ہے کہ لائق اُن کو یہ ہے کہ ذکر اللہ اُن کو خشوع ورقت پیدا کرے اور مثل اس شخص کے نہ ہون جس کا دل ذکر کے لیے نرم نہین ہوتا ہے اور نہ اُس کے واسطے خضوع وفروتنی کرتا ہے کسی نے کہا یہ خطاب اُس شخص کو ہے جو کہ حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہین لایا سُدّی وغیرہ نے کہا معنے یہ ہین کیا وقت نہین آیا واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ظاہر مین اور کفر کو چھپایا اس بات کا خاشع ونرم ہون دل اُن کے واسطے ذکر اللہ کے غرض یہہ ہے کہ مراد اس سے منافق ہین زجّاج نے کہا نازل ہوئی حق مین ایک گروہ کے مومنون سے اُن کو برانگیختہ وآمادہ کیا ہے رقت وخشوع پر اب یہ وہ لوگ جن کا وصف اللہ تعالے نے برقت وخشوع فرمایا ہے سو یہ ایک طبقہ ہے اُن سے فوق یہ قول کہ اس کا نزول مومنون کے حق مین ہوا ہے سو اُس کی یہ دلیلین ہین ا حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا استبطأ اللہ قلوب المہاجرین بعد سبع عشرۃ سنۃ من نزول القرآن فانزل الم یان الآیہ یعنی بطی ودیر کرنے والا شمار کیا اللہ نے مہاجرون کے دلون کو بعد سترہ برس کے نزول قرآن سے سو یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ ابن مردویہ ۲ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گروہ پر اپنے اصحاب کے مسجد مین اور وہ ہنس رہے تھے تو آپ نے اپنی چادر کھینچی اس حال مین کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر فرمایا کیا تم ہنستے ہو اور نہین آیا تم کو امان تمہارے رب سے بایں طور کہ مغفرت اُس نے مغفرت کردی واسطے اور البتہ تحقیق اُس نے نازل کی بیچ تمہارے ہنسنے مین ایک آیت الم یان الا یہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا ہے کفارہ اس کا فرمایا کہ تم روؤ بقدر اُس کے جو تم ہنسے اخرجہ ابن مردویہ ۳ حضرت ابن مسعود سے مروی ہے

ف بسکون ہمزہ وکسر نون مضارع انی کا باب رمی سے حضرت یحیی الم کلمہ مجمعتہ کی ہے ... بہ مذہبہ سنہ منہ مضارع آن باب ضرب سے اس کا جزم بسکون نون ہوا وحرف یا جو اُس کا عین کلمہ ہے بوجہ التقاء ساکنین حذف ہوا اور ہمزہ اُس کا بعد نون لام کلمہ ہے ... حضرت حسن ... سکون کی ...

الرنبین سے تھے درمیان ہمارے اسلام کے اور اس کے کہ اللہ نے ہم کو عتاب کیا اس آیت سے الم یان الآیہ مگر
چار سال اخرجہ مسلم والنسائی وابن ماجہ وابن المنذر وغیرہم ۴ نیز ان سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
تو بعض ہمارا بعض پر متوجہ ہوا کیا تھے ہم نے احداث کی کیا تھے ہم تے کی اخرجہ ابو یعلے وابن مردویہ ۵ حضرت
ابن عباس سے مروی ہے کہ بیشک اللہ نے بطی شمار کیا مہاجرین کے دلوں کو تو ان کو عتاب کیا تیرہ برس کے
سر پر نزول قرآن سے الم یان الآیہ اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ ۶ عبد العزیز بن ابی رواد سے مروی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں خوش طبعی وخندہ ظاہر ہوا تو یہ آیت اتری الم یان الآیہ اخرجہ ابن ابی شیبہ
فی المصنف ۷ حضرت حسن نے فرمایا یستبطئھم وھم احب خلقہ الیہ یعنے اللہ تعالے ان کو بطی شمار کرتا ہے
حالانکہ وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب ہیں ۸ قاسم سے مروی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملول ہوئے ایک بار تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو حدیث کریں پس اللہ تعالے نے نازل کیا نَحْنُ نَقُصُّ
عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ کو پھر ایک بار ملول ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمکو حدیث کریں پس اللہ
تعالے نے نازل کیا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ پھر ایک بار ملول ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو حدیث
کریں پس اللہ تعالے نے نازل کیا الم یان الآیہ ۹ قتادہ سے اس آیت میں مروی ہے ہم سے ذکر کیا گیا ہے
کہ شداد بن اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا بیشک اول جو شے
اٹھالی جائے گی لوگوں سے خشوع ہے وما نزل من الحق معطوف ہے ذکر اللہ پر یعنی کیا وقت نہیں آیا مومنوں
کو کہ نرم ہوں ان کے دل واسطے ذکر اللہ کے اور واسطے اس حق کے جو نازل ہوا مراد اس سے قرآن ہے
تو اب ذکر معطوف علیہ کو حمل کریں گے اس شے پر جو کہ قرآن کے ماسوا ہے جس میں اللہ پاک کا ذکر ہے زبان
سے یا خطور قلب سے کسی نے کہا کہ مراد ذکر سے یہی قرآن ہے تو اب یہ عطف باب عطف تفسیر ہوگا یا یوں
کہو کہ عطف باعتبار تغایر مفہومین ہے جمہور نے نزل کو مشدد بصیغہ معروف پڑھا ہے اور کسی نے مخفف
بصیغہ معروف اور کسی نے مشدد بصیغہ مجہول اور کسی نے انزل بالف بصیغہ معروف ولا یکونوا کالذین
الآیہ جمہور نے بیاے تحتیہ بنا بر غیبت بلحاظ ماقبل اور کسی نے بتاے خطاب بطور التفات اور امد کو جمہور نے بہ
تخفیف دال اور کسی نے بتشدید دال پڑھا ہے یعنی زمن طویل کسی نے کہا کہ پہلے کی بنا پر مراد اس سے اجل و
غایت ہے یقال امد فلان کذا ای غایتہ اور جملہ معطوف ہے تخشع پر یعنے کیا وقت نہیں آیا ان کو اس کا
کہ نرم ہوں ان کے دل اور اس کا کہ نہوں مثل ان لوگوں کے جو دیے گئے کتاب یعنی یہود ونصارے
کی چال نہ چلیں جن کو توریت وانجیل ملیں اس قرآن کے نزول سے قبل پھر دراز ہوا ان پر زمانہ درمیان
ان کے اور ان کے انبیا کے تو سخت پڑ گئے ان کے دل اس وجہ سے سو اسی لیے انہوں نے تحریف و

تبدیل کی پس اللہ پاک امت محمدیہ کو نہی فرماتا ہے اس سے کہ اُن کے مثل ہو جائین وکثیر منھم فاسقون یعنے
اور بہت سے اُن مین کے نکلنے والے ہین اللہ کی طاعت سے اس لیے کہ جو شے اُن کی طرف اتاری گئی اُس پر عمل
کرنا ترک کر دیا اور تحریف و تبدیل کی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا گیا اُس پر ایمان نہ لائے کسی نے
کہا یہ وہ ہین جنھون نے حضرت عیسے اور آنحضرت پر ایمان لانے کو ترک کیا کسی نے کہا وہ ہین جنھون نے
رہبانیت نکالی یہ لوگ اصحاب صوامع ہین ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے نے نہی کی مومنون کو اس سے
کہ تشبہ کرین اُن لوگون سے جو کہ حامل بنائے گئے کتاب کے ان سے قبل یعنے یہود و نصاری جبکہ دراز
ہو گئی اُن پر مدت تو بدل ڈالی اللہ کی کتاب جو اُن کے ہاتھون مین تھی اور لیا اُس کے بدلے مول تھوڑا
اور اپنی پس پشت اُس کو ڈال دیا اور مختلفہ و اقوال مو تفکہ پر جھکے مردون کی تقلید کی اللہ کے دین مین
اپنے احبار و رہبان کو ارباب ٹھیرایا اللہ کے سوا تو اس وقت اُن کے دل سخت پڑ گئے سو نہ کسی نصیحت کو
قبول کرتے ہین نہ کسی وعد و وعید سے اُن کے دل نرم ہوتے ہین اور بہت سے اُن مین کے فاسق
ہین یعنے اعمال ہین پس اُن کے دل تو فاسد ہین اور اعمال اُن کے باطل کما قال تعالی فبما نقضہم
میثاقہم لعناھم وجعلنا قلوبھم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ
یعنے اُن کے دل فاسد ہوئے تو سخت پڑ گئے اور تحریف کلم عن مواضعہ ان کی سجیت و طبیعت سے
ہو گئی جن اعمال کا اُن کو امر ہوا اُن کو ترک کیا جس شے سے اُن کو نہی ہوئی اس کے مرتکب ہین اسی لیے
اللہ تعالے نے مومنون کو نہی فرمائی اس سے کہ اُن کے ساتھ تشبہ کرین کسی شے مین امور اصلیہ و فرعیہ
ربیع بن ابی عمیلہ فزاری سے مروی ہے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے ہم کو ایک ایسی حدیث کی کہ
نہین سنی مین نے کوئی حدیث کہ اُس سے بڑھکر مجھے پسند ہو مگر کوئی شے جو اللہ کی کتاب سے ہو یا کوئی شے
جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہو انھون نے کہا کہ جب بنی اسرائیل پر مدت دراز ہوئی تو اُن کے دل
سخت پڑ گئے ایک کتاب اختراع کی اپنی طرف سے خواہش کی اُس کی اُن کے دلون نے شیرین و لذیذ سمجھا اُس کو اُن
کی زبانون نے اور حق حایل ہوتا تھا درمیان اُن کے اور ان کی بہت سی خواہشون کے تو کہا آؤ بنی اسرائیل کو
اپنی اس کتاب کی طرف بلائین پھر جو کوئی اس پر ہماری متابعت کرے تو ہم اسے چھوڑ دین اور جو ناخوش ہو اس سے کہ ہماری متابعت کرے تو ہم اُس کو
مار ڈالین پس انھون نے یہ کیا ان مین ایک مرد فقیہ تھا پس جب اُس نے دیکھا جو کچھ وہ کرتے تھے تو اُس نے قصد کیا طرف اُس شے کے
جو کہ پہچانی جاتی تھی اللہ کی کتاب سے پھر اُس کو لکھا ایک شے لطیف مین پھر اُس کو لپیٹا پھر اس کو ایک قرن مین رکھا
پھر اس قرن کو اپنی گردن مین لٹکایا پس جب انھون نے قتل کی کثرت کی تو بعض نے بعض سے کہا اے لوگو
بیشک تم نے مقرر بنی اسرائیل مین قتل کو پھیلایا اب تم فلان کو بلاؤ تو اپنی کتاب اس پر پیش کرو پس بیشک اگر

سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان کو لعنت کی اور کر دیے اُن کے دل سخت پھیرتے ہین کلام کو اپنے ٹھکانے سے اور بھول گئے ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو ان کو کی گئی ۱۲ منہ

اُس نے تمہاری متابعت کرلی تو عنقریب باقی لوگ تمھاری متابعت کرلین گے اور اگر وہ انکار کرے تو تم اُس کو مار ڈالو
پھر اُس فقیہ کو بُلایا تو کہا کیا ہم ایمان لائین اُس شے پر جو ہماری اس کتاب مین ہے اُس نے کہا اس مین کیا ہے تُم
اُس کو مجھ پر پیش کرو تو اُس کو اُس پر پیش کیا آخر تک پھر کہا کیا ہم اس پر ایمان لائین اس نے کہا ہان مین ایمان
لایا اُس شے پر جو اس مین ہے اور اُس قرن کی طرف اشارہ کیا پس اُن سے چھوڑ دیا پھر جب وہ مر گیا تو اُس کی تلاشی
لی پس اُسے پایا کہ وہ لٹکانے والا تھا اُس قرن کو تو اس مین وہ شے پائی جو کہ اللہ کی کتاب سے پہچانی جاتی تھی
پس بعض نے بعض سے کہا اولوگو جو کچھ ہم سنتے تھے یہ ہے اس کو فتنہ پہونچا پھر بنی اسرائیل بہتر ملتون پر
مفترق ہو گئے اور اُن کے بہترین ملل اصحاب ذی القرن کی ملت ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا قریب ہے
تم پر اگر تم باقی رہے یا باقی رہے جو کوئی کہ تم سے باقی ہے یہ کہ دیکھو گے تم ایسے امور کہ اُن کو بُرا جانو گے طاقت
نہ رکھو گے اُن کے تغیر کرنے کی تو کافی ہے آدمی کو تم مین سے یہ کہ اللہ جانے اُس کے دل سے اس بات
کو کہ وہ اُن کو مکروہ رکھنے والا ہے اخرجہ ابن ابی حاتم ابراہیم سے مروی ہے کہ عتریس بن عرقوب حضرت ابن مسعودؓ
کی طرف آیا تو کہا او ابو عبد الرحمٰن تحقیق وہ ہلاک ہوا جسنے معروف کا امر نہ کیا اور منکر سے نہی نہ کی پس عبد اللہ بولا وہ ہلاک
ہوا جس کے دل نے نہ پہچانا کسی معروف کو اور انکار نہ کیا اُس کے دل نے کسی منکر کا بیشک جبکہ دراز ہو گئی بنی اسرائیل پر
مدت اور اُن کے دل سخت پڑ گئے تو اختراع کی ایک کتاب درمیان سے اپنے ہاتھون اور پاؤن کے خواہش
کی اُس کی اُن کے دلون نے اور شیرین سمجھا اُس کو اُن کی زبانون نے اور کہا کہ ہم پیش کرین بنی اسرائیل کو
اس کتاب پر پھر جو کوئی اُس پر ایمان لائے تو اُس کو چھوڑ دین اور جو کوئی اُس کا منکر ہو تو اُسے مار ڈالین
کہا پھر رکھی اُن مین کے ایک مرد نے اللہ کی کتاب ایک قرن مین پھر رکھا اُس قرن کو درمیان اپنے
شانوں کے پھر جب اُس سے کہا گیا کیا تو ایمان لاتا ہے اس پر تو وہ بولا مین ایمان لایا اس پر اور وہ اشارہ
کرتا تھا طرف اُس قرن کے جو کہ درمیان اُس کے شانوں کے تھا اور کیا ہے مجھے کہ مین ایمان نہ لاؤن اِس
کتاب پر پس آج اُن کے بہترین ملل سے صاحب قرن کی ملت ہے اخرجہ ابو جعفر الطبری قولہ تعالیٰ اعلموا ان اللہ
یحیی الارض الآیہ مین اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نرم کر دیتا ہے دلون کو بعد اُن کی سختی کے اور
راہ بتا دیتا ہے حیران پھرنے والون کو بعد اُن کے بے راہ ہونے کے اور دور کر دیتا ہے کرتوتون کو بعد
اُن کی شدت کے پس جس طرح وہ زندہ کر دیتا ہے زمین مردہ قحط زدہ دبلی پڑی کو باران بارندہ بزرگ
قطرہ سے اسی طرح ہدایت کرتا ہے سخت دلون کو قرآن کے براہین و دلائل سے اور داخل کر دیتا ہے
اُن کی طرف نور بعد اس کے کہ وہ مقفل تھے نہین پہونچتا تھا اُن کی طرف پہونچنے والا فسبحان الہادی
لمن یشاء بعد الضلال والمضل لمن اراد بعد الکمال الذی ہو لما یشاء فعال وہو الحکیم العدل فی جمیع الفعال

اللطیف الخبیر الکبیر المتعال قولہ تعالے ان المصدقین والمصدقات الآیہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے اُس شے کی
جس کے ساتھ ثواب دیگا اُن مردوں عورتوں کو جو کہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں اہل حاجت و فقر و مسکنت پر اور
قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھا قرض یعنے اُس کو دیتے ہیں خالص نیت سے اللہ تعالی کی مرضی چاہنے کو جسے دیا اُس
سے نہ بدلا چاہتے ہیں نہ شکر اسی لیے یوں فرمایا کہ اُن کو ملنے ہیں دوتے یعنے اُن کے واسطے مقابلہ کیا جائیگا
نیکی کا اُس کو دس گنے کے ساتھ اور اُس پر زیادہ کیا جائے گا سات سو گنے تک اور اس سے بھی بڑھ کر اور
اُن کو ہے نیک عزت کا یعنی ثواب جزیل و کثیر و حسن و مرجع صالح و مآب حسن قولہ تعالے والذین آمنوا باللہ و
رسلہ اولئک ہم الصدیقون تتمہ جملہ وصف مومنین ہے یعنی جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لائے
ہیں اُن کا وصف یہ ہے کہ وہ صدیقین ہیں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ
اولئک ہم الصدیقون یہ مفصولہ ہے والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم ابو الضحی کا بھی یہی قول ہے اور اسی کے
مسروق و ضحاک و مقاتل بن حیان وغیرہم بھی قائل ہیں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ یہ لوگ تین
صنف ہیں یعنے مصدقین و صدیقین و شہداء کما قال تعالے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک
مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پس تفریق کی درمیان
صدیقین و شہداء کے سو یہ اس پر دال ہے کہ یہ دونوں دو صنف ہیں اور بلا شک صدیق اعلے ہے تمام درجہ
میں شہید سے دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رض مرفوعا کہتے ہیں بیشک اہل جنت البتہ باہم دیکھیں گے
غرفوں والوں کو اپنے اوپر سے جیسے تم باہم دیکھتے ہو چمکتے تارے کو جو باقی رہنے والا ہے افق میں مشرق
یا مغرب سے بسبب تفاضل اُس شے کے جو کہ درمیان اُن کے ہے عرض کیا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ
وہ تو منازل انبیاء کے ہیں اُن کو نہ پہونچے گا غیر اُن کا آپ نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے کچھ مرد ہیں کہ ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کی رسولوں کی رواہ الامام مالک بن انس
رحمہ اللہ تعالے اتفق البخاری و مسلم علی اخرجہ من حدیث مالک بہ دوسروں نے کہا کہ اولئک ہم الصدیقون
والشہداء عند ربہم سے مراد مومنین ہیں پس جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں انہیں کی یہ خبر دی ہے
کہ صدیقین و شہداء وہی ہیں ابن جریر نے اس قول کو مجاہد سے حکایت کیا ہے پھر ابن جریر نے حضرت براء بن عازب
سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ مومنین میری امت کے شہداء ہیں کہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی والذین آمنوا
باللہ الآیہ یہ حدیث شریف غریب ہے ابو اسحق نے عن عمرو بن میمون اس کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ وہ آئیں گے
قیامت کے دن مثل دو انگلیوں کے قولہ تعالے والشہداء عند ربہم کا یہ مطلب ہے کہ شہداء جنات النعیم میں ہیں
جیسا کہ صحیحین میں آیا ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں چرتی ہیں جنت میں جہاں چاہیں

پھر ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اُن قندیلون کے پس جھانکا اُن پر تیرے رب نے ایک بار جھانکنا تو فرمایا تم کیا چاہتے ہو تو عرض
کیا ہم یہ دوست رکھتے ہین کہ تو ہم کو بھیجے طرف دار دنیا کے تو ہم لڑین تیری راہ مین پھر ہم مارے جائین جیسے مارے
گئے اوّل بار پس فرمایا بیشک مقرر مین حکم جاری کر چکا ہون کہ وہ اُس کی طرف رجوع نہ کرین گے قولہ تعالی لھم اجرھم
ونورھم یعنے اُنکے واسطے اللہ کے پاس اجر جزیل و نور عظیم ہے دوڑے گا اُن کے آگے اور وہ اس مین باہم
متفاوت ہونگے موافق اُن اعمال کے جو کہ دنیا مین کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ شہدا
چار ہین ایک مرد مومن جید الایمان ہے کہ ملا دشمن سے پھر سچا جانا اللہ کو تو مارا گیا پس یہ وہ ہے کہ نظر کرین گے
لوگ طرف اُس کے اس طرح اور اپنا سر اُٹھایا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹوپی اور عمرؓ کی ٹوپی
گر پڑی اور دوسرا ایک مومن ہے کہ دشمن سے ملاقی کانا یضرب ظہرہ بشوک الطلح آیا اس کو ایک تیر جس کا پھینکنے
والا معلوم نہین پھر اُس کو مار ڈالا سو وہ دوسرے درجے مین ہے اور تیسرا ایک مرد مومن ہے کہ اُس نے خلط کیا
عمل صالح کو اور دوسرا بُرا ملا دشمن سے پھر اللہ کو سچا جانا یہان تک کہ مارا گیا پس وہ تیسرے درجے مین ہے اور
چوتھا ایک مرد مومن ہے کہ اُس نے اپنے نفس پر بہت اسراف کیا ملا دشمن سے پھر اللہ کو سچا جانا یہان تک
کہ مارا گیا سو یہ چوتھے درجے مین ہے اخرجہ الامام احمد ع۲ فتح البیان مین ہے کہ اعلموا الآیہ کا خطاب مومنین مذکورین
کو ہے یہ وہ صحابہ ہین جنھون نے خوش طبعی کی کثرت کی تھی تو اب کلام مین التفات ہوگا غیبت سے طرف خطاب
کے یعنی تم جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اُس کے مردہ ہونے کے یہ اس کی تمثیل ہے کہ اللہ تعالے
سخت دلون کو زندہ کر دیتا ہے ذکر و تلاوت سے یا اس کی کہ مردون کو زندہ کرے گا منظور اس سے رغبت دلانا ہے
خشوع مین اور زجر ہے سختی سے یہ استعارہ تمثیلیہ ہے تمثیل پر صرف اس لیے حمل کیا گیا کہ یہ آیت ماقبل سے مرتبط ہو جاوے
معنے یہ ہین کہ جو ذات پاک زمین کے زندہ کرنے پر قادر ہے تو وہی اس پر بھی قادر ہے کہ جسمون کو مبعوث کرے
بعد ان کے مرنے کے اور دلون کو زندہ کرے بعد اُن کی سختی کے پھر فرمایا مقرر ہم نے بیان کر دین واسطے تمہارے نشانیان
یعنی جن کے جملے سے یہ نشانیان ہین شاید تم بوجھو یعنی اُن مواعظ و نصائح کو جن کو وہ متضمن ہین اور اُن کے
موافق عمل کیا تاکہ تمہاری عقلین کامل ہو جاوین جمہور نے مصدقین و مصدقات کو بتشدید صاد پڑھا ہے ماخوذ تصدیق سے اصل مین
متصدقین و متصدقات ہے حرف تا کو صاد مین ادغام کر دیا ہے اور کسی نے باثبات تا پڑھا ہے بنا بر اصل اور کسی نے
بتخفیف صاد ماخوذ تصدیق سے جانا ہے واقرضوا اللہ قرضا حسنا معطوف ہے اسم فاعل پر جو کہ مصدقین و مصدقات
مین ہے کیونکہ جب وہ الف ولام کا صلہ واقع ہوا تو قائم مقام فعل کے ہو گیا پس گویا یون کہا کہ ان الذین تصدقوا
واقرضوا اور ابو علی بفارسی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ معطوف ہے صلہ پر موصول محذوف کا صلہ ہے اسی و الذین اقرضوا
کسی نے کہا کہ جملہ معترضہ ہے درمیان اسم ان کے اور خبر کے جملہ یضاعف لھم خبر ان ہے جمہور نے

بفتح عین پڑھا ہے بصیغہ مجہول نائب فاعل یا تو جار مجرور ہے یا ضمیر ہے جو کہ مصدقین کی طرف پہرتی ہے بنا بر حذف
مضاف ای یضاعف ثوابہم اور کسی ؏ نے یضاعف بکسر عین وزیادت ؏ اور کسی ؏ نے بتشدید وفتح عین قرض حسن
سے مراد تصدق وانفاق ہے اللہ کی راہ مین مع خلوص نیت وصحت قصد واحتساب اجر کے اور مضاعفہ بیان
یہہ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اُس کا دس گنا سات سو گنے تک اور اجر کریم سے مراد جنت ہے مجاہد نے کہا ہر وہ شخص کہ
ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے رسولون پر تو وہ صدیق ہے حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہر مومن صدیق اور شہید
ہے دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے کہ بیشک مرد البتہ مرتا ہے اپنے بچھونے پر اور وہ شہید ہے پہر یہ آیت پڑہی حضرت
ابو ھریرہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے عمرو بن مرۃ جہنی سے مروی ہے کہ ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پہر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین اگر مین گواہی دون اس کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ
اور بس کی گواہی کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین اور پانچون نمازین پڑہون اور زکوۃ ادا کرون اور رمضان کے روزے
رکہون اور اُس کا قیام کرون تو مین کون ہون آپ نے فرمایا کہ صدیقین وشہداء سے ہے اخرجہ ابن حبان مقاتل[1]
نے کہا یہہ وہ ہین جنھون نے شک نہین کیا رسولون مین جبکہ انہون نے اُن کو خبر دی اور اُن کی تکذیب نہین
کی مقاتل بن سلیمان کا ایک لفظ یہہ ہے یہہ وہ ہین جو کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ابن جریر نے بھی اسی طرح
کہا ہے مجاہد کا ایک لفظ یہہ ہے کہ یہ آیت واسطے شہداء کے ہے خاصۃ اور یہ انبیاء ہین جو کہ گواہی دین گے
واسطے امتون کے اور اُن پر فراء وزجاج نے اس کو اختیار کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ رسولون کی امتین ہین
گواہی دین گی قیامت کے دن اپنے انبیاء کے واسطے تبلیغ کی کسی نے کہا کہ صدیقین وہ ہین جو کہ مبالغہ کرنے
والے ہین صدق مین جبکہ ایمان لائے اور اُس کے سارے رسولون کی تصدیق کی اور قائم ہونیوالے
ہین واسطے اللہ پاک کے ساتھ توحید کے ظاہر یہہ ہے کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور
اس کے سارے رسولون پر وہ بمنزلہ صدیقین وشہداء ہین جو کہ اللہ کے نزدیک بعلو درجہ مشہور ہین
بالجملہ جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسولون پر ایمان لانے کے ساتھ متصف ہوئے اس کے سبب سے جو خیر و
خوبی اُن کے واسطے ہے اللہ پاک نے اُسکا ذکر کیا پس فرمایا لھم اجرھم ونورھم اول ضمیر موصول کی طرف
راجع ہے اور آخر کی دو صدیقین وشہداء کی طرف پہرتی ہین یعنے واسطے اُن کے اجر و نور ہے مثل صدیقین
وشہداء کے اور حسن نے یون کہا کہ ان الذین آمنوا باللہ ورسلہ خود صدیقین وشہداء ہین تو اُس کے قول پر تینون
ضمیرین سب کی سب ایک شے کی طرف راجع ہونگی معنے یہہ ہین کہ اُن کے لیے اجر و نور ہین جن کا اُن کے واسطے
وعدہ کیا گیا ہے پہر جب اللہ پاک نے مومنون کا حال اور ثواب اُن کا ذکر کیا تو کافرون کا حال اور اُنکا عقاب ذکر فرمایا
پس ارشاد کیا والذین کفروا الآیہ یعنی جنہون نے جمع کیا درمیان کفر وتکذیب آیات کو وہی ہین دوزخ والے اُس سے اُن کو

[1] یعنے حق سمجھنے میں ابن کثیر وابن عامر ویعقوب ۱۲ منہ [2] یعنے مقاتل بن حیان ومقاتل بن سلیمان ۱۲ منہ

عذاب کیا جاوے گا اور اُن کے واسطے نہ کچھ اجر ہے نہ نور ہے بلکہ اُن کے لیے عذاب ہی قائم رہنے والا اور ظلمت دائم پھر
جب اللہ پاک نے فریق ثانی کا حال ذکر کیا اور جو کفر و تکذیب اُن سے واقع ہوئی اُس کا بیان فرمایا اور یہ اس سبب سے
ہوا کہ اُنھوں نے دنیا کے طرف میل کیا اور اُس کو اختیار کر بیٹھے تو اُن کے لیے اُس کی حقارت بیان کی اور یہ ذکر
کیا کہ وہ حقیر تر ہے اِس سے کہ وہ آخرت پر اختیار کی جاوے پس فرمایا اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ
لَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ
وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ○ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناو اور بڑائیان کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈنی
مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانون کو اُس کا سبزہ پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا
پھر ہو جاتا ہے روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا
تو یہی ہے جنس دغا کی دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور بہشت کو جس کا پھیلاو ہے جیسے پھیلاو آسمان و زمین
کا رکھی ہے واسطے اُن کے جو یقین لائے اللہ پر اور اُس کے رسولون پر یہ بڑائی ہے اللہ کی دیوے اُسکو
جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف آدمی کو اول عمر مین کھیل چاہیئے پھر تماشا پھر بناو درست کرنا پھر
ساکھ کرنے اور نام حاصل کرنا اور قریب آوے تب فکر مال اور اولاد کا کہ پیچھے میرا گھر بنا رہے آسودہ یہ سب دغا کی جنس
ہے آگے کام آوے گا کچھ اور یہ کچھ کام نہ آوے گا انتہے ف اللہ تعالے حیات دنیا کے کاروبار کی ذلت
و حقارت بیان فرماتا ہے کہ اُسکا حاصل امر نزدیک اُس کے اہل کے صرف یہی لعب و لھو وغیرہ ہے کما قال تعالے
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ پھر حیات دنیا
کی مثل بیان فرمائی اِس بات مین کہ وہ ایک فانی تازگی و خوبی اور ایک زائل نعمت ہے پس فرمایا کمثل غیث
الآیہ غیث وہ باران ہے جو کہ آتا ہے بعد ناامید ہونے لوگون کے کما قال تعالی وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا یعنے کہاوت حیات دنیا کی مانند مثل ایک مینہ کے ہے کہ بھلا لگتا ہے کسانون کو سبزہ اُس کھیتی
کا جو کہ اُس مینہ سے اُگے اور جس طرح یہ بھلا لگتا ہے کسانون کو اسی طرح کفار کو دنیا کی زندگی بھلی لگتی ہے کیونکہ
وہ تو سب شے سے بڑھ کر اس پر حریص ہین اور سب لوگون سے زیادہ اُس کی طرف مائل ہین پھر وہ کھیتی زور پر آتی
ہے پھر تو دیکھے اُسکو زرد ہو گئی بعد اُس کے کہ سبز تر و تازہ تھی پھر بعد اس سب کے ہو جاتی ہے خشک ریزہ ریزہ اسیطرح

دنیا کی زندگی ہے کہ اول تو جوان ہوتی ہے پھر میانہ سال ہوتی ہے پھر بڈھیا بدصورت ہوجاتی ہے اور اسی طرح
انسان اپنی اول عمر و عنفوان شباب مین تروتازہ ہوتا ہے اس کے اعطاف و جوانب نرم ہوتے ہین شکل
وصورت بارونق ہوتی ہے پھر میانہ سالی مین شروع ہوتا ہے تو اس کی طبیعت متغیر ہوجاتی ہے اور اپنے
بعض قویٰ کو کم پاتا ہے پھر بوڑھا ہوجاتا ہے پھر بڑا بوڑھا ضعیف القویٰ قلیل الحرکت ہوجاتا ہے ذرا سی چیز
اسکو عاجز کردیتی ہے کما قال تعالے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ چونکہ یہ مثل اس پر دال تھی کہ
دنیا بالضرور زائل و منقضی و فارغ ہوجائے گی اور آخرت ضرور ہونے والی ہے اس لیے اس کے حال سے تحذیر
کی اور جو خیر و خوبی آخرت کے اندر ہے اس مین رغبت دلائی پس فرمایا وفی الآخرۃ الآیہ یعنی آخرت جو کہ آنے والی
اور قریب ہے اس مین نہین ہے مگر یا تو عذاب شدید ہے اور یا مغفرت ہے اللہ سے اور رضامندی ہے
وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یعنے دنیا کی زندگی تو صرف یہی ایک متاع فانی دہوکا دینے والی ہے اس کو
جو اس کی طرف مائل ہوا اس لیے کہ وہ تو اس سے دہوکا کہاتا ہے اور وہ اسے خوش لگتی ہے تا آنکہ یہ اعتقاد
بیٹھتا ہے کہ اس کے سوا کوئی اور گھر نہین ہے اور نہ اسکے ورا معاد ہے حالانکہ یہ بنسبت دار آخرت کے
وہ ایک حقیر و قلیل شے ہے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایک کوڑہ بھر جگہ جنت مین بہتر ہے
دنیا و ما فیہا سے تم پڑہو وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اخرجہ ابن جریر یہ حدیث شریف بدون اس زیادت کے
صحیح مین ثابت ہے واللہ اعلم حضرت عبداللہؓ سے مرفوعاً مروی ہے البتہ جنت قریب تر ہے طرف ایک تمہاری
کے اس کے تسمہ نعل سے اور نار بھی اسی کی مثل ہے اخرجہ الامام احمد وانفرد باخراجہ البخاری فی الرقاق من حدیث
الثوری عن الاعمش بہ پس اس حدیث شریف مین اس پر دلیل ہے کہ خیر و شر انسان سے قریب ہے جبکہ
بات یون ٹہیری تو اسی لیے اللہ پاک نے انسان کو اس پر آمادہ کیا کہ خیرات کی طرف دوڑے یعنی طاعات بجالائے
اور محرمات کو ترک کرے یہ ایسے کام ہین کہ گناہون کو اور لغزشون کو اس سے دور کرتے ہین اور ثواب و درجات
کو اس کے واسطے حاصل کردیتے ہین پس ارشاد فرمایا سابقوا الی مغفرۃ الآیہ مراد سما و ارض سے جنس آسمان و زمین ہے
جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے وَسَارِعُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِیْنَ اور یہان یون فرمایا اعدت للذین آمنوا الآیہ یعنی یہ اجر و ثواب جس کا اللہ تعالیٰ نے ان کو اہل بنایا اس کے
فضل و من و احسان سے ہے ان پر جیسا کہ صحیح مین ہے کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ دولتمند لوگ
درجات بلند و نعیم مقیم لے گئے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور
وہ خیرات کرتے ہین اور ہم نہین کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین کرتے فرمایا کیا پھر نہ آگاہ کردون مین تم کو ایک ایسی

شے پر کہ جب تم اس کو کرلو تو آگے بڑہ جاؤ اُس سے جو تمہارے بعد ہے اور نہ ہووے کوئی افضل تم سے مگر وہ جس نے
کیا مثل اُس شے کے جو تم نے کی تسبیح کرو تم اور تکبیر کہو تم اور حمد کرو تم بعد ہر نماز کے ۳۳ بار کہا پس وہ لوٹ گئے
پہر عرض کیا کہ سن لیا ہمارے بہائیون مال والون نے جو کچہ ہم نے کیا تو انہون نے بہی کیا ویسا ہی پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان
مع توضیح یہہ ہے کہ لعب تو باطل ہے اور لہو ہر وہ شے ہے جس سے لہو کیا جائے پہر وہ جاتی رہے
قتادہ نے کہا لعب و لہو کہانا پینا ہے مجاہد نے کہا ہر لعب لہو ہے کسی نے کہا لعب وہ شی ہے جس نے
دنیا مین راغب کیا اور لہو وہ ہے جس نے آخرت سے غافل اور مشغول کیا کسی نے کہا لعب اقتنا ہے یعنے
مال کا ذخیرہ کرنا اور لعب عورتین ہین اس کی تحقیق سورۂ انعام مین گزر چکی ہے زینت بناؤ کرنا ہے متاع
دنیا سے لباس و زیور اور اُن کی مثل اور بدون عمل کے واسطے آخرت کے تفاخر کو جمہور نے بہ تنوین پڑہا ہے
اور ظرف بینکم اس کی صفت اور اُس کا معمول ہے اور سلمی نے باضافت یعنی اُس کے ساتھ فخر کرتا ہے
بعض تمہارا بعض پر کسی نے کہا کہ تفاخر کرتے ہین ساتھ خلقت و قوت کے کسی نے کہا ساتھ انساب و
احساب کے جس طرح کہ عرب لوگ اُس پر تہے تکاثر ادعاء استکثار ہے اموال و اولاد مین یعنی بہتایت کا دعوی
کرتے ہین اپنے مال و اولاد سے اور اس سے تکبر کرتے ہین فقیرون پر معنے آیہ یہ ہین جان رکھو کہ زندگی دنیا کی
تو یہی ایک لعب ہے مثل لعب صبیان کے اور لہو ہے مثل لہو فتیان کے اور بناؤ ہے مثل بناؤ نسوان کے اور
تفاخر ہے آپس مین مثل تفاخر اقران کے اور تکاثر ہے مثل تکاثر دہقان کے مطلب یہہ ہے کہ مشغول ہونا اہل
دل کا شغل حیات دنیا سے انہین پانچ امور کے درمیان مین چکر کہانے والا ہے یہہ سب جمع ہون یا نہ ہون
قشیری فرماتے ہین یہہ دنیائے مذموم وہی شے ہے جو کہ بندے کو آخرت سے مشغول کرتی ہے پس ہر وہ
شے جو اُس کو آخرت سے باز رکہے تو وہی دنیا ہے اور رہی طاعات اور وہ شے جو اُن پر اعانت کرتی ہے سو یہہ
آخرت کی امور سے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار بن یاسر سے فرمایا تو رنج مت کر دنیا پر پس بیشک
دنیا تو پانچ چیزین ہین ماکول و مشروب و ملبوس و مشموم و مرکوب و منکوح پس اس کا بہترین طعام تو شہد ہے
حالانکہ وہ تھوک کا ہے مکہی کا اور اکثر اُسکے پینے کی شے پانی ہے حالانکہ اس مین سارے حیوان برابر ہین
اور اس کا بہتر ملبوس دیباج ہے حالانکہ وہ بنا ہوا ہے کیڑے کا اور اُسکا افضل مشموم مشک ہے حالانکہ وہ خون
ہے ایک چوہے کا اور بہترین سواری گہوڑا ہے حالانکہ مرد اُس پر مارے جاتے ہین رہا منکوح سو وہ عورتین
ہین حالانکہ وہ مبال فی مبال ہین پہر اللہ سبحانہ نے اِس حیات کی تشبیہ اور ایک مثل بیان کی پس فرمایا
کمثل غیث الآیہ کفار جمع ہے کافر کی کافر کہتے ہین کہیتی کرنے والے کو اس لیے کہ وہ چہپاتا ہے بیج کو مٹی سے

کفر بمعنی ستر و تغطیہ ہے جیسے کافر ایمان کے انوار کو چھپاتا ہے اس جحد و طغیان سی جو کہ اُس سی حاصل ہوتا ہی یعنے مثال حیات دنیا کی مانند مثل باران کے ہے کہ خوش لگا کھیتی کرنے والون کو اُس باران کا سبزہ جو اُس سی حاصل ہوا ثم یہیج یعنے پہر وہ سبزہ خشک ہوتا ہے بعد اپنی تازگی و سبزی کے یہہ قول ابو السعود کا ہے کسی نے یہیج کہا اِن دونون قولون مین تسامح ہے کیونکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ پہر وہ سبزہ حرکت کرتا رہتا ہے طرف اس حالت کے جو انتہا کی اُسکو حاصل ہوتی ہے تو اب یہ معنی ہوئے کہ پہر وہ خوب لنبا ہوتا ہے یعنی جس قدر لنبا ہونے کی اُسے لیاقت ہے فتراہ مصفرا یعنے پہر تو اسکو دیکہتا ہے متغیر اُس سبزی و رونق سے جس پر وہ اول تہا طرف صفرت و ذبول کے ثم یکون حطاما یعنے پہر وہ ہوجاتا ہی بعد اپنے سوکہنے کے ریزہ ریزہ دنیا کی حال کی اور اس کے جلد تمام ہوجانے کی باوجود قلت نفع کی تشبیہ دی ہے اُس رویدگی سے جسکو مینہ نے اگایا پہر وہ پیدا اور قوی ہوئی اور جو اسکی طرف نظر کرنے والے ہین اُن کو خوش لگی بسبب اسکی سبزی و کثرت تازگی کے پہر وہ نہین ٹہیرتی ہی کہ ریزہ ریزہ خشک گہاس ہوجاتی ہے گویا تہی ہی نہین کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ حیات دنیا مثل کہیتی کے ہے جسکو مینہ نے اگایا اور خوش ہوئے اُس سی کفار جو کہ انکار کرنے والے ہین اللہ کی نعمت کا اس مینہ اور رویدگی مین جو اللہ تعالی نے اُن کو عطا کی پہر اللہ سبحانہ نے اُس پر آفت بہیجی تو وہ سوکہہ گئی اور زرد پڑگئی اور ریزہ ریزہ ہوگئی واسطے اُن کی عقوبت کے اُنکے انکار پر جیسا کہ باغ والون کے اور دو باغ والے کے ساتہہ کیا اس مثل کی تفسیر سورۂ یونس و کہف مین گزرچکی ہے پہر اللہ سبحانہ نے دنیا کی حقارت اور اُسکا جلد زائل ہونا ذکر کیا تو جو شے عاصیون کے لیے وار آخرت مین طیار کی ہے اور جو چیز اہل طاعت کے واسطے مہیا کر رکہی ہے اُس کا بیان کیا پس فرمایا وفی الآخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان خبر دی کہ آخرت مین سخت عذاب ہے اور مغفرت ہے اللہ سے اور رضوان ہے یہہ خوب معنے ہین یعنی عذاب کا مقابلہ کیا دو چیزون سے ایک تو مغفرت دوسری رضوان تو اب یہ لن یغلب عسر یسرین کے باب سے ہے اور تنکیر دونون مین تعظیم کے لیے ہے قتادہ نے کہا عذاب شدید ہے واسطے اعداء اللہ کے اور مغفرت ہے اللہ سے اور رضوان ہے واسطے اُس کے دوستون کے اور اہل طاعت کے فراء نے کہا تقدیر آیت مین یہ ہی اما عذاب شدید و اما مغفرۃ تو اب شدید پر وقف نہ کیا جائے گا پہر اللہ پاک نے بعد ترہیب و ترغیب کے دنیا کی حقارت ذکر کی ارشاد فرمایا وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یہہ جملہ مثل مذکور کا مقرر و موکد ہے یعنی دنیا کی زندگی تو یہی جنس ہے دغا کی واسطے اُس کے جس نے اُس سے دہوکا کہایا اور اُس کی طرف مائل ہوا اور اُس پر بہروسا کر بیٹہا اور اُس کے لیے عمل کیا اور آخرت کے واسطے عمل نہ کیا مطلب یہہ ہی کہ وہ نفس دہوکا ہے اُس کی کچہہ حقیقت نہین ہے یہ معنے اسکے مقتضی ہین کہ اضافت بیانی ہے معنے یہ ہوئے کہ نہین ہے تمتع ساتہہ دنیا کے مگر متاع یعنی تمتع جو کہ غرور ہے یعنے مغرور ہونا دہوکا کہانا سعید

ا یہیج کے معنی بہوت ابو السعود نے کہے اور کسی نے یہیج حاصل ایک مبحث واقع مین تشابہ ہین آیت

۲ یہ نہین ہین مبتدا کسی نے مصفرا ہی پکیتا ہے

۳ خطیب نے ترغیب فرمایا جیسے اسی کا نے کہا

[margin notes partially legible]

بن جبیر نے کہا متاع غرور ہے اُسکے لیے جو کہ آخرت کی طلب مین مشغول نہوا اور جو اسکی طلب مین مشغول
ہوا تو اسکے واسطے متاع بلاغ ہے یعنے اُسے پہونچاوے گی اُس شے کی طرف جو اُس سے بہتر ہے حضرت
ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین او گروہ مریدین تم مت طلب کرو دنیا کو اور اگر تم اسکو طلب کرو تو اُسے محبوب مت
رکھو پس بیشک توشہ اس سے ہے اور مقیل اُسکے غیر مین ہے بالجملہ جب یہ قرار پایا کہ آخرت مین عذاب شدید ہے
اور مغفرت اور رضوان بھی ہے اور یہ سب دائم و باقی ہے اور حیات دنیا صرف ایک جنس و دغا کی ٹہیری تو اللہ پاک نے
اپنے بندون کو اس طرف بلایا کہ توبہ و عمل صالح کی طرف دوڑین جو کہ مغفرت کی موجب ہین اس لیے کہ یہ سبب وصول
ہین طرف جنت کے پس فرمایا سابقوا الی مغفرۃ من ربکم یعنے بندو تم مسارعت کرو مثل مسارعت کرنے سابقین کے
ساتھ عمل صالح کے جو موجب ہون تمہارے واسطے مغفرت کے تمہارے رب سے اور توبہ کرو اُن گناہون سے جن کا
وقوع تم سے ہوا ہے کسی نے کہا مراد آیت سے اول تکبیر ہے امام کے ساتھ یہ قول مکحول ریحانۃ الشام کا ہے کسی نے کہا
مراد اول صف ہے یہ امور بلاشک عمدہ و موجب ثواب عظیم ہین لیکن جو مضمون آیت مین ہے اُس کی تخصیص ایسے امور
سے کرنا بے وجہ ہے بلکہ یہ امور تو منجملہ اُس شے کے ہین جسپر آیت صادق آتی ہے بطور صدق شمولی یا بدلی کے حاصل
معنے یہ ہے چاہیے کہ تمہاری مفاخرت و مکاثرت غیر امور دنیا مین ہو جس پر تم ہو بلکہ تم تو اُس پر حرص کرو کہ تمہاری
مسابقت آخرت کے طلب مین ہو وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض یعنے اور مسابقت کرو طرف ایسی جنت
کے جسکا عرض مثل عرض آسمان و زمین کے ہے جب اُس کے عرض کا یہ اندازہ ہے تو پھر اُس کے طول کا تم کو
کیا خیال ہے حضرت حسن نے فرمایا یعنے سارے سات آسمان اور سات زمینین پھیلائی ہوئی ہر ایک اپنی ساتھ والے
کی طرف کسی نے کہا مراد اس جنت سے جس کا عرض یہ عرض ہے وہ جنت ہے ہر ایک کی اہل جنت مین سے ابن
کیسان نے کہا مراد اس سے ایک جنت ہے منجملہ جنات کے اور عرض طول سے کمتر ہوتا ہے عرب کی عادت سے
یہ بات ہے کہ تعبیر شے کی اُسکے عرض کے ساتھ کرتے ہین نہ اس کے طول کے ساتھ کسی نے کہا کہ مراد عرض سے
وسعت و فراخی ہے طول کی ضد مراد نہین ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے فَذُو دُعَآءٍ عَرِیْضٍ کسی نے کہا
کہ یہ تو بندون کے واسطے ایک تمثیل ہے اُس شے کے ساتھ جسکو وہ سمجھتے ہین اور اُنکے نفوس و افکار مین واقع
ہوتی ہے مگر قول اول اولے ہے اس کی تفسیر سورۂ آل عمران مین گزر چکی ہے پھر اللہ پاک نے اس جنت
کی ایک اور صفت بیان فرمائی اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللہِ وَرُسُلِہٖ یعنے وہ ایسی جنت ہے کہ طیار کی گئی ہے اُن
لوگون کے واسطے جو کہ ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے رسولون پر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ مستانفہ ہو اس مین
دلیل ہے اس پر کہ جنت مخلوق ہے اور اس پر کہ استحقاق جنت کا صرف اللہ پر اور اُس کے رسولون پر ایمان
لانے سے ہو جاتا ہے لیکن یہ مقید ہے اُن دلیلون سے جو اسپر دال ہین کہ اُس کا مستحق وہی ہوتا ہے جسنے

عمل کیا اُس شے کے ساتھ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اُس پر فرض کی اور بچا اُس شے سے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو منع
فرمایا یہ دلائل کتاب و سنت مین بہت ہین ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء الآیہ یعنی جو اللہ پاک نے مغفرت و جنت
کا وعدہ فرمایا ہے اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو اُس کا عطا کرنا چاہتا ہے براہ تفضل و احسان کے اس مین
دلیل ہے اس پر کہ کوئی جنت مین داخل نہوگا مگر اللہ کے فضل سے نہ اپنے عمل سے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
پس وہ تفضل فرماتا ہے جسپر چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے ولا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع والخیر کلہ بیدہ وہو الکریم
المطلق والجواد الذی لا یبخل فلا یبعد منہ التفضل بذلک وان عظم قدرہ پھر اللہ پاک نے بیان کیا کہ بندون کو
جو مصائب پہونچتے ہین اُنکے ساتھ اُن کی قضا و قدر سابق ہو چکی ہے اور ام الکتاب مین وہ ثبت ہو چکے
ہین پس فرمایا مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ڌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُــوْرِۨ ڐ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ کوئی آفت
نہین پڑی ملک مین اور نہ آپ تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اسکو دنیا مین بیشک
یہ اللہ پر آسان ہے تا تم غم نہ کہایا کرو اُسپر جو ہاتھ نہ آیا اور نہ ریجھا کرو اُس پر جو تم کو اُسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا ہے
کسی اترانے بڑائی مارنے کو وہ جو آپ نہ دین اور سکھادین لوگون کو نہ دینا اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ آپ
ہے بے پرواہ سب خوبیون سراہا انتہی ف اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے اپنی قدر کی جو کہ اُس کی خلق مین سابق
ہو چکی ہے یعنے نہین پہونچی کوئی مصیبت آفاق مین اور تمہارے نفوس مین مگر ایک کتاب مین ہے قبل
اسکے کہ ہم پیدا کرین خلیقہ کو اور نسمہ کو بعض نے کہا کہ نبرأہا کی ضمیر راجع ہے طرف نفوس کے کسی نے کہا
طرف مصیبت کے بہتر یہ ہے کہ بریہ و خلیقہ کی طرف پھرے اس لیے کہ کلام اُس پر دال ہے جیسا کہ ابن جریر نے
بسند خود منصور بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہا مین بیٹھا ہوا تہا حضرت حسن کے ساتھ تو ایک مرد نے کہا
کہ تو اُن سے اس آیت کا پوچھ پس مین نے اُن سے اُس کا پوچھا تو فرمایا کون اس مین شک کرتا ہے ہر
مصیبت جو درمیان آسمان و زمین کے ہے سو وہ اللہ کی کتاب مین ہے پہلے اس سے کہ پیدا کرے نسمہ
کو قتادہ نے کہا کہ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض تو سنون ہے یعنے قحط سالی ولا فی انفسکم او جاع و امراض
مین کہا اور ہم کو یہ بات پہونچی ہے کوئی نہین ہے کہ پہونچے اُس کو خراش کسی لکڑی کی اور عثرت قدم کا
اور پھڑکنا کسی رگ کا مگر کسی گناہ کے سبب سے اور جو کچھ اللہ عفو فرما دیتا ہے وہ اکثر ہے یہ آیۂ کریمہ عظیمہ سب
دلیلون سے بڑھ کر دلیل ہے قدریہ پر جو کہ علم سابق کی نفی کرنے والے ہین قبحہم اللہ تعالےٰ حضرت عبد اللہ
بن عمرو بن العاص کہتے ہین مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے قدر اللہ المقادیر

بل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنة رواہ الامام احمد یعنی اللہ تعالی نے پچاس ہزار برس قبل آسمان
زمین کے پیدا کرنے سے مقادیر کو مقدر کیا ان ذلک علی اللہ یسیر یعنے اللہ پاک کا جاننا اشیا کو اور اُس کا
لکھنا ان کو مطابق اُسکے جو وہ اپنے وقت مین پائے جائین گے یہ اللہ عزوجل پر سہل و آسان ہے کیونکہ وہ
توجانتا ہے اُس شئے کو جو ہوگئی اور جو ہوگی اور جو نہین ہوئی اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی قولہ تعالے لکیلا تاسوا
علے مافاتکم الآیہ یعنے یہ بات کہ ہمارا علم متقدم ہو چکا ہے اور ہمارا لکھنا اشیا کو قبل اُنکے ہونے کے اور ہمارا مقدر کرنا
کائنات کو قبل اُس کے وجود کے سابق ہو چکا ہے اسکا ہم نے تم کو اعلام کر دیا تاکہ تم یہ بات جان لو کہ جو شے تم کو لگی
وہ نہین تھی کہ تم سے چوکے اور جو شے تم سے چوک گئی وہ نہین تھی کہ تمکو لگے تو اب تم غم نہ کھایا کرو اس شے پر جو تم
سے فوت ہو گئی کیونکہ اگر وہی شے مقدر کی جاتی تو وہ ضرور ہوتی اور نہ خوش ہوا کرو اُس شئے سے جو تم کو آئی کسی
نے آتاکم پڑھا ہے اے اعطاکم یعنے جو تم کو دی یہہ دونون معنے باہم متلازم ہین یعنے مت فخر کرو لوگون پر اُس شئ کے
ساتھ جس کا اللہ نے تم پر انعام کیا کیونکہ یہ کچھ تمھاری سعی سے نہین ہے اور نہ تمہاری محنت و مشقت سے
وہ تو اللہ تعالے کی قدر سے ہے اور اُس کی روزی سے جو تم کو دی سو اب تم اللہ کی نعمتون کو اشر و بطر مت ٹھیراؤ
کہ اُنسے لوگون پر فخر کرو بڑائیان مارو اسی لیے یون فرمایا واللہ لا یحب کل مختال فخور یعنے اللہ دوست نہین رکھتا
ہے ہر اترانے والے کو اپنے جی مین بڑائی مارنے والے کو اپنے غیر پر عکرمہ نے کہا کوئی نہین ہے مگر حال یہ
ہے کہ وہ خوش ہوتا ہے اور رنج کرتا ہے ولیکن تم فرح کو تو شکر ٹھیراؤ اور حزن کو صبر پھر فرمایا الذین یبخلون الآیہ
یعنے وہ جو بڑا کام کہتے ہین اور لوگون کو اُسپر برانگیختہ کرتے ہین اور جو کوئی سونہہ موڑے اللہ کے امر و طاعت سے
تو بے شک اللہ آپ ہی ہے بے پروا سب خوبیون سراہا جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہے ان
تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید کذا فی ابن کثیر فی فتح البیان کا بیان
مع توضیح یہہ ہے کہ مصیبت ارضی سے مراد یہ امور ہین زلزلہ قحط باران خشک سالی نبات کا ضعف و ہلاکت
ثمار کی کمی زراعت کی آفت مصیبت کا لفظ شر مین غالب ہے کسی نے کہا کہ او سارے حوادث ہین جو کہ خیر و شر
سے ہوتے ہین قول اول کی بنا پر جو خاص کر کے مصیبت کا ذکر کیا خیر کا نہ کیا سو صرف اس لیے کہ وہ اہم ہے
بغیر مصیبت النفسی سے مراد کہہ بیماریان ہین کما قال قتادہ مقاتل نے کہا حدون کا قائم کرنا ابن جریج نے
کہا معاش کی تنگی کسی نے کہا اولاد کا مرنا لفظ اس سے بھی زیادہ تر وسیع ہے الا فی کتاب حال ہے مصیبت سے
اور کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے نبراہا کی ضمیر یا تو مصیبت کی طرف پھرتی ہے یا انفس کی یا ارض کی یا ان سب کیطرف
راجع ہے کما قال المہدوی یہہ قول خوب ہے معنے یہ ہین نہین پہونچی کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون
مین مگر حال یہ ہے کہ وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین قبل اس کے کہ ہم اُس کو پیدا کرین بیشک اثبات اُس کا کتاب

ہین باوجود اس کی کثرت کے اللہ پر آسان ہے کچھہ مشکل نہین ہے لکیلا کا لام محذوف سے متعلق ہے ای اخبرناکم
یعنے ہم نے تم کو یہہ خبر دی کہ ہم تقدیر سے فارغ ہو چکے تا کہ تم رنج نہ کرو اس شے پر جو تم سے فوت ہو گئی یعنے دنیا
اور اس کی فراخی یا عافیت اور اس کی صحت اور خوشی نہ کرو خوشی اترانی اور بڑائی مارنے کی بسبب اس شی کے
جو تم کو دنیا سے عطا کی کیونکہ یہہ تو عنقریب زائل ہو جائے گی اس کی مستحق نہین ہے کہ اس کے حصول سے
خوشی کیجائے اور نہ اس کے فوت پر رنج جمہور نے آتاکم بمد پڑہا ہے اور کسی نے بقصر اسے جاءکم ابو حاتم نے
اول کو اختیار کیا ہے اور ابو عبید نے ثانی کو کسی نے کہا کہ فرح و حزن جن سے نہی کی گئی یہ وہ ہین جن مین تجاوز
کیا جاتا ہے طرف اس شی کے جو جائز نہین ہے ورنہ پہر کوئی نہین ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ رنج کرتا ہے اور
خوش ہوتا ہے لیکن لائق یہہ ہے کہ فرح تو شکر ہو اور حزن صبر حزن سے جو لازم آتا ہے سو جزع جو کہ صبر کو
منافی ہے اور فرح سے اشر جو کہ طغی و ملہی ہوتا ہے شکر سے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہی نہین
ہے کوئی مگر حال یہ ہے کہ وہ غمگین ہوتا ہے اور خوش ہوتا ہے ولیکن وہ شخص جسے کوئی مصیبت لگی تو اس کو
صبر ٹھیرایا اور وہ شخص جسکو کوئی خیر پہونچی تو اسکو شکر قرار دیا دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ مراد معاش کو مصائب
ہین دین کے مصائب مراد نہین ہین انکو یہ امر فرمایا ہے کہ سیئہ پر رنج کرین اور حسنہ سے خوش ہون حضرت
امام جعفر باقر بن محمد صادق رضی اللہ عنہما نے فرمایا یا ابن آدم مالک تاسف علی مفقود لا یردہ الیک الفوت
ومالک تفرح بموجود لا یترک فی یدیک الموت یعنی او ابن آدم تجھے کیا ہے کہ تو غمگین ہوتا ہے ایسی گم شدہ شے
پر جسکو فوت تیری طرف پہیر نہین لاتا ہے اور کیا ہے تجھے کہ تو خوش ہوتا ہے ایسی موجود شے سے
جسکو موت تیرے ہاتہون مین نہ چہوڑے گی بالجملہ جو خوشی شکر سے خالی ہوتی ہے تو وہ مذموم ہے اسی لیے
فرمایا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور یعنے اللہ تعالے دوست نہین رکھتا ہے اس شخص کو جو کہ اختیال و
افتخار کے ساتھہ متصف ہو کسی نے کہا یہہ ذم ہے اس خوشی کی جس مین اس کا صاحب تکبر کرتا ہے
اتراتا ہے کسی نے کہا جو شخص دنیوی بہرہ مندیون سے خوش ہوا اور وہ اس کے جی مین بزرگ ہوئین تو
وہ اترایا اور ان سے فخر کیا کسی نے کہا مختال وہ ہے جو کہ اپنے نفس کیطرف نظر کرتا ہے اور فخور وہ ہے جو کہ
بچشم استحقار لوگون کی طرف نظر کرتا ہے اولے تفسیر ان دو صفتون کی ان کے شرعی معنون کے ساتھہ
ہے پہر لغوی معنون کے پس جس مین یہہ دونون حاصل ہون تو اسی کو اللہ محبوب نہین رکھتا ہے
قولہ تعالی الذین یبخلون الآیہ محل رفع مین ہے بنا بر ابتداء اور خبر محذوف ہے الذین یبخلون فاللہ غنی عنہم[1]
اور ایک علیحدہ کلام ہے ماقبل سے اسکو کچھہ تعلق نہین ہے یعنے جو لوگ بخل کرتے ہین تو اللہ ان سے بے پروا
ہے دوسری وجہہ یہ ہے کہ محل جر مین ہے مختال سے بدل ہے تیسری وجہہ یہ ہے کہ محل جر مین ہے مختال کی

[1] یرید ابو العالیہ وابن زید ... ۱۲ منہ
[2] ... ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید ۱۲ منہ

صفت ہے یہہ فعل بھی ہین اس لوکیجے شے نا تھین ہے اس کے ساتھ بخل کرنا اور لوگون کو بخل کا
امر کرنا یعنی مختال فخور کے نہ تو لتے ہین یہ شر تھا معنے یہہ ہین کہ جو لوگ بخل کرتے ہین ساتھ اُس شے
کے جو اپر واجب ہے مال سے جیسے زکوۃ و کفارہ یا علم کا سکھانا اور اُس کا پھیلانا جیسا کہ سعید بن جبیر نے
کہا ہے کہ بخل کرتے ہین ساتھ علم کے اور امر کرتے ہین لوگون کو بخل کا تا کہ لوگون کو کچھ نہ سکھائین
یا بخل کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوصاف ظاہر کرنے کا جیسا کہ سدی و کلبی نے کہا ہے کہ مراد وہ
یہود ہین جنہون نے آنحضرت کی صفت بیان کرنے کا بخل کیا جو ان کی کتابون مین تھی تا کہ لوگ اُن پر
ایمان نہ لائین تا ان کے کھانے پینے کے اسباب جاتے رہین زید بن اسلم نے کہا کہ یہ بخل ادا حق اللہ
سے ہے کہا بخل بعبادتہ طاؤس نے کہا بخل اس شے کے ساتھ جو اس کے ہاتھون مین ہے غرضکہ جو لوگ بخل
کرتے ہین اور لوگون کو بخل کا حکم دیتے ہین کوئی سا بخل ہو تو اللہ ان سے بے پروا ہے اُس کو کسی کی حاجت
نہین اسی لیے یون فرمایا و من یتول الآیہ یعنے اور جو کوئی اعراض کرے خرچ کرنے سے یعنی جو خیر مین تو
بیشک اللہ اُس سے بے نیاز ہے محمود ہے نزدیک اپنی خلق کے یہہ اُسکو کچھ ضرر نہین دیتا ہے جمہور نے بخل کو
بضم با و سکون خا پڑھا ہے اور کسی نے بفتح ہر دو یہ لغت انصار کا ہے اور کسی نے بفتح اول و سکون
ثانی اور کسی نے بضمہ ہر دو یہہ سب لغات ہین اور جمہور نے باثبات ضمیر فصل پڑھا ہے اور کسی نے اسکو
حذف کیا ہے بالجملہ جبکہ اللہ پاک نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جو شے مغفرت و جنت کی موجب ہے اس کیطرف
دوڑین اور اُن کی موجبات کی تفصیل نہین فرمائی کہ وہ کیا ہین تو اس پر یون ارشاد فرمایا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ہم نے بھیجے ہین
اپنے رسول نشانیان دیکر اور اُتاری اُن کے ساتھ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدھے رہین انصاف پر اور ہم نے
اُتارا لوہا اُس مین سخت لڑائی ہے اور لوگون کے کام چلتے ہین اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اُسکی
اور اُس کے رسولون کی بن دیکھے بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ف کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو
کہا تولنے کی سیل سب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جاوے انتہی ف یعنی رسولون کا بھیجنا
بینات دیکر اور اُنکے ساتھ کتاب و میزان کا اُتارنا اس لیے ہے کہ دین و دنیا کی مصالح پوری ہو جائین پس جس نے
عقائد و اخلاق و اعمال جوارح کے باب مین کتاب کا اتباع کیا اور خلق کے معاملہ مین میزان کا برتاؤ کیا تو مقرر اُس نے
مسارعت کیطرف اُس شے کے جو کہ مغفرت و جنت کی موجب ہے ابن کثیر مین ہے کہ بینات سے مراد معجزات و حجج باہرہ
و دلائل قاطعہ ہین اور کتاب نقل صحیح ہے اور میزان عدل یہ قول مجاہد و قتادہ وغیرہما کا ہے اور یہی وہ حق ہے

جس کی عقول صحیح مستقیم مخالف آرا سقیم گواہی دیتے ہین کما قال تعالے أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وقال تعالے فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا وقال تعالے وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ اسی لیے اس آیت مین یون فرمایا ہے لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ یعنی تاکہ قائم ہون لوگ ساتھ حق وعدل کے اور یہ پیروی کرنا ہے رسولون کی اس شے مین جس کی اُنہون نے خبر دی اور اُن کی طاعت و فرمانبرداری ہے اُس شے مین جس کا اُنہون نے امر کیا پس بیشک جو شے لیکر وہ آئے وہ ایسا حق ہے کہ اُس کے ورے کوئی حق نہین ہے کما قال تعالے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا یعنے صدق تو اخبار مین اور عدل اوامر و نواہی مین اسی لیے جبکہ مومنین غرفہاے جنان و منازل عالیہ و سرر مصفوفہ مین جائے گیر ہونگے تو خوش ہوکر یون کہین گے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ قوله تعالے وانزلنا الحدید الآیہ کا یہ مطلب ہے اور ہم نے ٹھیرایا کر دیا لوہے کو روکنے باز رکھنے والا واسطے اس شخص کے جس نے حق کا انکار کیا اور اُسنے عناد رکھا بعد قائم ہونے حجت کے اُس پر اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد نبوت کے تیرہ برس مکے مین اقامت فرمائی آپ کی طرف مکی سورتون کی وحی کی جاتی تھی اور وہ سب کی سب جدال ہین مشرکون کے ساتھ اور بیان و ایضاح ہین واسطے توحید کے اور بینات و دلالات ہین پھر جب حجت قائم ہو چکی اُس پر جس نے مخالفت کی تو اللہ پاک نے ہجرت مشروع فرمائی اور تلوارون سے لڑنے کا اُن کو امر فرمایا اور جنہون نے قرآن شریف کی مخالفت و تکذیب کی اور اس سے عناد رکھا اُن کی گردنین مارنے کا اور کھوپریان اُڑانے کا حکم دیا حضرت ابن عمرؓ مرفوعًا کہتے ہین مین مبعوث ہوا ہون تلوار دیکر آگے قیامت کے یہان تک کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ پوجا جائے اور ٹھیرایا گیا میرا رزق نیچے میرے نیزے کے سایے کے اور ٹھیرائی گئی ذلت و خواری اُس شخص پر جس نے میرے امر کی مخالفت کی اور جو شخص مشابہ بنا کسی قوم سے تو وہ اُن مین سے ہے رواہ الامام احمد و ابو داؤد اور اسی لیے اللہ تعالے نے یون فرمایا فیہ بأس شدید مراد ہتیار ہین جیسے تلوارین برچھیان نصالؔ و سنان و دروعؔ اور مثل ان کی ومنافع للناس یعنے اور منافع ہین واسطے لوگون کے اُن کی معاش مین جیسے سکینؔ و فاس و قدوم و منشار و ازمیل و مجرفہ اور وہ آلات جن سے مدد لی جاتی ہے زراعت مین اور کپڑا بننے مین اور کھانا اور روٹی پکانے مین اور وہ شی جس کے بغیر لوگون کے واسطے قوام نہین ہے اور اس کے سوا اور کچھ حضرت ابن عباس فرماتے ہین تین چیزین حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوئین سندانؔ و کلبتان و میقعہ یعنی مطرقہ رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم قوله تعالے وليعلم الله من ينصره الآیہ یعنے اور تاکہ جانے اللہ اُس شخص کو جس کی نیت ہتیار کے

اُٹھانے مین اللہ کے اور اُس کے رسول کی نصرت ہے بیشک اللہ قوی عزیز ہے مذکر تا ہے اُس شخص کی
جسنے اُس کی مدد کی بدون اس کے کہ اُس کو کوئی حاجت ہو طرف لوگون کے اور اُس نے جو جہاد مشروع
کیا سو صرف اس لیے کہ آزمائے تمہارے بعض کو بعض سے کذا فی ابن کثیر ف حرف لام لقد مین توطیہ قسم
کا ہے محلی کا قول یہ ہے کہ رسل سے مُراد ملائکہ ہین یعنے قسم ہے اللہ کی ہم نے بھیجے اپنے فرشتے طرف انبیا
کے قاطع حجتین دیکر محلی سے پہلے زمخشری بہی اسی قول کے قائل ہین لیکن اس قول مین بعد ہی اسی لیے
کہ کتب واحکام لیکر سوا ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اور کوئی فرشتہ نازل نہین ہوا محلی وزمخشری کو جو بات
تفسیر مذکور پر باعث ہوئی وہ یہ ہے کہ انزلنا معھم الکتاب مین جو معیت ہے وہ صحیح ہوجائے اس لیے کہ کتابین
تو فرشتون ہی کے ساتھ نازل ہوئی ہین اور جمہور مفسرین اس پر ہین کہ مراد رُسل سے رُسل بشر ہین اور معیت مین
تحویل کرتے ہین یا ین معنے کہ نازل کی ہم نے کتاب در آن حال کہ وہ آئل ومصائر ہوگی اس طرف کہ رسولون کے
ساتھ ہوگی جبکہ وہ اُن کی طرف پہونچےگی زمین مین یا یون کہین گے کہ مع بمعنے الیٰ ہے جیسا کہ قرطبی نے
کلام مین اس طرف اشارہ ہی بالجملہ بینات سے مراد معجزات بینہ وخصائص ظاہرہ ہین اور کتاب سے مراد جنس ہے تو اب ہر
رسول کی کتاب اس مین داخل ہوگی قتادہ ومقاتل بن حبان نے کہا میزان عدل ہے اور معنی یہ ہین ہم نے اُن کو
امر کیا ساتھ عدل کے کما فی قولہ تعالے وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ وقولہ تعالی اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ابن زید نے کہا وہ شی ہے جس سے وزن اور معاملہ کیا جاتا ہے حرف لام لیقوم الناس بالقسط مین
متعلق ہے انزلنا سے یعنے نازل کی ہم نے اُنکے ساتھ کتاب اور امر کیا اُن کو عدل کا تاکہ پیروی کرین لوگ اُس عدل کی جسکا اُنکو
امر ہوا تو معاملہ کرین آپس مین انصاف سے قسط بمعنے عدل ہے یا یہ دلیل ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے اور انزال
عدل کے یہ معنی ہین کہ اُسکے اسباب وموجبات نازل کیے اور اس قول کی بنا پر کہ میزان سے مراد آلہ وزن ہے تو
اب انزال میزان کے یہ معنی ہونگے کہ لوگون کو اُس کی طرف ارشاد کیا اور اُس سے تعامل کا الہام فرمایا اور کلام علفتھا
تبنا وماء باردا کے باب سے ٹہیرےگا قولہ تعالے وانزلنا الحدید بمعنے خلقنا ہے کما فی قولہ تعالی وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ یہ قول حسن کا ہے یعنے اللہ تعالی نے لوہے کو پیدا کیا اور اُس کو معدنون سے نکالا اور لوگون
کو اُس کی صنعت تعلیم کی کسی نے کہا کہ لوہا حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا اب انزال اپنے ظاہر معنے
پر ہوگا فیہ باس شدید یعنی اُس مین سخت لڑائی ہے اس لیے کہ اُس سے آلات حرب بنائے جاتے ہین زجاج
نے کہا کہ اُس سے امتناع کیا جاتا ہے اور لڑائی کی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ اُس سے ایک آلہ تو دفع کے لیے بنایا
جاتا ہے اور ایک آلہ واسطے ضرب کے مجاہد نے کہا فیہ جنۃ وسلاح یعنے اُس مین بچاوٹ اور ہتیار ہے اور
قوت وشدت ہے ومنافع للناس کا یہ مطلب ہے کہ لوگ اُس سے نفع پاتے ہین بہت سے کامون مین جن کی طرف

ان کو حاجت ہوتی ہی جیسے چھری چاقو کرتانی سوئی اور زراعت و تجارت و عمارت کے آلات بیضاوی نے کہا کوئی
صنعت نہین ہی مگر حال یہ ہے کہ لوہا اُس کا آلہ ہی یعنے اُسے اُسکے آلہ مین دخل ہے یہ حصر کلی ہی چنانچہ یہ
مشاہد ہی قولہ تعالے ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ معطوف ہے لیقوم پر یعنی البتہ مقرر بھیجے ہم نے اپنے رسول
اور ایسا ایسا کیا تاکہ قائم ہوں لوگ ساتھ عدل کے اور تاکہ جانے اللہ جاننا مشاہدے کا یا معطوف ہے
مقدر علت پر گویا یوں کہا لیستعملوہ ولیعلم اللہ یعنے ہمنے نازل کیا لوہا جس مین فلان فلان صفت ہے
تاکہ لوگ اس کو کام مین لاوین اور تاکہ جانے اللہ لیکن قول اول اولے ہے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے نے
جو کتاب نازل کی اس مین امر فرمایا ہے اپنے دین اور اپنے رسولون کی نصرت کا سو جس نے اُس کو دین کی
اور اس کے رسولون کی نصرت کی تو اس کو نصرت کرنے والا جانا اور جس نے نافرمانی کی تو اُس کو اُس کے برخلاف
جانا بالغیب یا تو حال ہے ینصر کے مفعول سے یعنی غائب منہم یا اُس کے فاعل سے یعنی غائبین عنہ قولہ تعالی ان اللہ
قوی عزیز یعنے بیشک اللہ قادر ہے ہر شے پر غلوب کرنے والا ہے ہر شے کا اس کو کچھ حاجت نہین ہے
اس مین کہ اُس کے بندون مین سے کوئی اُس کی مدد کرے اور اُس کے رسولون کی نصرت کرے بلکہ اُن کو اسکا
مکلف کیا ہے اس لیے کہ وہ نفع پاوین جب حکم کا امتثال کرین اور اُسی طرح بندون کو جس شے کا وعدہ دیا ہے
وہ اُنکو حاصل ہو یا معنی آیہ کی یون تقریر کی جاوے کہ اللہ پاک نے رسول بھیجے حجتین اور معجزات دیکر اور اُنکے ساتھ کتاب
نازل کی تاکہ حق ظاہر ہو جاوے اور صواب عمل متمیز ہو جاوے خطائی عمل سے اور میزان نازل کی تاکہ اُس سے حقوق برابر
کیے جاوین اور عدل قائم کیا جاوے جیسا کہ فرمایا لیقوم الناس بالقسط یعنی کتاب و میزان اس لیے نازل کی کہ جس عدل
کا لوگون کو امر کیا گیا ہے اُس کے ساتھ قائم ہوں کتاب کا اتباع اور میزان کا استعمال کرنے تو صراط مستقیم جو کہ معرفت
و رضوان و درجات جنان کی طرف موصل ہے اُس پر چلنے کے سبب سے اُنکے دین و دنیا کے کام منتظم ہو جاوین
اس تفسیر کی بنا پر میزان سے مراد آلہ وزن ہے چونکہ یہ آلہ منزل من السماء نہین ہے بلکہ مصنوعات بشر سے
ہے اس لیے اُس کے انزال سے مراد اُس کے اسباب کا انزال ہے اور امر اُس کے تیار کرنے کا کسی نے کہا یہان
انزال بمعنی انشاء ہے بموافق قولہ تعالے وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج کسی نے کہا اس کا فعل ناصب مقدر
ہے انزلنا الکتاب ووضعنا المیزان اسکی صحت پر یہ آیت دال ہے والسماء رفعھا ووضع المیزان مراد وضع
میزان سے امر ہے اُس کے استعمال کا ایک قول یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میزان لیکر اُترے پھر نوح علیہ السلام
کو دی اور کہا اپنی قوم کو حکم کر کہ اس سے وزن کیا کرین تیسرا قول یہ ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے اور اس کے
انزال سے مراد اُس کے امر کا انزال ہے یعنے تاکہ عدل سے سیاست قائم کی جاوے اور دشمن دفع کیے
جاوین جیسا کہ فرمایا وانزلنا الحدید اور جملہ فیہ باس شدید حالیہ ہے یعنے ہم نے نازل کیا لوہا در آن حالیکہ

اُس مین قتل کے خوف سے شدید ہے یا اُس مین قوت شدید ہے لڑائی مین صحاح مین ہے کہ بأس عذاب
وشدت فی الحرب ہے یعنے اس لیے کہ آلات حرب کے اُس سے بنائے جاتے ہین اہل معانی نے کہا کہ انزلنا الحدید
کے معنے ہین احدثناہ وانشاناہ کما فی قولہ تعالےٰ وانزل لکم من الانعام الآیہ و قولہ تعالےٰ وانزلنا علیکم لباسًا اور
اس کی وجہ یہہ ہے کہ اللہ پاک کے اوامر واحکام آسمان سے نازل ہوتے ہین ایک قول یہہ ہے کہ اللہ عز وجل
نے چار برکتین آسمان سے زمین کی طرف نازل کین نازل کی آگ اور لوہا اور پانی اور نمک حضرت ابن عباس
کا قول اس باب کا اول گزر چکا ہے بالجملہ اول اللہ پاک نے وانزلنا معھم الکتاب والمیزان الآیہ فرمایا بعد اُسکے
وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ارشاد کیا سو اس مین اس طرف اشارہ ہے کہ کتاب کے قوانین کا جاری کرنا
اور جس آلے سے وزن کیا جاتا ہی اُس کا استعمال کرنا یہہ دونون موقوف ہین والی صاحب سیف پر جو کہ
اُس سے امر سیاست کو قائم کرے اور جو کوئی عدل سے متجاوز ہو اور ظلم وتعدی کرے اُس کو سیف سے تعدو فرمائے
الٰہی کہ ظلم منجملہ خصائل نفوس امارہ ہے اور سیف اللہ تعالی کی حجت ہے اُس پر جس نے تعدی وظلم کیا پھر
فرمایا ومنافع للناس یہہ اس طرف اشارہ ہے کہ عدل کے ساتھہ قائم ہونا جس طرح قائم بالسیف کی طرف محتاج
ہے اسی طرح اُس شے کا بھی نیازمند ہے جس پر تعایش اور گزران زندگی موقوف ہے یعنے صنائع وآلات محترفہ
کذا قال الشیخ ابو النصر عتبی نے تاریخ یمینی مین اس آیت کی خوب تعبیر کی ہے چنانچہ فتح البیان مین اس کو نقل فرمایا
ہے لیکن چونکہ حاصل اُسکا وہی ہے جو مذکور ہوا اس لیے یہان ذکر نہین کی گئی پھر جب اللہ پاک نے ارسال رسل کا
اجمالاً ذکر کیا تو بعد اس کے ایک نوع تفصیل کی طرف اشارہ فرمایا پس ارشاد کیا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ

وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى
اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم کو اور

رکھی دونون کی اولاد مین پیغمبری اور کتاب پھر کوئی اُن مین راہ پر ہے اور بہت اُن مین بے حکم ہین پھر پیچھے بھیجے
اُن کے پیچھے اُنہی راہ پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسے مریم کا بیٹا اور اُس کو دی انجیل اور رکھی ہم نے اُس کے ساتھ
چلنے والون کے دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چھوڑنا انہون نے بنا لیا ہم نے نہین لکھا تھا اُن پر مگر
مگر چاہنی رضامندی اللہ کی پھر نہ نباہا اُس کو جیسا چاہیے نباہنا پھر دیا ہم نے اُن کو جو اُن مین ایمان دار تھے
اُن کا نیگ اور بہت اُن مین بے حکم ہین ف یہہ فقیری اور تارک دنیا بنا نصارے نے رسم نکالی جنگل مین تکیہ بنا کر
بیٹھتے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت مین رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندون پر یہ حکم نہیں

رکہا مگر جب اپنے اوپر نام رکہا ترک دنیا کا بہ اس پردے مین دنیا چاہنی تہ او بال ہے انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ جب سے اُس نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُن کے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہین بہیجا مگر اُن کی ذریت سے اسی طرح حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کا حال ہے کہ اُن کے بعد نہین اُتاری کوئی کتاب آسمان سے اور نہ کوئی رسول بہیجا اور نہ وحی کی طرف کسی بشر کے مگر وہ ان کی نسل سے تہا جیسا کہ اللہ تعالے نے دوسری آیت مین فرمایا ہے وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ یہان تک کہ آخر انبیائی بنی اسرائیل حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام ہوئے جنہون نے اپنے بعد حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی اسی لیے یون فرمایا ثم قفینا علے آثارہم الآیہ انجیل سے مراد وہ کتاب ہے جس کی اللہ تعالے نے حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف وحی کی اُن کے متبعین سے مراد حواری لوگ ہین اللہ پاک نے اُن کے دلون مین رقت وخشیت رکہی اور رحمت ومہر کا برتاؤ کرنا خلق سے رہبانیت کو امت نصاری نے بنا لیا اللہ تعالی نے اس کو اُن کے واسطے مشروع نہین فرمایا صرف اُنہین نے اپنی طرف سے اس کا التزام کر لیا الا ابتغاء رضوان اللہ مین دو قول ہین ایک یہہ ہے کہ انہون نے اُس سے اللہ کی رضامندی کا قصد کیا یہہ قول سعید بن جُبیر وقتادہ کا ہے دوسرا یہہ ہے کہ ہم نے نہین لکہا اس کو اُن پر ہم نے جو اُن پر لکہی سو یہی رضامندی چاہنی اللہ کی فما رعوہا حق رعایتہا یعنے پہر وہ قائم نہوئے اُس شے کے ساتہ جس کا التزام کیا جیسا کہ قیام کا حق ہے یہہ اُن کی ذم ہے دو وجہ سے ایک تو اس مین کہ اُنہون نے اللہ کے دین مین وہ شے نئی نکالی جس کا اللہ نے امر نہین فرمایا دوسرے اس مین کہ قیام نہ کیا اس شے کے ساتہ جس کا خود التزام کر لیا جس کا یہہ زعم کیا تہا کہ وہ ایک قربت ہے اللہ عزوجل کی طرف اُن کو قریب کر دے گی حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے فرمایا او ابن مسعود مین نے عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا کیا تو نے جانا کہ بنی اسرائیل نے افتراق کیا بہتر فرقون پر نجات نہ پائی اُن مین سے مگر تین فرقون نے قائم ہوا ایک طائفہ درمیان ملوک وجبابرہ کے بعد عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہر دعوت کی طرف دین اللہ کے اور دین عیسی بن مریم کے پہر لڑے جبابرہ سے تو مار ڈالے گئے پس صبر کیا اور نجات پائی پہر اور طائفہ قائم ہوا جسکو لڑنے کی قوت نہ تہی پس وہ قائم ہوا درمیان ملوک وجبابرہ کے تو دعوت کی طرف دین اللہ کے اور دین عیسی بن مریم کی پس وہ قتل کیا گیا اور کاٹا گیا آرون سے اور جلایا گیا آگون سے پہر صبر کیا اور نجات پائی پہر قائم ہوا اور طائفہ جسکو لڑنے کی قوت نہ تہی اور نہ طاقت رکہی قائم ہونے کی ساتہ عدل کے تو پہاڑون مین جا ملا پس تعبد وترہب کیا یہ وہ ہین جنکا اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے ورہبانیۃ ابتدعوہا ما

کتبناہا علیہم رواہ ابن ابی حاتم ابن جریر نے بلفظ دیگر ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے باین لفظ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختلف من کان قبلنا علی ثلاث وسبعین فرقۃ نجا منہم

ف اور بہتی اس کی اولاد مین بہتیرے بدکار منہ

تلاث وہلک سائرہم وذلک نحو ما تقدم اس مین یہ اور ہے فآتینا الذین آمنوا منہم اجرہم یعنی وہ ہین جو مجھپر ایمان لائے اور میری تصدیق کی وکثیر منہم فاسقون یعنی وہ ہین جنہون نے مجھکو جھٹلایا اور میری مخالفت کی حافظ ابن کثیر نے رہبانیت کے بارے مین اس کے سوا اور حدیثین ذکر کی ہین ایک تو ابن جریر ونسائی کی حدیث بروایت حضرت ابن عباس اس کے آخر مین کہا ہے ہذا السیاق فیہ غرابۃ دوسری حدیث ابو یعلی بروایت سہل بن ابی امامہ حضرت انس سے تیسری حدیث امام احمد کی حضرت انس سے مرفوعاً باین لفظ لکل نبی رہبانیۃ ورہبانیۃ ہذہ الامۃ الجہاد فی سبیل اللہ عزوجل چوتھی حدیث امام احمد کی حضرت ابو سعید خدری سے باین لفظ ان رجلا جاءہ فقال اوصنی فقال سالت عما سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قبلک اوصیک بتقوی اللہ فانہ راس کل شئی وعلیک بالجہاد فانہ رہبانیۃ الاسلام وعلیک بذکر اللہ وتلاوۃ القرآن فانہ روحک فی السماء وذکرک فی الارض تفرد بہ احمد اللہ تعالے ف لقد مین قسم کی تکرار فرمائی واسطے تاکید کے اور یہ بات ظاہر کرنے کو کہ امر ارسال کا نہایت اعتنا واہتمام سے حضرت نوح علیہ السلام دوسرے باپ ہین واسطے ساری بشر کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ ہین عرب وروم وبنی اسرائیل کے یعنے البتہ مقرر ہم نے بھیجی نوح وابراہیم کو اور رکھی اُن دونون کی اولاد مین نبوت اور کتاب یعنے وہ چار کتابین جو اُن مین کے انبیا پر اُتاری گئین کسی نے کہا کہ اُن کو بعض کو توریت دی گئی اور بعض کتاب پڑھتے تھے کسی نے کہا کتاب خط بالقلم ہے یعنی قلم سے لکھنا اس کی سند یہہ ہے کہ عرب مین کتب کتابۃ وکتابا بولا جاتا ہے غرضکہ اللہ پاک نے تو اُن پر یہہ انعام فرمایا کہ اُن کی اولاد مین نبوت وکتاب رکھی اور اولاد کا یہہ حال ہوا جو فرمایا فمنہم مہتد یعنی پھر اُن مین سے وہ ہے جو کہ راہ یاب ہوا اُن دونون کے طریقے سے انہین کی چال پر چلا اور بہت سے اُن مین کے خارج ہین طاعت سے کسی نے کہا یہہ معنی ہین پھر انبیا کی قوم جن کی طرف وہ بھیجے گئے ان مین سے راہ پانے والے اُس ہدایت سے جس کو نبی لائے لیکن اولے قول اول ہے اس لیے کہ ذریت کا ذکر لفظاً مقدم ہو چکا ہے اور دوسرے قول کی یہہ وجہ ہے کہ ارسلنا اور مرسلین اُس پر دال ہے فاسق کہتے ہین طاعت سے نکلنے والے کو کسی نے کہا کہ یہان اُس سے مراد وہ ہے جس نے کبیرہ کا ارتکاب کیا برابر ہے کہ وہ کافر ہویا نہو بسبب اطلاق اسم فاسق کے اور یہ شامل ہے کافر وغیرہ کو کسی نے کہا کہ مراد فاسق سے اسجگہ کافر ہے اس لیے کہ نفاق معتدین کی ضد ٹھیرائی گئے ہین اب اگر یہہ وہم ہو کہ کثرت فاسقون کی شاید اس لیے ہوئی کہ بعد اُن کے رسول آنا موقوف ہو گیا ہو سو فرمایا ثم قفینا علے آثارہم برسلنا الآیہ یعنی پھر پیچھے بھیجے ہم نے ذریت کی پچھاڑی پر یا آثار پر نوح وابراہیم کے اور انکے جنکی طرف وہ بھیجے گئے یا آثار نوح پر یا ابراہیم پر اور ان ہولون کے جو اُن کے ہم عصر تھے پس رسل ہین جنکو ہم نے بھیجا طرف امتون کے جیسے حضرت موسیٰ وحضرت الیاس وحضرت داود وحضرت سلیمان وغیرہم علیہم الصلوۃ والسلام اور پیچھے بھیجا ہم نے عیسے

بن مریم کو مطلب یہ ہی کہ ہم بھیجتے رہے رسول کے بعد رسول یہانتک کہ انتہا ہوئی طرف عیسی بن مریم کے حضرت عیسی علیہ السلام اپنی ہو اللہ ملجد کی طرف سے حضرت ابراہیم کی ذریت سے ہین پھر اُن کو خالی نہین بھیجا بلکہ کتاب دیکر جیسا کہ فرمایا وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ یعنے اور ہم نے دی اُس کو انجیل یہ وہی کتاب ہے جو اللہ پاک نے اُن پر نازل فرمائی اُس کے اشتقاق کا ذکر سورۂ آل عمران مین گزر چکا ہے جمہور نے بکسر ہمزہ پڑہا ہے اور حضرت حسن نے بفتح ہمزہ پہر حضرت عیسے علیہ السلام کے متبعین کا ذکر فرمایا وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً یعنے رکہی ہم نے مودت اور رحمت اُن لوگون کے دلون مین جنہون نے اُس کی پیروی کی اُس کے دین پر یہ لوگ حواری ہین اور ان کے پیرو پس ایک دوسرے کو دوست رکہتے تہے اور بسبب رحمت کے باہم رحم کرتے تہے کسی نے کہا یہ اس طرف اشارہ ہے کہ انجیل مین اُن کو صلح اور ترک ایذا ناس کا امر کیا گیا تہا سو اللہ پاک نے اُنکے دل اُس کے واسطے نرم کر دیے تہے بخلاف یہود کے کہ اُنکے دل سخت پڑ گئے اور کلمون کی تحریف کی اُن کے مواضع سے رافت کی اصل لین ہے یعنے نرمی اور رحمت شفقت ہے کسی نے کہا رافت اشد الرحمۃ ہے قولہ تعالی وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا کے نصب مین دو وجہین ہین ایک یہ ہے کہ رافۃ ورحمۃ پر معطوف ہے اور جعل بمعنے خلق ہے یا بمعنی صیر اس بنا پر ابتدعوہا رہبانیۃ کی صفت ٹہیری گی اس کو بذکر ابتداع صرف اس لیے مخصوص کیا کہ رافت و رحمت تو قلب مین ایک امر غریزی طبعی ہے انسان کا اُس مین تکسب نہین ہی بخلاف رہبانیت کے کہ یہ بدن کے افعال سے ہے اور انسان کا اس مین تکسب ہے ابو البقا نے اس وجہ کو منع کیا ہے باین طور کہ جو شے اللہ پاک کی مجعول ہے اُسکا وہ ابتداع نکرینگے جواب اس کا وہی ہے جو گزر چکا کہ جب وہ مکتسب ہے تو ابتداع اُس مین صحیح ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ فعل مقدر سے منصوب ہے جس کی تفسیر فعل ظاہر کر رہا ہے تو اب یہ اشتغال کے باب سے ٹہیریگا فارسی و ابو البقا و زمخشری اور ایک جماعت کا میل اسی طرف ہے مگر یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ اعراب معتزلہ کا ہے معتزلہ اس کے قائل ہین کہ جو شے انسان کے فعل سے ہے تو وہ اسی کی مخلوق ہے پس چونکہ رافت و رحمت اللہ کے فعل سے نہین تو اُن کی خلق اُس کی طرف منسوب ہوئی اور رہبانیت چونکہ اللہ تعالے کے فعل سے نہ تہی بلکہ بندے کے فعل سے تہی بندہ اُس کے فعل کے مستقل ہوتا ہے اس لیے اُسکا ابتداع اُس کی طرف منسوب ہے ہو کذا فی السمین بالجملہ رہبانیت مبالغہ کرنا ہے عبادت و ریاضت مین اور منقطع ہونا ہے لوگون سے منسوب ہے طرف رہبان کے رہبان کہتے ہین مبالغہ کرنے والے کو خوف مین ماخوذ ہی رہب سے جیسے خشیان خشی سے یہ تو فتح را کی بنا پر ہے اور کسی نے بالضم بہی پڑہا ہے گویا منسوب ہے طرف رہبان کے جو کہ راہب کی جمع ہے جیسے راکب و رکبان کذا قال القاضی ان لوگون نے عبادت مین غلو کیا اور اپنے نفوس پر مشقتین اٹہا مین کہانے پینے پہننے نکاح سے باز رہی قوت لایموت پر کفایت کی کہوف و صوامع اور دیرون مین جم بیٹہے

[margin:] ۱ فَکَفَرُوْا اَنْعُمَہ فغفلوا عنہ ... بکلیۃ ... قتل ... ۳ کما قال السمین

اس لیے کہ ان کے بادشاہوں نے تغیر و تبدیل کی اور اُن میں سے ایک گروہ قلیل باقی رہ گئے سو وہ راہب بن گئے
اور تبتل اختیار کیا جملہ ما کتبناھا علیھم صفت ثانی ہے رہبانیۃ کی یا مستانفہ ہے اس مضمون کی تقریر و تاکید
کرتا ہے کہ وہ خود اُن کی طرف سے نکالی ہوئی ہے یعنی ہم نے فرض نہیں کیا اس کو اُن پر الا ابتغاء رضوان اللہ
میں استثنا منقطع ہے ای ماکتبنا ما نحن علیھم راسا ولکن ابتدعوھا ابتغاء رضوان اللہ قتادہ اور ایک جماعت
اسی طرف گئی ہیں یعنے ہم نے تو سر کرہی سے اُس کو ان پر نہیں لکھا ولیکن خود انہیں نے اُس کو بنا نکالا اللہ
کی رضامندی چاہنے کو کسی نے کہا متصل ہے ای ماکتبناھا علیھم لشی من الاشیاء الا ابتغاء مرضاۃ اللہ یعنی ہم نے
اُسکو اُن پر نہیں لکھا واسطے کسی شے کے اشیاء سے مگر واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے اس بنا پر کتب بمعنے
قضی ہے یہ قول مجاہد کا ہے زجاج نے کہا یہ معنی ہیں لم نکتب علیھم شیئا البتہ کہا اور الا ابتغاء رضوان اللہ
بدل ہوگا ہا والے سے جو کہ کتبناھا میں ہے معنے یہ ہیں ماکتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ یعنی نہیں لکھا ہم نے
اُن پر مگر چاہنا اللہ کی رضامندی کا فما رعوھا حق رعایتھا یعنے یہ رہبانیت جسے خود اپنی طرف سے
بنا نکالی اُسکو نہیں نباہا اور نہ اُس کے ساتھ قیام کیا جیسا کہ حق قیام تھا بلکہ اُس کو ضائع کیا اور دین عیسی علیہ السلام
کے منکر ہوئے اور اُس کی طرف تثلیث ملائی اور ملوک کے دین میں داخل ہو گئے جنہوں نے تغیر و تبدیل کی
تھی اور رہبانیت کو ترک کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر باقی نہ رہے مگر اُن میں کے قلیل یہی مراد ہیں اس
آیت سے فاتینا الذین آمنوا منھم اجرھم یعنے پھر دیا ہم نے اُن میں کے مومنوں کو اجر ان کا جسکے وہ مستحق تھے
بسبب ایمان کے یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انکے دین پر ثابت رہے یہاں تک
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے جبکہ اللہ پاک نے آپ کو مبعوث فرمایا وکثیر منھم فاسقون یعنے
اور بہت سے اُن میں کے خارج ہونے والے ہیں ایمان لانے سے اُس پر جس پر ایمان لانیکا انکو امر کیا گیا تھا
اول استثنا میں جو دو وجہیں گزر چکی ہیں سو منقطع کی تقدیر پر توجہ ذم کی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر
رہبانیت کو لازم کر لیا تھا یہ اعتقاد کر کے کہ وہ طاعت ہے اور اللہ اسکو پسند کرتا ہے تو اس کا ترک اور اس کو نہ
نباہنا جیسا کہ نباہنے کا حق ہے اس پروال ہے کہ جس شے کو دین اعتقاد کرتے تھے اس کی پروانہ کی اور متصل
کی بنا پر ذم کی وجہ ظاہر ہے بالجملہ جو لوگ اگلے رسولوں پر ایمان لائے اللہ پاک نے انکو تقوی کا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا امر فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ
رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتٰبِ
اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر دیوے تم کو دو بخرے اپنی مہر سے اور رکھدے تم میں روشنی

جس کو لیے پھرو اور تم کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے تاکہ جانین کتاب والے کہ پا نہیں سکتے کچھ اللہ کا فضل اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے **ف ١** یعنی اس رسول کے تابع ہو کہ یہ نعمتیں پاؤ اور سو دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لیے پھرو یعنی اپنا وجود نورانی ہو جاوے **ف ٢** یعنی اہل کتاب پیغمبرون کا احوال سنکر پچھتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہم کو وہ درجے ملنے محال ہین سو یہ رسول اللہ نے کھڑا کیا اس کی صحبت مین مل سکتا ہے آگے سے دونا کمال اور اللہ کا فضل بند نہین ہو گیا انتہے **ف** اس آیۂ کریمہ مین مفسرون کے دو قول ہین ایک یہ ہے کہ عام ہے واسطے ان لوگون کے جو کہ اگلے رسولون پر ایمان لائے یعنی یہود و نصاری اس کے دلائل یہ ہین نسائی و ابن جریر کی روایت مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت مومنین اہل کتاب کے بارے مین ہے ان کو ان کا اجر دوبارہ ملے گا ٢ جیسا کہ اس آیت مین ہے جو کہ سورۂ قصص مین ہے ٣ اور جس طرح کہ حدیث شعبی ہین عن ابی بردہ عن ابیہ ابی موسی الاشعری مرفوعًا مروی ہے کہ تین آدمی اپنا اجر دوبارہ دیے جائین گے ایک مرد تو اہل کتاب مین کا جو کہ ایمان لایا اپنے نبی پر اور ایمان لایا مجھ پر پس اس کے واسطے دو اجر ہین آخر الحدیث اخرجاہ فی الصحیحین ضحاک و عتبہ بن ابی حکیم وغیرہما نے اس تفسیر پر حضرت ابن عباس کی موافقت کی ہے اور یہی قول ابن جریر کا مختار ہے اور اسی کو قاضی صاحب نے بھی اختیار کیا ہے اور اسی طرح نسفی نے بھی اب اگر کوئی کہے کہ جو شخص حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لایا اور ان کے دین کو مانا یہان تک کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے سو اس کے حق مین تو دوبارہ اجر عطا کرنا ظاہر ہے اس لیے کہ وہ دین حق پر چلتا رہا یہان تک کہ منسوخ ہو گیا اور اس کے نزدیک دین ناسخ کی حقیقت ظاہر ہو گئی اور جس وقت یہ اس پر ظاہر ہو گئی تو اس نے حق ثانی کا اتباع کیا پس وہ اس وجہ سے اس کا مستحق ہوا کہ اسے دوبارہ اجر دیا جائے بخلاف یہود کے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہودیت تو منسوخ ہو چکی پس یہود دین حق پر نہین ہین جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لائے پھر وہ کیونکر اپنے سابق دین پر ثواب دیے جائین گے تو اس کا اول جواب تو یہ ہے کہ یہ کچھ بعید بات نہین ہے کہ وہ ثواب دیے جائین اپنے سابق دین پر گو وہ منسوخ ہو گیا بوجہ برکت اسلام کے دوسرا جواب یہ ہے کہ خطاب ان نصاری کو ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مین تھے ملت محمدیہ کے ظہور سے قبل ان کی ملت منسوخ نہ تھی لیکن قاضی نے جواب ثانی کو بلفظ قیل ادا کیا ہے زادہ وغیرہا نے تضعیف کی وجہ ذکر کی ہے کہ آیت مذکور ان کے حق مین نازل ہوئی ہے جو کہ یہود مین سے مسلمان ہوئے جیسا کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے جیسے عبد اللہ بن سلام اور ان کے امثال دوسری وجہ یہ ہے کہ یہان تخصیص پر کوئی دلیل نہین ہے مگر محلی نے اسی تخصیص کو اختیار کیا ہے اور یا ایہا الذین آمنوا کے بعد بعیسی مقدر نکالا ہے بالجملہ اصل

ف یہ نکتہ بھی ابن کثیر و فتح البیان میں باختلاف بعض الفاظ نقول ہے ١٢ منہ

کفل کی حظ و نصیب ہے یعنے بہرہ و حصہ حضرت ابو موسے فرمایا کفلین بمعنے ضعفین ہے اور یہہ حبشی زبان مین
ہے حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تین سو پچاس جزو ہے اللہ کی رحمت سے معنی یہہ ہین اے وہ لوگ جو ایمان لائے
اگلے رسولون پر ڈرو اللہ سے بایں طور کہ جس شے سے اُسنے تم کو منع کیا اُسکو چھوڑ دو اور ایمان لاؤ اُسکے
رسول پر یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگا تم کو دو بڑے حصے اپنی رحمت سے اس سبب سے کہ تم ایمان لائے
اُسکے رسول پر بعد اس کے کہ اس سے پہلے کے رسولون پر ایمان لائے اور کردے گا واسطے تمہارے ایک نور جس
سے تم چلو گے یعنے پل صراط پر کما قال تعالے نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ کسی نے کہا نور قرآن ہے کسی نے
کہا ہدایت و بیان ہے یعنی کردے گا واسطے تمہارے ایک واضح راہ دین مین جس سے تم راہ پاؤ گے اور بخشدیگا
واسطے تمہارے گناہ تمہارے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے قبل گزرچکی ہین اور اللہ بڑی
مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے دوسرا قول سعید بن جبیر کا ہے کہ جب اہل کتاب نے اس بات کا فخر کیا کہ
اُن کو دوبار اجر دیا جائے گا تو اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی حق مین اس امت کے یا ایہا الذین الآیہ کفلین
سے مراد ضعفین ہین اور یہ اُن کو زیادہ دیا کہ یجعل لکم نورا تمشون بہ یعنے کردیگا تمہارے واسطے ایک نور یعنی ایک
ایسی ہدایت جس سے بصیرت لی جاتی ہے نابینائی و نادانی سے اور بخشدے گا واسطے تمہارے پس ان کو
فضیلت دی ساتھ نور و مغفرت کے رواہ ابن جریر عنہ یہہ آیت مثل اس آیت کے ہے ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۲ سعید بن
عبد العزیز نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے یہودی احبار مین ایک حبر سے پوچھا کہ تمہارے واسطے جو حسنہ کی تضعیف
کی گئی ہے اُسکا افضل کیا ہے اُسنے کہا کفل ہے تین سو پچاس حسنہ کا کہا پس حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد کی اس پر کہ
اس نے ہم کو دو کفل عطا کیے پھر سعید نے قول اللہ عزوجل یؤتکم کفلین من رحمتہ کا ذکر کیا سعید نے کہا اور دو کفل جمعہ مین
مثل اسکے ہین رواہ ابن جریر ۲۲ اور اس قول کی مؤیدات مین سے حدیث نافع عن ابن عمر مرفوعًا یہہ ہے مثلکم
و مثل الیہود و النصاریٰ کمثل رجل استعمل عمالا الحدیث اسکے آخر مین یہہ ہے پھر کہا کون عمل کرے واسطے میرے نماز عصر سے
سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر فرمایا خبردار پس تم وہ ہو کہ تم نے عمل کیا پس یہود و نصاریٰ خفا ہوئے اور کہا کہ ہم
اکثر ہین عمل مین اور قلیل ہین عطا مین کہا کیا مین نے ظلم کیا تم پر تمہارے اجر سے کسی شے کا انہون نے
کہا نہین فرمایا تو سوا اسکے نہین کہ وہ میرا فضل ہے دیتا ہون مین کہ جس کو چاہتا ہون رواہ الامام احمد نیز امام احمد
نے بسند دیگر حضرت ابن عمرؓ سے مثل حدیث نافع عن ابن عمر روایت کیا ہے بخاری نے ایک اور حدیث حضرت
ابو موسے سے مرفوعًا روایت کی ہے جس کے آخر مین یہہ ہے پھر انہون نے عمل کیا اپنے باقی دن مین یہانتک
کہ سورج ڈوب گیا تو انہون نے کامل لیا اجر دونون فریق کا پس یہہ ہے مثل اُن کی اور مثل اُس قصے کی جو انہون نے

قبول کی اس تورت انفرد باخراجہ البخاری اسی لئے اللہ تعالے نے یون فرمایا لئلا یعلم اہل الکتاب الا یقدرون
علی شیٔ من فضل اللہ یعنے تاکہ تحقق ویقین کرلین اس بات کا کہ وہ قادر نہین ہین رد کرنے پر اُس شے کے جو اللہ نے
عطا کی اور نہ دینے پر اُس شے کے جو اللہ نے نہین دی اور اس بات کا کہ فضل اللہ کے ہاتھ مین ہے دیتا ہے وہ جسکو
چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ابن جریر نے کہا لئلا یعلم بمعنے لیعلم ہے اور حضرت ابن مسعود سے ذکر کیا گیا
ہے کہ انھون نے لکی یعلم پڑھا ہے اسی طرح عطا ابن عبد اللہ وسعید بن جبیر نے کہی ابن جریر یہ کہتے ہین اس کی
یہ وجہ ہے کہ عرب لوگ کلمۂ لا کو زائد ٹھیراتے ہین ہر کلام مین کہ جس کے اول یا آخر مین جحد غیر مصرح داخل ہوا ہو
پس سابق کی مثال تو یہ آیتین ہین مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ وقولہ تعالے وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا
يُؤْمِنُونَ وقولہ تعالے وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ کذا فی ابن کثیر اسی طرح فراء واخفش
وغیرہما بھی زیادت لا کے قائل ہین اور حرف لام فعل مقدر سے متعلق ہے ای اعلمکم بذلک لیعلم اہل الکتاب الخ
الا یقدرون مین کلمۂ ان مخففہ ہے مثقلہ سے اور اُس کا اسم ضمیر شان محذوف ای انہ لا یقدرون جملہ وان الفضل
بید اللہ جملہ ماقبل پر معطوف ہے اے لیعلموا انہ لا یقدرون ولیعلموا ان الفضل الخ مراد فضل سے یہان وہ اجر مضاعف
ہے جسکا اللہ تعالے نے تفضل کیا اُن پر جو اُس سے ڈرے اور اُس کے رسول پر ایمان لائے کلبی نے کہا مراد رزق اللہ
ہے کسی نے کہا وہ اللہ کی نعمتین جن کا شمار نہین کیا جا سکتا ہے کسی نے کہا مراد اسلام ہے جملہ یؤتیہ من یشاء
ظاہر یہ ہے کہ مستانفہ ہے کسی نے کہا خبر ثانی ہے فضل کی جملہ واللہ ذو الفضل العظیم جملہ معترضہ ومؤکدہ ہے واسطے
مضمون ماقبل کے کہا گیا ہے جبکہ اُن لوگون نے سنا جو کہ اہل کتاب مین سے ایمان نہین لائے اس
آیت کو أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ تو مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین کا تمہاری کتاب پر ایمان لایا تو
اُسکے واسطے اُس کا اجر دوبار ہے بسبب اُس کے ایمان لانے کے تمھاری کتاب پر اور جو کوئی ایمان نہ لایا تو اُس
کے لیے ایک اجر ہے مثل تمہارے اجر کے پھر تمہارا ہم پر کیا فضل ہے پس یہ آیت نازل ہوئی لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ
الْكِتَابِ لیعلم الخ معنے یہ ہین اللہ نے تم کو یہ اعلام کر دیا کہ عطا کرنا اجر کا دوبار مترتب ہے اللہ کے تقوے پر اور
آنحضرت کے ساتھ ایمان لانے پر تاکہ جان لین وہ اہل کتاب جنہون نے تقوے کیا اور نہ ایمان لائے اُس کے
رسول پر اس بات کو کہ تحقیق شان یہ ہے کہ وہ قادر نہین ہین اس پر کہ پاوین کسی شے کو اللہ کے فضل سے جسکا
اس نے تفضل فرمایا اُس شخص پر جو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا یعنے اُنکے لیے کچھ
اجر و نصیب نہین ہے اور نہ وہ قادر ہین دفع کرنے پر اُس فضل کے جسکا اللہ نے تفضل کیا ہے اُسکے مستحقون
پر اس لیے کہ وہ اُس کے رسول پر ایمان نہین لائے اور یہ تفضل مشروط ہے ساتھ ایمان لانے کے اُس کے
رسول پر اور جان لین اس بات کو کہ فضل اللہ کے ہاتھ مین ہے اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے

ف۱ تجھکو کیا مانع تھا کہ سجدہ نہ کیا ۱۲ منہ
ف۲ اور تم مسلمانو کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ آوینگی تو وہ ایمان نہ لاوینگے
ف۳ اور مقرر ہو چکا ہے ہر بستی پر جس کو ہم نے کھپا دیا کہ وہ پھر نہین پھرتی ۱۲ منہ
ف۴ یعنی جو کہ جحد طلب منفی شرط کے معنے مین تقدیرہ یہ ہے ان تقولوا ...
ف۵ ... ۱۲ منہ
ف۶ وہ لوگ پاوینگے ... ۱۲ منہ
ف۷ فتح القدیر مین ہے کہ حضرت ابن مسعود نے لکیلا یعلم پڑھا ... ۱۲ منہ

ہوتا ہے اُس پر کسی کا زور نہین چلتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اس کے یہان کچھہ کمی نہین یہہ معنے تو اس بنا
پر تہے کہ کلمہ لا زائد ہے کسی نے کہا کہ الا یقدرون مین ضمیر راجع ہے طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے
اصحاب کے اور کلمہ لا لئلا مین زائد نہین ہے معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالے نے تم کو یہہ فضیلت دی کہ اپنی رحمت سے
دو کفل عطا کئے اور نور و مغفرت عطا فرمائی تاکہ اعتقاد نکرین اہل کتاب اس بات کا کہ قادر نہین ہے نبی اور مومنین
کسی شے پر اللہ کے فضل سے جو کہ عبارت ہے اُس شے سے جو اُن کو دی گئی یہہ معنے اسی بنا پر ہین کہ یا یہا الذین آمنوا
الآیہ کے مخاطب اس امت کے مومنین ہین جیسا کہ اول گزر چکا ہے فتح البیان مین ہے کہ قول اول اولے ہے
واللہ سبحانہ تعالے اعلم الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورہ حدید ۲ ماہ شعبان ۱۳۱۵ ہجری روز شنبہ وقت عشا امیر
گنج مین تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور پڑہنے والون کو عمل کی توفیق رفیق کرے آمین والحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا
و باطنا و صلی اللہ وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا محمد و علے آلہ و صحبہ مل ء ما علم و زنۃ ما علم و عدد ما علم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المجادلۃ

اس سورہ مبارکہ کی بائیس آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین مگر عطا سے ایک یہہ روایت ہے
کہ اس مین کا عشر اول مدنی ہے اور باقی سورت مکی ہے کلبی نے کہا کہ ساری سورت مدینہ مین نازل ہوئی سوا
اس آیت کے کہ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ کے مین نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی کی مثل مروی ہے مجادلہ بکسر دال ہے جیسا
کہ سعد نے حواشی کشاف مین ذکر کیا ہے شہاب مین ہے کہ بفتح و کسر دال ہے اور معروف ثانی ہی ہے جیسا
کہ کشف مین ہے یہہ سورت قرآن سے اول عشر اخیر ہے باعتبار اُس کے اجزا کے عدد کے اس مین کوئی
آیت نہیں ہے مگر اُس مین اللہ پاک کا اسم ذات مذکور ہی ایک بار یا دو تین بار جملہ ۴۰ بار مذکور ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ۭ اِنَّ اللّٰہَ
سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ سن لی اللہ نے بات اُس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجسے اپنے خاوند کے حق مین اور جہینکتی
ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا ف اسلام سے پہلے
مرد اگر عورت کو کہتا تو میری مان ہے تو ساری عمر وہ اُس پر حرام گنتی حضرت کے وقت مین ایک مسلمان کہہ بیٹہا
اپنی عورت کو پہر دونون پچہتائے عورت آئی حضرت کے پاس حضرت نے فرمایا اب کیونکر تو مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی

کہ گھر ویران ہوتا ہے اور اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہہ حکم اترا فرمایا کہ جن نے خفا نہیں وہ مان کیونکر ہو مگر
گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت کسی کی رہی اس ماں کہنے
کہنے کو ظہار کہتے ہیں ف کلمہ قد تحقیق کا ہے اور جس نے کہا کہ تقریب و توقع کے لئے ہے تو اس کی بات معنے
سے نہیں لگتی ہے اظہار دال اور اس کا ادغام سین میں دونوں سبعیہ ہیں قد سمع اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے
کہ مقرر جواب دیا اللہ نے اس عورت کے قول و مطلوب کا بایں طور کہ ظہار کا حکم نازل کیا موافق اسکے مطلب کے
جو کہ بات کی تکرار کرتی تھی تجھسے اپنے خاوند کی شان میں اور ظاہر کرتی تھی اللہ کے آگے وہ مکروہ و فاقہ و
تنہائی جو اسے پیش آئی تھی بیان اس مجادلہ و شکوہ کا یہہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو
فرماتے کہ تو مقرر اس پر حرام ہو چکی تو وہ یہی کہتی کہ واللہ اس نے طلاق کا ذکر نہیں کیا ہے پہر کہتی ہیں شکوہ
کرتی ہوں اللہ سے اپنے فاقہ و تنہائی کا اور اس کا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر میں ان کو اُسکے ساتھ کر دوں
تو ضائع ہو جاینگے اور اپنے ساتھ لوں تو بھوکے مرینگے اور شروع کیا کہ اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھاتی
اور کہتی تھی الٰہی بیشک میں شکوہ کرتی ہوں تیرے آگے واحدی کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ یہہ آیت
خولہ بنت ثعلبہ کے بارے میں اتری ہے اُس کا خاوند اوس بن صامت ہے اس کو فساد عقل یا جنون تہا
پس اس کا جنون ایک دن اس پر سخت ہوا تو اس سے ظہار کر بیٹھا پہر اس پر نادم ہوا اور ظہار جاہلیت میں
طلاق تہا کسی نے کہا کہ خولہ بنت حکیم ہے کسی نے کہا اُسکا نام جمیلہ ہے اول اصح ہے کسی نے کہا کہ وہ
بنت خویلد ہے ماوردی کہتے ہیں کبھی تو وہ منسوب ہوئی اپنے باپ کی طرف کبھی اپنے دادا کی طرف
دونوں میں کا ایک تو اس کا باپ ہے اور دوسرا دادا پس وہ خولہ بنت ثعلبہ بن خویلد ہے مروی کہ حضرت
عمر رض اپنے عہد خلافت میں اُسپر گذرے اور آپ گدہے پر سوار تھے اور لوگ آپ کے گرد پس خولہ نے آپ کو
ٹھہرایا اور وعظ کیا پس کسی نے آپ سے عرض کیا کیا آپ اِس بڑھیا کے واسطے یہہ ٹہیر نا ٹہیرتے ہیں تو
فرمایا کیا تم جانتے ہو یہہ بڑھیا کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی بات اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے
سن لی کیا رب العالمین تو اس کی بات سنے اور عمرؓ اس کو نہ سنے جملہ واللہ یسمع تحاورکما مستانفہ قائم مقام تعلیل
ماقبل ہے یا جملہ حالیہ ہے لیکن یہہ بعید ہے تحاور ماخوذ ہے حاور اذا راجع یا حور یا قرا راجع سے یعنے اور اللہ سنتا ہے
تکرار تم دونوں کی باتوں میں بیشک اللہ بڑا سننے والا ہے سنتا ہے ہر سننے کی بات کو بڑا دیکھنے والا ہے
دیکھتا ہے ہر دیکھنے کی شے کو اُسے کے جملے سے وہ بات ہے جس کے ساتھ یہہ عورت تجھسے جھگڑی
عائشہ رض فرماتی ہیں بابرکت ہے وہ جس کے کان نے سما لیا ہر شے کو بیشک میں البتہ سن رہی ہوں کلام خولہ بنت
ثعلبہ کا اور مخفی رہتا ہے مجھپر بعض اُسکا اور وہ شکایت کر رہی ہے اپنے خاوند کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

له ابو عمرو و حمزہ و کسائی نے بادغام دال پڑھا ہے سین میں اور باقی قراء نے باظہار دال کے ساتھ پڑھتے ہیں جسنے دال کا ادغام کیا ہے سین پاس تو اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ عرب کے نہیں ہے کذا فی فتح القدیر ۱۲ منہ

سے اور وہ کہہ رہی ہے یا رسول اللہ اُسنے کہالی میری جوانی اور پہیلا دیا مین نے اُس کے لئے اپنا پیٹ یہان تک
کہ جب بڑی ہوئی میری عمر اور منقطع ہوگئی میری اولاد تو اُسنے مجسے ظہار کیا الٰہی بیشک مین شکوہ کرتی ہون
تیرے آگے فرمایا پہر وہ ٹلی یہانتک کہ جبرئیل یہ آیتین لیکر اُترے قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا یہ شخص
اوس بن صامت ہے اخرجہ ابن ماجہ والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم کذا فی فتح البیان ابن کثیر مین حضرت عائشہ
کی حدیث باین لفظ ہے حمد ہے واسطے اللہ کے جس کے کان نے سما لین آوازین البتہ مقر آئی وہ عورت
جھگڑنے والی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپسے باتین کرتی تہی اور مین ناحیہ خانہ مین تہی نہین سنتی
تہی جو وہ کہتی تہی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ الامام احمد وہکذا رواہ البخاری فی کتاب
التوحید تعلیقاً ابن ابی حاتم نے حضرت عمر کا قصہ مذکورہ مع زیادت روایت کیا ہے اور یہ بھی عامر سے روایت
کیا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے باب مین جھگڑی وہ خولہ بنت صامت ہے اور اس کی ماں معاذہ ہے
جسکے بارے مین اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۤءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا صواب
خولہ امرأۃ اوس بن الصامت ہے بالجملہ پہر اللہ پاک نے ظہار کا حال فی نفسہ اور اس کا حکم بطریق استیناف بیان

کیا پس فرمایا اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۤئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔىْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ
لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۤئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ
لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۤسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۤسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں اپنی
عورتون کو وہ نہین اُن کی مائین اُن کی مائین وہی ہین جنہون نے ان کو جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جھوٹ اور
اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا اور جو ماں کہہ بیٹھین اپنی عورتون کو پہر وہی کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ
پہلے اس سے کہ آپس مین ہاتھ لگاوین اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو پہر جو کوئی
نہ پاوے تو روزے دو مہینے کے لگتے تار پہلے اس سے کہ آپس مین چہوئین پہر جو کوئی نہ کر سکے تو کہانا دینا ہے ساٹھ
محتاج کا یہ اس واسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور یہ حدین باندہی ہین اللہ کی اور منکرون کو دکھ کی مار ہے ف پہر وہی
کام جسکو کہا ہے یعنی یہ لفظ کہا صحبت موقوف کرنے کو پہر چاہین صحبت کرین تو پہلے بردہ آزاد کرلین ف
بردے کی مقدور نہو تو روزہ نہین روزہ ہوسکا تو کہانا نہین آخر کو کہانا ہے اگر لگا کر کہلاوے تو سالن روٹی دو
وقت کہلاوے پیٹ بہر کر اور اناج دے تو ہر کو دو سیر گیہون انتہے ف عاصم وغیرہ نے یظاہرون پڑہا
ہے بضم یا وتخفیف ظا وکسر ہا اور جمہور نے یظّہّرون بتشدید ظا مع فتح حرف یا اور کسی نے بفتح یا وتشدید ظا وزیادت

الف اسی کے مثل سورۂ احزاب مین بھی گزرچکا ہے اور حضرت اُبیؓ نے یتظاہرون بفک ادغام اور یہ سب سبعیہ
مین ظہار کے معنے شرعًا یہ ہین کہ مرد اپنی بی بی سے کہے کہ تو مجھپر مثل پیٹھ میری مان کے ہے اور تو مجسے یا
میرے ساتھ یا میرے نزدیک مثل پیٹھ میری مان کے ہے اسکے ظہار ہونے مین کچھ اختلاف نہین اختلاف
کیا ہی کہ جب کہے تو مجھپر مثل پشت میری بیٹی یا میری بہن کے ہے یا ان کے سوا اور ذوات محارم مین سے
پس ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ ظہار ہے منجملہ اُنکے حضرت امام ابوحنیفہ و حضرت امام مالک ہین
اور حضرت حسن و نخعی و زہری و اوزاعی و ثوری بھی اسی کے قائل ہین ایک جماعت نے کہا کہ یہ ظہار نہین ہے
ان مین سے قتادہ و شعبی ہین بلکہ ظہار تنہا مان کے ساتھ خاص ہے امام شافعی سے روایت مختلف ہے پس
اُن سے مثل قول اول اور مثل قول ثانی مروی ہے [1] اصل ظہار مشتق ہے ظہر سے ظہر لغۃً بمعنے علو ہی ظہر النسا
سے نہین ہے جو کہ بمعنے پشت [2] ہے ایک قول یہ ہے کہ ظہر بمعنی پشت سے مشتق ہے اختلاف کیا ہی کہ جب
مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھپر مثل سر میری مان کے ہے یا مثل اسکے ہاتھ کے یا پاؤن کے یا مثل اُس کے
اور اعضا کیا یہ ظہار ہوگا یا نہین اور اسی طرح جب یون کہے کہ تو مجھپر مثل میری مان کے ہے اور ظہر کا ذکر
نہین کیا فظاہر یہ ہے کہ جب وہ اس سے ظہار کا قصد کرے گا تو ظہار ہو جائے گا حضرت امام ابو حنیفہ سے
مروی ہے کہ جب اُس کو تشبیہ دے گا اپنی مان کے کسی عضو سے جس کی طرف اُس کو نظر کرنا حلال ہے
تو ظہار نہ ہوگا اور حضرت امام شافعی سے مروی ہے کہ ظہار نہین ہوتا ہے مگر تنہا ظہر مین اور اختلاف
کیا ہے کہ جب اپنی عورت کی تشبیہ دے کسی اجنبی عورت سے سو کسی نے تو کہا کہ ظہار ہوگا کسی نے کہا نہین
اس باب کی گفتگو کتب فروع مین مبسوط ہے منکم حال ہے موصول سے اور من نسائہم متعلق ہے یظاہرون
سے اور جملہ ما ہن امہاتہم خبر ہے موصول کی یعنی جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی عورتون سے درانحال کہ وہ
تم مین سے ہین اے عرب لوگو یہ اُن کو توبیخ ہے اور اُن کی عادت کا عیب کرنا ہے اس لیے کہ ظہار عرب کے
ساتھ خاص تھا باقی امتون مین نہ تھا مطلب یہ ہے کہ حرام کرتے ہین اپنی جورون کو جس طرح کہ اللہ تعالے نے
ان کی ماؤن کی پشتون کو ان پر حرام کیا ہے اُن سے کہتے ہین کہ تم ہماری ماؤن کی پشتون کے مثل
ہو فرمایا کہ نہین ہین اُن کی عورتین اُن کی مائین پس یہ تو ان کی طرف سے ایک نرا جھوٹ ہے ایک ناپسند
بات ہے اس مین بھی ظہار کرنے والون کو توبیخ و سرزنش کرنا ہے جمہور نے امہاتہم کو نصب پڑھا ہے حجازی
لغت کی بنا پر کہ حجاز والے کلمۂ ما کو لیس کا عمل دیتے ہین اور کسی نے بسبب رفع بنا بعدم اعمال یہ لغت ہے نجد و
بنی اسد کا پھر وہ اُن کی حقیقی مائین ہین اللہ پاک نے اُن کا بیان فرمایا کہ ان امہاتہم الا اللائی ولدنہم
یعنی نہین ہین اُن کی مائین مگر وہ عورتین جنہون نے اُنکو جنا ہے مراد یہ ہے کہ حقیقت مین امہات

[1] جو ذکر قول مختلف ہے اس کو ذکر کیا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ عورت مرد سے ظہار کرے اور سواری عرب کا قول طلاق مین ایسا ہی حال ہے گزرا ہے عن ... ۱۲

[2] ...

والدات ہین اور مرضعات ملحق ہین والدات سے بواسطہ رضاع اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ازواج مطہرات اس لئے کہ اُن کی حرمت زیادہ ہے رہین جورو مین سو یہ تو مان پن سے نہایت درجہ دور پڑی ہین
پس اسی لئے اللہ پاک نے اُن کی توبیخ و سرزنش مین زیادتی کر کے ارشاد فرمایا انھم لیقولون منکرا من القول
وزورا منکرا و زورا کا نصب بنا بر صفت مصدر محذوف ہے ای قولا منکرا و زورا یعنی اور بیشک ظہار کرنے
والے البتہ کہتے ہین بسبب اپنے اس قول کے ایک زشت و ناپسند بات جس کا شرع انکار کرتی ہے اور
اُس کو ناپسند رکھتی ہے اور ایک کذب باطل حق سے منحرف و مائل ہے وَاِنَّ اللّٰہَ لعفوٌ غفورٌ یعنے
اور بیشک اللہ بڑا عفو کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے جبکہ اُسنے اُن پر کفارہ ٹہرایا اُن کو رہائی دینے والا اس
ناپسند بات سے جبکہ اللہ پاک نے ظہار کا اجمالا ذکر کیا اور اُس کے کرنے والون کو توبیخ کی تو اب اُس کے احکام
کی تفصیل شروع فرمائی پس ارشاد کیا والذین یظٰھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا یعنے جو لوگ
کہتے ہین یہہ ناپسند جہوٹ بات اور باز رہتے ہین بسبب اس لفظ کے اُن کے جماع سے پہر رجوع ہوتے ہین
طرف اُس بات کی جو کہی ساتہہ تدارک و تلافی کے بیان کلمہ لام بمعنے الی ہے جس طرح کہ اِن آیتون مین ہے
اَن تعودوا لمثلہ ای الی مثلہ اخفش نے کہا لما قالوا اور الی ما قالوا باہم ایک دوسرے کے پیچہے آتے ہین فرمایا
۱ و الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا ۲ ۳ اور فرمایا فاھدوھم الی صراط الجحیم ۴ اور فرمایا بان ربک
اوحٰی لھا ۵ اور فرمایا واوحی الی نوح فرآء نے کہا لام بمعنی عن ہے معنے یہ ہین پہر رجوع کرتے ہین اُس سے
سے جو کہی اور ارادہ کرتے ہین وطی کا زجاج نے کہا یہ معنی ہین پہر عود کرتے ہین طرف ارادہ جماع کے من اجل
ما قالوا یعنی بسبب اُس بات کے جو کہی نیز اخفش نے کہا کہ آیت مین تقدیم و تاخیر ہے معنے یہ ہین والذین یظاہرون
من نسائہم ثم یعودون لما کانوا علیہ من الجماع فتحریر رقبۃ لما قالوا ای فعلیہم تحریر رقبۃ من اجل ما قالوا پس حرف
جار جو لما قالوا مین ہے متعلق ہے محذوف سے جو خبر ہے مبتدا کی یعنے فعلیہم اہل علم نے عود مذکور کی تفسیر
مین کئی قول پر اختلاف کیا ہے ایک یہ ہے کہ وطی پر عزم ہے عراق والے حضرت امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب اسی
کے قائل ہین اور حضرت امام مالک سے بہی مروی ہے ۲ کسی نے کہا نفس وطی ہے حضرت حسن اسی کے قائل ہین
اور حضرت امام مالک سے بہی مروی ہے ۳ کسی نے کہا یہہ ہے کہ اُس کو روک رکہے جورو کرکے بعد ظہار کے
باوجود قدرت کے طلاق پر حضرت امام شافعی اسی کے قائل ہین ۴ کسی نے کہا کہ کفارہ ہے معنی یہ ہین کہ
مباح نہین جانتا ہے اُس کی وطی مگر ساتہہ کفارہ کے لیث بن سعد بہی اسی کے قائل ہین اور حضرت امام ابو حنیفہ
سے بہی مروی ہے ۵ کسی نے کہا مکرر کرنا ظہار کا بلفظ اہل ظاہر اسی کے قائل ہین اور بکیر بن اشج و ابو العالیہ و فراء سے
سے بہی مروی ہے معنی یہ ہین پہر عود کرتے ہین طرف کہنے اُس بات کے جو کہی ۶ کسی نے کہا معنی یہ ہین عود کرتے ہین

طرف اُس کے ساتھ نقض و رفع و ازالہ کے اکثر مجتہدین اسی احتمال کی طرف گئے ہین اور کسی نے کہا عود کے
معنے سکوت ہے طلاق سے بعد ظہار کے ۸ کسی نے کہا عود ندامت ہے یعنی نادم ہوتے ہین تو رجوع کرتے
ہین طرف الفت کے بالجملہ موصول مبتدا ہے اور خبر اُس کی فتحریر رقبۃ ہے بر تقدیر فعلیہم تحریر رقبت
اے فالواجب علیہم اعتاق رقبۃ یقال حررتہ اے جعلتہ حراً یعنے تو واجب ہے اُن پر آزاد کرنا ایک بردے کا ظاہر یہ ہے
کہ کوئی سا رقبہ ہو کافی ہو جاوے گا کسی نے کہا یہ شرط ہے کہ وہ مومنہ ہو جیسا کہ قتل کے کفارہ مین رقبہ مومنہ ہے
اول کے حضرت امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب قائل ہین اِن دونون نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ وہ رقبہ ہر
عیب سے سالم ہو اور مدبر و اُم ولد جائز نہین ہے اور نہ وہ مکاتب جو کچھ ادا کر چکا ہے مِن قبل اَن یتماسّا
یعنے آزاد کرنا بردے کا ہے پہلے اس سے کہ آپس مین ایک دوسرے کو چھوئین یہان مراد تماس سے جماع ہے
جمہور اسی کے قائل ہین پس مظاہر کو وطی جائز نہین ہے یہان تک کہ کفارہ دے لیوے کسی نے کہا کہ مراد
اس سے استمتاع ہے ساتھ جماع کے یا لمس یعنی ہاتھ لگانا نظر کرنا طرف فرج کے ساتھ شہوت کے امام مالک اسی کے قائل ہین
اور امام شافعی کے دو قولون مین کا یہ ایک قول ہے ذٰلکم توعظون بہ یعنی یہ حکم مذکور امر کئے جاتے ہو تم ساتھ
اس کے یا زجر کئے جاتے ہو اُس کے ساتھ ظہار کے ارتکاب سے اِس لئے کہ چٹیان زجر کرنے والی باز رکھنے والی
ہین جنایات مین خوذ کرنے سے اس مین بیان ہے اُس شے کا جو کہ کفارے کے مشروع کرنے سے مقصود
ہے زجاج نے کہا آیت کے یہ معنی ہین کہ یہ سختی کرنا کفارے مین وعظ و نصیحت کئے جاتے ہو تم ساتھ اُس کے یعنی کفارے
کا سخت و درشت کرنا وعظ ہے تمہارے واسطے یہان تک کہ تم ترک کرو ظہار کو کیونکہ کفارے کا حکم کرنا دلیل ہے جنایت
کی ارتکاب پر تو واجب ہے کہ اِس حکم سے نصیحت پذیر ہو یہان تک کہ ظہار کی طرف عود نکرو اور اللہ کے عقاب سے
ڈرو جو اُس پر ہے وَاللہُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ یعنے اللہ تعالے کو تمہارے کامون کی خوب خبر ہے تمہارے کامون
سے اُس پر کچھ بھی مخفی نہین ہے تو وہ اُن پر تم کو جزا دینے والا ہے پھر اللہ پاک نے اُس شخص کا حکم ذکر کیا جو کہ
کفارے سے عاجز ہے پس فرمایا فمن لم یجد فصیام شہرین متتابعین من قبل ان یتماسّا یعنے جو کوئی نہ
پاوے بردہ اپنے ملک مین اور نہ قادر ہو اُس کی قیمت پر تو اُس پر روزے ہین دو مہینے کے لگتے تار اُن مین افطار
نکرے پھر اگر افطار کرے تو نئے سرے سے رکھے اگر افطار بغیر عذر ہو اور اگر کسی عذر مرض یا سفر کی وجہ سے افطار ہو تو سعید
بن مسیب و حسن و عطا بن ابی رباح و عمرو بن دینار و شعبی و امام شافعی و امام مالک فرماتے ہین کہ بنا کرے اور
نئے سرے نہ رکھے اور حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ نئے سرے سے رکھے یہی قول حضرت امام شافعی سے بھی
مروی ہے بالجملہ دو ماہ کے روزے لگتے تار رکھنا پہلے اس سے کہ آپس مین ایک دوسرے کو چھوئین
اس کے معنے عنقریب گزر چکے ہین پس اگر اُس نے وطی کی رات مین یا دن مین عمداً یا خطائً تو نئے سرے روزے رکھے

۳ اور دوسرے معنے کو حضرت امام مالک و حضرت امام شافعی قائل ہین

امام ابوحنیفہ و امام مالک اسی کے قائل ہین یا امام شافعی فرماتے ہین کہ نئے سر سے نہ رکھے جبکہ رات مین وطی
کرے کیونکہ رات روزے کا محل نہین ہے قول اول اولے ہے فمن لم یستطع الآیہ کا یہ مطلب ہے پہر جو
کوئی طاقت نہ رکھے دو ماہ لگتے تار روزے رکھنے کی تو اُس پر یہہ ہے کہ ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاے ہر مسکین
کو دو مد یعنی دو مُد آدہا صاع ہو احضرت امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب اسی کے قائل ہین حضرت امام شافعی
وغیرہ فرماتے ہین کہ ہر مسکین کو ایک مد غالب قوت بلد سے دے ظاہر آیت سے یہہ ہے کہ اُنکو کھلاے یہان تک کہ وہ
سیر ہوجائین ایک بار یا ان کو وہ شے دیدے جو اُن کو سیر کردے اور اس کو یہہ لازم نہین ہے کہ اُن کو ایک بار
جمع کرے بلکہ اُسے یہہ جائز ہے کہ ساٹھ مین کے بعض کو تو ایک دن کھلاے اور بعض کو دوسرے دن
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ تین امر ہین جن مین ایک مد ہے کفارہ قسم کا اور کفارہ ظہار کا اور کفارہ روزے کا
ذٰلک لتؤمنوا باللہ و رسولہ ذٰلک مبتدا ہے اور خبر مقدر ای ذٰلک واقع یا محل نصب مین ہے ای فعلنا ذٰلک
یعنے یہ بیان تعلیم احکام اور اُن پر تنبیہ جسکا بیان مذکور ہوا واقع ہے یا ہم نے اس کو کیا تاکہ تم یقین کرو اللہ
پر اور اُس کے رسول پر اور عمل کرو اُس کے شرائع و احکام کے ساتھ جنکو تمہارے واسطے مشروع کیا اور تصدیق
کرو اس بات کی کہ اللہ تعالے نے اُنکا امر فرمایا ہے تاکہ اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی اوامر و نواہی مین
اور ٹہیرو نزدیک حدود شرع کے اور اُن سے آگے نہ بڑہو اور عود نکرو طرف ظہار کے جو ایک ناپسند بات اور
جہوٹ ہے تلک مبتدا ہے حدود اللہ اسکی خبر ہے یعنے یہہ احکام جن کا ظہار و کفارے مین ذکر کیا گیا اللہ کی
حد ہین سو تم اُن سے آگے نہ بڑہو کون حدین جن کو تمہارے لیے باندہ دیا ہے پس اُنہی نے تمہارے واسطے
بیان کردیا کہ ظہار معصیت ہے اور اُس کا کفارہ مذکورہ عفو و مغفرت کا موجب ہے وللکافرین عذاب الیم
یعنے اور وہ منکر جو نہین ٹہیرتے ہین نزدیک حدود اللہ کے اور جو شے اللہ نے اپنے بندون کے لیے مقرر کردی
ہے اس پر عمل نہین کرتے ہین تو اُن کے واسطے عذاب ہے دردوہندہ یا دردناک یعنے قیامت کے دن جہنم کا
عذاب ہے حدود الٰہی پر نہ ٹہیرنے کا نام کفر رکہا واسطے تغلیظ و تشدید کے حضرت ابن عباس نے اس
آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے یہہ وہ مرد ہے جو اپنی بی بی سے کہتا ہے کہ تو مجہ پر مثل پشت میری مان کے ہے
پس جب اُس نے یہہ کہدیا تو اُسے حلال نہین ہے کہ اُس کے قریب ہو ساتھ نکاح کے اور نہ بغیر نکاح
کے یہان تک کہ کفارہ دے ساتھ آزاد کرنے ایک بردے کے پہر اگر نہ پاوے تو روزے دو ماہ لگتے تار
قبل اس سے کہ باہم ایک دوسرے کو مس کرین مس نکاح ہے پہر اگر طاقت نہ رکھے تو کھلانا ساٹھ مسکین کو اور
اگر اُس سے کہا کہ تو مجہ پر مثل پشت میری مان کے ہے اگر مین فلان کام کرون تو اس مین ظہار واقع نہوگا
یہان تک کہ حانث ہو پہر اگر حانث ہو تو اس سے قربت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور ظہار مین طلاق

نہین واقع ہوتی ہے نیز اُن سے مروی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا
بیشک مین نے اپنی عورت سے ظہار کیا پہر مین نے اُس کے خلخال کی سپیدی چاند کی روشنی مین دیکہی تو مین
اس پر واقع ہو گیا قبل اس کے کہ کفارہ دون تو آپ نے فرمایا کیا نہین فرمایا اللہ نے من قبل ان یتماسا عرض
کیا یا رسول اللہ مقرر مین نے تو بکر لیا فرمایا رک رہ اُس سے یہان تک کہ کفارہ دے اسکی کی مثل ابوداؤد و
ترمذی ونسائی وغیرہ نے اُن سے روایت کیا ہے کذا فی فتح البیان ف یوسف بن عبد اللہ بن سلام
خویلہ بنت ثعلبہ سے راوی ہین کہا واللہ مجہہ مین اور اوس بن صامت مین اللہ نے سورہ مجادلہ کا شروع نازل
فرمایا ہے کہا مین اُس کے پاس تہی وہ ایک بڑا بوڑہا تہا مقرر اُس کا خلق بُرا ہو گیا تہا کہا پس وہ ایک دن
مجہہ پر داخل ہوا تو مین نے کسی شے کے ساتہ اُس سے تکرار کی تو وہ خفا ہو گیا پس کہہ بیٹہا کہ تو مجہہ پر مثل پشت
میری مان کے ہے کہا پہر وہ نکلا تو گہڑی بہر اپنی قوم کی مجلس مین بیٹہا پہر مجہہ پر داخل ہوا تو ناگاہ وہ ارادہ کرتا
ہے مجہہ سے میرے نفس کا کہا مین بولی قسم ہے اس کی جس کے ہاتہہ مین خویلہ کی جان ہے تو نہ پہونچے گا
مجہہ تک حالانکہ تو کہہ چکا جو کچہہ کہہ چکا یہان تک کہ فیصلہ کرے اللہ ہم پہر مین غالب ہو گئی اس پر ساتہ اُس
شے کے جس سے عورت بوڑہے ضعیف پر غالب ہوتی ہے تو مین نے اُس کو اپنی طرف سے ڈال دیا کہا
پہر مین اپنی بعض ہمسایہ عورتون کی طرف نکلی تو مین نے اُن سے کپڑے عاریت لیے پہر مین نکلی یہانتک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی تو مین آپ کے روبرو بیٹہہ گئی پہر جس بات کو مین اُس سے پیش
آئی تہی اس کا آپ سے ذکر کیا اور اس کی بدخلقی جو مجہے پیش آتی تہی اُس کی آپ سے شکایت کرنے لگی کہا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے اے خویلہ تیرے چچا کا بیٹا بڑا بوڑہا ہے سو تو اُس کے حق مین
اللہ سے ڈر کہا پس مین نہ ٹلی یہان تک کہ میرے بارے مین قرآن نازل ہوا پس ڈہانک لیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اُس حالت نے جو کہ آپ کو ڈہانکا کرتی تہی پہر وہ حالت آپ سے دُور ہو گئی تو مجہسے فرمایا اے خویلہ مقرر
اللہ نے تجہہ مین اور تیرے صاحب مین قرآن نازل فرمایا پہر آپ نے پڑہا قد سمع اللہ الی قولہ تعالی وللکافرین
عذاب الیم پس آپ نے مجہسے فرمایا تو اُس کو امر کر تو چاہیے کہ ایک بردہ آزاد کرے کہا پس مین نے عرض کیا
نہین ہے اُس کے پاس وہ شے جو آزاد کرے آپ نے فرمایا تو چاہیے کہ روزے رکہے دو ماہ کے لگتے تار کہا پہر مین
نے عرض کیا واللہ بیشک وہ البتہ ایک بڑا بوڑہا ہے اُسے نہین صیام یعنی اُسے روزون کی طاقت نہین ہے
فرمایا تو چاہیے کہلائے ساٹہہ مسکینون کو ایک وسق کہجورین کہا پہر مین نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ
یہ اُس کے پاس نہین ہے کہا پہر آپ نے فرمایا پس ہم اب اُس کی اعانت کرین گے ایک فرق کہجورون سے
کہا پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مین اب اُس کی اعانت کرون گی ایک اور فرق سے فرمایا مقرر تو

سلے اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم وابن مردویہ والبیہقی

صواب کو پہونچی اور تو نے احسان کیا پس بو جا تو اس کو اس کی طرف سے خیرات کر دے پھر تو وصیت
قبول کر اپنے چچا کے بیٹے کی ساتھ بھلائی کی کھا پس رہے قبول کی اخرجہ الامام احمد ورواہ ابو داؤد فی کتاب
الطلاق من طریقین عن محمد بن اسحاق بن یسار بہ وعندہ خولہ بنت ثعلبہ ویقال فیہا خولہ بنت مالک بن ثعلبہ
وقد تصغر فیقال خویلہ ولا منافاۃ بین ہذہ الاقوال فالامر فیہا قریب واللہ اعلم حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ وہ سبب
نزول صدر اس سورہ صحیح یہی حدیث ہے اب رہی سلمہ بن صخر کی حدیث سو اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ سبب
نزول ہے لیکن اسکو امر کیا گیا اس شے کا جو کہ اللہ تعالے نے اس سورت میں نازل فرمائی یعنے بردہ آزاد کرنا
یا روزے رکھنا یا کھانا کھلانا اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے ابن کثیر میں پوری مذکور ہے پھر کہا ہے
کہ ظہار مشتق ہے ظہر سے جاہلیت میں جب کوئی اپنی بی بی سے ظہار کرتا تو اس سے کہتا انت علی کظہر امی پھر
شرع میں ظہار باقی اعضا میں ہو گیا ظہر پر قیاس کر کے جاہلیت میں ظہار طلاق تھا پس اللہ تعالے نے اس
امت کے واسطے رخصت دی اور اس میں کفارہ ٹھیرایا اور اس کو طلاق نہ ٹھیرایا جس طرح کہ وہ لوگ جاہلیت
میں اس کے معتمد و قاصد تھے سلف میں سے غیر واحد نے اسی طرح کہا ہے سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایلاء و
ظہار جاہلیت میں سے تھا پس اللہ تعالے نے ایلاء کو تو چار ماہ کے ساتھ مؤقت کیا اور ظہار میں کفارہ ٹھیرایا
رواہ ابن ابی حاتم بنحوہ امام مالک نے منکم سے اسپر استدلال کیا ہے کہ کافر اس آیت میں داخل نہیں ہے کیونکہ خطاب
مومنوں کو ہے جمہور نے یوں جواب دیا کہ یہ خارج مخرج غالب ہے تو اب اس کے لیے کوئی مفہوم نہیں ہے جمہور نے
من نسائہم سے اس پر استدلال کیا ہے کہ وہ لونڈی سے ظہار نہیں ہے اور وہ اس خطاب میں داخل نہیں
ہے ان اللہ لعفو غفور کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اس شی سے جو کہ جاہلیت
میں ہوئی اور اسی طرح اس شے سے بھی جو کہ سبقت زبان سے نکل گئی اور متکلم نے اس کی طرف قصد نہیں
کیا جیسا کہ ابو داؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی بی بی سے
کہہ رہا ہے او میری بہن تو آپ نے فرمایا تیری بہن ہے وہ پس یہ انکار ہے لیکن بمجرد اس کہنے کے آپ نے
اس کو اس پر حرام نہیں فرمایا اس لیے کہ اس نے اس کا قصد نہیں کیا تھا اور اگر وہ اس کا قصد کرتا تو
البتہ وہ اس پر حرام ہو جاتی کیونکہ بنا بر قول صحیح کچھ فرق نہیں ہے درمیان ماں کے اور اس کے سوا
باقی محارم کے یعنے بہن پھوپھی خالہ اور جو ان کے مشابہ ہیں پھر لما قالوا کی تفسیر میں جو سلف و ائمہ کا
اختلاف ہے اس کو ذکر کیا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ لفظ ظہار کی طرف عود کرے تو اس کو مکرر کہے اس کے
بعد یوں کہا ہے کہ یہ قول باطل ہے اور یہ اختیار ابن جریر ہے اور قول ہے داؤد کا اور ابو عمرو بن عبد البر نے
بکیر بن اشج و فراء و اہل کلام کے ایک فرقے سے اس کو حکایت کیا ہے بعد اس کے اور قول ذکر کیے ہیں پھر

حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مس نکاح ہے اسی طرح عطاء و زہری و قتادہ و مقاتل بن حیان نے
بھی کہا ہے زہری نے کہا اس کو نہیں پہونچتا کہ اس کا بوسہ لیوے اور اُس کو چھوئے یہان تک کہ کفارہ دے

وقد روی اہل السنن من حدیث عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امرأتی
فوقعت علیہا قبل ان اکفر فقال ما حملک علی ذلک یرحمک اللہ تعالی قال رأیت خلخالہا فی ضوء القمر
قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ عز وجل وقال الترمذی حسن غریب صحیح ورواہ ابو داؤد والنسائی من حدیث
مرسلا قال النسائی وہو اولی بالصواب پھر رقبہ کے اطلاق و تقیید کا ذکر کیا جیسا کہ گزر چکا ہے اس کے
بعد بروایت بزار عن طاؤس عن ابن عباس قصہ مذکورہ ذکر کیا ہے پھر بزار کا یہ قول نقل کیا ہے لا یروی
عن ابن عباس باحسن من ہذا و اسمعیل بن مسلم تکلم فیہ وروی عنہ جماعۃ کثیرۃ من اہل العلم وفیہ من الفقہ
انہ لم یأمرہ الا بکفارۃ واحدۃ قولہ تعالی ذلکم توعظون بہ واللہ بما تعملون خبیر یعنے اس کے ساتھ تم زجر
کیے جاتے ہو اور اللہ خبر رکھنے والا ہے اُس شے کی جو کہ تمہاری اصلاح کرتی ہے جاننے والا ہے تمہارے
احوال کا تلک حدود اللہ وللکافرین عذاب الیم یعنے یہ اللہ کے محارم ہیں سو تم ان کا ہتک مت کرو اور جو
لوگ ایمان نہیں لائے اور نہ التزام کیا اس شریعت کے احکام کا تم یہ مت اعتقاد کرو کہ وہ نجات پانے والے
ہیں ہرگز نہیں امر ویسا نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے زعم کیا ہے بلکہ اُن کے واسطے عذاب الیم ہے دنیا و
آخرت میں کذا فی ابن کثیر باختصار بالجملہ جبکہ اللہ پاک نے اُن مومنوں کا ذکر کیا جو کہ اُس کی حدوں کے پاس
وقوف کرنے والے ہیں تو محادین کا ذکر فرمایا پس ارشاد کیا اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ کُبِتُوۡا کَمَا
کُبِتَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۚ﴿۵﴾ یَوۡمَ یَبۡعَثُہُمُ اللّٰہُ
جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اَحۡصٰىہُ اللّٰہُ وَ نَسُوۡہُ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ٪ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ
یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَا یَکُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمۡ وَ لَا خَمۡسَۃٍ اِلَّا
ہُوَ سَادِسُہُمۡ وَ لَاۤ اَدۡنٰی مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡثَرَ اِلَّا ہُوَ مَعَہُمۡ اَیۡنَ مَا کَانُوۡا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا یَوۡمَ
الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۷﴾ جو لوگ مخالف ہوتے ہیں اللہ سے اور اُس کے رسول سے
وہ رد ہوئے جیسے کہ رد ہوئے ہیں اُن سے پہلے اور ہم نے اتاری ہیں آیتیں صاف اور منکروں کو ذلت
کی مار ہے جس دن اُٹھاوے گا اللہ اُن سب کو پھر جتاوے گا اُن کو اُن کے کیے اللہ نے وہ گن رکھے ہیں
اور وہ بھول گئے اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو
کچھ ہے زمین میں کہیں نہیں ہوتا مشورہ تین کا جہاں وہ نہیں ان میں چوتھا اور نہ پانچ کا جہاں وہ نہیں ان میں
چھٹا اور نہ اُس سے کم نہ زیادہ جہاں وہ نہیں اُنکے ساتھ جہاں کہیں ہوں پھر جتاوے گا اُن کو جو انہوں نے کیا

قیامت کے دن بیشک اللہ کو معلوم ہے ہر چیز انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اُن لوگون کی جنہون نے اُس کی
اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اُس کی شرع سے عناد کیا کہ وہ ذلیل کیے گئے ملعون ہوئے رسوا کیے گئے
جیساکہ اُن کے ساتھ کیا گیا جو اُن سے پہلے اُن کے مشابہ تھے اور مقرر ہم نے نازل کین واضح آیتین سوا ے
کافر فاجر مکابر کے اور کوئی اُن سے عناد نہین کرتا ہے اور نہ اُن کا مخالف ہوتا ہے اور منکرون کو ذلت کی مار
ہے اس کے مقابل ہین کہ اللہ کی شرع کے اتباع سے اور اس کے لیے منقاد ہونے سے اور اُس کے سامنے
فروتنی کرنے سے تکبر کیا قیامت کے دن اللہ تعالے اگلون پچھلون کو ایک زمین مین جمع کرے گا پھر اُن کو
خبر دیگا اس خیر و شر کی جو اُنہون نے کی ہے اللہ تعالے نے اُس کو اُن پر ضبط و حفظ کر رکھا ہے اور وہ اُسکو
بھول گئے اللہ کے سامنے ہر چیز ہے کوئی شے اُس سے غائب نہین ہوتی ہے اور مخفی رہتی ہے اور نہ وہ کسی
سے کو بھولتا ہے پھر یہ خبر دی کہ اُس کا علم خلق کو گھیرے ہوئے ہے اُن پر مطلع ہے اُن کی باتین سُنتا ہے
اُنکے مکان کو دیکھتا ہے جس جگہہ ہون جہان کہین ہون پس فرمایا الم تر ان اللہ یعلم الآیہ اور باوجود
سننے جاننے اللہ تعالے کے اُس کے قاصد بھی لکھتے جاتے ہین اُن کی سرگوشی کو جو کچھ وہ کرتے ہین کما
قال تعالے اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ سِرَّہُمۡ وَ نَجۡوٰىہُمۡ وَ اَنَّ اللّٰہَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ وقال تعالے اَمۡ
یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّہُمۡ وَ نَجۡوٰىہُمۡ ؕ بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیۡہِمۡ یَکۡتُبُوۡنَ اسی لیے غیر واحد نے اجماع حکایت
کیا ہے اس پر کہ مراد اس آیت سے اللہ پاک کی معیت علمی ہے اور اُس کی مراد لینے مین کچھ شک نہین ہے
لیکن اُس کے علم کے ساتھ اُس کا سمع بھی ہے اور اُس کی بصر اُن مین نافذ ہے پس اللہ پاک اپنی خلق
پر مطلع ہے اُنکے امور مین کی کوئی شے اُس سے غائب نہین ہے پھر فرمایا ثم ینبئہم الی علیم امام احمد
فرماتے ہین کہ آیت کو علم کے ساتھ شروع کیا اور اُسی کے ساتھ اس کو ختم فرمایا کذا فی ابن کثیر فتح البیان
کا بیان فاتح یہ ہے کہ محادہ کہتے ہین مشاقہ و معاداۃ و مخالفت کو زجاج نے کہا محادہ یہ ہے کہ تو اس حد
مین ہو جو کہ تیرے صاحب کے مخالف ہو تو یہ کنایہ ہے معاداۃ و دشمنی سے اس لیے کہ یہ لازم ہے دشمنی کو اصل
اس کی ممانعت ہے اسی معنے سے حدید بھی ہے کیونکہ اُس کے ساتھ ممانعت کی جاتی ہے اور اسی معنے سے
بوّاب و دربان کو حداد کہتی ہین یہ محادین اہل مکہ ہین اس لیے کہ یہ آیت غزوۂ احزاب مین وارد ہوئی ہے یہ غزوہ
سنہ ۴ ہجری مین ہوا یا سنہ ۵ ہجری مین مقصود اس سے بشارت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مومنین کو
اس بات کی کہ اُن کے دشمن جو کہ جتھے بنا کر اُن پر آنے والے ہین وہ ذلیل و خوار کیے جائینگے اور اُن کی
جمعیت متفرق ہو جائے گی مستقبل کو بلفظ ماضی ادا کیا اس سے منظور آگاہ کرنا ہے اُس کے تحقق و وقوع
پر کسی نے کہا کہ معنی ماضی کی بنا پر ہین مراد اس سے وہ معاملہ ہے جو کہ بدر کے دن مشرکون کے ساتھ واقع ہوا کیونکہ اللہ پاک نے

ان کو قتل وقید وقہر سے ذلیل کیا کبت کہتے ہین ذلیل ورسوا کرنے کو یقال کبت اللہ فلانا اذا اذلہ او جو کوئی مردود
بذلت ہوتا ہے تو اُس کو مکبوت بولتے ہین ہرو مقاتل نے کہا کہ رسوا کیے گئے جیسے رسوا کیے گئے اُن سے قبل کے
مشرکین قتادہ نے بھی اسی طرح کہا ہے ابوعبیدہ واخفش کہتے ہین کہ کبتوا بمعنی اہلکوا ہے ابن زید نے کہا عذبوا
سدی نے کہا لعنوا فراء نے کہا اغیظوا یوم الخندق من قبلہم سے مراد اگلی امتون کے کفار ہین جو کہ اللہ کے
رسولون کے دشمن تھے جملہ وقد انزلنا آیت بینات محل نصب مین ہے بنا برحال کبتوا کے واو سے یعنے
وہ ذلیل ورسوا کیے گئے درانحالیکہ ہم نے واضح آیتین نازل کین اگلی امتون کے بارے مین جنہون نے
اللہ کی اور اس کے رسولون کی مخالفت کی کسی نے کہا کہ مراد آیات سے فرائض ہین جنکو اللہ پاک نے نازل فرمایا کسی نے کہا
وہ معجزات جو کہ دال ہین رسول کی صدق وراستی پر وللکافرین عذاب مہین یعنے اور جو لوگ انکار کرنے
والے ہین ہر اس شی کا جس پر ایمان لانا واجب ہے پس وہ آیات جن کا بیان مذکور ہوا وہ اس کے تحت مین
مدخول ولی داخل ہونگے تو ان کے واسطے ہے عذاب ذلیل کرنے والا جو کہ اپنے صاحب کو ذلیل کردے گا اور
اس کی عزت کو لیجائے گا مطلب یہ ہے کہ آیات کے انکار پر اُن کو اپنے نفوس کی عزت باعث ہوئی تھی تو عذاب
بھی ایسا ہونا چاہیے جو ان کو ذلیل ورسوا کردے کیونکہ جزا عمل کی جنس سے ہوتی ہے یوم یبعثہم اللہ جمیعا مین
ظرف متعلق ہے اذکر محذوف سے یا اس سے جس سے للکافرین کا لام متعلق ہے یا مہین سے یعنے وہ عذاب ذلیل کرنے والا
ہے اُن کو جس دن کہ اللہ اُن کو مبعوث کرے گا اس حال مین کہ وہ مجتمع ہونگے ایک حالت مین یا اُن سب کو
مبعوث کرے گا اُن مین سے کوئی بھی غیر مبعوث باقی نہ رہے گا فینبئہم بما عملوا یعنے صرف مبعوث کرکے
نہین چھوڑ دے گا بلکہ پھر اُن کو خبر دے گا ان اعمال قبیح کی جو کہ دنیا مین کیے تھے یہ خبر دینا یا تو یون ہوگا
کہ اُن کی توبیخ وسرزنش کرنے کو اور ان پر حجت کامل کرنے کو بیان کردے گا کہ وہ اعمال اُن سے صادر ہوے
یا قبیح وہولناک صورت مین اُن اعمال کی صورت بنا کر کھڑی کردے گا اُن کے خجل کرنے کو اور اُن کے حال کی
تشہیر کرنے کو اور اُن کے عذاب سخت کرنے کو پھر اگر کوئی کہے کہ اُن کے اعمال تو کثیر ہین اور مختلف الانواع
ہین ان سب کی ان کو کیونکر خبر دے گا تو بجملہ مستانفہ اس کا یہ جواب ارشاد فرمایا کہ احصاہ اللہ ونسوہ
یعنے اللہ تعالی نے اُن سب اعمال کا شمار رکھا ہے اُن مین کا کچھ بھی اُس سے فوت نہ ہوا حالانکہ وہ اُن کو بھول گئے
اور اُن کو یاد نہین رکھا پھر بجملہ تذئیلیہ مقررہ اپنے احصاء وشمار کرنے کی تقریر وتاکید فرمائی واللہ علی کل شیء
شہید یعنے ان کے اعمال کی کیا ہستی ہے بلکہ اللہ تو ہر شی پر شہید ہے اشیا مین سے کوئی شی بھی اس پر مخفی نہین
ہے ساری اشیا پر اس کو اطلاع ونظر ہے پھر اس بیان کی تاکید کی کہ وہ ہر شی کا عالم ہے پس فرمایا الم تر ان اللہ
یعلم ما فی السموات وما فی الارض یعنے کیا نہین جانا تو نے کہ اُس کا علم تام محیط ہے اُس شی کو جو کہ آسمانون

ع ۱ [illegible]

میں ہیں اور زمین میں ہیں بایں طور کہ جو کچھ ان میں ہے اُس کو کچھ بھی اُس پر مخفی نہیں ہے پھر یہ جملہ مستانفہ اس
بات کی تقریر و تاکید کی کہ اُس کا علم شامل و وسیع ہے اور کل معلومات کو محیط ہے پس فرمایا مایکون من نجوی
ثلٰثۃ الآیۃ جمہور نے یکون کو بتحتیہ اور کسی نے بفوقیہ پڑھا ہے اور دونوں کی بنا پر کان تامہ ہے اور کلمۂ من
واسطے تاکید کے ہے اور نجوی یکون کا فاعل نجوی مصدر ہے بمعنی سرار قوم نجوی بولا جاتا ہے ای ذوو نجوی ہیں یعنی جماعت کہ
نجوی کا اطلاق کیا جائے اشخاص متناجین پر غرضکہ نجوی یا تو اپنی مصدریت پر ہے یا بنا بر حذف مضاف تقدیر
ای من ذوی نجوی یا بمعنی اشخاص متناجین ہے پس اول کی بنا پر تو ثلاثۃ کا جر بایں وجہ ہے کہ نجوی اس کا مضاف
مضاف ہے ای من تناجی ثلاثۃ اور اخیر کی دو وجہ پر اسکا جر بنا بر بدل ہے نجوی سے یا اُس کی صفت ہوا
لینے میں کہ ثلاثۃ نجوی کی صفت ہے سو وہ اس بنا پر مجرور ہوا اور اگر تو چاہو تو نجوی کو اس کی طرف مضاف کر دو
اور نصب دو بنا بر اضمار فعل تو جائز ہے اور تینوں جملے یعنی الا ہو رابعہم الا ہو سادسہم الا ہو معہم محل نصب میں ہیں
بنا بر حال اور استثنا مفرغ ہے اعم احوال سے الا ہو رابعہم سادسہم کے یہ معنی ہیں کہ گرنے والا ہے تین کو چار اور پانچ کو چھ
یہ ہیں کہ نہیں پایا جاتا ہے سرگوشی کرنا تین آدمیوں کا یا نہیں پائے جاتے ہیں سرگوشی کرنے والے تین شخص کسی
حال میں احوال سے مگر اس حال میں کہ اللہ ان کو چار کرنے والا ہے اپنے علم سے مطلب یہ ہے کہ ان کی سرگوشی کو جانتا
ہے گویا ان کے ساتھ حاضر ہے اُن کا مشاہدہ کرنے والا ہے جس طرح کہ ان کی سرگوشی چوتھے آدمی کو معلوم
ہوتی ہے جو ان کے ساتھ ہوتا ہے خازن و ابو السعود میں اسی طرح ہے اور نہیں پایا جاتا ہے سرگوشی کرنا پانچ کا مگر
حال یہ ہے کہ وہ ان کو چھ کرنے والا ہے بایں جہت کہ وہ اس سرگوشی پر مطلع ہونے میں ان کا شریک ہے
ان دو عددوں کو خاص کر کے ذکر کیا اس لیے کہ سرگوشی کرنیوالوں کی اغلب عادت یہ ہے کہ وہ تین ہوتے ہیں یا
پانچ یا یہ کہ واقعہ سبب نزول یہ ہے وہ ان سرگوشی کرنے والوں میں تھا جو ایک جگہ تین تھے اور ایک جگہ پانچ یا اس لیے
کہ عدد فرد اشرف ہے زوج سے کیونکہ اللہ تعالی وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے سو ان دونوں کو خاص کر کے
ذکر کیا اس بات پر آگاہ کرنے کو کہ سارے کاموں میں امور الٰہیہ کی رعایت لابدی ہے فرا کہتے ہیں کہ عدد مقصود
نہیں ہے کیونکہ اللہ پاک تو ہر عدد کے ساتھ ہے قلیل ہو یا کثیر جانتا ہے سر و جہر کو اُس پر کوئی پوشیدہ شے مخفی نہیں
ہے اسی لیے یوں فرمایا ولا ادنی من ذلک الآیہ یعنے اور نہ اقل اس عدد مذکور سے جیسے ایک و دو اور نہ
اکثر اس سے جیسے چھ اور سات مگر حال یہ ہے کہ وہ اپنے علم سے ان کا مصاحب ہے جو کچھ وہ سرگوشی کرتے ہیں
اُس کو جانتا ہے اس میں سے کچھ بھی اس پر چھپا نہیں ہے جہاں کہیں وہ ہوں یعنی اُس کا علم محیط ہے
ہر سرگوشی کو جو ان سے ہوتی ہے کسی مکان میں ہو مکانوں سے گو وہ زمین کے نیچے ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ
اس کا علم ساتھ اشیا کے کچھ قرب مکان کی وجہ سے نہیں ہے کہ مکانوں کے قرب و بعد سے متفاوت ہو جاوے

پھر اُن کو خبر دے گا اُن کاموں کی جو اُنہوں نے کیے قیامت کے دن منظور اس سے اُنکو توبیخ و سرزنش و الزام حجت کرنا ہوگا پھر ماقبل کے مضمون کی تقریر و تاکید کرنے کو فرمایا ان اللہ بکل شئ علیم بیشک اللہ کو ہر شئ کی خبر ہے کوئی شئے اُس پر مخفی نہیں ہے کوئی سی شئے ہو جمہور نے اکثر کو بجر بفتحہ پڑھا ہے لفظ نجوی پر عطف کیا ہے اور کسی نے برفع نجوی کے محل پر معطوف ٹھہرایا ہے اور نیز جمہور نے اکثر ثاء مثلثہ پڑھا ہے اور کسی نے اکبر بائے موحدہ واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ منافقین و یہود آپس میں سرگوشی کیا کرتے تھے اور مومنون کو اس بات کے وہم مین ڈالتے کہ وہ باہم سرگوشی کرتے ہین اس بات مین جو اُن کو بُری لگے تو وہ اس سے غمگین ہوتے تھے پھر جب یہ بات طول پذیر ہوئی اور بکثرت ہوئی تو مومنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی پس آپ نے اُنکو حکم دیا کہ باہم سرگوشی نکرین بدون مسلمانون کے تو وہ باز نہ آئے اور اپنی سرگوشی کی طرف عود کیا اس پر اللہ تعالے نے یہ آیتین نازل فرمائین

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۘ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

تو نے نہ دیکھے جنکو منع ہوئی کانا پھوسی پھر وہی کرتے ہین جو منع ہو چکا ہے اور کان مین باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بے حکمی کی اور جب آوین تیرے پاس تجھکو دعا دین جو دعا نہین دی تجھکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلون مین کیون نہین عذاب کرتا اللہ ہم کو اس پر جو ہم کہتے ہین بس ہے اُن کو دوزخ بیٹھین گے اس مین سو بُری جگہ پہنچے اے ایمان والو جب کان مین بات کرو تو مت کرو بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بے حکمی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس جمع ہو گے یہ جو ہے کانا پھوسی سو شیطان کا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والون کو اور وہ اُن کا کچھ نہ بگاڑے گا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے بھروسہ کرین ایمان والے ف۱ حضرت کی مجلس مین بیٹھکر منافق کان مین باتین کرتے مجلس کے لوگون پر ٹھٹھہ کرتے اور عیب پکڑتے اور حضرت کی بات سنکر کہتے یہ مشکل کام ہم سے کب ہو سکیگا پہلے سورہ نسا مین اس کا منع آچکا تھا پھر وہی کرتے تھے اور دعا یہ کہ یہود آتے تو سلام علیک کے بدل السام علیک کہتے یعنی بددعا ہے کہ تجھ پر پڑے مرگ پھر آپس مین کہتے کہ اگر یہ رسول ہے تو اس کہنے سے ہم پر عذاب کیون نہین آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہوگا ف۲ سورہ نسا مین ہو چکا کہ کان مین بات کہنی کونسی چاہیے ف۳ مجلس مین دو شخص کان مین بات کرین تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھسے

ف۱ یعنی حضرت حسن و اعمش و ابن ابی اسحاق و ابو حیوہ و یعقوب و سلام و نصر بن عاصم وغیرہ ۱۲ منہ ف۲ یعنی سدی و عکرمہ ۱۲ منہ

کیا حرکت ہوئی جو چھپکر کہتے ہین انتہے ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین الم تر الی الذین نہوا الآیہ کی تفسیر مین مجاہد سے مروی ہے
کہ یہ لوگ یہود تھے اسی طرح مقاتل بن حیان نے بھی کہا ہے اتنا زیادہ کیا ہے کہ درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور یہود کے موادعت تھی اور جب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کا کوئی شخص اُن پر گزر کرتا تو وہ بیٹھ جاتے
آپس مین کانا پھوسی کرتے تھے تا کہ مومن یہ خیال کرے کہ وہ اس کے قتل کی سرگوشی کرتے ہین یا اُس شی کی جس کو
وہ مومن مکروہ جانتا ہے پس جب وہ مومن یہہ دیکھتا تو اُن سے ڈرتا پھر اپنا رستہ اُن پر سے چھوڑ دیتا پس آپ نے
اُن کو سرگوشی سے نہی فرمائی تو وہ باز نہ رہے اور سرگوشی کی طرف عود کیا اس پر اللہ تعالے نے آیت مذکور نازل
فرمائی دوسری روایت ابن ابی حاتم کی ذکر کی ہے اُس مین صحابہ کے نجوی کا ذکر ہے لیکن آخر مین کہا ہی کہ یہ اسناد
غریب ہے اور اس مین بعض ضعفا ہین قولہ تعالے ویتناجون بالاثم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ آپس مین باتین کرتے
ہین اثم کی اثم وہ ہے جو کہ اُن کے ساتھ خاص ہے اور عدوان وہ ہے جو کہ ان کے غیر سے متعلق ہے اسی مین
رسول کی معصیت ومخالفت ہے اُس پر اصرار کرتے ہین اور باہم ایک دوسرے کو اس کی وصیت کرتے ہین قولہ
تعالے واذا جاؤک حیوک الآیہ کے تحت مین بروایت ابن ابی حاتم حضرت عائشہ سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود داخل ہوئے اور کہا السام علیک یا ابا القاسم پس حضرت عائشہ رض نے کہا وعلیک
السام کہا پس آپ نے فرمایا اے عائشہ بیشک اللہ دوست نہین رکھتا ہے فحش کو اور تفحش کو مین نے عرض کیا
کیا آپ نہین سنتے ہین انکو کہ وہ کہتے ہین السام علیک تو آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا کہ مین کہتا ہون
وعلیکم اس پر اللہ تعالی نے آیت مذکور نازل فرمائی صحیح مین ایک روایت کے اندر یہہ ہے کہ حضرت عائشہ رض نے
ان سے فرمایا علیکم السام والذام واللعنۃ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک شان یہ ہی کہ قبول
کیا جاتا ہے ہمارے واسطے اُن کے حق مین اور نہین قبول کیا جاتا ہے واسطے اُنکے ہمارے حق مین بہہ روایت
ابن جریر اسی معنی کی ایک حدیث حضرت انس رض سے ذکر کی ہے پھر کہا ہے واصل حدیث انس مخرج فی الصحیح
عن عائشۃ بنحوہ قولہ تعالے ویقولون فی انفسہم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ یہہ کرتے ہین اور کہتے ہین وہ کلام وابہام
سلام جس کی تحریف کرتے ہین حالانکہ وہ صرف ایک گالی ہے باطن مین اور باوجود اس کے اپنے جی مین کہتے ہین
اگر یہ نبی ہوتا تو البتہ عذاب کرتا ہم کو اللہ بہ سبب اس بات کے جس کو ہم اس کے واسطے کہتے ہین باطن مین کیونکہ
اللہ تو جانتا ہے اس شی کو جسے ہم چھپاتے ہین پس اگر وہ نبی حق ہوتا تو البتہ قریب تھا کہ اللہ ہم کو جلد عقوبت کرتا
دنیا مین پس اللہ تعالی نے فرمایا حسبہم جہنم یعنے جہنم اُن کو کفایت ہے اور آخرت مین بیٹھین گے وہ اُس مین اور
وہ بری جگہ پہونچے حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے السام علیک پھر کہتے اپنے جی مین کیون نہین عذاب کرتا ہم کو اللہ بسبب اُس کے جو ہم کہتے ہین اس پر

آیت مذکور نازل ہوئی اخرجہ الامام احمد و اسنادہ حسن و لم یخرجوہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ منافق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہتے تھے جبکہ آپ کو سلام کرتے السام علیک اللہ تعالے نے فرمایا حسبہم جہنم الآیہ پھر
اللہ تعالے نے اپنے مومن بندون کو ادب سکھایا کہ مثل کفرہ و منافقین کے ہنو جائین فرمایا یاایہا الذین آمنوا الآیہ
یعنے اے ایمان والو جس وقت تم سرگوشی کرو تمت سرگوشی کرو ساتھہ گناہ کے اور زیادتی کے اور رسول کی بد حکمی
کے یعنی جس طرح کہ کفرہ اہل کتاب مین کے جاہل سرگوشی کرتے ہین اور وہ منافق جنہون نے اُن کی معاونت
و مدد کی اور سرگوشی کرو ساتھہ بر و تقوی کے اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تم جمع کیے جاوگے یعنی پہر وہ تم کو تمہارے
سب اعمال و اقوال کی خبر دے گا جن کو تمہارے اوپر شمار کر رکہا ہے اور عنقریب تم کو اُن کا بدلا دیگا صفوان
ابن محرز کہتے ہین کہ مین حضرت ابن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے تہا کہ ناگاہ ایک شخص اُنکے سامنے آیا تو کہا آپ نے
کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نجوی مین قیامت کے دن کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے رہتے بیشک اللہ قریب کریگا مومن کو پہر رکھے گا اس پر اپنا کنف اور ستر کریگا
اسکو لوگون سے اور اقرار کرائے گا اس سے اُس کے گناہون کا اور اس سے فرمائے گا کیا تو پہچانتا ہے فلان
گناہ کیا تو پہچانتا ہے فلان گناہ کو یہان تک کہ جب اُس سے اُس کے گناہون کا اقرار کرالے گا اور وہ اپنے
دل مین خیال کرے گا کہ مقرر ہلاک ہوا تو فرمائے گا پس بیشک مین نے مقرر اُن کا ستر کیا تجہپر دنیا مین اور
مین بخشتا ہون اُن کو واسطے تیرے آج پہر وہ اپنے حسنات کا نامۂ اعمال دیا جائے گا اور لیکن کفار و منافقین
سو نہین سکے گواہ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ اخرجاہ فی الصحیحین من
حدیث قتادہ پہر فرمایا انما النجوی من الشیطان الآیہ یعنے کانا پہوسی کرنا جو ہے جہان کہ کوئی مومن اُس سے
برائی کا توہم کرے سو یہ شیطان سے ہے تاکہ غمگین کرے مومنون کو یعنے اُس کا صدور تو صرف منافقون سے
ہوتا ہے شیطان کی تسویل و تزیین کے سبب سے تاکہ مومنون کو بُرا لگے اور نہین ہے یہ ضرر دینے والا اُن کو مگر
ساتھ اذن سے اور جو کوئی احساس کرے اُس سے کچھہ تو چاہیئے کہ پناہ مانگے اللہ سے اور چاہئے کہ بہروسا کرے
اللہ پر پس بیشک شان یہ ہے کہ ضرر نہ دیگی اُس کو کوئی شے اللہ کے اذن سے حدیث شریف مین سرگوشی
کرنے سے نہی وارد ہوئی ہے جہان کہ اس مین کچھہ ایذا پاتا ہو کسی مومن پر جیسا کہ امام احمد نے حضرت ابن مسعود
سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جسوقت تم تین ہو تو سرگوشی نکرین دو بدون اپنے ساتہی کے پس بیشک یہ اسکو
غمگین کرتا ہے اخرجاہ من حدیث الاعمش عبد الرزاق کا لفظ حضرت ابن عمر سے مرفوعا یہ ہے اذا کنتم ثلاثۃ
فلا یتناجی اثنان دون الثالث الا باذنہ فان ذلک یحزنہ انفرد باخراجہ مسلم عن ابی الربیع و ابی کامل کلاہما عن
حماد بن زید عن ایوب بہ کذا فی ابن کثیر و فی فتح البیان مین ہے کہ الم تر الی الذین نہوا عن النجوی الآیہ سے

مراد وہی منافقین ویہود ہین جن کا ذکر گزر چکا ہے پہر مقاتل کا قول مذکور ہا جنکا ماحصل مذکور ہی تیسرا قول ابن زید کا ہے کہ مرد آتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہر آپ سے حاجت کا سوال کرتا اور سرگوشی کرتا اور زید مین اُس وقت حرب تہی پس لوگ یہہ وہم کرتے کہ وہ آپ سے سرگوشی کرتا ہے حرب مین یا کسی بلا مین یا کسی امر مہم مین تو وہ اس سے گہبراتے تہے تم یعودون مین صیغہ مضارع کا یہہ بات بتانے کو ہے کہ اُن کا عود متمکن ومتجدد ہے اور اُس کی صورت عجیب کے مستحضر کرنے کو جمہور نے یتناجون بروزن یتفاعلون پڑہا ہے اس لیے کہ آگے یون فرمایا ہے اذا تناجیتم فلا تتناجوا اور کسئی نے ینتجون بروزن یفتعلون سیبویہ نے حکایت کیا ہے کہ تفاعلوا وافتعلوا ایک معنی مین آتے ہین جیسے تخاصموا واختصموا وتقاتلوا واقتتلوا اثم کے معنی ہین وہ شے جو کہ فی نفسہ اثم ہے اور عدوان وہ ہے جس مین زیادتی ہے مومنون پر معصیت بمعنے مخالفت ہے جمہور نے بافراد پڑہا ہے اور کسئی نے بجمع معصیت الرسول کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے اُن کو نجوے سے منع فرمایا تہا سو آپ کی نافرمانی کی اور اُس کی طرف عود کیا حسن نے کہا کہ وصیت کرتا ہے بعض اُن کا بعض کو معصیت رسول کی قولہ تعالی واذا جاؤک حیوک الآیہ قرطبی کہتے ہین کہ مراد اس سے یہود ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک ظاہر مین اس سے سلام کا ارادہ کرتے اور باطن مین موت مراد لیتے تہے پس آپ فرماتے علیکم ایک روایت مین وعلیکم ہے حدیثین اس باب کی اول گزر چکی ہین ویقولون الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت آپکے پاس سے نکل جاتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کیون نہین عذاب کرتا ہم کو اللہ ہمارے اس کہنے سے اگر محمد نبی ہوتا تو ضرور ہم کو عذاب کرتا بسبب سبکی کرنے کی جس کو ہمارا قول متضمن ہے کسی نے کہا یہہ معنی ہین اگر وہ نبی ہوتا تو ضرور اُس کی دعا ہمارے بارے مین قبول کی جاتی جبکہ وہ کہتا ہے وعلیکم اور اس وقت موت ہم پر واقع ہو جاتی فرمایا حسبہم جہنم الآیہ یعنی کافی ہے اُن کو جہنم از روی عذاب کے داخل ہونگے اُس مین پس برا مرجع ہے وہ یعنی جہنم جبکہ اللہ پاک یہود ومنافقین کو نجوے سے منع کر چکا تو مومنین کو ارشاد کیا جبکہ وہ آپس مین سرگوشی کرین اس بات کا کہ کانا پہوسی نکرین اُس شے کے ساتہہ جس مین اثم وعدوان ومعصیت رسول ہے جیسے کہ یہود ومنافق کرتے ہین کسی نے کہا کہ خطاب منافقون کو ہے معنے یہ ہین اے لوگو جو ایمان لائے ہو منہ سے پر لیکن قول اول اولی ہے قول ثانی کا مویَد حضرت ابن عباس کا قول ہے جس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی لشکر کا ٹکڑا بہیجتے تو منافق ملتے پہر اپنے سر مسلمانون کی طرف جہکاتے اور کہتے کہ وہ قوم قتل کی گئی اور جب آپ کو دیکہتے تو سرگوشی کرتے اور غم ظاہر کرتے پس پہونچی یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مسلمانون سے یعنی آپ کو بری معلوم ہوئی اس پر اللہ تعالی نے یایہا الذین آمنوا الآیہ نازل فرمائی واللہ اعلم اس کی سند کیسی ہے پہر جس بات کی اپنی محفلون خلوتون مین سرگوشی کرین اُس کو اُن کے واسطے بیان کر دیا وتناجوا بالبر والتقوی یعنے اور سرگوشی کرو ساتہہ طاعت وترک معصیت کے پہر اُن کو خوف دلایا

پس فرمایا واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون یعنی اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تم جمع کیے جاؤگے پھر وہ تم کو تمہارے
اعمال کا بدلا دیگا پھر جو سرگوشی کہ یہود و منافق کرتے ہین اس کو بیان کیا کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے پس فرمایا
انما النجوی الآیہ یعنی اثم و عدوان و معصیت رسول کے ساتھ جو سرگوشی کرنا ہے سو یہ شیطان ہی کی تزیین سے ہے
اس لئے کہ مومنون کو غم مین ڈالے بسبب اس توہم کے جو اُن کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ سرگوشی ایک کید ہی جو اُن کے
ساتھہ کیا جاتا ہے اور نہین ہے شیطان یا سرگوشی کرنا جس کے وہ تزیین کرتا ہے یا غم ضرر دینے والا مومنون کو
کچھہ یعنی یہہ سب ان کو کچھہ ضرر نہ دے گا مگر اسکی مشیت سے یا اُس کے علم سے اور اسہی پر پس چاہیے کہ
توکل کرین ایمان والے اپنا کام اس کو سونپین اور اپنے سارے کامون کو اُسی کے سپرد کرین اور اللہ کے ساتھ
شیطان سے پناہ مانگین اور جس سرگوشی کو وہ مضر ین کرتا ہے اس کی کچھہ پرواہ نکرین نافع نے یحزن کو بضم یا و کسر
زای پڑھا ہے احزنہ سے اور باقی قراء نے بفتح یا و ضم زای حزن سے یقال حزنہ واحزنہ بمعنے قال فی القاموس
واحزنہ جعلہ حزینا والقراءۃ الاولی اسد فی المعنی پھر اللہ پاک نے مومنون کو آداب مجلس کی تعلیم فرمائی یایہا الذین
امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح اللہ لکم ۚ واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ
الذین امنوا منکم ۙ والذین اوتوا العلم درجت ؕ واللہ بما تعملون خبیر ۝ ای ایمان والو جب تم کو کہئے
کھل بیٹھو مجلسون مین تو کھل جاؤ اللہ کشادگی دے تم کو اور جب کہیے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ اونچے کرے اُن کے
جو ایمان رکھتے ہین تم مین اور علم بڑے درجے اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کرتے ہو ف یہہ آداب ہین مجلس کے
کوئی آوے اور جاگہ نپاوے تو چاہئے سب تھوڑا تھوڑا ہٹین تا مکان حلقہ کشادہ ہو جاوے یا اُٹھکر پھر حلقہ
کرلین اتنی حرکت کرنے مین غرور نکرین خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بد خوئی پر اللہ بیزار ہے انتہی ف
فسح کہتے ہین وسعت و فراخی کرنے کو یقال فسح لہ الفسیح فسحا ای وسع لہ ومنہ قولہم بلد فسیح ای وسیع جمہور نے
فی المجلس بافراد پڑھا ہے اور کسی نے فی المجالس بجمع اس لئے کہ ان مین کہ ہر ایک کی ایک مجلس ہوتی ہے اور جمہور نے
تفسحوا کو باب تفعل سے اور کسی نے تفاسحوا تفاعل سے واحدی کہتے ہین کہ وجہ توحید مجلس مین اس لئے کہ مراد اس
سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہے قتادہ و مجاہد و ضحاک کہتے ہین کہ وہ رغبت کرتے تھے یعنی صحابہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین سو ان کو یہہ امر کیا گیا کہ کھل بیٹھیے بعض اُن کا واسطے بعض کے حضرت ابن عباس رض و
حضرت حسن و یزید بن حبیب کہتے ہین کہ یہہ مجلس قتال کی ہے جب کہ صفت باندھین واسطے لڑائی کے وہ لوگ اول
صف پر جھگڑتے تھے اور بعض اُن کا واسطے بعض کے وسعت نہین کرتا تھا اُٹھنے مین رغبت کرنے کو واسطے
حاصل کرنے شہادت کی قرطبی نے کہا کہ اس آیت مین صحیح یہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس مین جس مین مسلمان جمع
ہون واسطے خیر و اجر کے برابر ہے کہ لڑائی کی مجلس ہو یا ذکر کی یا روز جمعہ کی اور ہر شخص زیادہ تر حق دار ہے اس جگہ کا

جس کی طرف وہ سبقت کرتا ہی لیکن اپنے بہائی کے لئے وسعت کردے جب تک کہ اس سے ایذا نپائے کہ تنگی اپنی جگہ کر
اُس کو نکالدے حدیث ابن عمرؓ اس کی تائید کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہڑا نکرے مرد مرد کو
اس کی مجلس سے پہر آپ اس مین بیٹھ جائے ولکن تفسحوا و توسعوا اخرجہ مسلم والبخاری وغیرہما مقاتل بن
حیان نے کہا کہ نازل کی گئی یہہ آیت جمعہ کے دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس روز صفہ مین تہی اور مکان
مین تنگی ہتی اور آپ اکرام فرماتے تہے بدر والون کا جو کہ مہاجرین و انصار مین سے تہے پس کچہہ لوگ اہل بدر مین
کے آئے اور وہ سبقت کئے گئے تہے طرف مجالس انکے تو وہ کہڑے رہے مقابلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے پہر کہا السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ تو آپ نے اُن کو جواب دیا پہر بعد اُس کے قوم پر سلام
کیا تو انہون نے جواب دیا پہر وہ اپنے پاؤن پر کہڑے رہے یہہ انتظار کرتے تہے کہ اُن کے لئے وسعت کی جاوے تو
جو بات کہڑے رہنے پر اُن کو باعث ہوتی ہتی آپ اُسے پہچان گئے پہر بہی اُن کے لئے وسعت نہ کی گئی تو یہہ امر آپ
پر شاق گزرا پس جو مہاجرین و انصار غیر اہل بدر مین سے آپ کے آس پاس بیٹہے اُن سے آپ نے فرمایا او فلان تو کہڑا ہو جا
او فلان تو کہڑا ہو جا پہر آپ ان کو اٹہاتے رہے موافق گنتی اُس گروہ کے جو کہ اہل بدر مین سے کہڑے ہوئے تہے
پس جو لوگ اپنی مجلس سے اُٹہائے گئے اُن پر یہہ بات شاق گزری اس پر یہہ آیت نازل ہوئی یعنی او ایمان والو جب
تم سے کہا جاوے کہ کہل بیٹہو مجلسون مین تو کہل جاؤ وسعت دیگا اللہ واسطے تمہارے جنت مین یا ہر شئے مین جس کے اندر
فراخی کرنا چاہتے ہو یعنی مکان و رزق وغیرہ جمہور نے انشزوا کو دونون جگہ بکسر شین پڑہا ہے اور کسی نے بضم شین
یہہ دونون دو لغت ہین ایک معنی ہین ابو عمرو نے کہا ہے یقال نشز ای ارتفع ینشز و ینشز جیسے عکف یعکف
و یعکف عرضہ کہ نشز بمعنی ارتفاع ہے اور اسی طرح نشز ینشز اذا تنحی عن موضعہ ہے و منہ امرأۃ ناشزۃ ای متنحیۃ عن
زوجہا و اصلہ ماخوذ من النشز وہو ما ارتفع من الارض و تنحی ذکر معناہ النحاس جمہور مفسرین کہتے ہین ای انہضوا الی
الصلوٰۃ والجہاد و عمل الخیر حضرت ابن عباسؓ بہی اسی کے قائل ہین یعنے جب تم سے کہا جائے کہ اٹہ کہڑے
ہو طرف نماز و جہاد و عمل خیر کے تو اٹہ کہڑے ہو عکرمہ و مجاہد و ضحاک نے کہا کہ کچہہ لوگ سستی کرتے تہے نماز سے سو
اُن کو کہا گیا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو کہڑے ہو جاؤ حضرت حسنؒ نے فرمایا انہضوا الی الحرب ابن زید نے کہا کہ
یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر مین ہے اُن مین کا ہر شخص یہہ دوست رکہتا تہا کہ آخر عہد اس کا ہو ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا اذا قیل لکم انشزوا عن النبی فانشزوا فان لہ حوائج فلا
تمکثوا قتادہ نے کہا جواب دو جبکہ تم بلائے جاؤ طرف امر بالمعروف کے ظاہر حمل کرنا آیت کا ہے عموم پر یعنی یہہ ہر
جس وقت تم سے کہا جائے کہ اٹہ کہڑے ہو طرف کسی امر کے دینی امور مین سے تو کہڑے ہو جاؤ اور بعض مست بن جاؤ
سبب نزول کا خاص ہونا اس سے مانع نہین ہے کہ عموم پر اُس کا حمل کیا جائے کیونکہ اعتبار لفظ کے عموم کا

جو کوئی آسانی کرے گا کسی تنگ حال پر تو آسانی کریگا اللہ اُس پر دنیا و آخرت مین اور اللہ بندے کی مدو مین ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدو مین ہے اس کی اور مثالین بہت ہین قتادہ نے کہا یہ آیت نازل ہوئی مجالس ذکر کے بارے مین وہ لوگ جب کسی کو آتا ہوا دیکھتے تو بخل کرتے اپنی مجالس کے ساتھ نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ تعالی نے اُنکو حکم دیا کہ کھل بیٹھے بعض اُن کا واسطے بعض کے پہ مقاتل کا قول مذکور کچھ زیادت سے ذکر کیا ہے بعد اس کے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے یہی مضمون حضرت جابر رضی اللہ عنہ وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر فرمایا ہے ایک لفظ امام احمد کی حدیث کا یہ لکھا ہے کہ نہ کہڑا ہو مرد واسطے مرد کے اپنی مجلس سے ولکن فسحوا یفسح اللہ لکم تفرد بہ احمد یہ بات کہ آنے والے کے واسطے جبکہ وہ آئی کہڑا ہونا جائز ہے یا نہین سو فقہا نے اس باب مین تین قول پر اختلاف کیا ہے پس بعض نے تو اس مین رخصت دی ہے بدلیل این حدیث قوموا الی سیدکم بعض نے اس سے منع کیا ہے بدلیل اس حدیث کے من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوا مقعدہ من النار بعض نے تفصیل کی تو یون کہا کہ جائز ہے وقت آنے کے سفر سے اور واسطے حاکم کے اُس کی جائے حکومت مین جیسا کہ سعد بن معاذ کا قصہ اسپر دال ہے کیونکہ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قریظہ مین حاکم کرکے اُنہین بلایا پہر آپ نے اُنکو دیکھا آتے ہوئے تو مسلمانون سے فرمایا قوموا الی سیدکم اور یہ نہ تھا مگر اس لیے کہ زیادہ تر نافذ کرنے والا ہو اُن کے حکم کا واللہ اعلم اب رہا اس کا عادت ٹہیرانا سو یہ عجم کے شعار سے ہے اور سُنن مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑہ کر کوئی شخص صحابہ کو محبوب نہ تہا حالانکہ جس وقت آپ تشریف لاتے تو آپ کے واسطے کہڑے نہین ہوتے تہے اس لیے کہ اس سے آپ کی ناخوشی جانتے تہے جو حدیث سنن مین مروی ہے اُسکی تمیز یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہہ جاتے تہے جہان آپ کے ساتھ مجلس منتہی ہوتی تہی لیکن آپ جہان بیٹہہ جاتے تو اُس مجلس کے صدر آپ ہی ہو جاتے تہے پہر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم آپ سے اپنے اپنے مرتبے پر بیٹہہ جاتے تہے سو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تو آپ کے جانب دست مین جلوس فرماتے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جانب چپ مین اور آپ کے آگے غالبا حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما اس لیے کہ یہ دونون کاتبین وحی مین سے تہے اور آپ اُنکو اسکا امر فرماتے تہے جیسا کہ مسلم نے حضرت

اول سے ... شیخ حضرت ... احمد ... حضرت ... پیش ...

ہوتا ہے نہ سبب کے خصوص کا چنانچہ حق بات یہی ہے اور جو سبب نزول ہے تو وہ باندراج اولے اُس مین مندرج
ہوتا ہے اور اسی طرح تفسح فی المجلس جس مین آیت کا سیاق ہے وہ ہی باندراج اولی اُس مین مندرج ہے
قولہ تعالے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم الآیہ کا مطلب ہے کہ جو لوگ ایمان لاے تم مین سے باین طور کہ اللہ کے
اور اُس کے رسول کے مطیع ہوئے اور سب کے حکمون کی بجاآوری کی باین طور کہ اپنی مجلسون مین اٹھ کھڑے ہوئے
اور اپنے بھائیون کے واسطے وسعت کی تو اللہ بلند کرے گا اُن کے درجے دنیا و آخرت مین باین طور کہ اُنکے حصے
کی دونون مین توقیر کرے گا اور خاص کرکے جو اُن مین کے عالم ہین بلند کرے گا اُنکے علی درجے دنیا کی
کرامت و عزت مین اور آخرت کے ثواب مین معنی آیت کے یہ ہین کہ بلند کرے گا اُن کو جو ایمان لاے درجون
مین اُن پر جو کہ ایمان نہ لائے اور بلند کریگا اُنکو جو علم دے گئے درجون مین اُن پر جو ایمان لائے اور علم
نہین دے گئے پس جس نے ایمان و علم کو جمع کیا تو بلند کرے گا اللہ اُسکو درجے بسبب اُسکے ایمان کے پھر
اُسکے درجے بلند کرے گا بوجہ اُس کے علم کے کسی نے کہا کہ الذین آمنوا سے مراد صحابہ ہین اور اسی طرح الذین
اوتوا العلم بھی کسی نے کہا الذین اوتوا العلم سے مراد وہ ہین جنہون نے قرآن پڑھا ہے اولی آیت کا حمل ہے عموم پر ہر
مومن مین اور ہر صاحب علم مین جو کہ مجملہ اہل دین ہے اس امت کا سب لوگون مین اور آیت کا بعض کے
ساتھ خاص کرنا بعض کے ساتھ نکرنا اس پر کوئی دلیل دال نہین ہے حضرت ابن عباس سے اسکی تفسیر مین مروی ہے بلند کریگا
اللہ ان کو جو علم دے گئے مومنون مین سے اُن پر جو ایمان نہ لائے درجون مین حضرت ابن مسعود سے مروی ہے
یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم علی الذین آمنوا ولم یوتوا العلم درجات دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے نہین خاص
کیا اللہ نے علماء کو کسی شے مین قرآن سے جتنا کہ خاص کیا اُن کو اس آیت مین فضیلت دی اللہ نے اُن کو جو ایمان
لائے اور دیے گئے علم اُن پر جو ایمان لائے اور علم نہین دے گئے تیسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ جب وہ اس آیت
کو پڑھتے تو فرماتے اے لوگو سمجھو اس آیت کو تا کہ تم کو رغبت کرے علم مین احادیث و اخبار و آیات علم و علما کی فضیلت
مین بہت سی ہین صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب حطہ فی ذکر الصحاح الستہ مین اُن مین کا
ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا ہے فجزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین خیر کثیرا آمین قولہ تعالے واللہ بما تعملون خبیر یعنی
اللہ کو تمھارے اعمال کی خوب خبر ہے تمھارے خیر و شر کامون سے کوئی شے اُس پر مخفی نہین ہے تو وہ تم کو جزا دینے
والا ہے خیر کی خیر اور شر کی شر کذا فی الفتح ف ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالی اپنے مومن بندون کو ادب سکھاتا
ہے اور اُن کو امر فرماتا ہے کہ مجلسون مین ایک دوسرے پر احسان کرین فافسحوا یفسح اللہ لکم یعنی تم وسعت کرو اللہ تمھارے
واسطے وسعت کریگا یہ اس لیے فرمایا کہ جزاء عمل کی جنس سے ہوتی ہے جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی بنائے
واسطے اللہ کے کوئی مسجد تو بنائے گا اللہ واسطے اُس کے ایک گھر جنت مین اور دوسری حدیث شریف مین ہے جو کوئی

لہ یعنی قول مین یہی ہے پس ظاہر یہی ہے مین نہین کہا مگر حضرت ابن مسعود کا قول بہت صاف ہے ۱۲ منہ

جو کوئی آسانی کرے گا کسی تنگ حال پر تو آسانی کرے گا اللہ اس پر دنیا و آخرت مین اور اللہ بندے
کی مدد مین ہے جب تک وہ بندہ اپنے بہائی کی مدد مین ہے اس کی اور مثالین بہت ہین قتادہ
نے کہا یہ آیت نازل ہوئی مجالس ذکر کے بارے مین وہ لوگ جب کسی کو آتا ہوا دیکھتے تو بخل کرتے
اپنی مجالس کے ساتہہ نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ تعالی نے انکو حکم
دیا کہ کہل بیٹہے بعض ان کا واسطے بعض کے یہ مقاتل کا قول مذکور کچہ زیادت سے ذکر کیا ہے
بعد اس کے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے یہی مضمون حضرت
جابر رضی اللہ عنہ وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر فرمایا ہے ایک لفظ امام احمد کی
حدیث کا یہ لکہا ہے کہ نہ کہڑا ہو مرد واسطے مرد کے اپنی مجلس سے ولکن افسحوا یفسح اللہ لکم تفرد بہ احمد
یہ بات کہ آنے والے کے واسطے جبکہ وہ آئی کہڑا ہونا جائز ہے یا نہین سو فقہا نے اس باب
مین تین قول پر اختلاف کیا ہے پس بعض نے تو اس مین رخصت دی ہے بدلیل این حدیث
قوموا الی سیدکم بعض نے اس سے منع کیا ہے بدلیل اس حدیث کے من احب ان تمثل له الرجال
قیاما فلیتبوا مقعدہ من النار بعض نے تفصیل کی تو یون کہا کہ جائز ہے وقت آنے کے سفر سے اور
واسطے حاکم کے اس کی جائے حکومت مین جیسا کہ سعد بن معاذ کا قصہ اسپر دال ہے کیونکہ
جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قریظہ مین حاکم کر کے انہین بلایا پہر آپ نے انکو دیکہا
آتے ہوئے تو مسلمانون سے فرمایا قوموا الی سیدکم اور یہ نہ تہا مگر اس لیے کہ زیادہ تر
نافذ کرنے والا ہو ان کے حکم کا واللہ اعلم اب رہا اس کا عادت ٹہیرانا سو یہ عجم کے شعار سے
ہے اور سنن مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑہ کر کوئی شخص
صحابہ کو محبوب نہ تہا حالانکہ جس وقت آپ تشریف لاتے تو آپ کے واسطے کہڑے نہین ہوتے
تہے اس لیے کہ اس سے آپ کی ناخوشی جانتے تہے جو حدیث سنن مین مروی ہے اسکے
یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہ جاتے تہے جہان آپ کے ساتہہ مجلس منتہی
ہوتی تہی لیکن آپ جہان بیٹہ جاتے تو اس مجلس کے صدر آپ ہی ہو جاتے تہے پہر
صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم آپ سے اپنے اپنے مرتبے پر بیٹہ جاتے تہے سو حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ تو آپ کے جانب دست مین جلوس فرماتے اور حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ
جانب چپ مین اور آپ کے آگے غالبا حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما اس لیے کہ
یہ دونون کاتبین وحی مین سے تہے اور آپ انکو اسکا امر فرماتے تہے جیسا کہ مسلم نے حضرت

ابن مسعود رضے اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
لِيَلِنِي مِنكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ مطلب یہ
ہے کہ اول درجے مین وہ لوگ بیٹھین جو کہ دانشمند ہوشیار ذی فہم ہین پہر وہ جو اُن سے کم
درجے کے ہین پہر وہ جو اُن سے کم رتبہ ہین منظور اس سے صرف یہ بات تہی کہ جو کچھ آپ فرمائین
اُس کو آپ سے خوب سمجھ لین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اسی لیے آپ نے اُن
لوگون کو کہڑے ہونے کا امر فرمایا تاکہ بدر والون مین سے جو آئے ہین وہ بیٹھ جائین یا اُن کو قیام
کا اس لیے حکم دیا کہ اُنہون نے بدر والون کے حق مین تقصیر کی یا اس لیے کہ بدری لوگ علم سے اپنا
حصہ لین جیسا کہ اُن سے قبل اُنہون نے لیا یا منظور اس بات کی تعلیم تہی کہ امام کی طرف افضل لوگون کو
مقدم کرنا چاہیے امام احمد نے ابو مسعودؓ سے روایت کیا ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یمسح مناکبنا فی الصلوۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم
الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا وکذا رواہ مسلم واہل السنن
الا الترمذی من طرق عن الاعمش ۱۲ اور جب یہ آپ کا امر انکو نماز مین ہو کہ آپ سے متصل عقلا ہون
پہر علما تو غیر نماز مین اس کا ہونا تو بطریق اولی ہے ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
کیا ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ
حضرت ابی بن کعب سید القرا جب صف اول کی طرف پہونچتے تو اس سے کسی شخص کو کہینچ
لیتے جو کہ افتادہ ناس سے ہوتا اور خود اگلی صف مین داخل ہو جاتے اور اس حدیث شریف سے حجت پکڑتے
لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہما نہین بیٹھتے تہے اُس جگہ مین
جس سے اُس صاحب ان کے واسطے کہڑا ہو جاتا تہا منظور اس سے عمل کرنا تہا اُس حدیث کے
مقتضے پر جس کے وہ خود راوی ہین یہ حدیث اول گذر چکی ہے حدیث صحیح مین ہے اس اثنا مین کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے کہ ناگاہ تین شخص آئے پس اُن مین سے ایک
نے تو حلقے مین درار پائی تو وہ اُس مین گہس گیا۔ رہا دوسرا سو وہ لوگون کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا
پیٹھ پہیر کر چلتا ہوا پس آپ نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تم کو ان تینون کے بہتر کی لیکن اول سو
اُس نے ٹہکانا پکڑا طرف اللہ کے سو اللہ نے اُسکو ٹہکانا دیا اور لیکن دوسرا سو اُس نے شرم کی تو
اُس سے شرمایا اور لیکن تیسرا سو اُس نے اعراض کیا تو اللہ نے بہی اُس سے اعراض فرمایا حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے
واسطے کسی مرد کے کہ جدائی ڈالے درمیان دو کے مگر ان کے اذن سے رواہ الامام احمد ورواہ ابوداود
والترمذی من حدیث اسامۃ بن زید اللیثی بہ وحسنہ الترمذی **قولہ تعالی** واذا قیل انشزوا فانشزوا کی تفسیر
مین عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے کہا ہے کہ وہ لوگ جب نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ہوتے
آپ کے گھر مین پہر ارادہ جانے کا کرتے تو ہر ایک ان مین کا یہ دوست رکھتا تہا کہ آپ کے پاس سے
نکلنے مین وہی سب سے آخر ہو سو بسا اوقات یہہ امر آپ پر شاق ہوتا اور کبہی آپکو حاجت ہوتی پہر
انکو یہ حکم دیا گیا کہ جب انکو جانے کا امر کیا جائے تو چلے جائین کقولہ تعالی وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ
ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا **قولہ تعالی** یرفع اللہ الذین آمنوا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت ایک تم مین کا اپنے
بہائی کے لیے وسعت کر دی جبکہ وہ آئے یا جب اس کو نکلنے کا حکم کیا جائے پہر وہ نکل جائے تم ایسے
یہ اعتقاد مت کرو کہ یہ کچہ نقص ہے اس کے حق مین بلکہ یہہ تو ایک رفعت و رتبہ ہے نزدیک اللہ کے
اور اللہ تعالی اس کو ضائع نہ کرے گا بلکہ اس کی اسے جزا دے گا دنیا و آخرت مین پس بیشک جس کو
تواضع و فروتنی کی واسطے امر اللہ کے تو اللہ اس کی قدر بلند کرے گا اور اس کا ذکر نشر کریگا اسی لیے
فرمایا یرفع اللہ الذین تا خبیر یعنے اللہ کو خوب خبر ہے اس کی جو اس کا مستحق ہے اور اس کی جو اس کا
مستحق نہین ہے **امام احمد** راوی ہین کہ نافع بن حارث حضرت عمرؓ سے عسفان مین ملے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکے پر عامل بنایا تہا تو ان سے فرمایا کہ اہل وادی پر تو نے کس کو خلیفہ کیا
عرض کیا کہ ابن ابزی کو مین نے ان پر خلیفہ کیا ہے فرمایا تو نے انپر ابن ابزی کو خلیفہ کیا ایک شخص ہو لا کہ
ہماری موالی مین سے ہے فرمایا کہ تو نے انپر ایک مولی کو خلیفہ کیا تو کہا یا امیر المومنین بیشک وہ
قاری ہے کتاب اللہ کا عالم ہے فرائض کا واعظ ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنتے ہو
بے شک تمہارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کرے گا بسبب اس کتاب
کے ایک قوم کو اور پست کرے گا اس کی وجہ سے دوسرون کو ہکذا رواہ مسلم من غیر وجہ عن الزہری بہ وقد روی
من غیر وجہ عن عمر بحوہ وقد ذکرت فضل العلم واہلہ وما ورد فی ذلک من الاحادیث مستقصاۃ فی شرح
کتاب العلم من صحیح البخاری وللہ الحمد والمنۃ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔
ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان

ع ۲

والو جب تم کان مین بات کہو رسول کی تو آگے دہر لو بات کہنے سے پہلے خیرات یہ بہتر ہے تمہارے
حق مین اور بہت ستہرا ہیر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم ڈر گئے کہ آگے رکہا کرو کان کی
بات سے پہلے خیراتین سو جب تم سے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کہڑی رکہو نماز اور دیتے
رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اُس کی رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچہ تم کرتے ہو **فائدہ**
منافق بے فائدہ باتین حضرت سے کان مین کرتے کہ لوگون کو اپنی بڑائی جتاوین حضرت خلق کے
سبب منع نکرتے یہ حکم اُترا جب بخل کے مارے منافقون نے وہ عادت چہوڑی پیچہے یہ حکم موقوف ہوا
ف یعنی وہ حکم جو ہرگز موقوف نہین اُنہین پر لگے رہو معلوم ہوتا ہے کسی نے یہ حکم نہین
کیا کہ موقوف ہوا انتہی **ف** مناجاۃ بمعنے مسارّۃ یعنی باہم پوشیدہ باتین کرنا معنی یہ
ہین اے ایمان والو جب تم ارادہ کرو کان مین بات کرنے کا رسول سے کسی کام مین اپنے
کامون مین سے تو آگے دہر لو اپنی سرگوشی سے پہلے خیرات یہ یعنی آگے دہر لینا صدقہ کا سرگوشی
کرنے سے پہلے بہتر ہے واسطے تمہارے اس لیے کہ اس مین اللہ کی طاعت ہے اور پاک تر
ہے واسطے تمہارے نفوس کے اس لیے کہ صدقہ پاک کرنے والا ہے اسمین اختلاف ہو
کہ یہ امر وجوبی ہے یا استحبابی قولہ تعالی فان لم تجدوا الآیہ اس پر دال ہے کہ امر استحبابی
ہے وجوبی نہین ہے یعنی جو کوئی تم مین سے ایسا ہے کہ نہین پاتا ہے اُس صدقہ کو جسکا اُسے
امر کیا گیا ہے پہلے سرگوشی کرنے سے تو اسپر کچہ حرج نہین ہے سرگوشی مین بدون صدقے کے۔
بالجملہ اس امر مین کئی فائدے ہین ایک تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے دوسرا
فقرا کا نفع پانا ہے تیسرا نہی ہے سوال مین افراط کرنے سے چوتہا تمیز ہے درمیان مخلص
ومنافق کے اور محبّ دنیا و آخرت کے **بیان شان نزول** حضرت حسن فرماتے ہین اس کا سبب
نزول یہ ہے کہ مسلمانون مین کی ایک قوم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنہائی چاہتی آپ سے
سرگوشی کرتے تہے سو مسلمانون کی ایک اور قوم نے اُن کے ساتہہ یہ گمان کیا کہ وہ انکو سرگوشی کرنے
مین گہٹاتے ہین سو انپر یہ بات شاق گذری پس اللہ تعالی نے انکو صدقے کا امر فرمایا وقت
سرگوشی کے تاکہ آپ کے تنہا کرنے سے اُن کو قطع کرے (۲) زید بن اسلم کہتے ہین سبب
نزول یہ ہے کہ منافق و یہود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرتے تہے اور کہتے وہ
تو کان ہے ہر بات جو اُس سے کہی جاتی ہے اُس کو سُن لیتا ہے اور اپنی سرگوشی کرنے سے کسی
کو منع نہین کرتا ہے اور یہ بات مومنون پر شاق گزرتی تہی کیونکہ شیطان اِن کے جی مین یہ بات

۔ الثا تہا کہ اُنہون نے آپ سے یہ سرگوشی کی ہے کہ جماعتین آپ سے لڑنے کو جمع ہوگئی ہین اسپر اللہ
تعالی نے پہلی آیت نازل فرمائی تو وہ باز نرہے پہر اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری تو اہل باطل باز آئی
اس لیے کہ اُنہون نے اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ آگے نہ رکہا اور اہل ایمان پر یہ بات شاق ہوئی
اور سرگوشی سے منع ہوگئے اس لیے کہ صدقے سے اُنکو ضعف کثیر تہا پس اللہ پاک نے اُن سے تخفیف
فرمائی بسبب اس آیت کی جو اُس کے بعد ہے (۳) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ مسلمانون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسائل کی کثرت کی یہان تک کہ یہ لوگ آپ پر شاق ہوئے
تو اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخفیف کرے پہر جب یہ فرمایا
تو بہت سے لوگون نے بخل کیا اور سوال سے رُک گئے پہر اللہ پاک نے بعد اُس کے أأشفقتم الآیہ نازل
فرمائی تو اُن پر وسعت کی اور تنگی نہ رکہی اس مین اختلاف ہے کہ اس صدقے کا حکم کتنی مدت
رہا پس مقاتل بن حیان کا یہ قول ہے کہ صرف دس رات رہا پہر منسوخ ہوگیا (۲) کلبی نے کہا نہین
تہا مگر ایک رات (۳) کسی نے کہا باقی نہین رہا مگر ایک دن (۴) قتادہ نے کہا نہین تہا مگر ایک گہڑی
دن سے حضرت علیؓ سے بہی اسی طرح مروی ہے مقدار صدقہ حضرت علی سے مروی ہے کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا تو کیا دیکہتا ہے دینار کو مین نے
عرض کیا کہ اُس کی طاقت نہ رکہین گے فرمایا تو پہر آدہا دینا مین نے کہا اس کی بہی طاقت نہ رکہین
گے فرمایا تو پہر کتنا مین نے کہا کہ ایک شعیرہ فرمایا انک لزہید یعنے بیشک تو البتہ قلیل المال ہے
تو نے اندازہ کیا بقدر اپنے حال کے کہا پہر یہ آیت نازل ہوئی أأشفقتم الآیہ پس اسی سبب سے
اللہ نے تخفیف کی اس امت سے مراد شعیرہ سے یہان جَو بہر سونے کا وزن ہے جو کہ دانون مین سے
ایک دانہ جَو کا مراد نہین ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ وابو یعلے وابن جریر وابن المنذر وغیرہم۔
اس آیت پر کس نے عمل کیا حضرت علی رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہین عمل کیا
اسپر کسی نے سوا میرے یہان تک کہ منسوخ ہوگئی اور نہین تہی مگر گہڑی بہر یعنے آیت نجوے
اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ (۲) اُن سے مروی ہے کہ بیشک کتاب اللہ مین البتہ ایک آیت ہے
کہ نہین عمل کیا اُسپر کسی نے قبل میرے نہ اُس پر عمل کرے گا کوئی بعد میرے آیت نجوی کی میرے
پاس ایک دینار تہا سو مین نے اُس کو بیچا بعوض دس درہم کے پس مین تہا ہر بار کہ سرگوشی کرتا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آگے دہر دیتا تہا اپنی سرگوشی سے پہلے ایک درہم پہر وہ
منسوخ ہوگئی تو اُسپر کسی نے عمل نہین کیا پس نازل ہوئی أأشفقتم الآیہ اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ۔

۹۷ یعنی عبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابنہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ ابن مردویہ ۱۲

حضرت سعد بن ابی وقاص سے جو یہ مروی ہے کہ آیت نجویٰ نازل ہوئی تو مین نے تو مین سے ایک
شعیرہ آگے رکہا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انک لزہید پہر دوسری آیت نازل ہوئی
ااشفقتم الآیہ سو طبرانی وابن مردویہ نے اُس کو روایت کیا ہے حافظ سیوطی نے فرمایا بسند ضعیف
خازن کی ستے بعد ذکر حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا ہے اب اگر تم کہو کہ اس آیت مین
ایک منقبت عظیم ہے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کے سوا کسی نے اُسپر عمل نہین
کیا تو مین کہون گا بات ویسی ہے جو آپ نے فرمائی لیکن اُن کے سوا جو صحابہ ہین اُن پر اس مین
کسی طرح کی طعن نہین ہے اس لیے کہ وہ وقت فراخ نہین ہوا کہ وہ اس آیت پر عمل کرین اور
اگر وقت وسیع ہوتا تو وہ اُسپر عمل کرنے سے تخلف نہ کرتے اور بر تقدیر فراخی وقت کے جو اُنہون
نے اس کو نہ کیا سو یہ صرف واسطے مراعات قلوب فقرا کے تہا جنہون نے نہ پائی وہ شے جو خیرات
کرین اگر وہ مناجات کے حاجتمند ہوتے پہر یہ فقرا کے حزن کا سبب ہوتا اس لیے کہ اُنہون نے
وہ شے نہ پائی جس کو مناجات کے وقت خیرات کرین دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مناجات کچہ مفروض
سے نہ تہی نہ واجبات سے اور نہ طاعات مندوب الیہا سے بلکہ اُن کو تو اس صدقے کی صرف اس
لیے تکلیف دی گئی تہی کہ اس سرگوشی کو ترک کر دین چونکہ یہ سرگوشی اولی تبرک تہی اس لیے
اُنہون نے اسپر عمل نہ کیا صحابہ مین سے کسی پر اس مین کچہ طعن نہین ہے نسفی نے بعد ذکر حدیث
حضرت علیؓ کے اتنا زیادہ ذکر کیا ہے و سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر مسائل فاجابنی
عنہا قلت یا رسول اللہ ما الوفا قال التوحید وشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت وما الفساد قال الکفر والشرک
باللہ قلت وما الحق قال الاسلام والقرآن والولایۃ اذا انتہت الیک قلت وما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ قلت
وما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ قلت وکیف ادعوا اللہ قال بالصدق والیقین قلت وماذا اسأل
اللہ قال العافیۃ قلت وما اصنع لنجاۃ نفسی قال کل حلالا وقل صدقا قلت وما السرور قال الجنۃ قلت و
ما الراحۃ قال لقاء اللہ فلما فرغت منہا نزل نسخہا انتہے واللہ اعلم اس کی سند کیسی ہے قولہ تعالیٰ
ااشفقتم ان تقدموا بین یدی نجویٰکم صدقات استفہام تقریر کا ہے اور اشفاق کہتے ہین مکروہ
وناخوش شے سے ڈرنے کو یہان صدقات جمع فرمایا باعتبار مخاطبین کے یعنی کیا تم نے خوف
کیا فقر ومحتاجی کا کسی نے کہا یہ معنی ہین کیا تم نے بخل کیا اس سے کہ آگے رکہو اپنی سرگوشی کرنے
سے پہلے خیراتین فاذ لم تفعلوا مین خطاب ہے اسکو جس نے پائی وہ شے جو خیرات کرے اور نہ کی رہا
وہ شخص جس نے نہ پائی تو اُس کے واسطے تو رخصت اول گذر چکی ہے اس قول مین فان لم تجدوا

فان اللہ غفور رحیم وتاب اللہ علیکم جملہ حالیہ ہے فاقیموا الصلوۃ الآیہ یعنی پہر جب تم نے نہ کی وہ شے جسکا تم کو امر کیا گیا یعنے خیرات کرنے کا پہلے سرگوشی سے اور حال یہہ ہے کہ اللہ تم پر رجوع ہوا اِس طور کہ ترک صدقہ کی تم کو رخصت دی تو اب تم ثابت رہو قائم رہنے پر صلوۃ مفروضہ کے اور دینے پر زکوۃ واجبہ کے اور اللہ کی اور اُس کے رسول کی طاعت پر اِن باتوں مین جس کا تم کو امر کیا جائے اور جس سے تم کو نہی کی جائے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کامون کی اُن مین سے اُس پر کچہ بہی مخفی نہین ہے سو وہ تم کو بدلا دینے والا ہے جو شخص اسکا قائل ہے کہ قبل امکان فعل کے نسخ جائز ہے اُس نے اِس آیت سے استدلال کیا ہے حالانکہ یہ استدلال صحیح نہین ہے کیونکہ یہان نسخ واقع نہین ہوا مگر بعد امکان فعل کے اور نیز اِسکو بعض نے کر بہی لیا اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ آگے رکہا جیسا کہ اول گزر چکا ہے

ف اس آیت مین وہ بات نہین ہے جو اسپر دال ہو کہ مومنین نے امتثال امر مین تقصیر کی انہین کے فقراء کا امر تو واضح ہے رہے اُن کے سوا اور مومنین آسودہ حال سو وہ کچہ سرگوشی کرنے کے ساتہ مکلف نہین کیے گئے تہے تا آنکہ اُن پر صدقہ واجب ہو بلکہ اُن کو تو صدقہ کا امر کیا گیا تہا جبکہ سرگوشی کا ارادہ کرین پس جس نے سرگوشی ترک کی تو وہ امتثال امر بالصدقہ مین مقصر نہ ہوگا اس پر طرہ یہ ہے کہ خود آیت مین وہ شے ہے جو اس پر دال ہے کہ امر ندب کے لیے ہی جیسا کہ اول گزر چکا ہے کذا فی الفتح

ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ جس وقت اُن مین کا کوئی سرگوشی کرنا چاہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آگے رکہے سرگوشی سے پہلے صدقہ جو کہ اُسکو پاک وصاف کرے اور اُسکو لائق بنادے اس کا کہ اس مقام کا صالح ہوجائے اسی لیے یون فرمایا ذلک خیر لکم واطہر پہر فرمایا فان لم تجدوا الآیہ یعنے مگر وہ شخص جو کہ صدقے سے عاجز ہو بسبب اپنے فقر کے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس صدقے کا اُسی کو حکم دیا گیا ہے جو کہ اُس پر قادر ہے پہر فرمایا ءاشفقتم الآیہ یعنے کیا تم ڈر گئے اس سے کہ حکم وجوب صدقے کا قبل مناجات رسول کے تم پر مستمر رہے پہر جب تم نے نہ کیا اور اللہ تم پر رجوع ہوا تو تم قائم رکہا کرو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور طاعت کرو اللہ کی اور اُسکے رسول کی اور اللہ کو خوب خبر ہے تمہارے کامون کی پس صدقے کا وجوب اُن سے منسوخ ہوا اسقدر کہا گیا کہ اس آیت پر عمل نہین کیا قبل اسکے منسوخ ہونے سے سوا حضرت علی رضے اللہ عنہ کے ابن ابی نجیح کا لفظ مجاہد سے یہ ہے پس وہ نہی کیے گئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرگوشی سے یہان تک کہ صدقہ دین تو آپ سے سرگوشی نہ کی مگر حضرت علیؓ نے آگے رکہا ایک دینار صدقہ اُس کے ساتہ صدقہ کیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی تو آپ سے دس خصال کا سوال

کیا یہ رخصت نازل کی گئی عوفی کا لفظ حضرت ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ مسلمان آگے رکہا کرتے تہے سرگوشی
سے پہلے صدقہ پہر جب زکوۃ نازل ہوئی تو یہ منسوخ ہوگیا عکرمہ وحضرت حسن بصری نے آیۂ صدقہ کے بارے
مین کہا ہے کہ منسوخ کیا اُسکو اُس آیت نے جو اُس کے بعد ہے أأشفقتم الخ سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ ومقاتل
بن حیان سے روایت کیا ہے کہ سوال کیا لوگون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہان تک
کہ مبالغہ کیا آپ کے ساتہہ سوال کے تو اللہ تعالی نے اس آیت سے اُنکو باز رکہا یعنی کثرت سے اُنکا سوال
کرنا قطع کر دیا پس ہتا مرد جبکہ اُسکو حاجت ہوتی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو وہ طاقت نہ رکہتا
کہ اُس کو روا کرے یہان تک کہ آپکے آگے صدقہ رکہے پس یہ اُنپر سخت ہوا تو اللہ تعالی نے بعد اُسکے
رخصت نازل فرمائی فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم معمر قتادہ سے راوی ہین کہ اذا ناجیتم الرسول الآیہ
نہین تہی مگر ایک گہڑی دن سے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ
وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ
سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِينٌ ۝ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ
لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ
الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ
هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ تو نے نہ دیکہے وہ جو رفیق ہوتے ہین ایک لوگون کے جن پر غصے ہوا ہے اللہ نہ وہ
تم مین اور نہ اُن مین اور قسمین کہاتے ہین جہوٹ بات پر اور خبر رکہتے ہین ف اللہ غصے ہوا کافرون
پر خصوصًا یہود پر اور اُن کے رفیق منافق رکہی ہے اللہ نے اُنکو سخت مار بیشک وہ بری کام ہین جو کرتے
رہے ہین بنایا ہے اپنی قسمون کو ڈہال پہر روکے ہین اللہ کی راہ سے تو اُن کو ذلت کی مار ہے کام نہ آوینگے
اُنکو اُن کے مال نہ اُن کی اولاد اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ وہ لوگ ہین دوزخ کے وہ اُسی مین رہ پڑے جسدن
جمع کرے گا اللہ اُنکو ساری پہر قسمین کہاوینگے اُس کے آگے جیسے کہاتے ہین تمہارے آگے اور خیال رکہتے
ہین کہ وہ کچہہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے قابو مین کرلیا اُن کو شیطان نے پہر
بہلائی اُنکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جتہا شیطان کا سنتا ہے جو جتہا ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہین
ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کیا نہ دیکہا تو نے طرف اُن لوگون کے جو دوست ہوئے ایک
قوم کے قتادہ نے کہا یہ لوگ منافقین ہین دوست ہوئے یہود کے سدی ومقاتل نے کہا کہ یہ یہود مین دوست

ہوئے منافقون کے پہلے قول پر یہہ آیت دال ہے غضب اللہ علیہم اس لیے کہ جن پر غصہ کیا گیا ہے وہ یہود
ہین دوسرے قول پر یہہ آیت دال ہے ما ہم منکم ولا منہم کیونکہ یہہ صفت منافقون کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی
نے ان کے بارے مین فرمایا ہے مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ جملہ ویحلفون
علی الکذب معطوف ہے تولوا پر داخل ہے تعجب دلانے کے حکم مین ان کے فعل سے یعنی اور وہ قسمین
کہاتے ہین اس پر کہ وہ مسلمان ہین یا اس پر کہ انہون نے خبرین نقل نہین کین طرف یہود کے جملہ
وہم یعلمون حالیہ ہے یعنے حال یہہ ہے کہ جانتے ہین بطلان اس بات کا جس پر قسمین کہائی ہین اور وہ
جہوٹ بے حقیقت ہے پس ان کی قسم یمین غموس ہے ان کو اس مین کچہہ عذر نہین ہے اعد اللہ لہم عذابا
شدیدا یعنے تیار کر رکہا ہے اللہ نے واسطے ان کے سخت عذاب بسبب اس دوستی کے اور قسم کہانے کے
باطل پر انہم ساء ما کانوا یعملون یعنے بیشک برے ہین بداعمال جو کرتے تہے زمانہ ماضی مین یا یہہ حکایت
ہے اس بات کی جو ان سے آخرت مین کہی جائے گی اتخذوا ایمانہم جنۃ جمہور نے بفتح ہمزہ پڑہا ہے بنابر
جمع یمین یہہ وہ جہوٹ ہے جس پر قسمین کہاتے تہے کہ وہ مسلمانون مین سے ہین واسطے بچنے کو قتل سے
سو ان قسمون کو بچاؤ ٹہیرایا ورے اپنے خونون کے جس طرح کہ لڑنے والا ڈہال کو اپنا بچاؤ ٹہیراتا ہے اس سے
کہ اس کو تیر یا تلوار یا نیزہ لگ جائے کسی نے ایمانہم بکسر ہمزہ پڑہا ہے یعنی انہون نے اپنی التصدیق کو ڈہال ٹہیرایا
قتل سے سو ان کی زبانین تو ایمان لائین اور ان کے دل ایمان نہین لائے فصدوا عن سبیل اللہ یعنی پہر روکا
انہون نے لوگون کو اسلام سے بسبب مشغول کرنے کے اور ضعیف کرنے امر و شوکت مسلمانون کے جس کا صدور
ان سے ہوتا ہے کسی نے کہا کہ روکا مسلمانون کو اپنے لڑنے سے بسبب ظاہر کر دینے اسلام کے فلہم عذاب مہین
یعنی پس ان کے واسطے ایسا عذاب ہے جو ان کو ذلیل و رسوا کرے گا کسی نے کہا کہ یہہ تکرار ہے اعد اللہ لہم عذابا شدیدا
کی واسطے تاکید کے کسی نے کہا کہ اول تو عذاب قبر ہے اور یہہ عذاب آخرت ہے تکرار کے قائل ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے
کیونکہ جو عذاب موصوف بشدت ہے وہ غیر ہے اس عذاب کا جو کہ موصوف باہانت ہے لن تغنی عنہم اموالہم ولا
اولادہم من اللہ شیئا یعنی ہرگز کام نہ آوین گے ان کے اموال اور اولاد ان کی اللہ کے عذاب سے کچہہ بہی کام آنا مقاتل
کہتے ہین منافقون نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ گمان کرتے ہین کہ قیامت کے دن ان کی مدد کی جاوے گی
البتہ مقرب اب تو ہم بدبخت ہوئے پس قسم ہے اللہ کی البتہ ہم مدد کیے جاوین گے قیامت کے دن ہماری نفوس اور اموال
و اولاد کے ساتہہ اگر قیامت ہوگی پس یہہ آیت نازل ہوئی اولئک اصحاب النار ہم فیہا خلدون یعنی
یہہ لوگ جو موصوف باوصاف مذکورہ ہین دوزخ والے ہین اس سے مفارقت نہ کرین گے وہ اس مین ہمیشہ
رہنے والے ہین اس سے نہ نکلین گے یوم یبعثہم اللہ جمیعا الآیہ یعنی ذکر کر اس دن کا جس مین اٹہا کہڑا کرے گا

اُن کو اللہ سب کے سب پہر وہ اُس کے آگے قسمین کہائین گے اس پر کہ وہ مومن ہین جیسے قسمین کہاتے ہین تمہارے
آگے دنیا مین یہہ اس سبب سے ہے کہ اُن کی شقاوت شدید ہے اور اُن کے دلون پر خوب مہر کردی گئی ہے کیونکہ
قیامت کے دن تو حقائق کہل چکے اور امور معلوم ہو گئے مشاہدے کی ضرورت سی پہر وہ کیونکر جرأت کرین گے اِس پر
کہ اُس موقف مین جہوٹ بولین گے اور جہوٹ پر قسمین کہائین گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرون مین سے کسی حجرے کے سایے مین بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے
پاس ایک گروہ تہا مسلمانون مین کا تو آپ نے فرمایا بیشک شان یہ ہے کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک
انسان پس وہ نظر کرے گا تمہاری طرف شیطان کی آنکہہ سے سو جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس سے
بات نکرنا پس وہ نہ ٹہیرے کہ ظاہر ہوا اُن پر ایک مرد کبود چشم پس آپنے فرمایا جبکہ اُس کو دیکہا کس بات پر
گالی دیتا ہے مجھکو تو اور تیرے اصحاب تو وہ بولا تو مجھے چہوڑ مین اُن کو تیرے پاس لاتا ہون پہر اُنہون نے
قسمین کہائین اور عذر کیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ آیت جو اس کے بعد ہے ویحسبون
انہم علی شئ یعنے اور خیال کرین گے آخرت مین اس بات کا کہ وہ بسبب ان جہوٹی قسمون کے کسی شئے
پر ہین جو کہ کسی نفع کو کہینچ لاتی ہے یا کسی ضرر کو دفع کرتی ہے جیسے دنیا مین اس کا خیال کرتے تہے فرمایا
الا انہم ہم الکاذبون یعنے سنتا ہے بیشک وہی ہین کامل جہوٹ مین جان دینے والے ہین اُس پر
پہونچنے والے ہین اُس حد تک کہ جس تک اُن کا غیر نہین پہونچا اس سبب سے کہ اُنہون نے اُس پر تقیدی
کی اور جہوٹی قسمون پر قیامت کے موقف مین رحمن کے روبرو استحوذ علیہم الشیطان یعنے غالب و مستعلی و مستولی
ہو گیا اُن پر شیطان مبرد نے کہا کہ استحوذ علی الشئ یعنے حاوہ واحاطہ بہہ کسی نے کہا کہ قوی ہو گیا اُن پر کسی نے کہا کہ اُن کو
جمع کر لیا یقال احوذ الشئ اذا جمعہ وضم بعضہ الی بعض یہہ سب معانی قریب یکدیگر ہین کیونکہ جب اُس نے
اُن کو جمع کر لیا تو مقرر وہ اُن پر قوی و غالب و مستعلی و مستولی ہو گیا اور اُن کا احاطہ کر لیا فانساہم ذکر اللہ
یعنے پہر بہلا دیے اُن کو اللہ کے اوامر اور اُس کی طاعات کے ساتھ عمل کرنا سو اُنہون نے ان مین سے کچہہ
یاد نہ رکہا کسی نے کہا اُس کے زواجر جو کہ اس کے معاصی سے نہی کرنے مین ہین کسی نے کہا کہ نہ اُس کو یاد کیا
اپنے دلون سے اور نہ اپنی زبانون سے اُولئک حزب الشیطان یعنے یہ لوگ جو بصفات مذکورہ موصوف
ہین شیطان کے لشکر اور اُس کے پیرو اور اُس کے گروہ ہین الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون
سنتا ہے بیشک شیطان کے لشکر اور اُس کے پیرو وہی ہین کامل زیانکاری مین تا کہ اُن کے غیر کا خسران
بہ نسبت اُنکے خسران کے خسران ہی نہین ہے کیونکہ اُنہون نے جنت کو نار کے بدلے بیچا اور ہدایت
کو گمراہی کے عوض مین اور اللہ پر اور اُس کے نبی پر جہوٹ بولا اور دنیا و آخرت مین جہوٹی قسمین کہائین اور

۵
اخرجہ الامام احمد والبزار وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی الدلائل ۱۲ ست

اپنے نفوس پر نعیم ابدی کو فوت کیا اور عذاب مخلد کے واسطے اُن کو پیش کیا ف ابن کثیر میں ہے کہ قوما غضب
الله علیہم سے مراد یہود ہیں اور الذین تولوا سے مراد منافق ہیں یہ اُن کی مدد کرتے اور اُن سے موالات و دوستی رکہتے تہے
باطن میں الله پاک نے اس باب میں اُن پر انکار فرمایا اور وہ نفس الامر میں نہ اُن کے ساتہ ہیں اور نہ مومنوں
کے اور نہ اودہر نہ ادہر بلکہ بیچ میں آدہر ہیں کما قال تعالے مذبذبین بین ذلک الآیہ پہر فرمایا و یحلفون علے
الکذب وہم یعلمون یعنے منافق لوگ قسمیں کہاتے ہیں جہوٹ پر اور اس کے عالم ہیں کہ وہ جہوٹے ہیں
اس بات میں جس کی قسم کہائی یہ یمین غموس ہے اور خصوصًا اُن کے جیسے حال ملعون ہیں عیاذا بالله
تعالے پس بیشک وہ جب مومنوں سے ملتے تو کہتے ہم ایمان لائے ہیں اور جب رسول الله صلی الله علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آتے تو آپ کے آگے الله کی قسم کہا کر کہتے کہ وہ مومن ہیں اور وہ جانتے تہے کہ وہ
جہوٹے ہیں اُس بات میں جس کی قسم کہائی ہے کیونکہ جو بات انہوں نے کہی اُس کے صدق کا اعتقاد نہیں
رکہتے تہے گو وہ نفس الامر میں مطابق ہو اسی لیے الله تعالے نے اس کی شہادت دی کہ وہ اپنی قسموں میں
اور اُس کے واسطے شہادت دینے میں جہوٹے ہیں پہر فرمایا اعد الله لہم الآیہ یعنے الله نے تاک میں لگا رکہا ہے اُن کے
لیے اس مکاریگری پر عذاب الیم اُن کے اعمال بد برا ہو وہ اعمال کافروں سے دوستی رکہنا اور مومنوں سے
دشمنی کرنا اور اُن کو دہوکا دینا ہے اسی لیے یوں فرمایا اتخذوا ایمانہم الآیہ یعنے ایمان کو ظاہر کیا اور کفر کو چہپایا
اور جہوٹی قسموں کے ساتہ بچاؤ کیا تو جو لوگ اُن کی حقیقت امر کو نہیں جانتے ہیں اُن میں سے بہت سوں
نے اُن کی سچائی کا گمان کر لیا تو ان سے فریب کہا بیٹہے پس بایں وجہ بعض لوگوں کو صد عن سبیل الله حاصل
ہو فلہم عذاب مہین یعنی انہوں نے جو الله عظیم کے نام کے ساتہ جہوٹی قسم کہا کر بے حرمتی کی سو اس کے مقابلے
میں اُن کو عذاب ہے ذلیل کرنے والا پہر فرمایا لن تغنی عنہم الآیہ یعنی ہرگز دفع نہ کریں گے اُن کے اموال و اولاد اُن
عذاب کو جبکہ وہ اُن کو آجائے گا پہر فرمایا یوم یبعثہم الله جمیعًا الآیہ یعنے جمع کرے گا الله اُن سب کو قیامت کے
دن پہر نہ چہوڑے گا اُن میں سے کسی کو تو الله عزوجل کے آگے قسم کہا جائیں گے کہ وہ تہے ہدایت و استقامت
پر جس طرح کہ دنیا میں لوگوں کے آگے قسم کہا جاتے تہے اس لیے کہ جو کوئی جس شے پر جیتا ہے تو اُسی پر مرتا
ہے اور اُسی پر مبعوث ہوگا اور اعتقاد کریں گے کہ یہ اُن کو نفع دے گا نزدیک الله کے جیسا کہ اُن کو نفع دیتا تہا دنیا
میں نزدیک لوگوں کے تو وہ اُن پر ظاہر احکام جاری کرتے تہے اسی لیے فرمایا ویحسبون انہم علی شئ ای نفعہم
ذلک لدیہم عزوجل یعنے یہ خیال کریں گے کہ یہ اُن کا قسم کہانا آگے رب عزوجل کے نافع ہوگا پہر الله تعالے نے اُنکے
خیال کا اُن پر انکار کر کے فرمایا الا انہم ہم الکاذبون بس تاکید کی خبر کی اُن کی طرف سے ساتہ کذب کے پہر روایت
ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس کی حدیث مذکورہ ذکر کی ہے لیکن کچہہ الفاظ کا تفاوت ہے پہر کہا ہے کہ اُن لوگوں کا حال ا

ایسا ہے جیسے کہ اللہ تعالے نے مشرکون کی طرف سے خبر دی ہے جہان فرماتا ہے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ پھر فرمایا اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ الآیہ یعنی غالب ہو گیا اُن کے دلون پر شیطان یہان تک کہ بھلا دیا اُن کو یہ کہ یاد کرین اللہ عزوجل کو اور اسی طرح کرتا ہے اُس کے ساتھ جس پر وہ غالب ہوا اسی لیے ابوداؤد نے حضرت ابوالدرداء سے روایت کیا ہے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین ہین تین آدمی کسی بستی مین اور نہ جنگل مین کہ نہین قائم کی جاتی ہے اُن مین نماز مگر مقرر غالب ہو گیا اُن پر شیطان پس لازم پکڑ تو جماعت کو پس سوا اس کے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا قاصیہ کو یعنے اُس بکری کو جو کہ گلے سے دور ہوتی ہو قال زائدۃ قال السائب یعنی الصلوۃ فی الجماعۃ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اس کے رسول سے وہ لوگ ہین سب سے بیقدر لوگون مین اللہ لکھہ چکا کہ مین زبر ہون گا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبردست تو نہ دیکھے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہون اللہ پر اور پچھلے دن پر پھر دوستی کرین ایسون سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اُن کے دلون مین لکھہ دیا ہے ایمان اور اُن کی مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کرے گا اُن کو باغون مین جن کے نیچے بہتی نہرین سدا رہین اُن مین اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی وہ ہین جتھا اللہ کا سنتا ہے جو جتھا ہے اللہ کا وہی مراد کو پہونچے ف یعنی جو دوستی نہین رکھتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹا ہو وہی سچے ایمان والے ہین اُن کو یہ درجے ہین انتہے ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ جملہ ان الذین یحادون الآیہ تعلیل ہے ماقبل کی اور محادۃ اللہ والرسول کے معنے اول سورت مین گزر چکے ہین یعنی کامل زیانکار شیطان کا یہ ہے کہ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ کے اور اُس کے رسول کے جو کہ متصف بصفات متعددہ ہین وہی ان لوگون سے جنکو اللہ تعالی نے ذلیل و خوار کیا ہے اگلی اور پچھلی امتون مین سے اُن سے بڑھ کر ذلیل تر لوگ ہونگے کیونکہ جب وہ اللہ کے اور اس کے رسول کے مخالف ہوئے تو ذلت سے اس مرتبہ مین ہو گئے عطا نے کہا انتہے دنیا مین اور رسوائی ہے آخرت مین جملہ کتب اللہ الآیہ مستانفہ ہے واسطے تقریر و تاکید ماقبل کے

فراء نے کہا ہے کہ کتب بمعنی قال ہے ماقبل مین یہی ذکر تہا کہ وہ لوگ اذلین کے جلے مین ہین پہر اُس کی تاکید کی فرمایا
کہ اللہ لکہہ چکا ہی لوح محفوظ مین اور اپنے علم سابق مین حکم جاری کر چکا ہی یا اللہ نے کہدیا ہے کہ البتہ غالب رہون گا مین
اور میرے رسول یعنے ساتہہ حجت و سیف کے یا ساتہہ ایک کے ان مین سے زجاج نے کہا کہ غلبۂ رسل کے معنے
دو نوع پر ہین اُن مین سے وہ ہین جو مبعوث بحرب ہوئے تو وہ حرب مین غالب ہین اور اُن مین سے وہ
ہین جو مبعوث بغیر حرب ہوئے تو وہ غالب ہین ساتہہ حجت کے بیشک اللہ زورآور ہی اپنے دوستون کی
مدد کرنے پر غالب ہی اپنے دشمنون پر کوئی اُس پر غالب نہین ہوتا ہے لا تجد قوما الآیہ تمین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکہتا ہے یعنی نہ پاوے گا تو کسی قوم کو جو یقین
رکہتی ہون اللہ پر اور پچہلے دن پر یقین رکہنا صحیح باین طور کہ اس مین ظاہر باطن کے ساتہہ موافق ہو کہ وہ دوستی
و رفاقت کرین اُن سے جنہون نے دشمنی کی اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور ان کے مخالف ہوئے
یعنی جملہ ممتنع سے ہے یہ کہ تو پاوے کسی قوم کو مومنون مین سے کہ وہ مشرکون کے رفیق و دوست ہون مراد یہ ہے
کہ اس کا ہونا لائق ہی نہین ہے اور حق اسکا یہ ہے کہ ممتنع ہو اور کسی حال مین یہ بات پائی نہ جاوے منظور اس
بیان سے مبالغہ ہی اس امر کی وصیت کرنے مین کہ اللہ کے دشمنون سے علیحدہ و دور رہنے مین اور اُن کی صحبت
اور میل جول سے پرہیز کرنے مین خوب سخت و درشت ہین پہر اس کی اور تاکید و تشدید زیادہ فرمائی ولو کانوا
آباءہم یعنی اگرچہ ہون وہ مخالف اللہ و رسول کے اُن دوستی کرنے والون کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بہائی یا اُن کے
کنبے والے اس لیے کہ ایمان اِس دوستی و رفاقت سے زجر و منع کرتا ہے اور ایمان کی رعایت قوی تر ہے باپ
پن بیٹے پن بہائی پن کنبے پن کی رعایت سے آباء کا ذکر اول کیا اِس لیے کہ ان کی طاعت واجب ہے پہر ابناء
کا اسواسطے کہ اُن کو دل سے زیادہ تر لگاو ہوتا ہے پہر اخوان کا اس وجہ سے کہ یہ ناصر و مددگار ہوتے ہین انکو
آدمی سے وہ نسبت ہے جو کہ بازو کو ہاتہہ سے ہے پہر عشیرہ کا اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن سے فریاد رسی چاہی جاتی
ہے اور اُن پر اعتماد کیا جاتا ہے کما افادہ السمین مطلب یہ ہے کہ آدمی کو دنیا مین ان لوگون سے علی قدر
مراتب وہ دوستی و محبت ہوتی ہے اور زندگی بسر کرتے ہین اِن سے تعلق قوی ہوتا ہے لیکن جب یہ
اللہ کے اور اس کے رسول کے مخالف ہون تو ان سے دوستی و رفاقت قطع کرنی چاہیے پہر اور دن کا کیا شما
ہے یہ کام واقع مین سچے پکے ایمان والون کا ہے کو دیکہو عبد اللہ بن شوذب سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کے
والد نے شروع کیا کہ جنب قصد کرتا تہا واسطے ابو عبیدہ کے بدر کے دن اور ابو عبیدہ نے شروع کیا کہ اُس سے
بہاگتے تہے پہر جب اُس نے قصد کی کثرت کی تو ابو عبیدہ نے اُس کا قصد کیا پہر اُس کو مار ڈالا اس پر یہ آیت
نازل ہوئی اخرجہ البیہقی نے سند سے حضرت ابن مسعود سے اِس آیت مین مروی ہے فرمایا و لو کانوا آباءہم

یعنے ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ جراح کو قتل کر ڈالا او ابناءہم یعنی حضرت ابوبکر صدیق نے بدر کے دن اپنے بیٹے
کو بلایا واسطے میدان میں آنے کے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے چھوڑیں کہ میں رسالۂ[1] اولی میں ہوؤن تو
آپ نے اُن سے فرمایا متعنا بنفسک یا ابا بکر یعنے او ابوبکر تو ہم کو اپنے نفس سے تمتع لینے دے او اخوانہم یعنی مصعب
بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو احد کے دن قتل کیا او عشیرتہم یعنے حضرت عمر بن الخطاب نے بدر کے
دن اپنے ماموں عاصی بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حضرت حمزہ و حضرت عبیدہ[2]
نے بدر کے دن اپنے بنی عم کو عتبہ و شیبہ فرزندان ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا ثوری سے مروی ہے
کہ وہ خیال کرتے تھے یعنی صحابہ یا تابعین کہ یہ آیت اُس شخص کے حق میں نازل ہوئی جو کہ سلطان کی مصاحبت
کرتا ہے[3] عبد العزیز بن ابی رواد سے مروی ہے کہ منصور اُن سے ملا پھر جب اُنہون نے اُس کو پہچان لیا
تو اُس سے بھاگے اور یہ آیت پڑھ دی سہل فرماتے ہیں کہ جس نے اپنا ایمان صحیح کیا اور اپنی توحید خالص
کر لی تو بیشک وہ کسی مبتدع سے اُنس نہیں کرتا ہے اور نہ اُس کی مجالست کرتا ہے اور اپنے نفس سے
اُس کے لیے عداوت ظاہر کرتا ہے اور جس نے مداہنت کی کسی مبتدع سے تو اللہ سنن کی حلاوت اس سے
سلب کر لیتا ہے اور جس نے اجابت کی کسی مبتدع کی واسطے طلب دنیا کے عزت یا اس کی غنا کے تو اللہ اُس کو
ذلیل کرے گا بسبب اس عزت کے اور اُس کو فقیر کر دے گا بسبب اُس غنا کے اور جو کوئی ہنسا طرف کسی
مبتدع کے تو کھینچ لیگا اللہ اس کے دل سے ایمان کا نور اور جو کوئی تصدیق نہ کرے تو چاہیے تجربہ کر لے ذکرہ النسفی
رحمہ اللہ علیہ تعالے کسی نے کہا کہ یہ آیت اہل بدع و اہواء کے حق میں ہے واللہ اعلم اولئک کتب[4] فی قلوبہم
الایمان کتب یعنی خلق ہے یا اثبت یا جعل یا حکم یا جمع یہ سب معنی قریب یکدیگر ہیں یعنی وہ لوگ جو کہ دوستی نہیں
کرتے ہیں اللہ و رسول کے مخالفین سے پیدا کیا یا جما دیا اُن کے دلوں میں ایمان کو قلوب کا ذکر صرف اس لیے
فرمایا کہ وہ ایمان کی جگہ ہیں وایدہم بروح منہ یعنی اور قوت دی اُن کو اپنی طرف کی مدد سے اُن کے دشمنوں پر دنیا
میں اپنی نصرت و مدد جو اُن کے لیے ہے اس کا نام روح رکھا اسواسطے کہ اس سے اُن کا امر زندہ ہوتا ہے کسی نے کہا
کہ نور قلب ہے کسی نے کہا قرآن و محبت قالہ ربیع بن انس کسی نے کہا جبریل علیہ السلام کسی نے کہا ایمان کسی نے کہا
رحمت کسی نے کہا کتاب جس کو نازل کیا اس میں اُن کے لیے حیات ہے کسی نے کہا کہ منہ کی ضمیر راجع ہے طرف ایمان
کے اسی روح من الایمان اس بنا پر کہ ایمان فی نفسہ ایک روح ہے واسطے حیات قلوب کے ویدخلہم جنات الخ
یعنی اور داخل کرے گا اُنکو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن میں رضی اللہ
عنہم یعنی قبول فرمائے اللہ تعالے اُن کے اعمال اور افاضہ فرمایا اُن پر اپنی رحمت عاجلہ و آجلہ کے آثار کا و رضوا عنہ اور
وہ خوش ہوئے اُن چیزوں سے جو عاجلًا و آجلًا اُن کو عطا فرمائیں اُولئک حزب اللہ یعنے وہ ہیں اللہ کے لشکر

ف ١ سواروں کی ٹکڑی کو رسالہ کہتے ہیں اور جمعیت چہل کو رسالہ کہتے ہیں کرمانی المجمع ١٢ منہ
ف ٢ یہ عبیدہ عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب ہیں ١٢ منہ
ف ٣ رواہ ابو احمد العسکری ثم قال الحافظ ابن کثیر ١٢ منہ
ف ٤ جمہور نے کتب بصیغہ معروف پڑھا ہے والایمان بنا بر مفعولیت اور مفضل نے عن عاصم بصیغہ مجہول پڑھا ہے الایمان بنا بر نیابت فاعل اور نیز نسخہ ... وهي روایت المفضل عن عاصم کذا فی فتح القدیر ١٢ منہ

جوکہ امتثال کرتے ہین اُس کے اوامر کا اور لڑتے ہین اُس کے دشمنون سے اور مدد کرتے ہین اُس کے دوستون کی حزب
کو جو اللہ پاک کی طرف مضاف کیا سو اس مین اُن کے لیے تشریف و تعظیم عظیم و تکریم فخیم ہے الا ان حزب اللہ
ہم المفلحون سنتا ہے بیشک اللہ کے جتھے وہی ہین فائز و بامراد ہونے والے دنیا و آخرت کی سعادت سے کامل ہین
فلاح و بہرہ مندی مین کہ جن کی فلاح فرد کامل ہوگئی یہان تک کہ گویا اُن کے غیر کی فلاح مثل لا فلاح کے ہی
واللہ سبحانہ اعلم باسرار کتابہ الکریم ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے خبر دیتا ہے کفار کی جو کہ معاندین و محادین
ہین اللہ کے اور اُس کے رسول کے یعنی وہ ایک حد مین ہین اور شرع ایک حد مین مطلب یہ ہے کہ حق سے
کنارہ کرنے والے اُس کے مخالف ہین وہ ایک ناحیہ مین اور ہدایت ایک ناحیہ مین ہے وہ ہین بدبخت شقی لوگون مین
جو کہ دور کیے گئے ہانکے گئے ہین ثواب سے اذلین مین ہین دنیا و آخرت مین مقرر حکم کر چکا اور لکھ چکا ہے اللہ اپنی اول
کتاب مین اور اپنی قدر مین کہ جس کی مخالفت و ممانعت نہین کی جاتی ہے اور نہ وہ بدلی جاتی ہے اس
بات کو کہ نصرت اُس کے واسطے ہے اور اُس کی کتاب کے اور اُس کے رسولون کے اور اُس کے مومن بندون
کے دنیا و آخرت مین اور انجام نیک پرہیزگارون کے لیے ہے کما قال تعالے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ اور یہان فرمایا کتب اللہ الآیہ یعنی قوی عزیز یہ لکھ چکا ہے کہ وہ غالب ہے اپنے اعدا پر اور یہ ایک قدر
محکم و امر مبرم ہے کہ انجام نیک اور نصرت واسطے مومنون کے ہے دنیا و آخرت مین پہر فرمایا لا تجد قوما الآیہ یعنی جو اللہ
پر اور یوم آخر پر یقین لائے ہین وہ دوستی نہین رکھتے ہین مخالفین سے اگرچہ وہ ہون رشتہ دارون مین سے
کما قال تعالے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ الآیہ وقال تعالے قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ سعید بن عبد العزیز وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت لا تجد قوما الآیہ نازل کی گئی حق مین ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ
بن جراح کے جبکہ انہون نے اپنے باپ کو بدر کے دن قتل کیا اور اسی لیے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد اپنے امر خلافت
کو اُن چھ آدمیون مین شوری ٹہیرایا تو فرمایا اگر ابو عبیدہ زندہ ہوتا تو مین اُس کو خلیفہ بناتا کہتے ہین کہ ولو کان آباءہم نازل ہوئی
حق مین ابو عبیدہ کے کہ بدر کے دن اپنے باپ کو قتل کیا او ابناءہم حق مین حضرت صدیق کے کہ اُس دن اپنے
بیٹے عبد الرحمن کے قتل کا ارادہ کیا او اخوانہم مصعب بن عمیر کے بارے مین کہ اپنے بہائی عبید بن عمیر کو قتل کیا
او عشیرتہم حضرت عمرؓ کے حق مین کہ انہون نے بھی اُس دن اپنے ایک قریب کو قتل کیا او حق مین حضرت علیؓ

وحضرت حمزہ وعبیدہ بن حارث کے کہ انہون نے اُس دن عتبہ وشیبہ وولید بن عتبہ کو قتل کیا فاسد اعلم حافظ ابن کثیر
فرماتے ہین اور اسی قبیل سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سے مشورہ لیا قیدیان بدر کے
بارے مین تو حضرت صدیق نے یہ مشورہ دیا کہ اُن کا فدیہ لیا جائے تو جو قوت اُن سے لی جائے گی وہ قوت ہوگی واسطے
مسلمانون کے اور وہ چچا کے بیٹے اور گھرانے کے لوگ ہین اور امید ہے کہ اللہ تعالٰے اُن کو ہدایت کردے اور
حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری وہ راے نہین ہے جو اُن کی راے ہے کیا آپ مجھ قابو دیتے ہین فلان سے کہ مین اُس کو قتل
کرڈالون یہ شخص حضرت عمرؓ کا ایک رشتہ دار تہا اور آپ قابو دیتے ہین علی کو عقیل پر اور قابو دیتے ہین فلان کو فلان سے
تاکہ جان لے اللہ اس بات کو کہ ہمارے دلون مین مشرکون کی کچھ دوستی نہین ہے القصہ بکمالہا قولہ تعالے
اولئک کتب فی قلوبہم الآیۃ یعنی جو لوگ اِس صفت کے ساتھ متصف ہین کہ وہ دوستی نہین رکھتے ہین اللہ و
رسول کے مخالفون سے اگرچہ وہ اُن کے باپ ہون یا اُن کے بھائی سو یہ اُن ہین سے ہین جن کے دلون مین
اللہ نے ایمان لکھا ہے یعنی اُن کے واسطے سعادت لکھی ہے اور اُس کو اُن کے دلون مین قرار پذیر کردیا ہے اور
اُن کی بصیرت مین ایمان کو مزین کیا ہے سدی نے کہا کہ کتب معنی جعل ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایدہم یعنی قواہم ہے
قولہ تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ مین ایک سر بدیع ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اللہ کی راہ مین اپنے رشتہ دارون اور کنبے
والون پر خفا ہوئے تو اللہ تعالے نے اُن کو یہ عوض دیا کہ وہ اُن سے راضی ہوا اور خود سے اُن کو راضی کیا
بسبب اس نعیم مقیم وفوز عظیم وفضل عمیم کے جو اُن کو عطا فرمایا قولہ تعالے اُولئک حزب اللہ یعنی وہ لوگ ہین
اللہ کے بندے اور اس کی کرامت وعزت والے الا ان حزب اللہ ہم المفلحون یہ بلند نام کرنا ہے اُن کی فلاح وسعادت
ونصرت کا دنیا و آخرت مین مقابلے مین اُس کے جو اُن سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ حزب الشیطان ہین فرمایا ہے الا ان حزب الشیطان
ہم الخاسرون دیال بن عباد سے مروی ہے کہ ابو حازم اعرج نے زہری کو لکھا اعلم ان الجاہ جاہان جاہ یجریہ
اللہ تعالی علی ایدی اولیائہ لاولیائہ وانہم الخامل ذکرہم الخفیۃ شخوصہم ولقد جاءت صفتہم علی لسان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یحب الاخفیاء الاتقیاء الابریاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا واذا حضروا لم یدعوا قلوبہم مصابیح الہدی
یخرجون من کل فتنۃ سوداء مظلمۃ فہولاء اولیاء اللہ تعالے الذین قال اللہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم
المفلحون اخرجہ ابن ابی حاتم وقال نعیم بن حماد حدثنا محمد بن ثور عن یونس عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اللہم لاتجعل لفاجر ولا لفاسق عندی یدا ولا نعمۃ فانی وجدت فیما اوحیتہ الی لا تجد قوما الآیۃ واللہ اعلم بالصواب
والمنۃ کہ تفسیر سورۂ مجادلہ دوازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو شب شنبہ قریب نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ
قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا سید الخلائق
اجمعین وعلی آلہ وصحبہ الاکرمین وسلم وبارک وکرم وعظم الی یوم الدین ما علم مذاکرہ علم متنزلاً مالمحدثۃ اولاً وآخراً وظاہرا وباطنا

ف ۱۵ اصل کلمہ اس کی طرح [illegible] اس قسم کا قتل اور کسی جگہ نہ تھا [illegible] اسلام ۱۲ منہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُوۡرَۃُ الۡحَشۡرِ

اِس سورۂ مبارکہ کی چوبیس آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس نے فرمایا
کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بھی اسی طرح مروی ہے سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ مین نے
کہا حضرت ابن عباس سے سورۃ الحشر فرمایا سورۃ بنی النضیر اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما یعنے وہ نازل ہوئی بنی نضیر
کے بارے مین جس طرح کہ بعض روایات مین اس کی تصریح کی گئی ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۞ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ
الۡکِتٰبِ مِنۡ دِیَارِہِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا وَظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ مَّانِعَتُہُمۡ حُصُوۡنُہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ
فَاَتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا ٭ وَقَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَہُمۡ بِاَیۡدِیۡہِمۡ وَاَیۡدِی
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ٭ فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۞ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ لَعَذَّبَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا ؕ وَلَہُمۡ فِی
الۡاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ ۞ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ۚ وَمَنۡ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۞
مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡہَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِہَا فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَلِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۞ اللہ کی پاکی بولتا ہے
جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا وہی ہے جس نے نکال دیے جو منکر
ہین کتاب والون مین سے اُن کے گھرون سے پہلی ہی بھیڑ ہوتے تم نہ اٹکلتے تھے کہ وہ نکلین گے اور وہ خیال کرتے
تھے کہ اُن کا بچاؤ ہے اُن کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے پھر پہونچا اُن پر اللہ جہان سے اُن کو خیال نہ تھا اور ڈالی اُن کے
دل مین دھک اجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھون اور مسلمانون کے ہاتھون سو عبرت مانو اے آنکھ والو اور اگر
نہ ہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے اُن پر اُجڑنا تو اُن کو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین ہے اُن کو آگ کی مار یہ اس پر کہ وہ
مخالف ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ سے تو اللہ کی سخت مار ہے جو کاٹ ڈالا تم نے
کھجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو ف ۱ مدینے کے چار پانچ کوس
ایک قوم یہود کی بستی تھی بنی نضیر اُن کا نام اول حضرت سے صلح رکھتے تھے پھر مکے کے کافرون سے پیغام کرنے
لگے اور حضرت جہان بیٹھے تھے اوپر سے بھاری چکی ڈال دی اگر لگے تو آدمی مر جاوے اللہ نے بچایا حضرت نے
مسلمانون کو جمع کیا ارادہ یہ کہ اِن سے لڑیے جب اُن کے گڑھ گھیر لیے وہ ڈر گئے التجا کی حضرت نے اُن کی جان بخشی

اور جو مال اُٹھا سکے اور گھر اور باغ اور کھیت قبضے مین آئے حق تعالے نے وہ زمین غنیمت کی طرح نہ تقسیم کروائی حضرت کے اختیار پر رکھی حضرت نے مہاجرین کو جن کا خرچ انصار کے ذمے تہا اکثر تقسیم کی مہاجر و انصار دونون کو فائدہ ہوا اور اپنے گھر کا خرچ اور ورود کا خرچ اُس پر رکھا وہی ذکر ہے اس سورت مین ف۲ اپنے گھر اجاڑنے لگی لکڑی تختے کواڑ لگے اکھاڑنے لے جانے کو اور مسلمانون نے بھی مدد کی اللہ پہونچا جہان سے خیال نہ تہا یعنی دل کے اندر ہی رعب ڈال دیا ف۳ جب یہ قوم شام کے ملک سے بھاگی تہی نصارے کے غلبے مین تو اُن کے بڑون نے کہا تہا کہ تم کو یہان سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام مین اس وقت اُجڑ کر خیبر مین رہے پھر وہان سے اُجڑ کر شام کو گئے ف۴ جب وہ قلعے مین بند ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ اُن کے باغ کاٹو اور کھیت اُجاڑو تا کہ اُس کے درد سے باہر نکل کر لڑین پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ ہم کو تو کافر کہتے ہو اس سے مارتے ہو درخت بھی کافر ہے جو کاٹتے ہو بعض مسلمانون کو شبہ آنے لگا آیت اُتری انتہے ف تسبیح کا بیان اول گزر چکا ہے سبح للہ بمعنے نزّہ اللہ ہے تو اب حرف لام زائد ہوگا کلمہ ما غیر ذوی العقول کے لیے ہے چونکہ حالی تسبیح والے بہ نسبت قالی تسبیح والون کے اکثر ہین اس لیے اُن کو اُن پر تغلیب دیکر کلمہ ما کا فرمادیا ہے اور قولہ تعالی وہو العزیز الحکیم جملہ حالیہ ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی بہرہ مندی پانے والے وہی ہین جو کہ اللہ کے گروہ ہین اس لیے کہ اللہ پاک وہ عظیم الشان ہے کہ جس کی پاکی بولتے ہین سارے آسمان و زمین والے اس حال مین کہ وہ زبردست حکمت والا ہے اپنی ملک اور کام مین بھلا جس کی یہ شان ہے تو اُس کے لوگ کیونکر بہرہ مند نہون گے پھر اپنی عزت و حکمت کے بعض آثار ذکر فرمائے وہ یہ ہین ہو الذی اخرج الذین کفروا الآیہ حرف لام متعلق ہے اخرج سے اور یہ لام توقیت کا ہے کہ قولہ تعالے لدلوک الشمس اے عند دلوک الشمس تو لاول الحشر کے معنے عند اول الحشر ہوئے زمخشری کہتے ہین یہ ویسا لام ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے یا لیتنی قدمت لحیاتی اور اس قول مین جئت لوقت کذا اور اضافت اول کی طرف حشر کی اضافت صفت الی الموصوف کے باب سے ہے اے فی وقت الحشر الاول یعنے وہ ایسا عزیز حکیم ہے جس نے نکالا اُن لوگون کو جو منکر ہوئے من اہل الکتاب بیان ہے الذین کفروا کا یعنی جو کہ اہل کتاب ہین یا حال ہے اس مین اُن کو توبیخ ہے یعنی اہل کتاب ہو کر منکر ہوئے اُن کو تو چاہیے تہا کہ سب سے اول ایمان لاتے جب ایمان نہ لائے بلکہ منکر ہوئے تو اُن کی یہ سزا ہوئی کہ نکالا اُن کو اُن کے گھرون سے حشر اول کے وقت مین یہان اہل کتاب سے بنی نضیر مین یہ ایک گروہ تہے یہود کے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے بنی اسرائیل کے فتنون مین حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منتظر ہو کر مدینے مین آ اُترے تہے کہ جب وہ مبعوث ہون گے تو ہم اُن پر ایمان لائین گے پھر جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ سے معاہدہ کیا پھر بد عہدی کی اور آپ پر حملہ کرنے مین مشرکون کے ساتھ ہو گئے

پس آپ نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک کہ وطن چھوڑنے پر راضی ہو گئے کلبی نے کہا دسیون ہمن کے پہلے
پہل یہی لوگ جزیرۂ عرب سے جلائی وطن کیے گئے پہر آخر اُن کے حضرت عمرؓ کے عہد مین نکال دیے گئے
اُن کا اُجڑنا اول حشر تہا مدینے سے اور آخر حشر حضرت عمرؓ کا اُن کو جلاوطن کر دینا ہے کسی نے کہا کہ اول
حشر تو اُن کا نکالنا ہے اُن کے قلعون سے طرف خیبر کے اور آخر حشر اُن کا نکالنا ہی خیبر سے طرف شام
کے کسی نے کہا کہ آخر حشر ساری لوگون کا حشر ہے طرف زمین محشر کے اور وہ شام ہے عکرمہ نے کہا جو کوئی امر
مین شک کرے کہ قیامت کے دن حشر شام مین ہے تو چاہیے کہ اس آیت کو پڑہ لے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اُن سے فرمایا کہ نکل جاؤ وہ بولے کدہر آپ نے فرمایا زمین محشر کی طرف حضرت ابن عباسؓ سے بھی اسی کی مثل
مروی ہے ابن العربی کہتے ہین کہ حشر کا اول ہے اور اوسط و آخر ہے سو اول تو بنی نضیر کا نکال دینا ہے اور اوسط
اہل خیبر کا جلای وطن کرنا ہے اور آخر روز قیامت کا حشر ہے مفسرین نے اجماع کیا ہے اس پر کہ یہ لوگ
جن کا اس آیت مین مذکور ہے وہ بنی النضیر ہین سوائے حضرت حسن بصری کے اور کوئی اس مین مخالف
نہین ہے انہون نے فرمایا کہ یہ بنی قریظہ ہین حالانکہ یہ قول غلط ہے اس لیے کہ بنی قریظہ نہین نکالے گئے
بلکہ وہ تو قتل کیے گئے حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے جبکہ وہ اُن کے حکم پر راضی ہوئے تو انہون نے اُن کے
یہ حکم کیا کہ اُن کے لڑنے والے تو قتل کیے جائین اور اُن کے بی بی بچے قیدی بنائے جائین اور اُن کے
مال غنیمت مین لیے جائین تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا البتہ مقرر تو نے حکم کیا ساتھ حکم
اللہ کے سات آسمانون کے اوپر سے ایک دلیل تو یہ ہوئی دوسری یہ ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ بنی النضیر کا غزوہ
وقعۂ بدر سے چھ مہینے کے سر پر ہوا یہ ایک گروہ تھے یہود مین سے ان کے گھر اور کہجورین ناحیۂ مدینہ مین تہین پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک کہ وطن چھوڑنے پر اترے اور اس پر کہ جو سامان
و اسباب و اموال اونٹ اٹھالین وہ اُن کا ہے مگر حلقہ یعنی سلاح اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے مین
سبح للہ الی قولہ لاول الحشر نازل فرمایا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے لڑے یہان تک کہ اُن سے
مصالحہ کیا وطن چھوڑنے پر اور ان کو نکال دیا شام کی طرف یہ لوگ اُس سبط سے تھے جن کو زمانہ ماضی مین
جلائی وطن نہین پہونچا تہا اور اللہ اُن پر لکھ چکا تہا اور اگر یہ نہوتا تو البتہ اُن کو عذاب کرتا دنیا مین ساتھ
قتل و قید کے اب رہا قولہ تعالےٰ لاول الحشر سو اُن کا یہ جلا کر دینا اول حشر تہا دنیا مین طرف شام کے اخرجہ الحاکم
و صححہ ابن مردویہ و البیہقی فی الدلائل حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک
کہ پہونچی اُن کو ہر طرح کے بہوک پیاس یعنی اُن کو خوب ہی تنگ کیا تو انہون نے دی آپ کو وہ شے جس کا آپ نے اُن سے ارادہ کیا
پس آپ نے اُن سے مصالحہ کیا اس پر کہ روکے جائین واسطے اُن کے خون اُن کے اور اس پر کہ نکال دین اُن کو اُن کی زمین و

اوطان سے اور اس پر کہ روانہ کردین طرف اذرعات شام کے اور اُن مین سے ہر تین کے لیے ایک اونٹ اور ایک مشک مقرر کی اخرجہ ابن جریر وغیرہ پھر اللہ پاک مسلمانون کو مخاطب کرکے فرماتا ہے ما ظننتم ان یخرجوا یعنے اے مسلمانو تم نے یہ نہین خیال کیا کہ بنی نضیر نکل جائین گے اپنے گھرون سے بسبب اُن کی عزت و منعت و شوکت کے کیونکہ اُن کی گڑھیان مضبوط روکنے والی تہین اور زمینین اور چوڑی چکلی کھجورون کے باغ تھے اور آدمیون کی گنتی بہت تھی اور ساز و سامان کی کثرت وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ مانعتہم خبر مقدم ہے اور حصونہم مبتدا ہے مؤخر جملہ ملکر انہم کی خبر ہے اصل مضمون یہ ہے ظن بنو النضیر ان حصونہم تمنعہم من بأس اللہ یعنے بنی نضیر نے یہ خیال کیا کہ اُن کے قلعے اُن کو روک رکہین گے اللہ کے عذاب سے اب دیکھو اس ترکیب مین اور قرآن شریف کی ترکیب مین کیا فرق ہے وہ یہ ہے کہ خبر کو جو مبتدا پر مقدم کیا سو اس مین دلیل ہے اس پر کہ اُن کے قلعون کی مضبوطی اور اُنکے روکنے کا نہایت درجہ وثوق و اعتماد تہا اور ہم کی ضمیر کو جو اَنَّ کا اسم ٹہرایا اور جملے کو اُس کی طرف مسند کیا سو اس مین اس پر دلیل ہے کہ وہ اپنے حق مین یہ اعتقاد رکہتے تہے کہ وہ ایسی عزت و منعت مین ہین جسکے ہوتے ہوے کسی کی پروا نہین کی جاتی ہے کہ اُن سے تعرض کرے یا اُن کے لوٹنے مین طامع ہو دیکھو جو بات اس مین ہے وہ ظنوا ان حصونہم تمنعہم مین نہین ہے بالجملہ جب مومنون نے تو بنی نضیر کی عزت و منعت پر نظر کرکے یہ خیال کیا کہ وہ نہ نکلین گے اور خود اُن کا یہ خیال کہ ہمارے قلعے محکم ہین کوئی ہملا کیا کر سکتا ہے تو اللہ پاک کی صفت عزت و حکمت جلوہ گر ہوئی اُس کا امر اُن کو آیا جہان سے اُنکے دل مین اس کا خطرہ نہ تہا کہ اُس جہت سے اُن کو اُس کا امر آئے گا وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن سے لڑنے کا اور اُن کے جلاوطن کرنے کا حکم دیا اور وہ اس کا خیال نہین رکہتے تہے ابن جریج و سدی و ابو صالح نے کہا کہ وہ امر اُنکے رئیس کعب بن الاشرف کا قتل ہے اس لیے کہ اس کے قتل نے ان کی شوکت کو ضعیف کر ڈالا کسی نے کہا کہ اتاہم اور لم یحتسبوا مین مومنین کی طرف ضمیر راجع ہے یعنی پہر آئی مومنون کو اللہ کی نصر و مدد جہان سے اُن کو خیال نہ تہا لیکن قول اول اولی ہے بدلیل اس آیت کے وقذف فی قلوبہم الرعب اس لیے کہ رُعب کا ڈالنا بنی نضیر کے دلون مین تہا مسلمانون کے دلون مین نہ تہا کسی نے کہا کہ اُن کے دلون مین رُعب ڈالنا اس سبب سے تھا کہ اُن کا سردار کعب بن اشرف مارا گیا اولی یہ ہے کہ رعب ڈالنے کو اس کے ساتھ مقید نکرین اور نہ اس سے اُس کی تفسیر کرین بلکہ جو رعب اللہ تعالے نے اُن کے دلون مین ڈالا مراد اُس سے وہ رعب ہے جو صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا نصرت بالرعب مسیرۃ شہر یعنی میری مدد کی گئی ہے رعب سے ایک ماہ کی راہ تک لغت والے کہتے ہین الرعب الخوف الذی یرعب الصدر ای یملأہ یعنے رعب وہ خوف ہے جو کہ سینے کو پر کر دیتا ہے قذف عبث ثابت کرنا جمانا رعب کا ہے دل مین کسی نے کہا اُس کا سخت نازل کرنا ہے

۵ یعنی ابن عمر ... ابن عساکر ۱۲ منہ
۲ یعنی ما ظننتم ... حصونہم ... جہان سے ... فتح العزیز ... ۱۲ منہ

دلون مین گویا اُن مین پتھر پھینک دیے اصل مین قذف پتھر پھینکنے کو کہتے ہین رعب اسکون وضم مین دونون سبعیہ ہین غرضکہ جب اُنکے دلون مین رُعب ڈالا گیا تو اُن کا یہہ حال ہُوا یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین جمہور نے یخربون بہ تخفیف پڑہا ہے اور کسائی نے بتشدید ابوعمرو کہتے ہین مین نے جو تشدید کی قراءت کو اختیار کیا سو اس لیے کہ اخراب کہتے ہین شے کے خراب چھوڑ دینے کو اور انہون نے جو اپنے گہرون کی تخریب کی تہی سو ہدم کے ساتھ لیکن یہہ قول مسلم نہین ہے اس لیے کہ لغت والون کے نزدیک تخریب واخراب ایک معنی مین ہین سیبویہ نے کہا ان معنی کی فعلت وافعلت بتیاقیان نحو اخربتہ وخربتہ وافرحتہ وفرحتہ انتہے ابوعبید وابوحاتم نے اول کو اختیار کیا ہے معنی یہہ ہین کہ جب بنی نضیر کے دلون مین رعب بہر گیا اور جلائے وطنی کا یقین کر لیا تو مسلمانون کا یہ حسد کیا کہ وہ اُن کے گہرون مین بین بسین گے پس اُن کو خراب کرنے لگے اندر سے اور مسلمان باہر سے قتادہ وضحاک کہتے ہین کہ مومنین تو خراب کرتے تہے باہر سے تاکہ داخل ہون اور یہود اندر سے تاکہ جو شے اُن کے قلعے کی خراب ہو گئی تہی اُس سے اُسکو بنائین زجاج نے کہا مومنین کے ہاتہون سے گہرون کا خراب کرنا اس کے یہ معنے ہین کہ یہود نے گہرون کو پیش کیا واسطے خراب کرنے کے یعنی عہد توڑا جس کا یہہ انجام ہوا تو گویا اس کے باعث خود ہی ہوئے زہری و ابن زید وعروہ بن زبیر کہتے ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی النضیر سے اس پر صلح کی کہ اُن کے واسطے وہ شے ہے جسکو اونٹ اٹہالین تو وہ لکڑی کو یا ستون کو خوبصورت سمجہتے تہے لیں اپنے گہرون کو ڈہاتے اور اُسکو اپنے اونٹون پر لادتے تہے اور اُن کے باقی کو مومنین خراب کرتے تہے نیز زہری نے کہا کہ خراب کرتے تہے اپنے گہرون کو ساتھ توڑنے معاہدے کے اور مومنون کے ہاتھون ہی ساتھ مقاتلت کے ابوعمرو کہتے ہین بایدیہم فی ترکہم لہا وبایدی المومنین فی اجلائہم عنہا یعنی اپنے ہاتہون سے گہرون کا اجاڑنا یہہ ہی کہ اُنکو چہوڑی جاتے ہین اور مومنون کے ہاتہون سے یہہ ہے کہ وہ اُن کو اُن سے نکالتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنی بنی نضیر کو اپنی عزت ومنعت وقوت وکثرت پر اور اپنے قلعون کی مضبوطی پر پورا وثوق تہا سو وہ اُن کے کچہ کام نہ آیا مرعوب ہو کر وطن چہوڑ گئے تو اب تم اے اہل عقول وبصائر نصیحت پذیر ہو سو جو غور کرو اُس بلا مین جو اُن پر نازل ہوئی اور غیر امید اعتماد مت کرو واحدی کہتے ہین اعتبار نظر وغور کرنا ہے امور مین تاکہ اُن سے ایک اور شے انہین کی جنس کی پہچانی جائے نسفی کہتے ہین یہ دلیل ہے قیاس کے جواز پر انتہے اعتبار ماخوذ ہی عبور یعنی تجاوز سے ایک شے سے دوسری شے کی طرف گزر جانا اسی لیے عبرۃ کا نام عبرۃ رکہا گیا ہے اس لیے کہ وہ آنکہ سے نقل کرکے گال کی طرف آتا ہی اور علم تعبیر اس لیے نام کہا گیا ہی کہ تعبیر الانتقال ہے معقول کی طرف نقل کرتا ہی الفاظ عبارات نام کہا گیا ہی اس لیے کہ وہ قائل کی زبان سے معانی کو نقل کرتے ہین طرف عقل سننے والے کی اور کہا جاتا ہی السعید من اعتبر بغیرہ

اس لیے کہ وہ بواسطہ عقل خود نقل کرتا ہے اپنی حال سے طرف اپنی حال کے و من لم یعتبر بغیرہ اعتبر بہ غیرہ اور اسی سے لیے قشیری نے
فرمایا ہے الاعتبار ہو النظر فی حقائق الاشیاء و جہات دلالتہا لیعرف بالنظر فیہا شیٔ آخر ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء الآیہ یعنی اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ لکھ چکا تھا اُن پر نکلنا اُن کے وطنوں سے اس طور پر مع اہل و ولد
کے اور اُس کا اُن پر حکم جاری کر چکا تھا تو البتہ اُن کو عذاب کرتا قتل و قید سے دنیا میں جیسا کہ بنی قریظہ سے
کیا جلاء کہتے ہیں وطن کی مفارقت کو یقال جلا بنفسہ واجلاہ غیرہ اجلاء اگرچہ جلاء[1] و اخراج کے معنی دور کرنے
میں ایک ہیں لیکن دونوں میں فرق ہے دو جہت سے ایک یہ ہے کہ جلاء وہ ہے جو اہل و ولد کے ساتھ ہو اور اخراج
کبھی مع بقای اہل و ولد کے ہوتا ہے دوسری یہ ہے کہ جلاء نہیں ہوتا ہے مگر واسطے جماعت کے اور اخراج جماعت کے
لیے ہوتا ہے اور واحد کے لیے لذا قال الماوردی جملہ ولہم فی الآخرۃ عذاب النار مستانفہ ہے لولا کے جواب[2] سے متعلق
نہیں ہے اس عذاب کے بیان کو متضمن ہے جو کہ آخرت میں اُن کو حاصل ہوگا گو وہ دنیا کے عذاب سے بچ گئے
ذلک بانہم شاقوا اللہ و رسولہ یعنی یہ وطن سے نکلنا دنیا میں اور عذاب آخرت میں اس سبب سے ہے کہ وہ مخالف
ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسول کے باین طور کہ مطیع نہوئے اور کفار کے ساتھ میل کیا اور عہد توڑ ڈالا و من
یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب یہاں اللہ کی مشاقت پر اقتصار کیا اس لیے کہ اللہ کی مخالفت بعینہ
اُس کے رسول کی مخالفت ہے جمہور نے یشاق بادغام پڑھا ہے اور کسائی نے بفک ادغام ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا
میں ضمیر راجع ہے طرف ما کے اس لیے کہ اُس کی تفسیر کی گئی ہے لینۃ سے اور اسی طرح قائمۃ علی اصولہا فبا ذن اللہ
یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا درخت یا چھوڑ رکھا اُس کو باقی اُس حال پر جس پر وہ ہے سو اللہ کے اذن سے ولیخزی
الفاسقین حرف لام متعلق ہے محذوف سے اور حرف واو عاطف ہے علت محذوف پر تقدیر یہ ہے اذن[3]
فی قطعہا لیسر المومنین ولیعزہم ولیخزی الفاسقین یعنے اختیار دیا اللہ نے اُس کے کاٹنے میں اور چھوڑ رکھنے
میں تاکہ خوش کرے مومنوں کو اور اُن کو غالب کرے اور ذلیل کرے بے حکموں کو مطلب یہ ہے کہ یہود لوگ جو کہ
طاعت سے نکلنے والے ہیں اُن کو ذلیل کرے اور غیظ میں لائے اُس کے کاٹنے اور چھوڑ رکھنے میں کیونکہ جب
وہ مومنوں کو دیکھیں گے کہ اُن کے مالوں میں تحکم کر رہے ہیں جس طرح چاہتے ہیں کسی کو کاٹتے ہیں کسی کو چھوڑتے
ہیں تو اُن کا غیظ اور بڑھے گا زجاج نے کہا تاکہ ذلیل کرے فاسقوں کو باین طور کہ دکھاوے اُن کو اُن کے مال
کہ تحکم کر رہے ہیں اُن میں مومن جس طرح دوست رکھتے ہیں کاٹنے کا اور چھوڑ رکھنے کا مجاہد نے کہا کہ بعض مہاجر
واقع ہوئے کھجوروں کے کاٹنے میں تو بعض نے اُن کو منع کیا اور کہا کہ یہ تو مسلمانوں کی غنیمتیں ہیں اور جنہوں
نے کاٹیں وہ بولے بلکہ یہ غیظ ہے واسطے دشمنوں کے پس قرآن نازل ہوا اُس شخص کی تصدیق لیکر جس نے
قطع نخل سے نہی کی اور گناہ سے معافی لیکر اُس شخص کی جس نے اُن کو قطع کیا فقال ما قطعتم من لینۃ الآیہ قتادہ

[1] جلاء لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے کی فی اللغات ۱۲ منہ
[2] یعنی نظیر بن حضرت محمد بن شیخ ۱۲ منہ
[3] اس کی تقدیر پر فباذن اللہ دال ہے اور اذن بمعنی تخییر ہے ۱۲ منہ

وضحاک نے کہا کہ انہون نے اُن کی کھجورون مین سے چہہ درخت کاٹ ڈالے اور جلادی محمد بن اسحاق نے کہا
کہ ایک درخت کھجور کا جلایا اور ایک کاٹ ڈالا تو بنی نضیر بولے اور تو اہل کتاب مین یا محمد کیا تو یہ نعم نہین کرتا کہ تو نبی ہو ارادہ کرتا
ہے صلاح کا کیا پھر صلاح سے ہی کھجورون کا کاٹنا اور درختون کا جلانا اور آیا تو نے پایا ہے اُس شے مین
جو تجہپر اُتاری گئی ہے فساد کا مباح کرنا زمین مین پس یہ بات شاق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور پایا مسلمانون نے اپنے جی مین یعنی حزن و رنج اس پر یہہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عمرؓ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجورون کو جلادیا اور کاٹا اور یہ بویرہ ہے
اور اسی کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہین ؎

وَهَانَ عَلَىٰ سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ	حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

پس اللہ تعالے نے مَا قَطَعْتُمْ الآیہ نازل فرمائی اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ لینہ نخلہ ہے اور وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ کی تفسیر مین فرمایا کہ انہون نے ان کو اُتارا اُن کے قلعون سے اور امر کیا
ساتھ کاٹنے کھجورون کے پھر یہ امر کھٹکا اُن کے سینون مین تو مسلمان بولے کہ مقرر ہم نے کاٹ ڈالا بعض کو اور
چھوڑ رکھا بعض کو تو اب ہم البتہ پوچھین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا ہمارے لیے
کچھہ اجر ہے اس مین جو ہم نے کاٹا اور کیا ہم پر کچہہ گناہ ہے اس مین جو چھوڑ رکھا پس اللہ تعالے نے
مَا قَطَعْتُمْ الآیہ نازل فرمائی اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ابی حاتم وابن مردویہ اس باب مین اور حدیثین
ہین بنی نضیر کی صلح مین کتب سیر مین کلام مبسوط ہے لینہ کی اصل لونہ ہے واو بسبب کسرہ ماقبل کے
یا سے قلب ہوا جمع اس کی لین ہے کسی نے کہا لیان حضرت ابن مسعودؓ نے وَلَا تَرَكْتُمُوهَا قَوْمًا عَلَىٰ أُصُولِهَا
پڑھا ہے ای قائمۃ علی سوقہا اور کسی نے عَلَىٰ أُصُلِهَا اور کسی نے قَائِمًا عَلَىٰ صُوَلِهِ مفسرین نے لینہ کی
تفسیر مین اختلاف کیا ہے پس زہری ومالک وسعید بن جبیر وعکرمہ وخلیل نے کہا کہ لینہ کل نخل ہین مگر
عجوہ مجاہد نے کہا کہ کل نخل ہین اور نہ عجوہ کا استثنا کیا نہ اُس کے غیر کا ثوری نے کہا کہ کرام النخل ہین یعنے
عمدہ کھجور کے درخت ابو عبیدہ نے کہا کہ جمیع الوان تمر ہین سوا عجوہ وبرنی کے امام جعفر بن محمد نے فرمایا کہ
خاصۃً عجوہ ہے کسی نے کہا کہ لینہ ایک قسم ہے نخل مین سے اُس کے ثمر کو لون کہا جاتا ہے تمر اُس کی اجود
تمر ہے اصمعی نے کہا کہ دقل ہے یعنے ردی کھجور اس آیہ کریمہ سے استدلال کیا گیا ہے اس پر کہ کفار کے قلعے ان کے
گھر بے کھٹکے ہدم کیے جائین اور جلائے جائین اور مجانیق سے مارے جائین اور اسی طرح اُن کے اشجار و نخوہا کا کاٹنا اور
اجتہاد کی جواز پر اور مجتہدین کی تصویب پر اس کی بحث کتب اصول مین پوری طور پر مسطور ہے کذا فی فتح البیان
ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ جو کچہہ آسمانون مین اور زمین مین ہے وہ سب اُس کی تسبیح وتحمید وتقدیس

کرتا ہے اُس کے لیے نماز پڑھتا ہے اُس کی توحید کرتا ہے کما قال تعالی تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ قولہ وہو العزیز الحکیم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ منیع الجناب ہے اس کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے اپنی قدر و شرع میں حکمت والا ہے اُسی نے نکالا اُن کو جو منکر ہوئے اہل کتاب میں سے مراد بنی نضیر کے یہود میں یہ قول حضرت ابن عباس و مجاہد و زہری وغیرہ واحد کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو ان سے صلح کی اور ان کو عہد و ذمہ دیا اس بات پر کہ نہ آپ اُن سے لڑیں اور نہ وہ آپ سے پھر جو عہد درمیان ان کے اور آپ کے تھا اُس کو توڑ ڈالا تو اللہ تعالے نے اُن پر اپنا وہ عذاب نازل کیا جس کو کسی طرح کا پھرنا نہ تھا اور ان پر اپنی قضا نازل کی جو کہ روکی نہیں جاتی ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو جلا وطن کیا اور اُن کو نکالا اُن کے ایسے مضبوط قلعوں سے جن میں مسلمانوں کو اُن سے نکلنے کی طمع نہ تھی اور خود انھوں نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ قلعے اُن کو روکنے والے ہیں اللہ کے عذاب سے سو اللہ سے اُن کو کچھ کام نہ آیا اور اللہ کی طرف سے اُن کو وہ شے آئی جو اُن کے دلوں میں نہ تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے سے اُن کو جلائے وطن کر دیا تو اُن میں کا ایک گروہ تو اذرعات کی طرف چلا گیا جو کہ شام کی بلند زمین سے ہے اور شام محشر و منشر کی زمین ہے اور ایک گروہ اُن میں کا خیبر کی طرف چل دیا اور آپ نے اُن کو قلعوں سے اس شرط پر اُتارا تھا کہ جو شے اُن کے اونٹ لاد لیں تو وہ انھیں کی ہے سو جو منقول اشیا اُن کے گھروں میں تھیں جن کا لاد لینا اپنے ساتھ ممکن تھا اُن کو اجاڑتے تھے یعنی توڑ کر اونٹوں پر لادتے تھے اسی لیے یوں فرمایا یُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنی اے بینائی والو تم فکر کرو غور کرو اُس شخص کے انجام کار میں جس نے اللہ کے امر کی مخالفت کی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کو جھٹلایا کیسا اُترتا ہے اُس پر عذاب اُس کا جو کہ دنیا میں اُس کو ذلیل کرنے والا ہے مع اُس عذاب الیم کے جو اُس کے واسطے آخرت میں رکھ چھوڑا جاتا ہے بعد اس کے قصۂ بنی نضیر میں ابو داؤد کی ایک حدیث ذکر کی ہے پھر اُس غزوے کا سبب بطور اختصار اصحاب مغازی و سیر سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ بنی نضیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مال چھوڑ گئے سو وہ خاص آپ کے واسطے تھے جہاں چاہیں اُن کو پھیریں تو آپ نے مہاجرین اولین پر اُن کو تقسیم کیا سوا انصار کے مگر سہل بن حنیف و ابو دجانہ سماک بن خرشہ انھوں نے فقر کا ذکر کیا تھا تو آپ نے اُن کو عطا فرمایا ابن اسحق نے کہا کہ بنی نضیر میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر دو مرد یامین بن عمیر بن عم عمرو بن جحاش اور ابو سعد بن وہب یہ دونوں اپنے اموال پر مسلمان ہوئے تو اُن کا احاطہ کیا قولہ تعالے ما ظننتم ان یخرجوا کا یہ مطلب ہے کہ تم نے جو بنی نضیر کا چھ دن میں محاصرہ کیا سو اس محاصرے کی قصیر مدت میں مع شدت و منعت اُن کے قلعوں کے تم نے نہیں خیال کیا تھا کہ وہ نکل جاویں گے اور اسی

له اس کی ستھرائی بولتے ہیں آسمان ساتوں اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اور کوئی چیز نہیں جو نہیں پڑھتی خوبیاں اس کی ۱۲ منہ

مضبوطی کی وجہ سے اُن کا یہ خیال تہا کہ اُن کے قلعے اُن کو روکنے والے ہین اللہ کے عذاب سے سو یہ مضبوطی اُن کے کچھ کام
نہ آئی اللہ کے امر سے اُن کو وہ شے آلگی جو اُن کے دل مین نہ تہی جیساکہ اللہ تعالی نے دوسری آیت مین
فرمایا ہے قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ
اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ قولہ تعالے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یعنی ڈالدیا اُن کے دلون
مین خوف اور گہبراہٹ اور یہ کیونکر اُن کو حاصل نہوتا حالانکہ اُن کا محاصرہ کیا اُس ذات مبارک نے جن کی
مدد کی گئی مہینے بہر کی راہ تک بسبب رعب کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ قولہ تعالے وَلَوْلَا اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ
الآیہ یعنی اگر یہ نہوتا کہ اللہ نے اُن پر لکہہ دیا تہا یہ جلا یعنے اپنے گہرون اور مالون سے نکالدینا تو ہوتا اُن کے لیے
اللہ کے نزدیک ایک اور عذاب قتل وسبی سے اور مثل اُس کے قالہ الزہری عن عروہ والسدی وابوزید اس لیے
کہ اللہ اُن پر یہ لکہہ چکا تہا کہ عنقریب اُن کو عذاب کرے گا دار دنیا مین مع اُس عذاب کے جو اُن کے لیے دار
آخرت مین تیار کیا گیا ہے یعنی عذاب نار جہنم مین قولہ تعالی وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنے واسطے اُن کے آخرت مین
عذاب نار کا حتمی لازمی ہے اُس کا ہونا اُن کے لیے لابدی ہے قولہ تعالے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ الآیہ کا یہ مطلب ہے
کہ اللہ تعالے نے جو اُن کے ساتھہ یہ معاملہ کیا اور اپنے رسول کو اور اپنے مومن بندون کو اُن پر مسلط کیا سو
صرف اس لیے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسولؐ کے اور تکذیب کی اُس شے کی جو اللہ نے اپنے
پہلے اگلے رسولون پر نازل کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری دینے مین اور وہ اس کو پہچانتے ہین
جس طرح کہ اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین پہر فرمایا وَمَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ الآیہ یعنی جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا تو بیشک
اللہ کا عقاب سخت ہے قولہ تعالے مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ الآیہ کی تفسیر مین لینہ کے معنی کا اختلاف اور شان نزول
کی روایتین فلکی ہین اور ثویرہ کے بیان مین بہت سے شعر ذکر کیے ہین پہر کہا ہے وقد اورد ابن اسحاق رحمہ اللہ
تعالے ہہنا اشعارا کثیرۃ فیہا ادب ومواعظ وحکم وتفصیل للقصۃ ترکنا ایرادہا اختصارا واکتفاء بما ذکرنا وللہ الحمد
والمنۃ پہر ابن اسحق کا قول نقل کیا ہے کہ بنی نضیر کا وقعہ بعد وقعہ احد اور بعد بیر معونہ کے ہوا بخاری نے عن الزہری
عن عروہ حکایت کیا ہے کہ وقعہ بنی نضیر کا چہہ مہینے بعد بدر سے ہوا وَمَا اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ
اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝
مَاۤ اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَاۤءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اور جو ہاتہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو ان سے سو تم نے نہین دوڑائے اس پر
گہوڑے اور نہ اونٹ و لیکن جتادیتا ہے اپنے رسولون کو جس پر چاہے اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے جو ہاتہ لگا دے اللہ

وقف لازم

اپنے رسول کو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے اور بن باپ کے لڑکون کے
اور محتاجون کے اور مسافر کے تا نہ آوے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دیوے تم کو رسول سو لے لو اور
جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے ف۱ یہی فرق رکھا غنیمت مین
اور فی مین جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت پانچ ان حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصے لشکر کو بانٹنے اور جو بغیر جنگ
ہاتھ لگا وہ سارا خزانے مین مسلمانون کے جو کام ضرور ہو اُس پر خرچ کرو ف۲ یعنی فی پر قبضہ رسول کا اور رسول
کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر جتنے خرچ پڑتے ہین اللہ سب ہی کا مالک ہے مگر کعبے کا اور مسجدون کا بھی اس مین آگیا اور
ملتے والا حضرت کے روبرو اُن کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ اُن پر جیسے خرچ کرنا دولتمند کو اگر سردار دے
تو لے لے منع نہین انتہی ف فی بمعنی رجوع ہے یقال فاء یفیء اذا رجع وجف کہتے ہین تیز چلنے کو یقال
وجف الفرس والبعیر یجف وجفا واوجفہ صاحبہ اذا حملہ علی السیر السریع ما اوجفتم کا کلمہ ما نافیہ ہے اور حرف فا جواب کے
شرط کا جبکہ ما افاء کا ما شرطیہ ہو اور اگر موصولہ ہو گا تو زائد ٹھیرے گا من خیل کا من زائد ہے واسطے تاکید کے
رکاب وہ اونٹ مین جن پر سوار ہوتے ہین خاصۃً امام رازی کہتے ہین عرب لوگ راکب کا لفظ اطلاق نہین کرتے
مگر اونٹ کے سوار پر اور گھوڑے کے سوار کا نام فارس رکھتے ہین اور منہم کی ضمیر راجع ہے طرف بنی نضیر کے آیت کا
مطلب یہ ہے جو مال پھیر لایا اللہ اپنے رسول پر بنی نضیر سے سو اے مسلمانون تم اُن کے حاصل کرنے کو نہ گھوڑون
پر سوار ہوئے اور نہ اونٹون پر اور نہ تم نے اُن کی طرف کچھ مسافت قطع کی اور نہ اُن کے لیے سفر کا تکلف کیا
اور نہ اُن مین کسی حرب و مشقت سے پیش آئے وہ تو مدینے سے طرف دو میل پر تھے کما قال الفراء ولیکن اللہ کا
طریقہ اس پر جاری ہے کہ اپنے رسولون کو مسلط کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے دشمنون مین سے ایسا
مسلط کر دینا جو کہ غیر معتاد ہوتا ہے بغیر اس کے کہ حوادث کے تنگیون مین گھسین اور لڑائیون کی سختیان
کھینچین یا اللہ ہر شے پر قادر ہے مسلط کرتا ہے جس کو چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے منع کرتا ہے
جس کو چاہتا ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اُس کا کوئی اُس سے نہین پوچھ سکتا اور لوگون سے پوچھ ہے پس
اللہ پاک نے اسی سبب سے بنی نضیر کے مال خاص اپنے رسول ؐ کے لیے ٹھیرائے کیونکہ آپ نے اُن کو
بطور صلح فتح کیا تھا اور اُن کے مال لیے تھے مسلمانون نے آپ سے سوال کیا تھا کہ اُن کے واسطے تقسیم کر دین
اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ مال واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص ہین نہ آپ کے اصحاب کے کیونکہ انہون نے
نہ اُن پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ بلکہ اُن کی طرف صرف چل کر گئے سو اُن کا اُس مال مین کچھ حق نہین ہے
اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مختص ہے اور اُن کے ساتھ جن کا آپ کے ساتھ دوسری آیت مین
مذکور ہے یعنے اصناف اربعہ بنا بر اس تقسیم کے جو آپ کیا کرتے تھے حضرت عمر رضہ سے مروی ہے کہ بنی نضیر کے

اموال منجملہ ما افاء اللہ علی رسولہ وما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل ولا رکاب کے تہے اور خاص واسطے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے پس آپ اُن مین سے اپنے گہر والون پر خرچ کرتے تہے سال بہر کا نفقہ پہر
جو باقی رہتا اُس کو رکہتے ہتیارون اور گہوڑون مین واسطے تیاری کے اللہ کی راہ مین اخرجہ البخاری و مسلم
وغیرہما حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے یہ اُس شے جو آپ نے پائی کہ حکم کرین اُس مین جو چاہین اور
نہین تہے اس وقت گہوڑے نہ اونٹ کہ اُن کو دوڑایا جاوے فرمایا فلا یجاف ان یضعوا الیسر یعنی ایجاف
کہتے ہین تیز چلانے کو اور وہ اموال واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے پس تہا اُن مین سے
خیبر و فدک اور عرینہ کے دیہات اور آپ کو امر کیا گیا کہ قصد کرین واسطے ینبع کے تو آپ اُس کو آئے پہر
اس سب پر قبضہ کیا تو کچہ لوگ بولے کہ اللہ نے اس کو کیون نہین تقسیم کیا پس اللہ تعالے نے آپ کا
عذر نازل کیا تو یون فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القرے الآیہ اخرجہ ابن مردویہ کرخی مین ہے کہ یہ اگرچہ
مثل ضیمت کے تہا کیونکہ وہ لوگ کہیتی نکلے اور لڑے اور مصالحہ کیا لیکن بوجہ اُن کی قلت تکلیف کے اللہ تعالے
نے اُس کو قائم مقام فی کے ٹہیرایا بالجملہ اول اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ وہ اموال خاص واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین بعد اس کے مصارف فی کا بیان فرمایا ما افاء اللہ علے رسولہ
من اہل القری الآیہ اور تکرار بقصد تقریر و تاکید کے ہے اہل القری کو جو بجائی منہم رکہا اس سے بنی النضیر سو منظور اس کی
س لابت کا جتادیا ہے کہ یہ حکم کچہ نرے بنی نضیر کے ساتہ خاص نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے ہر بستی کا جس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور صلح فتح کرین اور مسلمان گہوڑے اور اونٹ اُس پر نہ دوڑائین بستی نے کہا
قرے یہ اور بنی نضیر و بنی قریظہ ہین یہ دونون تو مدینے مین ہین اور فدک یہ مدینے سے تین میل پر ہے اور خیبر اور
عرینہ کے دیہات اور ینبع اہل علم نے اس آیت مین اور اس سے پہلے کی آیت مین کلام کیا ہے کہ آیا دونون
کے معنی متفق ہین یا مختلف سو کسی نے تو کہا کہ متفق ہین جیسا کہ ہم نے ابہی ذکر کیا ہے کسی نے کہا مختلف
ہین اس مین اہل علم کی ایک گفتگو دراز ہے ابن العربی علم بردار مالکیہ کہتے ہین کچہ اشکال نہین ہے تین معنی
تین آیتون مین ہین پہلی آیت جو ہے یعنی وما افاء اللہ علی رسولہ منہم سو یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتہ خاص اور آپ کے لیے خالص ہے اور وہ بنی نضیر کے اموال ہین اور جو اُن کی مثل ہو دوسری
آیت یعنی ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القرے سو یہ ایک ابتدائی کلام ہے اول کا غیر واسطے ایک مستحق کے جو کہ اول کا غیر
ہے گو یہ آیت اور پہلی اس امر مین شریک ہین کہ ان مین کی ہر ایک متضمن ہے اُس شی کو جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ہاتہ لگائی
پہلی آیت اسی کی مقتضی ہے کہ وہ شے حاصل ہوئی بغیر لڑائی بہڑائی کے اور انفال کی آیت جو کہ تیسری ہے وہ اس کی
مقتضی ہے کہ وہ شے حاصل ہوئی لڑائی سے اور دوسری آیت یعنی ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری اس کا عکس ہے خالی

کہ اُس کا حصول لڑائی سے ہوا یا بدون لڑائی کے پس یہان سے اختلاف پیدا ہوا تو ایک گروہ نے کہا کہ یہ ملحق ہے پہلی آیت
سے اور وہ صلح کا مال ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ یہ ملحق ہے تیسری آیت سے یعنی انفال کی آیت سے اور جب کہ قائل ہوئے کہ یہ انفال کی آیت
سے ملحق ہے تو اختلاف کیا کہ آیا یہ منسوخ ہے یا محکم یہ حاصل ہے ابن العربی کے کلام کا اور امام مالک فرماتے ہین کہ اِس سورت کی پہلی آیت تو خاص ہے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری بنی قریظہ میں ہے مراد اُن کی یہ ہے کہ اسکے معنے رجوع ہوتے ہین طرف آیت انفال کے
امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ طریقہ فی کے خمس کا غنیمت کے خمس کا طریقہ ہے اور چار خمس اُس کے واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور وہ بعد آپ کے واسطے مصالح مسلمین کے ہین للہ سے یہ مراد ہے کہ وہ اُس مین حکم
کرے جو چاہے للرسول کا یہ مطلب ہے کہ وہ رسول کی ملک ہو جاتا ہے ذی القربیٰ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے قرابت والے ہین یہ لوگ بنی ہاشم و بنی مطلب ہین ان کو اس لیے دیا جاتا ہے کہ یہ منع کیے گئے
ہین صدقہ سے تو فی مین اِن کا حق ٹھیرایا گیا یتامیٰ سے مراد مسلمانون کے بچے ہین جن کے باپ مر گئے مساکین
سے مراد مسلمان حاجتمند ابن السبیل یعنے مسلمانون مین کا مسافر جو کہ سفر مین اپنے مال سے منقطع ہو رہا ہے
کہا ہے کہ اس مال مین قسمت یون ہو کہ اس کے چار خمس تو واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہون اب بچا ایک خمس سو اُس کے پانچ خمس کیے جائین اُن مین کا ایک خمس تو واسطے رسول کے اور چار
قسم مذکور سے ہر قسم کے واسطے ایک خمس کسی نے کہا کہ اِس مال کے چھ حصے کیے جائین ایک سدس اللہ
پاک کا وہ صرف کیا جائے وجوہ قرب مین جیسے آباد رکھنا مساجد کا اور مثل اُس کے حضرت ابن عباس رض
سے مروی ہے کہ اللہ نے جو ہاتھ لگایا اپنے رسول کے خیبر سے نصف تھا واسطے اللہ کے اور اُس کے رسول کے
اور دوسرا نصف واسطے مسلمانون کے سو جو اللہ و رسول کے لیئے تھا اُس مین سے کتیبہ و سلالم و وخدہ
ہے اور جو مسلمانون کے واسطے تھا وہ شق ہے اور شق تیرہ حصے ہین اور نطاۃ پانچ حصے رسول اللہ صلی اللہ
نے نہین تقسیم کیا خیبر سے واسطے کسی کے مسلمانون مین سے مگر واسطے اُس شخص کے جو کہ حدیبیہ مین حاضر
ہوا اور آپ نے اذن نہین دیا کسی کو مسلمانون مین سے جو کہ پیچھے رہ گیا آپ سے وقت آپ کے نکلنے کے
طرف حدیبیہ کے اس کا کہ آپ کے ساتھ خیبر مین حاضر ہو مگر جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام انصاری کو اخرجہ
ابن مردویہ حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفایا تھے نضیر و خیبر و فدک
مین پس بنی نضیر تو تھا روکا ہوا واسطے آپ کے نوائب کے یعنے جو کام آپ کو پیش آتے تھے وہ ان مین صرف
ہوتا تھا اور رہا فدک سو وہ ابن السبیل کے لیے تھا اور رہا خیبر سو اُس کے تین حصے کیے تھے ان مین سے
دو حصے مسلمانون مین بانٹ دیے تھے اور ایک حصہ اپنے نفس کے لیے اور اپنے اہل کے نفقہ کے لیے روک
رکھا تھا پھر جو اپنے نفقہ اہل سے بچتا اُس کو فقراء مہاجرین پر پھیر دیتے تھے اخرجہ ابوداؤد بقاعی نے کہا ہے

کتیبہ بوضع والفتح کثیرہ بوحصن بخیبر وسلالم کعلابط یعنے حصن ملاحق بکر الوشین المعجمہ موضع بخیبر او وادیہ وفتح الصواب الفتح شرح اللغۃ وزاد فی فتح الاسب ہو قلعہ حصن قلاع بخیبر ونطاۃ بفتح النون الطاء المہملہ بلا تثبیت ہیما او حصن بہا اوعما کذا فی القاموس وحصنہ فتح الطاء

جس نے یہ عم کیا کہ کوئی شے منجملہ اُن اشیاء کے جو اس سورت میں ہین منسوخ ہوئی کسی شے سے منجملہ اُن اشیاء کے
جو کہ سورہ انفال میں ہین تو مقرر اُس نے خطا کی اس لیے کہ انفال تو بدر مین نازل ہوئی ہے اور وہ اس سے ایک
مدت قبل ہے بکذا ذکر الخطیب کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم حرف کے بمعنے لام تعلیل ہے اور جس شے کی وجہ
علت ہے وہ ماقبل سے حاصل ہوتی ہے یعنے اللہ نے ٹہیرا دی فی واسطے اُن لوگون کے جن کا مذکور ہوا اس لیے
کہ نہو جاوے وہ فی متداول درمیان دولتمندون کے تم مین سے کہ جو کوئی اُن مین کا غالب ہو تو اُسے لے بیٹھے
اور خود مختار ہو جائے جیسا کہ جاہلیت کا طریقہ تہا پس اللہ تعالے نے اُس کو اپنے رسول کے واسطے ٹہیرایا کہ
وہ اُس کو تقسیم کرین اُس طرز پر جس کا اُن کو امر فرمایا تقاتل نے کہا معنے یہ ہین تا کہ غالب نہو جائین اغنیاء
فقراء پر تو اس کو آپس مین بانٹ لین حضرت عمر سے مروی ہے نہین ہے روئی زمین پر کوئی مسلمان مگر حال
یہ ہے کہ اُس کے لیے اس فی مین حق ہے مگر وہ جن کے مالک ہوئے تمہارے داہنے ہاتھ یعنے غلام اخرجہ عبدالرزاق
وغیرہ دولہ نام ہے اُس شے کا جس کو لوگ آپس مین لیتے دیتے ہین کبہی تو اُس کے لیے ہوتی ہے کبہی اس کے
لیے جمہور نے یکون کو بتحتیہ اور دولۃ کو نصب پڑہا ہے ای کی لا یکون الفی دولۃ اور کسی نے تکون تائے فوقیہ اور دولۃ
برفع ای کی لا تقع اور توجیہ دولۃ اس بنا پر کان تامہ ہے نیز جمہور نے دولۃ کو بضم دال پڑہا ہے اور کسی نے بفتح
دال عیسی بن عمرو یونس واصمعی کہتے ہین کہ یہ دو لغت ہین ایک معنی مین ابو عمرو بن العلاء فرماتے ہین دولۃ
بالفتح وہ اموال ہین جنکا تداول کیا جاتا ہے اور بالضم فعل ہے اسی طرح ابو عبیدہ نے بہی کہا ہے کسی نے کہا کہ بالضم
مال مین ہے اور بالفتح لڑائی مین جو الت الایام تدول مثل دارت الایام تدور کے ہے وزن و معنی مین کسی نے کہا کہ بالفتح ملک
بضم المیم سے ہے اور بالضم ملک بکسر المیم سے مفتوح کی جمع دول آتی ہے جیسے قصعۃ و قصع اور مضموم کی جمع دول آتی ہے
غرفۃ و غرف پہر جب اللہ اس مال کا مصارف بیان کر چکا تو اُن کو امر کیا کہ اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا اقتدا کرین پس فرمایا وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنی غنیمت و فی کے مال سے
جو کچہہ تم کو رسول عطا کرے تو اُس کو لے لو اور جس کے لینے سے تم کو منع کرے تو اس سے باز رہو اور اُس کو مت لو
حضرت حسن و سدی نے کہا جو تم کو عطا کرے فی کے مال سے تو اُس کو قبول کرو اور جس سے تم کو منع کرے تو اُس کو
مت طلب کرو ابن جریج نے کہا ما اعطاکم من طاعتی فافعلوہ وما نہٰکم عن معصیتی فاجتنبوہ یعنی میری طاعت
کا جو حکم تم کو دے تو اس کو کرو اور جس معصیت میری سے تم کو منع کرے تو اُس سے بچو حق یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے
ہر اُس شے مین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائین امر ہو یا نہی قول ہو یا فعل گو سبب خاص ہے مگر
اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ سبب کے خصوص کا ہر شے شرع مین کی جو آپ ہمارے پاس لائے تو مقرر آپنے
ہم کو عطا کی اور ہم کو پہونچا دی یہ آیت بغایت النفع و اکثر الفائدہ ہے ماوردی کہتے ہین یہ محمول ہے عموم پر

سلہ یعنی ابو جعفر ۱۲
وہشام و ابو حیان ۱۲
سلہ یعنی ابو عبیدہ وسلمی ۱۲

آپکے ساری اوامر و نواہی مین آپ امر نہین فرماتے ہین مگر اصلاح کا اور نہی نہین کرتے ہین مگر فساد سے مہدوی کہتے ہین یہہ قول اسباک کا واجب کرتا ہی اس بات کو کہ جس شے کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا تو وہ امر ہی طرف سے اللہ تعالے کے اگرچہ آیت خاص ہے غنائم مین پس آپکے سارے اوامر و نواہی اس مین داخل ہین ذکرہ القرطبی حضرت ابن مسعود سے مروی ہو کہ انہون نے فرمایا لعنت کی ہے اللہ نے واشمات و مستوشمات و متنمصات و متفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ کو پس یہہ بات بنی اسد مین کی ایک عورت کو پہونچی اُس کو ام یعقوب کہتے تھے تو وہ اُن کی طرف آئی پہر کہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ تم نے فلان فلان پر لعنت کی ہے فرمایا مجہکو کیا ہے کہ مین لعنت نکرون اُس کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی کتاب مین ہے وہ بولی البتہ بقرر مین نے پڑہا ہی جو کچہہ درمیان دو دفتیون کے ہی سو مین نے نہین پائی اس مین کوئی شی اس سے فرمایا البتہ اگر تو اُس کو پڑہتی ہوتی تو البتہ مقرر تو اُس کو پاتی کیا تو نے نہین پڑہا ما آتاکم الرسول الآیہ بولی کیون نہین فرمایا تو بیشک مقرر انہون نے اُس سے نہی فرمائی ہے اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما بالجملہ جب اللہ پاک نے اُن کو یہہ امر کیا کہ جس شے کے لینے کا رسول اُن کو حکم دے تو اُس کو لین اور جس سے اُن کو منع کرے اُسی ترک کرین تو اپنے تقوی کا ان کو امر کیا اور اپنی شدت عقوبت سے اُنکو ڈرایا پس فرمایا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اُس کا عقاب سخت ہے پس جس شخص نے نہ لی وہ شی جو رسول نے اُسے دی اور ترک نہ کی وہ شے جس سے اُس کو منع کیا تو اللہ اُسے عقاب کرنے والا ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہ پاؤن مین ایک تمہارے کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی اریکہ پر کہ آئے اُس کو کوئی امر اُن امور مین سے جنکا مین نے امر کیا یا اُن سے مین نے نہی کی تو کہے مین نہین جانتا ہون کہ جو کچہہ ہم نے پایا اللہ کی کتاب مین تو ہم نے اُس کا اتباع کیا اخرجہ ابو داؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن اریکہ ہر وہ شے ہے جس پر تکیہ لگایا گیا تخت ہو یا بچھونا یا چوکی یا مثل اس کے اس باب مین اور بہت حدیثین بہی ہین کذا فی فتح البیان

ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے بیان فرماتا ہے کہ فی کیا ہے اور اس کی صفت کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے سو فی ہر وہ مال ہے جو کہ کفار سے لیا گیا بغیر لڑائی کے اور بغیر دوڑانے گھوڑون اونٹون کے جیسے بنی نضیر کے یہہ مال ہین کیونکہ یہہ اس قسم سے ہین جس پر مسلمانون نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ یعنی اُس مین دشمنون سے نہین لڑے باین طور کہ میدان مین آئین اور باہم مقابلہ و حملہ کرین بلکہ وہ لوگ اُتر آئے بوجہ اُس رعب کے جو اللہ نے اُن کی دلون مین ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے سو اللہ نے اس کو اپنے رسول کا ہاتھ لگایا اسی لیے اُنہون نے اُس مین تصرف کیا جیسا چاہا پس اُسکو مسلمانون پر رد کیا اُن وجوہ بر و مصالح مین جن کا اللہ تعالے نے ان آیتون مین ذکر فرمایا ہے تو ارشاد کیا وما افاء اللہ علی رسولہ منہم ای من بنی النضیر

فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنی الابل ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء، واللہ علی کل شیء قدیر یعنے اللہ تعالے
بڑی قدرت والا ہے کوئی اُس پر غالب نہین ہوتا ہے نہ اُس کی ممانعت کرسکتا ہے بلکہ وہی قاہر ہے واسطے ہر شئے
کے پھر فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری یعنے سارے شہر جو اس طرح فتح کیے جائین تو اُن کا حکم اموال بنی
نضیر کا حکم ہے اسی لیے یون فرمایا فللہ وللرسول الے آخرہا اور جو اس کے بعد ہے پس یہی فی کے مصارف ہین
اور اُس کے وجوہ ہین بعد اس کے حضرت عمرؓ کا قول مصارف فی کے بارے مین بروایت امام احمد بالختصار
ذکر کیا ہے پھر مالک بن اوس کی حدیث طویل بروایت ابوداؤد ذکر کی ہے جس مین حضرت عثمانؓ وغیرہ اور حضرت
علیؓ و حضرت عباسؓ کا ذکر ہے کہ یہ سب حضرت عمرؓ کے پاس آئے غرض اس سے وہی مصرف فی کا بیان
کرنا ہے پھر کہا ہے کہ یہ مصارف جو اس سورت مین مذکور ہین وہی مصارف ہین جو کہ غنیمت کے خمس مین
مذکور ہین وقد قدمنا الکلام علیہا فی سورۃ الانفال بما اغنی عن اعادتہ ہہنا وللہ الحمد قولہ تعالے کی لا یکون دولۃ
بین الاغنیاء منکم کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے ٹھیرائے یہ مصارف واسطے مال فی کے تاکہ باقی نہ ہو وہ مال خورد و برد
کا محل کہ غنی لوگ اُس پر تغلب کرین اور محض اپنی خواہشون رایون سے اُس مین متصرف ہون اور فقرا
کو اُس مین سے کچھ بھی نہ دیوین قولہ تعالی وما اتاکم الرسول الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس شئی کا رسول تم کو حکم دے
تو اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کرے تو اُس سے بچو کیونکہ وہ تو بھی امر کرتا ہے خیر کا اور یہی نہی کرتا ہے شر سے
اس مین وہی قصہ ذکر کیا ہے کہ ایک عورت حضرت ابن مسعودؓ کے پاس آئی اس مین دو روایتین ذکر کی ہین
ایک تو ابن ابی حاتم کی عن مسروق دوسری علقمہ عن ابن مسعود ان مین کچھ الفاظ کا تفاوت ہے صحیحین مین حضرت
ابوہریرہؓ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مین امر کرون تم کو کسی امر کا تو تم
اُو اُس سے جو تم طاقت رکھو اور وہ شئی جس سے مین تم کو نہی کرون تو تم اس سے بچو نسائی نے بروایت سعید بن جبیرؓ حضرت
عمرؓ و حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ دونون نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
کہ آپ نے نہی فرمائی دُبا، حنتم و نقیر و مزفت سے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما اتاکم الرسول الآیہ غرض ان سب حدیثون کے
ذکر سے یہ ہے کہ آیت عام ہے ہر امر و نہی مین قولہ تعالی واتقوا اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ تم اُس سے ڈرو
اُس کے احکام کے امتثال مین اور اُس کے زواجر کے ترک مین پس بیشک سخت عقاب والا ہے واسطے اُس کے
جس نے اس کے امر کا عصیان و خلاف و انکار کیا اور جس سے اُس نے زجر و نہی کی اس کا ارتکاب کیا

لِلْفُقَرَاۤءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰۤئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ

وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ وَالَّذِيۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ

سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ؏ واسطے اُن مفلسون وطن

چھوڑنے والون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈہتے آئے ہین اللہ کا فضل اور

اُس کی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو جگہہ پکڑ رہے

ہین اس گھر مین اور ایمان مین اُن سے پہلے محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُن کے پاس

اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اُس چیز سے جو اُن کو ملا اور اول رکھتے ہین اُن کو اپنی جان سے اور

اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوکھ اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے اور واسطے

اُن کے جو آئے اُن سے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے آگے پہونچے

ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان ف١

پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہین اور اس آیت سے انصار جو اس گھر مین رہتے ہین پہلے سے یعنی مدینے مین اور

مہاجرین کی خدمت کرتے ہین اپنی حاجت بند رکھکر اور اُن کو ملے تو حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہین

ف٢ یہ آیت سب مسلمانون کو ہے جو اگلون کا حق مانین اور اُنہین کے پیچھے چلین اور اُن سے بیر نہ رکھین انتہے

ف للفقراء کے تعلق مین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ لذی القربی سے بدل ہے اور جو اس پر معطوف ہے ابو البقا نے

اس قول کو اور اقوال پر تقدیم دی ہے اس بدل کا یہ تقتضا ہے کہ ذی القربی مین فقر شرط ہو جیسا کہ حضرت

امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اسی لئیے زمخشری نے اُس کو بدل ٹھیرایا ہے اور کلام کو اس مین طول دیا ہے دوسرا

یہ ہے کہ تقدیر یہ ہو لکیلا یکون دولۃ ولکن یکون للفقراء تیسرا یہ ہے کہ تقدیر واللہ شدید العقاب للفقراء ہے

ای للکفار بسبب الفقراء چوتہا یہ ہے کہ معطوف ہے ماقبل پر بہ تقدیر واو جس طرح بولتے ہین کہ المال لزید لعمرو لبکر

پانچوان یہ ہے کہ تقدیر اعجبوا للفقراء خطاب ہے ہر اُس شخص کو جو صلاحیت رکھتا ہے تعجب و تامل کی مہاجرین کے

حال مین یعنی لوگو تعجب کرو سوچو اُن کے حال مین کہ انہون نے اپنے وطن اور مال چھوڑے اور نبی و اسلام کی محبت مین

تنگی و غربت کا تحمل کیا اس مین ایک نوع کی توبیخ و تخویف ہے کفار و منافقین کو جو کہ ساتھ امن و فراغی اپنے وطن

مین مقیم ہین اور ایمان نہین لائے سو کاش وہ مہاجرین سے عبرت لیتے اس محل تعجب کی تقدیر ابو البقا نے

بھی ذکر کی ہے اور کواشی اُن کے تابع ہوئے ہین اس تقدیر کی یہ بات تائید کرتی ہے کہ آگے جو منافقون کا حال

آتا ہے اُس کو اللہ پاک نے بہ کلمہ الم تر شروع فرمایا ہے جو کہ تعجیب کا کلمہ ہے اس لیے کہ ان کا ذکر ہوا یہ اُن کے

مقابلے مین ان کے اضداد کا ذکر آیا تو مناسب یہ ہوا کہ جس عنوان سے اُن کا ذکر ہوا اُسی عنوان سے ان کی اضداد کا

بھی ذکر ہو محلی نے بھی یہی تقدیر اختیار کی ہے اور یہ موافق ہے اُن کے امام مذہب کے یعنے امام شافعی اور اُن کے

اصحاب ذوی القربی کا استحقاق مال فئی مین بسبب قرابت کے کہتے ہین حاجت وفقر کی شرط نہین لگاتے تو
حاجت کا شرط کرنا اور قرابت کا اعتبار نکرنا مضاد ومخالف ہے استحقاق بالقرابت کو اور اس لیے کہ آیت نص ہے
اس مین کہ ثبوت استحقاق کا اُن کی تشریف وتکریم کے واسطے ہے پس جس نے استحقاق کو معلل بحاجت ٹہیرایا
تو اُس نے اس معنی کو فوت کیا اب رہا اللہ وللرسول سے بدل ٹہیرانا سوا اللہ سے تو اس لیے صحیح نہین ہے
کہ اُس کا تو سب ہی ہے اپنا ذکر صرف اپنے رسول کی تعظیم کے لیے کر دیا ہے اور رسول سے اس لیے ٹہیک نہین
ہے کہ یہ مستلزم ہے اُن کے موصوف ہونے کو ساتھ فقر کے حالانکہ آپ کا دامن غبار فقر سے صاف وپاک ہے اور اللہ پاک نے
ینصرون اللہ ورسولہ فرما کر انکو جملہ فقراء سے نکال لیا ہے اسکی پوری بحث خواہان طول ہے ایسی پر بس کرو بالجملہ المہاجرین ہین جنہون نے ہجرت کی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین رغبت کر کے اور آپ کی نصرت ومدد کرنے کو قتادہ نے کہا یہ مہاجرین وہ ہین
جنہون نے اپنے گہر اور مال اور گہر والے چھوڑے کما قال تعالی الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یعنے وہ ہین
جن کو کفار مکہ نے مکے سے نکالا اور نکلنے کی طرف اُن کو مضطر ومجبور کیا یہ لوگ سو مرد تھے نسفی نے کہا اس
مین دلیل ہے اس پر کہ کفار اموال مسلمین کے مالک ہو جاتے ہین بسبب استیلاء وغلبے کے کیونکہ اللہ تعالے
نے مہاجرین کا نام فقراء رکہا باوجود اس کے کہ اُن کے گہر اور مال تھے یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا حال ہے
اخرجوا سے یعنے نکالے گئے اس حال مین کہ طلب کرتے تھے اللہ سے یہ بات کہ اُن پر تفضل ومہربانی فرمائے
دنیا مین تو ساتھ رزق کے اور آخرت مین ساتھ رضامندی کے وینصرون اللہ ورسولہ معطوف ہے جملہ ماقبل پر
اور حال ہے مگر پہلا جملہ حال مقارنہ ہے اور دوسرا حال مقدرہ اس لیے کہ اُن کے نکلنے کے وقت نصرت بالفعل
نہ تہی یعنی نکالے گئے اس حال مین کہ نیت رکہنے والے تھے اللہ ورسول کی نصرت کو یہ جملہ حال مقارنہ بھی ہو سکتا
ہے اس لیے کہ خود ان کا نکلنا اُس صفت پر اللہ ورسول کی نصرت تہا اولئک ہم الصادقون یعنے وہ لوگ
جو متصف بصفات مذکورہ ہین وہی ہین کامل وراسخ وپختہ صدق وراستی مین قتادہ نے کہا یہ وہی مہاجرین ہین
جنہون نے اپنے گہر اور مال اور کنبے والے چھوڑے اور اللہ ورسول کی محبت کے واسطے نکل کھڑے ہوئے
اور اسلام کو اختیار کر لیا باوجود اُس شدت کے جس مین تھے یہانتک کہ ہم سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ مرد
اپنے پیٹ پر پتھر باندہتا تہا مارے بہوک کے تاکہ اُس سے اپنی پشت سیدہی کرے اور تمام مرد کہ سردی مین
گڑہا بناتا تہا نہ تہا واسطے اُس کے سوا اُس کے اور کوئی کپڑا اوپر اوڑہنے کا یعنی اس لیے کہ اُس سے سردی کا
بچاؤ ہو جائے حضرت ابو سعید سے مرفوعا مروی ہے کہ بشارت دو مفلس مہاجرون کو نور تام کی قیامت کے
دن داخل ہون گے وہ قبل آسودہ لوگون کے آدہا دن پہلے اور یہ پانسو برس ہے اخرجہ ابوداود
پھر جب اللہ پاک مہاجرین کی مدح کر چکا تو انصار کی مدح کی ساتھ خصائل حمیدہ کے پس ارشاد فرمایا والذین تبوؤا

[illegible margin notes]

الدار والایمان موصول مبتدا اور یحبون خبر دونون ملکر جملہ مستانفہ ہے مراد دار سے مدینہ ہے اور مدینہ دار ہجرت ہے
تبوء دار و ایمان کے یہ معنی ہین کہ انصار نے مدینہ و ایمان کو ٹھکانا ٹھیرایا یعنے اُن کو منزل اور ٹھکانا ٹھیرایا مطلب یہ ہے
کہ مسلمان ہوکر مدینے مین اور ایمان مین خوب جمے اور اُن کو خوب مضبوط پکڑا جس طرح آدمی اپنی منزل اور ٹھکانے
مین جمتا ہے اسی طرح وہ بھی ایمان مین جمے اور خوب پختہ ہوئے اصل مین تبوء جو ہوتا ہے سو واسطے مکان کے
لیکن چونکہ وہ ایمان مین متمکن و جاگیر و قرار پزیر ہوئے اس لیے حال کو بجائے محل ٹھیرا کے ایمان کو مثل مکان کے
قرار دیا جس مین آدمی جاگیر ہوتا ہے یہ معنے تو بطور مجاز ہین اس مین مبالغہ و لطافت ہے کسی نے کہا کہ والایمان
کا فعل مقدر ہے پس ابو علی فارسی نے تو کہا کہ تقدیر یہ ہے اعتقدوا الایمان او اخلصوا الایمان کسی نے کہا اختاروا
الایمان کسی نے کہا کہ یہی تبوءوا متضمن ہے معنے لزموا کو الدار والایمان من قبلہم مین تقدیر مضاف کی ضروری ہے اے
من قبل ہجرۃ المہاجرین اس لیے کہ انصاری جو ایمان لائے ہین سو بعد ایمان مہاجرین کے یعنی انصار لوگ
اسلام لائے اپنے گھرون مین اور ایمان کو اختیار کیا اور مسجدین بنائین دو برس قبل مہاجرین کی ہجرت سے
اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشریف لانے سے کسی نے کہا تقدیر مضاف کی ضرورت نہین ہے من قبلہم
بمعنی من قبل المہاجرین ہے اس لیے کہ انصار نے تبوی دار مین اُن سے سبقت کی حضرت عمر رض سے مروی ہے
فرمایا مین وصیت کرتا ہون خلیفہ کو بعد اپنے ساتھ مہاجرین اولین کے اس بات کی کہ پہچانے واسطے اُن کے حق
اُن کا اور نگاہ رکھے واسطے اُن کے حرمت اُن کی اور وصیت کرتا ہون اُس کو ساتھ انصار کے جنھون نے
جگہ پکڑی اس گھر مین اور ایمان مین پہلے اُن سے اس بات کی کہ قبول کرے اُن کے محسن سے اور تجاوز کرے
اُن کی مسیئی سے اخرجہ البخاری یحبون من ہاجر الیہم یعنے دوست رکھتے ہین اُس کو جس نے اُن کی طرف ہجرت
کی یہ یون ہے کہ انھون نے احسان کیا مہاجرین پر اور اُن کو شریک کیا اپنے مالون مین اور گھرون مین ولا
یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا یعنے نہین پاتے ہین انصار اپنے سینون مین کسی طرح کا حسد اُس شی سے
جو مہاجرین کو دی گئی بغیر اُن کے فی سے بلکہ اُن کے جی اس سے خوش ہوئے مہاجرین انصار کے گھرون مین
تھے پس جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی نضیر کی غنیمت لی تو انصار کو بلایا اور اُن کا شکر کیا اُس مہربانی
جو انھون نے مہاجرین کے ساتھ کیا کہ اُن کو اپنے گھرون مین اُتارا اور اپنے اموال مین اُن کو شریک کیا پھر فرمایا
اگر تم دوست رکھو جو اللہ نے بنی نضیر سے میرے ہاتھ لگایا ہے اس کو بانٹ دون تم مین اور مہاجرین مین اور
اور مہاجرین اُسی حال پر رہین جس حال پر کہ تمھارے گھرون مین رہتے ہین اور تمھارے مالون مین تمھارے شریک ہین
اور اگر تم دوست رکھو تو مین یہ اُن کو دیدون اور وہ تمھارے گھرون سے نکل جائین پس انصار اس سے راضی
ہوئے کہ یہ مہاجرین مین بانٹ دیا جائے اور ان کے جی خوش ہوئے حاجت بمعنی حسد و غیظ و حزازۃ ہے

پس حاجت سے مراد یہ سب معانی ہین اُن پر لفظ حاجت کا اطلاق اطلاق ملزوم علی اللازم کے باب سے ہے بر طریق کنایہ
کیونکہ غالبًا یہ معنی حاجت سے جدا نہین ہوتے ہین بیان کلام مین مضاف محذوف ہے ای اس حاجۃ او اثر حاجۃ اور
ہر شے جس کو انسان اپنے سینے مین پاتا ہے منجملہ اُن اشیا کے جن کی اُس کو حاجت ہوتی ہے تو وہ حاجت ہے
ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنے ایثار کرتے ہین دوسرے کو اپنی جانون پر ہر شے مین اسباب معاش
سے اگرچہ ہو اُن کو حاجت وفقر ایثار کہتے ہین غیر کے مقدم کرنے کو اپنے نفس پر دنیا کے حظوظ مین واسطے رغبت
کرنے کے حظوظ آخرت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے یقین کی قوت سے اور محبت موکد سے اور مشقت پر صبر کرنے سے
یقال اثرتہ بکذا ای خصصتہ بہ وفضلتہ مطلب یہ ہے کہ مقدم کرتے ہین مہاجرین کو اپنی جانون پر دنیا کی حظوظ مین
اگرچہ ہو اُن کو حاجت جملہ ولو کان بہم خصاصۃ حالیہ ہے خصاصہ یعنی فقر وحاجت ہے ماخوذ ہے خصاص البیت
سے خصاص وہ دراین ہین جو گھر مین ہوتی ہین کسی نے کہا ماخوذ ہے اختصاص سے یعنی منفرد و مستبد ہونا
کسی امر کے ساتھ تو خصاصہ انفراد بحاجت ہوا حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جہد پہونچی ہے یعنی بھوکھ پس آپ نے اپنی بیبیون کی طرف آدمی
بھیجا تو اُن کے پاس کچھ نہ پایا پس فرمایا کیا نہین ہے کوئی مرد کہ مہمان رکھے اس کو آج کی رات اللہ اُس پر رحم کرے
تو ایک مرد انصار مین کا بولا ایک روایت مین یہ ہے پس ابو طلحہ انصاری بولے مین یا رسول اللہ پھر وہ اُس کو اپنے
گھر کی طرف لے گئے تو اپنی بی بی سے کہا اکرام کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان کا مت رکھ چھوڑ اُس کی
کسی شے کو وہ بولی واللہ نہین ہے میرے پاس مگر قوت بچون کا کہا پس جس وقت بچے رات کے کھانے کا ارادہ کرین تو
تو اُن کو سلا دے اور آ تو چراغ کو گل کر دے اور ہم آج کی رات اپنے شکمون کو خالی رکھین گے واسطے مہمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو اُس نے ایسا ہی کیا پھر وہ مہمان صبح کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تو آپ نے
فرمایا لقد عجب اللہ اللیلۃ من فلان وفلانۃ یعنے البتہ تقرر خوش ہوا اللہ آج کی رات فلان مرد اور فلان عورت سے
اور اللہ تعالے نے اُن کے حق مین یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما حضرت ابن عمرؓ سے مروی
ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک مرد کی طرف بکری کے سر کا ہدیہ بھیجا گیا تو کہا کہ میرا
بھائی فلان اور اُس کے عیال اس کے زیادہ تر حاجتمند ہین پس اُس کو اُس کی طرف بھیجا پھر اُس کو ایک دوسرے
کی طرف بھیجا سو یہانتک کہ سات گھر والون نے اُس کا تداول کیا یہان تک کہ اول کی طرف لوٹ کر آیا پس اُن کے
بارے مین یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ الحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی الشعب جمہور نے یوق کو بسکون واو
تخفیف قاف پڑھا ہے وقایہ سے اور کسی نے بفتح واو وتشدید قاف اور جمہور نے شح کو بضم شین اور کسی نے بکسر
شین پڑھا ہے شح بخل مع حرص ہے کذا فی الصحاح کسی نے کہا کہ اشد بخل ہے مقاتل نے کہا کہ شح نفسہ حرص نفسہ ہے

سعید بن جبیر نے کہا کہ شح نفس حرام کا لینا اور زکوٰۃ کا منع کرنا ہے ابن زید نے کہا کہ جس نے نہ لی وہ شے جس سے اللہ نے
اُس کو منع کیا ہے اور نہ روکی وہ شے جس کے ادا کرنے کا اللہ نے اُس کو امر فرمایا ہے تو مقرر وہ بچایا گیا اپنے نفس کے
شح سے طاؤس نے کہا بخل یہ ہے کہ انسان بخل کرے اُس شے کے ساتھ جو اُس کے ہاتھ میں ہے اور شح یہ ہے
کہ شح کرے اُس شے کے ساتھ جو کہ لوگون کے ہاتھون مین ہے دوست رکھتا ہے اُس کو کہ اُس کے لیے ہو جو کچھ
اُن کے ہاتھون مین ہے ساتھ حلال و حرام کے قناعت نہین کرتا ہے بن عیینہ نے کہا کہ شح ظلم ہے لیث
نے کہا کہ ترک فرائض و انتہاک محارم ہے بالجملہ ومن یوق شح نفسہ کلام عام ہے اور من شرطیہ اور یوق فعل
شرط اور فاولئک ہم المفلحون جزاء ہے شرط کی شرط مین لفظ من کی رعایت کی ہے اور جزا مین من کے معنی کی
فلاح فوز و ظفر ہے ساتھ ہر مطلوب کے یعنے جو کوئی بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی ہین پانے والے اُس
شے کو جو وہ چاہین ظاہر آیت سے یہ ہے کہ فلاح مترتب ہے اس بات پر کہ بخل نفس کا نہ ہو ساتھ کسی شے کے
منجملہ اُن اشیاء کے جن کے ساتھ بخل کرنا شرعاً قبیح ہے یعنے زکوٰۃ یا صدقہ یا صلۂ رحم یا مثل اس کے چنانچہ اضافت
شح کی نفس کی طرف اسی کی مفید ہے حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا بیشک مین
ڈرتا ہون کہ مین مقرر ہلاک ہو جاؤن فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا بیشک مین نے سنا اللہ کو کہ وہ فرماتا ہے ومن
یوق شح نفسہ الآیہ اور مین ایک مرد شحیح ہون قریب نہین ہوتی ہے کہ مجھسے کوئی شے نکلے تو حضرت ابن مسعودؓ نے
اُس سے فرمایا یہ شح نہین ہے ولیکن یہ بخل ہے اور بخل مین کچھ خیر نہین ہے اور شح جس کا اللہ نے قرآن مین
ذکر فرمایا ہے یہی ہے کہ تو اپنے بھائی کا مال ظلماً کھا جائے اخرجہ الفریابی والحاکم وصححہ وغیرہما حضرت ابن عمرؓ سے
مروی ہے کہ شح یہ نہین ہے کہ روکے مرد اپنا مال ولیکن یہ بخل ہے اور بیشک یہ البتہ شر ہے شح تو یہی ہے کہ
بلند ہو آنکھ مرد کی طرف اُس شے کے جو اُس کی نہین ہے اخرجہ ابن المنذر وابن مردویہ حضرت علیؓ
سے مروی ہے کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو مقرر وہ بچایا گیا اپنے نفس کے شح سے اخرجہ ابن المنذر
حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے نہین محق کیا اسلام کو مثل محق کرنے شح کے کسی شے نے کبھی اخرجہ
الحکیم الترمذی وابو یعلی وابن مردویہ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بچو ظلم سے پس بیشک ظلم
تاریکیان ہین قیامت کے دن اور بچو شح سے پس بیشک شح نے ہلاک کیا اُن کو جو تم سے پہلے تھے آمادہ کیا
اُن کو اس پر کہ بہا دئے اپنے خون اور استحلال کیا اپنے محارم کا اخرجہ احمد والبخاری فی الادب ومسلم والبیہقی
حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہین جمع ہوتا ہے شح اور ایمان بندے کے دل مین کبھی اخرجہ
النسائی جامع صغیر مین ہے کہ شحیح داخل نہو گا جنت مین رواہ الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عمرؓ شح کے
ذم مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین پھر جب اللہ تعالے مہاجرین و انصار کی ثنا سے فارغ ہوا تو وہ بات

---

۱ یعنے سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والطبرانی و ابن مردویہ و البیہقی فی الشعب کذا فی فتح القدیر ۱۲ منہ

۲ اصل مین اس جگہ حکیم ترمذی کا نام نہین ہے مگر فتح القدیر مین ہی ۱۲ منہ ... [illegible]

ذکر کی جو لائق اس کے ہی کہ اُس کو کہین وہ لوگ جو اُن کے بعد آئین پس فرمایا والذین جاؤا من بعدہم الآیۃ یہ
لوگ تابعین باحسان ہین روز قیامت تک کسی نے کہا وہ ہین جنہون نے ہجرت کی بعد قوی ہونے اسلام کے
ظاہر شمول آیت کا ہے واسطے ان لوگون کے جو آئے بعد سابقین کے یعنی وہ صحابہ جن کا اسلام متاخر ہوا عصر
نبوت مین اور واسطے اُن جو اُنکے پیرو ہوئے مسلمانون مین سے بعد عصر نبوت کے روز قیامت تک اس لیے کہ کل
پر سیاق صادق آتی ہے کہ وہ آئے بعد مہاجرین اولین و انصار کے اخوان جمع ہے اخ کی اخ کا لام
کلمہ محذوف ہے یعنے واو بنا بر اشہر تثنیہ مین پہیر لایا جاتا ہے تو اخوان بولتے ہین اور ایک لغت مین منقوص مستعمل
ہوتا ہی تو اخان بولتے ہین جمع اخ دو اخوان بکسر ہمزہ ہے دونون ہین اور ضم ہمزہ بھی ایک لغت مین کسی نے کہا
کہ اس کی جمع بواو و نون ہے اور آخا بروزن آبا اقل ہے انثی اخت ہی اور جمع اخوت یہ جمع مؤنث سالم ہی
کذا فی المصباح بیان مراد اخوۃ سے دین کی اخوت ہے اللہ پاک نے بعد کے لوگون کو امر فرمایا کہ خود اپنے واسطے
مغفرت مانگین اور اُن کے واسطے جو کہ اُن سے پہلے مہاجرین و انصار گزر چکے ہین پہر مہاجرین و انصار
کے واسطے مغفرت مانگنے کے بعد اُنکو یہ امر فرمایا کہ اللہ پاک سے یہ طلب کرین کہ اُن کے دلون سے غش و حقد
و بغض و حسد مومنین کا دور کردے پس یون کہین اے رب ہمارے نرکھہ ہماری دل مین بیر ایمان والون کا
بیشک تیری رافت و رحمت کثیر و بلیغ ہے اُس کے لیے جو اس کا مستحق ہے تیری بندون مین سے الذین آمنوا
سے مراد مطلقاً مومنین ہین تو اب صحابہ تو بدخول اولے اُس مین داخل ہین اس لیے کہ وہ اشرف مومنین
ہین اور اس لیے کہ سیاق اُن مین ہے پس اب جس نے علے العموم صحابہ کے لیے مغفرت نہ مانگی اور اللہ
کی رضامندی اُن کے واسطے طلب نہ کی تو مقرر اُس نے مخالفت کی اس بات کی جس کا اللہ تعالی
نے اُس کو امر فرمایا اس آیت مین پہر اگر اپنے دل مین اُن کا کینہ پایا تو بیشک اُس کو شیطان کا نزغ لگا اور
ایک وافر حصہ اللہ کی نافرمانی کا اُس پر آ اترا اس سبب سے کہ اُس نے عداوت کی اللہ کے دوستون سے
اور اُن سے جو کہ اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین امت ہین اور اُس کے لیے ایک دروازہ کہل گیا خذلان
و خواری کا جو کہ جہنم کی آگ پر اُسی وارد کردے گا اگر اُس نے اپنے نفس کا تدارک نہ کیا اللہ پاک سے یہ التجا و استغاثہ
کر کے کہ بہترین قرون و شریف ترین اس امت کے لوگون کا جو کینہ اُس کے دل کو عارض ہو گیا ہی اس کو
اُس سے کہینچ ڈالے پہر جو کینہ وہ پاتا ہے اگر اُس نے تجاوز کیا اُن مین کے کسی کی سب و شتم کی طرف
تو مقرر وہ منقاد ہو گیا شیطان کی مہار کا اور اللہ پاک کے غضب و سخط مین جا پڑا یہ سخت بیماری
اُسی کو لگتی ہے جو کہ مبتلا ہوا کسی معلم سے یا اعداء خیر امت مین کے کسی مصاحب سے جن کے ساتھ
شیطان نے بازی کی ہے اور جہوٹی بنائی باتین اور گڑھے ہوے قصے اور موضوع خرافات اُن کو جمع کر دکہائے ہین

اور کتاب اللہ سے اُن کو پہیر دیا ہی جس کے پاس باطل نہ اُس کے آگے سے آتا ہے نہ پیچہے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی سنت سے اُن کو مصروف کر رکہا ہے کون سنت جو کہ ہر عصر مین عصور سے بروایت ائمہ اکابر تم تک
نقل کی گئی ہے سو اُنہون نے ہدایت کے بدلے ضلالت مول لی اور وافر نفع کے عوض مین خسران عظیم بدل لیا
اور شیطان رجیم ہمیشہ اُن کو نقل کرتا رہا ایک درجے سے طرف دوسرے درجے کے اور ایک رتبہ سے طرف دوسرے
رتبے کے یہان تک کہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ کے اور بہترین امت کے اور عباد صالحین کے
اور سارے مومنون کے دشمن ہو گئے اللہ کے فرائض کو چھوڑ دیا دین کے شعائر کو مہجور و متروک کر دیا اسلام
واہل اسلام کی کید مین ہر طرح کی سعی بجا لائے دین واہل دین کو ہر سنگ وکلوخ سے مارا انہون نے تو یہ سب
کچہہ کیا اور اللہ تعالے اُن کے ورے احاطہ کرنے والا ہے اُس سے بچ کر کہان جا سکتے ہین حضرت
عائشہ رض سے مروی ہے اِس آیت مین کہ وہ تو یہ امر کیے گئے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
مغفرت مانگین سو اُنہون نے اُن کو گالیان دین پہر یہ آیت پڑھی اخرجہ عبد بن حمید وغیرہ[۱] حضرت سعد
بن ابی وقاص سے مروی ہے فرمایا کہ لوگ تین منازل پر ہین مقرر دو منزلت تو گزر چکے اور ایک منزلت باقی رہا
سو خوبتر اُس کا جس پر تم ہونے والے ہو یہ ہے کہ تم ہو اُس منزلت پر جو باقی رہا پہر والذین جاو من بعدہم
الآیہ پڑھی اخرجہ الحاکم وصححہ وابن مردویہ سعید بن مسیب سے کہا گیا تم کیا کہتے ہو حق مین عثمان وطلحہ وزبیر کے
رضی اللہ عنہم کہا مین وہ کہتا ہون جو اللہ نے مجھسے کہلوایا ہے اور یہ آیت پڑہ دی حضرت ابن عمر رض سے
مروی ہے کہ اُنہون نے ایک شخص کو سُنا اور وہ برائی کر رہا تھا بعض مہاجرین کی تو انہون نے اُس پر
پڑہا للفقراء المہاجرین الآیہ پھر فرمایا یہ مہاجرین ہین کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا نہین پہر اُس پر پڑہا
والذین تبوؤ الدار الآیہ پہر فرمایا یہ انصار ہین کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا نہین پہر اُس پر پڑہا والذین
جاو من بعدہم الآیہ پہر فرمایا کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا مین امید کرتا ہون فرمایا نہین ہے ان مین سے
وہ جس نے اُن کو گالیان دین اخرجہ ابن مردویہ کذا فی فتح البیان مع بعض الزیادۃ والتغییر ف ابن کثیر نے
ہے جو فقراء کہ مال فیٔ کے مستحق ہین اللہ تعالے اُن کا حال بیان فرماتا ہے کہ یہ وہ ہین جو نکالے گئے اپنے
گھرون اور مالون مین سے اس حال مین کہ طلب کرتے ہین فضل اللہ سے اور رضا مندی یعنی اپنے
گھرون سے نکلے اور اپنی قوم سے مخالفت کی واسطے چاہنے اللہ کی مرضی کے اور مدد کرتے ہین اللہ کی اور اُس کے
رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے یعنے یہ وہ ہین جنہون نے تصدیق کی اپنے قول کی اپنے فعل کے ساتھ
اور یہ لوگ سادات مہاجرین ہین پہر انصار کی مدح کی اور اُن کا فضل وشرف وکرم بیان کیا اور یہ کہ وہ حسد نہین
کرتے ہین اور باوجود حاجت کے غیر کو اپنے اوپر مقدم کرتے ہین پس فرمایا والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یعنی دار الہجرت

[۱] سله اخرجه ابن منذر وابن ابی حاتم وابن الانباری فی المصاحف وابن مردویہ ۱۲ منہ

مین ساکن ہوئے قبل مہاجرین کے اور اُن مین کہبت سو ہین پہلے ایمان لائے قولہ تعالےٰ یحبون من ہاجر الیہم
کا یہ مطلب ہے کہ اُن کے کرم و شرف النفس سے یہہ بات ہے کہ وہ دوست رکھتے ہین مہاجرین کو اور اپنی مالون
سے اُن کی مواساۃ و خبرگیری کرتے ہین ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا یعنی نہین پاتے ہین اپنے
جیون مین حسد واسطے مہاجرین کے اُس شئے مین جس کے ساتہہ اللہ نے اُن کو فضیلت دی یعنے منزلت
و شرف اور ذکر و رتبے مین تقدیم حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ حاجت سے مراد حسد ہے قتادہ نے کہا مما اوتوا سے
یہہ مراد ہے کہ وہ نہین پاتے ہین حسد اُس شئے مین جو اُن کے اخوان کو عطا کی گئی اسی طرح ابن زید نے
بہی کہا ہے جن امور سے اس معنی پر استدلال کیا جاتا ہے منجملہ اُن کے وہ امر ہے جو امام احمد نے حضرت انس رض
سے روایت کیا ہے کہا ہم بیٹہے ہوئے تہے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپ نے فرمایا ظاہر ہوگا
تم پر ابہی ایک مرد اہل جنت سے پس ظاہر ہوا ایک مرد انصار مین کا ٹپک رہی ہتی اُس کی ڈاڑہی اُس کے وضو سے
معلق لٹکائے ہوئے تہا اپنی دونون جوتیان اپنے بائین ہاتہہ مین پہر جب کل ہوا تو آپ نے ویسا ہی فرمایا پہر
وہی مرد ظاہر ہوا مثل پہلی بار کے پہر جب تیسرا دن ہوا تو آپ نے اب بہی اپنی بات ویسی ہی فرمائی پہر وہی مرد
ظاہر ہوا اپنے حال اول کے مثل پر پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹہہ کہڑے ہوئے تو حضرت
عبد اللہ بن عمرو بن العاص اُس شخص کے پیچہے ہوئے پس کہا کہ مین نے اپنے باپ سے منازعت کی ہے تو مین
قسم کہا بیٹہا ہون کہ تین رات اُس پر داخل ہون پس اگر تو یہہ دیکہے کہ مجہے اپنے پاس ٹہکانا دے یہان تک
کہ وہ گزر جائین تو کر اُس نے کہا ہان حضرت انس رض نے کہا پس عبد اللہ بیان کرتے تہے کہ انہون نے وہ تین راتین
اُسکے ساتہہ بسر کین سو اُس کو نہ دیکہا کہ وہ قیام کرے رات سے کچہہ سوا اس کے کہ جسوقت وہ جاگتا تو لوٹتا پوٹتا اپنے
بچہونے پر اللہ کا ذکر کرتا اور تکبیر کہتا یہانتک کہ کہڑا ہوتا واسطے نماز فجر کے عبد اللہ نے کہا سوا اس کے کہ مین نے
اُس کو نہین سنا کہ کہے مگر خیر پہر جب وہ تین راتین گزر چکین اور مین قریب ہوا کہ اُس کے عمل کو حقیر جانون تو
مین نے کہا اے اللہ کے بندے نہین تہا درمیان میرے اور میرے باپ کے کچہہ غصہ اور نہ ان بولا لیکن مین نے سُنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے واسطے تیرے تین بار کہ ظاہر ہوگا تم پر ابہی ایک مرد اہل
جنت سے سو تو ہی اُن تین بار مین ظاہر ہوا پس مین نے ارادہ کیا کہ تیرے پاس ٹہکانا پکڑون تاکہ
دیکہون تیرا کیا عمل ہے تو مین اُس کا اقتدا کرون سو مین نے تجہے نہ دیکہا کہ تو کوئی بڑا عمل کرتا ہو پہر وہ کیا
عمل ہے جو تجہے لے پہونچا اُس رتبے کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس نے کہا نہین ہے وہ مگر جو تو
نے دیکہا پہر جب مین پیٹہہ پہیر کر چلا تو مجہے بُلایا پہر کہا نہین ہے وہ مگر جو تو نے دیکہا سوا اس کے کہ نہین پایا
مین نے اپنے جی مین واسطے کسی کے مسلمانون مین سے کوئی غش اور حسد نہین کرتا ہون کسی کا کسی چیز پر

جو اللہ نے اُسے عطا کی عبد اللہ نے کہا بس یہہ وہی خصلت ہی جو تجھے لے پہونچی ہے اور اسی کی طاقت نہین
رکہی جاتی ہے قولہ تعالے ویوثرون علے انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ لے حاجۃ یعنے مقدم کرتے ہین حاجتمندون
کو اپنے نفوس کی حاجت پر اور ابتدا کرتے ہین ساتہہ لوگون کے قبل اپنے اس حال مین کہ اُس کے حاجتمند ہوتے
ہین صحیح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ آپنے فرمایا افضل الصدقۃ جہد المقل یہ مقام اعلے ہے
اُن لوگون کے حال سے جنکا یہہ وصف فرمایا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ اور فرمایا ہے واٰتی المال علے
حبہ کیونکہ اُن لوگون نے صدقہ دیا اس حال مین کہ دوست رکہتے ہین اُس شے کو جو صدقہ دی اور کبہی اُس کی
اُن کو کوئی حاجت وضرورت بہی نہین ہوتی ہے اور اُن لوگون نے تو اپنے نفوس پر اختیار کیا باوجود اُنکے
حاجتمند ہونے کے اُس شے کے کی طرف جو خرچ کی اسی مقام سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال
خیرات کر ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تو نے کتنا باقی رکہا واسطے اپنے گہر والون کے تو عرض کیا
باقی رکہا مین نے واسطے اُن کے اللہ کو اور اُس کے رسول کو اور اسی طرح وہ پانی ہے جو کہ پیش کیا گیا تہا عکرمہ
پر اور اُن کے اصحاب پر یرموک کے دن پس ہر ایک ان مین کا امر کرتا تہا اُس کے دینے کا اپنے صاحب کو حالانکہ وہ
زخمی گرانبار ہو رہا تہا سب وقت سے بڑہ کر اُس پانی کا حاجتمند تہا تو دوسرے نے اُس کو رد کیا طرف تیسرے کے پہر وغیرہ
تک نہ پہونچا یہانتک کہ وہ سب کے سب مر گئے اور اُن مین سے کسی نے اس کو نہ پیا رضی اللہ عنہم وارضاہم ابو الہیاج
اسدی کہتے ہین مین طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا تو مین نے دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے اللہم قنی شح نفسی اس
پر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا پس مین نے اُس سے کہا یعنے اس باب مین تو اس نے کہا کہ جب مین اپنی نفس کے
شح سے بچایا گیا تو مین چوری نکرونگا زنا نہ کرون گا اور نہ کرون گا یعنی کوئی اور بُرا کام ناگاہ وہ مرد حضرت عبد الرحمن
بن عوف تہے رضی اللہ عنہ رواہ ابن جریر حضرت انس مرفوعًا کہتے ہین بری ہوا وہ شخص جسنے زکوۃ ادا کی اور مہمان
کی مہمانی کی اور نائبہ مین عطا دیا رواہ ابن جریر قولہ تعالے والذین جاؤ من بعدہم الآیۃ یہ تیسری قسم ہین ان مین سے
جن کے فقرا مستحق ہین مال فئ سے یہہ لوگ مہاجرین ہین پہر انصار پہر اُن کے تابعین باحسان جیسا کہ سورہ براۃ
کی آیت مین فرمایا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ بس ان کو تابعین باحسان وہی اُن کے آثار حسنہ واوصاف حمیدہ کے پیرو ہین
ظاہر وباطن اُنکے واسطے دعا کرنے والے ہین اور اسی لیے اس آیہ کریمہ مین فرمایا ہے والذین جاؤ من بعدہم یقولون
ای قائلین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا ای بغضا وحسدا للذین آمنوا ربنا
انک رؤف رحیم امام مالک رحمہ اللہ تعالے نے اس آیہ کریمہ سے کیا خوب استنباط کیا ہے کہ رافضی جو صحابہ رضی
اللہ عنہم کو گالیان دیتا ہے اُس کا فئ کے مال مین کچہہ حصہ نہین ہے اس لیے کہ وہ اس بات کے ساتہہ

متصف نہین ہے جس کے ساتھہ اللہ پاک نے اپنے اس قول مین اُن لوگون کی مدح کی ہے یعنی ربنا اغفر لنا الآیہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تم امر کیے گئے ساتھہ مغفرت مانگنے کے واسطے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو تم نے اُن کو گالیان دین مین نے سُنا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تہے نہ جائے گی یہ امت یہان تک کہ لعنت کریگا آخر اس کا اس کے اول کو رواہ البغوی جبکہ اللہ پاک مومنون کے تین طبقون کا ذکر کر چکا تو وہ گفتگو ذکر کی جو کہ درمیان منافقین و یہود کے واقع ہوئی تاکہ مومنین اُن کے حال سے تعجب کرین پس ارشاد فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝ تو نے نہ دیکھے وہ جو دغاباز ہین کہتے ہین اپنے بہائیون کو جو منکر ہین کتاب والون مین سے اگر کوئی تم کو نکال دیگا تو ہم بہی نکلینگے تمہارے ساتھہ اور کہا نہ مانینگے کسی کا تمہارے حق مین کبہی اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جہوٹے ہین اگر وہ نکالے جاوینگے یہ نہ نکلینگے اُن کے ساتھہ اور اگر اُن سے لڑائی ہوگی یہ نہ مدد کرینگے اُن کی اور اگر مدد کرینگے تو بہاگینگے پیٹھ دیکر پہر کہین مدد نہ پاوینگے البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اُن کے دل مین اللہ سے یہ اس سے کہ وہ لوگ بوجھہ نہین رکہتے لڑ نہ سکینگے تم سے سب ملکر مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوارون کی اوٹ مین اُن کی لڑائی آپس مین سخت ہے تو جانے وہ اکٹھے ہین اور اُن کے دل پہوٹ رہے ہین یہ اس سے کہ وہ لوگ عقل نہین رکہتے جیسے کہاوت اُن کی جو ہو چکے ہین ان سے پہلے پاس ہی چکہی سزا اپنے کام کی اور اُن کو دکہہ کی مار ہے جیسے کہاوت شیطان کی جب کہے انسان کو تو منکر ہو پہر جب وہ منکر ہوا کہے مین الگ ہون تجہسے مین ڈرتا ہون اللہ سے جو رب سارے جہان کا پہر آخر اُن دونون کا یہی کہ وہ دونون ہین آگ مین سدا رہین اُس مین اور یہی ہے سزا گنہگارون کی ف۱ یہ منافق اُن کافرون کو چہپے چہپے پیغام دیتے تہے آخر وہ نکالے گئے ان سے کچہہ نہ ہوا ف۲ یعنی نزدیک ہی مکے والے بدر کے دن سزا پا چکے ہین۔ وہی ڈول ان کا بہی ہوگا ف۳ شیطان آخرت مین یہ کہیگا اور بدر کے دن بہی ایک کافر کی صورت مین

ع ۵

لوگون کو لڑواتا تہا جب فرشتے نظر آئے تو بہاگا سورۂ انفال مین ہو چکا یہ کہاوت ہے منافقون کی الم تر ف

الم تر مین خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکہتا ہے الذین

نافقوا سے مراد عبد اللہ بن اُبی ابن سلول اور اُس کے اصحاب ہین حضرت ابن عباس رض نے فرمایا اور رفاعہ

بن تابوت و عبد اللہ بن نبتل و اوس بن قیظی ہیں یقولون لاخوانہم الذین کفروا من اہل الکتاب مستانفہ ہے

واسطے بیان اُس شے کے جس سے تعجب کیا گیا ہے اور حرف لام تبلیغ کا لام ہے بجائے قالوا جو صیغہ مضارع

کا فرمایا سو منظور اُس صورت کا مستحضر کرنا ہے یا استمرار کا بتانا ہے اخوانہم سے مراد بنی نضیر ہین کما قالہ ابن عباس رض

اُن کو منافقین کا اخوان ٹہرایا اس لیے کہ کفر نے اُن کو جمع کر دیا ہے اگرچہ اُن کے کفر کی نوع مختلف ہے

پس وہ کفر مین اخوان ہین کسی نے کہا کہ یہ قول بنی نضیر کا ہے واسطے بنی قریظہ کے لیکن قول اول اولے

ہے اِس لیے کہ بنی نضیر و بنی قریظہ دونون یہود ہین اور منافقین اُن کے غیر ہین لئن اخرجتم مقولہ ہے قول کا اور

حرف لام توطیہ قسم کا ہے اُس کو موذنہ بہی کہتے ہین اے واللہ لئن اخرجتم لنخرجن الا یہ جواب ہے قسم کا ابدا

ظرف ہے نفی کا نفی کا نہین ہے وان قوتلتم سے توطیہ قسم کا لام حذف کیا گیا ہے یہ حذف کلام عرب مین

قلیل ہے اور کثیر اُس کا اثبات ہے اگرچہ یہ بات ہے لیکن چونکہ لئن اخرجتم گزر چکا ہے اور خود اُس کے جواب مین

لننصرنکم حرف لام ہے اس لیے یہان اُس کا حذف بغایت حسین ہے معنے یہ ہین او مخاطب کیا تو تعجب نہین

کرتا ہے ان منافقون کے حال سے کہ وہ کہتے ہین اپنے کافر بہائیون سے جو کہ اہل کتاب مین کے ہین قسم ہے اللہ کی

اگر تم نکالے جاؤ گے اپنے گہرون سے تو البتہ ہم نکلین گے تمہارے ساتہ اپنے گہرون سے تمہارے ہمراہی ہین اور کہا

مانین گے تمہارے بارے مین کسی کا منجملہ اُن لوگون کے جو ہم کو تمہارے ساتہ نکلنے سے منع کرین گے گو زمانہ

دراز ہی کیون نہ ہو پہر جب اُن کے ساتہ نکلنے کا وعدہ کیا تو اُن کی مدد کرنے کا بہی اُن کو وعدہ دیا پس یون کہا

اور قسم ہے اللہ کی اگر تم لڑائی کیے جاؤ گے تو البتہ ہم تمہاری مدد کرین گے تمہارے دشمنون پر اللہ پاک نے

ان سب باتون مین اُن کی تکذیب کی پس ارشاد فرمایا واللہ یشہد انہم لکاذبون یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے

کہ بیشک وہ البتہ جہوٹے ہین اُس بات مین جس کا اُن کو وعدہ دیا کہ اُن کے ساتہ نکلین گے اور اُن کی مدد کرین گے

غرضکہ انہون کے جو تین باتون کا جہوٹا وعدہ کیا تہا سو یہ تو اُن کی تکذیب اجمالی ہوئی پہر اللہ پاک نے اُن کے

وعدہ کاذب کی تفصیل فرمائی لئن اخرجوا لا یخرجون معہم یعنے البتہ اگر وہ یہودی نکالے جائین گے تو یہ نافق اُن کے

ساتہ نہ نکلین گے یہ تکذیب ہے اُن کی پہلی بات کی ولئن قوتلوا لا ینصرونہم یعنے اور البتہ اگر اُن سے لڑائی کی

جائے گی تو یہ اُن کی مدد نہ کرین گے یہ تکذیب ہے تیسری بات کی رہی دوسری بات سو اُس کی تکذیب کا تفصیل

مین مذکور نہین ہوا اس لیے کہ وہ تو پہلی بات کی صرف تتمہ تہی اس مین دلیل ہے نبوت کی صحت پر اس لیے

ف رواہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

کہ یہ غیب کی خبر دینا ہے اور یہ مبنی ہے اس پر کہ آیت کا نزول مقدم ہے واقعہ پر اور اسی پر نظم قرآنی دال ہے کیونکہ کلمہ
ان کا واسطے استقبال کے ہے اور اعجاز قرآن کا اس جہت سے ہے کہ غیب کی خبر دے اور جیسی خبر دے
ویسا ہی واقع ہوا اس لیے کہ جو یہود نکالے گئے یعنی بنی نضیر اور اُن کے ہمراہی اُن کے ساتھہ منافق نہین
نکلے اور جن یہود سے لڑائی کی گئی ہے یعنے بنی قریظہ اہل خیبر اُن کی منافقون نے مدد نہ کی حضرت ابن عباس
سے مروی ہے کہ ایک گروہ بنی عوف بن حارث مین کا جن مین سے عبد اللہ بن ابی ابن سلول و ودیعہ
بن مالک و سوید و داعس ہین انھون نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم ثابت رہو اور رُکے ہو پس بیشک ہم تم کو
دشمن کے حوالے نکرین گے اور اگر تم سے لڑائی کی جائے گی تو ہم تمھاری ساتھہ ہو کر لڑین گے اور اگر تم نکالے
جاؤ گے تو ہم تمھاری ساتھہ نکلین گے پس بنی نضیر نے اُن کی مدد کا انتظار کیا سو انھون نے مدد نہ کی اور
اللہ تعالے نے اُن کے دلون مین رعب ڈال دیا تو اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ
درخواست کی کہ اُن کو جلا وطن کردین اور اُن کے خونون سے باز رہین اس شرط پر کہ جس شے کو اُن کے اونٹ
لادلین وہ اُن کے واسطے ہی مگر ہتھیار پس آپ نے ایسا ہی کیا تو ان مین کا مرد اپنے گھر کو گراتا تھا پھر اُس کو
اپنے اونٹ کی پشت پر رکھتا پھر اُس کو لے جاتا تھا پس وہ خیبر کی طرف نکلے اور بعض ان مین کے شام
کی طرف روانہ ہوئے اخرجہ ابن اسحق وغیرہ ولئن نصروہم لیولن الادبار ثم لا ینصرون یہ کلام تیسری بات
کے تتمہ تکذیب سے ہے ای لئن جاؤا النصرہم قالہ المحلی یعنے اگر وہ منافق آئینگے واسطے نصرت یہود کی تو البتہ پیٹھہ
دین گے بھاگتے ہوئے کسی نے کہا لو قدر وجود نصرہم ایاہم یعنے اگر مقدر کیا جاتا وجود منافقین کی نصرت کرنیکا
یہود کو تو وہ پیٹھہ دیکر بھاگتے زجاج نے کہا یہہ معنی ہین اگر وہ قصد کرتے یہود کی نصرت کا تو پیٹھہ پھیر کر بھاگتے
پھر مدد نہ کیے جاوینگے یہود اور نہ وہ منصور ہونگے جبکہ اُن کا ناصر منہزم ہو گیا یعنی منافقین کسی نے کہا
یہ معنی ہین کہ بعد اس کے منافق منصور نہونگے بلکہ اللہ تعالے اُن کو ذلیل کرے گا اور اُن کا نفاق انکو
نفع نہ دے گا کسی نے کہا آیت کے معنے یہ ہین کہ لا ینصرونہم طائعین ولئن نصروہم مکرہین لیولن الادبار یعنی وہ مدد
نکرین گے اُن کی خوش ہو کر اور اگر اُن کی مدد کرین گے زبردستی کبھی جاکر تو پیٹھہ دیکر بھاگین گے کسی نے کہا لا ینصرونہم
کے معنے ہین لا یدومون علے نصرہم یعنی ہمیشگی نکرین گے اُن کی نصرت پر بعض نے ثانی معنے کو اولی کہا ہے اور
ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ کے باب سے ٹھیرایا ہے لانتم اشد رہبۃ فی صدورہم یہ جملہ معنی مین گویا تعلیل ہے لیولن کی
یعنے وہ پیٹھہ دیکر بھاگین گے اس لیے کہ البتہ تم اے مسلمانون کی جماعت سخت تر ہو از روئے خوف و خشیت کے
منافقون کے سینون مین یا یہود کے یا دونون کے سینون مین اللہ کی رہبت سے اس مین دلالت ہے
اُن کی نفاق پر یعنی وہ ظاہر کرتے ہین واسطے تمھاری علانیہ مین اللہ کا خوف حالانکہ اُن کے سینون مین تمھارا

زیادہ خوف ہے اللہ سے یہان رہبت مصدر مجہول بمعنی مرہوبیۃ ہے اس لیے کہ مخاطب لوگ مرہوب منہم ہین بہ اللہ
نہیں ہین ذٰلک بانہم قوم لایفقہون یعنے یہ خوف مخاطبین کا اللہ سے بڑہ کر اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قوم ہین
کہ سمجھتی نہیں ہین کسی شئے کو اشیاء سے اگر اُن کو کچھ سمجھ ہوتی تو جان لیتے کہ اللہ پاک ہی ہے جس نے تم کو اُن پر مسلط
کردیا تو وہ زیادہ تر مستحق ہے اس کا کہ اُس سے خوف کیا جائے تم اس کے مستحق نہیں ہو پہر اللہ پاک نے یہ خبر دی کہ
وہ بڑی بزدل ہین اور اُن کی لڑائی کمزور ہے پس فرمایا لایقاتلونکم جمیعًا الآیہ یعنے یہود و منافق جمع ہو کر میدان مین
نہ آئین تم سے لڑنے کو اور نہ وہ اس پر قدرت رکھتی ہین مگر بستیون مین جن کی بڑے بڑے دروازون اور گہرون
اور خندقون سے مضبوطی کی گئی ہے یا دیوارون کے پیچہے سے جن کے ساتھ وہ ستر کرتے ہین مارے اپنی بزدلی اور خوف
کے جمہور نے جدر بجمع پڑہا ہے اور کسی ف۱ نے جدار بافراد اول کو ابو حاتم و ابو عبید نے اختیار کیا ہے اس لیے کہ وہ موافق
ہے قری محصنہ سے اور دونو سبعیہ ہین اور کسی ف۲ نے جدر بفتح جیم و سکون دال یہ ایک لغت ہے جدر مین بأسہم بینہم شدید
یعنے بعض اُن کے بعض پر سخت گو درشت خو ہین اور دل اُن کے مختلف ہین اور نیات اُن کی متباین ہین
سدی نے کہا مراد اُن کے دلون کا اختلاف ہے یہان تک کہ وہ متفق نہیں ہوتی ہین ایک امر پر مجاہد نے کہا بأس
اُن کا آپس مین سخت ہے ساتھ کلام کے اور وعید کے کہتے ہین البتہ ہم ایسا کرین گے معنے یہ ہین کہ جب وہ تنہا
ہوتی ہین تو اپنے نفوس کو شدت و باس کی طرف منسوب کرتے ہین اور جب دشمن سے ملتی ہین تو ذلیل و فروتن
ہوتے ہین اور بہاگ جاتے ہین کسی نے کہا کہ لڑائی اُن کی بہ نسبت اپنی ہمسرون کے سخت ہے اور اُن کا ضعف
جو ہے سو تمہاری نسبت کر کے ہے بسبب اُس رعب کے جو اللہ نے اُن کے دلون مین ڈالدیا ہے اور قول اول ہے
بدلیل اس آیت کے تحسبہم جمیعًا وقلوبہم شتّٰی اس لیے کہ یہ اس پر دال ہے کہ اُن کا اجتماع جو ہے سو وہ صرف ظاہر
مین ہے باوجود تخالف اُن کے دلون کے باطن مین یہ تخالف وہی باس ہے اُن کے آپس مین جس کی بشدت
صفت کی گئی ہے مجاہد نے کہا تو خیال کرتا ہے تو یہود و منافقون کو مجتمع اور دل اُن کے شتّے ہین یعنے بسبب افتراق
اُن کے عقائد کے اور اختلاف اُن کے مقاصد کے مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ مراد منافق ہین ثوری نے کہا کہ مشرکین
و اہل کتاب مین قتادہ نے کہا تو اُن کو خیال کرتا ہے مجتمع ایک امر و رائے پر اور اُن کے دل متفرق ہین پس اہل باطل
کی رائین مختلف ہین اُن کی شہادت مختلف ہے اُن کی خواہشین مختلف ہین اور اہل حق کی عداوت مین وہ مجتمع ہوتے
ہین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ مشرکین ہین جملہ وقلوبہم شتّٰی حالیہ ہے یا مستانفہ مقصود اس سے اُن کے
دلون کے متفرق ہونے کی خبر دینا ہے شتّٰی کے معنی ہین متفرق حضرت ابن مسعودؓ نے قلوبہم اشت پڑہا ہے
ای اشد اختلافًا اور جمہور نے شتّٰی کو بلا تنوین پڑہا ہے اس لیے کہ الف تانیث کا ہے ذٰلک بانہم قوم لایعقلون
یعنے یہ اختلاف و تشتت اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ سمجھتی نہیں ہین کسی شئے کو اُن چیزون مین سے

ف۱ یعنی حضرت ابن عباس و مجاہد و ابن محیصن و ابن کثیر و ابو عمرو ۱۲ منہ

ف۲ بیضاوی میں ہے کہ یہ قول راجع بطرف لایقاتلونکم کے ہے یعنی ان کا عاجز ہونا تمہارے قتال سے بوجہ اُن کی بزدلی کے نہیں ہے بلکہ وہ نہایت قوت والے ہیں اور شجاعت میں ہیں جبکہ وہ باہم لڑتے ہیں لیکن جب مقابلہ تم سے کرتے ہیں تو ضعیف ہو جاتے ہیں بسبب اُس رعب کے جو اللہ نے اُن کے دلون میں ڈالدیا ۱۲ منہ

جن مین اُن کی صلاح و درستی ہے اس لیے کہ دلون کا متشتت ہونا اُن کے قوی کو کمزور کر دیتا ہے اور اگر وہ عقل رکھتے تو حق کو پہچان لیتے اور اُس کے پیرو ہوجاتے فکیہ اول خاص کر کے لایفقہون فرمایا اور دوسری جگہہ لایعقلون اس کی یہ وجہ ہے کہ اول متصل ہے لانتم اشد رہبۃ فی صدورہم من اللہ سے یعنی اس لیے کہ وہ سمجھتے ہین ظاہر شئے کو نہ اُس کے باطن کو اور فقہ ظاہر و باطن کی معرفت ہے تو وہان نفی فقہ کی مناسب ہوئی اور دوسرا متصل ہے تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتّٰی سے اس لیے کہ اگر وہ عقل رکھتے تو حق پر مجتمع ہو جاتے پس یہان نفی عقل کی مناسب ہے کذا قال الکرخی بالجملہ مقصود اس آیت سے دلیر کرنا ہے مومنون کا اور شجاع کرنا ہے اُن کے دلون کا اُن کے لڑنے پر کمثل الذین من قبلہم قریبًا ذاقوا الآیہ خبر ہے مبتدای محذوف کی ای مثلہم مثل سے مراد صفت و حال ہے جو کہ غرابت مین مانند مثل کے ہے الذین من قبلہم سے مراد کفار و مشرکین واہل مکہ ہین قریبًا ظرف ہے مثل محذوف کا ای یشبہونہم فی زمن قریب یا ذاقوا اُس مین عامل ہے ای ذاقوا فی زمن قریب یعنی یہ ہین کہ حال عجیب یہود بنی نضیر کا اپنے کفر کے سزا پانے مین مانند حال اُن لوگون کے ہے جو ان سے قبل ہین یعنے مشرکین مکہ جنہون نے بدر کے دن زمانہ قریب مین اپنے کفر کا انجام بد چکھا یا بزلزلہ کردینا مین قتل ہونے اور باوجود اس کے اُن کے واسطے عذاب الیم ہے آخرت مین زمانہ قریب اس لیے فرمایا کہ بدر کا واقعہ سنہ ۲ ہجری ماہ رمضان مین ہوا اور بنی نضیر کا واقعہ سنہ ۴ ہجری ماہ ربیع الاول مین واقع ہوا دونون مین قریب ایک نیم سال کی مدت ہے ایک قول تو یہ ہوا مجاہد وغیرہ کا یہ قول ہے کہ بدر کا واقعہ چھ مہینے پہلے بنی نضیر سے ہوا کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ مثل بنی قریظہ کی مانند مثل بنی نضیر کے ہے دونون مین دو برس کی مدت ہے وقیل المراد بنو النضیر حیث امکن اللہ منہم قالہ قتادہ وقیل قتل بنی قریظہ قالہ الضحاک کسی نے کہا یہ عام ہے ہر اُس شخص مین جس سے اللہ نے انتقام لیا بسبب اُس کے کفر کے والاول اولے پھر اللہ پاک نے یہود و منافقون کی ایک اور مثل ذکر فرمائی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر خبر ہے مبتدای محذوف کی ای مثلہم کمثل الآیہ یا دوسری خبر ہے اُس مبتدا کی جو کہ کمثل الذین کے قبل مقدر ہے بر تقدیر اس کے کہ حرف عطف کو حذف کر دیا ہے جیسے کہتے ہو کہ انت عاقل انت کریم انت عالم کسی نے کہا کہ اول مثل تو خاص ہے ساتھ یہود کے اور ثانی خاص ہے ساتھ منافقون کے کسی نے کہا کہ مثل ثانی بیان ہے مثل اول کا مراد شیطان سے حقیقت شیطان ہے شیطان انس مراد نہین ہے اور انسان سے مراد یہان جنس ہے اُس شخص کی جسنے شیطان کی اطاعت کی انسان کی نوع سے جیسا کہ مجاہد نے کہا ہے کہ یہان انسان سے مراد سارے لوگ ہین شیطان کے دھوکا دینے مین اُن کو کسی نے کہا کہ مراد ابوجہل ہے کسی نے کہا یہ ایک عابد تھا بنی اسرائیل مین شیطان نے اُس کو کفر پر آمادہ کیا تو اس نے اُس کا کہا مانا یہہ شخص برصیصا ہے والاول اولے بالجملہ مثل منافقون کی یہود کے برانگیختہ کرنے مین لڑائی پر اور ان کی مدد نہ کرنے مین مانند مثل شیطان کے ہے کہ جب اُس نے کہا انسان سے کہ کافر ہو جا یعنی کفر پر اُسے آمادہ کیا

۱ع یہ قول خازن مین ہے
۳ع واقعہ بنی قریظہ کا ۵ھ ہجری مین ہوا ... فتح
۲ع یہ دونون قول فتح البیان مین
القصہ فتح البیان مین ... منقول ہین ... مین نہین آتا ہے ... علامہ ...

اور کفر کو اُس کے واسطے اچھا کر دکھایا فلما کفر قال انی بریٔ منک یعنے پہر جب وہ انسان کافر ہو گیا شیطان کی بات مانکر اور اس کی تزئین قبول کر کے تو شیطان بولا بیشک مین بیزار ہون تجہسے اگر انسان سے جنس مراد لی جائے تو یہہ شیطان کا بیزار ہونا قیامت کے دن ہوگا اُس سے بیزار ہوگا اس خوف سے کہ کہین عذاب مین اس کا شریک ہو جس طرح کہ یہہ قول اسی بات کی خبر دیتا ہے انی اخاف اللہ رب العالمین اور اگر انسان سے مراد ابو جہل لیا جائے تو کفر سے مراد ابلیس کا یہہ قول ہوگا جو اُس نے بدر کے دن کہا تہا لا غالب لکم الیوم[1] من الناس وانی جار لکم اور اس کے بیزار ہونے سے مراد اُس کا یہہ قول ٹہیریگا جو اُس دن کہا تہا انی بریٔ منکم انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ بالجملہ جملہ انی اخاف اللہ تعلیل ہے اُس کو بیزار ہونیکی انسان سے بعد اسکے کافر ہو جانے کے کسی نے کہا ہے کہ شیطان کا یہہ کہنا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون اپنی حقیقت پر نہین ہے یہہ تو صرف بطور تبری کے ہے انسان سے براہ کذب وریا ورنہ وہ اللہ سے ہرگز نہین ڈرتا ہے تو اب یہ تاکید ہوگی انی بریٔ منک جمہور نے انی کو بسکون یا پڑہا ہے اور کسی نے بفتح یا فکان عاقبتہما انہما فی النار خالدین فیہا یعنے پہر انجام شیطان کا اور اُس انسان کا جو کہ کافر ہوا یہہ ہوا کہ دونون جلنے والے ہین طرف نار کے ہمیشہ رہین گے اُس مین جمہور نے عاقبتہما کو نصب پڑہا ہے بنا بر خبر کان اور انہما فی النار اُس کا اسم ہے اور کسی نے برفع اس بنا پر کہ کان کا اسم ہے اور مابعد خبر ہے اور خالدین کو جمہور نے بنصب بنا بر حال اور کسی نے برفع بنا بر خبر ان اور ظرف اُس سے متعلق ہے وذلک جزاء الظالمین یعنے یہہ ہمیشہ رہنا آگ مین بدلا ہے ظالمین کا اور یہہ لوگ ان مین بدخول اولی داخل ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد کسی صومعہ مین عبادت کیا کرتا تہا اور ایک عورت کہ کئی بہائی تہے پس اُس عورت کو کوئی شے عارض ہو گئی یعنے کچہہ جنون سا ہو گیا تو اُس کے بھائی اُس کو اُس عابد کے پاس لائے پس اُس کے نفس نے اُس کے واسطے اچہا کر دکہایا تو وہ اس عورت پر واقع ہو گیا پہر وہ حاملہ ہو گئی تو اُس کے پاس شیطان آیا پہر کہا کہ تو اُس کو مار ڈال کیونکہ اگر وہ تجہپر اطلاع پائین گے تو تو فضیحت ہوگا پس اُس نے اُس کو مار ڈالا اور دفن کر دیا پہر وہ اسکے پاس آئے تو اُس کو پکڑا پہر اُسے لے گئے پہر اس اثنا مین کہ وہ چل رہے تہے کہ ناگاہ اُسکے پاس شیطان آیا تو کہا بیشک مین نے ہی تیرے واسطے اچہا کر دکہایا تہا اب تو میرے واسطے ایک سجدہ کرلے مین تجہے بچا لون گا پس اُس نے اس کے واسطے سجدہ کر لیا سو وہ یہہ ہے قول اللہ تعالے کا کمثل الشیطان الآیہ اخرجہ احمد فی الزہد والبخاری فی تاریخہ والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم فتح البیان مین فرمایا ہے کہ یہہ اس پر دال نہین ہے کہ آیت سے مقصود یہی انسان ہے بلکہ اس پر دال ہے کہ یہہ شخص منجملہ اُن لوگون کے ہے جن پر آیت صادق آتی ہے وقد اخرجہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس باطول من ہذا ولیس فیہ ما یدل علی انہ المقصود بالآیۃ واخرجہ بنحوہ ابن جریر عن ابن مسعود

[1] یعنی غالب ہوگا تم پر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمہارا
[2] یعنی مین تمہارے ساتھ نہین مین دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے ۱۲
[3] یعنے تاریخ وابن کثیر وابو نعیم ۱۲
[4] یعنے حضرت حسن وعمرو بن عبید ۱۲
[5] یعنے حضرت ابن مسعود وحضرت حذیفہ بن یمان وابن ابی جبلہ ۱۲

اُن سے یہی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی مثل کفار و منافقین کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے
مین تھے مانند مثل شیطان کے کہ جب کہا انسان سے کافر ہو جا الآیہ کذا فی الفتح ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالیٰ
خبر دیتا ہے منافقون کی جیسے عبد اللہ بن ابی اور اُس کے مثل اور منافق جبکہ یہود بنی نضیر کی طرف کہلا
بھیجا اُن کو اپنی طرف سے مدد کا وعدہ دیتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا الم تر الی الذین نافقوا الآیہ پھر فرمایا واللہ
یشہد انہم لکاذبون یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق البتہ جھوٹے ہین اس بات مین جس کا اُن سے وعدہ
کیا تو اس لیے کہ اُن ہی ایک بات کہہ دی اور اُن کی نیت یہ تھی کہ اُس کو اُن کے لیے وفا نکرین گے یا اس لیے
کہ جو بات اُن سے کہی وہ ان سے واقع نہوگی اسی لیے یون فرمایا ولئن قوتلوا لاینصرونہم یعنی اگر وہ لڑائی کیے
جائینگے تو یہ منافق اُن کے ساتھ ہوکر لڑین گے ولئن نصروہم لیولن الادبار یعنی اگر یہ منافق ان کے
ساتھ ہوکر لڑین گے تو پیٹھ دیکر بھاگین گے ثم لاینصرون یہ بنفسہ ایک مستقل بشارت ہے پھر فرمایا لانتم اشد
رہبۃ الآیہ یعنے اُن کو جتنا خوف اللہ کا ہے اُس سے بڑھ کر تمھارا خوف ہے کقولہ تعالیٰ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ
یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً اور اسی لیے یون فرمایا ذلک بانہم قوم لایفقہون پھر فرمایا
لایقاتلونکم جمیعًا الآیہ یعنی وہ لوگ مارے اپنی بزدلی اور گھبراہٹ کی قدرت نہین رکھتے ہین اس پر کہ
مبارزہ کرین و مقابلہ کر کے اسلام کے لشکر کا مواجہہ کرین بلکہ یا تو قلعون مین یا دیوار کے ورے سے محصور ہوکر
سو وہ خود سے دفع کرنے کو بضرورت لڑین گے پھر فرمایا باسہم بینہم شدید یعنے اُن کی عداوت آپس مین سخت ہے
کما قال تعالیٰ وَیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور اسی لیے یون فرمایا تحسبہم جمیعًا وقلوبہم شتٰی یعنے تو اُن کو دیکھتا
ہی اکٹھے تو خیال کرتا ہے اُن کو باہم الفت رکھنے والے حالانکہ وہ بغایت مختلف ہین ابراہیم نخعی نے کہا یعنے
اہل کتاب و منافقین ذلک بانہم قوم لایعقلون پھر فرمایا کمثل الذین من قبلہم الآیہ مجاہد و سدی و مقاتل بن
حیان نے کہا یعنی مانند مثل اُس سزا کے جو پہونچی کفار قریش کو بدر کے دن حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہی
کہ الذین من قبلہم سے مراد یہود بنی قینقاع ہین اسی طرح قتادہ و محمد بن اسحق نے بھی کہا ہے یہ قول اشبہ
بصواب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبل اس کے یہود بنی قینقاع کو جلا وطن کر دیا تھا قولہ تعالیٰ
کمثل الشیطان الآیہ یعنے مثل ان یہود کے اپنے دھوکا کھانے مین اُن منافقون سے جنہون نے اُن کو مدد کا وعدہ
دیا اور یہ کہا لئن قوتلتم لننصرنکم پھر جب حقائق ثابت ہوگئے اور محاصرہ و قتال اُن پر سخت ہوا تو اُن سے الگ ہوگئے
اور اُن کو ہلاکت کے سپرد کر دیا مثال اُن کی اس معاملے مین مانند مثل شیطان کے ہے کہ جب اُس نے انسان کو
کفر اچھا کر دکھایا والعیاذ باللہ پھر جب وہ اُس شے مین داخل ہو گیا جس کو اُس کے لئے اچھا کر دکھایا تو اُس سے
بیزار ہوا اور صاف نکل گیا اور کہا انی اخاف اللہ رب العالمین یہان بعض نے ایک قصہ بعض عباد بنی اسرائیل کا

ذکر کیا ہے وہ مانند مثال کے ہے واسطے اس مثل کے نہ یہ کہ وہ تنہا اِس مثل سے مراد ہی بلکہ وہ اُس مثل کے جملے
سے ہے مع اور وقائع کے جو اُس کے مثل ہین پہر حضرت علیؓ و حضرت ابن مسعود کی روایت سے بتخریج ابن جریر اُس قصّے
کو ذکر کیا ہے الفاظ و عبارت مین تفاوت سے پہر کہا ہے کہ حضرت ابن عباس و طاؤس و مقاتل بن حیان سے
بھی مثل اس کے مروی ہے بہت سے لوگون کے نزدیک مشہر ہے کہ عابد برصیصا ہے فاللہ اعلم یہہ قصہ قصہ جریج عابد
کے مخالف ہے اس لیے کہ ایک عورت زانیہ نے جریج کو اپنے نفس کے ساتھ تہمت لگائی اور دعویٰ کیا کہ اُس کا حمل
اُسی سے ہے اور اُس کا مقدمہ حاکم کی طرف پہونچایا پس اُس نے جریج کو حکم دیا تو وہ اپنے صومعہ سے اُتارا گیا اور اس کا
صومعہ خراب کر دیا گیا اور وہ یہہ کہتا تہا کہ مالکم مالکم یعنی تم کو کیا ہوا وہ بولے او اللہ کے دشمن تو نے اس عورت سے
ایسا ایسا کیا تو جریج نے کہا تم صبر کرو پہر اُس کے بیٹے کو پکڑا اور وہ بہت ہی خرد سا تہا پہر کہا او لڑکے تیرا باپ
کون ہے وہ بولا کہ میرا باپ راعی ہے اُس عورت نے اُس راعی کو اپنی نفس سے قابو دیا تہا تو وہ اُس سے حاملہ ہو گئی تہی
پہر جب بنی اسرائیل نے یہہ دیکہا تو سب نے اُس کی تعظیم بلیغ کی اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے سے پہر بنا دین
کہا نہین بلکہ تم اُس کو پہر بنا دو مٹی سے جیسا کہ وہ تہا بالجملہ جب اس صورت مین منافقین و یہود کا وصف
پورا ہو چکا تو اللہ پاک خطاب مومنین کی طرف رجوع ہوا اور اُن کو موعظۂ حسنہ کے ساتھ وعظ کیا اِس لیے کہ وعظ
بعد مصیبت کے زیادہ تر واقع ہوتا ہے نفس مین بسبب رقیق ہونے دلون کے اور بسبب حذر کرنے کے
اُس شی سے جو کہ عقاب کی موجب ہوتی ہے پس فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ ع اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے دیکہہ لے ہر کوئی جی کیا بہیجتا ہی کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو
خبر ہی جو کرتے ہو اور مت ہو جیسے جنہون نے بہلا دیا اللہ کو پہر اُس نے بہلا دیے اُنکو اُنہی وہ لوگ وہی ہین بے حکم برابر نہین لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت
کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے اور اگر ہم اُتارتے یہہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکہتا وہ دب جاتا پہٹ
جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ کہاوتین ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین وہ اللہ ہی جس کے سوای بندگی
نہین کسی کی جانتا ہی چہپا اور کہلا وہ ہے بڑا مہربان رحم والا وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہین کسی کی بادشاہ ہی

ع ۳

پاک ذات چنگا امان دیتا پناہ مین لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائی کا پاک ہی اللہ اُس چیز سے جو شریک بتاتے
ہین وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرتا صورت کھینچتا اُسی کے ہین سب نام خاصے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے
آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ف ۱ یعنی اپنے جی کے بچاؤ کی فکر نہ کی ف ۲ یعنے
کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے انتہے ف
منذر بن جریر اپنے باپ سے راوی ہین کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے شروع دن مین کہا پس ایک
قوم آئی برہنہ پا برہنہ بدن مخطط چادرین پہنے ہوئے یا عبا تلوارین گلے مین ڈالے ہوئے عام اُن کے مضر سے
بلکہ کل اُن کے مضر سے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا بسبب اُس فاقے کے جو آپنے اُن مین دیکھا کہا پھر
آپ اندر گئے پھر باہر آئے تو بلال کو حکم دیا پس اذان دی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا تو فرمایا یاَیُّہَا النَّاسُ
اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ الی اخر الآیہ اور وہ آیت پڑھی جو حشر مین ہے ولتنظر نفس ما قدمت
لغد صدقہ دیا مرد نے اپنے دینار سے اپنے درہم سے اپنے کپڑے سے اپنے صاع گندم سے اپنے صاع خرما سے یہانتک
کہ فرمایا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو کہا پھر ایک مرد آیا انصار مین کا ایک تھیلی لے کر اُس کی ہتیلی قریب تھی کہ اُس سے عاجز
ہو جائے بلکہ وہ عاجز ہو گئی پھر لوگ پیہم لائے یہان تک کہ مین نے دیکھے دو ڈھیر طعام و پارچے کے یہان تک
کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا گویا کندن ہے پھر آپنے
فرمایا جس کسی نے نکالا اسلام مین کوئی نیک طریقہ اُس کے لیے اُس کا اجر ہے اور اجر اُس شخص کا جس نے اُس پر
عمل کیا بعد اُس کے بغیر اس کے کہ اُن کے اجر سے کچھ کم ہو اور جس نے نکالا اسلام مین کوئی برا طریقہ تو ہوگا
اُس پر گناہ اُس کا اور گناہ اُس شخص کا جس نے اُس پر عمل کیا بغیر اس کے کہ اُن کے گناہون سے کچھ کم ہو اخرجہ
الامام احمد والفرد باخرجہ مسلم من حدیث شعبۃ باسنادہ مثلہ بالجملہ اللہ پاک نے یاَیہا الذین امنوا اتقوا اللہ مین امر فرمایا ہے
اپنے تقوی کا اور یہ شامل ہے اُس شے کے کرنے کو جس کا امر کیا اور اُس شے کے چھوڑنے کو جس سے منع فرمایا ولتنظر
نفس ما قدمت لغد کا یہ مطلب ہے کہ تم خود اپنے نفوس کا حساب لو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تم نظر کرو کہ
تم نے اعمال صالحہ کا کیا ذخیرہ کیا ہے واسطے اپنے نفوس کے جس دن کہ تم مبعوث ہو گے اور اپنے رب پر پیش کیے جاؤ گے
واتقوا اللہ تاکید ثانی ہے امر اول کی ان اللہ خبیر بما تعملون یعنی تم جان رکھو کہ اللہ تعالے عالم ہے تمہارے سارے
اعمال و احوال کا اُس پر تمھاری کوئی مخفی شے پوشیدہ نہین ہے اور نہ تمہارے امور مین سے کوئی جلیل و حقیر امر
اُس سے غائب ہوتا ہے ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰہم انفسہم یعنی تم مت بھولو اللہ تعالی کے ذکر کو کہ وہ تم کو بھلا دے
عمل صالح جو کہ معاد کے دن تم کو نفع دیگا کیونکہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے اسی لیے فرمایا اولئک ہم الفاسقون
یعنی جو اللہ کی یاد کو بھولنے والے ہین وہی ہین نکلنے والے اللہ کی طاعت سے ہلاک ہونے والے ہین قیامت کے

دن نیان کارین روزمعاد کو کما قال تعالے یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ
ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون طبرانی نے نعیم بن نحمہ سے روایت کیا ہی کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خطبہ میں تھا کیا تم نہین جانتے کہ تم صبح کو جاتے ہو اور شام کو جاتے ہو واسطے ایک مدت معلوم کے پس جو کوئی یہ
طاقت رکھے کہ کم کی جاے اجل اس حال مین کہ وہ اللہ عزوجل کے عمل مین ہو تو چاہیے کرے اور تم ہرگز اس کو نہ
پہونچوگے مگر اللہ عزوجل کی مدد سے بیشک ایک قوم نے ٹہرائین اپنی اجلین واسطے اپنے غیر کے پس اللہ
عزوجل نے تم کو منع کیا کہ تم ان کے مثل ہو ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم کہان ہین وہ جنکو تم پہچانتے
ہو اپنے اخوان سے وہ آپہونچے اس شے پر جو انہون نے آگے بھیجی اُن دنون مین جو اُن سے گزر گئے اور وہ تنہا ہوئے
ساتھ بدبختی و نیک بختی کے کہان ہین اگلے جبار جنہون نے شہر بنا کیے اور دیوارون سے اُن کی مضبوطی کی وہ
ہوگئے نیچے پتھرون کے اور کنوون کے یہ اللہ کی کتاب ہی اس کے عجائب فنا نہین ہوتے ہین سو تم اُس سے روشنی
لو واسطے روز تاریکی کے اور چلو اُس کی روشنی و بیان مین بیشک اللہ تعالے نے ثنا کی ہے زکریا علیہ السلام پر اور ان
کے گھر والون پر انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین نہین ہی
کوئی خیر اُس قول مین جس سے اللہ کی ذات ارادہ نہین کی جاتی ہے اور نہین ہے کوئی خیر اُس مال مین جو
خرچ نہین کیا جاتا ہے اللہ کی راہ مین اور نہین ہے کوئی خیر اس شخص مین جس کا جہل غالب ہوتا ہے اس کے
حلم پر اور نہین ہے کوئی خیر اُس شخص مین جو کہ ڈرتا ہی اللہ کے حق مین ملامت سے حافظ ابن کثیر کہتے ہین ھذا اسناد
جید و رجالہ ثقات وشیخ جریر بن عثمان وھو نعیم بن نحمہ لا اعرفہ بنفی ولا اثبات غیر ان ابا داود السجستانی قد حکم بان
شیوخ جریر کلھم ثقات وقد روی لھذہ الخطبۃ شواھد من وجوہ اخر واللہ اعلم قولہ تعالے لا یستوی اصحاب النار واصحاب
الجنۃ یعنے برابر نہین ہین دوزخ والے اور بہشت والے اللہ تعالے کے حکم مین قیامت کے دن کما قال تعالے
ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم
ومماتھم ساء ما یحکمون وقال تعالے وما یستوی الاعمی والبصیر والذین امنوا وعملوا الصالحات
ولا المسیء قلیلا ما تتذکرون وقال تعالی ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض
ام نجعل المتقین کالفجار ان کے سوا اور آیات ہین جو اس پر دال ہین کہ اللہ تعالی ابرار کا اکرام کرے گا اور فجار کی اہانت
فرمائے گا اسی لیے یہان فرمایا اصحاب الجنۃ ھم الفائزون یعنی بہشت کے لوگ وہی ہین نجات پانے والے سلامت رکھے
گئے اللہ عزوجل کے عذاب سے قولہ تعالے لو انزلنا ھذا القرآن الآیۃ اللہ پاک قرآن شریف کی تعظیم کرتا ہے اور اُس کی عالی
قدر بیان فرماتا ہے اور وہ لائق اس کے ہے کہ اُس کے واسطے دل دب جائین اور اُس کے سننے کے وقت پھٹ جاویں
اس لیے کہ اُس مین وعدہ حق و وعید اکید ہی اگر ہم اتارتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ تو دیکھتا اُس کو دبنے والا پھٹنے والا

[margin notes:]
۱ے اے ایمان والو نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اسکی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے
۲ے اصل [illegible]
۳ے [illegible] بلاتے تھے ہمکو توقع سے اور ڈر سے اور تھے ہمارے آگے عاجز
۴ے کیا خیال رکھتے ہین جنہون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے انکو برابر ان کے جو یقین لائے اور کیے کام بھلے ایک سا ان کا جینا اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین
۵ے اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا [illegible]
۶ے کیا ہم کردینگے [illegible] برابر [illegible]

اللہ کے ڈر سے یعنی پس جب پہاڑ اپنی سختی و درشتی میں ایسا ہے کہ اگر اس قرآن کو سمجھتا پھر سوچتا اس شے
کو جو اس میں ہے تو البتہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ عزوجل کے خوف سے پھر اے بشر تم کو یہ کیونکر لائق ہے
کہ تمہارے دل نرم نہ پڑیں اور نہ دبیں اور نہ پھٹیں اللہ کے خوف سے حالانکہ تم اللہ سے اُس کے امر کو سمجھ چکے اور
اس کی کتاب کو سوچ چکے اسی لیے یوں فرمایا وتلک الامثال نضربها الآیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر
مین مروی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اگر مین نازل کرتا اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اور اُس کو اُس پر لادتا تو البتہ وہ پھٹ
جاتا اور دبتا اُس کے بوجھ سے اور اللہ کی خشیت سے پس اللہ تعالے نے لوگوں کو امر فرمایا کہ جس وقت قرآن اُن
پر نازل ہو تو خشیت شدیدہ و تخشع کے ساتھ اُس کو اخذ کریں پھر فرمایا وتلک الامثال الآیہ اسی طرح قتادہ و ابن
جریر نے بھی کہا ہے حدیث متواتر مین ثابت ہوا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
منبر بنایا گیا اور آپ خطبے کے دن بیٹھتے تھے طرف جانب ایک جذع کے جذوع مسجد سے پھر جب منبر رکھا گیا
پہلی بار جو رکھا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تاکہ خطبہ پڑھیں پھر آپ نے تجاوز کیا اس جذع سے طرف جانب
منبر کے تو اُس وقت وہ جذع رویا اور سسکنے لگا جس طرح وہ بچہ سسکتا ہے جو چپ کیا جاتا ہے بسبب
اس ذکر و وحی کے جس کو اپنے پاس سنا کرتا تھا پس اس حدیث کی بعض روایتوں مین ہے کہ حضرت حسن بصری
نے بعد لانے اس حدیث کے یوں فرمایا پس تم زیادہ مستحق ہو اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشتاق
ہو اُس جذع سے اور اسی طرح یہ آیت کریمہ ہے کہ جب سخت پہاڑ اگر اللہ کا کلام سنتے اور اس کو سمجھتے تو دب جاتے
اور پھٹ جاتے اُس کے خوف سے پھر تم کیونکر نہ دبو حالانکہ تم سن چکے اور سمجھ چکے اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولو ان قرانا
سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتى الآیہ اول گزر چکا ہے کہ اس کے معنی یہ ہین
کہ البتہ یہ قرآن ہوتا اور فرمایا ہے وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار وان منها لما يشقق فيخرج منه
الماء وان منها لما يهبط من خشية الله پھر فرمایا ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الآیہ یعنی اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود
نہین ہے مگر وہ پس سوا اُس کے نہ کوئی رب ہے اور نہ واسطے وجود کے کوئی معبود ہے سوا اُس کے اور ہر شے جو
اُس کے سوا پوجی جاتی ہے سو باطل ہے اور وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے یعنی جانتا ہے ساری کائنات کو جس کا ہم
مشاہدہ کرتے ہین اور اُس کو جو ہم سے غائب ہے پس اُس پر کوئی شے مخفی نہین ہے زمین مین اور نہ آسمان مین
جلیل و حقیر و صغیر و کبیر یہان تک کہ ذرے ظلمات مین ہو الرحمن الرحیم پر اول تفسیر مین ایسے طور پر کلام گزر چکا ہے
نہین اُس کے دوبارہ ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے مراد یہ ہے کہ وہ ایسی رحمت والا ہے جو کہ واسع و شامل ہے
ساری مخلوقات کو پس وہ دنیا و آخرت کا رحمن و رحیم ہے۔ ۔ ۔ اپنے فرمایا ہے ورحمتی وسعت کل شیء اور
فرمایا کتب ربکم علی نفسه الرحمة اور فرمایا قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون

پھر فرمایا ھو اللہ الذی لا الہ ھو الملک یعنی وہ مالک ہے ساری اشیاء کا اُن میں تصرف کرنے والا ہے بغیر ممانعت و مدافعت کے وہب بن منبہ نے کہا کہ قدوس بمعنی طاہر ہے یعنی پاک مجاہد و قتادہ نے کہا مبارک ابن جریج نے کہا کہ ملائکہ کرام اُس کی تقدیس کرتے ہین یعنی سارے عیوب و نقائص سے اُس کی پاکی بولتے ہین بسبب اُس کے کمال کے اپنی ذات و صفات و افعال مین مومن کی تفسیر مین ضحاک کا لفظ حضرت ابن عباس سے یہی کہ امن دیا اپنی خلق کو اِس سے کہ اُن پر ظلم کرے قتادہ نے کہا امن بقولہ انہ حق یعنی امن دیا یہ کہہ کر کہ وہ حق ہے ابن زید نے کہا کہ تصدیق کی اپنے مومن بندون کی اُن کے ایمان لانے مین اُس پر مھیمن مین حضرت ابن عباس وغیرہ و واحدی نے کہا ہے کہ شاہد ہے اپنی خلق پر ساتھ اعمال اُن کے باین معنی کہ وہ اُن پر رقیب ہے یعنی نگہبان کقولہ تعالے واللہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ وقولہ تعالے ثُمَّ اللہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ وقولہ تعالے اَفَمَنْ ھُوَ قَائِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ الآیہ عزیز کے یہ معنی ہین کہ وہ غالب ہے ہر شے پر پس اُس کو تھپر کیا ہے اور اشیا پر غالب ہوا ہے سو اُس کی جناب عالی کو کوئی نہین پہونچتا ہے مارے اُس کی عزت و عظمت و جبروت و کبریا کے اسی لیے یون فرمایا الجبار المتکبر یعنی وہ ایسا ہے کہ جبریت لائق نہین ہے مگر واسطے اُس کے اور نہ تکبر مگر واسطے اُس کی عظمت کے جیسا کہ صحیح مین اول گزر چکا ہے کہ العظمۃ ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی واحدا منہما عذبتہ قتادہ نے کہا جبار وہ ہے جس نے مجبور کیا ہے اپنی خلق کو جس شے پر چاہتا ہے ابن جریر نے کہا اصلاح و درستی کرنے والا ہے اپنی خلق کے امور کا تصرف کرنے والا ہے ان مین ساتھ اُس شے کے جس مین اُن کی صلاح ہے قتادہ نے کہا متکبر ہے یعنی ہر برائی سے پھر فرمایا سبحان اللہ عما یشرکون خلق بمعنی تقدیر ہے یعنی اندازہ کرنا برء بمعنی فری ہے فری کہتے ہین تنفیذ کو یعنی نافذ کرنا جاری کرنا جس شے کو مقدر و مقرر کیا ہے اُس کو وجود کی طرف باہر لے آنا ہر کوئی جس نے کوئی شے مقدر و مرتب کی وہ اس پر قادر نہین ہے کہ اُس کو نافذ کرے وجود مین لے آئے سوا اللہ عزوجل کے شاعر نے کہا ہے کسی امیر کی مدح کرتا ہے ؎

	وَبَعْضُ الْقَوْمِ یَخْلُقُ ثُمَّ لَا یَفْرِیْ		وَلَاَنْتَ تَفْرِیْ مَا خَلَقْتَ

یعنے اے ممدوح تو نافذ کرتا ہے اُس شے کو جو تو نے مقدر کی اور اندازہ کی اور شیرائی بخلاف تیرے غیر کے کہ وہ نہین کر سکتا ہے اُس شے کو جس کا ارادہ کرتا ہے پس خلق تو تقدیر ہے اور فری تنفیذ ہے اسی معنی سے بولا جاتا ہے کہ قدر الجلاد ثم فری ای قطع علی ما قدرہ بحسب ما یریدہ اب قولہ تعالے الخالق الباری المصور کے یہ معنی ہوئے کہ جس وقت وہ ہر کہ جب ارادہ کرتا ہے کسی شے کا تو اُس سے کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ اسی دم ہو جاتی ہے اُس صفت پر جس کا ارادہ کرتا ہے اور اس صورت پر جو پسند فرماتا ہے کقولہ تعالے فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ اور اسی سبب سے فرمایا المصور یعنی وہ ہے کہ نافذ کرتا ہے اُس شے کو جس کی ایجاد کا ارادہ کرتا ہے اُس صفت پر جس کا ارادہ فرماتا ہے قولہ تعالیٰ لہ الاسماء الحسنیٰ

ف ۱ اور ساتھ اللہ کے ساتھ ہے ہر چیز ۱۲ ف ۲ پیراستہ شایستہ اُن کاموں پر کہ کئے ہیں ۱۲ ف ۳ جو شخص بے کہے کسی کا بیڑا پر اُس کا لیا اور شیر ایسے ہین اللہ کے شریک کہ اُن کا نام کہا اللہ کو جتنے ہو وہ نہین جانتا زمین مین یا کرتے ہو اوپر ہی اوپر یا ہین کوئی نہین پر بھلا سجھا دئے ہین منکرون کو اُن کے فریب اور روکے گئے ہین راہ سے اور جس کو بچلا دے اللہ سو کوئی نہین اُس کو بچانے والا ۱۲ منہ ف ۴ جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا ۱۲ منہ

پر سورۂ اعراف میں کلام گزر چکا ہے اور وہ حدیث ذکر کی گئی ہے جو کہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً
مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ننانوے نام ہیں سو مگر ایک جس شخص نے اُن کا احصا کیا تو وہ داخل ہوا جنت
میں اور وہ وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو وتقدم سیاق الترمذی وابن ماجۃ لہٗ عن ابی ہریرۃ ایضاً فزاد بعد قولہ وہو
وتر یحب الوتر واللفظ للترمذی ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار
المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القہار الوہاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل
السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم
الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ
المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی
البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع
النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور وسیاق ابن ماجہ بزیادۃ ونقصان وتقدیم وتاخیر وقد قدمنا ذلک
مبسوطاً مطولاً بطرقہ والفاظہ بما اغنی عن اعادتہ ہہنا قولہ تعالےٰ یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض کقولہ تعالےٰ تسبح لہ
السمٰوٰت السبع والارض ومن فیہن وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم انہ کان حلیماً غفوراً
قولہ تعالےٰ وہو العزیز الحکیم یعنے وہ ایسا عزیز ہے کہ اُس کے جناب عالی کا قصد نہیں کیا جاتا ہے کہ کوئی اس تک پہونچکر
اسے ایذا دے حکمت والا ہے اپنی شرع وقدر میں معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہیں جس شخص نے کہا جبکہ صبح کری
تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پھر تین آیتیں پڑہیں سورۂ حشر کے آخر سے تو مقرر کرے گا اللہ اس پر
ستر ہزار فرشتے وہ اُس پر درود بھیجتے رہیں گے یہاں تک کہ شام کرے اور اگر اُس دن مر گیا تو شہید مرا اور
جس نے کہا اُس کو جبکہ شام کری تو ہوگا اُسی رتبے میں اخرجہ الامام احمد ورواہ الترمذی عن محمود بن غیلان عن ابی
احمد الزبیری بہ وقال غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ آخر تفسیر سورۃ الحشر وللہ الحمد والمنۃ کذا فی ابن کثیر فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ کے عقاب سے باین طور کہ جس
شے کا تم کو امر فرمایا ہے اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کیا ہے اُس کو چھوڑ دو ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے چاہئے
نظر کرے ہر کوئی نفس کیا شے اعمال سے آگے بھیجی ہے واسطے روز قیامت کے عرب لوگ غد کا کلمہ بولتے ہیں
اور زمانہ مستقبل کا اُس سے کنایہ کرتے ہیں اصل میں غد سے مراد وہ دن ہے جس کے درمیان اور تمہارے ایک رات
ہے غد کا اسم روز قیامت پر صرف اُس کے قریب کرنے کو اطلاق کیا گیا ہے کقولہ تعالےٰ وما امر الساعۃ الا
کلمح البصر تو گویا بوجہ قرب روز قیامت کے اُس کی تشبیہ دی گئی اُس دن سے کہ جس کے اور تمہارے درمیان
صرف ایک رات ہے یا اس لیے کہ دنیا کا زمانہ مثل ایک دن کے ہے اور آخرت ایسی ہے جیسے اُس کا کل کا دن اور

کہ اُن مین کا ہر ایک احکام و احوال متشابہ کے ساتھ مختص ہے اور ثانی اول کے عقب مین آیا ہے تو اب لفظ غد کا استعارہ
ہوگا النفس کو جو نکرہ فرمایا سو اس کا فائدہ بیان ہے اس بات کا کہ جو نفوس اپنے معاد مین نظر و غور کرنے والی ہین
وہ نہایت درجہ قلیل ہین گویا یون کہا گیا چاہیے کہ ایک نفس . اس مین نظر کرے اور وہ نفس بھی کہان ہی غد
کے نکرہ لانے کا فائدہ اُس کی تعظیم اور اُس کے حال کا ابہام ہے گویا یون کہا گیا کہ واسطے ایسے غد کے جس کی عظمت
و ہول کی کنہ کو نفس پہچانتا ہی نہین ہے تو اب تنکیر اس مین تعظیم کی ہوگی اور نفس مین تقلیل کی یا تعریض ہے اس کی کہ وہ
سب اس نظر واجب سے غافل ہو رہے ہین افادہ الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ واتقوا اللہ مین امر تقوی کی تکرار واسطے .
تاکید کے ہے یا یون کہو کہ اول ادائے واجبات مین ہے اس لیے کہ وہ مقرون آیا ہے عمل سے کیونکہ ما قدمت لغد سے
مراد اعمال خیر ہین اور ثانی ترک محارم مین ہے اس لیے کہ اُس کو مقرون کیا ہے ان اللہ بما تعملون خبیر سے اس وجہ
کو یون ترجیح دی گئی ہے کہ تاسیس کو تاکید پر فضیلت ہے تم کو خبر ہے کہ تقوی ادائے واجبات و ترک محارم دونون
کو شامل ہے کیونکہ بنا بر اُس تقریر کے جو کہ اول بقرہ مین گزر چکی ہے تقوے یہ ہے کہ ہر شی سے پرہیز کیا جائے جو کہ
گناہ گار کرتی ہے فعل ہو یا ترک اور توزیع و تقسیم کی کوئی وجہ نہین ہے کہ ایک کو ادای واجبات سے جوڑو اور دوسری
کو ترک محارم سے لگاؤ بلکہ یہ مقام تو امر تقوے کی اہتمام کا مقام ہے تو اوسکے واقوائے تاکید ہی ہے کما ذکرہ الکرخی معنے
یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ پر تمہاری اعمال سے کوئی مخفی شے پوشیدہ نہین ہے وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلا دے گا خیر ہے تو
خیر شر ہے تو شر ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساہم انفسہم یعنے تم مت ہو اُن جیسے جنہون نے اللہ کے امر و طاعت
کو ترک کیا یا اس کی یاد نہکی جیسا کہ حق تھا اس کی قدر کا یا اُس سے نہ ڈرے یا یہ سب کیا تو اُس نے کر دیا اُن کو بھولنے
والے اپنے نفوس کے اس سبب سے کہ وہ اُس کو بھول گئے تو جو اعمال اللہ کے عذاب سے اُن کو بچاتے ہین اُن مین .
مشغول نہونے اور جو حالی اُن کو اُس مین واقع کرتے ہین اُن سے باز نہ رہے اس معنی کی بنا پر مضاف محذوف
ہے ای انساہم حظوظ انفسہم او تقدیم خیر لانفسہم یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کے نفوس کی بہرہ مندیاں اُن کو بھلا دین یا اپنے
نفوس کے واسطے خیر کا آگے بھیجنا اُن کو بھلا دیا سفیان نے کہا کہ وہ بھول گئے حق اللہ کا تو بھلا دیا اُن کو حق اُن کے نفوس کا
کسی نے کہا کہ بھول گئے اللہ کو رخا مین یعنی راحت و آرام مین تو بھلا دیے ان کو اُن کے نفوس شدائد مین کسی نے
کہا کہ بھول گئے اللہ کو اس کا شکر و تعظیم ترک کرکے تو بھلا دیے اُن کو اُن کے نفوس کہ بعض اُن کا بعض کو یاد
دلائے حکاہ ابن عیسی سہل بن عبد اللہ نے فرمایا کہ بھول گئے اللہ کو گناہون کے وقت تو بھلا دیے ان کو
اُن کے نفوس وقت توبہ کے اللہ تعالیٰ نے انساہم مین فعل کو اپنے نفس مقدس کی طرف منسوب فرمایا
یہ بات بتانے کو کہ یہ بسبب اُس کے امر و نہی کے ہے کقولہ احمدت الرجل اذا وجدتہ محمودا انسوا کی اصل نسیوا ہے
یقال نسی منسی کرضی یرضی اولئک ہم الفاسقون یعنی یہ لوگ اللہ کے بھولنے والے وہی ہین کامل اللہ کی .

طاعت سے نکلنے مین جبکہ اول تقوی کا امر فرمایا پھر غفلت سے نہی کی یہ دو فرقے ہوئی ایک تو اللہ سے ڈرنے والا دوسرا
اللہ سے غافل تو بعد اس کے ان کی جزا مین جو تفاوت ہے اُس کا ذکر فرمایا لا یستوی اصحاب النار و اصحاب
الجنۃ یعنی برابر نہین ہین دوزخ والے اور بہشت والے فضل و رتبے مین مراد دونون فریق علی العموم ہین تو
اب جو کوئی اُن مین اللہ کو بھول گیا تو وہ تو فریق اہل نار مین بدخول اولی داخل ہوگا اِسی طرح جو لوگ
اللہ سے ڈرے وہ فریق اہل جنت مین بدخول اولی داخل ہون گے اِس لیے کہ سیاق آیت کا اُن مین ہے
سورہ مائدہ و سجدہ وص مین اس قسم کی آیت کے معنے پر کلام گزرچکا ہے پھر جب اللہ پاک یہان اہل جنت
واہل نار کے برابری کی نفی کرچکا تو اصحاب جنت کی طرف سے یہ خبر دی کہ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون یعنے
جنت کے لوگ وہی ظفرمند ہین ہر مطلوب سے نجات پانے والے ہین ہر مکروہ سے یہ جملہ مستانفہ ہے عدم استوا
بین الفریقین کی کیفیت کا مبین ہے تو اب یہ واسطے یاایہا الذین آمنوا اتقوا الآیہ کے مثل تذییل کے ہے کیونکہ
جب اللہ پاک نے مومنون کو تقوی کا امر فرمایا جو کہ منتہائے کرامت الٰہی ہے کما قال اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ اور نظر و غور کرنے کا اور ہوشیار و بیدار ہونے کا واسطے عاقبت کے اور عمل مین مشغول ہونے کا حکم
کا دیا پھر اُن کو منع کیا کہ غافلون سے ہون جو کہ اللہ کو بھول گئے اور عذاب سے بچاؤ کرنا ترک کیا پس عمل چھوڑ دیا
پھر اللہ تعالے نے اُن کو اُن کے نفوس بھلا دیے یہان تک کہ عاقبت مین وہ ہولین دیکھین جن مین اپنے
نفوس کو بھول گئے تو لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ الآیہ سے کلام کی تذییل فرمائی واسطے زیادہ رغبت
دینے کے اس شئے مین جو اُن کو اللہ کی طرف قریب کرے اور اس کے دار کرامت مین ان کو داخل کرے اور اس
کے اصحاب سے اُن کو کردے اور اسی جگہ سے دقیق و لطیف ہوا استدلال شافعیہ کا ساتھ اس آیت کے
اس بات پر کہ مسلم بدلے کافر کے قتل نہ کیا جائے اور کافر مسلم کے مال کا مالک نہین ہوتا ہے استیلا سے
اور حسین مع قاضی کا کلام کہ یون کہا برابر نہین ہوتے ہین وہ لوگ جنہون نے اپنے نفوس کامل کیے تو جنت
کے لائق ہوگئے اور وہ لوگ جنہون نے اپنے نفوس ذلیل کیے یعنی ذلت اور خواہشون مین اُن کا استعمال
کیا تو نار کے مستحق ہوگئے کما قال الکرخی دوسرا بیان اس آیت مین یہ ہے کہ یہ آگاہی اور خبر دینا ہے لوگون کو
اس بات کی کہ وہ جو بغایت غافل ہو رہے ہین اور عاقبت مین کم فکر کرتے ہین اور عاجلہ کے اختیار کرنے
پر اور خواہشون کی پیروی کرنے پر جھکے ہوئے ہین جان دیئے ڈالتے ہین سو وہ اس وجہ سے ایسے ہین
گویا جو فرق جنت و نار مین ہے اور اُن کے لوگون مین اُس کو پہچانتے ہی نہین ہین اور نہ یہ جانتے ہین
کہ فوز اصحاب جنت کے ساتھ ہے اور عذاب الیم اصحاب نار کے ہمراہ تو وہ اس کے مستحق ہین کہ اُن کو اُس
فرق کا اعلام کیا جائے اور اُس پر اُن کو آگاہی دی جائے جس طرح کہ جو کوئی اپنے باپ کی نافرمانی کرتا ہو

توتم اس سے کہتے ہو کہ وہ تیرا باپ ہے اُس کو مثل اُس شخص کے ہے پاتے ہو کہ جو اپنے باپ کو پہچانتا نہین ہے پس تم
یہ کہہ کر باپ بن کے حق پر اُس کو آگاہ کرتے ہو کون حق کہ احسان و حسن سلوک و نرمی و مہربانی کا مقتضی ہے[1] پھر
جب اللہ پاک اہل جنت و اہل نار کے ذکر سے فارغ ہوا اور یہ بیان کر چکا کہ باہم ان کے کسی شی مین برابری نہین
ہے تو اپنی کتاب کریم کی تعظیم ذکر کی اور اُس کی جلالت کی اور اس بات کی خبر دی کہ وہ لائق اس کے ہے کہ دل اُس کے
واسطے دبین اور نرم پڑین پس فرمایا لو انزلنا ہذا القرآن الآیہ یعنی قرآن ایسا عظیم الشان جید الالفاظ قوی المبانی
بلیغ المعانی ہے اور ایسے مواعظ پر مشتمل ہے جن کے لیے دل نرم پڑتے ہین اور اگر وہ اُتارا جاتا زمین کے پہاڑون مین
سے کسی پہاڑ پر اور انسان کی طرح اُس مین تمیز رکھدی جاتا تو تو دیکھتا اُس کو باوجود اُس کے غایت درجہ سخت و درشت
و ضخیم الجرم ہونے کے دبنے والا پھٹنے والا اللہ پاک کی خشیت سے یعنی اُس کے عقاب سے حذر کر کے اور اس سے
ڈر کر کہین ادا نہ کرے کلام اللہ کی تعظیم کو جو اُس پر واجب ہے یہ بیان ایک تمثیل و تخییل ہے جو کہ مقتضی ہے اُس کی
علو شان کا اور اُس کی قوت تاثیر کا دلون[2] مین کسی نے کہا ہے کہ یہ خطاب ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی ای
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہم اُتارتے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر تو وہ ثابت نہ رہتا اور اُس کے اترنے کی ہیبت
جاتا حالانکہ مقرر ہم نے اس کو تجھپر نازل کردیا اور تجھکو اُس کے واسطے ثابت رکھا اور تجھی اُس پر قوت دی اس
بنا پر یہ آیت باب امتنان سے ہوگی اللہ پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منت رکھتا ہے اس لیے کہ اُس نے آپ
کو ثابت رکھا واسطے اُس شی کے کہ جس کے سامنے جمے ہوئے پہاڑ بھی ثابت نہین رہ سکتے ہین کسی نے کہا
کہ امت کو خطاب ہے وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون یعنے یہ مثلین ہین بیان کرتے ہین ہم
اُن کو واسطے لوگون کے شاید وہ سوچ کرین اُس شی مین جس مین سوچ کرنا اُن پر واجب ہے تاکہ مواعظ سے
وعظ پذیر ہون اور زواجر سے منزجر اس مین توبیخ و تقریع ہے کفار کو اس لیے کہ وہ نہ دبے واسطے قرآن کے
اور نہ وعظ پذیر ہوئے اُس کے مواعظ سے اور نہ منزجر ہوئے اُس کے زواجر سے جبکہ اللہ پاک نے قرآن شریف
کو موصوف بہ عظمت کیا اور یہ بات معلوم ہے کہ صفت کی عظمت موصوف کی عظمت کے واسطے تابع ہوتی ہے
تو اُس کے بعد بھی اپنی عظمت کا وصف کیا پس فرمایا ہو یعنی وہی جو ایسا ہے کہ اُس کا وجود اپنی ذات سے ہے
پس واجب من الوجوہ اُس کے واسطے عدم نہین ہے جب وہ ایسا ہے تو کوئی شے ایسی نہین ہے کہ اُس کے
سوا موصوف بکلمہ ہو ہوا اس لیے کہ موجود دائما ازلا و ابدا وہی ہے پس وہ حاضر ہے ہر ضمیر مین وہ غائب ہے
بسبب اپنی عظمت کے ہر حس سے سو اسی لیے اُس کی خشیت سے پہاڑ پھٹ پڑا جبکہ اللہ پاک نے اپنے خاص
تر اسماء کے ساتھ اپنی تعبیر کی تو ہم پر لطف و مہر کر کے اور ہمارے واسطے متنزل ہوکر اپنی خبر دی اشہر اسماء کے ساتھ
جو کہ ساری اسماء کا مسمے ہے پس فرمایا اللہ یعنی وہ ایسا معبود ہے کہ عبادت و الوہیت لائق نہین ہے مگر واسطے

[1] یہ بیان تمثیل کے ... مشتمل شاعر کے ... بامعنی تفکر و سیرت و ... بہ بنا من حظ ... الفقہ والکافی ... ۱۲ منہ
[2] اس بات پر قول تعالے وتلک الامثال الآیہ دال ہے ۱۲ منہ

اُس کے الذی لا الٰہ الا ہو یعنی وہ ایسا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ پس بیشک اُس کا کوئی مجانس نہین ہے اور نہ لائق ہے اور نہ صحیح ہے اور نہ تصور کی جا سکتی ہے یہ بات کہ کوئی شی اُس کے جوڑ کی ہو یا اُس کا مشابہ ہو عالم الغیب والشہادۃ یعنی جاننے والا ہے اُس شی کا جو غائب ہوئی احساس سے اور جو حاضر ہوئی کسی نے کہا عالم ہے سر و علانیہ کا کسی نے کہا عالم ہے اُس شی کا جو ہو گئی اور جو ہوگی کسی نے کہا عالم ہے آخرت و دُنیا کا کسی نے کہا عالم ہے معدوم و موجود کا غیب کو شہادت پر اس لیے مقدم کیا کہ وہ مقدم ہے وجود مین ہو الرحمن الرحیم ان کی تفسیر گزر چکی ہے ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو تاکید و تقریر کے واسطے مکرر ذکر کیا ہے اس لیے کہ توحید اسی کے لائق ہے الملک یعنی ایسا بادشاہ ہے کہ اُس کا ملک زائل نہین ہوتا ہے تصرف کرنے والا ہے ساتھ امر و نہی کے اپنی ساری خلق مین انکا مالک ہے وہ سب اسکے زیر ملک ہین اور اُس کے قہر و ارادہ کے تحت مین القدوس یعنی طاہر و پاک ہے ہر عیب سے منزہ ہے ہر نقص سے قدس بتحریک اہل حجاز کی لغت مین سطل کو کہتے ہین اس لیے کہ اس سے طہارت کی جاتی ہے اسی معنی سے قادوس ہے لواحد الاوانی التی یستخرج بہا الما، غرضکہ ق د س کا مادہ طہارت و پاکی مین مستعمل ہوتا ہے کسی نے کہا قدوس وہ ہے جس کی برکت کثیر ہوئی جمہور نے بضم قاف پڑھا ہے اور کسی نے بفتح قاف سیبویہ کہتے ہین کہ سبوح و قدوس بفتح اول ہر دو ہین ابو حاتم نے یعقوب سے حکایت کیا ہے کہ یعقوب نے کسائی کے پاس ایک فصیح اعرابی کو سنا کہ وہ قدوس کو بفتح قاف پڑھتا تھا ثعلب نے کہا ہر اسم جو فعول کے وزن پر ہے تو مفتوح الاول ہے مگر سبوح و قدوس کہ ان مین ضمہ اکثر ہے اور کبھی مفتوح ہوتے ہین السلام ابن العربی علم بردار مالکیہ فرماتے ہین علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ہمارا قول اللہ تعالٰی کے حق مین السلام اس کے معنی نسبت ہین تقدیر ذو السلامۃ ہے پھر تجربہ نسبت مین تین قول پر اختلاف کیا ہے پہلا اُس کے معنی یہ ہین وہ ہے کہ سالم ہوا ہر عیب سے اور بری ہوا ہر نقص سے دوسرا اُس کے معنی ذو السلام ہین یعنی سلام کرنے والا ہے اپنے بندون پر جنت مین کما قال سلام قولا من رب رحیم تیسرا وہ ایسا ہی کہ سالم ہے خلق اُس کے ظلم سے یہ قول خطابی کا ہے اور اسی کے اکثر قائل ہین اس قول پر اور اس سے قبل کے قول پر سلام صفت فعل ہوگا اور اس قول کی بنا پر کہ وہ بری ہے عیوب و نقائص سے صفت ذات ہوگا کسی نے کہا سلام کے معنی ہین المسلم لعبادہ یعنی سلامتی رکھنے والا ہے واسطے اپنے بندون کے مصدر کے ساتھ واسطے مبالغے کے وصف کیا گیا ہے المؤمن یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے امن بخشا ہے اپنے بندون کو اپنے عذاب سے یا تصدیق کرنے والا ہے اپنے رسولوں کی ساتھ ظاہر کرنے معجزات کے یا سچا کرنے والا ہے وعدۂ ثواب کو جو کہ مومنون سے کیا ہے اور سچا کرنے والا ہے وعید عذاب کو

جس کی اُن کو وعید سنائی ہے کسی نے کہا مومن وہ ہے کہ امن مین ہوتے ہین اُس کے دوست اُس کے
عذاب سے و امن مین ہوتے ہین اُس کے بندے اُس کے ظلم سے یقال آمنہ من الامان الذی ہو ضد الخوف
کما قال تعالے وآمنہم من خوف فہو مومن مجاہد نے کہا مومن وہ ہے جس نے توحید کی اپنے نفس کی اپنے اس قول
سے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو جمہور نے مومن بکسر میم پڑھا ہے اسم فاعل آمن بمعنی امن کا اور کسی نے بفتح میم بمعنی مومن نہ
بنا بر حذف کقولہ تعالے واختار موسیٰ قومہ ای من قومہ ابو حاتم نے کہا یہ قرات جائز نہین ہے
اس لیے کہ معنی اس کے یہ ہین کہ وہ خائف تہا تو اس کے غیر نے اُس کو امن دیا خاکسار عفا اللہ عنہ کہتا ہے
کہ یہ قرارت جائز ہے اس لیے کہ اس کے معنے یہ ہین کہ اُسکی خلق اُس پر ایمان لائی ہے اُسکو مانا ہے اُس پر ایمان لا گیا ہے ابو حاتم کو دہوکا ہوا کہ
مومن کو امن سے سمجھے حالانکہ وہ ایمان سے ہے المہیمن ماخوذ ہے ہیمن یہیمن سے یہ جب بولتے ہین کہ
کوئی شخص کسی شے پر رقیب و نگہبان ہو یعنی اللہ پاک شہید ہے اپنے بندون پر ساتھ اعمال اُن کے
کے رقیب و نگہبان ہے اُن پر مجاہد و قتادہ و مقاتل نے اسی طرح کہا ہے واحدی کہتے ہین بہت سے
مفسر ادہر گئے ہین کہ اصل اس کی مومین ہے آمن یومن سے تو اب بمعنی مومن ہوگا لیکن قول اول اولی
ہے اس لیئے کہ جب بمعنی مومن ہوا تو ایک نام ہی کم ہو گیا کسی نے کہا القائم علے خلقہ برزقہ یعنی اپنے
خلق کی روزی کا بندوبست کرنے والا ہے کسی نے کہا بمعنی رقیب حافظ کسی نے کہا مصدق یہ
وہی ہے جو واحدی سے نقل کیا ہے کسی نے کہا قاضی کسی نے کہا امین و مؤتمن کسی نے کہا علی کسی نے
کہا ایک اسم ہے اللہ پاک کے اسماء سے وہی اُس کی تاویل کو خوب جانتا ہے سورۂ مائدہ مین اس اسم
مبارک پر کلام گزر چکا ہے العزیز یعنی اس کا نظیر نہین پایا جاتا ہے کسی نے قاہر کسی نے غالب غیر مغلوب
کسی نے کہا قوی مطلب یہ ہے کہ اپنے عزت و قہر و غلبہ و قوت مین بے ہمتا ہے الجبار اللہ پاک کے
جبروت اُس کی عظمت و بزرگی ہے پس اس بنا پر وہ صفت ذات ہے عرب لوگ ملک کا نام جبار کہتے ہین
یہ بھی جائز ہے کہ جبر اذا اغنی الفقیر واصلح الکسیر سے ہو یعنی فقیر کا غنی کرنے والا ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا
اس بنا پر صفت فعل ہے یا جبرہ علے کذا اذا کرہہ علے ما اراد سے ہو یعنی اس نے مجبور کیا ہے اپنی خلق کو
اُس شے پر جس کا اُن سے ارادہ کیا ہے سُدی و مقاتل اسی کے قائل ہین زجاج و فراء کا یہی مختار ہے کہا
کہ یہ ماخوذ ہے اجبرہ علی الامر ای قہرہ سے کہا مین نے نہین سنا فعّال کو افعل سے مگر جبار مین الجبر سے اور دراک
مین ادرک سے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جبر ثلاثی بہی مستعمل ہوتا ہے یعنی اب اُسی قاعدہ کے تحت
مین ہو گیا کہ مزید سے فعال نہین آتا ہے کسی نے کہا کہ جبار وہ ہے جس کی سطوت کی طاقت نہین رکھی
جاتی ہے کسی نے کہا جبار بمعنی قہار ہے کہ جب اُس نے کسی کام کا ارادہ کیا تو کوئی روکنے والا اُس کو اُس سے نہین روکتا

ف ۱ امن کو بمعنی امن مشدد کے لینا اس کی توجیہ احتیاج بابعتبار معانی سے ہلاجہ سکیجہ بہی نہین اور جمہور کی طرف اس قراۃ کی نسبت یعنی اس معنی خاص سے کے پہلی بہی بمعنی نہین صحیح سلمہ اللہ تعالے سے جمعہ غرہ یعنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ۱۳ سے ۳ یعنی فراء سے ۱۲ منہ

سی نے کہا الذی لا ینال ولا یدانی یعنی وہ ہے کہ کوئی اُس تک نہین پہونچ سکتا ہے نہ اُس سے قریب ہو سکتا ہے
جبر اللہ پاک کی صفت مین مدح ہے اور آدمیون کی صفت مین ذم ہے المتکبر یعنی وہ ایسا ہے کہ متکبر ہے ہر
نقص سے اور متعظم ہے ہر اُس شے سے جو اُس کے لائق نہین ہے اصل تکبر کی امتناع وعدم انقیادی کبر اللہ
پ کی صفات مین مدح ہے اس لیے کہ اُس کے واسطے ساری صفات علو وعظمت وعز وکبریائی ہین پس اگر اُس نے
س کو ظاہر کیا تو یہ بلانا ہوا ایک کمال کا طرف دوسرے کمال کے اور مخلوق کی صفات مین ذم ہے کیونکہ متکبر وہ
ہے جو کہ اپنے نفس سے کبر کو ظاہر کرتا ہے اور یہ اُس کے حق مین نقص ہے اس لیے کہ اُس کے واسطے نہ کبر ہے نہ علو ہی
بلکہ اُس کے واسطے تو حقارت وذلت ہی ہیں پس جب اُس نے کبر کا اظہار کیا تو کاذب ہوا اپنے فعل مین سو باین وجہ لوگون کے
حق مین وہ مذموم ہے ابن انباری نے کہا المتکبر ہو ذو الکبریا وہو الملک کسی نے کہا وہ ہے کہ متکبر ہوا اپنی ربوبیت
کے ساتھ پس کوئی شے اُس کی مثل نہین ہے کسی نے کہا وہ متکبر ہے اپنے بندون کے ظلم سے بالجملہ جب اللہ
کے واسطے ساری صفات علو وعظمت کی ہین اور باوجود اس کے مشرک اُس کے ساتھ شرک کرتے ہین اللہ
نے نفس کریم کی مشرکون کے شرک سے تنزیہ فرمائی سبحان اللہ عما یشرکون یعنی پاک ہے اللہ اُس چیز سے جس کو
شریک کرتے ہین یا اُن کے شریک کرنے سے ساتھ اُس کے ہو اللہ الخالق اصل خلق کی تقدیر ہے یعنی اندازہ
کرنا جب تم مشک بنانے کو واسطے ادہوڑی کا اندازہ کرو گے تو محاورۂ عرب مین یون بولو گے کہ خلقت الادیم للسقاء
یعنی وہ اللہ ہے اندازہ کرنے والا واسطے اشیاء کے اور واسطے اُس شے کے جس کو ایجاد کرتا ہے اپنے ارادہ ومشیت کے
مقتضے پر یہ قول راجع ہے طرف صفت ارادہ کے اور اُس کے تعلق تنجیزی قدیم کی طرف البارئ یعنی انشا
ابداع واختراع وایجاد کرنے والا اشیاء واعیان کا اور باہر نکالنے والا عدم سے طرف وجود کے یہ قول راجع
ہے طرف تاثیر قدرت کے جو کہ حادث ہے لیکن خصوص اعیان مین کسی نے کہا کہ ممیز ہے بعض اشیاء کا بعض سے
مصور یعنی ایجاد کرنے والا ہے صورتون کا ترکیب دینے والا ہے اُن کی مختلف ہیئتون پر پس تصویر آخر
مرتبہ ہے اور تقدیر اول مین ہے اور برء ان کے درمیان مین یا یون کہو کہ تصویر مترتب ہے خلق پر اور برء پر اور ان
دونون کے تابع ہے معنی التصویر کے تخطیط وتشکیل کے ہین حضرت حاطب بن ابی بلتعہ صحابی رضی اللہ عنہ نے
مصور کو بفتح واو ونصب راء پڑھا ہے اس بنا پر کہ باری کا مفعول بہ ہے ای الذی برء المصور ای میزہ لہ الاسماء
الحسنی یعنی اللہ پاک کے واسطے خاص ننانوے نام ہین جن کا ذکر حدیث شریف مین آیا ہے حسنی مؤنث ہے احسن کا جو کہ افعل تفضیل ہے
الحسن کا مؤنث نہین ہے جو کہ امرأۃ حسنا کا مقابل ہے زمخشری نے کہا واسطے اللہ کے اسماء حسنی ہین جو کہ خوبترین اسماء
ہین اس لیے کہ وہ دال ہین معانی حسنہ پر یعنی تحمید وتقدیس وغیرہ زیر تفسیر وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا اس پر کلام گزر چکا
یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم یعنی ہر شے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہین وہ اُس کی تنزیہ وتقدیس و

سلہ کذا قال الکرخی ۱۲ منہ

پڑی بولتی ہے زبان حال سے یا لسان مقال سے اور وہ ایسا غالب ہے اپنے غیر پر کہ کوئی غالب اس پر مغالبہ نہیں کر سکتا
ہے حکمت والا ہے کل امور میں جن کا حکم کرتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مرفوعاً ایک مرد کو جس وقت کہ وہ کھٹکا نا پکڑے طرف اپنے بچھونے کے اس بات کا کہ سورۂ حشر کا آخر پڑھے
اور فرمایا کہ اگر تو مر جائے گا تو شہید مرے گا اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ وابن مردویہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے شیطان سے
تین بار پھر سورۂ حشر کا آخر پڑھا تو بھیجے گا اللہ ستر فرشتے وہ اس سے انس و جن کے شیطانوں کو بھگائیں گے
اگر رات ہوگی تو یہاں تک کہ صبح کرے اور اگر دن ہوگا تو یہاں تک کہ شام کرے اخرجہ ابن مردویہ نیز
انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے پڑھا خواتیم حشر کو رات میں
یا دن میں پھر مر گیا اپنے اس دن میں یا رات میں تو واجب کرے گا اللہ واسطے اس کے جنت اخرجہ البیہقی
فی الشعب وابن عدی وابن مردویہ والخطیب اخرج الدیلمی عن ابن مسعود وعلی مرفوعاً فی قولہ تعالیٰ لو انزلنا
ہذا القرآن علی جبل الی آخر سورۃ قال ہی رقیۃ الصداع ورواہ الدیلمی باسنادین لا ندری کیف حالہما
واخرج الخطیب فی تاریخہ باسنادہ الی ادریس بن عبد الکریم الحداد قال قرأت علی خلف فلما بلغت ہذہ الآیۃ
قال ضع یدک علی راسک فانی قرأت علی حمزۃ فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال ضع یدک علی راسک فانی قرأت علی
الاعمش ثم ساق الاسناد مسلسلاً ہکذا الی ابن مسعود فقال فانی قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما بلغت
ہذہ الآیۃ قال لی ضع یدک علی راسک فان جبریل لما نزل بہا قال لی ضع یدک علی راسک فانہا شفاء من کل داء
الا السام والسام الموت قال الذہبی ہو باطل الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ حشر شب سہ شنبہ وقت مردو ساعت
سی ام ماہ رمضان ۱۳۰۵ ہجری کو تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللہم انک عفو تحب العفو فاعف
عنا آمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً عدد ما علم وزنۃ ما علم وملء ما علم فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الممتحنۃ

اس سورہ مبارکہ کی تیرہ آیتیں ہیں اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ مدینے میں نازل ہوئی حضرت ابن زبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے ممتحنہ بکسر حاء مہملہ اسم فاعل کا صیغہ ہے

۱ اخرجہ ابن نصر بر والنحاس وابن مردویہ والبیہقی ۱۲ منہ

۲ اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

اى المختبرة یعنی امتحان کرنے والی جانچنے والی بطور مجاز فعل کی نسبت سورۃ کی طرف کی گئی جس طرح کہ سورۂ برأۃ کا نام مبعثرہ و فاضحہ رکھا گیا ہے باین وجہ کہ منافقین کے عیوب کا کشف کرتی ہے اس بنا پر سورۃ کی اضافت طرف ممتحنہ کے بیانی ہوگی السورۃ الممتحنۃ کسی نے کہا کہ بفتح حا اسم مفعول کا صیغہ ہے باین معنی کہ سورۃ کی اضافت کی ہے اُس عورت کی طرف جس کے حق مین نازل ہوئی ہے اس لیے کہ اللہ تعالے نے یون فرمایا ہے فامتحنوہن واللہ اعلم بایمانہن یعنی وہ عورتین امتحان لی گئین ہوئین اس بنیاد پر اضافت بیانی نہ ہوگی معنی یہ ہین کہ سورت اُس مہاجر عورت کی جس مین امتحان کی آیت نازل ہوئی یہہ عورت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط حضرت عبد الرحمن بن عوف کی بی بی ابراہیم بن عبد الرحمن کی والدہ ہین +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اُن کو پیغام بھیجو دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہین اُس سے جو تم کو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تم کو اس پر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میرے راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اُن کو چھپے پیغام بھیجو دوستی کے اور مجھکو خوب معلوم ہے جو چھپایا تم نے اور جو کھولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بھولا سیدھی راہ اگر تم کو وہ پائین دشمن ہون تمہارے اور چلاوین تم پر اپنے ہاتھ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسی طرح تم منکر ہو جاؤ ہرگز کام نہ آوین گے تمکو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن وہ فیصلہ کرے گا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ف حضرتؐ کو مکہ والون سے صلح ہوئی انا فتحنا مین ہو چکا دو برس رہی پھر کافرون کی طرف سے ٹوٹی تب حضرتؐ نے فوج جمع کر کر ارادہ کیا مکے کا اور خبر بند کی کہ کبھی کافر پھر نہ لڑنے لگین کہ حرم مین لڑنا ضرور ہو ایک مسلمان تھے حاطب مکے والون کو خط لکھ بھیجا حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوا اُس کو راہ سے پکڑ منگایا حاطب نے عذر مین کہا کہ میرے اہل و عیال ہین مکے مین اُن کافرون سے سلوک کہتا ہون تا عیال کی خبر لیتے رہین یہہ خطا بڑی ہوئی لیکن حاطب بہشتی ہین بدر کے لوگون مین اس پر یہہ سورت اُتری انتہی ف یا ایہا الذین آمنوا سے یہہ نکلا کہ کبیرہ گناہ اسم ایمان کو سلب نہین کرلیتا ہے لاتتخذوا عدوی و عدوکم سے یہہ

بوجہ من الوجوہ کفار سے دوستی نہ کرنی چاہیے عدو کا کلمہ واحد و تثنیہ و جمع پر بولا جاتا ہے اللہ پاک نے جو اپنے نفس مقدس
کی طرف عدو کی نسبت فرمائی سو منظور اس سے اُن کے جرم کا عظیم کرنا ہے اور اس مین تغلیظ و تشدید بیان
کرنا ہے جملہ تلقون الیہم بالمودۃ حال ہے تتخذوا کی ضمیر سے یا مستانفہ ہے مقصود اس سے خبر دینا ہے اُس بات
کی جس کو وہ متضمن ہے یا تفسیر ہے کفار سے دوستی رکھنے کی یا صفت ہے اولیا کی تلقون بمعنے توصلون
ہے اس بنا پر بالمودۃ کا حرف با زائد ہوگا یعنے پہونچاتے ہو تم طرف اُن کی دوستی کو یا سببیہ ہے یعنے
القا کرتے ہو تم طرف اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین بسبب اُس مودت کے جو کہ تمہاری اُور اُنکی
آپس مین ہے زجاج نے کہا تلقون الیہم اخبار النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وسرہ بالمودۃ التی بینکم وبینہم
جملہ وقد کفروا بما جاءکم من الحق حال ہے تلقون کے فاعل سے یا لاتتخذوا کے فاعل سے یا مستانفہ ہے واسطے
بیان کرنے حال کفار کے جمہور نے بما بحرف با پڑھا ہے اور کسی نے لما بحرف لام اس بنا پر کہ جس شے کے ساتھ
کفر کیا وہ محذوف ہو یعنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور رسول کے بسبب اُس حق کے جو اُن کے پاس آیا یعنی
دین اسلام و قرآن یا اس بنا پر کہ جو چیز ایمان کا سبب ہے وہ کفر کا سبب ٹھیرایا جائے واسطے اُن کی توبیخ
کے جملہ یخرجون الرسول و ایاکم مستانفہ ہے واسطے بیان کرنے اُن کے کفر کے یعنی اُن کے کفر کو تو دیکھو کہ خدا
کا رسول جو اُن کی اصلاح معاش و معاد کے لیئے آیا ہے اُس کو نکالتے ہین اور تم کو جو اُس پر ایمان لائے ہو
یا جملہ حالیہ ہے جو کوئی انفصال ضمیر کا جائز رکھتا ہے باوجود قدرت کے اُس کے اتصال پر اُس نے
اس سے استدلال کیا ہے اس لیے کہ یون کہنا جائز تھا یخرجونکم والرسول لیکن رسول کو ایاکم پر مقدم کیا ہی
واسطے تشریف رسول کے جملہ ان تومنوا باللہ ربکم تعلیل ہے اخراج کی یعنے نکالتے ہین تم کو اس سبب سے
کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر جو کہ تمہارا پروردگار ہے یا واسطے کراہت اس بات کے کہ تم ایمان لاؤ جملہ ان خرجتم جہادا فی
سبیلی وابتغاء مرضاتی شرط ہے اور جواب محذوف نصب جہادا و ابتغاء کا بنا بر علت ہے یا بنا بر حالیت
اسی حال کو تکم مجاہدین و مبتغین یعنے اگر تم نکلے ہو مکے سے واسطے لڑنے کے میری راہ مین اور واسطے طلب کرنے
میری مرضی کے یا اس حال مین کہ تم لڑنے والے ہو اور طلب کرنے والے ہو تو مت القا کرو طرف اُن کے
دوستی کو پس مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست جملہ تسرون الیہم بالمودۃ مستانفہ ہے واسطے تقریع و توبیخ
کے یعنے اُن کا وہ حال جو مذکور ہوا اور تم پوشیدہ بھیجتے ہو اُن کی طرف خبرین بسبب دوستی کے کسی نے کہا
یہ جملہ بدل ہے تلقون سے جملہ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم حالیہ ہے یعنے تم چھپکر اُن کو خبرین بھیجتے ہو حالانکہ
مین جانتا ہون اُس شے کو جو تم نے چھپا رکھی اپنے سینون مین اور جو ظاہر کی اپنی زبانون سے مطلب
یہ ہے کہ تمہارے احوال سے کچھ بھی مجھ پر مخفی نہین ہے حرف با بما مین زائد ہے یقال علمت کذا و بکذا یہ تو اس بنا پر

ع
بعض جلدی دعا
م فی روایتہ
مسئلہ

پڑھے کہ اَعلَم مضارع متکلم ہو کسی نے کہا کہ اَعلَم افعل تفضیل ہے اے اعلم من کل واحد بما تخفون وما تعلنون قولہ
تعالی ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل یعنے اور جو کوئی تم مین سے یہہ کام کرے کہ میری اور اپنے دشمنون کو
دوست پکڑے اور بوجہ دوستی کے چھپکر اُن کو خبرین بھیجے تو مقرر وہ چوک گیا راہ حق و صواب کو اور بہک گیا
بیچ کی راہ سے ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء یعنے اگر وہ تم سے ملین اور تم کو پالین تو ظاہر کر دالین تمہاری واسطے
وہ عداوت جو اُنکے دلون مین ہے کسی نے کہا یہہ معنی ہین کہ اگر وہ تم پر ظفر مند ہون اور تم پر قابو پالین دونون
معنی باہم قریب ہین ویبسطوا الیکم ایدیہم الآیہ یعنے اور پہیلاوین تمہاری طرف اپنے ہاتھ ضرب وغیرہ کو اور
اپنی زبانین سب و شتم کرنے کو وودوا لو تکفرون اور دوست رکہین کاش تم منکر ہو جاؤ یعنے تمنا کرین تمہارے
مرتد ہونے کی اور تمہارے رجوع ہونے کی طرف کفر کے یہہ جملہ معطوف ہی جواب شرط پر یا جملہ شرط و جزا پر
ابوحیان نے اس کو ترجیح دی ہے اس کے سوا اور احتمالون پر یعنے اللہ پاک نے دو خبرین دین ایک تو وہ جسکو
شرط و جزا متضمن ہے دوسری یہہ ہے کہ وہ تمہارے کافر ہونے کو دوست رکہتے ہین لن تنفعکم الآیہ یعنے
ہرگز نفع نہ دین گے تم کو تمہارے ناتے علے العموم کسی قسم کے ہون اور نہ تمہاری اولاد باوجود اس کے کہ
اولاد ارحام کے تحت مین داخل تہی پہر خاص کر کے اُس کا ذکر کیا اس لیے کہ آدمی کو اولاد سے زیادہ محبت ہوتی
ہے اور شفقت اُن پر بہت ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہہ لوگ قیامت کے دن تمہارے کچھ کام نہ آئین گے تا آنکہ اُن
کی وجہ سے تم کفار کو دوست رکہو اور اُن سے موالات کرو جیسا کہ حضرت حاطب کے قصے مین واقع ہوا بلکہ جو
شے تمہارے کام آوے گی وہ کفار کی معادات ہے جس کا اللہ نے تم کو امر فرمایا ہے اور ترک کرنا اُن کی موالات کا جملہ یوم
القیامۃ یفصل بینکم مستانفہ ہے منظور اس سے یہہ بیان کرنا ہے کہ اُس دن ارحام و اولاد نفع نہ دین گے معنی یہ ہین
کہ قیامت کے دن فرق کر دیگا درمیان تمہارے پس اپنے اہل طاعت کو تو داخل کرے گا جنت مین اور اپنے
اہل معصیت کو نار مین کسی نے کہا کہ اُن کے درمیان فصل کرنے سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک ان مین کا دوسرے سے
بہاگے گا مارے شدت ہول کے کما فی قولہ تعالی یوم یفر المرء من اخیہ الآیہ یہہ بھی جائز ہے کہ یوم القیامۃ ماقبل سے
متعلق ہو یعنی ہرگز نفع نہ دین گے تم کو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن پس اب یوم القیامۃ پر
وقف ہوگا اور یفصل بینکم سے ابتداے کلام ہوگی اولے یہہ ہے کہ یوم القیامۃ مابعد سے متعلق ہو جیسا کہ مذکور
ہوا واللہ بما تعملون بصیر یعنے اللہ پاک پر تمہاری اقوال و افعال مین سے کچھ بھی مخفی نہین ہے سو وہ تم کو
اسپر بدلا دینے والا ہے جمہور نے یفصل بضم یا و تخفیف فا و فتح صاد بصیغہ مجہول پڑہا ہے ابوعبید نے اس کو
اختیار کیا ہے اور کسی نے بفتح یا و کسر صاد بصیغہ معروف اور کسی نے بضم یا و فتح فا و کسر صاد مشددہ تفصیل
سے اور کسی نے بضم یا و کسر صاد مخففہ اور کسی نے بنون مفسرین نے کہا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی الی قولہ بصیر

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جبکہ انہون نے مشرکین قریش کو خط لکھا اُن کو خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف روانہ ہوتے ہین جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور زبیر و مقداد کو بھیجا پس آپنے فرمایا کہ تم چلو یہانتک کہ روضہ خاخ مین آؤ پس بیشک وہان ایک زنانی سواری ہے اُس کے پاس ایک خط ہے سو تم اُس کو اُس سے لے لو پھر اُس کو میرے پاس لے آؤ پھر ہم نکلے یہان تک کہ اُس روضے مین آئے تو ناگاہ ہم کو وہ زنانی سواری ملی پس ہم نے کہا کہ خط نکال وہ بولی کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے پھر ہم نے کہا البتہ تو وہ خط نکالے گی یا ہم تیرے کپڑے ڈال دین گے تو اُس نے اُس کو نکالا اپنے جوڑے سے پھر ہم اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تو ناگاہ اُس مین یہ تھا من حاطب بن ابی بلتعہ الی اناس من المشرکین بمکۃ یخبرہم ببعض امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ پر جلدی نہ فرمائین بیشک مین ایک مرد تھا ملا ہوا قریش مین اور اُن کی ذات مین سے نہ تھا اور آپکے ساتھ جو مہاجرین ہین اُن کے واسطے ناتے داریان ہین جن کی وجہ سے وہ اُنکے گھر والون کی اور مالون کی حفاظت کرتے ہین مکے مین سو جب یہ بات بوجہ اُن مین نسب نہ ہونے کے مجھ سے فوت ہو گئی تو مین نے یہ دوست رکھا کہ اُن پر کوئی احسان کرون جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کی حمایت و حفاظت کرین اور مین نے یہ کام نہین کیا ہے کافر ہو کر اور نہ اپنے دین سے پھر کر تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کہا پس حضرت عمرؓ بولے آپ مجھے چھوڑین کہ مین اُس کی گردن مارون پس آپنے فرمایا بیشک وہ تو بدر مین حاضر ہوا ہے اور تجھے کس شے نے معلوم کرایا شاید اللہ مطلع ہوا ہے اہل بدر پر سو اُس نے فرما دیا ہے کرو جو چاہو پس مقرر بخشش کی مین نے واسطے تمہارے اور یہ آیت نازل ہوئی اور اس باب مین مسند و مرسل حدیثین ہین جو متضمن ہین اس قصے کے بیان کو اور اس کو کہ یہ آیتین الی قولہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم اسی باب مین نازل ہوئی ہین کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے کہ اس سورۂ کریمہ کے شروع آیتون کا سبب نزول حاطب بن ابی بلتعہ کا قصہ ہے یہ حاطب ایک مرد تھے مہاجرین مین کے اور اہل بدر مین سے بھی تھے مکے مین اُن کی اولاد تھی اور اُن کا مال تھا اور قریش کی ذات سے نہ تھے بلکہ حضرت عثمان کے حلیف تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ پر عزم فرمایا جبکہ اہل مکہ نے عہد توڑ ڈالا تو آپنے مسلمانون کو حکم دیا کہ ان پر چڑہائی کرنے کے لیے تیاری کی جائے اور فرمایا اللّٰہم عم علیہم خبرنا یعنے اے اللہ تو ہماری خبر کو اُن پر مبہم کر دے سو حاطب نے قصد کیا پھر ایک خط لکھا اور قریش کو ایک عورت کے ساتھ اہل مکہ کی طرف اُس کو بھیجا آپنے جو اُن پر چڑہائی کرنے کا عزم فرمایا تھا اس کا اُن کو

اعلام کرتی تھی تاکہ اس سے ان کے پاس اپنا ایک احسان رکھیں سو اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اس پر مطلع فرمایا واسطے قبول کرنے آپ کی دعا کے پھر آپ نے اس عورت کے پیچھے آدمی بھیجا تو وہ خط اس سے لے لیا یہ
بات اس حدیث میں بیان کی گئی ہے جس کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے پھر بروایت امام احمد وہی حضرت
علی کی حدیث مذکور ذکر کی ہے کچھ الفاظ کا تفاوت ہے پھر آخر میں کہا ہے وہکذا اخرجه الجماعة الا ابن ماجه من غیر وجه
عن سفیان بن عیینه به ورواه البخاری فی کتاب المغازی فانزل الله السورة یا ایها الذین آمنوا الآیة وقال فی
کتاب التفسیر قال عمرو ونزلت فیه یا ایها الذین آمنوا الآیة قال لا ادری الآیة فی الحدیث او قال عمرو وقال البخاری
قال علی یعنی ابن المدینی قیل لسفیان فی ہذا نزلت لا تتخذوا عدوی الآیة فقال سفیان ہذا فی حدیث الناس
حفظته من عمرو ما ترکت منه حرفا وما ادری احدا حفظه غیری پھر بروایت صحیحین حدیث مذکور ذکر کی ہے آخر میں
کہا ہے ہذا لفظ البخاری فی المغازی فی غزوة بدر وقد روی من وجه آخر بعد اس کے ابن ابی حاتم کی روایت
ذکر کی ہے اس میں یہ ہے فاخرجته من حجزتها وقال حبیب بن ابی ثابت اخرجته من قبلها آخر میں ہے قال
حبیب بن ابی ثابت فانزل اللہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا الآیة وہکذا رواہ ابن جریر عن ابن حمید عن مہران عن ابی
سنان سعید بن سنان باسنادہ مثلہ پھر کہا ہے کہ اصحاب مغازی وسیر نے اس کا ذکر کیا ہے بعد اس کے بروایت محمد
بن اسحق قصے کا بیان کیا ہے اس میں یہ ہے کہ محمد بن جعفر نے کہا کہ وہ عورت مزینہ کی تھی کسی اور نے کہا کہ سارہ
نام بنی عبد المطلب کی مولاة تھی اس میں مذکور ہے کہ اللہ تعالے نے حاطب میں نازل فرمایا یا ایہا الذین آمنوا
الی قوله قد کانت لکم اسوة حسنة تا وحده الے آخر القصه وروی معمر عن الزہری عن عروة نحو ذلک اور اسی طرح مقاتل
بن حیان نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیتیں حاطب میں نازل ہوئی ہیں کہ انہوں نے سارہ مولاة بنی ہاشم کو بھیجا
اور اس کو دس درم دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پیچھے حضرت عمر و حضرت علی کو بھیجا تو انہوں
نے جحفہ میں اس کو پایا و ذکر تمام القصة کنحو ما تقدم وعن السدی قریبا منه وہکذا قال العوفی عن ابن عباس ومجاہد
وقتادہ وغیر واحد ان ہذه الآیات نزلت فی حاطب یہ آیت کی شان میں کہا ہے کما قال تعالے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِیَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ یہ ایک تہدید
شدید و وعید اکید ہے وقال تعالے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِینَ اتَّخَذُوا دِینَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ
الَّذِینَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِیَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِینَ وقال تعالے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِینَ أَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ أَتُرِیدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَیْكُمْ سُلْطَانًا مُبِینًا و
قال اللہ تعالے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِینَ أَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ وَمَنْ یَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ
اللَّهِ فِی شَیْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَیُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حاطب کا عذر قبول فرمایا جبکہ ذکر کیا کہ یہ کام صرف واسطے مصانعت قریش کے کیا ہے اس سبب سے
کہ حاطب کے اموال واولاد اُن کے پاس تھی قولہ تعالے یخرجون الرسول وایاکم سے آیات ماقبل اس مین برانگیختہ کرنا ہے
کفار کی عداوت وعدم موالات پر اس لیے کہ انھون نے رسول کو اور اُن کے اصحاب کو اپنے درمیان سے نکالا
اُس شے کو مکروہ جان کر جسپر وہ قائم تھے یعنے توحید اور اخلاص عبادت کا واسطے اللہ وحدہٗ کے اسی لیے یون
فرمایا ان تومنوا باللہ ربکم یعنے اُن کے نزدیک تمہارا کوئی گناہ نہ تھا مگر ایمان لانا تمھارا اللہ رب العلمین پر کقولہ
تعالے وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ وکقولہ تعالے اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ
حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ قولہ تعالے ان کنتم خرجتم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ تم پکڑو اُن کو دوست اگر تم نکلے ہو میری
راہ مین مجاہد ہو کر اور میری مرضی چاہ کر پس مت دوستی کرو میرے اور اپنے دشمنون سے حالانکہ انہون نے تم کو نکال دیا
تمہارے گھرون اور مالون سے تم پر خفا ہو کر اور تمہارے دین سے ناخوش ہو کر قولہ تعالے تسرون الیہم بالمودۃ الآیہ
یعنے تم یہ کام کرتے ہو حالانکہ مین عالم ہون سرائر وضمائر وظواہر کا ان یثقفوکم الآیہ یعنے اگر وہ قادر ہوگے تو نہ باقی
رکھتے کوئی ایذا جو تم کو پہونچا مین قول وفعل سے اور وہ حرص کرتے ہین اس پر کہ تم کسی خیر کو نہ پہونچو پس ان کی عداوت
تمہارے واسطے پوشیدہ وظاہر ہے پھر تم کیون ایسون سے دوستی کرتے ہو یہ بھی اُن کی عداوت پر آمادہ کرنا ہے قولہ
تعالے لن تنفعکم ارحامکم الآیہ یعنے تمہارے ناتے والے تمہارے کام نہ آئین گے نزدیک اللہ کے جبکہ وہ تمہاری
ساتھ کسی برائی کا ارادہ کرے گا اور ان کا نفع تمہاری طرف نہ پہونچے گا جبکہ تم اُن کو راضی کرو گے اُس شے سے جو
کہ اللہ تعالی کو خفا کرتی ہے اور جس کسی نے موافقت کی اپنے گھر والون کے کفر پر تاکہ ان کو راضی کرے تو مقرر وہ خائب
ونا مراد ہوا اور اُس کا عمل اکارت گیا اور نہ نفع دیگی اُس کو اللہ کے پاس قرابت اُس کی کسی سے اگرچہ وہ قریب ہو طرف
کسی نبی کے انبیا مین سے امام احمد نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
اللہ میرا باپ کہان ہے آپ نے فرمایا نار مین پھر جب اُس نے پیٹھ پھیری تو اُس کو بلایا پھر فرمایا کہ بیشک باپ میرا
اور باپ تیرا نار مین ہے ورواہ مسلم وابوداود من حدیث حماد بن سلمۃ بہ جبکہ اللہ پاک نے موالات مشرکین سے
نہی کی اور اُس شخص کی ذم فرمائی جس سے وہ واقع ہوئی تو ان کے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل
بیان فرمائی جبکہ وہ بیزار ہوئے اپنی قوم سے پس فرمایا قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ

مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ

مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ

ف ۱ اور ان سے بدلا لیتے ستے مگر اسی کا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیون سراہا ۱۲
ف ۲ وہ جن کو نکالا ان کے گھرون سے اور کچھ دعوی نہین سو اس کا وہ کہتے ہین ہمارا رب اللہ ہے ۱۲ سنہ

الاٰخِرَ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؏ تم کو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اُس کے ساتھ تھے
جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہین تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا اُن سے ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی
ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر ہمیشہ کو جب تک تم یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو مین
مانگون گا معافی تیری اور مالک نہین ہین تیرے بھلے کو اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہم نے
تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا اے رب ہمارے نہ جانچ ہم پر کافرون کو
اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تو ہی ہے زبردست حکمت والا البتہ تم کو بھلی چال چلنی ہے اُن کی جو کوئی
امید رکھتا ہو اللہ کی اور پچھلے دن کی اور جو کوئی منہ پھیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ف
یعنے ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی پھر اپنی قوم کی طرف منہ نہ کیا تم بھی وہی کرو ایک ابراہیم نے دعا چاہی تھی
باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ ہوا تھا تم کو معلوم ہو چکا تم کافر کی بخشش نہ مانگو نہ جانچ ہم پر کافرون کو یعنی ہم کو
کافرون کے واسطے محل آزمایش نہ کرا تھے ف جمہور نے اسوہ کو بکسر ہمزہ پڑھا ہے اور عاصم نے بضم ہمزہ یہ
دونون دو لغت اور دو قرات سبعیہ ہین اصل اسوہ بالکسر والضم کی قدوہ ہے یقال ہو اسوتک ای مثلک
وانت مثلہ ویقال لی بہ اسوۃ فی ہذا الامر اے اقتداء فی ابراہیم اسوہ سے متعلق ہے ابو البقاء نے اس کو منع
کیا ہے یا حسنۃ سے متعلق ہے یا دوسری صفت ہے اسوہ کی یا حال ہے ضمیر سے جو کہ مستتر ہے حسنۃ مین یا
خبر ہے کان کی اور لکم تبیین ہے والذین معہ سے مراد حضرت ابراہیم کے اصحاب مومنین ہین ابن زید
نے کہا کہ مراد انبیاء ہین کلمہ اذ کان کی خبر یا اس کی خبر سے متعلق یہ دونون قول ابو البقاء کے ہین اور جس نے
کان کا ظرف مین عمل کرنا جائز رکھا ہے تو اس کو کان سے متعلق کیا ہے یہ تو وہ ہے جو بیان ہوا ہے
حفناوی نے کہا ظرف بدل اشتمال ہے ابراہیم والذین معہ سے یہ بہترین ترکیب ہے جو یہان ذکر کی گئی
ہین برآء جمع ہے بری کی جیسے شرکا جمع ہے شریک کی اور ظرفاء جمع ظریف کی جمہور نے بضم باء وفتح
راء بالف بین الہمزتین پڑھا ہے جیسے کرماء کریم کی جمع اور کسائی نے بکسر باء وفتح راء جیسے کرام جمع کریم کی اور
کسائی نے بضم باء وہمزہ بعد الف ما تعبدون من دون اللہ سے مراد اصنام ہین اللہ پاک حضرت ابراہیم
کی پیروی کرنے کا مومنون کو ارشاد کرتا ہے کہ تم کو چال چلنی ہے بھلی ابراہیم کی اس کے افعال واقوال مین
اور اُن مومنون کی جو اُس کے ساتھ تھے فراء نے کہا فرماتا ہے ای حاطب پھر کیون نہین پیروی کی تو
نے ابراہیم کی کہ تو بیزار ہوتا اپنے گھر والون سے جیسا کہ ابراہیم بیزار ہوا اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے جب کہا
اپنے کافر قوم سے حالانکہ وہ اکثر واقوی تھے تمہارے دشمنون سے اور اُن کے اُن مین ناتے اور رشتے تھے
اور باوجود اُس کے اُن کی کچھ پروا نہ کی بلکہ کہا ہم بیزار ہین تمہارے دین سے اور اُن بتون سے جن کو تم پوجتے ہو

اللہ کے سوا ہم منکر ہوئے اُن بتون کے جن پر تم ایمان لائے یا منکر ہوئے ہمتارے دین کے یا تمہارے افعال کے
یعنی ہم نہ تمہاری پروا کرتے ہین اور نہ تمہارے معبودون کی اور کھل پڑے ہم مین اور تم مین عداوت ساتھ
افعال کے اور بغض ساتھ دلون کے ہمیشہ کو یعنے تمہارے ساتھ ہمارا یہ حال ہے جبتک کہ تم اپنے کفر پر قائم ہو
یہان تک کہ تم ایمان لے آؤ اللہ اکیلے پر اور چھوڑ دو اُس شرک کو جس پر تم جمے ہو پھر جب تم یہ کرلوگے تو وہ
عداوت موالات و دوستی ہوجائے گی اور بغض محبت ہوجائے گا **الا قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن**
لک یہ استثنا متصل ہے فی ابراہیم سے بتقدیر مضاف محذوف تاکہ استثنا صحیح ہوجائے اے قد کانت
لکم اسوۃ حسنۃ فی مقالات ابراہیم کلہا الا قولہ لابیہ الخ یعنی مقرر ہے واسطے تمہارے اقتدا ای نیک ابراہیم
کی ساری باتون مین مگر اُس کی اس بات مین اپنے باپ کے لیے کہ مین تیری معافی مانگون گا یا استثنا
ہے اسوۃ حسنۃ سے یہ اس لیے ٹھیک ہوا کہ قول بھی منجملہ اسوہ ہے گویا یون کہا گیا کہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ
فی ابراہیم فی جمیع اقوالہ وافعالہ الا قولہ لابیہ صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہ قول میرے
نزدیک واضح ہے اس کو تقدیر مضاف کی حاجت نہین ہے اور نہ یہ استثنا کو اتصال سے نکالتا ہے
جو کہ اُس کی اصل ہے طرف انقطاع کے اسی لیے زمخشری نے اس کے سوا اور کوئی وجہ ذکر نہین کی یا
استثنا ہے تبری و تخلیت سے جس کا ذکر کیا گیا ہے اے لم یواصلہ الا قولہ یہ قول ابن عطیہ نے ذکر کیا ہے
یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مواصلت نہ کی اپنے باپ سے مگر اس قول کی کہ مین تیری معافی مانگونگا
یا استثنا منقطع ہے اے لکن قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن لک یعنی لیکن کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو کہ مین
تیری معافی مانگون گا پس تم مت پیروی کرو اُس کی کہ مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنے لگو اس لیے کہ
وہ تو ایک وعدے کے سبب سے تھا جس کا اُس سے وعدہ کرلیا تھا یا یون کہو کہ اُن سے اس کا وقوع
صرف اس لیے ہوا کہ اُنھون نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے پھر جب اُن پر کھل گیا کہ وہ اللہ کا
دشمن ہے تو اُس سے بیزار ہوگئے حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے وہ منع کیے گئے
اس سے کہ اقتدا کرین حضرت ابراہیم کی استغفار کا واسطے اپنے باپ کے اس حال مین کہ وہ مشرک ہے
اس کی تحقیق سورہ براءت مین گزر چکی ہے **وما املک لک من اللہ من شیء** جملہ حالیہ ہے لاستغفرن
کے فاعل سے اور قول مستثنی کے تتمہ سے ہے پس استثنا متوجہ ہے طرف استغفار کے نہ طرف اس
فقرہ کے کیونکہ یہ تو اظہار عجز ہے اور تفویض امر ہے طرف اللہ تعالے کے اور یہ منجملہ خصال خیر ہے معنے
یہ ہین کہ مین تیرے کام نہ آؤن گا اور نہ دفع کرون گا تجسے اللہ کا عذاب و ثواب کچھہ **ربنا علیک**
توکلنا والیک انبنا والیک المصیر یہ قول حضرت ابراہیم اور اُن کے اصحاب کی دعا سے ہے اور

اُن امُور کے جُملے سے ہے جن مین اِقتدائے نیک ہے کہ اُن مین اُن کی پیروی کی جائے کسی نے کہا کہ تعلیم ہے مومنون کو کہ یہہ دعا کیا کرین توکل تو کامون کا تفویض کرنا ہے اللہ کو انابت یعنی رجوع ہے مصیر یعنے مرجع ہے جار و مجرور کے مقدم کرنے سے مقصود توکل و انابت و مصیر کا قصر کرنا ہے اللہ پر یعنی اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے توکل کیا تجھی کو ہم نے اپنے سارے کام سپرد کر دیے اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ظاہر یہہ ہے کہ یہہ متعدد دعائین ہین ہر ایک کو اپنے سابق سے کچھ ارتباط نہین ہے جس طرح کہ معدودہ جملے ہوتے ہین اور یہ اور اسکا ما بعد ما قبل سے بدل نہین ہے جیسا کہ کہا گیا ہے اس لیے کہ دو معنون کا اتحاد نہین ہے نہ تو بطور کل اور نہ بطریق جزء اور سوا دعا ہوتے کے دونون مین کسی طرح کی ملابست نہین ہے زجاج نے کہا معنے یہہ ہین مت غالب کر اُن کو ہم پر کہ یہ خیال کرین کہ وہ حق پر ہین تو اس سے مفتون ہون مجاہد نے کہا مت عذاب کر ہم کو اُن کے ہاتھون سے اور نہ اپنے پاس کے کسی عذاب سے تو وہ کہین کہ اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو یہہ اُن کو نہ پہونچتا حضرت ابن عباس بھی اسی کے قائل ہین دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے مت مسلط کر تو اُن کو ہم پر تو وہ ہم کو مفتون کرین وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنے اور بخشدے ہم کو اے رب ہمارے بیشک تو ہی ہے ایسا غالب کہ جس کا مغالبہ نہین کیا جاتا ہے صاحب حکمت بالغہ ہے اپنی ملک و صنع مین لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ مقرر ہے واسطے تمہارے ابراہیم مین اور اُس کے ساتھ والون مین اقتدائے نیک یعنی کفار سے بیزار ہونے مین یہہ جملہ جو مکرر لایا گیا ہے سو منظور اس سے مبالغہ ہے آمادہ کرنے مین حکم اقتدا پر اور تاکید ہے اس کی کہ حضرت ابراہیم کا اور اُن کی قوم کا اقتدا کرین اور اسی لیے اُس کو مصدر بقسم کیا یعنے اُس کے اول مین قسم لائے جو کہ حرف لام سے معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ قسم غایت و منتہی ہے تاکید مین کسی نے کہا یہہ آیت اول آیت سے بعد ایک مدت کے نازل ہوئی حضرت ابن عباس نے فرمایا البتہ مقرر ہے واسطے تمہارے اقتدائے نیک ابراہیم کے سارے کام مین مگر استغفار مین واسطے اپنے باپ کے اس حال مین کہ وہ مشرک ہے لِمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنے یہہ اسوۂ حسنہ و اقتدائے نیک جو ہوتا ہے سو اسی کے واسطے ہے جو کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور آخرت کی عذاب سے یا جو کہ طمع کرتا ہے خیر مین اللہ سے دنیا و آخرت مین یہ جملہ بدل اشتمال ہے لکم سے باعادہ جار قالہ المحلی تبعا للکواشی ابوحیان وغیرہ نے کہا کہ بدل بعض ہے کلم سے وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ یعنی اور جو کوئی اعراض کرے اقتدا کرنے سے ساتھ ابراہیم کے اور اُس کی اُمت کے تو بیشک اللہ وہی ہے بے پروائی خلق سے محمود ہے طرف اپنے دوستون کے تاکید کی کوئی قسم نہین چھوڑی مگر اُس کو لایا کذا فی فتح البیان ف اللہ پاک ہے جو اپنے مومن بندون کو یہہ حکم دیا کہ کافرون سے قطع و دشمنی و کنارہ کرین اور اُن سے بیزار ہوتے

اب اُن سے فرماتا ہے کہ مقرر تہا واسطے تمہارے اقتدائے نیک ابراہیم مین اور اُس کی اتباع مین جوکہ اُس کے
ساتہہ ایمان لائے جب کہا اپنی قوم سے کہ ہم بیزار ہوئے تم سے اور اُس سے جس کو تم پوجتے ہو منکر ہوئے
ہم تمہارے دین وطریق کے اور مقرر شروع ہوئی عداوت وبغض اب سے ہم مین اور تم مین جبتک کہ تم
اپنے کفر پر ہو پس ہم ہمیشہ کو بیزار ہوتے ہین اور بغض رکہتے ہین تم سے یہان تک کہ تم توحید کرو اللہ کی تو
اُسی وحدہ لا شریک لہ کو پوجو اور اوثان وانداد جو اُس کے ساتہہ پوجتے ہو اُن کو چہوڑو قولہ تعالے الا قول
ابراہیم کا یہہ مطلب ہے کہ تم کو ابراہیم مین اور اُس کی قوم مین اقتدائے نیک ہے کہ تم اُس کی پیروی کرو مگر
ابراہیم کے استغفار مین واسطے اپنے باپ کے پس بیشک وہ صرف ایک وعدہ کی وجہ سے تہا جس کا اُس سے
وعدہ کیا تہا پہر جب اُس کو ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس سے بیزار ہو گیا اس کی وجہ یہہ ہے
کہ بعض مومنین اپنے آبا کے واسطے دعا کرتے جو کہ شرک پر مر گئے اور اُن کے لیے مغفرت مانگتے اور کہتے تہے
کہ ابراہیم اپنے باپ کے لیے مغفرت مانگتا تہا اس پر اللہ عزوجل نے یہہ آیت نازل فرمائی مَا کَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ
اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ اور اس آیت کریمہ مین یون فرمایا قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ الی قولہ وما کان استغفار ابراہیم
تا من شیٔ یعنے تمہارے واسطے مشرکون کے لیے مغفرت مانگنے مین اقتدا نہین ہے حضرت ابن عباس رض ومجاہد
وقتادہ ومقاتل بن حیان وضحاک وغیر واحد نے اسی طرح لکہا ہے پہر اللہ پاک نے خبر دی حضرت ابراہیم کے
قول کی اور اُن کے ساتہہ والون کی جب کہ اپنی قوم سے مفارقت کی اور اُن سے بیزار ہوئے تو اللہ پاک کی طرف
پناہ پکڑی اور اُس سے زاری کی پس کہا ربنا علیک توکلنا الآیہ یعنے ہم نے تجہہ پر توکل کیا سارے کامون مین
اور اپنے کام تجہہ کو سپرد کیے اور تیری ہی طرف معاد ہے دار آخرت مین ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا کی تفسیر مین
مجاہد کا قول اول گذر چکا ہے ضحاک نے بہی اسی طرح کہا ہے قتادہ نے کہا مت غالب کر تو اُن کو ہم پر تو وہ اُس کی
سے مفتون ہون یہہ خیال کرین کہ وہ جو ہم پر غالب ہوئے سو بسبب حق کے جس پر وہ ہین ابن جریر نے اسی قول
کو اختیار کیا ہے قولہ تعالے واغفر لنا الآیہ یعنی اور ستر کر ہمارے گناہون کا اپنے غیر سے اور ہمارے اور اپنے
درمیان اُن کو معاف کر بیشک تو تو ایسا عزیز ہے کہ جس نے تیری بارگاہ عالی جاہ سے پناہ پکڑی تو اُس کو
کوئی ظلم نہین کر سکتا ہے اور تو اپنے اقوال وافعال وشرع وقدر مین حکیم ہے پہر فرمایا لقد کان لکم الآیہ یہہ
اول کی تاکید ہے اور اس سے بہی وہی بات مستثنی ہے جس کا اول سے استثنا کیا گیا ہے کیونکہ یہہ اقتدا
جس کا بیان اثبات کیا گیا ہے وہی بعینہ اول ہے لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر اس مین آمادہ کرنا ہے

ف نہین پہونچتا ہے کہ واسطے مسلمانون کو بخشش مانگین مشرکون کی اور اگرچہ وہ ہوون ناتے والے بعد کہل چکنے ان پر کہ وہ ہین دوزخ والے اور بخشش مانگنی ابراہیم کا اپنے باپ کے واسطے سو نہ تہا مگر وعدہ کے سبب کہ وعدہ کر چکا تہا اُس سے پہر جب کہل گیا اُس پر کہ وہ دشمن ہے اللہ کا اُس سے بیزار ہوا ابراہیم بیشک ابراہیم بڑا نرم دل ہے تحمل والا ۱۲

حضرت ابراہیم کی اتباع پر ہر اُس شخص کو جو کہ اللہ پر اور معاد پر ایمان لانے والا ہے و من یتول فان اللہ
ہو الغنی الحمید یعنے اور جو کوئی اعراض کرے اُس شے سے جس کا اللہ نے امر فرمایا تو بیشک اللہ وہی ہے
غنی حمید کما قال اللہ تعالے ان تکفروا انتم و من فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید حضرت ابن عباس
نے فرمایا وہ ایسا غنی ہے کہ مقرر کامل ہوا ہے اپنے غنا میں اور وہ اللہ ہے یہہ اُس کی صفت ہے لائق نہین ہے
مگر واسطے اُس کے اُس کا کوئی کفو نہین ہے اور نہ اُس کے مثل کوئی شے ہے سبحان اللہ الواحد القہار
و الحمید المستحمد الے خلقہ ای ہو المحمود فے جمیع اقوالہ و افعالہ لا الہ غیرہ لا رب سواہ کذا فی ابن کثیر بالجملہ جب آیت
مذکورہ نازل ہوئی تو مومنین نے اپنے آباء و ابناء و جمیع اقربائے مشرکین کی عداوت مین تشدد کیا تو امید یا لے
اُن کو طمع دی اس بات مین کہ شاید کہ یہہ حال بدل جائے پس فرمایا عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین
عادیتم منہم مودۃ و اللہ قدیر و اللہ غفور رحیم ۰ لا ینہکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین
و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم و تقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین ۰ انما ینہکم اللہ
عن الذین قاتلوکم فی الدین و اخرجوکم من دیارکم و ظاہروا علی اخراجکم ان تولوہم
و من یتولہم فاولئک ہم الظلمون ۰ امید ہے کہ کر دے اللہ تم مین اور جو دشمن ہین تمہارے اُن مین
دوستی اور اللہ سب کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تم کو منع نہین کرتا اُن سے جو لڑے
نہین تم سے دین پر اور نکالا نہین تم کو تمہارے گھرون سے کہ اُن سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک
اللہ چاہتا ہے انصاف والون کو اللہ تو منع کرتا ہے تم کو اُن سے جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمہارے
گھرون سے اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر کہ اُن سے کرو دوستی اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے سو وہ لوگ
وہی ہین گنہگار ف یعنے اُن کو مسلمان کر دے پہر دوستی تمہاری بجا رہے ایسا ہی ہوا اس سفر مین مکے
کے لوگ سارے مسلمان ہوئے ف مکے کے لوگون مین بعض ایسے بہی تہے کہ آپ مسلمان نہ ہوئے
اور ہونے والون سے ضد بہی نہ کی انتہی ف عسی کا کلمہ اللہ پاک کی طرف سے وعدہ ہوتا ہے بر طریق عادات
ملوک کے کہ جب وہ بعض حوائج مین عسی یا لعل کہہ دیتے ہین تو اُس کے پورے ہونے مین محتاج لکو کچھہ
شبہہ باقی نہین رہتا ہے یا مراد اس سے مومنون کو طمع دینا ہے یعنی امید ہے کہ اللہ دوستی کر دے
تم مین اور اُن مین جن سے تم نے دشمنی کی ہے اور اللہ بلیغ القدرہ اور کثیر القدرہ ہے دلون کو قلب
کر دینے پر اور احوال کی نقل کرنے پر اور اسباب دوستی کے سہل کر دینے پر اور اللہ کی مغفرت و رحمت بلیغ
و کثیر ہے واسطے اُس شخص کے جو کہ مشرکون مین سے مسلمان ہو گیا تم مین اور تمہاری دشمنون مین دوستی
کر دینے کا یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان ہو جائین تو تمہارے اہل دین سے ہو جائین گے بعد فتح مکہ کے

اُن میں کی ایک قوم مسلمان ہوگئی اور اُن کا اسلام اچھا ہوا اور اُن میں اور اُن سے پہلے جو مسلمان ہوگئے تھے اُن میں دوستی واقع ہوگئی اور جہاد کیا اور ایسے افعال کیے جو کہ اللہ کی طرف قریب کرنے والے ہیں کسی نے کہا کہ مودۃ سے مراد یہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح کر لینا ہے حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے تو وہ تو ام المومنین ہوگئیں اور حضرت معاویہ اس رشتے سے مومنین کے ماموں ہوگئے یہ قول حضرت ابن عباس رض کا ہے لیکن اس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ہے گویا اُس شئے کے جملے سے ہے جو کہ مودت کی طرف سبب ہوگئی کیونکہ ابوسفیان نے بعد اس کے عداوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترک کر دی جس پر وہ اول قائم تھے لیکن وہ دوستی حاصل نہیں ہوئی مگر بسبب اُن کے اسلام لانے کے فتح کے دن اور اُس کے مابعد میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جس نے اہل ردت سے قتال کیا تھا دین اللہ کے قائم کرنے پر وہ ابوسفیان بن حرب ہیں اور انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی عسی اللہ الآیہ اخرجہ ابن مردویہ زہری[1] سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامل بنایا ابوسفیان بن حرب کو بعض یمن[2] پر پھر جب آپ مقبوض ہوئے تو ابوسفیان متوجہ ہوئے تو ذوالخمار سے ملے اس حال میں کہ وہ مرتد تھا پس[3] وہ اول ہیں اُس کے جس نے ردت میں قتال کیا اللہ و دین کی طرف سے لڑا کہا اور وہ اُن میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عسی اللہ الآیہ اخرجہ ابن ابی حاتم۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے عرض کیا یا رسول اللہ تین چیزیں ہیں کہ وہ آپ مجھے عطا فرمایئے فرمایا ہاں عرض کیا کہ آپ مجھے امیر بنائیں یہاں تک کہ میں کفار سے لڑوں جیسا کہ میں مسلمانوں سے لڑا کرتا تھا فرمایا ہاں عرض کیا اور معاویہ ہے آپ اُسے اپنی روبکاری میں منشی بنائیں فرمایا ہاں عرض کیا اور میرے پاس احسن و اجمل عرب کی ام حبیبہ بنت ابوسفیان ہے میں آپ کا اُس سے نکاح کر دوں الحدیث اخرجہ مسلم علامہ محمد بن ابراہیم وزیر نے تنقیح میں فرمایا ہے لفظ اُن کے یہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ یہ موضوع ہے اسکی وضع میں کچھ شک نہیں ہے آفت اس میں عکرمہ بن عمار کی طرف سے ہے میں کہتا ہوں کہ ابن حزم نے جو بات ذکر کی ہے حفاظ نے اُس کو اُن پر رد کیا ہے حافظ ابن کثیر نے اُن کے کلام کے بیان ضعف میں ایک جزء مفرد جمع کیا ہے حدیث میں غلط ہے اور وہم ہے اُس عورت کے نام میں جس کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام کیا گیا وہ عزۃ اخت ام حبیبہ ہے ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیام کیا اور اُس کی بہن ام حبیبہ نے آپ سے اُس کے واسطے پیام کیا جیسا کہ صحیحین میں ثابت ہوا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو خبر دی کہ دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے اور اُس کے لیے بہت سی تاویلیں ذکر کی ہیں یہ تاویل اُن میں کی قریب تر ہے اور موجب تاویل کی یہ بات ہے کہ نکاح کرنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ۱۲ منہ
[2] فتح البیان و فتح القدیر میں اسی طرح ہے اور ابن کثیر کا لفظ عن بعض اہل العلم ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ
[3] ابن کثیر میں اس کے عوض فلقیہ ہے پھر ابوسفیان ذوالخمار سے لڑے ۱۲ منہ

ام حبیبہ سے قبل اسلام ابو سفیان کے معلوم ہے پھر جب اللہ پاک نے کافرون سے دشمنی رکھنا اور ان کی دوستی
ترک کرنا ذکر کیا جو کہ مومنون کو لائق ہے تو اُن مین سے جس کے ساتھہ حسن سلوک کرنا جائز ہے اور جن کے
ساتھہ جائز نہین ہے اس باب مین تفصیل کی پس ارشاد فرمایا لا ینہٰکم اللہ الآیہ ان تبروہم بدل اشتمال
ہے موصول سے یعنے منع نہین کرتا ہے اللہ تم کو اس سے کہ بر و اکرام کرو اور قول و عمل مین حسن سلوک کا برتاؤ
کرو اُن لوگون سے جو کہ نہ لڑے تم سے دین مین اور نہ نکالا تم کو تمہارے گہرون سے اور اسی طرح و تقسطوا الیہم بھی
بدل ہے موصول سے یعنی اور اللہ منع نہین کرتا ہے تم کو اس سے کہ پہونچاؤ اُن کو ایک حصہ مال کا اور عدل
کرو ان مین باین طور کہ اُن سے احسان و نیکی کرو یقال اقسطت الی الرجل اذا عاملتہ بالعدل زجاج نے کہا
معنی یہ ہین اور اللہ منع نہین کرتا ہے تم کو اس سے کہ عدل کرو عہد کے وفا کرنے مین جو کہ درمیان تمہارے
اور ان کے ہے اور ظلم مت کرو اُن پر اور جب اللہ پاک نے ظلم سے نہی کی حق مین مشرک کے تو پھر مسلم کی حق
مین بھی کا کیا حال ہوگا ابن العربی فرماتے ہین یعنی اس سے کہ عطا دو تم اُن کو ایک قسط اپنے مال
بطریق صلہ کے مراد اس قسط سے عدل نہین ہے کیونکہ عدل تو واجب ہے حق مین اُس شخص کے جو کہ لڑا اور اُس
کے جو نہین لڑا ان اللہ یحب المقسطین یعنی بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عادلین کو معنی آیت کے یہ ہین کہ
اللہ پاک منع نہین کرتا ہے احسان کرنے سے اہل عہد کے جو کہ کفار ہین کہ جنہون نے مومنون سے
معاہدہ کیا ہے ترک قتال پر اور اس پر کہ مدد نہ کرین گے کفار کی اُن پر اور نہین منع کرتا ہے ان سے معاملے
ساتھہ عدل کے ابن زید نے کہا کہ یہ اول اسلام مین تہا وقت موادعت کے اور ترک امر بالقتال کے پہر
منسوخ ہوگیا قتادہ نے کہا کہ اس قول سے منسوخ ہوا فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم کسی نے کہا
کہ یہ حکم ثابت تہا اُس صلح مین جو کہ درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریش کے تہی پھر جب فتح مکہ سے
وہ صلح زائل ہوگئی تو وہ حکم منسوخ ہوگیا کسی نے کہا کہ یہ آیت خاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حلفا مین اور اُن مین جن کے اور آپ کے درمیان عہد تہا قالہ الحسن کلبی نے کہا یہ لوگ خزاعہ و بنی الحارث
بن عبد مناف ہین مجاہد نے کہا یہ خاص ہے اُن لوگون مین جو ایمان لائے اور ہجرت نہین کی کسی نے
کہا کہ یہ خاص ہے عورتون اور بچون سے قرطبی نے اکثر اہل تاویل سے حکایت کیا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اولیٰ یہی ہے
بدلیل حدیث حضرت اسماء کے جو کہ متفق علیہ ہے حضرت عبد اللہ بن زبیر کہتے ہین کہ قتیلہ بنت عبد العزیٰ اپنی
بیٹی اسماء بنت ابی بکر پر آئی ہدیا لیکر گوہ اور پنیر اور گہی اور وہ مشرک تہی تو اسماء نے انکار کیا اس سے کہ اُس کا
قبول کرے یا اُس کو اپنے گہر مین داخل کرے یہاں تک کہ حضرت عائشہ کی طرف کہلا بہیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس کا پوچھے پس اُنہون نے آپ سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تو اُن کو امر کیا اس کا کہ ہدیہ قبول کرے اور

اور اپنے گھر مین پاس کو داخل کرے اخرجہ احمد والبزار و ابو یعلی وغیرہم ابن ابی حاتم نے اتنا زیادہ کیا کہ اُس مدت
مین جو کہ درمیان قریش کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی بخاری و مسلم وغیرہما مین ہے حضرت
اسماء بنت حضرت ابوبکر رضہ سے کہا کہ آئی میرے پاس میری مان راغبہ ہو کر اور وہ مشرک تھی عہد قریش مین
جبکہ انہون نے معاہدہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو مین نے آپ سے پوچھا کیا مین اُس سے
صلہ رحمی کرون پاس پر اللہ تعالے نے نازل کیا لا ینہاکم الآیہ پس آپ نے فرمایا ہان صلی امک یعنی تو اپنی مان سے
صلہ رحمی کر پھر اللہ پاک نے اُن لوگون کا بیان کیا جن کے ساتھ نیکی کرنا حلال نہین ہے اور نہ عدل اُن کے
معاملے مین پس فرمایا انما ینہاکم اللہ الآیہ ان تولوہم بدل اشتمال ہے موصول سے جیسا کہ اول گزر چکا ہی یعنے
اللہ تو تم کو صرف اِس سے منع کرتا ہے کہ تم دوستی کرو اُن سے جو تم سے لڑے اور تم کو نکالا تمہارے گھرون سے
یہ لوگ قریش مین کے صنادید کفار ہین اور اہل مکہ کے سرکش لوگ اور اُن سے جنہون نے معاونت کی اُن کی
جو تم سے لڑے اور تم کو نکالا اس نکالنے پر یہ لوگ باقی اہل مکہ ہین اور وہ جو اُن کے ساتھ اُن کے عہد مین داخل
ہوئے و من یتولہم فاولئک ہم الظالمون یعنے اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے تو وہ لوگ وہی ہین کامل ظلم
مین کیونکہ انہون نے دوستی کی اُس سے جو کہ مستحق ہے عداوت کا باین وجہ کہ وہ دشمن ہے اللہ کا اور اس کے
رسول کا اور اُس کی کتاب کا اور اُن کو اپنے واسطے دوست ٹھیرایا یتولہم مین تو من کے لفظ کی رعایت کی
اور اولئک ہم الظالمون مین اُس کے معنی کی رعایت فرمائی کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالے
نے اول اپنے مومن بندون کو کفار سے عداوت رکھنے کا امر کیا بعد اس کے اُن سے فرماتا ہے عسی اللہ الآیہ یعنی امید
ہی کہ اللہ کر دے تم مین اور تمہارے دشمنون مین محبت بعد بغض کے اور مودت بعد نفرت کے اور الفت بعد فرقت
کے اور اللہ قدرت والا ہی اُس شے پر جس کو چاہتا ہے یعنی جو اشیا باہم متنافر و متباین و مختلف ہین اُن مین جمع کرتا ہی
پس الفت کر دیتا ہے دلون مین بعد عداوت و قساوت کے پھر وہ مجتمع و متفق ہو جاتے ہین جیسا کہ انصار پر منت رکھکر
فرمایا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى
شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا الآیہ اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا الم اجدکم
ضلالا فہداکم اللہ بی وکنتم متفرقین فالفکم اللہ بی اور اللہ پاک نے فرمایا هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
حدیث شریف مین ہی احبب حبیبک ہونا ما عسی ان یکون بغیضک یوما ما والبغض بغیضک ہونا ما عسی ان یکون
حبیبک یوما ما مطلب یہ ہے کہ دوستی و دشمنی مین مبالغہ خوب نہین ہے شاید دوست کبھی دشمن ہو جائے
اور دشمن کبھی دوست بن جائے کسی شاعر نے کہا ہے

ف یعنی بہتر عطا و ہدیہ مین ۱۲ منہ
ف اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تم آپس مین دشمن تھے پھر الفت دی تمہارے دلون مین پھر ہو گئے اُس کے فضل سے بھائی اور تم تھے کنارے پر ایک گڑھے کے آگ کے پھر تم کو اُس سے خلاص کیا اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر نشانیان اپنی شاید تم راہ پاؤ
ف وہی ہے جس نے تجھکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور الفت ڈالی اُن کے دل مین اگر تو خرچ کرتا جو کچھ زمین مین ہے سارا نہ الفت ڈال سکتا اُن کے دل مین پر اللہ نے الفت ڈالی اُن مین وہ زور آور ہے حکمت والا ۱۲

وَقَدْ يَجْمَعُ اللّٰهُ الشَّتِيتَيْنِ بَعْدَ مَا		يَظُنَّانِ كُلَّ الظَّنِّ اَنْ لَّا تَلَاقِيَا

یعنی اللہ تعالیٰ کبھی درمیان دو متفرق کے جمع کر دیتا ہے بعد اس کے کہ ان کا پکا خیال یہ تھا کہ وہ نہ ملینگے
واللہ غفور رحیم کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کافرون کے واسطے اُن کا کفر بخش دیتا ہے جبکہ وہ اُس سے توبہ کرتے ہین اور
اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہین اور اُس کے مطیع و منقاد ہو جاتے ہین اور وہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے
اور ہر اُس شخص پر جو اُس کی طرف رجوع ہوا کسی گناہ سے ہو مقاتل بن حیان نے کہا کہ یہ آیت ابوسفیان
صخر بن حرب کے بارے مین نازل ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی بیٹی سے نکاح کر لیا تو
یہ مودت ہو گئی آپ مین اور اُن مین لیکن اس قول مین نظر ہے اس لیے کہ آپنے ام حبیبہ بنت ابوسفیان
سے نکاح کیا قبل فتح مکے کے اور ابوسفیان جو مسلمان ہوئے سو شب فتح مین بلا اختلاف پھر واحسن من ہذا کہا کہ
بروایت ابن ابی حاتم وہی قصہ ابوسفیان کے عامل بنانے کا ذکر کیا ہے جو کہ مذکور ہو چکا ہے پھر حضرت ابن عباس
کی حدیث مذکور ذکر کی ہے قولہ تعالیٰ لا ینہاکم اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تم کو منع نہین کرتا ہے اُن کافرون پر
احسان کرنے سے جو تم سے نہین لڑے آہین دین مین جیسے عورتین اور اُن مین کے ضعیف لوگ یہ کہ تم اُن پر احسان
کرو اور عدل کرو ان اللہ یحب المقسطین پھر بروایت امام احمد حضرت اسما کی حدیث دو طریق سے ذکر کی ہے بعد اس کے
حضرت عائشہ و حضرت اسما سے ذکر کیا ہے کہ دونون نے کہا کہ ہماری مان ہم پر آئی مدینے مین اور وہ مشرک تھی الخ یہ
روایت بزار کی ہے پھر بزار نے کہا و ہذا الحدیث لا نعلمہ یروی عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ الا من ہذا الوجہ حافظ ابن کثیر نے
کہا یہ حدیث اس سیاق سے منکر ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی والدہ ام رومان ہین اور وہ مسلمان و مہاجر ہین اور
حضرت اسما کی والدہ اور ہین چنانچہ اس کے نام کی احادیث متعددہ مین تصریح کی گئی ہے مقسطین کی تفسیر سورہ
حجرات مین گزر چکی ہے وہان یہ حدیث صحیح وارد کی گئی ہے المقسطون علی منابر من نور عن یمین العرش الذین
یعدلون فی حکمہم واہالیہم وما ولوا قولہ تعالیٰ انما ینہاکم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تو تم کو اُن لوگون کے موالات
سے منع کرتا ہے جنہون نے تم سے عداوت قائم کی پھر تم سے لڑے اور تم کو نکالا اور معاونت کی تمہارے نکالنے پر
اللہ عز و جل اُن سے کی موالات سے تم کو منع کرتا ہے اور اُن سے دشمنی رکھنے کا تم کو امر فرماتا ہے پھر اُن کے موالات
پر وعید کی تاکید کی پس فرمایا و من یتولہم فاولئک ہم الظالمون کقولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ بالجملہ جب اللہ پاک نے کفار کے دو فریق کا حکم ذکر کیا کہ فریق اول کے واسطے بر و احسان و
اقساط جائز ہے اور دوسرے کے لیے ناجائز تو اب اُن لوگون کا حکم ذکر کیا جو کہ ایمان کا اظہار کرتے ہین پس فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ

فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ

حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا

الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ ف اُس صلح کے

وقت قرار ہوا تھا کہ جو کوئی ہمارا آدمی پاس جاوے اُس کو پھیر بھیجو حضرتؐ نے قبول کیا تھا کئی مرد آئے اُن کو پھیر دیا پھر

کئی عورتیں آئیاں اُن کو پھیر دیں تو کافر مرد کے گھر میں مسلمان عورت کو حرام کروانا پڑے تب یہ آیت اتری

اگلی اے ایمان والو جب آویں تم پاس ایمان والی عورتیں وطن چھوڑ کر تو اُن کو جانچ لو اللہ بہتر جانتا ہے اُن کا

ایمان پھر اگر جانو کہ وہ ایمان پر ہیں تو نہ پھیرو ان کو کافروں کی طرف نہ یہ عورتیں حلال اُن مردوں کو نہ وہ مرد

حلال اِن عورتوں کو اور دیدو اُن مردوں کو جو اُن کا خرچ ہوا اور گناہ نہیں تم کو کہ نکاح کر لو اُن عورتوں سے

جب دو اُن کو اُن کے مہر اور نہ رکھو قبضے میں ناموس کافر عورتوں کے اور مانگ لو جو تم نے خرچ لیا اور وہ کافر

مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا فیصلہ ہے تم میں فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف

یہ حکم ہوا کہ کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آوے اُس مرد نے جو اُس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہیے جو مسلمان

اس کو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے اور اس کے مقابل یہ حکم ہوا کہ جس

مسلمان کی عورت کافرہ گئی ہے وہ اس کو چھوڑ دے پھر جو کافر اُس کو نکاح کرے اِس مسلمان کا خرچ کیا ہو پھیر دے

یہ حکم اُترا تو مسلمان موجود ہوئے دینے کو بھی اور لینے کو بھی لیکن کافروں نے دینا قبول نہ کیا تب اگلی آیت

اُتری اور اگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے کوئی تمہاری عورتیں کافروں کی طرف پھر تم کو ہاتھ لگے تو دو اُن کو جن

کی عورتیں جاتی رہیں جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم کو یقین ہے ف یعنی جس

مسلمان کی عورت گئی اور کافر اُس کا خرچ کیا ہوا نہیں پھیرتے تو جس کافر کی عورت آئی اُس کا خرچ دینا تھا

اُس کو نہ دیں اسی مسلمان کو دیں یہ مال گویا میں نے کہا اُس مال سے یہ حکم جب تھا کہ کافروں سے صلح ٹھہر گئی

تھی پھیر دینے پر اب یہ حکم نہیں مگر کہیں ایسی صلح کا اتفاق ہو جاوے اور عورتوں کا جانچنا فرما دیا کہ دل کی

خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر میں جانچنا یہ کہ اگلی آیت میں جو حکم ہیں یہ قبول کریں تو اُن کا ایمان ثابت رکھو آیت

پھر بیعت نبیؐ حضرتؐ کے پاس بیعت کرتیاں تھیں عورتیں تو یہی قرار لیتے تھے انتہی ف فتح البیان میں ہے

جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے صلح کی حدیبیہ کے دن اس شرط پر کہ آپ پھیر دیں قریش

کی طرف اُس شخص کو جو کہ اُن میں کا مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے پھر جب عورتوں نے آپ کی طرف

ہجرت کی تو اللہ پاک نے یہ نہ مانا کہ وہ مشرکوں کی طرف پھیر دی جائیں اور اُن کے امتحان کا امر فرمایا جیسا

کہ بخاری نے مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کفار قریش
سے صلح کیا حدیبیہ کے دن تو آپ کے پاس مسلمان عورتین آئین پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا
الذین آمنوا حتی بلغ ولا تمسکوا بعصم الکوافر تو حضرت عمرؓ نے اُس دن دو عورتون کو طلاق دی جو اُن کی تہین
شرک مین واخرجہ ایضاً من حدیثہما باطول من ہذا دوسرا لفظ مسور کا یہ ہے اور ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط
اُن عورتون مین سے تہی جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نکلی تہین اور وہ عاتق تہی یعنے
جوان اپنی مان باپ کے گہر مین تو اُس کے گہر والے آئے درخواست کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ آپ اُس کو اُن کی طرف پہیر دین یہان تک کہ اللہ تعالی نے مومنات کے حق مین نازل کیا جو کچھہ کہ نازل
کیا یعنی یہہ آیت یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اُن عورتون کا نام مومنات
رکہا اس لیے کہ انہون نے کلمہ شہادت کے ساتھہ نطق کیا یا اس لیے کہ وہ قریب ہونے والی تہین اس کے کہ بسبب امتحان
کے اُن کا ایمان ثابت ہو جانے گا یعنی ای ایمان والو جسوقت آئین تمہارے پاس ایمان والی عورتین وطن چہوڑ کر کفار
کے درمیان سے تو تم ان کا امتحان لو اُن کو جانچو اس مین اختلاف ہے کہ کس چیز کے ساتھہ اُن کا امتحان لیتے تہے پس
کسی نے تو یہ کہا کہ اُن سے اللہ کی قسم لیتے تہے کہ وہ نہین نکلی ہین خاوند کے بغض سے اور نہ اعراض کر کے ایک زمین
سے طرف دوسری زمین کے اور نہ واسطے ڈہونڈہنے دنیا کے بلکہ واسطے محبت اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور واسطے
رغبت کے اس کے دین مین پہر جب اُس نے ایسی قسم کہائی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے خاوند کو اُس کا مہر
عطا کرتے اور جو اُس نے اُس پر خرچ کیا اور اُس کی طرف اُسے نہین پہیرتے تہے جیسا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہی کہ جب کوئی
عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تو حضرت عمر بن الخطاب اُس کو قسم کہلاتے کہ باللہ ما خرجت رغبۃ
بارض عن ارض وباللہ ما خرجت من بغض زوج وباللہ ما خرجت لالتماس دنیا و باللہ ما خرجت الا حبا للہ ورسولہ
اخرجہ الطبرانی وغیرہ بسند حسن کسی نے کہا امتحان یہ ہے کہ وہ گواہی دے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
پہر جو وہ جان لیتے کہ یہہ اُن کی طرف سے حق ہے تو نہ پہیری جاتین طرف کفار کے اور اُس کا خاوند جو اُن کا فرون
مین تہا جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقد کیا اُس کو اس عورت کا مہر دیا جاتا جو اُس کو دیا تہا
اور حلال کر دیتی اُن عورتون کو واسطے مومنون کے جبکہ وہ اُن کو اُن کے مہر دیدین قال ابن عباس کسی نے کہا امتحان نہ تہا
مگر یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر یہہ آیت پڑہ دیتے تہے یعنی یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات الی آخرہا اہل علم
نے اختلاف کیا ہی دو قول پر کہ عورتین عہد ہدنہ مین داخل ہین یا نہین پس اول قول کی بنا پر تو یہہ آیت اس عہد کی
مخصص ہوگی اکثر اسی کے قائل ہین اور دوسرے قول کی بنیاد پر نہ نسخ ہے نہ تخصیص ہے اللہ اعلم بایمانہن جانچنا تم کو
ہی منظور اُس سے پہچان کرنا ہی کہ اُن کی حقیقت حال کو سوا اللہ پاک کے اور کوئی نہین جانتا ہی اس لئے تم کو اس کا

مکلف نہین کیا ہے تم کو تو صرف اس کی تکلیف دی ہے کہ تم اُن کا امتحان کر لو یہان تک کہ تم کو وہ بات ظاہر
ہوجاے جو اس پر دال ہو کہ اُنھون نے جو اسلام مین راغب ہونے کا دعوی کیا ہے اُس مین اُن کا دعوی سچا ہے
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ یعنی پہر اگر بعد امتحان کے جس کا تم کو امر کیا گیا ہے بسبب
ظاہر اُن کو مومن جان لو تو مت پہیرو اُن کو طرف اُن کے کافر خاوندون کے علم سے مراد ظن غالب ہے جو کہ بوجہ
ظہور امارات کے حاصل ہوتا ہے ظن کا نام علم رکہنا موذن ہے اس بات کا کہ ظن غالب اور وہ شی جس کی طرف قیاس مفضی
ہوتا ہے قائم مقام علم کے ہے اور اُس کا صاحب قولہ تعالی لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کے تحت مین داخل
نہین ہے کہ جس کو علم کہتے ہین مراد علم سے ظن ہے اس کا نام علم رکہا گیا یہہ بات بتانے کو کہ وہ مثل علم کے ہے اُس پر عمل
واجب ہونے مین اس بنا پر کلام مین استعارہ تبعیہ ہوگا یہہ آیہ ناسخ ہے شرط ردکی بہ نسبت عورتون کے اُس شخص
کے مذہب پر جو کہ نسخ سنت کا قرآن سے جائز رکہتا ہے بعض نے کہا کہ یہہ نسخ کے قبیل سے نہین ہے یہ تو صرف
تخصیص کے قبیل سے ہے یا تقیید مطلق کے باب سے اس لیے کہ عقد کا اطلاق کیا گیا پہیر نے مین اُس شخص کے جو کہ
مسلمان ہو گیا تو ظاہر ہوا عموم رجال مین مع نساء کے پہر اللہ پاک نے اُس کے عموم سے عورتون کا نکالنا بیان
کیا اور مردون اور عورتون مین یون فرق کیا جاتا ہے کہ پہیر دینے مین جو خوف فتنے کا عورت پر ہے وہ مرد
پر نہین ہے عورت پر یہہ ہے کہ مشرک اُس سے صحبت کرے گا دوسرا فرق یہہ ہے کہ عورت پر مرتد ہوجانے سے
امن نہین ہے جبکہ وہ خوف دلائی جاے اور اُس پر زبردستی کی جائے اُس لیے کہ اس کا دل ضعیف ہے اور یہ سوجہتا ہے
کہ عورت کو یہہ بات کم سوجہتی ہے کہ اُس سے نکل جائے باین طور کہ کفر کا کلمہ مع توریہ ظاہر کر دے اور کلمہ ایمان کا
پوشیدہ رکہے یا طمانیت دل کی ایمان پر ہو اور مرد پر اس بات کا خوف نہین کیا جاتا ہے اس لیے کہ وہ قوی
دل ہوتا ہے اور اُس کو ایسی بات سوجہتی ہے کذا فی الخطیب بالجملہ اگر تم کو اُن کے مومن ہونے کا ظن غالب
ہو جائے تو اُن کو کافرون کی طرف مت پہیرو پہر اس نہی کی یہ علت بیان فرمائی لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ یعنے اس لیے مت پہیرو کہ نہ وہ عورتین اُن مردون کو حلال ہین اور نہ مرد اُن عورتون کو اس سے
یہ نکلا کہ مومن عورت کسی کافر کو حلال نہین ہے اور عورت کا اسلام موجب ہوتا ہے اُس کی فرقت کا اپنے
خاوند سے نہ مجرد ہجرت اُس کی تکرار واسطے تاکید حرمت کے ہے یا اول جملہ واسطے نفی حل کے ہے حال مین
اور ثانی جملہ واسطے نفی حل کے ہے زمانہ آیندہ مین یا اول واسطے بیان زوال نکاح کے ہے اور ثانی واسطے
نکاح جدید کے پہر والیان امور کو مخاطب کر کے فرمایا وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا یعنے اے حاکمو دوان عورتون کے
خاوندون کو جو کہ ہجرت کر آئی ہین یا وہ اسلام لائی ہین مثل اُن مہرون کے جو اُنھون نے اُن پر خرچ کیے
ہین یا امر واسطے وجوب کے ہے تو اب منسوخ ہو گیا یا واسطے ندب کے جیسا کہ امام شافعی کا مذہب ہے تو منسوخ نہوگا

دینے کا وجوب یا استحباب یہ جو ہے سو صرف اہل ذمہ کی عورتوں میں ہی جیسا کہ آیت کا مورد یہی ہے اس لیے کہ آیت کا ورود بلنسائی اہل مکہ کی شان میں ہوا ہے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کی تھی رہیں حربیوں کی عورتیں جن کے لیے عہد عقد نہیں کیا گیا سو نہ ان کے مہر کا رد کرنا واجب ہے نہ مسنون ہی اتفاقاً قتادہ بھی اسی کے قائل ہیں اور بات ویسی ہی ہے جو انہوں نے کہی امام شافعی نے فرمایا اور جب طلب کرے اس عورت کو غیر زوج عورت کے رشتہ داروں میں سے تو وہ روکی جائے اس سے بلا عوض حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورۂ ممتحنہ بعد اس صلح کے نازل ہوئی پس جو عورت ان کی عورتوں میں سے اسلام لاتی تو اس سے پوچھا جاتا کہ تجھے کس شے نے نکالا پھر اگر وہ اپنی خاوند سے بھاگ کر اور اعراض کر کے نکلی ہوتی تو پھیر دی جاتی اور اگر اسلام میں رغبت کر کے نکلی ہوتی تو وہ روک رکھی جاتی اور پھیر دیا جاتا اس کے خاوند پر مثل اس کے جو اس نے خرچ کیا اخرجہ ابن مردویہ پھر اللہ پاک نے مومنوں سے گناہ کی نفی کی ان مہاجر عورتوں سے نکاح کرنے میں پس فرمایا ولا جناح علیکم ان تنکحوہن یعنی نہیں ہی کچھ گناہ تم پر کہ نکاح کرو ان مومن عورتوں سے وقت وجود شرط نکاح کے وہ شرط پورا ہونا عدت کا ہے اس صورت میں کہ مسلم عورت مدخول بہا ہو اور ولی اور دو گواہ اور باقی شرطیں صحت کی مدخول بہا و غیر میں اس لیے کہ وہ عورتیں اب تمہاری اہل دین سے ہو گئیں گو ان کے کافر خاوندوں نے ان کو طلاق نہیں دی بایں وجہ کہ وہ عقد اسلام سے فسخ ہو گیا اذا آتیتموہن اجورہن یعنی ان کے نکاح میں کچھ گناہ نہیں ہی جبکہ تم دیدو ان کو ان کے مہر اس لیے کہ مہر بضع کی اجرت ہی اور یہ نکاح و مہر دینا بعد پوری ہونے ان کی عدت کے ہے جس طرح کہ وجوب عدت کی دلیلیں اس پر دال ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہاجر عورت پر کچھ عدت نہیں ہی اور اسی آیت سے استدلال کیا ہے فتح البیان میں ہے کہ قول اول اولیٰ ہی اوزاعی و لیث و امام شافعی و امام احمد اسی کے قائل ہیں یہ آیت رد ہے اس وہم کا کہ مہر کا پھیرنا ان کے کافر خاوندوں کی طرف ایسے معنی ہی کہ ان کے لیے جدید مہر مقرر کیا جاوے جبکہ مسلمان مرد ان سے نکاح کریں سو فرما دیا کہ جو مہر کفار کو دیا گیا وہ قائم مقام نہیں تمہاری اس مہر کی جو کہ مسلمان پر واجب ہے جبکہ ان سے نکاح کرے مراد مہر کو دینے سے اس کا لازم کر لینا ہی گو بالفعل نہ دیا جائے ولا تمسکوا بعصم الکوافر جمہور نے تمسکوا کو بتخفیف پڑھا ہی امساک سے ابو عبید نے اس کو اختیار کیا ہی بدلیل اس آیت کی فامسکوہن بمعروف اور کسی نے بتشدید تمسک سے یہ دونوں سبعیہ میں عصم جمع ہی عصمت کی وہی ما یعتصم بہ من عقد و سبب یعنی جس شے کے ساتھ سنگل مارا جاتا ہی وہ عصمت ہے گرہ اور سی مراد یہاں عقد نکاح کی عصمت ہے کوافر جمع ہی کافرہ کی یہ وہ عورت ہے جو دار الحرب میں باقی رہ گئی یا مرتد ہو کر دار الحرب سے لاحق ہو گئی یعنی تم میں اور ان کافر عورتوں میں کوئی عصمت اور کوئی تعلق زوجیت کا نہ ہو مطلب یہ ہی کہ جس شخص کی کوئی کافر عورت تھی تو وہ اس کی عورت نہیں ہی اس لیے کہ اختلاف دین کی وجہ سے اس کی عصمت منقطع ہو گئی زوجیت کا رشتہ ٹوٹ گیا نخعی نے کہا یعنی وہ مسلمان عورت ہی کہ دار الحرب سے لاحق ہوتی ہے

پہر کافر ہو جاتی ہے کافر مسلمان عورتون کو اور مسلمان مشرک عورتون کو بیاہتے تہے پہر یہ بات اس آیت سے منسوخ ہو گئی
اور یہ آیت خاص ہے ساتہہ کافر مشرک عورتون کے نہ ان کافر عورتون کے جو کہ اہل کتاب مین کی ہین کسی نے کہا کہ سارے
کافر عورتون مین عام ہے ان مین سے اخراج کتابیات کی ساتہہ تخصیص کی گئی ہے جمہور اہل علم اس طرف گئے ہین
کہ جب کوئی وثنی یا کتابی اسلام لائے تو درمیان جورو و خاوند کے تفریق نہ کی جائے مگر بعد انقضائے عدت کے
بعض اہل علم نے یون کہا کہ دونون مین تفریق کی جائے بمجرد اسلام زوج کے اور یہ جو ہے سو اسی وقت کہ عورت
مدخول بہا ہو اور جب وہ غیر مدخول بہا ہو تو درمیان اہل علم کے کچہہ خلاف نہین ہے اس مین کہ بسبب
اسلام کے دونون مین عصمت منقطع ہو گئی اس لئے کہ اس پر کچہہ عدت نہین ہے حضرت ابن عباس رض سے
مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب مسلمان ہوئے اور ان کی بی بی پیچہے رہ گئی مشرکون مین اس پر اللہ پاک نے
ولا تمسکوا بعصم الکوافر نازل فرمائی اخرجہ ابن منیع[ط] واسألوا ما انفقتم ولیسألوا ما انفقوا یعنی تم طلب کرو مہر اپنی
عورتون کا جو کہ لاحق ہونے والی ہین ساتہہ کفار کے اس شخص سے جس نے ان سے نکاح کیا اور چاہیے وہ طلب
کرین اپنی عورتون کا مہر جو ہجرت کر آئی ہین ہم مین کی اس شخص سے جس نے ان سے نکاح کیا ہے مفسرین
نے کہا ہے کہ جو کوئی مسلمان عورتون مین کی مرتد ہو کر کفار کی طرف چلی جاتی جو کہ اہل عہد سے ہین تو کفار سے کہا جاتا
کہ لاؤ اس کا مہر اور مسلمانون سے کہا جاتا جبکہ کوئی عورت کفار مین کی مسلمانون کی طرف آتی اور مسلمان ہو جاتی
کہ پہیر دو اس کا مہر اس کے کافر خاوند پر خطیب نے کہا کہ یہ امر ایک انصاف و عدل تہا درمیان دو حال کے سلیمان
جمل نے اس کے بیان مین طول دیا ہے ذلکم حکم اللہ یعنی یہ مہرون کا پہیر نا دونون طرف سے جس کا ذکر ہوا اللہ کا حکم
ہے یحکم بینکم جملہ مستانفہ ہے یا حالیہ ہے واللہ علیم حکیم یعنی اللہ تعالی بلیغ العلم ہے کوئی خفی شے اس پر مخفی
نہین ہے بلیغ الحکمۃ ہے اپنے اقوال و افعال مین قرطبی نے کہا کہ یہ امر مخصوص تہا اس کے زمانے کی ساتہہ اس نازلہ
مین خاصۃً باجماع مسلمین کے بالجملہ جب آیت متقدمہ نازل ہوئی تو مسلمانون نے کہا ہم راضی ہوئے اللہ کے حکم سے اور
مشرکون کو لکہا تو وہ باز رہے راضی نہ ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وان فاتکم شیء من ازواجکم الی الکفار فعاقبتم
فاتوا الذین ذہبت ازواجہم مثل ما انفقوا یعنی اور اگر فوت ہو جائے تم سے کوئی شے تمہاری بیبیون سے طرف
کفار کے مطلب یہی کہ مسلمان عورتون کے جو مہر تم نے کفار کو دیئے اس مین سے اگر کچہہ تم سے فوت ہو جائے
کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر چہپ بہاگے تم سے کوئی عورت تمہاری عورتون مین کی طرف کفار کے پہر وہ مسلمان
عورت مرتد ہو جائے زمخشری اسی قول کی طرف مائل ہین پہر تم پہونچا تو کافرون کو لڑائی مین کوئی عقوبت
واحدہ ہی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے اسی فعاقبتم یعنی پہر تم غنیمت لو زجاجہ نے کہا تاویل اس کی یہ ہے وکانت
العقبی لکم اے کانت الغنیمۃ لکم حتی غنمتم یعنی پہر غنیمت تمہارے واسطے ہو تا آنکہ تم غنیمت لو کسی نے کہا یہ معنی ہین

[ط] من طریق الکلبی عن ابی صالح عنہ

ظفرتم وکانت العاقبۃ لکم یعنی تم غالب ہوا ور انجام خیر تمہاری واسطے ہو تو دو اُن لوگون کو جن کی بیبیان جاتی رہی ہین مثل
مہر اس مہاجر عورت کے جس سے اُنہون نے نکاح کیا ہے اور ست وہ اُس کے کافر خاوند کو برابر ہے کہ ردت قبل
دخول کے ہو یا بعد دخول کے پس حکم یہہ ہوا کہ اُس زوج کے واسطے غنیمت سے جمیع مہر واجب ہے قتادہ و مجاہد کہتے ہین
کہ اُن کو صرف یہ امر کیا گیا کہ جن کی عورتین جاتی رہی ہین اُن کو دین مثل اُس کے جو اُنہون نے خرچ کیا تھا
غنیمت سے یہہ آیت منسوخ ہے اس کا حکم منقطع ہو گیا اور مرتفع ہوا بعد فتح کے مع اُس کی دونون شقون کے
تو جو عورت مسلمان ہو کر آئی اُس کا مہر دینا واجب نہین ہی واسطے کفار کے اور نہ مہر اُس عورت کا جو مرتد ہو گئی اس کے
خاوند کو عطا و مجاہد و قتادہ اسی کے قائل ہین ایک قوم نے کہا کہ آیت منسوخ نہین ہے اور اُن پر یہہ ادا کرنا جو اُنہون نے
خرچ کیا آیت کے معنی کا حاصل یہہ ہے کہ من ازواجکم مین دو احتمال ہین یہہ بھی جائز ہے کہ فاتکم سے متعلق ہو ای من
جہۃ ازواجکم اور شی سے مراد وہ مہر جس کی جہتی زوج نے اٹھائی اس لیے کہ تفسیر یون وارد ہوئی ہے کہ جس وقت
مرد مسلم کی عورت کفار کی طرف بھاگ جائے تو اللہ پاک نے مومنون کو یہ امر فرمایا کہ جو جہتی اُس نے اٹھائی ہی وہ
اُس کو دین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ یہہ کام کیا تھا سیر مین اُن کا ذکر کیا گیا
ہی یہی جائز ہے کہ من ازواجکم محذوف سے متعلق ہو اس بنا پر کہ شے کی صفت ٹھیری پہر شے مین جائز ہے
کہ اُس سے مہر مراد لیا جائے لیکن اس بنا پر مضاف محذوف کا ہونا ضروری ہے من مہر ازواجکم تا کہ موصوف
و صفت باہم مطابق ہو جائین اور یہہ بھی جائز ہے کہ شی سے عورتین مراد لی جائین اسے نوع و صنف مگر یہ ظاہر
ظاہر اس قول کا من ازواجکم اور اس قول کا فاتوا الذین ذہبت ازواجہم معنی یہ ہین کہ جس شخص کی عورت
مشرکون کی طرف چلی گئی پہر کافر ہو گئی اور مشرکون نے اُس عورت کا مہر اُس کو نہین پہیرا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
حکم دیا ہی تو مومنین اُس کو دین مثل اُس مہر کے جو اُس نے اُس پر خرچ کیا ہی غنیمت سی واتقوا اللہ الذی انتم بہ مومنون
یعنی تم حذر کرو اس سی کہ تعرض کرو کسی شے کا اُن چیزون سے جو کہ عقوبت کو تم پر واجب کرتی ہین اس لیے کہ جس
ایمان کے ساتھ تم متصف ہو وہ اپنے صاحب پر اُس کو واجب کرتا ہے ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین سورہ
فتح مین صلح حدیبیہ کا ذکر گزر چکا ہے جو کہ درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریش کے واقع ہوئی تھی
سو اس مین یہ ہی کہ اس شرط پر ہوئی تھی کہ نہ آئے ہم مین کا کوئی مرد تیرے پاس اگرچہ تیرے دین پر ہو مگر تو
اُس کو ہماری طرف پہیر دے ایک روایت مین یہ ہے کہ اس پر ہوئی تھی کہ نہ آئے ہم مین کا تیرے پاس کوئی اگرچہ تیرے دین
پر ہو مگر تو اُس کو ہماری طرف پہیر دے اور یہ قول ہے عروہ و ضحاک و عبد الرحمن بن زید و زہری و مقاتل بن حیان و
سدی کا پس بنا بر اس روایت یا یہہ آیت سنت کی مخصص ہوگی و ہذا من احسن امثلۃ ذلک اور بعض سلف کے
طور پر ناسخ ہو گی اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اپنے مومن بندون کو امر فرمایا جبکہ اُن کے پاس آئین عورتین وطن چہوڑ کر

اس بات کا کہ اُن کا امتحان لین پھر اگر اُن کو مومن جانین تو نہ پھیرین اُن کو طرف کفار کے نہ وہ عورتین اُن کو حلال ہین
اور نہ وہ مرد اُن کو حلال عبد اللہ بن ابی احمد سے مروی ہے کہ جب چھوڑا ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط نے ہجرت مین
تو اس کے دو بہائی عمارہ و ولید نکلے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر آئے پھر آپ سے گفتگو کی اُس کے باب
مین کہ آپ اُس کو اُن کی طرف پھیر دین پس اللہ تعالے نے عہد توڑ ڈالا جو آپ کے اور مشرکون کے درمیان تہا عورتون
مین خاصۃً تو اُن کو منع کیا کہ اُن کو پھیرین طرف مشرکون کے اور اللہ تعالی نے امتحان کی آیت نازل فرمائی پہلے
اس کے امتحان کا بیان کیا ہے پھر کہا ہے کہ فان علمتموہن مومنات الآیۃ مین دلالت ہے اس بات پر کہ ایمان
پر اطلاع یقیناً ممکن ہے آیۃ لاہن حل لہم ولاہم یحلون لہن یہ وہی آیت ہے جس نے مسلمان عورتون کو مشرکون
پر حرام کر دیا ابتداے اسلام مین یہ جائز تہا کہ مشرک مومن عورت سے نکاح کرے اسی لیے ابو العاص بن ربیع کا قصہ
ہوا یہ شخص حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے داماد ہین بی بی زینب مسلمان
تہین اور اُن کے خاوند اپنی قوم کے دین پر تہے پھر جب وہ بدر کے دن قیدیون مین پکڑے آئے تو اُن کی بی بی
حضرت زینب نے اپنے خاوند کے فدیہ مین اپنا ایک قلادہ بہیجا یہ اُن کی والدہ حضرت خدیجہ کا تہا پھر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس کو دیکہا تو آپ کو اس سے رقت شدید ہوئی اور مسلمانون سے فرمایا اگر تمہاری
مرضی ہو کہ اُس کے لیے اُس کا قیدی چھوڑ دو تو کرو پس مسلمانون نے کیا تو آپ نے اُس کو اس شرط پر چھوڑا کہ آپ کی
صاحبزادی کو آپ کی طرف بہیجدے سو اُس نے آپ کے واسطے یہ بات پوری کی اور جو وعدہ آپ سے کیا تہا اس میں
آپ سے سچا برتاؤ کیا اور حضرت زینب کو زید بن حارثہ کے ہمراہ آپ کی طرف بہیجدیا پھر وہ واقعہ بدر کے بعد سے مدینہ
مین مقیم رہین یہ واقعہ سنہ ۲ ہجری مین ہوا یہان تک کہ اُن کے خاوند ابو العاص سنہ ۸ ہجری مین مسلمان ہوئے تو
آپ نے بہ نکاح اول حضرت زینب کو اُن کے خاوند پر پہیر دیا اور نیا مہر اُن کے واسطے مقرر نہین فرمایا جیسا کہ امام احمد
نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب
بنکاح اول ابو العاص کو پھیر دیا اور اُن کی ہجرت چھ سال قبل اُنکے خاوند کے اسلام سے تہی اور نہ نئی گواہی
کی اور نہ نیا مہر باندہا رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ والترمذی اُن مین کے بعض یہ کہتے ہین کہ بعد دو برس کے یہ قول صحیح
ہے اس لیے کہ مسلمات کی مشرکین پر تحریم ہو چکی اس سے دو برس بعد اُن کے خاوند کا اسلام ہوا ترمذی نے کہا لیس
باسنادہ باس ولا نعرف وجہ ہذا الحدیث ولعلہ جاء من حفظ داؤد بن الحصین وسمعت عبد بن حمید یقول سمعت یزید
بن ہارون یذکر عن ابن اسحق ہذا الحدیث وحدیث ابن الحجاج یعنے ابن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رد ابنتہ علی ابی العاص بن ربیع بمہر جدید و نکاح جدید فقال یزید حدیث ابن عباس
اجود اسنادا والعمل علی حدیث عمرو بن شعیب ثم قلت وقد روی حدیث الحجاج بن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب الامام احمد

والترمذی وابن ماجۃ وضعفہ الامام احمد وغیر واحد والتداعلم واجاب الجمہور عن حدیث ابن عباس بان ذلک کان قضیۃ عین

یحتمل انہ لم تنقض عدتہا منہ لان الذی علیہ الاکثرون انہا متی انقضت العدۃ ولم یسلم انفسخ نکاحہا منہ وقال آخرون

بل اذا انقضت العدۃ ہے بالخیار ان شاءت اقامت علی النکاح واستمرت وان شاءت فسخۃ وذہبت فتزوجت

وحملوا علیہ حدیث ابن عباس واللہ تعالے اعلم قولہ تعالے وَاِن فاتکم شیٔ الآیہ مجاہد وقتادہ کہتے ہین کہ یہہ

اُن کافرون مین سے ہے جن کے واسطے عہد نہین ہے جب اُن کی طرف کوئی عورت بھاگ جائے اور وہ اُس

کے خاوند کو کچہہ نہ دین تو جس وقت اُن مین کی کوئی عورت آجائے تو اُس کے خاوند کو کچہہ نہ دین یہانتک

کہ جو عورت اُن کی طرف چلی گئی ہے اُس کے خاوند کو دے مثل اُس خرچ کے جو اُس نے اُس پر کیا ہے

ابن جریر نے بسند خود زہری سے روایت کیا ہے کہ مسلمانون نے اللہ کے حکم کا اقرار کیا تو مشرکون کی نفقات

جو انہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیے تھے جن کی ادائی کا اللہ نے مومنون کو امر فرمایا سو مومنون نے تو وہ

نفقات مشرکون کو ادا کیے اور مشرکون نے حکم اللہ کے اقرار کرنے سے انکار کیا مسلمانون کے نفقات ادا کرنی مین

جن کا ادا کرنا اللہ نے اُن پر فرض کیا تہا اس پر اللہ تعالے نے مومنون سے فرمایا وَاِن فاتکم شیٔ الآیہ پس بعد

اس آیت کے اگر کوئی عورت مومنون کی عورتون مین سے مشرکون کی طرف چلی جائے تو مومنین اُس کے خاوند

مومن کو وہ خرچہ پہیر دین جو اُس نے اُس عورت پر خرچ کیا ہے اُس عقب مین سے جو اُن کے قبضے مین ہے یہہ وہ عقب

ہے جس کا مسلمانون کو حکم ہوا کہ اس کو مشرکون پر پہیر دین بدلے اُن کے نفقات سے کے جو انہون نے اپنی عورتون

پر خرچ کیے تہے کون عورتین جو کہ ایمان لائین اور ہجرت کر آئین ثم ردوا الی المشرکین فضلا منہ لہم ان کان بقی لہم

والعقب ما کان بقی من صداق نساء الکفار حین آمن وہاجرن یعنی کسی مومن کی عورت جو مشرکون کی طرف

چلی گئی ہے اُس کے خاوند کو عقب کی جائداد اُس کا خرچہ دیدین پہر اگر کچہہ اس جائداد مین سے مشرکون

کا باقی رہا ہو تو وہ انہین کو پہیر دین اور عقب وہ مال ہے جو کہ زنان کفار کے مہر سے باقی رہا جبکہ وہ ایمان لائین

اور ہجرت کی عوفی کا لفظ حضرت ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ اگر مہاجرین مین کے کسی مرد کی عورت کفار سے

جاملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس مرد کے واسطے یہہ حکم دیا کہ جو کچہہ اُس نے خرچ کیا ہی اس کے

مثل غنیمت سے اُس کو دیا جائے مجاہد نے بھی اسی طرح کہا ہے فعاقبتم اے اصبتم غنیمۃ من قریش او

غیرہم یعنے پہر پاؤ تم غنیمت قریش سے یا اُن کے غیر سے مثل ما انفقوا سے مراد اس عورت کا مہر مثل ہے

اسی طرح مسروق وابراہیم وقتادہ ومقاتل وضحاک وسفیان بن حسین وزہری نے بہی کہا ہے یہ قول

اول قول کی منافی نہین ہے اس لیے کہ اگر اول ممکن ہو تو اولی وہی ہے ورنہ پہر اُن غنائم سے دین جو کہ

کفار کے ہاتہون سے لی جاتی ہین یہہ بات اوسع ہے یعنی اس مین وسعت زیادہ ہے ابن جریر کا مختار یہی ہے

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا

یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ

وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا

ع ۲ النصف مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ اے نبی جب آوین تیری پاس مسلمان عورتیں قرار کرنیکو

اس پر کہ شریک نہ ٹھیراوین اللہ کا کسی کو اور چوری نکرین اور بدکاری نہ کرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نہ لاوین

باندہ کر اپنے ہاتہون پاؤن مین اور تیری بے حکمی نکرین کسی بہلے کام مین تو اُن سے قرار کرا اور معافی مانگ اُن کے

واسطے اللہ سے اللہ بیشک بخشنے والا ہے مہربان اے ایمان والو مت دوستی کرو ان لوگون سے کہ غصے ہوا اللہ اُن پر وہ

آس توڑ چکے ہین پچھلے گہر سے جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے ف ۱ طوفان باندہنا ہاتہ پاؤن مین

یہ کہ کسی پر جہوٹا دعوی کرین یا جہوٹی گواہی دین یا کسی معاملت مین جہوٹی قسم کہا جاوین اپنی عقل سے بنا کر اور ایک

معنے یہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگاوین کسی اور کو یا بن جنا ڈال لیوین اور باپ پر لگاوین حدیث مین فرمایا جو

عورت بیٹا لگاوے کسی کا کسی کو تو اُس پر بہشت کی بو حرام ہے ف ۲ یعنے منکرون کو توقع نہین کہ قبر سے کوئی

اُٹہے گا یہ کافر بھی ویسے ہی ناامید ہین انتہے ف اذا جاءک المومنات یبایعنک الآیہ ظاہر اس ترکیب کا

یہ ہے کہ عورتون نے مبایعت طلب کی شروط مذکورہ پر یعنے انہون نے اُن کا التزام کر لیا قبل اس کے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے بیعت لین اور آپ کو بعد اس کے اُن کی مبایعت کا امر کیا گیا اُن شرطون

پر جن کا انہون نے التزام کر لیا تہا باوجود اس کے کہ سیر مین جو بات قرار دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اُن سے مبایعت

کی ابتدا فرمائی یہ شرطین اُن پر پڑہ کر اور بعد اس کے کہ آپ نے بیعت لی انہون نے اُن کا التزام کیا مع بعد

کے ممکن ہے یون کہا جائے کہ آیت مین تقدیر یہ ہے اذا جاءک المومنات یبایعنک فبایعہن علے ان لا یشرکن

باللہ شیئا الآیہ تامل بالجملہ یہ بیعت فتح مکہ کے دن ہوئی اس لیے کہ مکے والون کی عورتین آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کے پاس کہ آپ سے بیعت کرین تو اللہ تعالی نے آپ کو امر فرمایا کہ ان سے یہ عہد لین کہ شریک نکرین اللہ کا

کسی شی کو کوئی شے ہو اور چوری نکرین اور زنا نہ کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد کو یہ وہ ہے جو جاہلیت والے کیا کرتے

تہے کہ لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تہے بسبب خوف عار و فقر کے اور نہ لاوین بہتان کہ باندہین اُس کو درمیان اپنے

ہاتہون اور پاؤن کے یعنی لاحق نکرین اپنے خاوندون سے وہ بچا جو اُن کا نہین ہے فرا کہتے ہین کہ عورت بچا

اٹہا لاتی تہی پہر اپنے خاوند سے کہتی تہی کہ یہ میرا بچا ہے تجہ سے سو یہ وہ بہتان ہے جو کہ باندہا گیا ہے درمیان اُنکے

ہاتہون پاؤن کے اس کی یہ وجہ ہے کہ جسوقت ماں بچے کو جنتی ہے تو وہ گر پڑتا ہے درمیان اُس کے دونون ہاتہ

اور پاؤن کے یہان یہ مراد نہین ہے کہ وہ منسوب کرتی ہے اپنے بچے کو زنا سے طرف اپنے خاوند کے اس لیے کہ یہ تو

نہی عن الزنا کے تحت مین داخل ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حرہ آزاد عورت کو لڑکی پیدا ہوتی تو اسکی جگہہ نر کا رکھدیتی تہی دوسرا لفظ ان کا یہہ ہے کہ لاحق نکرین اپنے خاوندون سے اُن کی غیر اولاد کو اور نا فرمانی نکرین تیری کسی معروف مین یعنی ہر امر مین جو کہ اللہ کی طاعت ہی اور لوگون کی طرف احسان ونیکی ہے اور ہر امر مین جسکا شرع نے امر کیا ہے یا اُس سے نہی کی ہے معروف وہ ہے جسکا حسن پہچانا گیا ہے شرع کی جانب سے عطا نے کہا کہ کل بر و تقوی مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ تو صرف ایک شرط ہے کہ اللہ تعالے نے عورتون کے واسطے اُس کی شرط کی ہی ہے زید و مقاتل نے کہا کہ مراد معروف سے نہی ہے نوحہ کرنے کپڑے پہاڑنے بال کاٹنے گریبان پہاڑنے مونہہ نوچنے ویل پکارنے سے قتادہ و سعید بن مسیب و محمد بن سائب و زید بن اسلم نے بھی اسی طرح کہا ہے جو کچہہ ان لوگون نے کہا قرآن شریف کے معنی اُس سے زیادہ تر وسیع ہین مع دخول نوحہ کے اس مین کسی نے کہا کہ معروف کی جو قید لگائی باوجود اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسی معروف کا امر فرماتے ہین سو وجہ اس کی تنبیہ ہے اس بات پر کہ خالق کی معصیت مین کسی مخلوق کی طاعت جائز نہین ہے فبایعھن جواب ہے اذا کا یعنی جس وقت وہ عورتین ان امور پر تجہہ سے بیعت کرین تو تو اُن سے بیعت لے یعنی تو اُن کے واسطے ملتزم ہو جا اس ثواب دینے کا جس کا ہم نے اُن اس پر وعدہ کیا ہے مقابلے مین اُن طاعتون کے جن کو انہون نے اپنی جانون پر لازم کر لیا ہے پس یہہ بیع لغوی ہے لغت مین بیع مقابلہ شے کا ہے ساتھہ دوسری شے کے بوجہ عوضیت کی معاہدہ کا نام مبایعت رکہا اس لیے کہ معاہدہ کی تشبیہ دی ہے مبایعت سے گویا ہر ایک اُن مین کا بیچنے والا ہے اُس شے کو جو اس کے پاس ہے بعوض اُس چیز کے جو دوسرے کے پاس ہے اللہ عز و جل نے اور اس کے رسول مجمل نے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت کی صفت مین چھہ خصال کا ذکر فرمایا جن مین تصریح کی گئی ہے ارکان نہی کی دین مین اور اُن کی بیعت مین ارکان امر کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ بھی چھہ ہین توحید شہادت نماز زکوۃ صیام حج جنابت سے نہانا اس کی یہہ وجہ ہے کہ ارکان دین و شعائر اسلام سے یہ امور اور اُن کے مثل واضح و ظاہر ہین اور یہہ وجہ ہے کہ نہی کل زمانون مین اور کل احوال مین قائم ہے تو دائم پر تنبیہ کرنے کے واسطے ان امور کی شرط کرنا زیادہ تر مؤکد تہا کسی نے کہا کہ امور مذکورہ کو خاص کرکے صرف اس لیے ذکر کیا کہ ان کا وقوع عورتون سے بکثرت ہوتا ہے شرف نسب اُن امور سے اُن کو نہین روکتا ہے واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنے بعد اس مبایعت کے اُن کے واسطے مغفرت طلب کر اللہ سے اُن امور کی جو گزر چکے اور اُن کی جو اُن سے آئندہ واقع ہون بیشک اللہ بلیغ المغفرت ہے باین طور کہ اگلے گناہون کو مٹا دیتا ہے اور کثیر الرحمۃ ہے باین طور کہ آئندہ مین توفیق خیر عطا فرماتا ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتحان لیتے تہے اُن مومن عورتون کا جو آپ کی طرف ہجرت کر آئین اس آیت کے ساتھہ اسکے قولہ غفور رحیم سو مومنات مین سے

جس عورت نے اس شرط کا اقرار کیا تو آپ اُس سے فرما دیتے قد بایعتک یعنی مقرر مین نے تجھ سے بیعت لی بیعت
صرف کلام تھا واللہ نہین چھوا آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی بیعت کرنے والی عورتون مین سے نہین بیعت کی
آپ نے اُن سے مگر اپنے اس قول سے کہ قد بایعتک علی ذلک اخرجہ البخاری والترمذی وغیرہما اُمیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہی
کہا مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عورتون مین تاکہ ہم آپ سے بیعت کرین سو آپ نے ہم پر وہ شرط لی جو قرآن مین
ہے کہ ہم شریک نہ کرین اللہ کا کسی شے کو یہان تک کہ پہونچے ولا یعصینک فی معروف کو تو فرمایا فیما استطعتن واطقتن
یعنی اُس شے مین جس کی تم طاقت رکھو پس ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ رحم کرنے والے ہین ہم پر
ہماری نفوس سے یا رسول اللہ آپ کیون ہم سے مصافحہ نہین کرتے آپ نے فرمایا بیشک مین مصافحہ نہین کرتا ہون عورتون
سے بیشک میرا تو کہہ دینا سو عورتون سے مثل بیعت کے کہہ دینے کے ہے ایک عورت سے اخرجہ احمد والترمذی وصححہ والنسائی وابن ماجہ
اس باب مین اور حدیثین ہین حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ ہم تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے بیعت کرو اس پر کہ شریک نکرو اللہ کا کسی شے کو اور مت چوری کرو اور مت زنا کرو اور عورتون
کی آیت پڑھی پس جس نے پورا کیا تم مین سے تو اُس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی پہونچا اس سے کسی شے کو پھر عذاب
کیا گیا دنیا مین تو وہ اُس کے لیے کفارہ ہے اور جو کوئی پہونچا اس سے کسی شے کو پھر ستر کیا اُس کا اللہ نے تو وہ
اللہ کی طرف ہی اگر چاہے تو اُس کو عذاب کرے اور اگر چاہے تو اُس کے لیے بخش دے اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما اُم سلمہ
انصاریہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عورتون مین سے کہا یہ کیا معروف ہے جو ہم کو لائق نہین ہے کہ ہم اس مین
آپ کی نافرمانی کرین فرمایا نوحہ مت کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی فلان نے میری مدد کی ہے[ف ۱] میرے چچا پر مجھ
ضرور ہے اُن کی قضا[ف ۲] سے تو آپ نے مجھ پر انکار کیا پھر مین نے کئی بار آپ سے دوہرایا تو مجھے اذن دیا اُن کی قضا کا پھر
مین نے بعد اس کے نوحہ نہین کیا اور ان عورتون مین سے کوئی عورت باقی نہین رہی مگر اُس نے نوحہ کیا سوا میرے
اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وغیرہم نیاحت کی نہی مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین ابن جوزی نے فرمایا
کہ اُس وقت کی بیعت کرنے والی عورتون کا شمار کیا گیا جملہ چار سو ستاون عورتین تھین بیعت مین آپ نے کسی سے مصافحہ
نہین کیا وانما بایعہن بالکلام بہذہ الآیہ انتہی حضرت عائشہ وامیمہ کی حدیث مین مصافحہ نکرنے کا ذکر اول گذر چکا
بخاری مین اسماء بنت یزید بن سکن کی حدیث ہی اُس مین بھی مصافحہ نہ کرنا مذکور ہے کسی نے کہا کہ حائل یعنے کپڑے
کے ساتھ اُن سے مصافحہ کیا یہ بھی مروی ہے کہ آپ جسوقت عورتون سے بیعت کرتے تو ایک پیالہ پانی کا منگا
کر اس مین اپنا دست مبارک ڈبو دیتے پھر عورتین اپنے ہاتھ اُس مین ڈبو دیتی تھین لیکن قول اول اولی واصح
ہے یہ وہی بیعت ہی جو اسلام مین سنت سے ثابت ہوئی ہے فتح البیان مین فرمایا ہے والتی احدثہا الصوفیہ
والمشائخ وجہلہ المتصوفہ فلا تثبت بدلیل شرعی ولا اعتداد بہا بل ہے مصادمہ لما ثبت بالکتاب والسنۃ

ف ۱ یعنی نوحہ کرتے ہین ۱۲ منہ
ف ۲ یعنی وہ عورتین جو میرے ساتھ ہوکر روتی ہین مجھ کو اُن کا عوض کرنا ضرور ہے کہ مین بھی اُن کی مصیبت مین شریک ہون نوحہ مین اُن کا ساتھ دون ۱۲ منہ

کما ترے یا ایہا الذین آمنوا الآیہ جبکہ اللہ پاک نے اس سورت کو یون شروع فرمایا تھا کہ کفار کے دوست ٹھیرانے سے
نہی کی تھی اُسی طرح اُس کو ختم بھی فرمایا منظور اس سے تاکید ہے اُن سے دوستی نہ رکھنے کی اور مسلمانون کو اُن سے نفرت
دلانا ہے کما قالہ ابوحیان فی المغنی یہ بطریق رد العجز علی الصدر کے ہے قوم مغضوب علیہم سے مراد سارے طوائف
کفر ہین کسی نے کہا خاصۃً یہود ہین حضرت حسن نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ہین قول اول اولیٰ ہے اس لیے کہ سارے
فرقے کفر کے اس بات کے ساتھ متصف ہین کہ اللہ پاک نے اُن پر غصہ کیا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عبداللہ
بن عمر و اور زید بن حارث یہود کے ایک شخص سے دوستی رکھتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قد یئسوا
من الآخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی طوائف کفر آخرت کا بالکل یقین نہین کرتے ہین بسبب اپنے
کفر کے حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ آخرت پر ایمان نہین لاتے ہین اور نہ اُس کی امید رکھتے ہین جیسے ناامید ہوئے کافر قبر
والون سے یعنے مثل اُن کے ناامید ہونے کے اپنے مُردون کے مبعوث ہونے سے اس لیے کہ وہ بعث نہونے کے معتقد ہین
کسی نے کہا جیسے ناامید ہوئے وہ کفار جو اُن میں کے مر چکے ہین آخرت سے اس لیے کہ وہ حقیقت پر واقف ہو چکے اور
جان چکے کہ آخرت مین اُن کے واسطے کچھ حصہ نہین ہے پس وجہ اوّل پر تو کلمۂ من ابتدائیہ ہے اور دوسری پر بیانیہ
والاوّل اولیٰ کسی نے کہا مِن تبعیضیہ ہے یعنی جیسے ناامید ہوئے کافر در آنحال کہ وہ بعض اہل قبور ہین اس لیے
کہ جو لوگ قبرون میں ہین ان مین مومن و کافر دونون ہین حضرت ابن مسعود نے فرمایا جیسے ناامید ہوا کافر جبکہ مرا
اور اپنے ثواب کا معاینہ کیا اور اُس پر مطلع ہوا حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ کفار اصحاب القبور ہین جو کہ ناامید
ہوئے آخرت سے دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ جو شخص مر اُن مین کا جو کہ کافر ہوئے تو مقرر ناامید ہوئے زندے ان مین
کے جو کہ کافر ہوئے اس سے کہ وہ رجوع کرین طرف اُن کے یا اللہ تعالیٰ اُن کو مبعوث کرے جبکہ قوم مغضوب سے
مراد یہود ٹھیرین گے تو اس پر یہ بات وارد ہو گی کہ وہ تو آخرت کے ثواب مین طمع رکھنے والے ہین اس لیے کہ وہ
اس کے معتقد ہین کہ وہ حق پر ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے اُن کا تمسک کرنا اُن کو نفع دیگا
تو اب سے وہ ناامید نہون گے ممکن ہے یون جواب دیا جائے کہ مراد یاس سے حرمان ہے یعنی مقرر وہ محروم ہوئے
آخرت کے ثواب سے کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین حضرت عائشہ کی حدیث ذکر کی ہے پھر بروایت امام احمد
امیمہ بنت رقیقہ کی حدیث بعد اس کے کہا ہے ہذا اسناد صحیح وقد رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ من حدیث
سفیان بن عیینۃ والنسائی ایضاً من حدیث الثوری ومالک بن انس کلہم عن محمد بن المنکدر بہ وقال الترمذی
حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر وقد رواہ احمد ایضاً من حدیث محمد بن اسحق عن محمد بن المنکدر عن
امیمہ بہ وزاد ولم یصافح منا امراۃ وکذا رواہ ابن جریر من طریق موسی بن عقبۃ عن محمد بن المنکدر بہ ورواہ ابن ابی
حاتم من حدیث ابی جعفر الرازی عن محمد بن المنکدر حدثتنی امیمۃ بنت رقیقۃ وکانت اخت خدیجۃ خالۃ فاطمۃ من فیہا

ا لے فی تذکرہ پہر بروایت امام احمد سلمی بنت قیس کی حدیث ذکر کی ہے یہ بی بی حضرت کی خالاؤن مین سے ایک خالہ
ہین آپکے ساتھہ دونون قبلون کی طرف نماز پڑہی اور بنی عدی بن النجار کی عورتون مین سے ایک عورت ہین
اس حدیث مین بعد ذکر چہ امر مذکور کے یہ ہے کہ آپنے فرمایا ولا تغششن ازواجکن کہا پس ہم نے آپسے بیعت کی پہر
ہم لوٹ آئے تو مین نے اُن مین کی ایک عورت سے کہا کہ تو لوٹ جا پہر حضرت سے پوچھہ کہ ہماری خاوندون کا غش
کیا ہے راوی نے کہا پہر اس نے آپسے پوچہا تو فرمایا کہ اُس کا مال لیوے پہر اُس سے اُس کے غیر کی محاباۃ کرے
پہر بروایت امام احمد عائشہ بنت قدامہ بن مظعون کی حدیث اور بروایت بخاری ام عطیہ کی اور حضرت ابن عباس کی
حدیث اور بروایت امام احمد امیمہ بنت رقیقہ کی حدیث اور عبادہ بن صامت کی حدیث ذکر کی ہے بعد اس کے
اور چند حدیثین ذکر کی ہین پہر آیت کی تفسیر کی ہے اے نبی جسوقت آئین تیرے پاس مومن عورتین کہ بیعت
کرین تجہہ سے یعنی جو کوئی اُن مین کی تیرے پاس آئی کہ بیعت کرے ان شرطون پر تو تو اُس سے بیعت کر اس پر
کہ شریک نکرین اللہ کا کسی شے کو اور چوری نہ کرین یعنی اجنبی لوگون کے مال نہ چرائین اب رہا خاوند سو جبکہ وہ
تنگی کرنے والا ہو اُس کے نفقے مین تو اُسے جائز ہے کہ اُس کے مال سے کہائے ساتھہ معروف کے یعنی وہ شے
جس کے ساتھہ اُس کی مثل عورتون کی عادت جاری ہوئی ہے یعنے رواج و دستور کے موافق اُس کے مال سے
لے لے اگرچہ بغیر اُس کے علم کے ہو بعمل ہے ہند بنت عتبہ کی حدیث پر اُس نے کہا تہا یا رسول اللہ ابو سفیان
ایک مرد بخیل ہے مجہی اُتنا نفقہ نہین دیتا ہے جتنا مجہے اور میرے بیٹون کو کفایت کرے سو کیا مجہپر کچہہ گناہ ہے اگر
مین اُس کے مال سے لے لون بغیر اُس کے علم کے تو آپنے فرمایا لے لے اُس کے مال سے ساتھہ دستور کے وہ جو تجہے
اور تیرے بیٹون کو کافی ہو اخرجاہ فی الصحیحین قولہ تعالے ولا یزنین کقولہ تعالے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا سمرہ کی حدیث مین زانیون کی عقوبت ساتھہ عذاب الیم کے نار جحیم مین ذکر کی ہے حضرت عائشہ سے
مروی ہے کہ فاطمہ بنت عتبہ آئی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتی تہی تو آپنے اُس پر یہ شرط کی کہ شریک
نکرین اللہ کا کسی شے کو اور چوری نہ کرین اور زنا نہ کرین راوی نے کہا پس اُس نے اپنا ہاتہہ اپنے سر پر رکہہ لیا مارے حیا
کے تو آپکو خوش آئی وہ شے جو اُس سے دیکہی پس حضرت عائشہ بولین اے عورت اقرار کر لے پس قسم ہے اللہ کی
نہین بیعت کی ہم نے مگر اس پر وہ عورت بولی تو اب ہان پہر آپنے اس سے بیعت لی ساتھہ آیت کے اخرجہ الامام احمد
عامر شعبی کہتے ہین کہ بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتون سے اور آپکے دست مبارک پر
ایک کپڑا تہا اور مقرر اس کو رکہہ لیا تہا اپنے کہف دست پر پہر فرمایا اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو تو ایک عورت بولی
آپ قتل کرتے ہین اُن کے باپون کو اور وصیت کرتے ہین اُن کی اولاد کی کہا اور بعد اس کے یہ تہا کہ جس
وقت عورتیں آئین کہ آپسے بیعت کرین تو اُنکو جمع کر دیا تہا میرے پیش کے تئین پس جب وہ اقرار کر لیتین تو لوٹ جاتین اخرجہ

سلے اوبیاں نبھاو بکاری سکوہ ہے بہا جیاتی اور بری ارادہ ہے ہسم

ابن ابی حاتم قولہ تعالی ولا یقتلن اولادھن یہ شامل ہے بچے کے قتل کو بعد اُس کے وجود کے جس طرح کہ جاہلیت والے اپنی اولاد کو قتل کیا کرتے تہے فقر کے ڈر سے اور عام ہے اُس کے قتل کو اُس حال مین کہ وہ جنین ہی جس طرح کہ بعض جاہل عورتین کبہی اس کو کرتی ہین اپنے نفس کو گرا دیتی ہین تاکہ حاملہ نہون یا بوجہ کسی غرض فاسد کے یا اس کے مشابہ قولہ تعالے ولا یاتین ببہتان الآیہ کی تحت مین حضرت ابن عباس رضی کا قول گزر چکا ہے کہ لاحق نکرین اپنے خاوندون سے اُن کے غیر اولاد کو اسی طرح مقاتل نے بھی کہا ہی اس کی مؤید وہ حدیث ہی جو کہ ابو داود نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے جبکہ آیۂ ملاعنہ نازل ہوئی جس کسی عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اُس شخص کو جو اُن مین سے نہین ہے تو وہ نہین ہے اللہ سے کسی شے مین اور ہرگز داخل نکریگا اُس کو اللہ اپنی جنت مین اور جس کسی مرد نے انکار کیا اپنے بچے سے حالانکہ وہ اُس کی طرف نظر کرتا ہی تو حجاب کریگا اللہ اُس سے اور اُس کو رسوا کریگا علے رؤس الاولین والآخرین یعنی اگلون پچھلون کے سامنے قولہ تعالی ولا یعصینک فی معروف یعنی نافرمانی نکرین تیری اُس معروف مین جبکہ تو نے ان کو امر کیا اور اس منکر مین جس سے تو نے اُن کو نہی کی میمون بن مہران نے کہا نہین ٹہرائی اللہ نے طاعت واسطے اپنے نبی کے مگر معروف مین اور معروف طاعت ہے ابن زید نے کہا امر کیا اللہ تعالے نے اپنے رسول کی طاعت کا حالانکہ وہ خیرۃ اللہ مین اس کی خلق سے معروف مین یعنی باوجود اس کے کہ وہ اللہ کے برگزیدہ و چیدہ و پسندیدہ ہین پھر بھی اُن کی طاعت معروف مین رکھی غیر ابن زید نے حضرت ابن عباس و انس بن مالک و سالم بن ابی الجعد روایت کیا اور ابو صالح وغیر واحد نے کہا کہ اُس مین ان عورتون کو نوحہ کرنے سے منع فرمایا ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہی کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتون پر نیاحت کا عہد لیا اور مت باتین کرو مردون سے مگر تم مین کے مرد محرم سے پس عبد الرحمن بن عوف بولے یا رسول اللہ ہماری تو مہمان ہوتے ہین اور ہم اپنی عورتون سے غائب رہتے ہین تو آپ نے فرمایا لیس اولئک عنیت لیس اولئک عنیت یعنی وہ میری مراد نہین ہین ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ جن امور کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد لیا اُن مین ایک یہ امر تہا کہ باتین نہ کرین مرد مگر یہ کہ ہووے وہ ذات محرم پس بیشک مرد باتین کرتا رہتا ہے عورت سے یہان تک کہ مذی سے آلودہ ہو جاتا ہی مابین اُس کے دونون رانون کا پہر چند حدیثین نفی نوحہ کی ذکر کی ہین قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما الآیہ اللہ پاک سورت کے آخر مین کافرون کی دوستی سے منع فرماتا ہے جس طرح کہ اُس کی اول مین اُس سے نہی فرمائی یعنے یہود و نصارے اور سائر کفار سے دوستی مت کرو کہ جنپر اللہ تعالے خفا ہوا ہے اور اُن کو ملعون کیا ہی اور وہ اُس کی طرف سے طرد و ابعاد کے مستحق ہوئے ہین پہر تم کیون اُن سے دوستی کرتے ہو اور ان کو اپنا دوست ٹہراتے ہو اور مقرر وہ ناامید ہوئے آخرت کے ثواب و نعیم سے اللہ عزوجل کے حکم مین قولہ تعالی کما یئس الکفار من

اصحاب القبور مین دو قول ہین ایک تو یہ ہے جیسے ناامید ہوئے زندہ کفار اپنے رشتہ دارون سے جو کہ قبرون مین ہین
کہ بعد اس کے اُن کے ساتھ جمع ہون اس لیے کہ وہ اعتقاد نہین رکہتے ہین بعث کا اور نہ نشور کا سو اپنے اعتقاد مین اُن
کی رجا اُن سے منقطع ہو گئی حضرت حسن نے کہا جیسے زندہ کافر ناامید ہو گئے مُردون سے قتادہ نے کہا جیسے ناامید
ہو گئے کافر اس سے کہ رجوع کرین اُن کی طرف قبرون والی جو کہ مر گئے اسی طرح ضحاک نے بھی کہا ہے یہ سب قول
ابن جریر نے روایت کیے ہین دوسرا قول یہ ہے جیسے ناامید ہوئے وہ کافر جو قبرون مین ہین ہر خیر سے حضرت
ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جیسے ناامید ہوا یہ کافر جب کہ مرا اور معاینہ کیا اپنا ثواب اور مطلع ہوا اُس پر اور یہ قول ہے مجاہد
عکرمہ و مقاتل و ابن زید و کلبی و منصور کا اور یہی ابن جریر رحمہ اللہ کا اختیار ہے آخر تفسیر سورۃ الممتحنہ و للہ الحمد و المنۃ
۹ ماہ شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری شب جمعہ قریب نیم شب اس سورت کی تفسیر تمام ہوی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل
کی توفیق دے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والحمد للہ اولا و
آخرا و ظاہرا و باطنا و صلی اللہ وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین و علی آلہ و صحبہ اجمعین الی
یوم الدین عدد ما علم و زنۃ ما علم و ملء ما علم آمین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الصف

اس سورۂ مبارکہ کی چودہ آیتین ہین اور مدنی ہے یہی قول مختار جمہور کی طرف منسوب ہے حضرت ابن عباس رض سے
مروی ہے کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن زبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی
مروی ہے کہ مکے مین نازل ہوئی یہ قول شاید اُن سے صحیح نہین ہے عکرمہ و حسن و قتادہ اسی کے قایل ہین ۔
زمخشری نے اس پر جزم کیا ہے مدنی ہونے کی وہ حدیث مؤید ہے جو کہ امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن سلام
سے روایت کی ہے کہا ہم نے تذکرہ کیا کہ کونسا تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے پہر آپ سے
پوچھے کہ اعمال مین سے کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے سو ہم مین سے کوئی کہڑا نہوا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہماری طرف ایک مرد بہیجا پس ہمکو جمع کیا پہر ہم پر یہ سورت پڑہی یعنی سورۂ صف ساری و اخرجہ ابن ابی حاتم
اور اس کے آخر مین کہا پس اُن مین یہ سورت نازل ہوئی و اخرجہ ایضا الترمذی و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح
علی شرط الشیخین و البیہقی فی الشعب و السنن +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا

سنہ ۱ یہ قول رواہ الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عنہ ۱۲ سنہ
سنہ ۲ اخرجہ ابن الضریس و ابن مردویہ و البیہقی ۱۲ سنہ
سنہ ۳ اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ سنہ
سنہ ۴ اخرجہ النحاس ۱۲ سنہ

تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا اے ایمان والو
کیون کہتے ہو مونہہ سے جو نہین کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہان کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو اللہ چاہتا ہے اُن کو جو لڑتے
ہین اُس کی راہ مین قطار باندہ کر جیسے وہ دیوار ہین سیسہ پلائی ف ۱ بندے کو دعوے کی بات سے ڈر اچاہیے کہ اُس کا بجہال
مشکل پڑتا ہے ایک جگہہ مسلمان جمع تہے کہنے لگے ہم اگر جانین کہ اللہ کو کیا کام بہت بہاتا ہے تو وہی اختیار کرین تب
یہ آیت اتری انتہے ف تسبیح پر اول کلام گزر چکا ہے یہ بات کہ بعض سورتون مین تو تسبیح کی بلفظ ماضی تعبیر فرمائی جیسے
یہ سورت ہے اور بعض مین بلفظ مضارع اور بعض مین بلفظ امر سو منظور اس سے ارشاد ہے اس امر کا کہ تسبیح ماضی و مستقبل
و حال سب اوقات مین مشروع ہے اسی کے مثل اول سورۂ حدید مین بہی تقریر گزر چکی ہے یہان اور سورۂ حشر و جمعہ و تغابن
مین اصل پر چل کر کلمۂ ما کا اعادہ فرمایا اور حدید مین اُس کو ساقط کیا واسطے موافقت اس آیت کے کہ ملک السموت والارض
اور اس آیت کے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یون نہ فرمایا سبح للہ السموت والارض وما فیہما کہ مبالغہ اکثر ہوتا اور
کی یہہ وجہ ہے کہ سما سے مراد علو کی جہت ہے تو وہ شامل ہے سما و ما فیہا کو اور ارض سے سفل کی جہت مراد ہے تو وہ شامل
ہے ارض و ما فیہا کو وھو العزیز الحکیم یعنے جو کچہہ آسمان و زمین مین ہے وہ سب اللہ کی پاکی بولتا ہے زبان حال یا زبان
قال سے جو امور اُس کے بارگاہ عالیجاہ کے لائق نہین ہین اُنسے اُس کو منزہ و مبرا سمجہکر یاد کرتا ہے اور وہ ایسا غالب ہے
کہ کوئی اُس کا مغالبہ نہین کر سکتا ہے اپنی اقوال و افعال مین حکمت والا ہے جو ذات پاک اس صفت کے ساتہہ موصوف ہے
وہ اسی کا مستحق ہے کہ ساری آسمان و زمین والے کل نقصانون سے پاک و صاف سمجہکر اُس کی یاد کرین بہلا وہ جس
شاہنشاہ بے پروا کا وصف عزیز حکیم ہے اُس سے کسی شے کی فرمایش کرنا کیسا وہ حکمت والا ہے جو کام اُس نے
کہہ دیا اُس کو کیے جاؤ اور اپنے قصور کے معترف ہو اپنی طرف سے کسی کام کی کیون درخواست کرو اسی لیے یون
فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون یعنے اے ایمان والو کیون کہتے ہو جو کرتے نہین ہو حضرت
ابن عباس سے مروی ہے کہ کچہہ لوگ مومنون مین کے قبل اسکے کہ جہاد فرض کیا جائے کہتے تہے ہم نے یہہ دوست
رکہا کہ اگر اللہ ہم کو خبر دیتا بہترین اعمال کی تو ہم اُس پر عمل کرتے اس پر اللہ تعالے نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خبر دی کہ محبوب ترین اعمال ایمان لانا ہے اللہ پر جس مین کچہہ شک نہو اور لڑنا ہے اُس کے اہل معصیت سے
جو کہ ایمان کے مخالف ہوئے اور اُس کا اقرار نہ کیا پہر جب جہاد نازل ہوا تو مومنون مین کے کچہہ لوگون نے اُس کو ناخوش
جانا اور اسکا حکم ان پر شاق گزرا اس پر اللہ پاک نے فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون شعبی نخعی کہتے ہین تین آیتین ہین اللہ کی کتاب
مین اُنہون نے مجہے منع کیا اس سے کہ لوگون پر قصہ کرون اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ و قولہ تعالی وَمَآ
اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اور یہ آیت کریمہ یہان استفہام تقریع و توبیخ کا ہے بر جہت انکار یعنی کیون

کہتے ہو اس خیر ونیکی کا جس کو کرتے نہیں ہو کلمۂ لِمَ مرکب ہے لام جارہ وما ی استفہامیہ سے الف اُس کا تخفیفاً حذف ہوا ہے
بسبب کثرت استعمال کے جس طرح کہ اُس کے نظائر مین ہے نسفی کہتے ہین یہ لام اضافت کا ہے مای استفہامیہ پر داخل ہوا ہے
جیسے کہ اُس کے سوا اور حروف جر اُس پر داخل ہوئے ہین تمھارے اس قول مین لِمَ وفِیمَ ومِمَّ وعَمَّ والامَ وعلامَ
الف صرف اس لیے محذوف ہوا ہے کہ ما ولام اور اس کے سوا اور حروف جر مثل ایک شئے کے ہین ان کا استعمال کلام مستفہم
مین بحذف الف بہت واقع ہوا ہے اور استعمال اصل کا قلیل آیا ہے کقول الشاعر ع

علی ما قام یشتمنی جریر +

بالجملہ پھر اللہ پاک نے اُن کی ذم کی اس کام پر پس فرمایا کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون یعنی عظیم وکبیرہ
بزرگ ہوئی بغض مین یہ بات کہ کہو جو نکرو مقت کہتے ہین اشد بغض کو مقت ومقاتۃ دونون مصدر ہین جب کسی کو
لوگ محبوب نہین رکھتے ہین تو اُس وقت محاورۂ عرب مین یون بولتے ہین کہ فلان مقیت وممقوت یعنی فلان کو لوگ
چاہتے نہین ہین اُس سے بغض رکھتے ہین کسائی نے کہا کہ ان تقولوا محل رفع مین ہے اس لیے کہ فعل ہے بمعنی بئس
اور مقتاً منصوب ہے بنا بر تمییز تو اب کبر مین ضمیر مبہم ہوگی جس کی نکرے سے تفسیر کی گئی ہے اور ان تقولوا مخصوص بالذم
ہوگا کسی نے کہا کہ کبر سے مقصود تعجب ہے ابن عصفور نے اس کو افعال تعجب سے شمار کیا ہے جن کے واسطے نحو مین علیحدہ
باب مقرر کیا گیا ہے زمخشری بھی اسی طرف مائل ہین اور کہا ہے کہ یہ منجملۂ افصح وابلغ کلام ہے تعجب کے معنی ہین عظیم وبزرگ
کرنا امر کا سامعین کے دلون مین اس لیے کہ تعجب اُسی شئے سے ہوتا ہے جو کہ اپنے نظائر واشکال سے خارج ہو نحویین نے
کہا یہ قاعدہ مطرد ہے یعنی ہر فعل جس سے تعجب جائز ہے تو یہ بھی جائز ہے کہ فعل بضم عین کا وزن بنایا جاوے اور ساری
احکام مین نعم وبئس کا قائم مقام ہو کسی نے کہا کہ نہ یہ افعال ذم سے ہے اور نہ افعال تعجب سے بلا اسکا اسناد کیا گیا ہے
ان تقولوا کی طرف اور مقتاً تمییز محول عن الفاعل ہے اے کبر مقت ان تقولوا بالجملہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ یہ آیت یعنی کبر مقتاً الآیہ تنہا قتال مین ہے وہ ایک قوم تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھی پھر مرد کہتا کہ
مین نے قتال کیا اور مین نے اپنی تلوار سے مارا حالانکہ اُنھون نے یہ کام نہین کیا ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی
ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص مفسرین کہتے ہین مومنون نے کہا ہمنے
دوست رکھا کہ اللہ ہم کو خبر دے اُس عمل کی جو سب اعمال سے زیادہ اُس کو محبوب ہے تا آنکہ ہم اسکو کرین گو اس مین ہمارے
مال اور جانین چلی جائین اسپر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی حضرت ابن عباس سے یون مروی ہے کہ مومنون
نے کہا اگر ہم جانتے محبوب تر اعمال کا اللہ کو تو البتہ ہم اُس کو کرتے ہین پس اللہ تعالے نے اُن کو خبر دی تو فرمایا ان اللہ یحب
الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص پس اس کو ناخوش جانا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین
آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کانھم بنیان مرصوص کی تفسیر مین اُن سے مروی ہے مثبت لا یزول ملصق بعضہ علے بعض یعنی گویا

ف ۱ یعنی کس بات پر کہ قائم ہو جریر مجھ کو گالیان دیتا ہے ۱۲ منہ
ف ۲ اور اس مین دوسری اختلاف نحویون کا کہ آیا اس کا رفع یا ابتدا سے اور خبر اس کی جملہ ما قبل یا بخبر اس کی محذوف یا خود خبر ہے مبتدای محذوف کی ۱۲ منہ
ف ۳ اخرجہ ابن مردویہ وابن ابی حاتم ۱۲
ف ۴ اخرجہ عبد بن حمید وابن مردویہ ۱۲ منہ
ف ۵ اخرجہ ابن المنذر وابن ابی حاتم ۱۲ منہ

دیوار ہیں جمی ہوئی جو زائل نہیں ہوتی ہے بعض اُس کا بعض پر چپکا ہوا ہے جمہور نے یقاتلون کو بصیغہ معروف پڑھا ہے اور کسی نے
بصیغہ مجہول اور کسی نے یقتلون بتقدیر صفا کا نصب بنا بر مفعول مطلق ہے اور مفعول بہ محذوف ہے اے یصفون انفسہم صفا
کسی نے کہا کہ صفا ہے موضع حال میں ہے اے صافین او مصفوفین جملہ کانہم بنیان مرصوص حال ہے یقاتلون کے فاعل سے یا
صفا کی ضمیر سے بر تقدیر اس کے کہ اُس کی تاویل کی جائے صافین یا مصفوفین سے کما تقدم مرصوص کے یہ معنے ہیں
کہ بعض اُس کا بعض سے چپکا ہوا ہے یقال رصصت البناء ارصہ رصا اذا ضممت بعضہ الی بعض فراء نے کہا مرصوص بالرصاص
یعنی ملائی گئی سیسے سے مبرد نے کہا ماخوذ ہے اس محاورے سے رصصت البناء اذا لاءمت بینہ وقاربت حتی یصیر کقطعۃ
واحدۃ یعنی دیوار کا رص یہ ہے کہ اُس کے درمیان میں خوب وصل کیا جائے اور اُس کے پتھر قریب قریب رکھے جائیں یہانتک
کہ وہ مثل ایک ٹکڑے کے ہو جائے کسی نے کہا ماخوذ ہے رصیص سے یعنی ملانا بعض اشیاء کا بعض کی طرف تراص بمعنے
تلاصق ہے کسی نے کہا التلائم الاجزاء المستویۃ یعنے وہ دیوار جس کے اجزاء باہم ملے ہوئے اور برابر ہیں کسی نے کہا کہ مراد برابر
ہونا اُن کی نیتوں کا ہے اپنے دشمنوں کی لڑائی میں یہانتک کہ اجتماع کلمہ میں ایسے ہو جائیں جیسے دیوار جس کا بعض
بعض کی طرف ملایا گیا ہے والاول اولی کذا فی الفتح ف حافظ ابن کثیر نے عبد اللہ بن سلام کی حدیث جس کا ذکر اول
ہو چکا ہے بروایت امام احمد و ابن ابی حاتم و ترمذی ذکر کی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ راویان حدیث نے پوری سورہ صف ایک
دوسرے کو پڑھ کر سنائی ہے اور اس قرأت کا تسلسل حضرت تک پہونچایا ہے اور اسی طرح خود کی سند بابت قرأت اس
سورت کے بواسطہ ابو الحجاج حجار و حافظ ذہبی ذکر کی ہے پھر کہا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا الآیہ انکار ہے اُس شخص پر جبکہ کوئی وعدہ کرتا یا کوئی
بات کہتا ہے جس کو وفا نہیں کرتا ہے اسی لیے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے اُس شخص نے جو کہ علماء میں سے
اس طرف گیا ہے کہ مطلقا وعدہ کا وفا کرنا واجب ہے برابر ہے کہ اُس پر عزم موعود مترتب ہو یا نہ ہو و نیز سنت سے اُس حدیث
کے ساتھ احتجاج کیا ہے جو کہ صحیحین میں ثابت ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نشانی منافق
کی تین ہیں جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے
اور صحیح کی دوسری حدیث میں ہے اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ واحدۃ منہن کانت فیہ خصلۃ
من النفاق حتی یدعہا پھر اُن میں سے اخلاف وعدہ کا ذکر کیا ہے وقد استقصینا الکلام علی ہذین الحدیثین فی اول شرح البخاری
وللہ الحمد والمنۃ اور اسی لیے اللہ تعالے نے اس انکار کی اُن پر تاکید فرمائی بایں قول کہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
امام احمد و ابو داود نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے
اور میں بچہ تھا پس میں چلا کہ نکلوں تاکہ کھیلوں تو میری ماں بولی او عبد اللہ تو آ میں تجھے دونگی تو آپ نے اُس سے فرمایا
تو نے کیا ارادہ کیا ہے کہ تو اُسے دے گی عرض کیا کہ کھجوریں پھر آپ نے فرمایا خبردار ہے کہ اگر تو نہ کرتی تو تجھ پر ایک جھوٹ
لکھا جاتا امام مالک رحمہ اللہ تعالے اس طرف گئے ہیں کہ جب وعدے کے ساتھ موعود پر عزم متعلق ہو تو اُس کی وفا واجب ہے

جس طرح کہ اپنے غیر سے کہے کہ تو بی بی کرے اور تیرے واسطے مجھ پر ہر روز اتنا ہے پھر اس نے نکاح کر لیا تو اس پر واجب ہے کہ اس کو دیتا رہے جب تک کہ وہ بی بی والا رہے اس لیے کہ اس کے ساتھ حق آدمی متعلق ہو گیا یہ قول مبنی ہے مضایقہ و تنگی پر جمہور اس طرف گئے ہیں کہ مطلقاً واجب نہیں ہے اور آیت کو اس پر حمل کیا ہے کہ اُس وقت نازل ہوئی کہ انہوں نے اپنے اوپر جہاد کے فرض ہونے کی تمنا کی تھی پھر جب وہ فرض ہو گیا تو بعض نے اس سے نکول کیا کقولہ تعالے الم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة فلما کتب علیهم القتال اذا فریق منهم یخشون الناس کخشیة الله او اشد خشیة وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والاخرة خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة وقال تعالے ویقول الذین امنوا لولا نزلت سورة فاذا انزلت سورة محکمة وذکر فیها القتال رأیت الذین فی قلوبهم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیه من الموت الآیہ اسی طرح یہ آیت ہے پھر بروایت علی بن ابی طلحہ حضرت ابن عباس کا وہی قول ذکر کیا جو اول گزر چکا ہے بعد اُس کے کہا ہے کہ یہ ابن جریر کا اختیار ہے۔

مقاتل بن حیان نے کہا مومنوں نے کہا اگر ہم جانتے احب الاعمال الی الله کو تو البتہ اس پر عمل کرتے پس الله تعالے نے اُن کو احب الاعمال بتایا تو فرمایا ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا پس اُن کے واسطے بیان کر دیا پھر وہ احد کے دن اُس کے ساتھ جانچے گئے تو نبی صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے پیٹھ دیکر بھاگے اس پر الله تعالے نے اس باب میں یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون اور فرمایا محبوب تر تمہارا مجھ کو وہ ہے جو لڑا میری راہ میں بعض کہتے ہیں کہ شان قتال میں اتاری گئی ہے مرد کہتا ہے کہ میں نے قتال کیا حالانکہ نہیں کیا اور نیزہ مارا حالانکہ نہیں مارا اور ضرب لگائی حالانکہ نہیں لگائی اور صبر کیا حالانکہ نہیں کیا قتادہ و ضحاک نے کہا کہ ایک قوم کی توبیخ کے واسطے نازل ہوئی وہ کہتے تھے قتلنا ضربنا طعنا وفعلنا حالانکہ یہ کام نہیں کیے ابن زید نے کہا کہ منافقوں کی ایک قوم میں نازل ہوئی وہ وعدہ کرتے تھے مسلمانوں سے مدد کرنے کا اور اُس کو اُن کے واسطے وفا نہیں کرتے تھے امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کیا لم تقولون ما لا تفعلون فرمایا جہاد ہے غرضکہ الله پاک خبر دیتا ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اپنے مومن بندوں کو جبکہ وہ صف باندھتے ہیں مواجہ و مقابل ہو کر واسطے دشمنان خدا کے حومۃ الوغی میں لڑتے ہیں الله کی راہ میں اُس سے جو منکر ہوا الله کا تا کہ الله ہی کا کلمہ بلند تر ہو اور اُسی کا دین ظاہر و عالی ہو سالم اُدیان پر حضرت ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں تین آدمی ہیں کہ ہنستا ہے الله طرف اُن کے وہ جو کھڑا ہوتا ہے رات سے اور وہ قوم جبکہ صف باندھتے ہیں واسطے نماز کے اور وہ قوم جبکہ صف باندھتے ہیں واسطے قتال کے رواہ الامام احمد و ابن ماجہ مطرف کی حدیث میں حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ الله عزوجل تین آدمیوں کو دوست رکھتا ہے قال رجل غزا فی سبیل الله خرج محتسبا مجاهدا فلقی العدو فقتل وانتم تجدونہ فی کتاب الله المنزل ثم

نزل ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا الآیۃ اخرجہ ابن ابی حاتم واخرجہ الترمذی والنسائی کعب کی حدیث مین
بذیل اوصاف امت محمدیہ سے کہ صفہم فی القتال مثل صفہم فی الصلوۃ یہہ آیت مذکور ہی رواہ ابن ابی حاتم سعید بن
جبیر نے اس کی تفسیر مین کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین لڑتے تھے دشمنون سے مگر یہ کہ اُن کی صف
باندہتے تھے یعنے صحابہ کی یہ تعلیم ہے اللہ کی طرف سے مومنون کو کاما وقولہ تعالے کانہم بنیان مرصوص اے ملتصق بعضہ
فی بعض من الصف فی القتال قتادہ کہتے ہین کیا نہین دیکہا تو نے صاحب بنیان کو کہ کیا وہ دوست رکہتا
ہے اس کو کہ اُس کی دیوار مختلف ہوجاے سو اسی طرح اللہ عزوجل محبوب نہین رکہتا ہے اس کو کہ اُس کا امر مختلف
ہوجاے اور اللہ تعالی نے صف باندہی مومنون کی اُن کے قتال ہین اور صف باندہی ان کی ان کی نماز مین پس تم
لازم پکڑو اللہ کے امر کو اس لیے کہ وہ عصمت اور بچاؤ ہے واسطے اُس شخص کے جس نے اُس کو اخذ کیا اور روی ذلک کلہ
ابن ابی حاتم ابو بحریہ کہتے ہین تھے مکروہ جانتے تھے لڑنے کو گھوڑون پر اور مستحب جانتے تھے لڑنے کو زمین پر بسبب
فرمانے اللہ عزوجل کے ان اللہ یحب الذین الآیۃ یحیی بن جابر کہتے ہین کہ ابو بحریہ کہتے تھے کہ جس وقت تم مجہے دیکہو
کہ مین نے التفات کیا صف مین تو تم میرے جبڑے مین مارو جبکہ اللہ پاک نے جہاد کا ذکر کیا جو کہ مشتمل ہے
مشقتون پر اور اس کا کہ وہ دوست رکہتا ہے اُس کی راہ مین لڑنے والون کو تو حضرت موسی و حضرت عیسی علیہما السلام
کے دو قصے ذکر کیے واسطے تسلی و تشفی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ اپنی قوم کے ایذا پر صبر کرین اور یہ بیان کیا
کہ اُن کو توحید کا امر کیا گیا تہا اور اُنہون نے جہاد کیا اللہ کی راہ مین اور عقاب ٹہیرایا اُس کے واسطے جس نے اُنکی
مخالفت کی حضرت موسی علیہ السلام کے قصے سے ابتدا فرمائی اس لیے کہ زمانے مین وہ متقدم ہین پس فرمایا وَاِذْ

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ستاتی ہو مجہکو اور جانتے ہو
کہ مین اللہ کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے اللہ نے اُن کے دل اور اللہ راہ نہین
دیتا بے حکمون کو اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بہیجا آیا ہون اللہ کا تمہاری طرف
سچا کرتا اُس کو جو مجہہ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آوے گا مجہہ سے پیچہے اُس کا
نام ہے احمد پہر جب آیا اُن کے پاس کہلی نشانیان لے کر بولے یہ جادو ہے صریح ف ۱ بنی اسرائیل ضد
کرتے تہے بات مین اپنے رسول سے آخر مردود ہوگئے ف ۲ حضرت کا نام دنیا مین محمد کہا گیا اور فرشتون مین
احمد ہے انتہے اف یہہ بہی جانا ہے کہ اللہ پاک نے بعد محبت مجاہدین کے جو حضرت موسے و حضرت عیسے علیہما السلام

کا قصہ ذکر فرمایا سو اس کی وجہ یہ ہو کہ منظور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ڈرانا ہے اس سے کہ اپنے نبی کے ساتھ وہ معاملہ کرین جو کہ اُن دونون کی قوم نے اُن کے ساتھ کیا کلمہ اِذ متعلق ہے اذکر محذوف سے اور یا قوم لم توذوننی قول کا مقولہ ہے ایذا کا بیان سورۂ احزاب مین گزر چکا ہے جملہ قد تعلمون الخ محل نصب مین ہے بنا بر حال کلمہ قد واسطے تحقق علم کے ہے یا واسطے تاکید علم کے تقریب و تقلیل کے لیے نہین ہے صیغۂ مضارع کا اس لیے ہے کہ استمرار پر دال ہو یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ذکر کر ان اعراض کرنے والون سے اُس وقت کا کہ جس وقت موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے کہ اے میری قوم تم کیون ستاتی ہو مجھکو باین طور کہ جن شرائع کا مین تم کو امر کرتا ہون اور جن کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اُن کی مخالفت کرتے ہو یا مجھی گالیان دیتے ہو اور مجھے گھٹاتے ہو اسی باب سے یہ ہے کہ اُن کو ادرۃ کی تہمت لگائی تھی حالانکہ مقرر تم جان رہے ہو کہ بیشک مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون تمہاری طرف یعنی باوجود تمہاری جاننے کے اس بات کو کیون مجھے ایذا دیتے ہو حالانکہ رسول کا تو احترام و اعظام کیا جاتا ہے اور رسالت مین تم کو کچھ شک باقی نہین رہا ہے اس لیے کہ تم وہ معجزات مشاہدہ کر چکے ہو جو کہ میری رسالت کے اقرار کو تم پر واجب کرتے ہین اور تم کو علم یقینی کا فائدہ دیتے ہین فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم یعنے پھر جب وہ مائل ہوئے ایمان سے اور اس میل پر اصرار و استمرار کیا تو اللہ نے اُن کے دل ہدایت و قبول حق سے مائل کر دیے کسی نے کہا کہ انکی دل صواب سے پھیر دیے تعالیٰ نے کہا جبکہ وہ مائل ہوئے حق سے یعنی سبب اذیۃ نبی کے تو مائل کر دیے اللہ نے اُن کے دل حق سے واسطے بدلا دینے اس فعل کے جس کے وہ مرتکب ہوئے یا یہ معنی ہین کہ جب اُنھون نے اللہ کے اوامر ترک کر دیے تو اس نے ایمان کا نور اُن کے دلون سے کھینچ لیا یا پھر جب اُنھون نے اختیار کیا زیغ کو تو زائغ کر دیا اللہ نے اُن کے دلون کو یعنی اُن کو مخذول کیا بے مدد چھوڑا اور اتباع حق کی توفیق سے اُن کو محروم کر دیا جملہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین مقرر ہے مضمون ما قبل کا زجاج نے کہا اللہ ہدایت نہین کرتا ہے اس شخص کو جسکا فاسق ہونا اس کے علم مین سابق ہو چکا ہے معنی یہ ہین کہ اللہ ہدایت نہین کرتا ہے ہر متصف بالفسق کو اور یہ لوگ اُن کے جملے سے ہین اگر کوئی کہے کہ اللہ نے تو کافرون مین سے بہت سون کو ہدایت کی باین طور کہ اسلام کی اُن کو توفیق دی پھر کیون لا یہدی فرمایا تو کہین گے کہ جو کوئی اُن مین کا اسلام لایا تو وہ اس کے علم مین کافر نہ تھا یعنے مختوم علیہ بالکفر نہ تھا باین طور کہ اس پر مر جائے واذ قال عیسی بن مریم معطوف ہے واذ قال پر جو کہ پہلے سے معمول ہے اُس کے عامل کا یا معمول عامل مقدر کا جو کہ معطوف ہے ظرف اول کے عامل پر یا بنی اسرائیل کہا یا قوم نہ کہا جیسا کہ حضرت موسے نے کہا تھا اس لیے کہ بنی اسرائیل مین نہ اُن کا نسب ہے نہ اُن کا والد ہے کہ وہ انکی قوم ہون اور والدہ شریفہ حضرت مریم علیہا السلام نسب مین اُنکے شریف ترین سے ہین انی رسول اللہ الیکم الآیہ نصب مصدقا و مبشرا کا بنا بر حال ہے عامل دونون مین ارسال کے معنی ہین جو کہ رسول مین ہین بعدی کو بفتح و اسکان یا دونون طرح پڑھا ہے یعنے اور ذکر کر اُس وقت کا کہ جب کہا عیسی بن مریم نے اے بنی اسرائیل بیشک

۱؎ یعنے اُن کو کنجے پھوڑے ہوئے ہین جیسا نوشتہ منصف ہین ۱۲ منہ
۲؎ نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و کلبی و ابن محیصن و ابو بکر نے عاصم سے بفتح یا اور باقی قرا نے بسکون یا پڑھا ہے ۱۲ منہ

مین رسول ہون اللہ کا طرف تمہارے یعنی مین بہیجا گیا ہون طرف تمہارے اس وصف کے ساتہہ کہ جس کے ساتہہ
مین وصف کیا گیا ہون توریت مین و انجیل کہ مین سچ کرنے والا ہون اُس کو جو میرے آگے ہی توراۃ اور خوشخبری
سنانے والا ہون ایک رسول کی جو آوے گا میرے بعد نام اُس کا احمد ہے یعنی اور جب مین ایسا ہون تصدیق مین
اور بشارت دینے مین تو اب پہر کوئی مقتضی نہین ہے میری تکذیب کا اس لیے کہ مین تمہارے پاس کوئی ایسی شے لے کر
نہین آیا ہون کہ توریت کی مخالف ہو بلکہ وہ تو مشتمل ہے میری بشارت دینے پر پہر کیون تم مجہ سے نفرت کرتے ہو اور میرے
مخالف ہوتے ہو شہر کتب کا ذکر کیا جن کے ساتہہ انبیاء نے حکم کیا ہے اور شہر رسل کا ذکر فرمایا جو کہ خاتم المرسلین مین
احمد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ہے یہ ایک علم منقول ہے صفت سے احتمال ہے کہ یہ صفت فاعل
سے ہو واسطے مبالغہ کے تو اب یہ معنی ہون گے کہ آپ اپنے غیر سے بڑہ کر اللہ کی حمد کرنے والے ہین یا مفعول سے تو یہ
معنی ہون گے کہ آپ مین جو خصال خیر ہین اُن کے ساتہہ آپ کی تعریف کی جاتی ہے اس سے زیادہ کہ جس کے ساتہہ آپ کے
غیر کی تعریف کی جاتی ہے وجہ اول کے اعتبار سے حضرت عیسی علیہ السلام نے اس نام کو مقدم فرمایا اسم محمد پر اس لیے
کہ آپ کا اللہ کے واسطے حامد ہونا سابق ہے اس پر کہ خلق آپ کی تعریف کرے کیونکہ خلق نے آپ کی تعریف نہین
کی مگر بعد اس کے کہ آپ خارج مین موجود ہوئے اور آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا قبل اس کے تہا کہ لوگ آپ کی حمد کرین
کر حتی کہتے ہین کہ احمد کا خاص کر کے صرف اس لیے ذکر کیا کہ انجیل مین آپ کا یہی نام رکہا گیا ہے اور اس لیے کہ آسمان مین آپ کا
نام نامی و اسم سامی احمد ہے سو آپ کا آسمانی نام ذکر کیا گیا اس لیے کہ آپ سب لوگون سے بڑہ کر اللہ اپنے رب کی حمد کر
نے والے ہین کیونکہ قیامت کے دن اپنی امت کے لیے شفاعت کرنے سے قبل اللہ تعالی آپ کے قلب پر محامد کا فتوح
فرماے گا ان محامد کے ساتہہ آپ اپنے رب کی حمد کرین گے پہر آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا سابق ہے اس پر کہ لوگ
اللہ تعالی کی حمد کرین بالجملہ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک میرے واسطے
نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین وہ حاشر ہون کہ حشر کرے گا اللہ لوگون کو میرے قدمون پر اور مین
وہ ماحی ہون کہ مٹاے گا اللہ میرے سبب سے کفر کو اور مین عاقب ہون عاقب وہ ہے کہ اُس کے بعد کوئی نبی نہین ہے
اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما بعض حواشی بیضاوی مین ہے کہ آپ کے چار ہزار نام ہین اور ان مین سے ستر نام کو قریب
اللہ تعالی کے اسماء مین سے ہین انتہے احق یہ ہے کہ اسماے الہی و اسماے رسالت پناہی توقیفی ہین نہ اُن پر زیادہ
کرین نہ اُن سے کم غیر سے اُن کو پکارین نہ ان کا نام رکہین خازن مین بذیل این آیہ حضرت ابو موسی سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو امر فرمایا کہ نجاشی کے پاس آوین اور حدیث ذکر کی اس مین یہ ہے
کہ راوی نے کہا مین نے نجاشی کو کہتے سنا کہ مین گواہی دیتا ہون اس کی کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین اور بیشک
یہ وہی ہین جن کی عیسی علیہ السلام نے بشارت دی اور اگر مین نہوتا اس ملک مین جس مین ہون اور لوگون کے کام مین

عبس کا مین نے تحمل کیا ہے تو مین اُن کے پاس آیا یہانتک کہ اُن کی جوتیان اُٹھاتا اخرجہ ابوداود حضرت عبداللہ
بن سلام سے مروی ہے کہ توریت مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسی
بن مریم علیہما السلام اُنکے ساتھہ دفن کیے جاوینگے ابوداود مدنی نے کہا کہ مقبرہ اس گھر مین ایک قبر کی جگہہ باقی ہے
اخرجہ الترمذی کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا یا رسول اللہ بعد ہمارے
کوئی اُمت ہے فرمایا ہان آوے گی بعد تمہارے ایک اُمت حکما علما ابرار اتقیا گویا وہ فقہ مین انبیا ہین راضی ہون گے اللہ سے
ساتھہ تھوڑے رزق کے اور راضی ہوگا اُن سے اللہ ساتھہ تھوڑے عمل کے انتہے اسی کے مثل خطیب مین بھی ہے اور
یاتی بعدکم اُمتہ کے بجاے اُمتہ احمد کا لفظ ہے اور کعب سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا نام میرا توراۃ مین احید ہے اس لیے کہ مین
حائل کرتا ہون اپنی اُمت کو نار سے اور میرا نام زبور مین ماحی ہے مٹایا اللہ نے میرے سبب سے عابدین اوثان کو اور نام میرا
انجیل مین احمد ہے اور قرآن مین محمد ہے اس لیے کہ مین محمود ہون آسمان و زمین والون مین انتہے اس حدیث کی
سند مین نظر کر لی جاوے قرطبی فرماتے ہین اسم محمد مطابق ہے واسطے اپنے معنے کے اور اللہ تعالی نے آپ کا نام رکھا
قبل اسکے کہ اُس کے ساتھہ آپ اپنا نام رکھین سو یہ ایک علامت ہے آپکی اعلام نبوت سے انتہے اور حضرت عیسے
علیہ السلام نے آپ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ کا نام احمد ہے اور حضرت موسے علیہ السلام نے آپ کا ذکر کیا جبکہ اُن کے
رب نے اُنسے فرمایا کہ وہ احمد کی اُمت ہے تو عرض کیا الٰہی تو مجھے کر دے محمد کی اُمت سے پس ساتھہ احمد کے اُن کا
ذکر کیا قبل اس کے کہ محمد کے ساتھہ اُن کا ذکر کرین اس لیے کہ آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا قبل اس کے تھا کہ لوگ اُن کی
حمد کرین پھر جب آپ وجود مین آے اور مبعوث ہوئے تو محمد بالفعل ہو گئے انتہے من الخطیب **تنبیہ** فتح البیان
مین فرمایا ہے کہ جو تفاسیر اس وقت ہمارے پاس موجود ہین جیسے تفسیر ابو السعود و مدارک نسفی و بیضاوی اور اس کا
حاشیہ خفاجی کا اور جلالین اور سلیمان جمل کا اُس پر حاشیہ اور خطیب و خازن اور ان کی مثل اور اس مقام پر
اور اس آیت کے تحت مین ہم نے ان سب کی مراجعت کی تو ان اعلام مین سے ہم نے کسی کو نہین پایا کہ انجیل سے
نقل کر کے اس بشارت کا ذکر کیا ہو شاید اس کا یہ سبب ہو کہ اُنھون نے کتب عتیقہ و جدیدہ کی طرف رجوع نہین
کیا اور نہ ان کتابون کے تراجم کی طرف جو کہ مختلف زبانون مین ہوئے ہین یا اُس وقت مین اُن کا وجود نہ ہو یا
اُن پر اعتماد نہ کیا اس لیے کہ تحریف نے اُن کی طرف راہ پائی ہے لیکن ہم نے یہ بات محبوب رکھی کہ الفصوص انجیلیہ
وغیرہا سے بعض کا اس جگہہ ذکر کردین منجملہ اُن دلیلون کے جو اس پر دال ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے بعد
ایک رسول کے آنے کی بشارت دی ہے جن کا نام مبارک احمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و بارک الی یوم الدین اور یہ
اس لیے کہ اللہ پاک کی منتون سے ہے اپنے مومن بندون پر اور اس کی تمام حجت ہے اہل کتاب پر یہ بات کہ جو اخبار
و شواہد و بشارات ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وارد ہین اور نص و تصریح کرنے والے ہین آپ کی

بنوت عامہ کے ثبوت پر اور آپ کی رسالت شاملہ پر جو کہ سارے خلق کو شامل ہے وہ ان کتابون مین بہت پائی جاتی ہین
اس وقت تک باوجود تحریفات لفظیہ و معنویہ کے جو اُن مین واقع ہوئی ہین جس طرح کہ احادیث و قرآن اس پر ناطق ہے
جو کوئی یہ طریق جانتا ہے کہ نبی متقدم نبی متاخر کی یون خبر دیتا ہے اور انصاف کی آنکھ سے ان بشارات کی طرف
نظر کرے گا اور اُن کا مقابلہ کرے گا اُن اخبارات سے جن کو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حق مین
نقل کیا ہے تو وہ جزم کرے گا کہ یہ اخبارات ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین غایت درجہ کی قوت مین اور نہایت
رتبے کی صحت و شہرت و قبول مین بعد اس کے دس ورق تک اُن بشارات و اخبارات کا ذکر کیا ہے خاکسار نے
بوجہ طول کے اُن کا ذکر نہین کیا اور نیز اس لیے کہ بعض معاصرین نے رد نصاریٰ مین ایک ایسی نفیس و عمدہ سادہ
کتاب و پر کار کتاب لکھی ہے کہ میرے خیال مین آیۃ من آیات اللہ ہے کتب قدیم سے بے حساب بشارتین ذکر کی
ہین وہ کتاب اس باب مین اپنے ماسوا سے مغنی ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء واحسن عواقبنا وعواقبہ فی الدین والدنیا و
وفقنا وایاہ لمرضاتہ وجنبنا وایاہ عما یوجب سخطہ وعدم رضاہ آمین آخر آمین فرمایا ہے کہ ان کے سوا اور صریح دلائل جن کا
نصاریٰ انکار کرتے ہین اور اُن کی تاویل کرتے ہین اُن کے غیر محل پر علمائے اہل کتاب یہود و نصاریٰ مین سے
جو کوئی مسلمان ہوا اگلے قرون مین بلکہ اب تک اُن سب نے یہ گواہی دی کہ بشارات محمدیہ کتب عتیق و جدید مین موجود
ہین اور اسی طرح آپ کی صحت نبوت و عموم رسالت کا اُن لوگون نے بھی اقرار کیا جن کو عدم اسلام و قبول ایمان
پر شقاوت ازلی باعث ہوئی جیسے ہرقل عظیم روم و مقوقس صاحب مصر و ابن صوریا و حیی بن اخطب و ابو یاسر بن اخطب
اور اُن کے امثال و اشباہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ متم نورہ ولو کرہ الکافرون وفی ہذا المقدار کفایۃ لمن لہ ہدایۃ فلما جاءہم بالبینات
قالوا ہذا سحر مبین یعنے پھر جب عیسیٰ علیہ السلام اُن کے پاس آئے معجزات و آیات لے کر تو کہا کہ جو ہماری پاس لے کر
آیا ہے ایک جادو ہے واضح و ظاہر کسی نے کہا کہ مراد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپ اُن کے پاس یہ لے کر
آئے تو یہ بات کہی لیکن قول اول اولے ہے بلکہ سیاق سے وہ ہی متبادر ہے یہ دو قول ہین مفسرین نے اُن کی
حکایت کی ہے جمہور نے سحر پڑھا ہے اور کسی نے ساحر اور دونو سبعیہ ہین کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے
کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ و رسول و کلیم حضرت موسے علیہ السلام کی خبر دیتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیون
پہونچاتے ہو ایذا طرف میرے اور تم جانتے ہو میری سچائی اُس رسالت مین جس کو لے کر تمھارے پاس آیا ہون
اس مین تسلی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات مین جو کہ اپنی قوم وغیرہ کے کفار سے آپ کو پہونچی
اور آپ کو صبر کا امر ہے اور اسی لیے آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو موسیٰ پر البتہ مقرر ایذا دیا گیا اس سے زیادہ پس
صبر کیا اور اس مین نہی ہے مومنون کو اس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بے ادبی کرین یا آپ کو
ایذا پہونچائین کما قال تعالے یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

قولہ تعالی فلما زاغوا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ پھر جب وہ اتباع حق سے مائل ہوئے باوجود اس کے جاننے کے تو مائل کردیے اللہ نے اُن کے دل ہدایت سے اور ان میں شک وحیرت وضلال کو ساکن کردیا کما قال تعالی وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وقال تعالی وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور اسی لیے اس آیت میں فرمایا ہے واللہ لا یہدی القوم الفاسقین قولہ تعالے واذ قال عیسی بن مریم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا توریت میری بشارت دے چکی اور میں مصداق ہوں اُس بات کا جس کی اس نے خبر دی اور میں خوشخبری دینے والا ہوں اُس رسول کی جو میرے بعد آئے گا یعنی رسول نبی امی عربی مکی احمد ہیں پس عیسی علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل کے خاتم ہیں وہ بنی اسرائیل کی جماعت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت سناتے ہوئے کھڑے ہوئے اور وہ احمد ہیں خاتم الانبیاء والمرسلین جنکے بعد نہ کوئی رسالت ہے نہ کوئی نبوت کیا خوب ہے وہ حدیث جو بخاری نے روایت کی ہے یہ وہی جبیر بن مطعم کی حدیث ہے جس کا ذکر اول ہو چکا ابو داؤد طیالسی کی حدیث میں بہ روایت حضرت ابو موسی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے واسطے اپنی ذات کے نام لیے ان میں سے وہ ہیں جو ہم نے یاد رکھے پس فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد وحاشر ومقفی ونبی الرحمۃ والتوبہ والملحمہ ہوں ورواہ مسلم من حدیث الاعمش عن عمرو بن مرۃ بہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ اور اللہ تعالی نے فرمایا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ حضرت ابن عباس نے فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر لیا اس پر عہد البتہ اگر مبعوث ہو محمد اور وہ زندہ ہو تو چاہیے کہ اس کا اتباع کرے اور لیا اس پر یہ عہد کہ حکم کرے اپنی امت پر عہد کہ البتہ اگر مبعوث ہو محمد اور وہ زندہ ہوں تو چاہیے کہ اس کا اتباع کریں اور اس کی مدد کریں خالد بن معدان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کی ہم کو خبر دیں فرمایا دعا ہوں میرے باپ ابراہیم کی اور بشارت عیسے کا اور دیکھا میری ماں نے جبکہ وہ حاملہ ہوئی میرے ساتھ کہ گویا نکلا اُس سے ایک نور جس سے روشن ہوگئے محل بصرے کے زمین شام سے وہذا اسناد جید وروی لہ شواہد من وجوہ اخر پھر اس مضمون کے دو شاہد بروایت امام احمد حضرت عرباض بن ساریہ وحضرت ابو امامہ کی حدیثوں سے ذکر کئے ہیں امام احمد نے عن عبد اللہ بن عتبہ عن عبد اللہ بن مسعود روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بھیجا طرف نجاشی کے اور ہم قریب اسی مرد کے تھے ان میں سے عبد اللہ بن مسعود وجعفر وعبد اللہ بن رواحہ وعثمان بن مظعون وابو موسی ہیں اور قریش نے عمرو بن العاص وعمارہ بن ولید کو بھیجا ہدیہ دے کر

ع ۱ اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں [illegible] پہلی بار اور چھوڑے رکھیں گے ان کو اپنی سرکشی میں بہکتے ع ۲ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اس پر سیدھی راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے سوا ہم اس کو حوالے کریں وہی طرف جو اس نے پکڑی اور ڈالیں اس کو دوزخ میں اور بہت بری جگہ پہنچا ع ۳ [illegible] تابع ہوتے ہیں اس رسول کے [illegible] لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں [illegible] علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کو تو اس پر یقین لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے [illegible] ع ۴ اور جب [illegible]

پہر جب یہ دونون نجاشی پر داخل ہوئے تو اُس کے واسطے سجدہ کیا پہر اُن کی طرف بادرت کی پاس کے داہنے اور بائین طرف
پہر اُس سے کہا کہ ایک گروہ ہماری بنی عم سے تیری زمین مین نازل ہوا ہے اور ہم سے اور ہماری ملت سے اعراض کیا ہے
نجاشی نے کہا پہر وہ کہان ہین کہا کہ وہ تیری زمین مین ہین پس تو اُن کی طرف آدمی بہیجدے پس اُن کی طرف
آدمی بہیجا تو جعفر بولے کہ مین آج تمہارا خطیب ہوتا ہون پہر وہ اُن کے تابع ہوے پس جعفر نے سلام کیا اور سجدہ نہ کیا
تو اُن لوگون نے اُن سے کہا تجہے کیا ہے کہ تو بادشاہ کو سجدہ نہین کرتا ہے جعفر بولے کہ ہم تو سجدہ نہین کرتے
ہین مگر واسطے اللہ عز وجل کے کہا یہ کیا ہے جعفر نے کہا کہ بیشک اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول بہیجا سو اُس نے
ہمکو یہہ حکم دیا ہے کہ ہم سجدہ نہ کرین واسطے کسی کے مگر واسطے اللہ عز وجل کے اور ہم کو امر کیا ہے نماز و زکوۃ کا عمرو بن
عاص بولے پس بیشک یہہ مخالفت کرین گے تیری عیسی بن مریم کے حق مین نجاشی نے کہا تم کیا کہتے ہو حق مین
عیسے بن مریم کے اور اُن کی مان کے جعفر والون نے کہا ہم کہتے ہین جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہے وہ اللہ کا کلمہ
ہے اور اُس کی روح ہے القا کیا اُس کا طرف عذرا بتول کے کہ جس کو نہ چہوا کسی بشر نے اور نہ عارض ہوا اُس کو
کوئی ولد کہا پس نجاشی نے ایک لکڑی اُٹہائی زمین سے پہر کہا او حبشہ و قسیسین و رہبان کے گروہ واللہ نہین
زیادہ کرتے ہین اُس پر جو ہم اُس کے حق مین کہتے ہین اتنا جو اس کے برابر ہو مرحبا ہے تم کو اور اُس کو جس کے پاس سے
تم آئے ہو مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کا رسول ہے اور بیشک وہ وہی ہے جس کو ہم انجیل مین پاتے ہین اور بیشک
وہ وہی ہے جس کی عیسے بن مریم نے بشارت دی ہے تم اُترو جہان چاہو واللہ اگر نہو تا وہ ملک جس مین ہون تو البتہ
مین اُس کے پاس آتا یہان تک کہ مین خود اُس کی جوتیان اُٹہاتا اور اُس کو وضو کراتا اور دوسرے اُن دو شخصون کے
ہدیہ کو حکم دیا تو وہ اُن کی طرف پہیر دیا گیا ثم تعجل عبد اللہ بن مسعود حتی ادرک بدرا وزعم ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
استغفر لہ حین بلغہ موتہ وقد رویت ہذہ القصۃ عن جعفر وام سلمۃ وموضع ذلک کتاب السیرۃ مقصد یہہ ہے کہ انبیا
علیہم السلام ہمیشہ سے آپ کی نعت وحکایت کرتے رہے ہین اپنی کتابون مین اپنی امتون پر اور اُن کو حکم کرتی رہی ہین
آپ کے اتباع و نصرت کا جبکہ آپ مبعوث ہون اور زمین والون مین یہہ امر مشتہر ہوا تہا حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام
کی زبان پر جو اپنے بعد کے انبیا کے والد ہین جبکہ مکے والون کے واسطے یہہ دعا کی تہی کہ اللہ مبعوث کرے اُن مین
ایک رسول اُنہین کا اور اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان پر اور اسی لیے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ
ہم کو اپنے شروع امر کی خبر دیجیے یعنے زمین مین آپ نے فرمایا مین دعا ہون میرے باپ ابراہیم کی اور بشارت عیسی
بن مریم کی اور خواب اپنی مان کا جو اُس نے دیکہا یعنی اہل مکہ مین اُس کا اثر ظاہر ہوا اور ارہاص پہر آپ نے اُس کا
ذکر کیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین قولہ تعالے فلما جاءہم بالبینات الآیہ مین ابن جریج و ابن جریر کا
قول ذکر کیا ہے فلما جاءہم احمد یعنی جس کی اگلے زمانون مین بشارت دی گئی اور جس کے ذکر کی اگلے قرنون مین بلند

اور آنکھی کی گئی جب اُس کا امر ظاہر ہوا اور بینات لے کر وہ آیا تو کافرون مخالفون نے کہا کہ یہ جادو ہے ظاہر یہ
ایک قول ہے دو قولون میں کا جن کا ذکر اول ہو چکا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى
الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۞ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ۞ اور اُس سے بے انصاف کون جو باندہے اللہ پر جہوٹ اور اُس کو بلاتے ہین مسلمان ہونے کو اور
اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو چاہتے ہین کہ بجہاوین اللہ کی روشنی اپنے مونہہ سے اور اللہ کو پوری کرنی
اپنی روشنی اور پڑے بُرا مانین منکر وہی ہے جس نے بہیجا اپنا رسول راہ کی سوجہہ لے کر اور سچا دین کہ اُس کو اوپر کرے
دینون سے سب سے اور پڑے بُرا مانین شرک کرنے والے ف یہ فرمایا احوال کتاب والون کا جو حضرت کی خبر
چہپاتے تھے انتہی ف وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ کا یہ مطلب ہے کہ اُس شخص سے بڑہ کر کون ظالم
ہے جس کو اُس کا رب بلاتا ہے طرف اسلام کے اپنے نبی کے زبان پر کون اسلام جو کہ سب دینون سے بہتر و شریف
تر ہے اور اُس مین اُس کے واسطے دارین کی سعادت ہے پہر وہ اُس کے قبول کرنے کی جگہہ مین افترا کذب علے
اللہ کو کہتا ہے باین طور کہ اُس کا کلام جو بلاتا ہے اُس کے بندون کو طرف حق کے اُس کو کہتا ہے کہ یہ جادو
ہے ظاہر حالانکہ سحر ایک کذب و تمویہ ہے یا یون کہو کہ اللہ پر جہوٹ باندہتا ہے باین طور کہ اُس کی طرف شریک و ولد
کی نسبت کرتا ہے اور اُس کی آیتون کو موصوف بسحر کرتا ہے حالانکہ اُس کا رب اُس کو اپنے نبی کی زبان پر اسلام
کی طرف بلاتا ہے جو کہ بہترین ادیان ہے اور جس مین توحید و نفی شرک ہے جمہور نے یدعی کو بصیغہ مجہول دعا سے
پڑہا ہے اور کسی سلف نے یدعی بفتح یا و تشدید دال بصیغہ معروف ادعا سے حرف الے کے ساتہہ صرف اس لیے متعدی
ہوا کہ معنی انتما و انتساب کو متضمن ہے جملہ واللہ لایہدی القوم الظالمین مضمون ماقبل کا مقرر و مؤکد ہے یعنی جو لوگ
متصف بظلم ہین اللہ اُن کو راہ نہین دیتا ہے اور یہ جن کا ذکر ہوا انہین کے جملے سے ہین اطفاء اخماد ہے اور اصل
اُس کی نار مین ہے ظہور جو قائم مقام نار کے ہے اُس کے واسطے اس کا استعارہ کیا گیا ہے اطفاء و اخماد مین ایک
وجہہ سے فرق بہی ہے وہ یہ ہے کہ اطفاء تو قلیل مین مستعمل ہوتا ہے تو یون بولا جاتا ہے اطفات السراج اور اخمدت
السراج نہین کہا جاتا نور مین پانچ قول ہین ایک یہ ہے کہ مراد قرآن شریف ہے یعنی ارادہ کرتے ہین اُس کے
ابطال و تکذیب کا ساتہہ قول کے قالہ ابن زید دوسرا یہ ہے کہ مراد اسلام ہے ارادہ کرتے ہین اُس کے دفع کا ساتہہ
کلام کے قالہ السدی تیسرا یہ ہے کہ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ارادہ کرتے ہین آپ کے ہلاک کا ساتہہ اراجیف
کے قالہ الضحاک چوتہا یہ ہے کہ مراد اللہ تعالی کی حجتین و دلیلین ہین ارادہ کرتے ہین اُن کے ابطال کا اپنی انکار و
تکذیب سے قالہ ابن بحر پانچوان یہ ہے کہ ایک مثل بیان کی گئی ہے اُس شخص سے تشبیہ دی ہے جس نے ارادہ کیا

نور بجھانا چاہا پھر اُس کو محال و ممتنع پایا اسی طرح وہ شخص ہے جس نے حق کے ابطال کا ارادہ کیا حکاہ ابن عیسی یہہ
تمثیل اُنکے ساتہہ تہکم و سخریہ کرنے کو بیان کی ہے شہاب مین ہے کہ نور اللہ استعارہ تصریحیہ ہے اور اطفاء
ترشیح ہے اور بافواہہم مین تقدیم ہے اور اسی طرح نورہ ہے لیکن متم تجرید ہے ترشیح نہین ہے زمخشری نے
اسکو استعارہ تمثیلیہ ٹھیرایا ہے وہ جو حق کے ابطال مین سعی و کوشش کرتے ہین اس مین اُن کے حال کی
تمثیل دی اُس شخص کے حال سے جو کہ سورج کو پہونکتا ہے اپنے مونہہ سے تاکہ اُس کو بجہا دے منظور اس تمثیل
سے اُن کے ساتہہ تجہیل کرنا ہے انتہے بہلا کسی کے پہونک مارنے سے سورج کی روشنی بجہہ سکتی ہے اسی طرح کلام
الٰہی کی روشنی ان کے شعر و سحر کہدینے سے کہین بجہہ سکتی ہے ہرگز نہین حرف لام مین کئی وجہ ہین ایک یہہ کہ مفعول
ارادہ مین زیادہ کیا گیا ہے زمخشری کہتے ہین کہ اصل اس کی یہہ ہے کہ یریدون ان یطفئوا جیسا کہ سورۂ توبہ مین ہے
ابن عطیہ نے کہا کہ لام مؤکدہ ہے مفعول پر داخل ہوا ہے اس لیے کہ تقدیر یریدون ان یطفئوا ہے دوسری یہہ ہے کہ
تعلیل کلام ہے اور مفعول محذوف ہے اے یریدون ابطال القرآن او دفع الاسلام او ہلاک الرسول لیطفئوا تیسری
یہہ کہ ان ناصبہ کے معنے مین ہے اور یہہ خود فعل کا ناصب ہے فراء نے کہا کہ عرب لوگ لام کی کو بجائے ان رکہتے ہین
اراد و امر مین کسائی بہی اسی طرف گئے ہین اس کے مثل یہہ آیت ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ اے ان یبین
معنے یہہ چاہتے ہین کہ بجہا وین قرآن کے نور کو یا اسلام کی روشنی کو یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو یا دلائل
الٰہی کی روشنی کو اپنے اقوال سے جو کہ نکلنے والے ہین اُن کے افواہ سے جنکا کوئی منشا نہین ہے سوا افواہ کے
بدون اعتقاد کے دلون مین اور جو کہ متضمن ہین طعن کو واللہ متم نورہ یعنے اور اللہ تمام کرنے والا ہے اپنی نور کو لکہ
پورا کرنے والا ہے حق کو اور اُسی پہونچانے والا ہے اُس کی نہایت کو باین طور کہ اُس کو ظاہر کرے گا آفاق مین اور
سارے شہرون مین مشارق سے لے کر مغارب تک اور بلند کرے گا اُس کو اُس کے غیر پر ولو کرہ الکافرون یعنی اور
اگر وہ کہین کافر لوگ کے تمام کرنے کو تو وہ تو ضرور ہی ہونے والا ہے شان نزول اس آیت کا وہ ہے جو کہ عطا نے حضرت
ابن عباسؓ سے حکایت کیا ہے کہ چالیس دن وحی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیر کی تو کعب بن اشرف بولا اگر وہ
یہود خوش ہو جاؤ پس مقرر بجہا دیا اللہ نے نور محمد کا اُس شے مین جو اُس پر نازل ہوا کرتی تہی اور نہین ہے کہ اُس کا امر
تمام ہو پس آپ غمگین ہوئے تو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعد اس کے وحی کا اتصال ہوا حکاہ الماوردی
ملخصاً قالہ القرطبی جملہ ہُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ الآیۃ مستانفہ ہے ماقبل کا مقرر ہے یعنی وہی ہے جس نے بہیجا اپنا رسول
بیان شافی و قرآن یا معجزات اور ملت حقہ اسلام لے کر تاکہ ظاہر و عالی و غالب کرے اُس کو سارے دینون پر جو
اُس کے مخالف ہین اور اگر مکروہ جانین مشرک اس غالب کرنے کو تو وہ تو ضرور ہی ہوگا دین مصدر ہے اُس کے
ساتہہ ادیان متعددہ کی تعبیر کی جاتی ہے جملہ واللہ متم نورہ حال ہے یریدون سے یا لیطفئوا سے اور جملہ ولو کرہ الکافرون

حال ہو اس حال سے تو اب یہ دونون متداخل ہونگے اور اسی طرح ولو کرہ المشرکون ہے اور یہ جواب لو کا دونون جگہ محذوف ہے اول مین آچکا ہے اور دوسرے مین اظہرہ بیشک اللہ پاک نے دین اسلام کو عالی وغالب کر دیا پھر کوئی دین تینون مین سے باقی نہین رہا مگر حال یہ ہے کہ وہ دین اسلام سے مغلوب ومقہور ہے یعنی حجت وبرہان سے تو ہمیشہ اسلام غالب ہی اور ایک مدت سیف وسنان سے بھی غالب رہا مجاہد کہتے ہین یہ جب ہوگا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہونگے تو اس وقت زمین مین سوائے دین اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا نکتہ اگر کوئی کہے کہ اول تو ولو کرہ الکافرون فرمایا اور بعد اس کے ولو کرہ المشرکون کہا سو اس کی کیا حکمت ہے تو کہین گے اللہ پاک نے اپنا رسول بھیجا اور وہ منجملہ نعم آلہیہ ہین اور سارے کافر کفران نعم مین برابر ہین پس اس لیے ولو کرہ الکافرون فرمایا کیونکہ کافر کا لفظ شرک کے لفظ سے زیادہ عام ہے سو یہان کافرون سے مراد یہود ونصاری ومشرکین ہین تو لفظ کافر کا اس کے ساتھ زیادہ لائق ہے اب رہا ولو کرہ المشرکون سو یہ اسوقت تھا کہ مشرکون نے توحید کا انکار کیا اور اسپر انکار پر مصر ہوئے اس لیے کہ ابتدائی دعوت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توحید کا امر کیا گیا تھا لوگ لا الٰہ الا اللہ کہین تو مشرکون نے اس کو نہ کہا بس اس لیے یہان ولو کرہ المشرکون فرمایا کذا قال الخطیب ف ابن کثیر رہ ہے ومن اظلم ممن افترى الایہ یعنے اُس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہین ہے جو کہ افترا کرتا ہے کذب کا اللہ پر اور ٹھہراتا ہے اُس کے واسطے انداد وشرکا، اور وہ بلایا جاتا ہے طرف توحید واخلاص کے اسی لیے فرمایا واللہ لا یہدی القوم الظالمین پھر فرمایا یریدون ان یطفئوا الآیہ یعنی یہ قصد کرتے ہین کہ حق کو رد کرین باطل سے اُن کی مثل اس باب مین مانند مثل اُس شخص کے ہے جو یہ ارادہ کرتا ہے کہ سورج کی شعاع کو اپنے مونہہ سے بجھاوے اور جس طرح یہ محال ہے اسی طرح وہ بھی محال ہے اسی لیے فرمایا واللہ متم نورہ الآیہ ہو الذی ارسل رسولہ الآیہ سورہ براءت مین ان دونون آیتون پر ایسا کلام گزر چکا ہے جس مین کفایت ہے وللہ الحمد والمنۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اے ایمان والو مین بتاؤن تم کو ایک سوداگری کہ بچاوے تم کو ایک دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھ رکھتے ہو بخشے وہ تمہارے گناہ اور داخل کرے تم کو باغون مین جن کے نیچے بہتی ہین نہرین اور ستھرے گھرون مین بسنے کے باغون مین یہ ہے بڑی مراد ملنی اور ایک اور چیز دی جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشخبری سنا ایمان والون کو انتہے ف عبد اللہ بن سلام کی حدیث مین گزر چکا ہے کہ صحابہ نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

احب الاعمال لیے اللہ عزوجل کا پوچھین تاکہ اُس کو کرین اس پر اللہ تعالیٰ نے یہہ سورت نازل فرمائی اور اس کی جملے
سی آیت ہے یا ایہا الذین آمنوا الآیہ پہر اس تجارت عظیمہ کی تفسیر کی جوکہ کاسد نہین ہوتی ہے اور مقصود کی محصل اور
محذور کی مزیل ہے پس فرمایا تؤمنون باللہ الآیہ یعنی وہ تجارت یہہ ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور لڑو
اللہ کی راہ مین اپنے مال وجان سے یہ تجارت بہتر ہے تمہارے واسطے اگر تم سمجھ رکھتے ہو دنیا کی تجارت سے اور اُس کے
لیے محنت و مشقت اُٹھانے سے اور تنہا اُس کے واسطے بہتر ہونے سے پہر فرمایا یغفر لکم ذنوبکم یعنی اگر تم وہ کام کروگے
جس کا مین نے تم کو امر کیا اور تم کو بتایا تو تمہارے واسطے زلات بخش دون گا اور داخل کرون گا تم کو جنات و مساکن
طیبات و درجات عالیات مین اور اسی لیے یون فرمایا ویدخلکم جنات الآیہ پہر فرمایا واخرے تحبونہا یعنی اور تم کو
اُس پر زیادہ دون گا جس کو تم دوست رکھتے ہو اور وہ یہ ہے نصر من اللہ وفتح قریب یعنے جسوقت تم اُس کی راہ مین
لڑوگے اور اُس کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری نصرت کا کفیل ہوگا قال اللہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا
ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم وقال تعالے ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز قولہ تعالیٰ
وفتح قریب ای عاجل پس یہ زیادت وہ خبر دینا ہے جو کہ نعیم آخرت سے موصول ہے واسطے اُس کے جس نے اللہ و رسول
کی اطاعت کی اور اُس کے دین کی نصرت کی اسی لیے فرمایا وبشر المؤمنین کذا فی ابن کثیر ف ہل ادلکم کا استفہام
معنی مین ایجاب و اخبار ہے اور بلفظ استفہام ذکر کیا ہے واسطے تشریف کے اس لیے کہ نفس مین خوب واقع ہوتا ہے
کسی نے کہا کہ معنی سادلکم ہین یہ خطاب ساری مومنون کو ہے کسی نے کہا اہل کتاب کو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے
کہا یعنی صحابہؓ نے اگر ہم جانتے ہوتے کہ اعمال مین سے کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی
پہر کروہ جانا تو یہ نازل ہوئی لم تقولون الی قولہ بنیان مرصوص اخرجہ ابن مردویہ مقاتل نے کہا کہ عثمان بن مظعون کے
حق مین نازل ہوئی کہا دوست رکھا مین نے یا نبی اللہ کہ مین جانون کونسی تجارت زیادہ محبوب ہے اللہ کو تو مین اس
مین تجارت کرون بالجملہ عمل مذکور کو بمنزلہ تجارت ٹھیرایا اس لیے کہ وہ اُس عمل مین نفع پاتے ہین وہ نفع یہہ ہی کہ جنت
مین داخل ہونگے اور نار سی نجات پائینگے جمہور نے تنجیکم کو انجاء سے پڑھا ہے اور کسی نے تنجیکم تشدید تنجیۃ سے پہر
اللہ پاک نے یہہ تجارت بیان کی جس کی راہ بتائی پس فرمایا تؤمنون باللہ یعنی وہ تجارت یہ ہے کہ تم دائم و قائم رہو ایمان
پر اس لیے کہ خطاب مومنون کو ہے تؤمنون خبر بمعنے امر ہے منظور اس سے خبر دینی ہے وجوب امتثال کی تو گویا امتثال
ہوچکا پہر اُس کے وقوع کی خبر دی گئی اخفش نے کہا کہ تؤمنون عطف بیان ہے تجارت کا اولیٰ یہ ہے کہ جملہ مستانفہ
مبین ما قبل ہو حضرت ابن مسعود نے آمنوا وجاہدوا بصیغۂ امر پڑہا ہے اور کسی نے تؤمنوا وتجاہدوا بنا بر اضمار لام
امر اموال کو انفس پر مقدم کیا اس لیے کہ خرچ کرنے مین اور جہاد کی طرف تیاری کرنے مین ہی مال سے ابتدا کی
جاتی ہے یا اس لیے کہ مال اُس وقت مین عزیز الوجود تھا تو اہتمام کے لیے اُس کو مقدم کیا یا اس لیے کہ مال قوام نفس ہے

اور یہ ایمان باللہ و بالرسول و جہاد فی سبیل اللہ باموال و انفس بمنزلہ اس ثمن کے ہے جسکو مشتری دیتا ہے ذلکم
خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنے یہ فعل ایمان و جہاد کا خیر ہے واسطے تمھارے اموال و انفس تمھاری سے یا ہر شے سے
اگر ہو تم ان مین سے جو کہ جانتے ہین پس تم جانتے ہو کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے نہ اس وقت کہ تم اہل جہل سے ہو
تو تم اس کو نہ جانوگے یغفر لکم ذنوبکم الآیہ یہ گناہون کا بخشنا اور جنات مین داخل کرنا بمنزلہ مبیع ہے جس کو مشتری
بائع سے لیتا ہے ثمن کے مقابلہ مین جو اس کو دی گئی ہے یہ جواب ہے اس امر کا جو کہ مدلول ہے بلفظ خبر ہے اور اسی لیے
مجزوم ہوا زجاج و مبرد کہتے ہین کہ تؤمنوا ان کمنوا کے معنی مین ہے اور اسی لیے یغفر لکم مجزوم آیا فراء نے کہا کہ استفہام
کا جواب ہی سو انہون نے جواب استفہام ہونے کی وجہ سے اس کو مجزوم ٹھیرایا بعض اہل علم نے فراء کی تغلیط کی
زجاج نے کہا وہ نہین ہے کہ جب ان کو وہ شے بتادی جو ان کو نفع دیتی ہے تو ان کو بخشدے ان کو تو جب
ہی بخشے گا کہ وہ ایمان لاوینگے اور جہاد کرینگے غرض زجاج کی فراء پر رد ہے امام رازی نے فراء کے قول
کی توجیہ مین فرمایا ہے کہ ہل ادلکم اس کے نزدیک امر کے معنی مین ہے یقال ہل انت ساکت ای اسکت بیان
اس کا یہ ہے کہ ہل بمعنے استفہام ہے پھر متدرج ہوتا ہے یہان تک کہ عرض و حث ہو جاتا ہے اور حث مثل
اغراء کے ہے اور اغراء امر ہے کسی نے کہا کہ یغفر لکم شرط مقدر سے مجزوم ہے ای ان تومنوا یغفر لکم بعض نے یغفر لکم
کو بادغام پڑہا ہے اولی ترک ادغام ہے اس لیے کہ را حرف متکرر ہے تو اس کا ادغام لام مین حسن نہین ہے
فی جنات عدن یعنے باغون مین اقامت و خلود کے ذلک الفوز العظیم یعنے یہ مغفرت ذنوب اور جنات
مین داخل کرنا جنکا وصف مذکور ہوا وہ فوز ہے کہ جس کے بعد کوئی فوز نہین ہے اور وہ ظفر ہے کہ جس کے مماثل
و مشابہ کوئی ظفر نہین ہے واخری تحبونہا مفعول ہے فعل محذوف کا ای و یولکم نعمۃ اخری یعنی تم کو ایک
اور نعمت دے گا جس کو تم دوست رکھتے ہو کسی نے یہ تقدیر کی ہے اے یعطیکم خصلۃ اخری خفش و فراء
کہتے ہین کہ تجارۃ پر معطوف ہے تو اب محل جر مین ہوگا اے و ہل ادلکم علی خصلۃ اخری تحبونہا فی العاجل مع ثواب
الآخرہ یعنی کیا مین بتاؤن تم کو ایک اور خصلت جس کو دوست رکھتے ہو دنیا مین مع ثواب آخرت کے
کسی نے کہا کہ محل رفع مین ہے اے و لکم خصلۃ اخری یعنے تمہارے واسطے ایک اور خصلت ہے تحبونہا مین کچہ
تعریض ہے اس بات کی کہ وہ اختیار کرتے ہین عاجل کو آجل پر تو اب اس مین ایک قسم کی توبیخ ہوگی عاجل کی محبت پر
پھر اللہ پاک نے اس اخری کا بیان فرمایا نصر من اللہ و فتح قریب یعنی وہ دوسری نعمت جو دنیا مین تم کو
عطا کرونگا مدد ہی تمھارے واسطے طرف سے اللہ کی اور فتح نزدیک جو تم پر مفتوح کرے گا کسی نے کہا کہ نصر
اخری سے بدل ہے اس تقدیر پر کہ وہ محل رفع مین ہو کسی نے کہا کہ تقدیر و لکم نصر و فتح قریب ہے کلبی نے کہا کہ مراد نصر
سے قریش پر اور فتح مکہ ہے عطا نے کہا کہ فارس و روم کی فتح ہے و بشر المؤمنین معطوف ہے محذوف پر اے

قل یا ایہا الذین امنوا وبشر المؤمنون پر اس لیے کہ امر کے معنے میں ہے معنی یہ ہین آمنوا وجاہدوا ایہا المؤمنون وبشرہم یا محمد
بالنصر والفتح یعنے ایمان لاؤ اور لڑو ای مومنو اور خوشخبری دے اُن کو ای محمد نصر و فتح کی صاحب کشاف اسی پر چلے ہین
یا یہ معنی ہین وبشرہم بالنصر فی الدنیا والفتح وبالجنۃ فی الآخرۃ یعنی خوشخبری دے اُن کو نصر و فتح کی دنیا مین اور جنت
کی آخرت مین یا وبشرہم بالجنۃ فی الآخرۃ یہان جو بجائے اضمار اظہار کیا سو منظور اس سے یہ خبر دینا ہے کہ اس بشارت
کی مقتضی ایمان ہی ہے کہ صفت ہوئی ہے پھر اللہ پاک نے مومنین کو اپنے دین کی نصرت پر آمادہ کیا پس فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۠ ای ایمان والو تم ہو مددگار اللہ کے جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے

یارون کو کون ہی کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ مین بولے یار ہم ہین مددگار اللہ کے پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل
مین سے اور منکر ہوا ایک فرقہ پھر زور دیا ہم نے اُن کو جو یقین لائے تھے اُن کے دشمنون پر پھر ہو رہے غالب ف
حضرت عیسی کے بعد اُن کے یارون نے بڑی محنتین کی ہین تب اُن کا دین نشر ہوا ہماری حضرت کے پیچھے بھی خلیفون
نے اُس سے زیادہ کیا ف تفسیر اللہ پاک اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ اللہ کے مددگار رہون اپنے اقوال و افعال و انفس
و اموال سے ساری احوال مین اور اللہ و رسول کا کہا مانین جیسا کہ حواریون نے حضرت عیسی علیہ السلام کا کہا مانا جبکہ
اُنہون نے کہا کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف یعنی اللہ عز و جل کی طرف دعوت کرنے مین میرا مددگار کون
ہی تو حواری بولے یہ لوگ اُن کے پیرو ہین کہ ہم تمہاری مددگار ہین اُس شی پر جس کو دے کر تم بھیجے گئے ہو اور
اُس پر تمہاری معین ہین اسی لیے اُنہون نے اُن کو داعی بنا کر بھیجا طرف لوگون کے بلاد شام مین اسرائیلی
و یونانی لوگون مین اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایام حج مین فرماتے تھے کوئی مرد ہی کہ مجھے ٹھکانا
دلوے یہان تک کہ مین اپنی رب کی رسالت کو پہونچاؤن پس بیشک قریش نے مجھکو منع کیا ہے اس سے کہ اپنے رب
کی رسالت پہونچاؤن تا آنکہ اللہ عز و جل نے مدینے والون مین سے اوس و خزرج کو آپ کے واسطے تعین فرمایا
تو انہون نے آپ سے بیعت کی اور موازرت و مدد کی اور یہ شرط کی کہ وہ آپ کو اسود و احمر سے روکین گے
اگر آپ اُن کی طرف ہجرت کر آئین گے پھر جب اُن کی طرف ہجرت کی مع اپنے اصحاب کے جو آپ کے ساتھ تھے
تو جس بات پر اللہ سے معاہدہ کیا تھا وہ آپ کے واسطے پوری کی اسی لیے اللہ و رسول نے اُن کا نام انصار رکھا
اور یہ اُن کا علم ہو گیا رضی اللہ عنہم و ارضاہم قولہ تعالی فامنت طائفۃ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنے رب کی رسالت اپنی قوم کو پہونچائی اور حواریون مین سے جس نے اُن کی مدد کی وہ کی تو بنی اسرائیل
مین سے ایک فرقے نے تو ہدایت پائی اُس شی سے جس کو وہ اُن کے پاس لائے اور ایک فرقہ گمراہ ہوا تو وہ نکل گیا

اُس شخص سے جس کو وہ لائے اور ان کی نبوت کا انکار کیا اور بڑے بڑے امور کی اُن کو تہمت لگائی یہ لوگ یہود ہین
علیہم لعائن اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ اور جن لوگون نے ان کی پیروی کی اُن مین سے ایک فرقے نے
اُن کے حق مین غلو کیا یہان تک کہ نبوت کا مرتبہ جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا اُس کے اوپر اُن کو چڑھا دیا اور فرقے
فرقے ہو گئے سو ان مین کا کوئی تو کہتا ہے کہ اللہ کے بیٹے ہین کوئی کہتا ہے کہ ثالث ثلاثہ ہین اب و ابن
و روح القدس کوئی کہتا ہے وہ اللہ ہین معاذ اللہ من جمیع ما کرہہ اللہ یہ سب اقوال سورہ نسا مین مفصل ہین قولہ
تعالیٰ فایدنا الذین آمنوا علےٰ عدوہم فاصبحوا ظاہرین یعنے پھر مدد دی ہم نے ایمان والون کو اُس پر جس نے نصارے
کے فرقون مین سے اُن کے ساتھ دشمنی کی پھر مومنین اُن پر غالب ہو گئے یہ غلبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بعثت سے ہوا جیسا کہ امام ابو جعفر ابن جریر نے عن سعید بن جبیر عن ابن عباس روایت کیا ہے کہا جبکہ
اللہ عزوجل نے یہ ارادہ کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھائے تو وہ اصحاب کی طرف نکلے اور وہ گھر مین
بارہ مرد تھے ایک چشمے سے جو گھر مین تھا اور اُن کا سر پانی سے ٹپکتا تھا تو فرمایا بیشک تم مین سے وہ شخص ہے کہ بارہ
بار میرا انکار کرے گا بعد اس کے کہ مجھ پر ایمان لا چکا کہا پھر فرمایا کون تم مین کا ہے کہ اُس پر میرا شبہ ڈالا جائے
پھر وہ میری جگہہ قتل کیا جائے اور میرے ساتھ میرے درجے مین ہو کہا پس ایک جوان کھڑا ہوا اُن مین کا کم سن
تو کہا مین پس اُس سے فرمایا بیٹھ جا پھر اُن پر اعادہ کیا تو وہی جوان کھڑا ہوا پس کہا مین تو اُس سے فرمایا بیٹھ جا
پھر اُن پر اعادہ کیا تو وہی جوان کھڑا ہوا پس کہا مین تو فرمایا ہان تو وہی ہے کہا پھر اُس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا شبہ ڈالا گیا اور وہ اُٹھا لے گئے ایک روزن سے جو گھر مین تھا طرف آسمان کے کہا اور آئے طلب کرنے والے
یہود مین کے تو اُن کی شبیہ کو پکڑا پھر اُس کو قتل کیا اور اُس کو سولی دی اور ان کے بعض نے حضرت عیسیٰ کا بارہ
بار انکار کیا بعد اس کے کہ اُن پر ایمان لائے پھر اُن کے حق مین تین فرقے ہو گئے پس ایک فرقے نے کہا
کہ وہ اللہ تھا ہم مین جب تک اُس نے چاہا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا یہ یعقوبیہ ہین اور ایک فرقے نے
کہا کہ اللہ کا بیٹا ہم مین تھا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس کو اپنی طرف اُٹھا لیا یہ نسطوریہ ہین ایک فرقے نے
کہا کہ ہم مین اللہ کا بندہ و رسول تھا جب تک اللہ نے چاہا پھر اللہ نے اُس کو اپنی طرف اُٹھا لیا یہ لوگ مسلمان
ہین پھر دو کافر فرقون نے باہم مدد کی مسلمان فرقے پر تو اس کو قتل کیا پھر ہمیشہ اسلام ناپدید رہا یہان تک
کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ
یعنے وہ گروہ جو کافر ہوا بنی اسرائیل مین کا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین اور وہ گروہ . . . . . جو ایمان لایا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین فایدنا الذین آمنوا علیٰ عدوہم فاصبحوا ظاہرین یعنی پس مدد کی ہم نے ان کی جو
ایمان لائے اُن کے دشمنون پر تو وہ ہو گئے غالب بسبب غالب کرنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اُن کے دین کو کفار کے دین پر ورد ہذا اللفظ فی کتابہ عند تفسیر ہذہ الآیۃ الکریمۃ وہکذا رواہ النسائی عند تفسیر ہذہ الآیۃ من سننہ
عن ابی کریب عن محمد بن العلاء عن ابی معاویۃ بمثلہ سوا ہیں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی امت ہمیشہ حق پر غالب وظاہر رہے گی یہان تک کہ اللہ کا امر آئے اور وہ اسی طرح ہونگے اور یہان تک
کہ آخر ان کا لڑے گا دجال سے ہمراہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہ السلام کے جس طرح کہ اس باب مین صحیح و
حدیثین وارد ہوئی ہین واللہ اعلم آخر تفسیر سورۃ الصف وللہ الحمد والمنۃ کذا فی ابن کثیر ف کونوا انصار اللہ
سے یہ مراد ہے کہ جس نصرت دین پر تم ہو اُسی پر دائم قائم رہو قتادہ کہتے ہین بحمدہ تعالی یہ ہو گیا آپکے پاس ستر
مرد آئے پھر عقبہ کے پاس آپ سے بیعت کی اور آپ کو ٹھکانا دیا اور آپ کی مدد کی یہان تک کہ اللہ تعالی نے آپکے
دین کو غالب کر دیا ابن کثیر وغیرہ نے انصاراً اللہ پڑھا ہے یہ تنوین و ترک اضافت اور باقی قرا نے باضافت
رسم دونون کے محتمل ہے مگر ابو عبید نے اضافت کو اختیار ہے اس لیے کہ نحن انصار اللہ باضافت ہے
اول مین احتمال ہے کہ حرف لام مفعول مین زیادہ کیا گیا واسطے زیادت تقویت کے یا غیر زائد ہے اول قول اظہر
ہے معنے یہ ہین اے ایمان والو نصرت کرو اللہ کے دین کی مثل نصرت کرنے حواریون کے کہ جب کہا اُن سے عیسے
نے من انصاری الی اللہ تو وہ بولے نحن انصار اللہ مکی نے کہا کہ کاف کما مین صفت ہے مصدر محذوف کی اے
کونوا کونا کما قال الخ لیکن اس قول مین نظر ہے اُس لیے کہ ان کو یہ حکم نہ ہوگا کہ وہ ہو دین ہوئے کرکسی نے کہا کہ کاف
محل نصب مین ہے بنا بر اضمار قول اے قلنا لہم ذلک کما قال عیسے کسی نے کہا کہ یہ ایک کلام کہ محمول ہے اپنے معنی پر
مدا اپنے لفظ پر زمخشری اسی طرف مائل ہین معنے یہ ہین کہ تم ہو جاؤ انصار اللہ کے جیسے حواری انصار ہوئے عیسے
کے جبکہ اُن سے کہا من انصاری الی اللہ تو وہ بولے نحن انصار اللہ کسی نے کہا کہ الی بمعنی مع ہے اے من انصاری
مع اللہ کسی نے کہا تقدیر یہ ہے من انصاری فیما یقرب الی اللہ یعنے کون ہے میرا مددگار اُس شی مین جو کہ قریب
کرد ے طرف اللہ کے کسی نے کہا یہ تقدیر ہے من انصاری متوجہا الی نصرۃ اللہ یعنی کون ہے میرا مددگار متوجہ
ہونے والا طرف نصرت اللہ کے سورۂ آل عمران مین اس پر کلام گزر چکا ہے حوارین سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام
کے انصار اور اُن کے خلص اصحاب ہین اور اول اُن لوگون کے جو اُن پر ایمان لائے یہ لوگ بارہ مرد تھے حواری
رجل اُس کے صفی و خالص دوست کو کہتے ہین ماخوذ ہے حور سے جس کے معنی بیاض خالص کے ہین کسی نے
کہا کہ دہوبی تھے کپڑون کو سپید کیا کرتے تھے مختار مین ہے کہ تحویر کپڑون کے سپید کرنے کو کہتے ہین نحن انصار اللہ
اضافت وصف الی مفعولہ کے باب سے ہے اے نحن الذین ننصر اللہ ای ننصر دینہ یعنی ہم وہ ہین کہ اللہ کے دین کی
مدد کرتے ہین عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اُس گروہ سے جو عقبہ مین آپ سے ملے تم نکالو میری طرف تم مین کے بارہ آدمی کہ وہ کفیل ہون اپنی قوم پر جیسے کہ

کفیل ہوے حواری واسطے عیسی بن مریم کے اخرجہ ابن سعد وابن اسحق محمود بن لبید سے مروی ہے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نقباء سے کہ بیشک تم کفیل ہو اپنی قوم پر مثل کفالت حواریون کے واسطے عیسی بن مریم
کے اور مین کفیل ہون اپنی قوم کا وہ بولے ہان اخرجہ ابن سعد فامنت طائفة الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ پہر ایمان لایا
ایک گروہ بنی اسرائیل مین کا عیسے علیہ السلام پر اور ایک گروہ اُن کا منکر ہوا یہہ اس لیے ہوا کہ جب اُنہون نے اختلاف
کیا بعد مرفوع ہونے حضرت عیسیٰ ؑ کے تو وہ متفرق ہوئے اور باہم لڑے ایک فرقے نے تو کہا وہ اللہ تہا پہر اوپر چڑہ
گیا ایک فرقہ بولا کہ اللہ کا بیٹا تہا سو اُس نے اس کو اپنی طرف اُٹہا لیا ایک فرقے نے کہا کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا
رسول تہا پہر اُس نے اُس کو اپنی طرف اُٹہا لیا یہہ لوگ مومنین ہین اور ہر فرقے کا ایک ایک گروہ تابع ہو گیا لوگون
مین سے پہر وہ لڑے اور دو فرقے کافر غالب ہوئے یہان تک کہ اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مبعوث فرمایا تو مومن فرقہ کافر فرقے پر غالب ہوا سو وہ یہہ قول ہے اللہ پاک کا فایدنا الذین آمنوا الآیہ یعنے
ہم نے قوت دی اُن مین کے حق والون کو باطل والون پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی تایید کی ہم نے اُن کی
جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی امت کی اُن کے دشمنون پر کسی نے کہا پس تایید کی ہم نے
اب مسلمانون سے دونون فرقون پر جمیعا فاصبحوا ظاہرین یعنی پہر وہ ہو گئے غالب و قاہر اپنے اقوال و افعال مین بعد
اس ذلت کے جس مین وہ تہے کسی سے نہین ڈرتے ہین اور نہ اُس سے چہپتے ہین کذا فی فتح البیان الحمد للہ والمنة
کہ تفسیر سورۂ صف ۱۴ ماہ شوال ۱۳۰۵ ہجری شب چہارشنبہ بوقت یازدہ ساعت شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ تعالے
قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے آمین ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار آمین — و
صلے اللہ علیہ وسلم وبارک علے سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وعلے آلہ وصحبہ الے یوم الدین عدد ما علم ونفا علم الی الابد
آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً +

[illegible]

سورة الجمعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی گیارہ آیتین ہین بلا خلاف اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے
مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے جمعہ مین سورۂ جمعہ و اذا جاءک المنافقون اخرجہ
مسلم واہل السنن واخرجوا عن ابن عباس نحوہ حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتے تہے نماز مغرب مین شب جمعہ مین قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد اور پڑہتے تہے شب جمعہ کی نماز
عشا مین سورۂ جمعہ و منافقون اخرجہ ابن حبان والبیہقی فی سننہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین بادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا وہی ہے جس نے اٹھایا اَن پڑھون مین ایک رسول انہین مین کا پڑھتا اُن پاس اُس کی آیتین اور اُن کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے وہ صریح بہلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے انہین مین سے جو ابھی نہین ملے ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۱ ان پڑھے عرب لوگ تھے جن پاس نبی کی کتاب نہ تھی ف۲ یعنی یہی رسول دوسرے ان پڑھون کے واسطے بھی ہے وہ فارس کے لوگ وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اول عرب بھیجا پھر اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم مین ایسے کامل لوگ اُٹھے اٹھتے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ ساری مخلوقات ناطق و جامد آسمانون مین اور زمین مین پاکی بولتی ہے اسکی کما قال تعالٰی وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ○

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست		کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

پھر فرمایا الملک القدوس یعنی وہ مالک ہے آسمانون کا اور زمین کا تصرف کرنے والا ہے اُن مین اپنے حکم سے اور وہ منزہ و مبرا ہے نقائص سے موصوف ہے ساتھ صفات کمال کے العزیز الحکیم کی تفسیر بارہا گزر چکی ہے ہو الذی بعث فی الامیین رسولا امیین سے مراد عرب ہین لما قال تعالٰی وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ امیین کا حکم ذکر کرنا ان کے ماسوا کو منافی نہین ہے لیکن منّت ان پر بلیغ و اکثر ہے جس طرح کہ اللہ پاک نے اس آیت مین فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ حالانکہ قرآن شریف ان کے غیر کے واسطے بھی ذکر ہے وہ اس سے نصیحت پذیر ہوتے ہین و اسی طرح یہ فرمایا ہے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یہ آیت اور اس کے مثل اور آیتین منافی نہین ہین ان آیتون کو قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا وقوله تعالٰی لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ اور یہ آیت جس مین قرآن کی خبر دی ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ان کے سوا اور آیتین جو اس پر دال ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت احمر و اسود ساری خلق کو عام و شامل ہے سورہ انعام مین اس کی تفسیر آیات و احادیث صحیحہ سے گزر چکی ہے وللہ الحمد والمنہ یہ آیت اس امر کا مصداق ہے کہ اللہ پاک نے اپنے خلیل جلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول فرمائی جبکہ انہون نے اہل مکہ کے واسطے

یہ دعا کی کہ الٰہی اُن مین ایک رسول مبعوث کرے اُن ہین کا کہ پڑھے اُنپر اُس کی آیتین اور پاک کرے اُن کو اور سکہائے
اُن کو کتاب اور حکمت سو اللہ پاک نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس وقت مبعوث فرمایا کہ رسولون کا توڑا پڑ گیا
تہا اور اگلے رسولون کی راہین مٹ گئی تہین اور رسول کی سخت حاجت تھی اور اللہ تعالیٰ عرب و عجم سارے
زمین والون پر خفا ہو چکا تہا مگر بقایا اہل کتاب مین سے یعنی بہت تھوڑے لوگ اُن ہین کے جنہون نے اُس
شریعت کے ساتہ تمسک کیا تہا جس کو حضرت عیسٰے علیہ السلام لے کر مبعوث ہوئے تہے اسی لیے یون فرمایا
ہو الذی بعث فی الامیین رسولا الآیہ ضلال مبین مین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ عرب لوگ قدیم سے متمسک
بدین ابراہیمی تہے پہر انہون نے اُس کو مبدل و مغیر و مقلوب کر ڈالا اور اُس کی مخالفت کی اور توحید کے
بدلے شرک اور یقین کے عوض مین شک لیا اور کئی ایسی نئی چیزین نکالین جنکا اللہ تعالیٰ نے اُن کو اذن
نہین دیا اور اسی طرح اہل کتاب نے بھی اپنی کتابین مبدل و محرف و مغیر و ماؤل کر ڈالین پس اللہ پاک نے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی شرع عظیم و کامل و شامل دیکر مبعوث فرمایا جو کہ ساری خلق کو شامل
ہے اُس مین اُن کی ہدایت ہے اور بیان ہے اُن کی معاش و معاد کے سارے امور محتاج الیہ کا اور اُن کو بلاتی ہے
طرف اُس شی کے جو اُن کو قریب کر دے طرف جنت کی اور رضای الٰہی کے اور منع کرتا ہے اُس شے سے
جو اُن کو نزدیک کرے طرف نار کے اور اللہ تعالیٰ کی خفگی کے ایک حاکم فاصل ہے واسطے سارے شبہات
و شکوک و ریب کے اصول و فروع مین للہ الحمد والمنۃ کہ اُس نے اگلون کے سارے محاسن آپ کے
واسطے جمع کر دیے اور آپ کو وہ وہ خوبیان عطا فرمائین جو اگلون مین سے کسی کو عطا نہین کین اور نہ پچھلون
مین سے کسی کو عطا کرے گا فصلوات اللہ وسلامہ علیہ دائما الی یوم الدین قولہ تعالیٰ وآخرین منہم لما
یلحقوا بہم الآیہ کی تفسیر مین امام ابو عبد اللہ بخاری نے حضرت ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے کہا ہم بیٹھے ہوئے تہے
نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی وآخرین منہم لما یلحقوا بہم صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین تو آپ نے اُن کو جواب نہ دیا یہانتک کہ آپ سے تین بار پوچھا اور ہم مین سلمان
فارسی تہے تو آپ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکہا پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچتے اُس کو
رجال یا رجل اِن لوگون مین سے ورواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ابی حاتم وابن جریر من طرق عن ثور بن
یزید الدیلی عن سالم ابی الغیث عن ابی ہریرۃ پس اس حدیث شریف مین دلیل ہے اس پر کہ یہ سورت
مدنی ہے اور اس پر کہ آپ کی بعثت سارے لوگون کو عام ہے اس لیے کہ آپ نے وآخرین منہم کی تفسیر
فارس کے ساتہ کی اور اسی لیے اپنے خطوط فارس و روم وغیرہ امتون کی طرف لکہے اُن کو بلاتے تہے طرف
اللہ عز وجل کے اور اس طرف کہ جو آپ لے کر آئے ہین اُس کا اتباع کرین اور اسی لیے مجاہد وغیرہ نے آخرین منہم

کی تفسیر مین کہا ہے کہ وہ اعاجم ہین اور ہر وہ شخص جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی غیر عرب مین سے
بن ابی حاتم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان فی
اصلاب اصلاب اصلاب جال ونساء من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ثم قرأ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی بقیة
من بقی من امة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو العزیز الحکیم یعنی وہ عزت وحکمت والا ہے اپنی شرع وقدر مین
ذلک فضل اللہ الآیہ یعنی یہہ جو اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عظیمہ عطا فرمائی اور آپ کی بعثت
جس کے ساتھ آپ کی امت کو خاص فرمایا اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
لذا فی ابن کثیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ تسبیح للہ معنی یہ ہے تو اب حرف لام زائد ہوگا اکثر چونکہ ما لا یعقل ہین
اس لیے اکثر کو تغلب دے کر کلمۂ ما فرمایا جو کہ غیر عقلاء کے واسطے ہے نسفی کہتے ہین کہ تسبیح یا تو تسبیح خلقة ہوتی ہے
یعنی جب تم ہر شے کی طرف نظر کرو گے تو اس کی خلقت وپیدایش تم کو اللہ کی واحدانیت بتا دے گی اور اس کی تنزیہ
اشباہ وامثال سے یا تسبیح معرفت کی ہوتی ہے باین طور کہ اللہ پاک اپنے لطف سے ہر شے مین وہ چیز رکھتا ہے
جس سے وہ اللہ تعالی کو پہچانتی ہے اور اس کی تنزیہ کرتی ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو اللہ تعالی کے فرمانے کو وان
من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم یا تسبیح ضرورت کی ہوتی ہے باین طور کہ اللہ پاک جاری کرتا ہے تسبیح کو ہر
جوہر پر بغیر اس کے کہ اس کو اس کی معرفت ہو جو ہونے اوصاف چہا گانہ کو بجز پڑہا ہے اس بنا پر کہ اسم مبارک
اللہ کی صفت ہین کسی نے کہا بنا بر بدل والاول اولے کسی نے برفع بنا بر اضمار مبتدا نیز جمہور نے قدوس کو ضم
قاف اور کسی نے بفتح قاف اس کی تفسیر اول گزر چکی ہے عکرمہ سے مروی ہے کہ یہ آیت لکھی ہوئی ہے توریت
مین ساتھ سات سو آیت کے قولہ تعالی ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنی وہی ہے جس نے بہیجا
طرف امیین کے مراد ان سے عرب ہین وہ جو ان مین سے اچہی طرح لکھ سکتے ہین اور وہ جو نہین لکھ سکتے
اس لیے کہ وہ اہل کتاب نہین ہین امی اصل مین وہ ہے جو نہ لکھتا ہے اور نہ پڑہتا ہے لکھے ہوئے کو قاب
عرب ایسے ہی تھے نسفی کہتے ہین امی منسوب ہے طرف امت عرب کے اس لیے کہ وہ نہ لکھتے تھے اور نہ پڑہتے تھے
امتون مین سے کسی نے کہا ہے کہ کتابت طائف مین شروع ہوئی انہون نے اہل حیرہ سے اخذ کی اور
اہل حیرہ نے اہل انبار سے انتہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپ نے فرمایا انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب اخرجہ البخاری وسلم وغیرہما رسولا منہم سے مراد من انفسہم ومن
جنسہم ومن جملتہم ہے یعنی ایک رسول انہین کی ذات کا اور جنس کا اور نظیر کا کما فی قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم کوئی قبیلہ قبائل عرب مین کا نہین تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان مین قرابت
تھی اور انہون نے آپ کو جنا تہا اللہ پاک نے جو سنت رکھی کہ انہین مین کا ایک رسول بہیجا سو اس کی یہہ وجہ ہے

کہ یہ بات قریب تر ہے طرف موافقت کی کیونکہ جنس اپنی جنس کی طرف زیادہ مائل ہوتی اور اس سے زیادہ قریب
ہوتی ہے کسی نے کہا کہ رسولا منہم سے یہہ مراد ہے کہ مثل اُن کے امی رسول بھیجا یعنی رسول امی صرف اس لیے ہونے کہ اُن کی
صفت انبیا کی کتب مین بنی لکھی ہے اور اُن کا یہ صفت دونو ہونا زیادہ تر دو سبب ہے اس وہم سے کہ جو وحی و حکمت
لیکر وہ آئے اس پر کتابت سے مدد لی ہو اور اس لیے کہ اُن کا حال اپنی امت کے حال سے مشابہ ہو جن مین وہ مبعوث
ہوئے یہہ بات اُن کی صدق و راستی کی طرف زیادہ قریب ہے آپ جن لوگون کی طرف بھیجے گئے سو اُن مین سے
یہان امیین پر اقتصار کرنا اس بات کو منافی نہین ہے کہ آپ اُن کے غیر کی طرف بھی مرسل ہین اس لیے کہ یہہ امر اور
دلیل سے مستفاد ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ جملہ یتلو علیہم آیاتہ حال ہے یا صفت ہے رسولا کی
یعنی ایسا رسول جو کہ پڑہتا ہے ان پر اُس کی آیتین مراد قرآن شریف ہے باوجود اس کے کہ امی ہے نہ پڑہتا ہے اور نہ لکہتا ہے
اور نہ کسی سے سیکہا ہے جملہ ویزکیہم بھی رسولا کی صفت ہے یعنے ایسا رسول ہے کہ طاہر و پاک کرتا ہے اُن کو کفر اور گناہو نکے
میل کچیل سے کما قالہ ابن جریج و مقاتل کسی نے کہا کہ شرک سے اور جاہلیت کے خبائث سے سُدی نے کہا کہ اُن کے
اموال کی زکوۃ لیتا ہے کسی نے کہا کہ اُن کے دلون کو زکی و پاک کرتا ہے ساتہہ ایمان کے کرخی نے کہا کہ آمادہ کرتا ہے
اُن کو اُس شے پر جس سے وہ زکی و پاک ہو جاتے ہین عقائد کی جہت سے جملہ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ تیسری صفت ہے
رسولا کی یعنی ایسا رسول ہے کہ سکہاتا ہے اُن کو کتاب و حکمت مراد کتاب سے قرآن شریف ہے اور حکمت سے سنت
حضرت حسن سے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ کتاب خط بالقلم ہے اور حکمت فقہ فی الدین ہے مالک بن انس
نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ مراد کتاب سے فرائض ہین وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کلمہ
ان مخففہ ہے مثقلہ سے حرف لام اس پر دلیل ہے یعنی اور بیشک شان یہہ ہے کہ وہ تھے اس رسول کے اُن مین
مبعوث ہونے سے پہلے البتہ گمراہی مین کا اُس سے بڑھکر تم کوئی گمراہی نہ دیکہو گے وہ یہہ تھی کہ شرک و کفر و جہالت
مین پڑے تھے حق سے گئے ہوئے تھے وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ مجرور ہے امیین پر معطوف ہے یعنے بھیجا اس
امیون مین ایک رسول اُنہین مین کا وہ امی جو اُس کے زمانے مین تہے اور بھیجا اُس کو اُن مین کے دوسرون مین
وہ اُس وقت اُن سے لاحق نہین ہوئے اور بعد کو اُن سے لاحق ہون گے یا منصوب ہے یعلمہم کی ضمیر منصوب پر
معطوف ہے ای یعلمہم و یعلم آخرین منہم جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شریعت کو جانے گا آخر زمانے تک
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالقوہ اس کے معلم ہین اس لیے کہ آپ اِس خیر عظیم و فضل جسیم کی اصل ہین
یا معطوف ہے یزکیہم کے مفعول پر اے یزکیہم و یزکی آخرین مراد آخرین سے وہ لوگ ہین جو کہ صحابہ کے بعد آئے
روز قیامت تک کسی نے کہا اُن سے وہ لوگ مراد ہین جو کہ غیر عرب مین سے مسلمان ہونے عکرمہ نے کہا کہ تابعین
ہین مجاہد نے کہا کہ سارے لوگ ہین اسی طرح ابن زید و سُدی نے بھی کہا ہے لما یلحقوا بہم صفت ہے آخرین کی

ف یہان ہو سکتا ہے اور جگہ کبھی [illegible] لوگون سے

جنکی لیے آخرین کہا ابھی ان سے لاحق نہیں ہوے اور آئندہ لاحق ہونگے کسی نے کہا کہ لاحق نہونگے سبقت کے نے
مین طرف اسلام کے اور شرف درجے مین یہہ نفی ہمیشہ کو مستمر ہے اس لیے تابعین مین سے اور ان کے بعد کے لوگون مین سے
کوئی بھی صحابہ سے لاحق نہوگا اور نہ اُن کی شان مین اُن کا مساوی ہوگا تو اب یہان منفی غیر متوقع الحصول
ہوگا چونکہ اس پر یہہ بات وارد ہوتی تہی کہ لما تو اُس شے کی نفی کرتا ہے جو متوقع الحصول ہے حالانکہ یہان منفی
ویسا نہیں ہے اس لیے محلی نے لما کی کلمہ لم سے تفسیر کی ہے کہ جس کا منفی عام ہے اس سے کہ متوقع الحصول
ہو یا نہو پس اس جگہہ لما اپنے باب پر نہیں ہے بہم و منہم مین ضمیر راجع ہے طرف امیین کے یہہ اس بات کا موید ہے
لا آخرین سے مراد وہ لوگ ہین جو اصحابہ کے بعد آئین گے عرب مین سے تا روز قیامت تک اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگرچہ ثقلین کی طرف مرسل ہین تو تخصیص عرب کی اس جگہہ اس قصد سے ہے کہ منظور اُن پر منت
رکہنا ہے اور یہہ عموم رسالت کو منافی نہیں ہے یہہ بھی جایز ہے کہ آخرین سے مراد عجم ہون اس لیے کہ گو وہ عرب سے
نہیں ہین لیکن بسبب اسلام کے بیشک وہ مثل عرب کے ہو گئے اور مسلمان سب کے سب ایک امت ہین اگرچہ انکی
جنسین مختلف ہین حضرت ابوہریرہ کی حدیث بایں لفظ ہے قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین نزلت
سورۃ الجمعۃ فتلاہا فلما بلغ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ہولاء الذین لم یلحقوا بنا فوضع یدہ علے
سلمان الفارسی وقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ہولاء اخرجہ البخاری وغیرہ
واخرجہ ایضا مسلم من حدیثہ مرفوعا بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجال من فارس او قال من ابناء فارس
وعن قیس بن سعد بن عبادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لو کان الایمان بالثریا لنالہ ناس من اہل
فارس اخرجہ سعید بن منصور وابن مردویہ وہو العزیز الحکیم یعنے وہ بلیغ العزۃ والحکمۃ ہے اس بات مین کہ
اس نے ایک اُمی کو اس امر عظیم کی قدرت دی اور اُس پر اُس کی تائید فرمائی اور سارے بشر سے اُس کو چن لیا
ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی یہہ جس کا ذکر ہوچکا ہے یا اسلام جیسا کہ کلبی نے کہا ہے یا وحی و نبوت
جیسا کہ قتادہ نے کہا ہے یا لاحق کرنا عجم کا عرب سے یا دین جیسا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے فضل ہے اللہ کا
دیتا ہے جس کو اُس کا دینا چاہتا ہے اور اس کی حکمت مقتضی ہوتی ہے واللہ ذو الفضل العظیم اور اللہ ایسے بڑے فضل والا ہے کہ کوئی
فضل اُس کی مساوات و مقاربت نہیں کرتا ہے جبکہ یہود نے توریت پر عمل کرنا ترک کیا اور محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالی نے اُن کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا مثل الذین حملوا
التورىة ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل اسفارا بئس مثل القوم الذين كذبوا بايت الله
والله لا يهدي القوم الظلمين ۝ قل يايها الذين هادوا ان زعمتم انكم اولياء لله من دون الناس فتمنوا
الموت ان كنتم صدقين ۝ ولا يتمنونه ابدا بما قدمت ايديهم والله عليم بالظلمين ۝

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

نہین کہاوت اُن کی جن پر لادی توریت پہر نہ اٹھائی اُنہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابین بری کہاوت ہے اُن لوگون کی جنہون نے جہٹلائین اللہ کی باتین اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو تو کہہ اے یہود ہونے والو اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگون کے سواے تو مناؤ مرنے کو اگر تم سچے ہو اور کبہی نہ مناوین گے مرنا جس واسطے آگے بہیج چکے ہین اُن کے ہاتہہ اور اللہ کو خوب معلوم ہین گنہگار تو کہہ موت وہ ہے جس سے تم بہاگتے ہو سو وہ تم سے ملتی ہے پہر پہیرے جاؤ گے اُس چہپا اور کہلا جاننے والے کے پاس پہر جتاوے گا تم کو جو کرتے تہے **ف۱** یہود کے عالم ایسے تہے کتاب پڑہی اور دل مین کچہہ اثر نہ ہوا اللہ ہم کو پناہ دے آمین **ف۲** جس کو معلوم ہو کہ مجہہ کو اللہ کے ہان درجہ ہے اور خطرہ نہین بیشک تو مرنے سے خوش ہو نہ ڈرے **ف۳** یہود کی یہی خرابی تہی کہ دین سمجہتے بوجہہ دنیا کے واسطے چہوڑ دیتے ایسی بات دم کو منع کیا جمعے کا نقید بہی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام مین نہ لگو انتہے **ف** ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالی یہود کی ذم فرماتا ہے جنکو توریت عطا ہوئی اور اُس پر عمل کرنے کے واسطے اُن پر لادی گئی پہر اُنہون نے اُس پر عمل نہ کیا اس بات مین کہاوت اُن کی مانند کہاوت گدہے کے ہے جو اُٹہاتا ہی کتابین یعنی مانند مثل گدہے کے کہ جب اُس پر کتابین لادی جاتی ہین تو وہ نہین جانتا ہے اُس شی کو جو اُن مین ہے پس وہ اُن کو اُٹہائے ہوئے چلتا ہے حسی ظاہری اُٹہانا اور نہین جانتا ہے اُس شی کو جو اُس پر ہے اسی طرح یہ لوگ ہین اپنی لادنے مین اس کتاب کے جو اُن کو دی گئی لفظاً تو اُس کو حفظ کیا اور اُس کو سمجہتے نہین اور نہ اُس کے مقتضا پر عمل کیا بلکہ اُس کی تاویل و تحریف و تبدیل کی تو اُن کا گدہے سے بہی بڑہ کر برا حال ہے کیونکہ گدہے کو تو کچہہ فہم نہین ہے اور اِن لوگون کو فہمین ہین جن سے کام نہ لیا اسی لیے اللہ تعالی نے دوسری آیت مین فرمایا ہے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ اور یہان فرمایا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا الآیہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کلام کیا جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑہ رہا ہے تو وہ مانند مثل گدہے کے ہے کہ لادے چلتا ہے کتابین اور جس نے اُس سے کہا کہ چپ رہ تو اُس کے واسطے جمعہ نہین ہے اخرجہ الامام احمد پہر فرمایا قُلْ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْا الآیہ یعنی ای یہودیو اگر تم یہ زعم کرتے ہو کہ تم ہدایت پر ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب گمراہی پر ہین تو دونون گروہ مین سے جو گمراہ ہی اُس پر موت کی دعا کرو اگر تم سچے ہو اس بات مین جس کا زعم کرتے ہو اللہ پاک نے فرمایا وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ یعنی وہ کبہی اُس کی دعا نہ کرین گے بسبب اُس کفر و ظلم و فجور کے جو آپ نے واسطے کر رہے ہین وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ یہ مباہلہ جو یہود کے واسطے ہے سورہ بقرہ مین اس پر کلام گزر چکا ہے جہان کہ فرمایا ہی قُلْ اِنْ کَانَتْ

لكم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت إن كنتم صادقين ولن يتمنوه
أبدا بما قدمت أيديهم والله عليم بالظالمين ولتجدنهم أحرص الناس على حيوة ومن الذين أشركوا
يود أحدهم لو يعمر ألف سنة وما هو بمزحزحه من العذاب أن يعمر والله بصير بما يعملون ۝
وہاں اس کی گفتگو گزر چکی ہے جس طرح کہ آل عمران میں قصہ مباہلہ گزر چکا ہے فمن حاجك فيه من بعد
ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم ونساءنا ونساءكم وأنفسنا وأنفسكم ثم نبتهل
فنجعل لعنة الله على الكاذبين اور مباہلہ مشرکین کا سورہ مریم میں ہے قل من كان في الضلالة فليمدد
له الرحمن مدا امام احمد نے عن عکرمہ عن ابن عباس روایت کیا ہے کہ ابوجہل لعنہ اللہ نے کہا اگر میں دیکھوں
محمد کو نزدیک کعبے کے تو البتہ میں آؤں اس کے پاس یہاں تک کہ روندوں اس کی گردن پر کہا پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ کرتا تو البتہ فرشتے اس کو پکڑ لیتے عیاناً اور اگر یہود تمنا کرتے موت کی تو البتہ مر جاتے اور دیکھ
لیتے اپنے ٹھکانے نار سے اور اگر نکلتے وہ لوگ جو مباہلہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو البتہ وہ رجوع
کرتے اس حال میں کہ نہ پاتے اہل کو اور نہ مال کو رواہ البخاری والترمذی والنسائی من حدیث عبد الرزاق عن معمر
بن خالد عن عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم ورواہ النسائی ایضا عن عبد الرحمن بن عبد اللہ الحلبی عن عبید اللہ
بن عمرو الرقی الخ قوله تعالى قل إن الموت الذي تفرون منه الآية كقوله تعالى في سورة النساء أينما تكونوا يدرككم
الموت ولو كنتم في بروج مشيدة معجم طبرانی میں عن الحسن عن سمرہ مرفوعاً مروی ہے مثل الذين يفرون من
الموت كمثل الثعلب تطلبه الأرض بدين فجاء يسعى حتى إذا أعيا وانبهر دخل جحره فقالت له الأرض يا ثعلب ديني فخرج
له حصاص فلم يزل كذلك حتى تقطعت عنقه فمات ف فتح البیان میں ہے حملوا التوراة کا یہ مطلب ہے کہ اس کے
ساتھ قائم ہونے کی اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنے کی انکو تکلیف دی گئی تھی جرجانی نے کہا کہ حملوا
حمالۃ بمعنی کفالۃ سے ہے حمل علی الظہر سے نہیں ہے حمیل کفیل کو کہتے ہیں یعنے وہ ضامن وکفیل کیے گئے تھے
احکام توریت کے پھر جس شے کو اس نے واجب کیا انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور نہ ان حکموں کی اطاعت کی
جن کا اس میں ان کو امر ہوا تھا اور نہ اس کا حق ادا کیا ان کی مثل مانند مثل گدھے کے ہے جو کہ سب حیوانوں سے
بڑھ کر بلید ہے سو خاص کرکے اس کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ وہ غایت درجے کا غبی ہے یحمل اسفارا حال ہے
حمار سے یا اس کی صفت ہے اس لیے کہ مراد اس سے جنس حمار ہے مامون بن ہارون رشید نے یحمل مشدد بصیغہ
مفعول پڑھا ہے اسفار جمع سفر بمعنی کتاب کبیر ہے اس لیے کہ کتاب جب پڑھی جاتی ہے تو معنی کا اسفار واظہار کرتی
ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا اسفارا الکتب یعنی بڑی بڑی کتابیں علم کی کتابوں سے میمون بن مہران کہتے ہیں
الحمار لا يدري أسفر على ظهره أم زبيل یعنے گدھا نہیں جانتا ہے کہ اس کی پشت پر کتاب ہے یا سرگین ہے سو یہود ایسے

ہی ہین اور وہ شخص جس نے جانا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا پس یہ اُس کی مثل ہی اور یہ مثل لاحق ہوتی ہے اُس شخص کو جس نے
قرآن کے معانی نہ سمجھے اور نہ عمل کیا اُس نسخے پر جو اُس مین ہے اور اُس سے اعراض کیا مثل اعراض کرنے اُس شخص
کے جس کو اُس کی طرف حاجت نہین ہے اسی لیے میمون بن مہران نے کہا ہے یا اہل القرآن اتبعوا القرآن قبل ان
یتبعکم پھر یہ آیت پڑھی یعنی او قرآن والو پیروی کرو قرآن کی قبل اس کے کہ وہ تمھارا پیچھا کرے اور کہے کہ تم نے مجھ پر
کیون عمل نہ کیا **لطیفہ** شیخنا المرحوم صاحب فتح البیان نے اپنی کتاب اتحاف النبلا مین ذکر کیا ہے دمامینی نے اپنے
اُستاد ابن عرفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ سکندریہ مین درس دیتے تھے ایک عبارت وارد ہوئی جس مین مضاف الیہ کیطرف ضمیر پھیرتی تھی درس مین طالب العلم حاضر تھے انہین سے ایک لا
نحوی تھا مضاف الیہ کیطرف ضمیر پھیرنے کو منع کرتے ہین پھر یہ عبارت کیونکر ٹھیک ہو گی تو ابن عرفہ اُسی دم بول اُٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کمثل الحمار یحمل اسفارا و فیہ من اللطافۃ ما لا یخفی بالجملہ پھر اللہ پاک نے مثل مذکور کی قدح کی اور مراد یہودیون کی ذم ہے
پس فرمایا **بئس مثل القوم الذین کذبوا بآیات اللہ** لے بئس مثلا تمیز محذوف ہی اور فاعل مضمر ہے جس کی
تمیز سے تفسیر کی گئی ہے اور مثل القوم مخصوص بالذم ہے یعنی بُری ہے وہ از روے مثل کے مثل اُس قوم کی جو جھٹلاتے
اللہ کی آیتین جھٹلائین یا یون کہو کہ مثل القوم بئس کا فاعل ہے اور مخصوص بالذم اس کے بعد کا موصول ہے بنا بر
حذف مضاف اے مثل الذین کذبوا یہ بھی جایز ہے کہ موصول قوم کی صفت ہو تو اب محل جر مین ہو گا اور مخصوص
بالذم محذوف تقدیر یہ ہے بئس مثل القوم المکذبین مثل ہولاء آیات سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور
قرآن کی آیات جن کو آپ لے کر آئے کسی نے کہا کہ آیات توریت مراد ہین اس لیے کہ انھون نے اُن کی تکذیب کی جبکہ
آنحضرت پر ایمان لانے کو ترک کیا کیونکہ توریت مین تو آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے **واللہ لا یہدی القوم الظالمین** یعنے
اللہ راہ نہین بتاتا ہے کافرون کو علے العموم تو اب یہود ہمین بدخول اولے داخل ہون گے مراد اُن سے وہ ہین جن کا
ایمان نہ لانا اُس کے علم مین سابق ہو چکا ہے ورنہ اُس نے تو بہت سے کافرون کو ہدایت کی **الذین ہادوا** سے
مراد وہ ہین جو یہودی ہو لے اور یہودیت کا دین اختیار کیا یعنے حضرت موسی علیہ السلام کی ملت ہی یہود نے لوگون پر فضیلت
کا دعوے کیا اور یہ کہا تھا کہ وہ اللہ کے دوست ہین سوا اور لوگون کے کما فی قولہم نحن ابناء اللہ واحباؤہ وقولہم
لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا سو اللہ پاک نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا کہ وہ جب اس
باطل دعوی کا ادعا کرین تو اُن سے یون کہین ان زعمتم انکم اولیاء للہ الآیہ یعنے اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو
سب لوگون کے سوا اور دوست اختیار کرتا ہے آخرت کو اور اُس کا مبدا و طریق موت ہی تو تم تمنا کرو موت کی تا کہ چلے
جاؤ اُس کرامت کی طرف جس کی طرف تم جاؤ گے اپنے زعم مین اگر تم سچے ہو اس دعوی مین کیونکہ جو کوئی یہ جانتا ہو
کہ وہ اہل جنت سے ہے تو وہ اس دار ناپایدار مشوب بالکدار سے رہائی پانے کو دوست رکھتا ہے جمہور نے فتمنوا الموت
کو بضم واو پڑھا ہے اور کسی نے بفتح واو واسطے تخفیف کے اور کسائی نے مبدال واؤ کا ہمزے سے حکایت کیا بالجملہ

پھر اللہ پاک نے اس بات کی خبر دی جو نا آئندہ مین اُن سے صادر ہو گی یعنی وہ کبھی نہ کرین گے بسبب اپنے گناہون کے
پس ارشاد فرمایا ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم یعنی وہ کبھی موت کی تمنا نہ کرین گے بسبب ان اعمال کے جو ہو نے
کئے ہین یعنی کفر و معاصی جو کہ دخول نار کے موجب ہین اور تحریف و تبدیل کتاب الٰہی کی واللہ علیم بالظالمین
یعنی اور اللہ خوب جانتا ہے علی العموم ظالمون کو اور یہ یہود تو اس مین بدخول اولے داخل ہین زمخشری فرماتے
ہین کہ درمیان لا و لن کے کوئی فرق نہین ہے اس بات مین کہ ہر ایک اُن مین کا نفی مستقبل کے واسطے ہے
مگر اتنا فرق ہے کہ لن مین تاکید و تشدید ہے وہ لا مین نہین ہے پس ایک بار تو بلفظ تاکید آیا و لن یتمنوہ مین اور
ایک بار بغیر لفظ تاکید ولا یتمنونہ مین ابو حیان نے کہا کہ یہ رجوع ہے زمخشری کا اپنے مذہب سے طرف مذہب جماعت کے
اُس کا مذہب یہ ہے کہ لن نفی کا مقتضی ہے علے التابید اور جماعت کا یہ مذہب ہے کہ وہ اس کا مقتضی نہین ہے صاحب
فتح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ اس مین رجوع نہین ہے غایۃ ما فیہ یہ ہے کہ زمخشری نے اس ہی سکوت کیا
اور اُس کا شریک کرنا درمیان لا و لن کو نفی مستقبل مین یہ اس کی نفی نہین کرتا ہے کہ اختصاص لن کا کسی اور معنی کے
ساتھ ہو بالجملہ پھر اللہ پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ ان سے یہ کہہ دین کہ موت سے بھاگنا
اُن کو نجات نہ دیگا اور وہ اُن پر نازل ہونی ہے پس فرمایا قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم یعنے
جس موت سے تم بھاگتے ہو سو وہ تو ضرور تم سے ملنی ہے اور بلاشک تم پر نزول کرنے والی ہے حرف فا فانہ مین اس لئے
داخل ہوا کہ اسم شرط کے معنی کو متضمن ہے زجاج کہتے ہین کہ ان زیدا فمنطلق نہین بولا جاتا ہے اور یہان فرمایا فانہ
ملاقیکم اور مبالغہ ہوگا اس بات پر دلالت کرنے مین کہ موت سے بھاگنا نافع نہین ہے کسی نے کہا کہ وہ محض زائد ہے
نہ بسبب التضمن مذکور کے کسی نے کہا کہ کلام تو تفرون منہ پر تمام ہو چکا پھر ابتدا کی تو فرمایا فانہ ملاقیکم چونکہ برزخ مین قیام
کرنا ایک امر ہولناک ہے اور اُس کا ہونا ضروری ہے اس لیے اُس پر اور اُس کے طول پر بالتراخی تنبیہ کی پس فرمایا
ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ الآیہ یعنے موت تم سے ضرور ہی ملے گی بعد اس کے برزخ کے ہولناک امر
پیش آئین گے پھر ایک مدت دراز کے قیامت کے دن پھیرے جاؤ گے طرف اُس ذات پاک کے جو کہ سر و علانیہ کا
عالم ہے پھر وہ تم کو تمہارے قبیح اعمال کی خبر دے گا اور اُن پر تم کو جزا دے گا اس مین وعید و تہدید ہے یا ایھا الذین امنوا
اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ فاذا
قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۔ اے
ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا یہ بہتر ہے تمہارے حق مین
اگر تم کو سمجھ ہے پھر جب تمام ہو چکے نماز تو پھیل پڑو زمین مین اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا
شاید تمہارا بھلا ہو ف ا ہر اذان کا یہ حکم نہین کیونکہ جماعت پھر بھی ملیگی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہان ملیگا

[حاشیہ:] [illegible]

اللہ کی یاد کہا خطبے کو ایسے وقت جاوے کہ خطبہ ہو ف۲ یہود کے ہان عبادت کا دن ہفتہ تہا سارے دن کو دنیا منع تہا اس واسطے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش مین بہی اللہ کی یاد نہ بہولو انتہی ف۱ جمعے کا نام جمعہ صرف اس لیے رکہا گیا کہ یہ مشتق ہے جمع سے کیونکہ اہل اسلام ہر ہفتہ ایک بار اس مین جمع ہوتے مین بڑی بڑی عبادتگاہون مین ۲ اور اس مین ساری خلائق کامل ہوئی اس لیے کہ یہ چہٹا ان چہہ دنون مین سے جن مین اللہ تعالی نے زمین و آسمان پیدا کیے ۳ - اور اسی مین حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ۴ اور اسی مین جنت کے اندر داخل کیے گئے ۵ - اور اسی مین اس سے نکالے گئے ۶ اور اسی مین قیامت قائم ہوگی ۷ اور اسی مین ایک گہڑی ہے کہ نہین موافقت کرتا ہے اس کی کوئی بندہ مومن کہ سوال کرے اللہ سے اس مین کسی خیر کا مگر وہ اس کو عطا کرتا ہے جس طرح کہ اس باب مین صحیح حدیثین ثابت ہوئی ہین سلمان رض کہتے ہین ابو القاسم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او سلمان کیا ہے یوم جمعہ مین نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول دانا تر ہین تو آپ نے فرمایا یوم جمعہ وہ دن ہے جس مین جمع کیا اللہ نے تیرے ماں باپ کو یا تمہارے باپ کو اخرجہ ابن ابی حاتم و قد روی عن ابی هريرة من كلامه نحو هذا فالله اعلم قدیم لغت مین اس کو یوم العروبہ کہتے تہے ثابت ہوا ہے کہ ہم سے اگلی امتون کو اس کا امر ہوا تہا سو وہ اس سے گمراہ ہوئے اور یہود نے شنبے کا دن اختیار کیا جس مین خلق واقع نہین ہوئی اور نصاری نے روز یکشنبہ اختیار کیا جس مین خلق کی ابتدا کی گئی اور اللہ تعالی نے اس امت کو واسطے روز جمعہ پسند فرمایا جس مین اس نے خلق کو کامل کیا جیسا کہ بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہم آخرون سابقون ہین قیامت کے دن سوا اس کے کہ وہ کتاب دیے گئے ہم سے پہلے پہر ان کا وہ دن ہے جس کو اللہ نے ان پر فرض کیا تہا سو انہون نے اس مین اختلاف کیا تو اللہ نے ہم کو اس کی ہدایت کی پس لوگ اس مین ہمارے تابع ہین یہود تو کل ہین اور نصاری پرسون ہین یہ لفظ بخاری کا ہے مسلم کے ایک لفظ مین یہ ہے کہ گمراہ کیا اللہ نے جمعے سے ان کو جو ہم سے قبل تہے سو یہود کے واسطے تو روز شنبہ تہا اور نصاری کے واسطے روز یکشنبہ تہا پہر اللہ ہم کو لایا تو اللہ نے ہم کو روز جمعہ کی ہدایت فرمائی پہر ٹہیرایا گیا جمعہ و سبت و احد اور اسی طرح وہ ہمارے تابع ہین قیامت کے دن ہم آخر ہین اہل دنیا سے اور اول ہین قیامت کے دن جن کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا قبل خلایق کے اللہ تعالی نے مومنون کو حکم دیا کہ جمعے کے دن اس کی عبادت کو واسطے جمع ہون پس فرمایا یا ایہا الذین آمنوا الآیہ یعنی ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو قصد و ارادہ کرو اور اہتمام کرو اپنے چلنے مین طرف اس کے یہان سعی سے مراد تیز چلنا نہین ہے وہ تو صرف جمعے کا اہتمام کرنا ہے کقولہ تعالی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ حضرت عمر و حضرت ابن مسعود اس آیت کو فامضوا الی ذکر اللہ پڑہتے تہے اب رہا نماز کی طرف تیز چلنا سو اس سے نہی کی گئی ہے

ف۵ اور جمعی سے نہ پایا بیان گہر اور دوڑ کی اس سے کہا جماعت کی اور دونون کا ... یعنی بہشت ۱۲

صحیحین مین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہی کہ جسوقت تم اقامت سنو تو چلو طرف نماز کی اور لازم
پکڑو سکینت و وقار کو اور سرعت نکرو پہر جو تم نے پالی تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو گئی تو تمام کر لو ہذا اللفظ للبخاری ابو قتادہ
کہتے ہین اس اثنا مین کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ناگاہ مردون کی آوازین سنی گئین پہر
جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے عرض کیا کہ ہمنے جلدی چاہی طرف نماز کے فرمایا یہ مت کرنا جس وقت تم نماز
کو آؤ تو چلو اور لازم پکڑو سکینت کو پہر جو تم پاؤ تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو گئی تو تمام کر لو اخرجاہ حضرت ابوہریرہ رضی مرفوعاً
مروی ہی کہ جسوقت نماز قائم کی جاوے تو مت آؤ اوس کو دوڑتے ہوئے ولیکن آؤ اوس کو چلتے ہوئے اور لازم پکڑو سکینت
و وقار کو پس جو ادرکتم فصلوا و ما فاتکم فاتموا اخرجہ عبد الرزاق و رواہ الترمذی من حدیث عبد الرزاق کذالک واخرجہ ایضاً من ایۃ
اخری عنہ حضرت حسن فرماتے ہین خبردار واللہ یہ قدمون پر دوڑنا نہین ہے اور البتہ مقرر وہ منع کیے گئے اس سے
کہ آوین نماز کو مگر اس حال مین کہ ان پر سکینہ و وقار ہو ولیکن ساتھ قلوب و نیت و خشوع کے قتادہ اس کی تفسیر مین
کہتے ہین مراد یہ ہے کہ تو سعی کرے اپنے دل اور عمل سے اور وہ چلنا ہے اوس کی طرف قولہ تعالیٰ فلما بلغ معہ السعی
کی تاویل کرتے تھے ای المشی معہ محمد بن کعب و زید بن اسلم وغیرہما سے بھی اسی طرح مروی ہے غسل جمعہ جو کوئی جمعہ کو
آوے تو اوس کے واسطے مستحب یہ ہی کہ اول غسل کرے صحیحین مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے
کہ جس وقت آوے ایک تمہارا جمعے کو تو چاہیے غسل کر لے ۲ حضرت ابو سعید رضی مرفوعاً مروی ہے کہ روز جمعہ کا غسل
واجب ہے ہر محتلم پر اخرجاہ ۳ حضرت ابوہریرہ رضی سے مرفوعاً مروی ہے حق ہی واسطے اللہ کے ہر محتلم پر کہ غسل کرے ہر ہفتہ مین
دہو لے اپنا سر اور اپنا بدن رواہ مسلم ۴ حضرت جابر رضی سے مرفوعاً مروی ہے ہر مرد مسلم پر ہر ہفتے مین غسل ہے ایک
دن کا اور وہ روز جمعہ ہے رواہ احمد والنسائی وابن حبان ۵ اوس بن اوس ثقفی سے مرفوعاً مروی ہے من غسل و
اغتسل یوم الجمعۃ وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ اجر سنۃ اجر صیامہا وقیامہا
اخرجہ الامام احمد یعنی جسنے نہلایا اپنی بی بی سے صحبت کی کہ اس کو نہانا پڑا اور خود نہایا جمعے کے دن اور اول وقت
مین آیا اور اول خطبہ سنا اور چلا اور سوار نہ ہوا اور قریب ہوا امام سے اور سنا اور لغویات نہ کی تو ہو گا واسطے اوس کے
بعوض ہر قدم کے اجر ایک برس کا اوس کے صیام وقیام کا اجر وہذا الحدیث لہ طرق والفاظ وقد اخرجہ اہل السنن الاربعۃ
وحسنہ الترمذی ۶ حضرت ابوہریرہ رضی سے مرفوعاً مروی ہے جو کوئی نہایا جمعے کے دن نہانا جنابت کا پہر چلا پہلی
گہڑی مین تو گویا اوس نے ایک بدنہ قربانی کیا اور جو کوئی چلا دوسری گہڑی مین تو گویا اوس نے ایک گاؤ قربانی
کیا اور جو کوئی چلا تیسری گہڑی مین تو گویا اوس نے ایک دنبہ سینگون والا قربانی کیا اور جو کوئی چلا چوتھی گہڑی
مین تو گویا اوس نے ایک مرغی قربانی کی اور جو کوئی چلا پانچوین گہڑی مین تو گویا اوس نے ایک انڈے کی قربانی کی
پہر جب امام نکلا تو فرشتے حاضر ہوئے ذکر سننے لگتے ہین اخرجاہ ۷ اچھے کپڑے پہننا مستحب یہ ہی کہ

ع [illegible] سورۂ [illegible]
[illegible] سورۂ جمعہ
ع شروع سورۂ منافقون
[illegible]

اپنے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے مسواک کرے خوب لطیف و طاہر و صاف پاک ہو آ حضرت ابو سعید کی حدیث
متفق علیہ میں ہے کہ غسل روز جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر اور مسواک اور یہ کہ ملے اپنی بی بی کی خوشبو ہے حضرت ابو ایوب
انصاری سے مرفوعاً مروی ہے جو کوئی نہایا جمعہ کے دن اور ملے اپنی بی بی کی خوشبو سے اگر اس کے پاس ہو اور
پہنے اپنے احسن ثیاب سے پھر نکلے یہاں تک کہ آئے مسجد میں پھر نماز پڑھے اگر اسے ظاہر ہوا اور ایذا نہ دیا کسی کو چپ
رہا جبکہ اس کا امام نکلا یہاں تک کہ نماز پڑھی تو ہوگا وہ کفارہ واسطے اس شے کے جو کہ درمیان اس کے اور دوسرے
جمعے کے ہے اخرجہ الامام احمد ہم حضرت عبد اللہ بن سلام سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کیا
ہے ایک تمہارے پر اگر وہ خرید کیا دو کپڑے واسطے روز جمعہ کے سوا اپنے کام کاج کے دو کپڑوں کے اخرجہ
ابو داؤد فی سننہ و ابن ماجہ ہم حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا
لوگوں کو جمعے کے دن تو آپ نے ان پر ثیاب نمار دیکھے پس فرمایا کیا ہے ایک تمہارے پر اگر وہ پاوے فراخی کہ
بنا لیوے دو کپڑے واسطے اپنے جمعے کے سوا اپنے کام کاج کے دو کپڑوں کے رواہ ابن ماجہ مراد اس ندا سے
وہ اذان ثانی ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو دی جاتی تھی جبکہ آپ نکلتے پھر منبر پر جلوس فرماتے
تھے تو اس وقت آپ کے سامنے اذان دی جاتی تھی پس اس سے وہی مراد ہے اب رہی پہلی اذان جو امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زیادہ فرمائی سو یہ صرف بوجہ کثرت لوگوں کے تھی جیسا کہ بخاری نے سائب
بن یزید سے روایت کیا ہے کہا تھی ندا جمعے کے دن اول اس کی جبکہ امام منبر پر بیٹھتا زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے پھر جب حضرت عثمان ہوئے بعد ایک زمانے کے اور لوگ
بکثرت ہوئے تو ندائے ثانی زیادہ کی زوراء پر یعنی وہ اذان دی جائے اس گھر پر جس کا نام زوراء رکھا جاتا ہے یہ
گھر مدینے میں سب گھروں سے زیادہ بلند تھا مسجد کے قریب میں مکحول بروایۃ الشام سے مروی ہے بیشک ندا تھا
جمعے میں ایک مؤذن جبکہ امام نکلتا تھا پھر نماز قائم کی جاتی اور یہ وہی ندا ہے جس کے نزدیک خرید و فروخت حرام
ہو جاتی ہے جس وقت کہ وہ کی جاتی ہے پھر حضرت عثمان نے حکم دیا کہ ندا کی جائے قبل نکلنے امام کے یہاں تک
کہ لوگ جمع ہو جائیں جمعے کا حضور کس پر ہے صرف آزاد مومنوں کو جمعے کے حاضر ہونے کا امر کیا ہے تاکہ
غلاموں عورتوں بچوں کو نہیں اور مسافر و مریض اور تیماردار بیمار کا معذور رکھا جاتا ہے ان کے مشابہ اور عذر
ہیں جس طرح کہ کتب فروع میں مقرر و مسطور ہیں قولہ تعالیٰ وذروا البیع یعنے چلو ذکر اللہ کی طرف اور چھوڑو
بیع جبکہ نماز کی اذان دی جائے اسی لیے علماء رضی اللہ عنہم نے اتفاق کیا ہے بیع کی تحریم پر بعد
دوسری اذان کے اور اختلاف کیا ہے دو قول پر کہ جب کوئی لین دین کرنے والا لین دین کرے تو صحیح ہے
یا نہیں ظاہر آیت کا عدم صحت ہے جیسا کہ بجائے خود مقرر ہے واللہ اعلم قولہ تعالیٰ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

مسئلہ ١ یعنی غسل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کپڑے پسینہ [illegible] واللہ اعلم ١٢ منہ

مسئلہ ٢ مطلب یہ ہے کہ جمعے میں ایک مؤذن تھا یعنی ایک اذان کہی جاتی تھی جبکہ امام نکلتا ١٢ منہ

یعنی چھوڑنا تمہارا بیع کو اور متوجہ ہونا تمہارا طرف ذکر اللہ کے اور نماز کے بہتر ہے واسطے تمہارے اگر تم سمجھا کرو قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جب اللہ نے منع کیا بعد سننے ندا کے بیع و شرا میں تصرف کرنا ان پر محجور و ممنوع کیا اور جمع ہونے کا ان کو امر فرمایا تو بعد فراغ کے ان کو اذن دیا کہ زمین میں منتشر ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کریں جس طرح کہ عراک بن مالک رضی اللہ عنہ جس وقت جمعے کی نماز پڑھ لیتے تو لوٹتے پھر مسجد کے دروازے پر ٹھیرتے پھر کہتے تھے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ فَرِیْضَتَکَ وَانْتَشَرْتُ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ رواہ ابن ابی حاتم نیز بعض سلف سے مروی ہے کہ جو کوئی بیع و شرا کرے جمعے کے دن بعد نماز کے تو برکت دے گا اللہ واسطے اس کے ستر بار بسبب اس آیت کے فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیہ قولہ تعالیٰ واذکروا اللہ کثیرا الآیہ یعنی یاد کرو تم اللہ کو بہت سا اپنی بیع و شرا اور لین دین میں اور باز نہ رکھے تم کو دنیا اس شی سے جو تم کو آخرت میں نفع دے گی شاید تم فلاح پاؤ اسی لیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی داخل ہو کسی بازار میں بازاروں سے پھر کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو لکھے گا اللہ واسطے اس کے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا اس سے دس لاکھ برائیاں مجاہد نے کہا نہیں ہوتا ہے بندہ اللہ کے بہت سا ذکر کرنے والوں سے یہاں تک کہ ذکر کرے اللہ کا کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے کذا فی ابن کثیر وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ؑ اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جاویں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جاویں کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سودے سے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا ف ایک بار جمعے میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اسی وقت بنجارا آیا اس کے ساتھ نقارہ بجتا پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑے کہ اس کو ٹھیرا دیں نماز کو پھر پہنچیں گے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے انہیں سے نماز ٹھہری یہ آیت اس پر اتری انتہی ف ابن کثیر میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ عتاب فرماتا ہے اس امر پر جو واقع ہوا کہ جمعے کے دن لوگ چلے گئے خطبے سے طرف تجارت کے جو اس دن مدینے میں آئی تھی پس فرمایا واذا راوا تجارۃ الآیہ ترکوک قائما کا یہ مطلب ہے کہ تجھ کو چھوڑ جاویں کھڑا منبر پر کہ تو خطبہ پڑھ رہا ہے اسی طرح تابعین میں سے غیر واحد نے اس کا ذکر کیا ہے ابو العالیہ وحسن وزید بن اسلم وقتادہ ان میں سے ہیں مقاتل بن حیان نے زعم کیا ہے کہ یہ تجارت دحیہ بن خلیفہ کی تھی قبل اس کے کہ وہ اسلام لائے اور اس کے ساتھ نقارہ تھا سو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر کھڑا چھوڑ گئے مگر ان میں کے قلیل اس باب میں خبر صحیح آئی ہے امام احمد نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ ایکبار مدینے میں عیر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے سو لوگ نکلے اور بارہ مرد باقی رہ گئے پس یہ آیت نازل ہوئی واذا راوا الآیہ واخرجاہ فی الصحیحین من حدیث سالم به

حافظ ابو یعلی موصلی نے عن سالم بن ابی الجعد و ابی سفیان عن جابر بن عبد اللہ روایت کیا ہے کہ اس اثنا مین کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے جمعے کے دن پس ایک عیر مدینے کی طرف آیا تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کی طرف دوڑے یہان تک کہ باقی نہ رہے آپ کے ساتھ مگر بارہ مرد تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم سب پے در پے چلے جاتے یہان تک کہ باقی نہ رہتا تم مین سے کوئی تو البتہ بہا لے جاتی تم کو وادی نار ہوکر اور یہ آیت نازل ہوئی اور کہا اُن بارہ آدمیون مین جو آپ کے ساتھ جمے رہے اور ان مین حضرت ابوبکر و حضرت عمر رض تھے ترکوک قائما مین دلیل ہے اس پر کہ امام جمعے کا خطبہ کھڑے ہوکر پڑھے مسلم نے اپنی صحیح مین جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے دو خطبے تھے اُن کے درمیان میں جلوس فرماتے تھے قرآن پڑھتے اور لوگون کو وعظ کرتے تھے لیکن یہان ایک شے ہے لائق اس کے ہے کہ جانی جائے وہ یہ ہے کہ کہا گیا ہے کہ یہ قصہ اسوقت کا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جمعے کے دن نماز کو خطبے پر مقدم کرتے تھے جیسا کہ ابوداؤد نے مراسیل مین مقاتل بن حیان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھتے تھے جمعے کے دن قبل خطبے کے مثل عیدین کے یہان تک کہ جب ایک دن ہوا اور آپ خطبہ فرما رہے تھے اور مقرر آپ جمعے کی نماز پڑھ چکے تھے پس ایک مرد داخل ہوا تو اس نے کہا کہ دحیہ بن خلیفہ مال تجارت لے کر آیا ہے پس پھر وہ متفرق ہو گئے اور باقی نہ رہا آپ کے ساتھ مگر تھوڑا سا گروہ قولہ تعالے قل ما عند اللہ الآیہ یعنی جو ثواب اللہ کے پاس ہے دار آخرت مین بہتر ہے لہو سے اور تجارت سے واللہ خیر الرازقین ہے واسطے اس شخص کے جس نے اس پر توکل کیا اور طلب کیا رزق اس کے وقت مین آخر تفسیر سورۃ الجمعۃ وللہ الحمد والمنۃ و بہ التوفیق والعصمۃ کذا فی ابن کثیر

ف فتح البیان مین ہے اذا نودی للصلوۃ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت اذان واقع ہو واسطے نماز کے مراد اس سے وہ اذان ہے کہ جس وقت خطیب منبر پر بیٹھے جمعے کے دن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد شریف مین اس کے سوا اور کوئی اذان نہ تھی پھر حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض و حضرت علی کوفے مین اسی پر تھے یہان تک کہ حضرت عثمان ہوئے اور لوگون کی کثرت ہوئی اور منازل دور ہوئے تو ایک اور اذان زیادہ کی پس اولاً اپنے گھر زوراء نام پر اذان دینے کا حکم دیا پس جب لوگ سنتے تو متوجہ ہوتے یہان تک کہ جب منبر پر بیٹھتے تو موذن دوسری اذان دیتا اس وقت مین کسی نے اُن کی مخالفت نہین کی بسبب اس حدیث شریف کے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی من یوم الجمعۃ اذا کا بیان اور اس کی تفسیر ہے کما قالہ الزمخشری ابو البقا کہتے ہین کہ حرف من بمعنی فی سے جیسا کہ قولہ تعالی ارونی ماذا خلقوا من الارض ای فی الارض کو اعمش نے دونون مین جمع کیا ہے جمعہ کو جمہور نے بضم میم پڑھا ہے اور کسی نے بسکون میم واسطے تخفیف کے یہ دونون دو لغت ہین جمع اس کی جمع و جمعات ہے فراء نے کہا کہ جمعہ بسکون و فتح و ضم میم ہے

ف مسند میں ہے حدثنا محمد بن خالد عن الولید اخبرنی ابو معاذ بکیر بن معروف انہ سمع مقاتل بن حیان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الخ ۱۲ منہ

ف کذا قال الخطیب علی نقل الجلیل ۱۲ منہ

ف ترکوک کا مطلب یہ ہے کہ مجکو انھون نے کھڑا چھوڑا یعنی منبر پر ۱۲

ف یعنی عبد اللہ بن الزبیر و جعفر کذا فی فتح القدیر و سلمی نے زید بن علی و ابو حیوہ و ابن ابی داؤد فی روایۃ عبد اللہ بن الزبیر کما ہی ۱۲ منہ

یہ صفت ہے یوم کی یا سبب یوم مجمع الناس یعنی ایک دن ہے کہ جمع کرتا ہے لوگون کو نیز فراء و ابو عبیدہ نے کہا کہ تخفیف جمعہ اقیس ہے جیسے غرفہ و غرف و طرفہ و طرف و حجرہ و حجر اور میم کا فتحہ لغت عقیل ہے وجہ تسمیہ کی اور بھی اقوال گذر چکے ہیں حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں مین نے عرض کیا یارسول اللہ یوم الجمعہ کس واسطے نام رکھا گیا فرمایا اس لیے کہ اس مین جمع کی گئی مٹی تمہارے باپ آدم کی اور اسی مین صعقہ و بعثہ ہے اور اس کے آخر مین تین گھڑیان ہین ان مین ہے ایک گھڑی ہے کہ جو کوئی اُس مین اللہ سے کوئی دعا مانگے تو اُس کے واسطے قبول کرے اخرجہ سعید بن منصور و ابن مردویہ نیز انؓ سے مرفوعاً مروی ہے بہتر دن جس مین سورج طلوع ہوا روز جمعہ ہے اسی مین آدم مخلوق ہوئے اور اسی مین جنت کے اندر داخل کیے گئے اور اسی مین اُس سے نکالے گئے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر روز جمعہ مین اخرجہ احمد و مسلم و الترمذی و ابن مردویہ اس باب مین اور حدیثین ہین وہ تصریح کرتی ہین کہ آدم اُس مین پیدا کیے گئے روز جمعہ کی فضیلات مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین - اور اسی طرح نماز جمعہ کے فضل اور اُس کے اجر عظیم مین اور اُس گھڑی مین جو اس کے اندر ہے اور اس مین کہ اُس گھڑی مین دعا قبول ہوتی ہے شیخ شیوخنا الشوکانی رحمہ اللہ تعالی نے شرح منتقی مین اس مقام کی ایسی توضیح کی ہے کہ ناظر اُس کے غیر کی طرف سے بے نیاز ہوتا ہے اوّل جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پڑھا بنی سالم بن عوف کے گھر مین تھا یہ یون ہوا کہ جب آپ مدینے کو آئے تو قبا مین اُترے اور وہان جمعے تک ٹھیرے پھر مدینے مین داخل ہوئے اور اُس گھر مین جمعہ پڑھا جمعہ ایک فریضہ ہے اللہ کے فرائض مین سے بسبب اُس نص کے جو کتاب اللہ مین ہے اور بسبب اُن حدیثون کے جو صحیح ہین اور وہ بہت سی ہین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس پر مواظبت و مداومت فرمائی اس وقت سے جس مین اللہ تعالے نے اُسکو شروع کیا یہانتک کہ آپ کو مقبوض فرمایا ابن المنذر نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ جمعہ فرض عین ہے ابن العربی نے اتنا زیادہ کہا اور جس نے جمعے کی فرضیت مین منازعت کی تو مقرر اس نے خطا کی اور صواب کو نہ پہونچا جمعہ مثل باقی نمازون کے ہے صرف اس مین اُن کا مخالف ہے کہ اس کے قبل دو خطبے مشروع ہین ومن تامل فیما وقع فی ہذہ العبادۃ الفاضلۃ من الاقوال الساقطۃ والمذاہب الزائغۃ والاجتہادات الداحضۃ قضی من ذلک العجب والا یجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرفا واحدا یدل علی ما ادعوہ من کون تلک الامور کالمصر الجامع والعدد المخصوص والامام الاعظم والحمام ونحوہا شروطا لصحۃ الجمعۃ او فرضا من فرائضہا او رکنا من ارکانہا فیا للہ العجب ما یفعل الرای باہلہ ومن یخرج من رؤسہم ہذہ الخزعبیلات الشبیہۃ بالقصص والاحادیث الملفقۃ وہی عن الشریعۃ المطہرۃ بمعزل وکل من تثبت قدمہ ولم یتزلزل عن طریق الحق بالقیل والقال یعرف ہذا احسن المعرفۃ ومن جاء بالغلط فغلطہ رد علیہ مضروب بہ فی وجہہ وتفصیل ذلک فی النیل والسیل للشوکانی رحمہ اللہ تعالی فائدہ سب راتون سے افضل شب

مولد ہے پھر شبقدر پھر شب معراج پھر عرفہ پھر جمعہ پھر نصف شعبان پھر عید اور سب دنون سے افضل روز عرفہ ہے پھر روز نصف شعبان پھر روز جمعہ اور رات افضل ہے دن سے قالہ الشیخ الرحمانی فی حاشیتہ علی التحریر کاتب الحروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ روز جمعہ عجیب مبارک دن ہے اسکے فضائل و خصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسیلیے یہ بابرکت دن مسلمانون کی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہے سارے خصائص کی تفصیل تمام بیان فرمایا ہے اور امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان کے آخر مین ۱۰۰ خصائص جمعہ کی ذکر فرمائے ہین یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہے تو قبر مین اُس سے پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہے۔ طحی النفر اسنح مین اس کے دلائل لکھے ہین بعد اس کے شرح برزخ سے نقل کیا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص ان کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین ۱ ماہ رجب خصوصا لیلۃ الرغائب ۲ یوم استفتاح ۳ ماہ شعبان خاص کر لیلۃ البرات ۴ رمضان شریف خاص کر شبقدر ۵ دس ذی حجہ کے خصوصا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جسدن منی کو جاتے ہین اور عرفہ کا دن ۶ عید الفطر ۷ روز عید اضحی ۸ روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص ان مین مریگا وہ قبر مین معذب نہ ہوگا واللہ اعلم انتہے

اللھم ارزقنا الموت فی یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ او فی احد ہذہ الایام واللیالی الفاضلۃ بفضلک و کرمک و بجاہ سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ الی یوم الدین آمین عدد ما علمت و زنۃ ما علمت و ملأ ما علمت آمین عطا نے کہا کہ سعی الی ذکر اللہ سے مراد جانا اور چلنا ہے طرف نماز کے فراء کہتے ہین کہ مضی و سعی و ذہاب ایک معنی مین ہین حضرت عمرؓ و حضرت ابن مسعودؓ کی قرأت فامضوا الی ذکر اللہ اس پر دال ہے کہ سعی سے کسی نے کہا کہ مراد قصد ہے حضرت حسن کا قول اول گزر چکا ہے کہ سعی علی الاقدام مراد نہین ہے کسی نے کہا کہ مراد کسی سے علی الاقدام ہے اور یہ فضیلت ہے کچھ شرط نہین ہے لیکن قول اول اولی ہے کسی نے کہا کہ سعی سے مراد عمل ہے کقولہ تعالی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَہَا سَعْیَہَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ و قولہ تعالی اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی و قولہ تعالی اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور قول اعمی کا ہے واَلَیْکَ سَعَیْ وَنَحْفِدُ مطلب یہ ہے کہ سعی سے مراد چلنے مین سرعت کرنا نہین ہے حضرت ابن عباس سے دو قول مروی ہین ایک فاسعوا کی تفسیر فامضوا دوسرا یہ ہے کہ سعی عمل ہے قرطبی نے کہا کہ یہ قول جمہور کا ہے یعنی پس عمل کرو اور جاؤ طرف ذکر اللہ کی اور مشغول ہو اُس کے اسباب مین جیسے نہانا وضو کرنا اُسکی طرف متوجہ ہونا ہے خرشہ بن حر کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے میرے ساتھ ایک تختی دیکھی اسمین لکھا ہوا تھا فاسعوا الی ذکر اللہ تو فرمایا یہ تجھ کو کس نے املا کرایا مین نے کہا کہ ابی بن کعب نے فرمایا کہ بیشک ابی ہمسے زیادہ پڑھنے والے ہین واسطے منسوخ کی تو اسکو پڑھ فامضوا الی ذکر اللہ رواہ ابن المنذر و ابن الانباری و ابن ابی شیبۃ و ابو عبید فی فضائلہ و سعید بن منصور ان سب لوگون نے سوا ابو عبید کے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہا البتہ متوفی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ہم نہین پڑھتے تھے اس آیت کو جو سورہ جمعہ مین ہے مگر فامضوا الی ذکر اللہ و اخرجہ ایضا الشافعی فی الام و عبد الرزاق

اور جس نے جمعہ کا پہلا پہر پایا اور دوسری اسکے واسطے جو اس کی دوڑ ہے اور وہ یعنی پہلا ۱۲ منہ ہمارے کمانی بہانت بہانت ہے ۱۲ منہ اور پہر کو آدمی کردی جاتا ہے جو کہا ۱۲ منہ ابن جحیمہ بن حمید عنہ ۱۲ منہ

والفریابی وابن جریر وابن ابی حاتم واخرجوا لہم ایضا عن ابن مسعود کہ وہ پڑہتے تھے فامضوا الی ذکر اللہ کہا اور اگر فاسعوا
ہوتا تو البتہ مین سعی کرتا یہان تک کہ میری چادر گر پڑتی ہے حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ انہون نے بھی
اسی طرح پڑہا ہے ذکر اللہ سے مطلب بیان نماز جمعہ ہے کسی نے کہا کہ امام کا موعظہ والاول اولی جمہور نے کہا خطبہ
حضرت امام ابوحنیفہ نے اسی سے استدلال فرمایا ہے اس پر کہ خطیب جسوقت اقتصار کرے الحمد للہ پر تو جائز
ہے وذروا البیع کا یہ مطلب ہے کہ ترک کرو معاملہ ساتہ بیع کے اور باقی معاملات اس سے ملحق ہین یا مراد
بیع سے عقد بیع ہے بتمامہ تو اب خطاب ہوگا واسطے ہرایک کے بائع ومشتری مین سے محمد بن کعب سے
مروی ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے آمد ورفت رکہتے تھے اپنی تجارت مین طرف شام
کے پہر بسا اوقات وہ آتے جمعے کے دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہتے ہوتے تو آپ کو چہوڑ
اور اٹھ کھڑے ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وذروا البیع پس ان پر حرام کیا گیا جو اس سے قبل حلال تہا اخرجہ
عبد بن حمید مراد آیت سے ترک کرنا اس شے کا ہے جو کہ اللہ کے ذکر سے ذاہل وغافل کرتی ہے یعنی دنیا کے
شغل ان مین سے خاص کر کے بیع کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ جمعہ کے دن بیع وشرا بکثرت ہوتی تہی تو اہل سوق سے کہا گیا کہ دوڑو آخرت کی تجارت کو
اور دنیا کی تجارت چہوڑو اور سعی کرو ذکر اللہ کی طرف کہ جس سے بڑہ کر نافع وراجح کوئی شے نہین ہے اور اس بیع
کو ترک کرو جس کا نفع تہوڑا ہے ذلکم خیر لکم یعنے یہ سعی کرنا طرف ذکر اللہ کے اور چہوڑنا بیع کا بہتر ہے واسطے
تمہاری بیع سے اور کمائی کرنے سے اس وقت مین اس لیے کہ حکم کی امتثال مین اجر وجزا ہے اور اس کے
عدم مین اسکا عدم ہے جبکہ وہ عقوبت کا موجب ہو شافعیہ نے اس سے تمسک کیا ہے اس مسئلہ
مین کہ بیع وقت اذان خطبے کے نماز پوری ہونے تک صحیح ہے مع حرمت کے کشاف مین کہا ہے کہ عامہ
علماء اس پر ہین کہ یہ فساد کا موجب نہین ہے اس لیے کہ بیع لعینہ حرام نہین ہوتی بلکہ بسبب تشاغل کے
نماز سے جو اس مین ہے پس وہ ایسی ہے جیسے نماز مغصوب زمین مین امام مالک نے فرمایا کہ جو بیع وقت مذکور مین
واقع ہوئی وہ فسخ کی جائے اور اسی طرح باقی عقود ان کنتم تعلمون یعنے اگر ہو تم اہل علم سے تو بیشک تم پر
مخفی نہ رہے گا کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تمہاری نفوس کے مصالح سے فاذا قضیت الصلوۃ الآیہ
یعنی پہر جب تم نماز پڑہ لو اور اس کو ادا کر چکو اور اس سے فارغ ہو جاؤ تو پہیل پڑو زمین مین واسطے تجارت و
وتصرف کے اپنی معاش کے کام مین جس کی طرف تم کو حاجت ہوتی ہے یہ امر اباحت کا ہے کہ نماز کے بعد
بیع مباح ہے چاہو کرو چاہو نکرو تم کو اختیار ہے اور تلاش کرو اللہ کے رزق سے جسکا وہ تفضل فرماتا ہے اپنے
بندون پر بسبب ان منافع کے جو کہ معاملات ومکاسب مین ان کو حاصل ہوتے ہین کسی نے کہا کہ مراد ابتغا سے
طلب کرنا اجر کا ہے جو کہ اللہ کے پاس سے بسبب کرنے طاعات کے اور بچنے کے اس شے سے جو

حلال نہیں ہے کسی نے کہا کہ طلب علم ہے حضرت انس رض سے مرفوعا مروی ہے کہ طلب دنیا نہیں ہے ولیکن مریض کی عیادت ہے اور جنازے میں حاضر ہونا ہے اور زیارت ہے برادر فی اللہ کی اخرجہ ابن جریر حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ امر نہیں کیے گئے کسی شے کا طلب دنیا سے وہ تو صرف مریض کی عیادت ہے اور جنازہ کا حاضر ہونا ہے اور زیارت ہے اخ فی اللہ کی[1] واذکروا اللہ کثیرا یعنی ذکر کرو اللہ کا بہت سا ذکر یا خطاب کہ اُس کا شکر کرو اُس خیر اخروی و دنیوی پر جس کی اُس نے تم کو ہدایت فرمائی اور اسی طرح اُس کا ذکر کرو اُن افعال کے ساتھ جو تم کو اُس کی طرف قریب کرتے ہیں جیسے حمد و تسبیح و تکبیر و استغفار اور مثل اُن کے اور نماز کی حالت پر اُس کے ذکر کا قصر مت کرو لعلکم تفلحون یعنی تاکہ تم فائز بخیر دارین ہو اور دونون جہان کی بہتری سے ظفرمند ہو واذا راوا تجارۃ الآیہ کا سبب نزول یہ ہے کہ مدینے والون کو فاقہ تھا اور حاجت تھی پس شام کا قافلہ آیا اور اُس کے آنے کے لیے نقارہ بجایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے جمعے کے دن سو لوگ اُس کی طرف چلے گئے یہان تک کہ باقی رہ گئے مگر بارہ مرد مسجد میں[2] کما یجیئ قتادہ نے کہا ہم کو پہنچا کہ اُنھون نے یہ کام تین بار کیا ہر بار شام سے قافلہ آتا اور اُس کا آنا جمعے کے دن خطبے کے وقت میں موافق ہوتا تھا کسی نے کہا کہ اہل مدینہ نے نقارہ بجایا اپنی عادت پر اس باب میں کہ وہ اُس کا استقبال کیا کرتے تھے طبل و تصفیق سے یا جو لوگ اُس کو لے کر آئے تھے اُنھون نے بجایا یہ تین قول ہیں خطیب نے اُن کو نقل کیا ہے انفضوا کے یہ معنی ہیں کہ متفرق ہوئے اس حال میں کہ اُس کی طرف نکلنے والے تھے مبرو نے کہا کہ اُس کی طرف مائل ہوئے الیہا کی ضمیر تجارت کی طرف راجع ہے خاص کر کے اُس کی طرف ضمیر پھیری لہو کی طرف راجع نہ کی اس لیے کہ اُن کے نزدیک تجارت زیادہ تر مہم تھی کسی نے کہا تقدیر یہ ہے اذا راوا تجارۃ انفضوا الیہا او لہوا انفضوا الیہ چونکہ اوّل اس پر دال ہے اس لیے ثانی کو حذف کر دیا کسی نے کہا کہ تجارت کی ضمیر پر اس لیے اقتصار کیا کہ تجارت کی طرف جب مائل ہونا مذموم ہوا باوجود اس کے کہ اُس کی طرف حاجت ہے تو پھر لہو کی طرف مائل ہونا کیونکر مذموم نہ ہوگا کسی نے کہا کچھ اور بھی کہا ہے یہان جو حضرت جابر رض کی حدیث بروایت بخاری و مسلم وغیرہما ذکر کی ہے اس میں یہ لفظ ہے یہان تک کہ باقی رہ گئے اُن میں سے مگر بارہ مرد میں اُن میں تھا اور حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا واذا راوا تجارۃ الی آخر سورۃ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف کا قافلہ اناج لادے ہوئے آیا تو وہ صحابہ نکلے جمعے سے بعض یہ ارادہ کرتے تھے کہ خریدین گے اور بعض یہ ارادہ رکھتے تھے کہ دحیہ بن خلیفہ کی طرف نظر کرین گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر کھڑا چھوڑ گئے اور مسجد میں بارہ مرد اور سات عورتین باقی رہ گئیں تو آپ نے فرمایا اگر وہ سب نکل جاتے تو البتہ شعلہ مارتی اُن پر مسجد آگ ہو کر اخرجہ عبد بن حمید اس باب میں روایتیں ہیں

ف ۱ اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

ف ۲ قرطبی نے کہا کہ ایک روایت میں چالیس مرد باقی رہے تھے ایک اور روایت میں ہے کہ آٹھ تھے ایک اور روایت میں ہے کہ گیارہ تھے ایک اور میں ہے کہ تیرہ تھے ایک اور میں ہے کہ بیس تھے پس ارشاد سے اختلاف کا درمیان ائمہ کے اس عدد میں جس سے جمعہ منعقد ہوتا ہے ۱۲ منہ

جو کہ اس معنی کے متضمن ہین صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت سی جس بابت نے اُنکے واسطے یہ جائز کیا کہ وہ نکل گئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ پڑہتے چھوڑ گئے وہ یہی کہ انہون نے یہ خیال کیا کہ بعد تمام ہونے نماز کے
نکلنا جائز ہے کیونکہ مقصود تو تمام ہو گیا اور وہ نماز تھی وجہ اس کی یہ ہے کہ اول اسلام مین آپ جمعے کی نماز پڑہتے تہے
قبل خطبے کے مثل عیدین کے پہر جب یہ واقع ہوا اور آیت نازل ہوئی تو خطبے کو مقدم اور نماز کو موخر کیا حضرت
ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے درمیان دونون کے بیٹہتے تہے اخرجہ الشیخان
اس مین دلیل ہے اس پر کہ خطیب کو لائق یہ ہے کہ کہڑا ہو کر خطبہ پڑہے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ قیام خطبے مین تہا
واسطے جمعے کے پہر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اُن کو یہ خبر دین کہ آخرت کے واسطے عمل کرنا
بہتر ہے دنیا کے لیے عمل کرنے سے پس فرمایا قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ یعنے تو کہہ دے اُن سے
اُن کی تادیب و زجر کرنے کو ایسے فعل کے عود کرنے سے کہ جو جزائے عظیم اللہ کے پاس ہے ثابت ہے بہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جنت بہتر ہے اُس تماشے سے اور اُس تجارت سے جس کی طرف تم گئے اور مسجد مین باقی
رہنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سننا اُس کے واسطے ترک کیا ما عند اللہ صرف اس لیے خیر ہوا کہ وہ محقق
و مخلد ہے بخلاف نفع تجارت و لہو کے جس کا وہ توہم کرتے ہین کیونکہ لہو کا نفع تو کچہ محقق نہین ہے اور تجارت کا
نفع مخلد نہین ہے اسی سے لہو کی مقدم کرنے کی وجہ معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ اعدام مقدم ہین ملکات پر واللہ
خیر الرازقین یعنے اور اللہ ہی بہتر ہے روزی دینے والون کا تو تم اُسی سے رزق طلب کرو اور اسی کی
طرف توسل کرو ساتہہ کرنے طاعت کے پس بیشک یہ تحصیل رزق کے اسباب مین سے ہے اور بزرگ تر ہے اُن امور کا
جو کہ رزق کو کہینچ لاتے ہین تعدد رازقین کا صرف برسبیل مجاز ہے اس جہت سے کہ کہا جاتا ہے ہر انسان
رزق دیتا ہے اپنے عیال کو یعنی اللہ تعالیٰ کے رزق سے ورنہ پہر رازق تو حقیقت مین وہی اللہ وحدہٗ لا شریک لہ
ہے الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ جمعہ روز یک شنبہ ۱۹ شوال سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو بوقت نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ
قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی رسول اللہ سید
المرسلین وبارک وسلم وعلی آلہ وصحبہ الی یوم الدین آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً +

سُورَۃ المنافقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی گیارہ آیتین ہین بلا خلاف اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس
نے فرمایا کہ سورۂ منافقین مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی کے مثل مروی ہے حضرت

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعے کی نماز مین سورۂ جمعہ پڑھتے تھے پس تحریض
کرتے تھے اُس کے ساتھ مومنون پر اور دوسری مین سورۂ منافقین پس تقریع کرتے تھے اس کے ساتھ منافقون کو

اخرجہ سعید بن منصور والطبرانی فی الاوسط قال السیوطی بسند حسن واخرج البزار والطبرانی عن ابی عنبۃ الخولانی نحوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵۵

وقف لازم

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَكٰذِبُوْنَ ۚ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ
يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ
جانتا ہے کہ تو اُس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہین رکھی ہین اپنی قسمین ڈھال بناکر
پھر روکتے ہین اللہ کی راہ سے یہ لوگ بُرے کام ہین جو کر رہے ہین یہ اس پر کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر مہر ہو گئی
اُن کے دل پر اب وہ نہین بوجھتے اور جب تو دیکھے اُن کو خوش لگین تجھ کو اُن کے ڈیل اور اگر بات کہین سنے
تو اُن کی بات کیسے ہین جیسے لکڑی لگادی دیوار سے جو کوئی چیخے جانین ہم ہی پر بلا آئی وہی ہین دشمن اُن سے
بچتا رہ گردن مارے اُن کی اللہ کہان سے پھیرے جاتے ہین ف۱ یعنی وہ قائل نہین غرض کو کہتے ہین ف۲
اپنی مجلس ہین منافق طعن اور عیب مسلمانون کا کہتے جب اُن پر پکڑ ہوتی منکر ہو کر قسم کھا جاتے کہ ہم نے یہ
بات نہین کہی ف۳ یعنی دیکھنے کے مرد آدمی اور دل مین دغاباز انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے
منافقون کی خبر دیتا ہے کہ وہ صرف اپنی مونہہ سے اسلام کے قائل ہوتے ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آتے ہین اب رہا اُن کے باطن کا حال سو اُس مین وہ ایسے نہین ہین بلکہ اُس کی ضد پر قائم ہین اسی لیے یون فرمایا
کہ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہوئے تو رسول ہے اللہ کا یعنی جب وہ تیرے پاس حاضر ہوتے ہین تو تیری
روبرو یہ کہتے ہین اور اس کا اظہار کرتے ہین حالانکہ وہ ویسے نہین ہین جیسے کہتے ہین اسی لیے ایک جملہ معترضہ
لایا گیا جو یہ خبر دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہین پس فرمایا واللہ یعلم انک لرسولہ یعنی اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تو اس کا
رسول ہے پھر فرمایا واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یعنی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق البتہ جھوٹے ہین
اُس بات مین جس کی خبر دی ہے گو وہ خارج کے مطابق ہے اس لیے کہ جو بات وہ کہتے ہین اُس کی صحت و
صدق کے معتقد نہین ہین اسی لیئے اللہ پاک نے اُن کی تکذیب کی بہ نسبت اُن کے اعتقاد کے قولہ تعالے
اتخذوا ایمانہم جنۃ الآیہ یعنی وہ بچتے ہین لوگون سے جھوٹی اور گنہگار کرنے والی قسمین کھا کر تا کہ اُن کو سچا جانین

اُس بات مین جو کہتے ہین اپنے اُن کے ظاہر حال کو پہچاننا نہین ہے اُس نے اُن سے دہوکا کہایا تو یہ اعتقاد کر بیٹھا کہ وہ مسلمان ہین پہر بسا اوقات اُن کی پیروی کی اُس کام مین جو وہ کرتے ہین اور اُن کی تصدیق کی اُس بات مین جو وہ کہتے ہین حالانکہ اُن کا حال تو یہ ہے کہ وہ در باطن اسلام و اہل اسلام کے بگاڑنے مین کسی طرح کا قصور نہین کرتے تہے سو اسی قدر سے بہت لوگون کو ایک بڑا ضرر حاصل ہوا اسی لیئے اللہ پاک نے فرمایا فصدوا عن سبیل اللہ الآیہ ضحاک بن مزاحم اس آیت کو یون پڑہتے تہے اتخذوا ایمانہم جنۃ یعنی اُنہون نے ٹہیرا لی اپنی ظاہر تصدیق بچاؤ کہ بسبب اُس کے قتل سے بچتے مین جمہور اس کو ایمانہم جمع یمین کی پڑہتے ہین **قولہ تعالے** ذلک بانہم آمنوا ثم کفروا الآیہ یعنے اُن پر جو نفاق مقدر کیا گیا سو صرف اس لیے کہ وہ ایمان سے رجوع ہوئے طرف کفر کے اور ہدایت کے بدلے گمراہی لی تو اللہ تعالی نے اُن کے دلون پر مہر لگادی سو اب وہ نہین بوجہتے یعنی اب نہ اُن کے دلون کی طرف ہدایت کا وصول ہوتا ہے اور نہ اُن تک کوئی خیر پہونچتی ہے پس وہ نہ یاد رکہتے ہین نہ راہ پاتے ہین **قولہ تعالی** واذا رایتہم الآیہ یعنی اُن کی شکلین اور ڈیل ڈول خوبصورت ہین فصاحت و زبان والے ہین جب سننے والا اُن کو سنتا ہے تو اُن کی بات کی طرف اپنا کان جہکا دیتا ہے بسبب اُن کی بلاغت کے حالانکہ وہ باوجود اس کے غایت درجہ کے ضعف و سستی اور گہبراہٹ اور بزدلی مین ہین اسی لیے فرمایا یحسبون کل صیحۃ علیہم یعنی جب کوئی امر یا کوئی حادثہ یا کچہہ خوف واقع ہوتا ہے تو مارے اپنی نامردی کے اعتقاد کرتے ہین کہ وہ اُنہین پر نازل ہونے والا ہے کما قال تعالی اَشِحَّۃً عَلَیۡکُمۡ فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَیۡتَہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡکَ تَدُوۡرُ اَعۡیُنُہُمۡ کَالَّذِیۡ یُغۡشٰی عَلَیۡہِ مِنَ الۡمَوۡتِ فَاِذَا ذَہَبَ الۡخَوۡفُ سَلَقُوۡکُمۡ بِاَلۡسِنَۃٍ حِدَادٍ اَشِحَّۃً عَلَی الۡخَیۡرِ اُولٰٓئِکَ لَمۡ یُؤۡمِنُوۡا فَاَحۡبَطَ اللّٰہُ اَعۡمَالَہُمۡ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرًا پس یہ منافقین ابرے آب ہین اور صورتین ہین بلا معانی امام احمد نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان للمنافقین علامات یعرفون بہا تحیتہم لعنۃ وطعامہم نہبۃ وغنیمتہم غلول ولا یقربون المساجد الا ہجرا ولا یاتون الصلوۃ الا دبرا مستکبرین لا یالفون ولا یولفون خشب باللیل صخب بالنہار وقال یزید بن مرۃ سحب بالنہار فتح البیان مین ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اُن کا نام منافق رکہا اس لیے کہ اُنہون نے شرک چہپایا اور ایمان ظاہر کیا مراد اُن سے عبد اللہ بن ابی اور اُس کے اصحاب ہین یعنی جب پہونچین تیری طرف منافق اور تیری مجلس مین حاضر ہون تو کہین ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو البتہ رسول ہے اللہ کا قالوا شرط کا جواب ہے کسی نے کہا جواب محذوف ہے اور قالوا حال ہے ای افاجاؤک قائلین کیت وکیت فلا تقبل منہم یعنے جب وہ آئین تیرے پاس فلان فلان بات کہتے ہوئے تو تو اُن سے قبول مت کر کسی نے کہا کہ جواب شرط کا اتخذوا ایمانہم ہے لیکن یہہ قول نہایت درجہ بعید ہے کما لا یخفی اُنہون نے جو اپنی شہادت کو مؤکد بانون ولام کیا

سو منظور اس سے یہ خبر دینا ہے کہ اُس کا صدور اُن کے صمیم قلب سے ہوا ہے مع خلوص اعتقاد کے نشہد کے معنے
نحلف ہین یعنی ہم قسم کہاتے ہین پس یہ جاری مجرای قسم ہوتا ہے اور اِسی لیے اِنّ و لام تاکید جو کہ قسم کے جواب
پر داخل ہوتا ہے وہ اس کے بعد کے جُملے پر بہی آتا ہے حلف جو شہادت کے پیرایہ مین ادا کی گئی سو صرف اسی لیے
کہ ہر ایک ان مین سے اثبات ہی واسطے امر معین کے یہ بہی احتمال ہے کہ محمول ہو اپنے ظاہر پر واسطے نفی کرنے
نفاق کے اپنے نفوس سے اشبہ یعنی ہے نشہد کی مثل نعلم کے یہ بہی جاری مجرای قسم ہوتا ہی کما فی قول الشاعر

ولقد علمت لتاتین منیتی		ان المنایا لا تطیش سہامہا

واللہ یعلم انک لرسولہ جملہ معترضہ ہے مقرر ہے مضمون ماقبل کا یعنے وہ شہادت جس کا اظہار کیا اگرچہ اُن کے
بواطن اُس کے خلاف پر جمے ہوئے ہین واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یعنے اللہ گواہی دیتا ہے
کہ بیشک منافق البتہ جہوٹے ہین اپنی شہادت مین جس کا دعوی کیا ہے کہ وہ صمیم قلب و خلوص اعتقاد سے
ہے نہ اپنے کلام کے منطوق مین اور وہ شہادت ہے رسالت کی کیونکہ وہ تو حق ہے یعنی وہ البتہ جہوٹے ہین اُس
تاکید مین جس کو اُن کا کلام متضمن ہے کون تاکید جو دال ہے اِس پر کہ رسالت کی گواہی دینا اُن کا صادر ہی خلوص
اعتقاد و طمانیت قلب و موافقت باطن بظاہر سے یا وہ کاذب ہین نزدیک اپنے نفوس کے کیونکہ وہ تو اس کے
معتقد ہین کہ اُن کا کہنا انک لرسول اللہ کذب ہے اور ایک خبر ہے برخلاف اُس کے جس پر مخبر عنہ کا حال ہے
اتخذوا ایمانہم جنۃ یعنے اُن کی قسمین جو اُنہون نے تمہارے واسطے کہائین کہ بیشک وہ تم مین سے ہین اور
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے رسول ہین ان قسمون کو ایک بچاؤ بنایا ہے کہ وہ اُن کو تم سے بچا لے اور ایک
سپر کہ بسبب اُس کے قتل و قید سے ستر کرتے ہین النسفی نے کہا اس مین دلیل ہے اس پر کہ اشہد یمین ہے
حضرت ابن عباس رض نے فرمایا حلفہم باللہ انہم لمنکم اجتنوا بایمانہم من القتل والحرب یعنی قسم کہانا اُن کا ساتھ اللہ کے
کہ بیشک وہ البتہ تم مین سے ہین بچاؤ کیا بسبب اپنی قسمون کے قتل و حرب سے یہ جملہ مستانفہ ہے منظور اس سے
بیان کرنا ہے اُن کے کذب کا اور اُن کے قسم کہانے کا کذب پر جمہور نے ایمانہم بفتح ہمزہ پڑہا ہے اور کسی نے بکسر ہمزہ
اس کی تفسیر سورۂ مجادلہ مین گزر چکی ہے جنت کہتے ہین ترس و نحوہ کو یعنی ڈہال اور ہر وہ شے جو تم کو بچاوے کسی برائی
سے منجملہ لامہم فصحا دیہ جملہ ہے جبۃ البر د جبۃ البرد یعنی چادر کا جبہ بچاؤ ہے سردی کا فصدوا عن سبیل اللہ یعنی انہون
نے منع کیا لوگون کو ایمان و جہاد سے اور اعمال طاعت سے بسبب تشکیک و قدح کے نبوت مین جس کا صدور
اُن سے ہوتا ہے یہ معنی تو اُس صد کے ہین جو کہ بمعنی صرف ہے یعنی پہیرنا یہ بہی جائز ہے کہ بمعنی صدود ہو یعنی اعراض
کیا داخل ہونے سے اللہ کی راہ مین اور اُس کے احکام کے قائم کرنے سے انہم ساء ما کانوا یعملون یعنے بیشک
وہ برا ہی جو نفاق و صد وہ کر رہے ہین یہ ساء جاری مجرای بئس ہے افادۂ ذم مین اور اُس کے ساتھ ہے

ف ۱ ویز قول قیس بن ملوح ۱۲ کذا فی الحاشیۃ
ف ۲ و ایشہد صدعن اللہ الی اجتہاد و نصرا لما عن سکت عنۃ ایاہ ۱۲ منہ
ف ۳ یعنی ضمنی ۱۲ منہ
ف ۴ بالضم جا مصدر وقت ویر دیا الوقت شکر ۱۲ منہ

پہر اس مین تعجب کے معنی ہین اور اُن کے کام کا عظیم کرنا ہے نزدیک سامعین کے ذلک بانہم آمنوا ثم کفروا
الآیہ یعنی یہ کذب و صد و قبح اعمال جنکا ذکر ہوا اس سبب سے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ظاہر مین بطور نفاق
پہر منکر ہوئے دل سے باطن مین اس بنا پر کلمۂ ثم واسطے ترتیب اخباری کے ہے ایجادی کے لیے نہین ہے یا
ظاہر کیا ایمان واسطے مومنون کے اور ظاہر کیا کفر واسطے کافرون کے یہ صریح ہے منافقون کے کفر مین کسی نے
کہا یہ آیت نازل ہوئی حق مین ایک قوم کے جو ایمان لائے پہر مرتد ہو گئے لیکن قول اوّل اولیٰ ہے چنانچہ سیاق
اسی کا مفید ہی پہر مہر کی گئی اُن کے دلون پر بسبب اُن کے کفر کے جمہور نے طبع بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور کسی نے
بصیغہ معروف فاعل وہ ضمیر ہے جو اللہ پاک کی طرف راجع ہے قراۃ اعمش کی فطبع اللہ علے قلوبہم اس پر دال ہے
پس وہ نہین بوجہتے ہین اُس شے کو جس مین اُن کی صلاح اور اُن کا رشاد ہے اور وہ ایمان کی حقیقت ہے
اور نہین پہچانتے ہین اُس کی صحت کو واذا رایتہم تعجبک اجسامہم یعنی حقیقت مین تو وہ ایسی ہین جیسا
ذکر ہوا اور ظاہر حال اُن کا یہ ہے کہ جسوقت تو دیکہے اُن کو تو بہلے لگیں تجہے اُن کی ہیات و مناظر یعنی شکل و
صورت ڈیل ڈول مطلب یہ ہے کہ اُن کے ایسے جسم ہین کہ جو کوئی اُن کو دیکہے تو اُسے بہلی لگین بسبب تر و تازگی و رونق
کے جو اُن مین ہے دیکہنی مین چکنے چپڑے سرخ سپید گورے چٹے قوی خوبصورت معلوم ہوتے ہین حضرت
ابن عباس رض فرماتے ہین کہ ابن ابی جسیم صحیح فصیح تیز زبان تہا اور اُسی کی مثل منافقون مین کی ایک قوم تہی یہ لوگ
رؤسا مدینہ تہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف مین حاضر ہوا کرتے تہے اور اُس مین دیوارون سے
ٹیک کر بیٹہتے تہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضرین مجلس اُن کے جسمون سے تعجب کرتے تہے کلبی نے کہا
کہ مراد عبد اللہ بن ابی و جد بن قیس و معتب بن قشیر ہین ان کے اجسام تہے اور منظر تہا اور ان کی فصاحت
تہی یہ تو جسم و صورت کا حال تہا پہر اُن کی خوش تقریری کا ذکر فرمایا وان یقولوا تسمع لقولہم یعنے اگر وہ
گفتگو کرین تیری مجلس مین تو تو کان رکہے واسطے سننے اُن کی بات کے بوجہ اُس کی فصاحت کے تسمع بمعنے
تستمع ہے کما قال الخطیب استماع کہتے ہین گوش داشتن کو اس کا صلہ بحرف لام آتا ہے کما فی قولہ تعالے
فاستمعوا لہ سمین نے یون کہا کہ تسمع متضمن کیا گیا ہے معنے تصغی و تمیل کو سو اسی لیے بحرف لام متعدی کیا
مطلب یہ ہے کہ بوجہ اُن کی تیز زبانی و فصاحت کے تو یہ خیال کرے کہ اُن کی بات حق و صدق ہے اس آیت
مین خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا اُس ہر شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکہتا ہے قراءت یسمع بصیغہ
مجہول اس پر دال ہے کانہم خشب مسندۃ یہ جملہ یا تو خبر ہے مبتدائی محذوف کی ای ہم کانہم یا مستانفہ
ہے واسطے تقریر ما تقدم کے کہ اُن کے جسم دیکہنے والے کو تعجب مین ڈالتے ہین اور اُسے بہلے لگتے ہین ان دونون
کے قائل تو زمخشری ہین یا محل نصب مین ہے بنا بر حال اور ذو الحال قولہم کی ضمیر ہے یہ قول ابو البقا کا ہے

جمہور نے خشب بہ ضمتین پڑہا ہے اور کسی نے باسکان شین اس لیے کہ واحد اس کا خشبۃ ہے جیسے بدنۃ و بدن اور
دونون سبعیہ ہین اول کو ابو حاتم نے اور ثانی کو ابو عبید نے اختیار کیا ہے اور کسی نے بفتحتین پڑہا ہے مسندۃ کے یہ معنے
ہین کہ وہ لکڑیان ٹکائی گئین ہین طرف اپنے غیر کے ماخوذ ہے عرب کے اس قول سے اسندت کذا الی کذا تشدید تکثیر
کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ منافق لوگ جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس مین دیوارون سے ٹکے ہوئے
بیٹھتے تھے سو اس بیٹھنے مین اُن کی تشبیہ دی ہے اُن لکڑیون سے جو لکڑی کی گئی ٹکائی گئی ہین طرف دیوار کے جو
نہ کچہ سمجہین نہ جانین اسی طرح یہ لوگ بہی ہین کیونکہ فہم نافع سے اور اس علم سے خالی ہین جس سے صاحب علم نفع پاتا
ہوتا ہے زجاج کہتے ہین اُن کو موصوف بتمام صور کیا یعنے اُن کی صورتین پوری ہین پہر یہ خبر دی کہ فہم و استبصار
کے ترک مین اور عظمت اجسام مین بمنزلہ خشب ہین حضرت ابن عباسؓ نے کہا گویا وہ کہجور کے درخت کہڑے ہوئے
ہین کسی نے کہا کہ وہ اشباح بلا ارواح و اجسام بلا احلام ہین حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہا ہم نکلے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین تو لوگون کو سختی پہونچی پس عبد اللہ بن ابی نے اپنے ہمراہیون سے
کہا مت خرچ کرو اُن پر جو کہ رسول اللہ کے پاس ہین یہان تک کہ وہ متفرق ہو جاوین اُن کے گرد سے اور کہا کہ لئن
رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل پس مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو مین نے آپ کو
اس کی خبر دی پس آپ نے عبد اللہ بن ابی کی طرف آدمی بہیجا پہر اُس سے پوچہا تو اپنی قسم مین اُس نے اجتہاد کیا
کہ ما فعل یعنے اس نے وہ کام نہین کیا وہ بات نہین کہی پس لوگ بولے کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے جہوٹی بات کہی پس میرے جی مین ایک شدت واقع ہوئی اُس بات سے جو انہون نے کہی یہان تک
کہ اللہ تعالی نے میری تصدیق نازل فرمائی اذا جاءک المنافقون مین تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بلایا تا
کہ اُن کے واسطے مغفرت مانگین تو انہون نے اپنے سر مٹکائے اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا کانہم خشب مسندۃ
کہا کانوا رجالا اجمل شیء یعنی وہ مرد تہے نہایت خوبصورت جمیل و حسین اخرجہ البخاری و مسلم و غیرہما و اخرجہ عنہ باطول من
ہذا ابن سعد و عبد بن حمید و الترمذی و صححہ و ابن المنذر و الطبرانی و الحاکم و صححہ و ابن مردویہ و البیہقی بالجملہ جب
اُن کے ڈیل ڈول اور بات چیت کا ذکر ہو چکا تو اُن کی جبن و بزدلی کا عیب بیان کیا پس فرمایا یحسبون
کل صیحۃ علیہم یعنے ہر چیخ جس کو وہ سنتے ہین تو اُسے اپنے ہی اوپر واقع و نازل خیال کرتے ہین مارے اپنے
فرط جبن و رعب قلوب کے یحسبون کے مفعول ثانی مین دو وجہ ہین اول یہ ہے کہ علیہم ہے اور جملہ ہم العدو
مستانفہ ہوگا یہ بات بیان کرنے کو کہ وہ عداوت مین کامل ہین اس لیے کہ ظاہر کرتے ہین سوا اُس شئے کے
جس کو چہپاتے ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرا مفعول اُس کا ہم العدو ہے اور علیہم صیحۃ سے متعلق ہوگا
اور ضمیر جمع کی صرف باعتبار خبر کے آئی کیونکہ عدو کا کلمہ مفرد و جمع دونون پر بولا جاتا ہے ورنہ حق اُس کا اس

صورت مین یہ تہا کہ ہی العدو ہوتا باعتبار صیحۃ کے یا ہو العدو باعتبار لفظ کل کے والوجہ الاول اور کہا مقاتل و سدی
کہتے ہین جب کوئی منادی لشکر مین ندا کرتا یا کوئی جانور جہپٹ جاتا یا کوئی گمی ہوئی شے ڈہونڈی جاتی تو خیال کرتے
کہ وہی مراد ہین بسبب اُس رُعب کے جو اُن کے دلون مین بیٹہا ہوتا کسی نے کہا منافق خوف پرتے اِس بات سے
کہ کہین اُن کے حق مین وہ شے نازل ہو جائے جو اُن کے پردون کو اُٹہا دے اور اُن کے دما و اموال کو مباح
کردے پہر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنا بچاؤ لین اُن سے پس فرمایا فاحذرہم یعنے
پس تو اُن سے بچتا رہ یعنی کہین ایسا نہ ہو کہ قابو پالین کسی فرصت کا تجہ سے یا اطلاع پاجاٰئین تیرے اسرار مین سے
کسی شے پر کیونکہ وہ تو جاسوس ہین تیرے دشمنون کے جو کہ کفار مین سے ہین مفتی ابو السعود فرماتے ہین کہ حرف فا
واسطے ترتیب امر بالحذر کے ہے اُن کے اعدی الاعدا ہونے پر اور اس بنا پر ہم العدو کا مفعول ثانی ضمیر انما اُس قبیل سے
ہی جس کی نظم کریم مساعد نہین سے مطلب یہ ہے کہ جب ہم العدو جملہ مستانفہ ٹہیرایا تو اس سے یہ نکلا کہ وہ سب
دشمنون سے بڑہ کر دشمن ہین اور جب وہ ایسے سخت دشمن ہین تو اس پر یہ بات مرتب ہوئی کہ اُن سے حذر کر
کیونکہ دشمن سے حذر کرنا ضرور ہے اور جب علیہم صیحۃ سے متعلق ہوگا اور ہم العدو دوسرا مفعول ٹہیرے گا تو پہر
فاحذرہم کس شے پر مرتب ہوگا کیونکہ اس ترکیب پر سارا جملہ اُن کی بزدلی بیان کرنے کو ہوگا یعنے وہ ایسے بزدل
ہین کہ مارے بزدلی کے بیان کرنے کو ہوگا یعنی وہ ایسے بزدل ہین کہ مارے بزدلی کے جو چیخ اُن پر واقع ہوتی
ہی کسی طرح کی ہو اُس کو دشمن ہی خیال کرتے ہین پس واقع مین اب فاحذرہم اس پر مرتب نہین ہو سکتا اگر بات
ایسی ہی ہوتی تو چاہئے فاحذرہم خلاف تبال ہم ہوتا یعنے وہ بڑے بزدل ہین تو تو اُن کی کچہہ پروا مت کر حقیقت
مین مفتی صاحب مرحوم کا فرمانا بیشک ٹہیک ہے بالجملہ پہر اللہ پاک نے اُن پر بددعا فرمائی باین قول کہ قاتلہم اللہ
یعنی اللہ اُن پر لعنت کرے عرب لوگ کبہی اس کلمے کو بر طریق تعجب بہی بولتے ہین کقولہم قاتلہ اللہ من شاعر او ما
اشعرہ یہ بیان مراد نہین ہے بلکہ مراد اُن کی ذم و توبیخ ہے یہ ایک طلب ہے طرف سے اللہ پاک کے اُس نے اپنی ذات
مقدس سے یہ طلب کیا ہے کہ اُن کو ملعون و رسوا کرے یا یہ تعلیم ہے مومنون کو کہ یہ لفظ کہین کسی نے کہا
کہ معنی اُس کے اہلکہم ہین یہ وہ قول ہے جس پر ابو عیسی چلے ہین انی یوفکون کا یہ مطلب ہے کہ وہ کیونکر پہر
جاتے ہین حق سے اور کس طرح مائل ہوتے ہین اُس سے طرف کفر کے بعد قائم ہو جانے برہان کے
ایمان کی حقیقت پر قتادہ نے کہا یعدلون عن الحق حضرت حسن نے فرمایا اُس کے معنی ہین یصرفون عن
الرشد

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب کہیے ان کو آؤ معاف کروا دے تم کو رسول الله کا
مٹکاتے اپنے سر اور تو دیکھے رکتے ہین اور غرور کرتے ہین برابر ہے اپنر تو معافی چاہے اُن کی یا نہ معافی چاہے ہرگز نہ
معاف کرے گا ان کو الله مقرر الله راہ نہین دیتا بے حکم لوگون کو وہی ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اُن پر جو پاس
رہتے ہین رسول الله کے جب تک کہ کھنڈ جاوین اور الله کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے لیکن منافق
نہین بوجھتے کہتے ہین البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دے گا جس کا زور ہے بے قدر لوگون کو اور زور الله
کا ہے اور اس کے رسول کا اور ایمان والون کا لیکن منافق نہین سمجھتے ف ایک سفر مین دو شخص لڑ پڑے
ایک مہاجرین مین کا ایک انصار کا پھر حضرت نے اُن کو ملا دیا منافق پیٹھ پیچھے کہنے لگے ہم اُن کو اپنے شہر مین
جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیون کرتے اور ایک نے کہا تم ہی خبرگیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے
ہین خبرگیری چھوڑ دو آپ ہی متفرق ہو جاوین ایک نے کہا اب کے سفر سے ہم مدینے پہونچین تو جس کا اُس شہر مین زور
ہے چاہیے بے قدرون کو نکال دے ایک صحابی نے یہ باتین سنین حضرت پاس نقل کین حضرت نے بلا کر
پوچھا تو قسمین کہا گئے کہ اُس نے ہماری دشمنی سے جھوٹ کہا الله تعالی نے یہ نازل کیا انتہی ف فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے اور جب اور مومنون مین کا کہنے والا
اُن سے کہتا ہے کہ تمہارے حق مین نازل ہوا ہے قرآن سے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے پس تم توبہ کرو طرف الله کے
اور اُس کے رسول کے اور آؤ مغفرت مانگے تمہارے واسطے رسول الله کا لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ یعنے تو وہ ہلاتے ہین
اپنے سر اس بات کا ٹھٹھا کر کے مقاتل نے کہا کہ موڑتے ہین اپنے سر اعراض کر کے استغفار سے کسی نے
کہا کہ اس سے اعراض و استکبار کر کے جمہور نے لوّوا کو بتشدید پڑھا ہے اور کسی نے بتخفیف اول کو ابو عبید نے
اختیار کیا ہے اور دونون سبعیہ ہین وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ یعنی اور تو دیکھے اُن کو کہ اعراض کرتے ہین اُس شخص
کی بات سے جس نے اُن کو کہا کہ آؤ الله کا رسول تمہارے واسطے مغفرت مانگے یا اعراض کرتے ہین رسول الله
صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے جملہ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ حال ہے اول حال کے فاعل سے یعنی یصدون اس لیے
کہ رویت بصری ہے رایت ایک مفعول کا خواہان تھا سو وہ ضمیر ہم ہو گیا اور یصدون اُسی سے حال ہے اور
اُس کی ضمیر سے یہ جملہ حال ہے معنی یہ ہین کہ دیکھے تو اُن کو اس حال مین کہ رکنے والے تکبر کرنے والے ہین
عذر کرنے اور مغفرت مانگنے سے چونکہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اُن کی صلاح و درستی کو اور ان کے واسطے
مغفرت مانگنے کو دوست رکھتے تھے اور بسا اوقات اُن کے بعض اقارب نے آپ کو اس طرف بلایا اس لیے
الله پاک نے آپ کو آگاہ کیا اس پر کہ وہ استغفار کے لائق نہین ہین کیونکہ وہ ایمان نہ لاوین گے پس فرمایا

سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم یعنی اُن کے واسطے تیرا استغفار مانگنا اور نہ مانگنا دونون برابر ہین یہ اُن کو نفع
نہ دیگا اس لیے کہ وہ تو نفاق و کفر پر اِصرار و استمرار کرنے والے ہین لن یغفر اللہ لہم یعنے ہرگز نہ بخشے گا اُن کو اللہ
جبتک کہ وہ اپنے نفاق پر جمے رہین گے ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین یعنی بیشک اللہ ہدایت نہین کرتا ہی
اُن لوگون کو جو کہ طاعت سے نکلنے مین اور معاصی الٰہی کے اندر منہمک ہونے مین کامل ہین اور یہ منافق اُن مین
بدخول اولی داخل ہین منظور اس آیت سے آپ کا ناامید کرنا ہے اُن کے ایمان سے پھر اللہ پاک نے اُن کے بعض
قبائح ذکر فرمائے ہم الذین یقولون لا تنفقوا الآیہ جملہ مستانفہ ہے جاری مجرای تعلیل ہے واسطے اُن کے فسق کے
یا واسطے عدم ہدایت اللہ کے اُن کو یعنی وہ فاسق ہین یا اللہ ہدایت نہین کرتا ہے فاسقون کو اس لیے کہ یہ لوگ
وہی ہین جو کہتے ہین اپنے اصحاب سے جو کہ انصار مین سے ہین اور ایمان مین مخلص ہین اور صحبت اُن کی منافقون
سے بسبب ظاہر حال ہے کہ مت خرچ کرو اُن لوگون پر جو کہ رسول اللہ کے پاس ہین ظاہر تو یہ ہے کہ یہ بعینہ اُنکے قول کی
حکایت ہے اس لیے کہ وہ منافق تھے ظاہر مین آپ کی رسالت کے مقر تھے اور اس کی کوئی حاجت نہین ہے کہ
رسول اللہ کا کلمہ انہون نے بطور استہزا کہا یا اس لیے کہ یہ کلمہ آپ پر غالب ہوگیا تھا کہ بمنزلہ عَلم ہوگیا جیسا کہ کہا گیا ہے
یہ بھی احتمال ہے کہ انہون نے کسی اور عبارت مین ادا کیا ہو پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلال
کے واسطے اُس عبارت کو تغیر دیا ہو پھر علت مذکورہ کی غایت ذکر کی حتی ینفضوا یعنے مت خرچ کرو اُن پر اس لیے کہ وہ
اُس سے متفرق ہوجائین باین طور کہ ہر ایک اُن مین کا اپنے اہل و شغل کی طرف چلا جائے جو اس سے پہلے اُس کو
تھا مراد اُن لوگون سے فقراء مہاجرین ہین حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عمرؓ کے ایک مزدور
کے بارے مین نازل ہوئی ہے جمہور نے ینفضوا پڑھا ہے انفضاض سے یعنی تفرق سے اور کسی نے انفاض سے
ماخوذ اس محاورے سے انفض القوم اذا فنیت ازوادہم یقال نفض الرجل وعاءہ من الزاد فانفض اور حضرت زید
بن ارقم و حضرت ابن مسعود نے حتی ینفضوا من حولہ پڑھا ہے اللہ پاک نے اپنی وسعت ملک کی خبر دی پس فرمایا وللہ
خزائن السموات والارض یعنے رزاق مہاجرین وغیرہم کا اللہ ہی ہے اس لیے کہ رزق کے خزانے اسی
مین ہین وہی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور روکتا ہے جس سے چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اُن لوگون کے ہاتھون مین نہین مین ترجمہ ہے اُنکے دعوی کا جو
انہون نے کیا تھا کہ اُن کا خرچ نہ کرنا اس طرف مودی ہوگا کہ فقراء آپکے گرد سے متفرق ہوجائین گے یہ جملہ
حالیہ ہے یعنی انہون نے تو وہ بات کہی جو مذکور ہوئی اور حال یہ ہے کہ رزق اللہ کے ہاتھ مین ہے کوئی قادر نہین ہے
منع کرنے پر کسی شے کے اُس مین سے نہ تو اُس شے مین سے جو اُس کے ہاتھ مین ہے اور نہ اُس چیز مین سے
جو اُس کے غیر کے ہاتھ مین ہے ولکن المنافقین لا یفقہون یعنے لیکن منافق اس بات کو نہین بوجھتے ہین اور
نہ یہ جانتے ہین کہ روزیون کے خزانے اللہ عزوجل کے ہاتھ مین ہین اور وہی باسط و قابض و معطی و مانع ہے پھر اللہ

پاک نے ایک اور شنیع و قبیح بات کا ذکر کیا جو انہون نے کہی تھی پس فرمایا یَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا الآیہ قائل اس قول کا عبد اللہ بن ابی منافقون کا سردار ہی اُس کی مراد اعز سے تو خود وہ اور اُس کے ساتھ والے ہین اور اذل سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے ہمراہی مراد رجوع سے اُن کا لوٹنا ہے اُس غزوے سے قول کی نسبت جو منافقون کی طرف کی باآنکہ قائل ایک مرد تہا اُن کے افراد مین سے یعنی ابن ابی سو صرف اس لیے کہ وہ منافقون کا رئیس و صاحب امر تہا اور وہ اُس سے راضی تھے جو وہ کہتا تہا اُس کے حکم کے سننے ماننے والے تھے حضرت جابر رضؓ بن عبد اللہ کہتے ہین ہم تھے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غزوے مین سفیان نے کہا خیال کرتے ہین کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تہا پس مہاجرین مین کے ایک شخص نے انصار مین کے ایک شخص کی دبر کو اپنے ہاتھ سے مارا[1] پہر مہاجری نے کہا یا للمہاجرین اور انصاری نے کہا یا للانصار پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سنا تو فرمایا کیا حال ہی جاہلیت کی پکار کا لوگون نے عرض کیا کہ مہاجرون مین کے ایک شخص نے انصار مین کے ایک شخص کی دبر کو اپنے ہاتھ سے مارا ہے تو آپ نے فرمایا دعوہا فانہا منتنۃ یعنی چھوڑو جاہلیت کی پکار کو جو یا لفلان کہہ کر ہوتی ہی پس وہ گندی ہے یعنے مذموم ہے شرعًا اُس سے مثل گندگی کے اجتناب کیا جاتا ہی پس عبد اللہ بن ابی نے اس کو سنا تو کہا کیا مقرر اُنہون نے اُس کام کو کیا ہے واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل پہر یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو حضرت عمر رضؓ کہڑے ہوئے پہر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہی چہوڑین کہ مین اس منافق کی گردن مارون تو آپ نے فرمایا اُسی چہوڑ دے لوگ یہ بات چیت نہ کرین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہے اخرجہ البخاری و مسلم و غیرہما زاد الترمذی فقال لہ ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ واللہ لا تنفلت حتے تقر انک الذلیل و رسول اللہ العزیز ففعل یہ غزوہ ۵ھ مین تہا کسی نے کہا ۶ھ مین پہر اللہ پاک نے اس قول کے قائل پر رد کیا پس فرمایا وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُولِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یہ جملہ حالیہ ہے یعنی اُنہون نے تو وہ بات کہی جو مذکور ہوئی اور حال یہ ہے کہ ہر کوئی جس کو ایک طرح کی بصیرت ہے وہ یہ جانتا ہی کہ قوت و غلبہ اللہ وحدہ کے واسطے ہے اور اُس کے رسولون اور صالح بندون کے واسطے جن پر اُس کا افاضہ فرمایا ہے اللہ پاک کی عزت تو اُس کا قہر و غلبہ ہی اپنے دشمنون پر اور اُس کے رسول کی عزت غالب کرنا اُس کے دین کا ہے سارے دینون پر اور عزت مومنون کی نصرت دینا اللہ کا ہے اُن کو اُن کے دشمنون پر بعض صالحات سے مروی ہی اور وہ ہیئت رثہ مین تہین یعنی پرانے کپڑے پہنے ہوئے بدحال کہا کیا مین نہین ہون اسلام پر اور یہ وہ عزت ہے جس کے ساتھ کسی طرح کی ذلت نہین ہے اور وہ غنا ہے جس کے ساتھ کسی طرح کا فقر نہین ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اُن سے عرض کیا لوگ یہ زعم کرتے ہین کہ آپ مین تیہ ہے یعنی کبر فرمایا یہ تیہ نہین ہے ولیکن یہ عزت ہے اور یہ آیت پڑہی اللہم کما جعلت العزۃ للمومنین علے

[1] کسع پیوختن در دبر بدست یا پا بر پیش کسی ۱۲ صراح کسع ضرب دبرہ بیدہ کونی بجسم الیہ ۱۲ منہ

[2] یعنی اشتغالی کا سہ و نایوری بجائیجے وغیرہ اسی کو بولتی ہین ۱۲ منہ

المنافقين یا جعل العزۃ للعادلین من عباد ک وانزل الذلۃ علی الجابرین الظالمین قولہ تعالی ولکن المنافقین لا
یعلمون یعنی لیکن منافق نہیں جانتے ہین اُس شئے کو جس مین نفع ہے کہ اُس کو کرین اور اُس شئے کو جس مین
ضرر ہو تو اُس سے بچین بلکہ وہ تو چوپایون کی طرح ہین مارے اپنے فرط جہل و مزید حیرت کے اور اسلیے کہ اُن کے
دلون پر مہر کی گئی ہے نکتہ اللہ پاک نے اول آیت کو لا یفقہون سے ختم فرمایا اور اس آیت کو لا یعلمون سے اس کی
یہ وجہ ہے کہ اول متصل ہے وللہ خزائن السموت والارض سے اور اُن کی معرفت مین ایک ایسا غموض ہے کہ فطنت
وفقہ کی طرف محتاج ہے تو وہان مناسب نفی فقہ کی ہے اُن سے اور ثانی متصل ہے وللہ العزۃ الآیہ سے اور اسکی
معرفت مین زائد غموض ہے جو کہ علم کی طرف محتاج ہے سو یہان مناسب نفی علم کی ہے اُن سے پس معنی یہ ہین
کہ اللہ عزوجل عزت دینے والا ہے اپنے دوستون کو اور ذلیل کرنے والا ہے اپنے دشمنون کو کرخی کہتے ہین حاصل
یہ ہے کہ جب منافقون نے اپنے فریق کے واسطے مومنون کو نکال دینا مدینہ سے ثابت کیا تو اللہ تعالی نے اُن پر رد کرنے
مین عزت کی صفت اُن کے غیر فریق کے لیے ثابت فرمائی یہ فریق اللہ ہے اور اس کے رسولؐ اور مومنین شرح
جمع الجوامع مین ہے منجملہ قوادح علت قول الموجب بفتح جیم ہے یعنی دلیل کا تسلیم کرلینا مع بقائے نزاع کے
باین طور کہ معترض ظاہر کرے عدم استلزام دلیل کو واسطے محل نزاع کے اس کا شاہد وللہ العزۃ ولرسولہ ہے جواب
مین لیخرجن الاعز منہا الاذل کے ف ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالی منافقین علیہم لعائن اللہ کی خبر دیتا ہے
کہ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ مغفرت مانگے تمھارے واسطے رسولؐ اللہ کا تو مُٹکتے ہین اور اعراض کرتے ہین اُس
بات سے جو ان کو کہی گئی اُس سے تکبر کرکے اور اُس کو حقیر جان کر اسی لیے یون فرمایا ورایتہم یصدون وہم مستکبرون
پھر اللہ پاک نے اس پر اُن کو بدلا دیا تو فرمایا سواء علیہم استغفرت لہم الآیہ جیسا کہ سورہ توبہ مین فرمایا ہے اس پر
وہان کلام گزر چکا ہے اور جو احادیث اس باب مین مروی ہین وہ بھی مذکور ہو چکی ہین ابن ابی عمر عبدی کہتے ہین
کہ سفیان نے اپنا چہرہ پھیر اپنی داہنی جانب پر اور اپنی آنکھ سے بطور تشزر دیکھا پھر کہا وہ یہ ہے سلف مین سے
غیر واحد نے کہا ہے کہ یہ کل سیاق یعنی آیت کا عبداللہ بن ابی ابن سلول کے حق مین نازل ہوا ہے پھر بہت
حدیثین بروایت محمد بن اسحق و امام احمد و ابن ابی حاتم ذکر کی ہین ان مین سے یہ ہے کہ محمد بن اسحق نے عاصم بن
عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی یعنی جب اُس کو اپنے باپ کے حال کی خبر پہونچی جو کچھ کہ ہوا تھا
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پھر عرض کیا یارسول اللہ بیشک شان یہ ہے کہ مجھے یہ بات پہونچی
ہے کہ آپ ارادہ رکھتے ہین عبداللہ بن ابی کے قتل کا اُس بات مین جو آپ کو اُس سے پہونچی ہے پس اگر آپ کرنے
والے ہین تو آپ اُس کا مجھے حکم دین تو مین آپ کی طرف اس کا سر اٹھا لاؤن پس قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر قبیلہ
خزرج جان چکا ہے کہ نہین ہے اُس کے واسطے کوئی شخص کہ زیادہ نیکی کرنے والا ہو اپنے باپ کے ساتھ مجھ سے

بیشک مین اس سے ڈرتا ہون کہ آپ میری غیر کو اس کا حکم دین تو وہ اُسے قتل کرے پہر مجہہ کو میرا النفس نہ چہوڑے کہ مین عبد اللہ بن ابی کے قاتل کی طرف نظر کرون کہ وہ لوگون مین چل رہا ہے پہر اُسے قتل کردون تو ایک مومن کو ایک کافر کے بدلے مین قتل کرون پہر مین نار مین داخل ہون پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم اُسکے ساتہہ نرمی کرین گے اور اس کی صحبت اچہی کرین گے جبتک وہ ہمارے ساتہہ باقی رہے گا عکرمہ وابن زید وغیرہما نے ذکر کیا کہ جب لوگ مدینے کی طرف لوٹے تو یہ عبد اللہ بن عبد اللہ مدینے کے دروازے پر ٹہیرا اور اپنی تلوار میان سے کہینچ لی پہر لوگ اس پر گزرنے لگے پہر جب اُس کا باپ عبد اللہ بن ابی آیا تو اُس سے اس کے بیٹے نے کہا پیچہے ہٹ جا تو وہ بولا تجہے کیا ہے تیرا برا ہو پس اُس نے کہا کہ تو یہان سے نہ گزرے گا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے واسطے اذن دین پس بیشک وہ عزیز ہین اور تو ذلیل ہے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور آپ جو چلتے تہے سو لشکر کے آخر ٹکڑے مین تو عبد اللہ بن ابی نے اپنے بیٹے کی آپ سے شکایت کی تو اُس کے بیٹے عبد اللہ نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ وہ اُس مین داخل نہ ہوگا یہان تک کہ آپ اُس کے واسطے اذن دین پس آپ نے اُس کے لیے اذن دیا پہر عبد اللہ نے کہا خبردار جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے واسطے اذن دے دیا تو اب تو گزر کر اور ابو ہارون مدنی کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے اپنے باپ سے کہا واللہ تو کبہی مدینے مین داخل نہ ہوگا یہان تک کہ تو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعز ہین اور مین اذل ہون کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک شان یہ ہے کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ آپ ارادہ رکہتے ہین کہ میرے باپ کو قتل کرین پس قسم ہے اُس کی جس نے آپ کو حق کے ساتہہ بہیجا ہے مین نے کبہی تامل کرکے اُس کے چہرے کو نہین دیکہا ہے مارے اس کی ہیبت کے اور البتہ اگر آپ یہہ چاہین کہ مین اُس کا سر آپکے پاس لے آؤن تو البتہ آپکے پاس لے آؤن پس بیشک مین یہہ مکروہ رکہتا ہون کہ اپنے باپ کے قاتل کو دیکہون بالجملہ جب اللہ پاک منافقون کے قبائح ذکر کرچکا تو مومنون کے خطاب کی طرف رجوع ہوا اُن کو اپنے ذکر مین ترغیب دیتا ہے پس فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ اے ایمان والو نہ غافل کرین تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے اور خرچ کرو کچہہ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہونچے تم مین کسی کو موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈہیل دی تو نے مجہہ کو ایک تہوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگون مین اور ہرگز نہ ڈہیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہونچا

ع ۲

قال ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی [illegible] حدثنا سفیان بن عیینہ [illegible]

اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ بکثرت اُس کی یاد کیا کرین اور اُن کو منع کرتا ہے اس سے کہ اموال و اولاد اُن کو اس سے باز رکھین اور یہ خبر دیتا ہی کہ جو کوئی حیات دنیا کی متاع و زینت کے ساتھ اپنے رب کی طاعت و ذکر سے مشغول ہو جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو بیشک وہ اُن زیان کارون مین سے ہے جو کہ قیامت کے دن خود کو اور اپنے گھر والون کو ہار بیٹھین گے پھر اُن کو اس پر آمادہ کیا کہ اُس کی طاعت مین خرچ کیا کرین پس ارشاد فرمایا وانفقوا مما رزقنکم الآیہ پس احتضار کے وقت ہر کمی کرنے والا نادم ہوگا اور طول مدت کا سوال کرے گا گو تھوڑا سی ہی سہی تا کہ طالب رضا ہو اور مافات کی تلافی کرے حالانکہ یہ بات دور ہو گئی جو ہونا تھا سو ہو گیا اور جو شے آنے والی تھی وہ آ گئی کسی ملہ نے خوب کہا ہی

جہان افسانہ سامان ہست تو در خواب ای غافل	نمی بندی چرا احرام طوف آستان دل
غرور آوارہ طول امل ہے بے خبر منشین	بزن ہوے چو مستان حق وار ناسوا بگسل

بالجملہ ہر شخص اپنی تفریط و کمی کے موافق نادم ہوگا رہے کفار سو اُن کا ویسا حال ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وقال تعالی حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ پھر فرمایا ولن یؤخر اللہ نفسا الآیہ یعنی اللہ تعالی مہلت نہین دیتا ہے کسی کو بعد حلول اُس کے اجل کے اور وہ سب سے بڑھ کر عالم و خبیر ہے اُس شخص کا جو کہ اپنے قول و سوال مین سچا ہے اُس سے کہ اگر وہ پھیر لایا جاتا تو عود کرتا طرف بدتر حال کے اُس حال سے جس پر وہ تھا اسی لیے یون فرمایا واللہ خبیر بما تعملون ترمذی نے عن ضحاک بن مزاحم عن ابن عباس رض روایت کیا ہے فرمایا جس شخص کے واسطے مال ہو جو اُس کو پہونچا دے حج بیت اللہ کو یا واجب ہو اُس مین اُس پر زکوۃ پھر اُس نے نہ کیا تو وہ سوال کرے گا رجعت کا وقت موت کے اس پر ایک شخص بولا او ابن عباس اللہ سے ڈرو اس لیے کہ رجعت کا سوال تو صرف کفار کرین گے تو فرمایا مین ابھی اس باب مین تم پر قرآن پڑھتا ہون یا ایہا الذین آمنوا الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون اُس شخص نے کہا پھر کیا شے زکوۃ کو واجب کرتی ہے کہا جبکہ مال پہونچے دو سو کو اور اس سے زیادہ کو کہا پھر کیا شے واجب کرتی ہے حج کو فرمایا زاد و بعیر یعنی راہ خرچ و سواری پھر ترمذی نے کہا ہے حدثنا عبد بن حمید حدثنا عبدالرزاق عن الثوری عن یحیی بن ابی حیہ وہو ابن جناب الکلبی عن الضحاک عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنحوہ ثم قال وقد رواہ سفیان بن عیینۃ وغیرہ عن ابی جناب الکلبی عن الضحاک عن ابن عباس من قولہ وہو اصح وضعف ابو جناب الکلبی قلت و روایۃ الضحاک عن ابن عباس فیہا انقطاع

واللہ اعلم ابن ابی حاتم حضرت ابوالدرداؓ سے روایت کیا ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عمر میں زیادتی ہونے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تاخیر نہیں دیتا ہے کسی نفس کو جبکہ اُس کی اجل آجائے اور عمر میں جو زیادت ہے سو وہ صرف یہ ہے کہ اللہ بندے کو ذُریت صالحہ عطا فرمائے کہ وہ اُس کے

واسطے دعا کریں تو اُن کی دُعا اُس کو لاحق ہو اُس کی قبر میں آخر تفسیر سورۃ المنافقین وللہ الحمد والمنۃ وبہ التوفیق والعصمۃ ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے اے ایمان والو نہ مشغول کریں تم کو مال تمہارے باین طور کہ اُن میں تصرف کرو اور ان کے کام کی تدبیر میں سعی و کوشش بجا لاؤ باین طور کہ اُن کو بڑہاؤ اُن کے نتاج کے طالب ہو اور اُن کا اہتمام کرو اور نہ اولاد تمہاری کہ اُن سے خوش ہو اُن پر شفقت کرو اُن کے خرچ بیچ کا بندوبست کرو اللہ پاک نے مومنوں کو تحذیر فرمائی اس سے کہ وہ ہو کا کہانے میں منافقوں کے مشابہ ہیں اور ان لوگوں کے اخلاق وعادات سے جن کو اُن کے اموال واولاد نے اللہ کے ذکر سے مشغول کیا ذکر سے مراد فرائض اسلام ہیں قالہ الحسن ضحاک نے کہا پانچوں نمازیں ہیں کسی نے کہا قرآن شریف کی قرأت کسی نے کہا حج وزکوٰۃ کسی نے کہا ذکر کا دوام کرنا کسی نے کہا یہ خطاب ہے منافقوں کو اُن کو موصوف بایمان اس لئے کیا کہ وہ ظاہر میں ایمان لائے ہیں لیکن قول اول اولی ہے عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تفسیر میں مروی ہے فرمایا وہ عباد ہیں میری امت سے صالح اُن میں کے نہیں مشغول کرتی ہے اُن کو کوئی تجارت اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے اور پانچوں مفروض نمازوں سے اخرجہ ابن مردویہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون یعنی اور جو کوئی مشغول ہو ساتھ دنیا کے دین سے اور باز رہے اُس کے ساتھ ذکر اللہ سے تو وہی ہیں کامل ٹوٹا پانے والے اپنی تجارت میں اس لیے کہ عظیم باقی کو حقیر فانی کے عوض میں بیچ ڈالا حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْہَا اِلَّا ذِکْرُ اللہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ اخرجہ الترمذی یہ تو عبادت بدنی کا ذکر تھا اب عبادت مالی کا امر فرمایا وانفقوا مما رزقناکم یعنی اور خرچ کرو اُس روزی میں سے جو ہم نے تم کو دی ظاہر یہی ہے کہ مراد خرچ کرنا خیر میں ہے علی العموم کوئی سی خیر ہو کسی نے کہا کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے کلمہ من تبعیض کا ہے یعنی خرچ کرو بعض اُس شے کا جو ہم نے تم کو دی سبیل خیر میں یہ جو فرمایا کہ ہم نے جو تم کو روزی دی اُس میں سے کچھ خرچ کرو اور یوں نہ کہا کہ روزی میں سے کچھ خرچ کرو بلکہ رزق کی نسبت اپنی ذات مقدس کی طرف فرمائی سو منظور اس سے زیادہ رغبت دلانا ہے اس حکم کی بجا آوری میں اس لیے کہ حقیقت میں رزق تو اللہ تعالی کا ہے اور باوجود اس کے بعض رزق پر اُن سے اکتفا فرمایا من قبل ان یاتی احدکم الموت یعنی خرچ کرو پہلے اس سے کہ آئے ایک تمہارے کو موت باین طور کہ موت کے مقدمات واسباب وامارات اُس پر نازل ہوں اور اُس کی علامات ودلائل کا مشاہدہ کرے اور خرچ کرنا اس پر متعذر ہو جائے مفعول فاعل پر مقدم ہوا ہے

واسطے اہتمام کے فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین یعنے تو کہے
وقت نازل ہونے موت کی جو اُس پر نازل ہوئی اپنے رب کو پکار کر کہ اے میرے رب تو نے کیون نہین مجھے مہلت
دی اور میری موت مؤخر کی ایک زمانۂ قصیر قلیل تک بقدر اس کے جس مین تلافی کر لیتا اُس شے کی جو مجھ سے
فوت ہو گئی تو مین خیرات کرتا اپنا مال یا زکوٰۃ دیتا اور ہوتا صالحین سے لولا بمعنے ہلا ہے جس کے معنے تحضیض کے
ہین یہ خاص ہے اس فعل کے ساتھ جس کا لفظ تو ماضی ہوتا ہے اور مضارع کی تاویل مین ٹھیرتا ہے جس طرح یہان
ہے کیونکہ زمانۂ ماضی مین تاخیر طلب کرنے کے کچھ معنے نہین ہین یا یون کہو کہ حرف لا زائد ہے اور لو تمنے کا ہے
کلام کشاف کا مقتضا یہی ہے کہ لولا بمعنے ہل استفہامیہ ہے لیکن قول اول اولے ہے جمہور نے فاصدق کو بادغام
پڑھا ہے تا کو صاد مین ادغام کیا ہے نصب اس کا بنا بر جواب تمنے ہے کسی نے کہا ہے کہ لولا مین حرف لا زائد ہے
اصل لو اخرتنی ہے کسی نے فاتصدق بدون ادغام بنا بر اصل پڑھا ہے اکن کو جمہور نے بجزم پڑھا ہے فاصدق کے
محل پر عطف کیا ہے گویا یون کہا گیا ان اخرتن اصدق واکن زجاج کہتے ہین معنے اس کے یہ ہین ہلا اخرتنی او
جزم اکن کا فاصدق کے موضع پر ہے اس لیے کہ وہ اس معنی پر ہے ان اخرتن اصدق واکن ابو علی فارسی و
ابن عطیہ وغیرہما نے بھی اسی طرح کہا ہے سیبویہ نے خلیل سے حکایت کیا ہے کہ یہ جزم ہے بنا بر توہم
شرط جس پر تمنے دال ہے اور سیبویہ نے اس کو قول زہیر کا نظیر ٹھیرایا ہے

بَدَا لِیَ اَنِّیْ لَسْتُ مُدْرِكَ مَا مَضٰی	ولا سابقٍ شیئًا اذا کان جائیا

یعنی مجھے بات ظاہر ہو گئی کہ مین پانے والا نہین ہون اُس شے کو جو گزر گئی اور نہ سبقت کرنے والا ہون کسی
شے سے جبکہ وہ آنے والے ہو یہان ولا سابق کو جر دیا ہے مدرک پر عطف کر کے جو کہ لیس کی خبر ہے اِس بنا پر
کہ اس مین زیادت با کا توہم ہے کسی نے واکون بنصب پڑھا ہے فاصدق پر معطوف کیا ہے وجہ اس کی ظاہر ہے
لیکن ابو عبید نے کہا کہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصحف مین واکن کو بغیر واو دیکھا ہے اور کسی نے واکون برفع
بنا بر استیناف ای وانا اکون حضرت ابن عباس نے فاصدق واکن من الصالحین کی تفسیر مین فرمایا احج
بالجملہ پھر اللہ پاک نے اس تمنا کرنے والے کا جواب ارشاد فرمایا ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا واللہ
خبیر بما تعملون یعنے ہرگز مؤخر نہ کرے گا اللہ کسی نفس کو کوئی سا نفس ہو موت سے جبکہ آپہونچی اُس کی آخر
عمر جو کہ لوح محفوظ مین لکھی ہوئی ہے اور جن نفوس کو یہ نفی شامل ہے اُنہین کے جملے سے اس قائل کا نفس
ہے تو وہ بھی تاخیر نہ دیا جاے گا اور اللہ کو خوب خبر ہے اُس کی جو تم کرتے ہو یعنے اگر وہ دنیا کی طرف پھیرا یا جاتا
اور اُس کا سوال قبول کیا جاتا تو نہ حج کرتا نہ زکوٰۃ دیتا کسی نے کہا یہ خطاب شائع ہے ہر خیر و شر کرنے والے کو اولے
یہی ہے جمہور نے تعلمون کو بتاے فوقیہ پڑھا ہے اور کسی نے بیائے تحتیہ اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے فائدہ تفسیر

درمیان اہل علم کے اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کی دامن دراز ہوئے ہین اور اُس کی بحثون کی شاخین ہوئی ہین
اس بات مین کہ دیکھو تعارض آپڑا ہے درمیان اس کے جو وارد ہوا ہے کہ قضائے ازلی اللہ عزوجل کی طرف سے نہ متغیر ہوتی
ہی نہ بدلتی ہے اور اسی کی تعبیر کی گئی ہے اُمّ الکتاب سے اور اس آیت سے لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ یعنی اُس کے حکم کو کوئی
پیچھے نہین ڈال سکتا ہے اور اس آیت سے مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ یعنی پھر اپس بات بدلی نہین جاتی ہے
اور درمیان اُس کے جو ارشاد وارد ہوا ہی کہ دعائین مانگا کرو اور اللہ عزوجل سے خیر طلب کیا کرو اور شر و ضر کا دفع
ورفع چاہا کرو اور باقی مطالب جنکو بندے اپنے رب سبحانہ سے طلب کیا کرتے ہین ا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانا کہ نہین پھیرتی ہے قضا کو مگر دعا اور زیادہ نہین کرتا ہے عمر مین مگر بر اخرجہ الترمذی من حدیث سلمان
وحسنہ وابن حبان وصححہ والحاکم وصححہ والطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ ۲ اسی کی مثل ثوبان کی حدیث ہی مرفوعًا
باین لفظ کہ نہین پھیرتی ہے قدر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتا ہے عمر مین مگر بر اور بیشک مرد البتہ محروم ہوتا ہی رزق
سے بسبب گناہ کے جبکو وہ پہونچتا ہے ۳ مثل اس حدیث شریف کے کہ لا یغنی حذر من قدر یعنی کام نہین آتا ہے
بچنا قدر سے اور دعا نفع دیتی ہے اُس شے سے جو نازل ہوئی اور اُس شے سے جو نازل نہین ہوئی اور بیشک بلا
البتہ نازل ہوتی ہے پھر ملتی ہے اُس کو دعا تو دونون باہم الجھتی رہتی ہین قیامت کے دن تک اخرجہ الحاکم فی المستدرک
والبزار والطبرانی فی الاوسط والخطیب قال الحاکم صحیح الاسناد من حدیث عائشۃ مرفوعًا وقال فی مجمع الزوائد رواہ
احمد وابو یعلی بنحوہ والبزار والطبرانی فی الاوسط ورجال احمد وابی یعلی واحد اسنادی البزار رجالہ رجال الصحیح غیر
علی بن علی الرفاعی وھو ثقۃ وقد ضعف ہذا الحدیث بزکریا بن منصور کما ذکرہ الشوکانی رحمہ اللہ تعالی فی شرحہ للعدۃ ۴ ہم
اسی جملے سے حضرت سلمان فارسی کی حدیث مرفوع ہے بیشک رب تمہارا بڑا شرم کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے
اپنے بندے سے جبکہ اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ پھیر دے اُن کو خالی اخرجہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان
وصححہ واخرجہ ایضا الحاکم وقال حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ولہ شاہد صحیح ثم رواہ من حدیث انس مرفوعًا
بیشک رب تمہارا رحیم ہے بڑا شرم کرنے والا ہے کریم ہے شرماتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ اٹھائے اُس کی طرف
اپنے ہاتھ پھر نہ رکھے اُن میں کوئی خیر واخرجہ الطبرانی وابو یعلی ۵ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہے مت عاجز ہو
دعا مین پس بیشک شان یہ ہے کہ ہرگز ہلاک نہین ہوتا ہے ساتھ دعا کے کوئی اخرجہ ابن حبان من حدیث
انس والحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد والضیاء فی المختارۃ وقد رد الشوکانی فی شرحہ للعدۃ علی من ضعف
۶ اسی جملے سے یہ حدیث مرفوع ہے کہ دعا ہتھیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہی آسمانون کا
اور زمین کا اخرجہ الحاکم فی المستدرک من حدیث ابی ہریرۃ وقال صحیح الاسناد واخرجہ ابو یعلی من حدیث
علی مرفوعًا کیا نہ بتاؤن مین تم کو وہ جو نجات دے تم کو تمہارے دشمنون سے اور برسا دے تمہارے واسطے

تمہاری روزیان دعا کرو تم اللہ سے اپنی رات مین اور اپنے دن مین پس بیشک دعا ہتھیار ہے مومن کا ۷ اسی جملے سے
یہ حدیث شریف ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ اٹہاوے اپنے چہرے کو واسطے اللہ کے کسی مسئلہ مین یعنی سوال مین مگر وہ
اس کو عطا فرمائے یا تو یہ کہ تعجیل کردے اُس کی واسطے اُس کے اور یا یہ کہ رکھہ چھوڑے اُس کو واسطے اُس کے

اخرجہ الامام احمد فی المسند من حدیث ابی ہریرۃ قال المنذری فی الترغیب والترہیب لاباس باسنادہ ۔ واخرجہ
البخاری فی الادب المفرد والحاکم اور اسی کے معنی کی شاہد یہ حدیث شریف ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ کوئی
دعا کرے کہ جس مین اثم نہین ہے اور نہ قطیعۂ رحم ہے مگر اللہ اُس کو عطا فرمائے بسبب اُس کے ایک چیز تین چیزون
مین کی یا تو یہ کہ تعجیل کردے واسطے اُس کے دعا اس کی اور یا یہ کہ رکھہ چھوڑے اُس کو واسطے اُس کے آخرت
مین اور یا یہ کہ پہیر دے اُس سے برائی سے مثل اُس کے اخرجہ الامام احمد والبزار وابو یعلی قال المنذری باسانید
جیدۃ من حدیث ابی سعید الخدری ۸ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہے کہ الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا ہی
عبادت ہی پہر یہ آیت پڑہی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي ۔ الآیۃ

اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان وصححہ الترمذی وابن حبان والحاکم فی
المستدرک من حدیث النعمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا مغز ہے
عبادت کا ۹ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہے جو شخص نہین مانگتا ہے اللہ سے تو وہ اُس پر خفا ہوتا ہے
اخرجہ الترمذی والحاکم فی المستدرک من حدیث ابی ہریرۃ ۱۰ ایک لفظ مین یہ ہے کہ جو کوئی دعا نہین کرتا ہے اللہ سے
تو وہ اُس پر خفا ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحاکم فی المستدرک وصححہ ۱۱ اسی جملے سے آپ کا پناہ
مانگنا ہی سوء قضا سے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے ۱۲ اسی جملے سے وہ ہے کہ قنوت وتر مین آپ سے ثابت ہوا ہے
کہ آپنے فرمایا قنوت مین وقنی شر ما قضیت یہ حدیث صحیح ہے گو شیخین نے اس کی تخریج نہین کی ۱۳ اسی جملے
مین آپ کا پناہ مانگنا ہی اُس قضا سے جو کہ مشتمل ہے شر وسوء پر ۱۴ اسی جملے سے وہ حدیثین ہین جو کہ صلۂ رحم
مین وارد ہوئی ہین اور اس مین کہ وہ زیادہ کرتا ہے عمر مین یہ حدیثین صحیح ہین ۱۵ اسی جملے سے وہ حدیثین
ہین جو اس مین وارد ہوئی ہین کہ دعا مظلوم کی اپنے ظالم پر قبول کی جاتی ہے ۱۶ اور وہ حدیثین جو دعاے
والدین مین وارد ہوئی ہین واسطے اپنے ولد کے ۱۷ اور وہ حدیثین جو امام عادل کی دعا مین وارد ہوئی ہین ۱۸ اور
وہ حدیثین جو اس مین وارد ہوئی ہین کہ جو کوئی اپنے رب کو اُس کے اسم اعظم کے ساتھہ پکارتا ہے تو اُس کی دعا قبول کی
جاتی ہے اسکے سوا اور بہت ہین اور یہ سب حدیثین مع اختلاف اپنی دلالت کے متواتر ہین پس کاش ہم جان
لیتے کہ اہل علم مین کی ایک جماعت اس سب کی مخالفت کی طرف کیونکر گئی اور کہا کہ اللہ کے احکام اور اُس کی قضا اپنے
سابق علم مین ہرگز متغیر نہین ہوتی ہے پہر اگر وہ ایسی آیت سے استدلال کرین کہ ما یبدل القول لدی اور جو لوح محفوظ

مین وارد ہوا ہے اور جو اکثر ہین سو ہو گیا ہے اور یہ کہ قضا خشک ہو گئی اور مثل اس کے تو پھر کونسا فائدہ ہے اللہ عز وجل کے ایسی فرمانے مین کا ادعونی استجب لکم سیدخلون تو اُس کی طرف سے امر ہے اپنے بندون کو کہ اُس سے دعا مانگا کرین اور کونسا فائدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کرنے مین کہ اُس کے بندون کو یہ خبر دین کہ وہ قریب مجیب ہے قبول کرتا ہے دعا کرنے والے کی دعا کو جبکہ وہ اُس کو پکارتا ہے اور کونسا فائدہ ہے اللہ عز وجل کے اس قول مین جو اپنے بندون کو یہ خبر دیتا ہے یَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ اور اللہ پاک نے ہم کو سکھایا کہ کیونکر دعا کرین اس قسم کی آیت مین رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا الی آخر الآیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے واسطے حکایت کیا جیسا کہ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ اللہ عز وجل نے ان دعاؤن کے وقت فرمایا قد فعلت یعنی مین نے ساری دعائین قبول کین اور اسی طرح وہ سارے قصے جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ہم سے بیان فرمائے ہین کہ اُس نے اپنے انبیاء کی دعا قبول فرمائی جیسا کہ اس آیت مین ہے حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا اور اس قسم کی آیت مین إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ اور جو اس کی مثل آیتین ہین اور وہ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشاہدہ کیا گیا ہے کہ آپ کی دعائین قبول کین اتنے مواضع مین جن کا شمار مشکل ہے اور وہ جو اس امت کے صالحین سے مشاہدہ کیا گیا ہے ہر قرن مین منجملہ قرون کے کہ اُس نے اُن کی دعائین فی الحال قبول فرمائین جو کوئی اس بات کو یا اس کے بعض کو نہ جانے تو اس قسم کی کتابون کو نظر کرے جیسے حلیۃ الاولیاء رسالہ قشیری ابن جوزی کا صفوۃ الصفوۃ ان کے سوا اور کتابین جن کی تعداد کثیر ہے بلکہ حضرات اصحاب رضی اللہ عنہم کی دعاؤن مین نظر کرے جو کہ مقبول ہوئین اور جس طرح کہ سلف رحمہ اللہ تعالی مین کی ایک جماعت کثیر سے واقع ہوا کہ وہ اپنی دعاؤن مین یون کہا کرتے تھے اللہم ان کنت قد کتبتنی فی دیوان الاشقیاء فانقلنی الی دیوان السعداء یہ مضمون مختلف عبارتون مین ادا کرتے تھے منجملہ اُن کے یہ عبارت ہے بالجملہ پس کتاب عزیز اور سنت مطہرہ شمس النہار سے بھی بڑھ کر ظاہر ہو کر اُن پر رد کرتی ہے ایک گروہ نے کہا کہ اقضیہ دو نوع ہین مطلقہ و مقیدہ فالمطلقۃ مالم تکن مشروطۃ بشرط واقعۃ والا فلا یہ قول بھی مثل اول کے گو مردود ہے مگر مفسدی مین اُس سے کمتر ہے اگرچہ اپنے بحث ہی اس پر کوئی دلیل نہین ہے و بالجملہ فالبحث یطول فلنقتصر علی ہذا المقدار والحمد للہ اولا و آخرا اس وقت مین بھی ایک فرقہ دعا کا منکر ہے بعض معاصرین نے بغایت خوش تقریر سے اس کا رد کیا فجزاہ اللہ خیر الجزاء آمین بعض نے اس آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا استنباط کیا ہے اس لیے کہ یہ سورت سر ہے ترسٹھون سورت کا اور اس کے عقب مین سورۂ تغابن لائی گئی تو یہ اشارہ ہے طرف ظہور تغابن کے بسبب آپ کی وفات شریف کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہ الکرخی یہ کچھ کتاب اللہ کی تفسیر سے نہین ہے بلکہ منجملہ لطائف الکلام و تفنن المرام ہے الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ

...تعالے ویؤخرکم الی اجل مسمی ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر لو کنتم تعلمون ہے کما اشار الیہ بعض المحققین منہ

منافقین ۶۴ - ماہ شوال ۱۳۱۵ ہجری روز جمعہ وقت نماز صبح تمام ہوئی اللہ سبحانہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا سید المرسلین امام المتقین محمد وآلہ وصحبہ واتباعہ واشیاعہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین

اللہم علم ونبہ ما علم وصد ما علم +

سورۃ التغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی اٹھارہ آیتیں ہیں بالاتفاق اور مدنی ہے اکثر کے قول میں ضحاک نے کہا کہ مکی ہے کلبی نے کہا کہ مدنی ومکی ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مدینے میں نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ مکے میں نازل ہوئی مگر یہی آیتیں اس کے آخر کی کہ وہ مدینے میں نازل ہوئیں عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں انہوں نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی اہل وولد کی جفا کی شکایت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروہم الی آخر السورۃ اخرجہ النحاس واخرج ابن اسحق وابن جریر عن عطاء بن یسار نحوہ بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی مولود کہ پیدا کیا جائے مگر لکھی ہوئی ہیں اس کے سر کی تشبیک میں پانچ آیتیں سورہ تغابن کی اول سے واخرجہ ابن حبان فی الضعفاء والطبرانی وابن مردویہ وابن عساکر مرفوعاً عنہ قال ابن کثیر وہو غریب جدا بل منکر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پاکی بولتا ہے اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اسی کا راج ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر کوئی تم میں منکر ہے اور کوئی تم میں ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے بنائے آسمان و زمین تدبیر سے اور صورت کھینچی تمہاری پھر اچھی بنائی تمہاری صورت اور اسی کی طرف پھر جانا ہے جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو

اور جو کچھ کھولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہی جیون کی بات ف سب جانورون سے انسان کی خلقت اچھی ہے
اتہی ف یہہ سورت آخر مسبحات ہی مخلوقات جو اپنے باری و مالک کی تسبیح کرتی ہے اِس پر اوّل کلام گذر چکا ہی اسی لیے
یون فرمایا ہے لہ الملک وله الحمد یعنے وہ تصرف کرنے والا ہے ساری کائنات مین محمود ہی اُس سب پر جسکو پیدا کرتا ہی
اور مقدر فرماتا ہی وہو علیٰ کلِّ شیٔ قدیر کا یہہ مطلب ہے کہ جس شے کا اُسنے ارادہ کیا وہ بغیر کسی مانع و مدافع کی ہو گئی
اور جس کا نہ چاہا وہ نہوئی قوله تعالیٰ ہو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مؤمن یعنی وہی تمہارا خالق ہے اِس صفت پر
اور اُسنے تم سے اِس کا ارادہ کیا ہی تو مومن و کافر کے ہونے سے کوئی مخلصی نہین ہے اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ
خوب دیکھنے والا ہے اُس کو جو کہ راہ بتانے کا مستحق ہے اُس سے جو کہ بھٹکانے کا مستحق ہے اور وہ شہید ہی اپنی بندو
کے اعمال پر اور عنقریب اُن اعمال کا اُن کو پورا پورا بدلا دے گا اِسی لئے فرمایا واللہ بما تعملون بصیر پھر فرمایا خلق السموت
والارض بالحق الآیہ یعنی اُس نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھ عدل و حکمت کے اور اُسنے صورت کھینچی تمھاری
پھر تمھاری شکلین اچھی بنائین کقوله تعالےٰ یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ
فَعَدَلَكَ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ وقوله تعالےٰ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ
صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ الآیہ قوله تعالیٰ والیه المصیر یعنے یہ سب کام اُسی نے کئے
اور اُسی کی طرف مرجع و مآب و بازگشت ہی پھر یہہ خبر دی کہ وہ عالم ہے ساری کائنات سماوی و ارضی و نفسی کا پس
فرمایا یعلم ما فی السموت الآیہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ
وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ کیا پہونچا نہین تم کو احوال اُن لوگون کا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پھر چکھی سزا اپنی کام کی اور
اُن کو دکھہ کی مار ہی یہ اِس پر کہ لاتے تھے اُن پاس اُن کے رسول نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہم کو راہ سوجھاوین گے
پھر منکر ہوئے اور مونہہ موڑا اور اللہ نے بے پرواہی کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیون سراہا ف اللہ پاک
خبر دیتا ہی گزشتہ امتون کی اور اُس عذاب و نکال کی جو کہ رسولون کی مخالفت اور تکذیب بالحق مین اُن پر نازل ہوا
پس فرمایا کیا نہین آئی تم کو خبر اُن لوگون کی جو منکر ہوئے اور اُن کی حال کی جو کچھہ کہ ہوا پھر چکھا انہون نے وبال
اپنی تکذیب وخیم کا اور اپنی افعال ردی کا یہہ وبال وہی ہے عقوبت و رسوائی ہے جو دنیا مین اُن پر نازل ہوئی
اور واسطے اُن کے عذاب الیم ہی دار آخرت مین جو کہ ملا یا گیا ہے اس دنیوی عذاب سے پھر اِس کی علت بیان
فرمائی کہ یہ عذاب اُن پر اِس لئے نازل ہوا کہ آتے تھے اُن کے پاس اُن کے رسول حجتین دلیلین برہانین لے کر
تو کہتے کہ کیا آدمی ہم کو راہ سمجھاوین گے غرض یہ ہے کہ انہون نے بشر مین رسالت ہونے کو بعید سمجھا اور اس کو
کہ اُن کی ہدایت اپنی مثل بشر کے ہاتھون پر ہو پھر وہ کافر ہوئے یعنی حق کو جھٹلایا اور عمل سے نکول کیا و استغنی اللہ

یعنی اللہ نے ان سے بے پروائی کی واللہ غنی حمید ○ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا ؕ قل بلیٰ وربی لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم ؕ وذلک علی اللہ یسیر ○ فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ؕ واللہ بما تعملون خبیر ○ یوم یجمعکم لیوم الجمع ذلک یوم التغابن ؕ ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیاٰتہ ویدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہٰر خٰلدین فیہا ابدا ؕ ذلک الفوز العظیم ○ والذین کفروا وکذبوا باٰیٰتنا اولٰئک اصحٰب النار خٰلدین فیہا ؕ وبئس المصیر ○ دعوے کرتے ہیں منکر کہ ہرگز ان کو اٹھانا نہیں تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی بیشک تم کو اٹھانا ہے پہر تم کو جتانا ہے جو تم نے کیا اور یہہ اللہ پر آسان ہے سو ایمان لاو اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے جس دن تم کو اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کام بھلا اتار دے اُس سے اُس کی برائیان اور داخل کرے اُس کو باغون مین جن کے نیچے بہتی ندیان رہا کرین ان مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائین ہماری آیتین وہ ہین دوزخ والے رہا کرین اُس مین اور بری جگہ پہونچے **ف** دن ہار جیت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت مین ایک دوزخ مین بہشت والون نے اپنے گھر لئے اور دوزخیون کے بھی دوزخی ہارے بہشتی جیتے انتہی **ف** اللہ پاک خبر دیتا ہے طرف سے کافرون مشرکون ملحدون کے کہ وہ یہ دعوے کرتے ہین کہ اُٹھائے نہ جاوین گے تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی البتہ تم اٹھائے جاؤ گے پہر البتہ تم خبر دیے جاؤ گے تمھارے سارے اعمال جلیل وحقیر وصغیر وکبیر کی اور یہہ تمہارا اُٹھانا اور تمہارا جزا دینا اللہ پر آسان ہے یہ وہی تیسری آیت ہے جو اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا ہے کہ معاد کے وقوع ووجود پر اپنے رب عزوجل کی قسم کھائین پس پہلی تو سورۂ یونس مین ہے ویستنبؤنک احق ہو قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین اور دوسری سورۂ سبا مین ہے وقال الذین کفروا لا تاتینا الساعۃ قل بلیٰ وربی لتاتینکم الآیہ اور تیسری یہی ہے زعم الذین کفروا الآیہ پھر فرمایا فامنوا باللہ الآیہ نور سے مراد قرآن شریف ہے واللہ بما تعملون خبیر کا یہہ مطلب ہے کہ اللہ کو تمہاری کامون کی خوب خبر ہے پس تمہارے اعمال مین سے اس پر تو کوئی پوشیدہ شے بھی مخفی نہین ہے پہر ظاہر کا کیا ذکر ہے یوم الجمع سے مراد روز قیامت ہے یہہ نام اُس کا اس لیے رکھا گیا کہ اُس مین اگلے پچھلے سب ایک مین مین جمع کئے جائین گے پکارنے والا ان کو سنائیگا اور بصارت کو نفوذ کرے گی کما قال تعالی ذلک یوم مجموع لہ الناس وذلک یوم مشہود وقال تعالے قل ان الاولین والاٰخرین لمجموعون الیٰ میقات یوم معلوم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوم التغابن ایک نام ہے یوم القیامت کے نامون سے یہ اس لیے ہے کہ اہل جنت مغبون کرین گے اہل نار کو اسی طرح قتادہ ومجاہد نے بھی کہا ہے مقاتل نے کہا کہ کوئی غبن بزرگتر اس سے

نہین ہی کہ یہ لوگ تو داخل کیے جاوینگے طرف جنت کی اور اُن کو لیجاوینگے طرف نار کے حافظ ابن کثیر کہتے ہین
کہ یہ تفسیر اس آیت سے کی ہے ومن یومن باللہ ویعمل صالحا الے قولہ تعالے وبئس المصیر تفسیر اس جیسی آیت کی کئی بار
گزر چکی ہے مَآ اَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ يَهۡدِ قَلۡبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝
وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ‌ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ نہین پڑی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتاوے اُس کے
دل کو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ف راہ بتاوے صبر کی اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پہر اگر تم مونہہ موڑو تو ہمارے
رسول کا کام یہی ہے پہونچا دینا کہولکر اللہ اُس بن کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہئے بہروسا کرین ایمان والے انتہے
ف اللہ تعالی اس بات کی خبر دیتا ہے جس کی سورہ حدید مین خبر دی ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ
لَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اسی طرح بیان فرمایا ہے ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ حضرت
ابن عباس رض نے فرمایا بامر اللہ یعنی نہین ہے کوئی مصیبت مگر اللہ کی قدرت و مشیت سے قولہ تعالے ومن یومن باللہ
یہد قلبہ یعنے جس کسی پر کوئی مصیبت آپڑے پہر وہ یہ جانے کہ وہ اللہ تعالی کی قضا و قدر سے ہے پہر صبر و طلب اجر
کرے اور قضای آلہی کا منقاد ہو تو اللہ اُس کے دل کو ہدایت کرے اور جو دنیا اُس سے فوت ہوگئی اُس کے عوض آ
ہدایت ہووے اس کے دل مین اور یقین صادق اور جو شے اُس سے لے گئی ہے کبھی وہی شے یا اُس سے بہتر اسکو
عوض مین عطا فرمائی حضرت ابن عباس سے مروی ہے یعنے راہ بتائی اُس کے دل کو یقین کی تو یہ جانے کہ جو کچہہ
اسے پہونچا وہ نہ تہا کہ اُس سے چوکے اور جو کچہہ اُس سے چوک گیا وہ نہ تہا کہ اُسے پہونچے اعمش ابو ظبیان سے راوی ہین
کہا ہم علقمہ کے پاس تھے تو اُن کے نزدیک یہ آیت پڑہی گئی ومن یومن باللہ الآیہ پس کسی نے ان سے اس کا پوچھا
تو فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ اُسے مصیبت پہونچی پہر جانے کہ وہ اللہ پاس سے ہے تو راضی ہو اور منقاد ہو رواہ ابن جریر و ابن
ابی حاتم سعید بن جبیر و مقاتل بن حیان کہتے ہین یعنی استرجاع کرتا ہے کہتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ حدیث
متفق علیہ مین ہی تعجب ہے واسطے مومن کے کہ نہین جاری کرتا ہے اللہ واسطے اس کے کوئی قضا مگر وہ اُس کے لیے
خیر ہوتی ہے اگر پہونچے اُس کو کوئی تکلیف تو وہ صبر کرے پس یہ اُس کے واسطے بہتر ہے اور اگر پہونچے اُس کو کوئی
خوشی تو وہ شکر کرے پس یہ اس کے واسطے خیر ہے اور یہ کسی کے لیے نہین ہے مگر واسطے مومن کے حضرت
عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ
کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان اللہ پر اور اس کی تصدیق اور جہاد اُس کی راہ مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین اس سے زیادہ آسان چاہتا ہون فرمایا مت تہمت لگا اللہ کو اُس شے مین جو اُس نے تیرے واسطے جاری
کی اخرجہ الامام احمد و لم یخرجوہ قولہ تعالے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یہ امر ہے اللہ کی اور اُس کے رسول کی

طاعت کا اس شے مین جو شرع ہوئی اور اُس شے کے کرنے کا جس کا امر کیا اور اُس شے کے چھوڑنے کا جس سے
نہی فرمائی پھر فرمایا فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین یعنے اگر تم عمل سے باز رہے تو سوا اس کے نہین کہ
اُس پر پہونچا دینا ہے جو اُس پر لادا گیا ہے اور تم پر سننا اور ماننا ہے جو تم پر لادا گیا ہے زہری نے کہا کہ اللہ کی طرف
سے تو رسالت ہے اور رسول پر پہونچا دینا ہے اور ہم پر تسلیم ہے یعنے حکم کا ماننا پھر یہ خبر دی کہ وہ احد صمد ہے
جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے پس فرمایا اللہ لا الہ الا ہو الآیہ پس اول تو توحید کی خبر ہے اور معنی اُس کے طلب کے معنی
ہین یعنی توحید کرو الٰہیت کی واسطے اُس کے اور اخلاص کرو اُس کا اور بھروسا کرو اُس پر کما قال تعالیٰ رب
المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا ۝ یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم
عدوا لکم فاحذروہم ۚ وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم ۝ انما اموالکم
واولادکم فتنۃ ۚ واللہ عندہ اجر عظیم ۝ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا
خیرا لانفسکم ۗ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ۝ ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضاعفہ
لکم ویغفر لکم ۚ واللہ شکور حلیم ۝ عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم ۝ اے ایمان والو بعضی تمھاری
جوروین اور اولاد دشمن ہین تمھارے سو اُن سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگزرو اور بخشو تو اللہ ہی بخشنے والا
مہربان ہے تمھارے مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اُس کے پاس ہے نیگ بڑا سو ڈرو اللہ سے جہان تک سکو
اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے اگر قرض دو
اللہ کو اچھی طرح قرض دینا وہ دونا کردے تم کو اور تم کو بخشے اور اللہ قدردان ہے تحمل والا جاننے والا چھپے اور کھلے
کا زبردست حکمت والا ف یعنی آدمی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے اور بہت برائی مین پڑتا ہے مگر تو
بھی چاہیے سلوک ان سے نیک ہی رکھے اور آپ بچتا رہے انتہی ف اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے ازواج و اولاد کی کہ ان مین
سے بعض اپنے خاوند اور والد کے دشمن ہوتے ہین باین معنے کہ آدمی بوجہ اپنی بی بی اور اولاد کے عمل صالح سے
غافل ہو جاتا ہے کقولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ
ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون اور اسی لیے یہان فاحذروہم فرمایا ہے ابن زید نے کہا
اسی پر دینکم یعنی تم اُن سے بچتے رہو اپنے دین پر مجاہد نے کہا کہ بعض ازواج و اولاد کے دشمن ہونے کا یہ مطلب ہے
کہ وہ آمادہ کرتے ہین مرد کو قطع رحم پر یا اپنے رب کی معصیت پر تو مرد طاقت نہین رکھتا ہے باوجود اپنی محبت
کے مگر یہ کہ اُن کا کہا مانتا ہی حضرت ابن عباس سے کسی نے اس آیت کا پوچھا تو فرمایا کہ یہ کچھ مرد ہین مکے
کے اسلام لائے تو ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوین پس ان کی ازواج و اولاد نے نہ چھوڑا
اس سے کہ اُن کو چھوڑین پھر جب وہ آپ کے پاس آئے تو لوگون کو دیکھا کہ دین مین سمجھ والے ہو گئے ہین پس قصد کیا

کہ اپنی ازواج و اولاد کو عقاب کرین اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم اخرجہ ابن ابی حاتم وکذا۔ رواہ الترمذی عن محمد بن یحیی عن الفریابی وہو محمد بن یوسف بہ وقال حسن صحیح و

رواہ ابن جریر والطبرانی من حدیث اسرائیل بہ وروی من طریق العوفی عن ابن عباس نحوہ وہکذا قال عکرمۃ مولاہ سواء

قولہ تعالے انما اموالکم الآیہ یعنے مال و اولاد جو ہین سو فتنۃ۔ وابتلاء و امتحان ہین طرف سے اللہ تعالے کے واسطے اپنی خلق کے تاکہ جان لے ظاہر مین اُس شخص کو جو اُس کی اطاعت کرتا ہے اُس شخص سے جو اُس کی بے حکمی کرتا ہے

واللہ عندہ اجر عظیم کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے پاس بڑا اجر ہے کما قال تعالی زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ اور وہ آیت جو اس کے بعد ہے ابو بریدہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما آلے دونون پر دو کرتے سرخ تھے چلتے تھے اور اُلجھتے تھے تو آپ منبر سے اترے پھر اُن کو اُٹھا لیا پھر اُن کو اپنے سامنے رکھا پھر فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظر کی مین نے اِن دو بچون کی طرف کہ چل رہے ہین اور الجھ رہے ہین تو مین صبر نہ کر سکا یہان تک کہ مین نے اپنی بات قطع کی اور ان کو اُٹھا لیا

رواہ الامام احمد ورواہ اہل السنن من حدیث حسین بن واقد بہ وقال الترمذی حسن غریب انما نعرفہ من حدیثہ

اشعث بن قیس کہتے ہین مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کندہ کے وفد مین تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرا کوئی بیٹا ہے مین نے کہا ایک لڑکا ہے میرے واسطے جنا گیا ہے میرے نکلنے مین آپ کی طرف حمد کی بیٹی سے اور البتہ مین نے دوست رکھا ہے یہ کہ اس کی جگہ سیر قوم ہوتا تو آپ نے فرمایا ہرگز یہ مت کہہ بیشک ان مین تو آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور اجر ہے جبکہ وہ قبض کئے جاوین پھر فرمایا ولئن قلت ذاک انہم لمجبنۃ محزنۃ انہم لمجبنۃ محزنۃ تفرد بہ احمد یعنی البتہ اگر تو وہ بات کہے اس وجہ سے کہ وہ مجبنہ محزنہ ہین تو بیشک مجبنہ محزنہ ہین یعنی اولاد جبن و حزن کا گھر ہے ان کی وجہ سے آدمی بزدل و بخیل ہو جاتا ہے طرح طرح کے رنج اٹھانے پڑتے ہین حضرت ابو سعید مرفوعاً کہتے ہین کہ ولد ثمرہ قلوب ہین اور بیشک وہ مجبنہ مبخلہ محزنہ ہین

اخرجہ الحافظ ابو بکر البزار ثم قال لا نعرفہ الا بہذا الاسناد ابو مالک اشعری مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے تیرا وہ دشمن کہ اگر تو اُسے قتل کرے تو تیری واسطے نور ہو اور اگر وہ تجھے قتل کرے تو تو جنت مین داخل ہو ولیکن وہ ہے کہ شاید تیرا دشمن ہو تیرا لڑکا جو تیری پشت سے نکلا ہے پھر سب سے بڑھ کر تیرا دشمن تیرا مال ہے جس کا تیرا داہنا ہاتھ مالک ہوا ہے اخرجہ الطبرانی **قولہ تعالے** فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی تم ڈرو اللہ سے اپنی جہد و طاقت کے موافق جیسا کہ صحیحین مین حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ جب مین تم کو حکم دون کسی امر کا تو لاؤ تم اس سے جو تم

طاقت رکھو اور جس شے سے میں تم کو منع کروں تو اس سے بچو بعض مفسرین نے کہا ہی جیسا کہ امام مالک نے زید بن اسلم
سے روایت کیا ہی کہ یہ آیت ناسخ ہے اس آیت کی جو کہ آل عمران میں ہے یعنے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ
تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سعید بن جبیر اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو قوم پر
عمل کرنا سخت ہوا پس انہوں نے قیام کیا یہاں تک کہ ان کی کونچیں ورم کر آئیں اور ان کی پیشانیاں زخمی
ہو گئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واسطے تخفیف کے مسلمانوں پر فاتقوا اللہ ما استطعتم سو اس نے
اول کو منسوخ کر دیا رواہ ابن ابی حاتم ابو العالیہ و زید بن اسلم و قتادہ و ربیع بن انس و سدی و مقاتل بن حیان
سب ہی اسی کے مثل مروی ہے قولہ تعالیٰ واسمعوا واطیعوا یعنی جس شے کا اللہ اور اس کا رسول تم کو امر فرماتا ہی
اس کے مطیع و منقاد ہو جاؤ اور اس سے مائل مت ہو داہنے اور بائیں طرف ہو کر اور مت بڑھ ہو آگے اللہ کے اور
اس کے رسول کے اور مت پیچھے رہ جاؤ اس شے سے جس کا تم کو امر کیا گیا اور مت سوار ہو اس شے پر جس سے
تم کو زجر کیا گیا قولہ تعالیٰ وانفقوا خیرا لانفسکم یعنی اللہ نے جو تم کو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرو اقارب
و فقراء و مساکین و ذوی الحاجات پر اور خلق اللہ کی طرف احسان کرو جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہی یہ تمہارے واسطے
بہتر ہو گا دنیا و آخرت میں اور اگر نہ کرو گے تو تمہارے واسطے شر ہو گا دنیا و آخرت میں قولہ تعالیٰ ومن یوق شح نفسہ
الآیہ کی تفسیر سورۂ حشر میں گزر چکی ہے اور وہ حدیثیں بھی مذکور ہو چکی ہیں جو اس آیت کے معنی میں وارد ہوئی ہیں
وللہ الحمد والمنۃ قولہ تعالیٰ ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ تم خرچ کرو گے تو وہ اس کا عوض
کر دے گا اور جو کچھ تم خیرات کرو گے تو اس پر اس کی جزا ہے اور یہ بمنزلہ قرض ٹھیرایا گیا جیسا کہ صحیحین میں ثابت
ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من یقرض غیر ظلوم ولا عدیم یعنی کون قرض دیتا ہے اس ذات کو جو نہ ظالم ہے نہ
مفلس ہے اسی لیے یوں فرمایا یضاعفہ لکم جیسا کہ سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ
ویغفر لکم یعنی اور کفارہ کر دے گا تم سے سیئات کا اسی لیے فرمایا واللہ شکور یعنی اللہ جزا دیتا ہے قلیل پر بہت
کثیر کے حلیم کے یہ معنی ہیں کہ درگزر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ستر کرتا ہے اور تجاوز فرماتا ہے ذنوب و زلات و خطایا
و سیئات سے عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم کی تفسیر کئی بار گزر چکی ہے آخر تفسیر سورۃ التغابن وللہ الحمد والمنۃ
کذا فی ابن کثیر و فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض یعنے
پاکی بولتی ہے اللہ پاک کی اس کی ساری مخلوقات جو کہ اس کے آسمانوں میں ہے اور اس کی زمین میں ہر
نقص و عیب سے کلمہ ما کا جو یہاں اور ما تعلنون میں مکرر لایا گیا سو واسطے تاکید و تعمیم و اختلاف کے کیونکہ ما فی
السموت کی تسبیح مخالف ہی ما فی الارض کی تسبیح کی کثرت و قلت میں اور ہمارے اسرار مخالف ہیں ہماری علانیہ
کے اور یعلم ما فی السموت والارض میں کلمۂ ما کی تکرار نہیں کی گئی اس لیے کہ اللہ پاک کا علم مختلف نہیں جیسے

کیونکہ اُس کا جاننا اُس شے کو جو زمین کے تحت مین ہے ویسا ہی ہے جیسا کہ اُس کا جاننا اُس شے کو ہے جو اُس کے اوپر ہے اور اُسکا جاننا اُس شے کو جو ہو گئی مثل اُس کے جاننے کے ہے اُس شی کو جو آیندہ ہو گی لہ الملک و لہ الحمد یعنے ملک و حمد اُسی کے ساتھ خاص ہین اُس کے غیر کے لیے اُن مین سے کچھ بھی نہین ہے اور اُن مین سے جو کچھ اُس کے بندون کے واسطے ہے سو وہ اُسی کے فیض سے ہے اور اُسی کی طرف راجع ہے حمد مین کسی نے خوب کہا ہے ۵

	بر در مہر کہ رفت بر در تست	حمد را با تو نسبتیست درست	

تقدیم ظرف کی مفید ہے اختصاص کی ساتھ اللہ تعالی کے حقیقت کی جہت سے اس لیے کہ وہ مبدی و مبدع ہی ہر شے کا تو ملک حقیقۃً اُسی کے واسطے ہو نہ اُسکے غیر کے اور اس لیے کہ نعمتون کے اُصول و فروع اُسی سے ہین تو حمد حقیقت مین اُسی کے واسطے ہے اور اُس کے غیر کی حمد جو واقع ہوتی ہے سو صرف باعتبار ظاہر حال کے اور باعتبار جاری ہونے نعمتون کے اُس کے ہاتھون پر ملک استیلا ہے اور قدرت پانا ہے تصرف کی ہر شے مین موافق اُس کے جسکا ارادہ ازل مین کیا ہے امام رازی فرماتے ہین ملک تمام قدرت و استحکام قدرت ہی یقال ملک بین الملک بالضم و مالک بین الملک بالکسر و ہو علے کل شیء قدیر یعنے اور وہ ہر شے پر بڑا قدرت رکھنے والا ہی کوئی شے اس کو عاجز نہین کرتی ہے کہ اُس سے فوت ہو جائے ہو الذی خلقکم یعنی وہی ہے جس نے مقدر کی تمہاری خلق ازل مین اور اسی طرح یہہ قول ہے فمنکم کافر و منکم مؤمن یعنی قضا جاری کی جا چکی ہی کافر کے کفر کی اور مومن کے ایمان کی ازل مین کسی نے کہا کہ اُس نے خلق پیدا کی پھر وہ کافر ہوئی اور مومن ہوئی تقدیر یہہ ہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پہر تم کو موصوف کیا تو فرمایا فمنکم کافر و منکم مومن کقولہ تعالی و اللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنہم من یمشی علی بطنہ الآیہ کہا یعنی مفسرین نے پس بیشک اللہ تعالی نے اُن کو پیدا کیا اور مشی ان کا فعل ہے یہ قول حسین بن فضل کا مختار ہے کہا اگر وہ اُن کو مومنین و کافرین پیدا کرتا تو اُن کو اُن کے فعل کے ساتھ موصوف نکرتا اپنی اِس قول مین فمنکم کافر الخ اور اس قول والون نے حجت پکڑی ہی اِس حدیث شریف سے کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ و ینصرانہ و یمجسانہ ذکرہ الخطیب ضحاک نے کہا پہر تم مین سے کافر ہی سر مین مومن ہے علانیہ مین جیسے منافق اور تم مین سے مومن ہے سر مین اور کافر ہے علانیہ مین جیسے عمار بن یاسر اور اُن کے مثل اُن لوگون مین سے جو کہ کفر پر زبردستی رکھے گئے عطاء نے کہا پہر تم مین سے منکر ہی اللہ کا ایمان لانے والا ہے کواکب پر اور تم مین سے ایمان لانے والا ہے اللہ پر منکر ہے کواکب کا زجاج نے کہا کہ اللہ تعالے نے کافر کو پیدا کیا اور اُس کا کفر اس کا فعل و کسب ہے باوجود اُس کے کہ اللہ خالق ہے کفر کا اور مومن کو پیدا کیا اور اُس کا ایمان اس کا فعل و کسب ہے مع اُس کے کہ اللہ خالق ہے ایمان کا اور کافر کفر کرتا ہے - اور اختیار کرتا ہے کفر کو بعد پیدا کرنے اللہ کے اُسکو اس لیے کہ اللہ تعالی نے اس کو اُس پر مقدر کیا ہے اور

اس کو اُس سے جان لیا ہے کیونکہ وجود خلاف مقدر کا عجز ہے اور وجود خلاف معلوم کا جہل ہے یہہ طریق
ہی اہل سنت کا پس جو کوئی اِس راہ پر چلا تو وہ حق کو پہونچ گیا اور جبریہ و قدریہ کے مذہب سے سالم رہا قرطبی
فرماتے ہین یہہ قول احسن الاقوال ہی اور اسی پر جمہور امت ہین کافر کو مومن پر اس لیے مقدم کیا کہ نزول قرآن
کے وقت اغلب بہی کافر تہے اس آیۂ کریمہ مین رد ہی اس شخص کے قول کا جو قائل بمنزلہ بین المنزلتین
ہی یعنی انسان یا مومن ہے یا کافر ہے اس کے درمیان مین کوئی واسطہ نہین ہے **واللہ بما تعملون بصیر**
یعنی جو کچہہ تم کرتے ہو اللہ اُس کو خوب دیکھتا ہے تمہاری اعمال مین سے کوئی مخفی عمل بہی اُس پر چھپا نہین ہے
سو تم کو تمہارے اعمال کی جزا دیگا حضرت ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین بندہ پیدا کیا جاتا ہے مومن اور جیتا ہی
مومن اور مرتا ہی مومن اور بندہ پیدا کیا جاتا ہی کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر اور بیشک بندہ عمل کرتا ہی ایک
مدت دراز اپنے زمانے سے ساتہہ نیک بختی کے پہر لیتی ہے اُس کو وہ شے جو اُس کے واسطے لکہی گئی ہے تو مرتا ہی
شقی ہو کر اور بیشک بندہ عمل کرتا ہے ایک مدت دراز اپنے زمانے سے ساتہہ بد بختی کے پہر لیتی ہے اُس کو وہ شے
جو اس کے واسطے لکہی گئی ہے تو مرتا ہے سعید ہو کر اخرجہ ابن مردویہ پہر جب اللہ پاک نے عالم صغیر کی خلق کا ذکر کیا
تو بعد اس کے عالم کبیر کی خلق کا بیان کیا پس فرمایا **خلق السموت والارض** الآیہ یعنی اُس نے پیدا کیے آسمان اور
زمین پیدا کرنے اُن کا ایسا پیدا کرنا کہ متلبس بحکمت بالغہ ہے کسی نے کہا کہ اُس نے یہہ پیدا کیا یقینی پیدا کرنا جس مین کسی طرح
کا شک نہین ہی کسی نے کہا حرف با معنی لام ہی یعنی اس نے یہہ پیدا کیا واسطے ظاہر کرنے حق کے قائم ہی کہ نیکی کرنیوالے کو اسکی نیکی کرنے کی جزا دے
اور برائی کرنیوالے کو اُس کی برائی کرنے کا بدلہ دے پہر اللہ پاک خلق عالم صغیر کی طرف رجوع ہوا پس فرمایا **وصورکم
فاحسن صورکم** کسی نے کہا کہ مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین اللہ تعالے نے اُن کو پیدا کیا اپنے ہاتہہ سے واسطے
اُن کی کرامت و عزت کے مقاتل نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ مراد ساری خلائق ہے ظاہر بہی ہے یعنی اللہ
پاک نے ساری خلق انسانی کو اکمل صورت و احسن تقویم و اجمل و اہی شکل پر بنایا انسان آرزو نہین کرتا ہے
کہ اُس کی صورت برخلاف صورت بشر ہو اُن باقی صورتون مین سے جن کو دیکھتا ہے **بعض حکما** نے کہا ہے دو
چیزین ہین کہ ان کے واسطے کوئی غایت نہین ہے جمال و بیان **تصویر** بمعنے تخطیط و تشکیل ہے جمہور نے صورکم کو
بضم صاد پڑہا ہی اور کسی نے بکسر صاد **والیہ المصیر** یعنے اور اُسی کی طرف پہر جانا ہے دار آخرت مین نہ طرف اُس کے
غیر کے حضرت ابو ذر مرفوعًا کہتے ہین جب ٹہیر چکتی ہے منی رحم مین چالیس رات تو آتا ہے اس کے پاس نفخ سر
کا فرشتہ پہر اُس کو چڑہا لے جاتا ہے طرف رب کے تو کہتا ہے یارب کیا نر ہی یا مادہ پہر قضا کرتا ہے اللہ جو کچہہ وہ
قضا کرنے والا ہے پہر کہتا ہے کیا بد بخت ہے یا نیک بخت پہر لکہی جاتی ہے وہ شے جو وہ ملاقات کرنے والا ہے

اور ابو ذر نے فاتحہ تغابن سے پانچ آیتین پڑہین والیہ المصیر تک اخرجہ عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر

وابن ابی حاتم وابن مردویہ یعلم ما فی السموٰت والارض یعنے اور جانتا ہے اُس شی کو جو آسمانون مین ہے
اور زمین مین اُن مین سے اُس پر کوئی مخفی شے بھی پوشیدہ نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا علم
ساری اشیا کو شامل ہے اور اس کے تحت مین ویعلم ما تسرون وما تعلنون بھی مندرج ہے لیکن
اس کی تصریح فرمائی سو منظور اس سے مزید تاکید ہے وعدو وعید مین یعنے جانتا ہے اُس شے کو جس کو چھپائے
ہو اور اُس شے کو جس کو تم ظاہر کرتے ہو جملہ واللہ علیم بذات الصدور مقرر ہے اپنے ماقبل کا وہ یہی تھا کہ اُس کا
علم ہر معلوم کو شامل ہے اور یہہ تذییلیہ ہے خطیب کہتے ہین ان تین جملون مین سے ہر ایک اخص ہے اپنے ماقبل سے
ان کو جو یک جا ذکر کیا سو منظور اس سے اشارہ ہے اس طرف کہ اللہ پاک کا علم جزئیات وکلیات کو محیط ہے اشیا
مین کی کوئی شے اس سے غائب نہین ہوتی ہے المر یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل مین استفہام توبیخ کا
یا تقریر کا اور خطاب ہے کفار کو ہے فذاقوا وبال امرہم معطوف ہے کفروا پر یہہ عطف مسبب کا ہے سبب پر کیونکہ
وبال چکھنے کا سبب اُن کا کفر ہے یعنی او کفار عرب کیا نہین آئی تم کو خبر اگلی امتون کے کافرون کی جیسے قوم نوح
وعاد وثمود پھر چکھا اُنھون نے وبال اپنے کام کا عقوبت کو جو پیرایۂ وبال مین ادا فرمایا سو یہہ اس طرف اشارہ ہے
کہ وہ عقوبت مثل شے ثقیل محسوس کے ہے اسکی یہہ وجہ ہے کہ وبال اصل مین ثقل وشدت کو کہتے ہین اسی معنی
سے وبیل اُس طعام کو بولتے ہین جو کہ معدے پر ثقیل وگران ہوتا ہے اور وابل مطر ثقیل القطر ہے مراد امر سے یہان
وہ کفر ومعاصی ہین جو اُن سے واقع ہوئے اور وبال سے مراد دنیا کا عذاب ہے جو اُن کو پہونچا ولہم عذاب الیم
یعنی دنیا کے عذاب پر بس نہین ہے بلکہ اُن کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا ہے آخرت مین اور وہ عذاب ہے آگ کا ذلک
مبتدا ہے بانہ کانت تاتیہم رسلہم بالبینٰت الآیہ خبر ہے یعنی عذاب دارین مین جس کا مذکور ہوا اس سبب سے
ہے کہ آتے تھے اُن کے پاس رسول اُن کے جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے باہر حجت مین اور ظاہر معجزے لے کر
تو ہر قوم اُن مین کی اپنے اپنے رسول سے کہتی کہ کیا بشر ہم کو راہ بتاوین گے جنس بشر مین سے رسول ہونے کا
انکار اور اس سے تعجب کرنے کے یہہ بات کہی جیسا کہ ثمود نے کہا تھا ابشرا منا واحدا نتبعہ اُن کی غباوت یہین
سے ہے کہ رسول کے بشر ہونے کا تو انکار کیا اور یہہ تسلیم واعتقاد کر بیٹھے کہ معبود پتھر ہوتا ہے بشر سے مراد
جنس ہے اسی لیے یہدوننا بصیغہ جمع کہا یہان حکایت مین اجمال کیا گیا تو جمیع اقوام کی طرف قول کی نسبت
کی گئی جس طرح کہ خطاب وامر کا اس آیت مین اجمال کیا گیا ہے یایہا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا
صالحا فکفروا یعنے پھر منکر ہوئے رسولون کے اور اس شے کے جس کو وہ لے کر آئے کسی نے کہا کہ کافر ہوئے
بسبب اس قول کے جو اُنھون نے رسولون سے کہا اس معنی کی بنا پر حرف فا سببیہ ہوگا نہ واسطے تعقیب کے
وتولوا یعنے اُنھون نے اعراض کیا رسولون سے اور سوچ نہ کیا اُس شے مین جس کو وہ لے کر آئے واستغنی اللہ

ف۱ کیا ایک آدمی ہم ہی مین کا اکیلا ہم اسکے پیرو چلین گے ۱۲

ف۲ اے رسولو کھاؤ ستھری چیزین اور کام کرو بھلا ۱۲

یعنی اور ظاہر کی اللہ نے اپنی غنا اور بے پروائی اُن کے ایمان و عبادت سے باین طور کہ اُن کو ایمان کی طرف مضطر نہ کیا باوجود اس کے کہ اُس کو اس پر قدرت ہے مقاتل نے کہا کہ استغنا کیا اللہ نے بسبب برہان کے جس کو اُن کے واسطے ظاہر کیا اور بسبب معجزات کے جن کو اُن کے لیے واضح فرمایا کسی نے کہا کہ مستغنی ہوا بسبب اپنی سلطان کے اپنی بندون کی طاعت سے زمخشری نے کہا ای ظہر غناہ پس ہین طلب کے لیے نہین ہے واللہ غنی حمید یعنی اللہ کہ عالم کی حاجت نہین ہے اور نہ اس کی کہ وہ اُس کی عبادت کرین محمود ہے اپنی کل مخلوقات کی طرف سے بزبان مقال وحال زعم الذین کفروا زعم دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے ان لن یبعثوا قائم مقام دو مفعول کے ہے کلمہ ان مخففہ ہے مثقلہ سے ای ان الشان لن یبعثوا ابدا ناصبہ مصدریہ نہین ہے تاکہ ایک ناصب دوسرے ناصب پر داخل نہو زعم قول بالظن اور ادعائے علم ہے اس کا اطلاق کبھی کذب پر بھی ہوتا ہے شریح کہتے ہین ہر شے کے واسطے ایک کنیت ہے اور کذب کی کنیت زعموا ہے حضرت ابن مسعود سے مروی ہے اُن سے کسی نے کہا تم نے کیا سنا ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ زعموا میں فرماتے تھے کہا مین نے آپ کو سنا ہے کہ فرماتے تھے بئس مطیۃ الرجل یعنے زعموا بری سواری ہے مرد کی اخرجہ احمد والبیہقی وغیرہما اُن سے یہہ بھی مروی ہے کہ اُنھون نے زعموا کو مکروہ سمجھا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ وغیرہ مراد الذین کفروا سے کفار عرب ہین یعنے اہل مکہ جیسا کہ ابوحیان نے کہا ہے یہ مناسب ہے اس خطاب کو جو قل بلے الخ مین ہے اور علی الذین کفروا من قبل پر اس کا حمل کرنا غیر مناسب ہے جیسا کہ بیضاوی کے بعض محشین نے کہا ہے اس لیے کہ یہ خطاب کو مناسب نہین ہے معنی یہہ ہین کہ کفار مکے نے یہ دعوی کیا کہ وہ ہرگز کبھی مبعوث نہونگے پھر اللہ پاک نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اُن پر رد کرین اور ان کے زعم کو باطل کرین پس فرمایا قل بلے یہ کلمہ واسطے ایجاب نفی کے ہے تو اب یہ معنی ہوئے بلی تبعثون یعنی تو اُن سے کہہ دے کیون نہین تم مبعوث ہوگے پھر اس خبر پر یہہ قسم کہائی وربی اور قسم کا جواب یہہ ہے لتبعثن یعنے قسم ہے میرے رب کی البتہ تم نکالی جاؤگے اپنی قبرون سے بعث کی خبر دینے کو مؤکد بہ قسم کیا اب اگر کوئی کہے کہ ایسی شے پر قسم کہانے کے کیا معنی ہین جس کا اُنھون نے انکار کیا تو کہین گے یہ جائز ہے اس لیے کہ قسم کے ساتھ دھمکی دینے کا موقع دل مین عظیم تر ہوتا ہے قلب مین خوب بیٹھتا ہے تو گویا اُن سے یون کہا گیا کہ جس شے کا تم انکار کرتے ہو وہ ضروری ہونی ہے ہرگز بے ہوئے نہ رہے گی یہان جو مبعوث ہونے پر بلفظ رب قسم کہائی تو شاید اس کا نکتہ یہہ ہو کہ بعث کا ہونا ربوبیت کا مقتضا ہے کیونکہ تربیت یہ ہے کہ ہر شے بتدریج اپنی غایت کو پہونچا دی جائے اور یہ بغیر بعث کے ہو نہین سکتا ثم لتنبؤن بما عملتم یعنی پھر بعد بعث کے تم کو خبر دی جاوے گی اُس کام کی جو تم نے کیا ہے واسطے قائم کرنے حجت کے تم پر پھر تم کو اُس کی جزا دی جائے گی وذلک

علی اللہ یسیر یعنے یہ بعث اور جزا اللہ پر آسان ہے اس لیے کہ اعادہ ابتدا سے زیادہ تر سہل ہوتا ہے فآمنوا باللہ ورسولہ حرف فا فصیحہ ہے جو کہ شرط مقدر پر دال ہوتا ہے ای اذا کان الامر کذا فصدقوا یعنی جب بات یون ٹھیری کہ مبعوث ضرور ہو گے اعمال کی خبر دے کر جزا ضرور دی جائے گی تو اب اے کفار مکہ تم تصدیق کرو اللہ کی اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بالیوم الآخر نہین فرمایا بنا بر اس شے کے جو زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا کے مناسب ہے سو اسکی یہہ وجہ ہے کہ والنور الذی انزلنا کے ساتھہ اکتفا کیا اس لیے کہ نور سے مراد قرآن ہے اور قرآن مشتمل ہے بعث وحساب پر قرآن شریف نور اس واسطے ہے کہ اُس کے باعث راہ ملتی ہے گمراہی کی تاریکی سے یعنی اور ایمان لاؤ اس روشنی پر جس مین بعث وحساب کا ذکر ہے واللہ بما تعملون خبیر یعنے اللہ کو تمہاری کامون کی خوب خبر ہے تمہارے اقوال وافعال سے کوئی شے اس پر مخفی نہین ہے تو اس پر وہ تمکو جزا دینے والا ہے یوم یجمعکم اس ظرف کا عامل لتنبؤن ہے یہہ قول نحاس کا ہے غیر نحاس نے کہا کہ خبیر ہے کسی نے کہا کہ اذکر محذوف ہے ابو البقا نے کہا وہ ہے جس پر کلام دال ہے ای تتفاوتون یوم یجمعکم جمہور نے بفتح یا وضم عین پڑھا ہے اور کسی نے باسکان عین سوائے تخفیف کے اس کی اور کوئی وجہ نہین ہے اگرچہ یہ اس کی جگہ نہین ہے جس طرح کہ وما یشعرکم مین بسکون را پڑھا گیا ہے اور کسی نے نجمعکم بنون لیوم الجمع یعنے ذکر کر اُس دن کا جس مین اللہ تمکو جمع کرے گا واسطے دن جمع کرنے کے مراد روز جمع سے روز قیامت ہے اس لیے کہ اہل محشر اُس مین جمع کیے جائینگے واسطے جزا کے اور اس مین جمع کیا جائے گا درمیان ہر عامل کے اور اُس کے عمل کے اور درمیان ہر نبی کے اور اُس کی اُمت کے اور درمیان ہر ظالم کے اور اُس کے مظلوم کے اور درمیان اولین وآخرین کے انس وجن سے اور درمیان جمیع اہل سماء واہل ارض کے ذلک یوم التغابن یعنے یہ قیامت کا دن ایک دوسرے کے زیان مین ڈالنے کا دن ہے یہہ نام اس لیے رکھا کہ اس مین اہل محشر بعض کو زیان مین ڈالین گے پس اہل حق تو اہل باطل کو اور اہل ایمان اہل کفر کو اور اہل طاعت اہل معصیت کو کوئی غبن اس سے زیادہ عظیم نہین ہے کہ اہل جنت اہل نار کو زیان مین ڈالین گے جبکہ یہہ لوگ تو جنت مین داخل ہون گے اور یہ لوگ نار مین پس نار والے چھوڑ گئے اپنے وہ منازل جن مین اب نازل ہوتے اگر وہ کام نہ کرتے جو کہ موجب نار ہے تو گویا اہل نار نے خیر کی بدلے شر چیدہ کی عوض ردی نعیم کے بدلے عذاب لیا اور اہل جنت اس کے برعکس ہین یقال غبنت فلانا اذا بایعتہ او شاریتہ فکان النقص علیہ والغلبۃ لک والغبن فوت الحظ کذا قال المفسرون پس مغبون وہ شخص ہے جس نے اپنے اہل ومنازل کا غبن اُٹھایا جو کہ جنت مین تھے پس اطلاق تغابن کا اُس شے پر جو اُس مین ہے صرف بطریق استعارہ ہے اور تفاعل دو کی طرف سے نہین ہے اور اسی طرح مغابنہ ہے بر سبیل تجرید حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ یوم التغابن اسمائے یوم القیامۃ سے ہے دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے غبن اہل الجنۃ اہل النار یعنے زیان مین ڈالا

سکرودی ہے یہ ازعمرو بن مسلم و شعبی و یعقوب و نصر وابن ابی اسحق و جحدری ۱۲ منہ ۳ یہ دیگر ہادی زیان انگشتن ۱۲ جمر ۴ فتح القدیر و فتح البیان من والغلبۃ ... ماصدا اعلم ۱۲ منہ

نے اہل جنت نے اہل نار کو ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا الآیہ جمہور نے یکفر اور یدخلہ کو بیاء تحتیہ پڑھا ہے اور کسی نے بنون خالدین کا نصب بنا بر حال مقدرہ ہے اس میں من کے معنے کی رعایت کر کے بصیغہ جمع فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ جس کسی سے تصدیق واقع ہوئی تو وہ مستحق ہے اس کا کہ اس کے گناہ مٹا دیے جائیں اور باغوں میں داخل کیا جائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس حال میں کہ ان کا وہاں رہنا ہمیشہ کو مقدر کیا گیا ہے ذلک الفوز العظیم یعنی گناہوں کا مٹانا اور جنات میں داخل کرنا جس کا مذکور ہوا وہ ظفر وفیروزی ہے جس کی کوئی ظفر برابری نہیں کر سکتی ہے عظیم کا حال اعلےٰ و برتر کبیر سے جس کا ذکر سورہ بروج میں کیا گیا ہے اس لیے کہ اس میں جو ہے سو فقط ادخال جنات پر مرتب ہوا ہے اور یہاں جو ہے سو دو امرین مذکورین پر مرتب ہوا ہے تو یہ جامع ہے مصالح کا اور مصالح ہیں دفع مضار وجلب منافع ہے کہ گناہ مٹائے گئے یہ تو دفع مضار ہوا اور جنات میں داخل کیے گئے یہ جلب منافع ہوا والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا الآیہ مراد آیات سے یا تو تنزیلی آیتیں ہیں یا ان سے جو اعم ہیں یعنی آیات تنزیلی وآفاقی وانفسی اللہ پاک نے یہاں سعداء و اشقیا کا حال ذکر کیا واسطے بیان کرنے تغابن کے جس کا ذکر ہو چکا ہے اور یہ بیان کرنے کو کہ طائفہ اولیٰ کے واسطے تو وہ سبب ہوگا تکفیر سیئات وادخال جنات کا اور طائفہ ثانیہ کے لیے یہ سبب ہوگا ادخال نار کا اور اس میں ہمیشہ رہنے کا ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ یعنی نہیں پہونچی کسی کو کوئی مصیبت مصائب میں سے مگر اللہ تعالی کی قضا وقدر سے فراء نے کہا با مر اللہ کسی نے کہا بعلم اللہ اس کے سبب نزول میں کسی نے کہا ہے کہ کفار نے کہا تھا کہ جس شے پر مسلمان ہیں اگر وہ حق ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کو مصائب سے بچاتا دنیا میں ومن یؤمن باللہ یہد قلبہ یعنی اور جو کوئی تصدیق کرے اللہ کی اور یہ جانے کہ اسے نہ پہونچی مگر وہ شے جو اللہ نے اس پر مقدر کی ہے تو راہ بتائے گا اس کے دل کو صبر کی اور رضا بقضا کی حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ یہ مصیبتیں ہیں آدمی کو پہونچتی ہیں پھر وہ جانتا ہے کہ وہ اللہ کے پاس سے ہیں تو ان کے واسطے تسلیم اختیار کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے کلبی نے کہا وہ یہ ہے کہ جب مبتلا کیا جائے تو صبر کرے اور جب اس پر انعام کیا جائے تو شکر کرے اور جب ظلم کیا جائے تو معاف کرے جمہور نے یہد کو بفتح یا و کسر دال پڑھا ہے ای یہدہ اللہ اور کسی نے بضم یا و فتح دال بصیغہ مجہول اور کسی نے نہد بنون اور کسی نے یہدأ بسکون ہمزہ و رفع قلبہ ای یطمئن ویسکن واللہ بکل شیء علیم یعنے اللہ بلیغ العلم ہے اس کا علم ہر شے کے ساتھ لگا ہوا ہے کوئی شے اس کے علم سے باہر نہیں ہے جو یہ مذکور ہوا اس میں سے کوئی پوشیدہ شے بھی اس پر مخفی نہیں ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنی تم آسان کرو مصائب کو اپنی جانوں پر اور مشغول ہو اللہ کی طاعت میں اور اس کے رسول کی طاعت میں اپنے سارے اوقات میں اور اس کی کتاب عزیز اور اس کے رسول کی سنت مطہرہ پر عمل کرنے میں مصروف رہو فان تولیتم شرط ہے اور اس کا جواب محذوف ہے لم فلا باس او فلا ضرر علی الرسول جملہ فانما علی رسولنا البلاغ المبین علت ہے جواب محذوف کی یعنی پھر

اگر تم اعراض کرو اللہ و رسول کی طاعت سے تو رسول پر کچھ ضرر نہین ہے اس لیے کہ ہمارے رسول پر تو صرف کھول کر
پہونچا دینا ہے سو وہ یہ کام کر چکا اب تم جانو اور تمھارا کام پھر اللہ پاک نے توحید و توکل کی طرف ارشاد کیا پس فرمایا
اللہ لا الہ الا ہو الآیہ یعنی مستحق عبودیت کا اللہ ہی ہے اُس کا غیر نہین ہے تو اب تم اُس کی توحید کرو اور اُس کے ساتھ
کسی کو شریک مت کرو اور اللہ ہی کو مومنین اپنے کام سپرد کرین اور اُسی پر بھروسا کرین نہ اُس کے غیر پر اس مین رسول
کو آمادہ کیا ہی اس بات پر کہ اللہ پر توکل کرے اور اُس کا تقوی رکھے یہان تک کہ اللہ تعالی اُس کی مدد کرے اُس پر
جس نے اس کی تکذیب کی اور اُس سے اعراض کیا یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم الآیہ اس مین عورت
و مرد داخل ہین یعنی اے ایمان والو تمھاری جورو خاوند اور لڑکا لڑکیون مین سے تمہارے دشمن ہین تم سے دشمنی کرتی
ہین اور خیر سے اور اللہ کی طاعت سے تم کو باز رکھتی ہین یا دین و دنیا کے کام مین تم سے جھگڑتے ہین سبب
نزول اس مین بدخول اولی داخل ہے پس تم ان سے بچتے رہو کہ خیر سے پیچھے رہ جانے مین کہین تم اُن کا کہا مان لو
خیر جیسے جہاد و ہجرت اس لیے کہ آیت کا سبب نزول اسی مین کہا مانا ہے فاحذروہم کی ضمیر عدو کی طرف راجع ہے
ضمیر کا جمع لانا صرف اس لیے جائز ہوا کہ عدو کا اطلاق واحد و اثنین و جماعت پر ہوتا ہے یا ازواج و اولاد کی طرف
پھرتی ہے لیکن نہ علی العموم بلکہ اُنہین کی طرف جو اُن مین سے متصف بہ عداوت ہین مجاہد نے کہا واللہ اُنہون
نے اُن سے عداوت نہین کی دنیا مین ولیکن اُن کی مودت نے اُن کو اس پر آمادہ کیا کہ اُن کے واسطے حرام لیا پھر وہ اُن
کو دیا پھر اللہ پاک نے تجاوز و درگزر کی طرف اُن کو ارشاد کیا پس فرمایا و ان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ
غفور رحیم یعنی جن گناہون کا اُنہون نے ارتکاب کیا ہے اگر تم اُن کو عفو کرو باین طور کہ اُن پر اُن کو عقاب نکرو اور
اُن سے اعراض کرو اور اُن پر سرزنش کرنا ترک کرو اور بخش دو باین طور کہ اُن گناہون کا اخفا کرو اور اُن کی معذرت
کی اُن مین تمہید کرو اور اُن کا ستر کرو تو بیشک اللہ بالغ المغفرۃ والرحمۃ ہے تمھارے واسطے اور اُن کے واسطے
تم سے ویسا معاملہ کریگا جیسا تم نے عمل کیا اور تم پر تفضل و مہربانی فرمائے گا پھر اللہ پاک نے یہ خبر دی کہ اموال و اولاد
فتنہ ہین پس فرمایا انما اموالکم و اولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال و اولاد یہی بلا و اختیار و محنت و امتحان و شغل ہین
آخرت سے وہ تم کو آمادہ کرتے ہین الحرام کے کسب و تناول پر اور حق اللہ کے روکنے پر اور عظائم مین واقع ہونے پر
اور غیر کے مال غصب کرنے پر اور اکل بالباطل پر اُن کی مثل اور امور پر پس تم اللہ کی معصیت مین اُن کی طاعت
مت کرو یہان کلمہ من ذکر نہین کیا گیا جیسا کہ ان من ازواجکم مین مذکور ہوا ہے اس لیے کہ مال و اولاد فتنے سے
اور اُن کے ساتھ دل کے مشغول ہونے سے خالی نہین ہوتے ہین اموال کو اولاد پر اس لیے مقدم کیا کہ مال
کا فتنہ اکثر ہوتا ہے ازواج کا ذکر فتنے مین ترک کیا بقاعی کہتے ہین اسکی یہ وجہ ہے کہ ان مین سے وہ بیبیان ہین
جو کہ صلاح و عون ہوتی ہین آخرت پر بیان جو ابو بریدہ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا اول ذکر ہو چکا ہے سو دونون مین

کچھہ الفاظ کا تفاوت ہی مخرج اُس کے یہہ لکھی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم وصححہ
وابن مردویہ وابن ابی شیبۃ واللہ عندہ اجر عظیم یعنی اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے یعنی جنت واسطے اُس
شخص کے جس نے اللہ کی طاعت اختیار کی اور اُس کی معصیت چھوڑی اپنے مال وولد کی محبت مین
بالجملہ پہر اللہ پاک نے اپنے بندون کو تقوی وطاعت کا امر کیا پس فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی پس
ڈرو اللہ سے جتنی تم طاقت رکھو اور جہان تک تمہاری جہد وطاقت پہونچے اہل علم مین سے ایک جماعت اس
طرف گئی ہے کہ یہہ آیت ناسخ ہے اِس آیت کی اتقوا اللہ حق تقاتہ کیونکہ اس کے یہہ معنی ہین کہ اللہ کی طاعت
کی جائے پہر اُس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اس کا ذکر کیا جائے پہر وہ نہ بہولا جائے اور اُس کا شکر کیا جائے
پہر اُس کی ناشکری نہ کی جائے پس اللہ تعالے نے اُن سے تخفیف کی اور یہہ آیت نازل فرمائی اُس جماعت
مین سے یہہ لوگ ہین قتادہ وربیع بن انس وسدی وابن زید رحمہم اللہ تعالے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آیت
مذکور محکم ہے اُس مین کسی طرح کا نسخ نہین ہے لیکن حق تقاتہ یہہ ہے کہ اُس کی راہ مین جہاد کرین جیسا کہ
جہاد کا حق ہے اور اللہ کے حق مین کسی ملامت گر کی ملامت اُن کو نہ پکڑے اور قائم ہون واسطے اللہ کے ساتھ
عدل کے اگرچہ اپنے نفوس پر اور اپنے آبا وابنا پر فاتقوا اللہ حق تقاتہ کے تحت مین اس پر ایضاح کلام گزر چکا
ہی واسمعوا یعنی اور سنو اُس حکم کو جس کا تم کو امر کیا جاتا ہے سننا قبول کا کیونکہ مجرد سماع مین کچھہ فائدہ
نہین ہے واطیعوا یعنی اور اطاعت کرو امر کی مقاتل نے کہا اسمعوا سے اصغوا یعنی کان جہکاؤ طرف
اُس شے کے جو تم پر نازل ہوتی ہے اور اطاعت کرو اُس کے رسول کی اُس شے مین جس کا تم کو امر کرتا ہے اور
نہی کرتا ہے وانفقوا یعنی اور خرچ کرو اپنے مالون سے جو اللہ نے تم کو دئے ہین وجوہ خیر مین اور طاعت مین
اور اُن کا بخل مت کرو خیرا لانفسکم منصوب ہے بفعل مضمر سے جس پر انفقوا دال ہے گویا یون کہا گیا ایتوا فی
الانفاق خیرا لانفسکم یعنی اُو تم خرچ کرنے مین خیر کو واسطے اپنی جانون کے او قدموا خیرا لہا یعنی آگے بہیجو
خیر کو واسطے اپنی جانون کے سیبویہ نے اسی طرح کہا ہے کسائی وفراء کہتے ہین کہ مصدر محذوف کی نعت ہے
ای انفاقا خیرا ابو عبیدہ نے کہا کہ کان مقدر کی خبر ہے ان یکن الانفاق خیرا لکم اہل کوفہ نے کہا کہ بنابر حال
منصوب ہے کسی نے کہا کہ انفقوا کا مفعول بہ ہے ای انفقوا مالا خیرا آیت مین ظاہر مطلقا خرچ کرنا ہے بغیر
اس کے کہ زکوۃ واجبہ کے ساتھہ اُس کو مقید کرین کسی نے کہا کہ مراد زکوۃ فریضہ ہے کسی نے کہا نافلہ کسی نے کہا
نفقہ جہاد مین ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی اور جو کوئی بچایا جائے اپنے جی کے
لالچ سے پہر وہ اپنے مال مین سب ۔۔۔ انفاق کرے جس کا اُس کو امر کیا گیا ہے اُس پر یقین کرکے اور اُس کی
طرف مطمئن ہوکر اور شح اُس کو اس سے مانع نہو تو وہ لوگ وہی ہین ظافر ہر خیر فائز بہر مطلوب اس کی تفسیر گذری

گزر چکی ہے ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً یعنی اگر تم قرض دو اللہ کو اچھا قرض پس صرف کرو اپنی مال وجوہ خیر مین اخلاص نیت اور خوش نفس سے تو وہ مضاعف کرے گا اُس کو واسطے تمہارے پس ٹہیرائی گا حسنہ کو بعوض اس کے دس لمثال کے سات سو گنے تک اور ملائے گا اُس مضاعفت کے ساتہہ تمہاری گناہون کے بخشنے کو اور اللہ قدر دان ہے حلم والا جس نے اُس کی اطاعت کی تو بانضعاف مضاعفہ اُس کو ثواب دیتا ہے اور جسنے اُس کی نافرمانی کی اُس پر عقوبت کی جلدی نہین کرتا ہے اس انفاق کا نام قرض رکہا اس اعتبار سے کہ اللہ تعالی نے اُس پر مجازاۃ کرنے کا التزام کر لیا ہے اور یہ بھی ہے کہ قرض کے ذکر مین تلطف ہے استدعا مین اور ترغیب ہے صدقے مین باین جہت کہ صدقہ کو قرض ٹہیرایا واسطے اللہ کے باوجود اس کے کہ بندہ تو اپنے ہی نفس کو قرض دیتا ہے اس لیے کہ اُس کا نفع اُسی پر عائد ہوتا ہے قشیری فرماتے ہین کہ اس کا خطاب اغنیا پر تو متوجہ ہوتا ہے اُن کے مالون کے خرچ کرنے مین اور فقرا پر اس بات مین کہ اپنی اوقات کو خالی نہ رکہین حق کی مراد اور مراقبے سے اور اختیار کرین اُس کی مراد کو اپنے انفوس کی مراد پر پس غنی سے تو کہا جاتا ہے کہ تو میرے حکم کو اختیار کر اپنی مراد پر اپنے مال وغیرہ مین اور فقیر سے کہا جاتا ہی کہ تو اختیار کر میرے حکم کو اپنے نفس مین اور اپنے قلب مین اور اپنے وقت مین کذا ذکر الخطیب اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ و سورہ حدید مین گزر چکی ہے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے قرض مانگا مین نے اپنی بندے سے تو اُس نے انکار کیا کہ مجہی قرض دیوے اور گالیان دیتا ہے مجہہ کو بندہ میرا اور وہ نہین جانتا ہے کہتا ہی وادہرہ وادہرہ اور مین دہر ہون پہر ابوہریرہ نے یہ آیت پڑہی اخرجہ ابن جریر و الحاکم وھو عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم یعنے جاننے والا ہے اُس شے کا جو غائب ہی اور اس شئے کا جو حاضر ہے اس مین سے اُس پر کوئی مخفی شے بہی مخفی نہین ہے کسی نے یون کہا کہ عالم ہے سرائر قلوب کا جو کہ مستتر ہین اور ظواہر خطوب کا جو کہ منتشر ہین غالب و قاہر ہے باین طور کہ جو اشیا گڑہی اور چہپی ہوی ہین اُن کو ظاہر کر دیتا ہے صاحب حکمت باہرہ ہے خبر دینی مین مضبوط ہے اور اپنے کام مین۔ ابن انباری کہتی ہین الحکیم ہو المحکم لخلق الاشیاء یعنی خلق اشیا کا احکام و پختہ کرنے والا ہے واللہ اعلم باسرار کلامہ الحمد للہ والمنہ کہ تفسیر سورۂ تغابن ۲۹ - شوال ۱۳۱۵ ہجری شب پنجشنبہ قریب نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور اعمل کی توفیق دے آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصلی اللہ علی سیدنا و مولینا محمد شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین وبارک وسلم الی یوم الدین کل ما علم وزنۃ ما علم وعدد ما علم آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً +

۱ یعنے بندہ تو تمہارے نصیبون کی دہر کی طرف نسبت کرتا ہے اور اس کو برا کہتا ہے حالانکہ مین دہر کا خالق ہون روز و شب کو میں لوٹتا پوٹتا ہون میرے ارادہ و مشیت سے سارے کام ہوتے ہین ۱۲ منہ

سورۃ الطلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورہ مبارکہ کی گیارہ یا بارہ یا تیرہ آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورہ طلاق مدینے مین نازل ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو اُن کو طلاق دو اُن کی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو اُن کو اُن کے گھرون سے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بے حیائی اور یہ حدین ہین باندہی اللہ کی اور جو کوئی بڑہے اللہ کی حدون سے تو اُس نے برا کیا اپنا اُس کو خبر نہین شاید اللہ نیا نکالے اس پیچھے کچھ کام ف طلاق دو تو عدت پر عدت تین حیض ہین حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی مین آوے اور اس پاکی مین نزدیکی نہ کی ہو اور جس جگہہ وہ عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اُسی گھر مین عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے یہ نکلنا بے حیائی ہے یہ فرمایا کہ شاید پھر دونون مین صلح ہو جائے اللہ یہ نیا کام نکالے

نتہ ف اس خطاب مین پانچ قول ہین ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے بلفظ جمع آپ کی تعظیم کے واسطے دوسرا یہ ہے کہ آپ کو اور آپ کی امت کو خطاب ہے تقدیر یہ ہے یا ایہا النبی وامتہ اذا طلقتم پس معطوف حذف کیا گیا اس لیے ما بعد اس کا اس پر دال ہے تیسرا یہ ہے کہ فقط آپ کی امت کو خطاب ہے بعد آپ کی ندا کے یہ خطاب تلوین خطاب کے باب سے ہے کہ آپ کی امت کو خطاب کیا بعد اس کے کہ آپ کو مخاطب کیا چوتھا یہ ہے کہ بنا بر اضمار قول ہے ای یا ایہا النبی قل لامتک اذا طلقتم پانچوان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کی ساتھ خاص اور خطاب کے ساتھ عام کیا اس لیے کہ نبی اپنی امت کا امام و پیشوا ہوتا ہے جس طرح کہ قوم کے رئیس وکبیر سے یون کہتے ہین کہ یا فلان افعلوا کیت وکیت واسطے اعتبار کرنے اس کے تقدم کے اور واسطے ظاہر کرنے اس کی سرداری کے کلام حسن کے ساتھ یہ قول زمخشری کا ہے سمین نے کہا یہ معنی ہین تیسرے قول کے جو کہ گزر چکا ہے محلی نے کہا کہ

مراد آپ کی امت ہی بقرینہ ما بعد جیسا کہ بیضاوی نے کہا یعنی نبی کا لفظ بولا گیا اور اُس سے اُس کی اُمت مراد لی گئی تو گویا یون کہا گیا
یا ایہا الامۃ اذا طلقتم الخ گازرونی اسی اسلوب پر چلے ہین تفسیر محلی کے ایک نسخے مین المراد وامتہ بزیادت واو ہے یعنی
اس کلام مین اکتفا کیا ہے بطریق اس آیت کے سرابیل تقیکم الحر ای والبرد پس اس بنا پر نبی کے لفظ مین کچھ
مجاز نہین ہے بلکہ نبی کو اپنی امت کے ساتھ ندا کی گئی ہے تو گویا یون کہا گیا یا ایہا النبی والامۃ اذا طلقتم الخ اذا طلقتم
سے یہ مراد ہے او اردتم تطلیق النساء وعزمتم علیہ یعنی ای نبی جس وقت تم ارادہ کرو عورتون کے طلاق دینے کا اور اُس پر
عزم کرو یہ معنی اس بنا پر ہین کہ جب کوئی شخص کسی کام پر متوجہ ہونے والا ہے اُس کے کرنے پر مستعد ہے ابھی اس
مین شروع نہین کیا ہے تو اُس کو اُس شخص کے قائم مقام کرتے ہین جو اُس کام مین شروع کرنے والا ہی اس
مجاز کی صرف اس لیے حاجت ہوئی کہ قولہ تعالے فطلقوہن لعدتہن ٹھیک ہو جائے کیونکہ شے اپنے
نفس پر مترتب نہین ہوتی ہی اور نہ کسی کو تحصیل حاصل کا امر کیا جاتا ہے مثلاً کوئی شخص عورت کو طلاق دے چکا پھر تم اُسکو امر کرو کہ تو اُسکو طلاق دے
یہ ایک بے معنے بات ہے مراد نساء سے وہ عورتین ہین جن سے دخول کیا گیا ہے اور وہ اقراء والیان ہین
اب رہین وہ عورتین جنسے دخول نہین کیا گیا سو اُن پر بالکل کچھ عدت نہین ہے اور جو اشہر والیان ہین سو
اُن کا بیان قولہ تعالی واللائی یئسن الآیہ مین آیندہ آئے گا لعدتہن کے معنی ہین مستقبلات لعدتہن یا فی
قبل عدتہن یا لقبل عدتہن یا لزمان عدتہن وہ زمانہ طہر ہے جرجانی نے کہا حرف لام بمعنی فی ہے ای فی عدتہن
ابوحیان نے کہا لاستقبال عدتہن بنا بر حذف مضاف حرف لام سے توقیت کے لیے ہے نحو لقیتہ للیلۃ
بقیت من شہر کذا مراد یہ ہے کہ اُن کو اُس طہر مین طلاق دین جس مین جماع واقع نہ ہوا ہو پھر چھوڑ رکھی جاوین
یہان تک کہ اُن کی عدت منقضی ہو جائے پس جب تم نے اُن کو ایسی طلاق دی تو مقرر تم نے اُن کو طلاق
دی وقت مین اُن کی عدت کے اِس کا بیان سنت مطہرہ سے یہ ہی ۱ حضرت ابن عمر سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا ہے فی قبل عدتہن یعنی اُن کی شروع عدت مین رواہ
عبدالرزاق فی المصنف وابن المنذر والحاکم وابن مردویہ ۲ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انھون
نے پڑھا لقبل عدتہن اخرجہ ابن الانباری ۳ مجاہد نے بھی اسی طرح پڑھا ہے اخرجہ ابن الانباری وسعید
بن منصور وغیرہما ۴ حضرت ابن عباس رض سے بھی اسی کے مثل مروی ہے اخرجہ عبدالرزاق وغیرہ
۵ اور اس کی تفسیر مین فرمایا طاہر من غیر جماع اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ ۶ حضرت ابن مسعود سے مروی ہے جو
کوئی یہ ارادہ کرے کہ سنی طلاق دے جیسا کہ اللہ تعالی نے اُس کو امر فرمایا ہے تو چاہیے کہ اُس کو طلاق
دی اس حال مین کہ وہ پاک ہو بغیر جماع کے اخرجہ عبدالرزاق وغیرہ ۷ حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ رض کو طلاق دی تو وہ اپنے گھر والون کے پاس آگئین اس پر اللہ تعالے نے

یہ آیت نازل فرمائی پس آپ سے کہا گیا کہ تم اُس سے رجوع کر لو پس بیشک وہ بڑی روزہ رکھنے والی بڑی قیام کرنے
والی ہے اور وہ تمہاری ازواج سے ہے جنت مین اخرجہ ابن ابی حاتم واخرجہ ابن جریر عن قتادہ مرسلا ۸
حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دی اس حال مین کہ وہ حائض تھی پس حضرت
عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ خفا ہوئے پھر فرمایا چاہیے کہ اُس سے رجوع
کر لیوے پھر اسے روک رکھے یہان تک کہ طاہر ہو پھر حائض ہو اور طاہر ہو جائے پھر اگر اُس کو یہ ظاہر ہو کہ اسے
طلاق دیوے تو چاہیے اُس کو طلاق دے اس حال مین کہ وہ طاہر ہو قبل اسکے کہ اُسے چھوئے پس وہ
یہ عدت ہی جسکا اللہ نے امر فرمایا ہے کہ عورتین اُس کے وقت مین طلاق دی جائین اور نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے پڑھا یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن فی قبل عدتہن اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما ۔ ۹
حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت قصہ طلاق عبد یزید مین نازل ہوئی ہے وقد اخرجہ ابن ابی حاتم
اثرا طویلا قال الذہبی اسنادہ واہ والخبر خطا فان عبد یزید لم یدرک الاسلام وفی الباب احادیث واحصوا
العدۃ یعنی حفظ رکھو عدت کو اور حفظ رکھو اُس وقت کو جس مین طلاق واقع ہوئی یہان تک کہ عدت تمام ہو جائے
عدت تین قروء ہین مستقبلات کو اہل جن مین کسی طرح کا نقصان نہین ہے یہ خطاب خاوندون کو ہی
بسبب عورتون کی غفلت کے کسی نے کہا جورون کو ہے کسی نے کہا علی العموم مسلمانون کو ہے لیکن قول
اوّل اولی ہے اس لیے کہ ساری ضمیرین خاوندون کی ہین لیکن زوجات اس خطاب مین داخل ہین
باین طور کہ ازواج کے ساتھ ان کو لاحق کرین کیونکہ خاوند تو عدت کا شمار اس لیے کرتا ہے کہ مراجعت کرے ونفقہ دے
یا قطع کرے اور رہنے کو گھر دے یا نکالے اور اپنا نسب لاحق کرے یا قطع کرے یہ سب امور درمیان خاوند اور جورو
کے مشترک ہین کسی نے کہا کہ خاوند کو عدت کے شمار کرنے کا امر کیا گیا واسطے تفریق طلاق کے اقراء پر جبکہ وہ یہ
ارادہ کرے کہ اُسے تین طلاق دے کسی نے کہا اس لیے اُس کو حکم ہوا کہ زمانہ رجعت کے باقی رہنے کا اسی
علم ہو اور نفقہ وسکنی کی مراعات کا اُس کو علم رہے واتقوا اللہ ربکم یعنی اور ڈرو اللہ سے جو تمہارا رب ہے
اس بات مین کہ عدت کو ان پر طویل کرو اور ان کو ضرر دو یہان جو اللہ تعالی کا وصف ربوبیت کیا
کہ اُس اللہ سے ڈرو جو تمہارا پالنے والا ہے سرا پا اُس کی نعمتون مین غرقاب ہو رہے ہو ہر دم ہر بات مین اسکے
محتاج ہو سو منظور اس سے امر تقوی کی تاکید ہے اور مبالغہ ہے ایجاب اتقا مین کیونکہ جو ذات پاک موصوف
باین صفت ہے اُس سے تو ضرور ہی ڈرنا چاہیے لا تخرجوہن من بیوتہن یعنی مت نکالو اُن کو اُن کے گھرون سے
جن مین وہ طلاق کے وقت تھین جب تک کہ عدت مین رہین بیوت کی نسبت جو عورتون کی طرف کی حالانکہ
وہ اُن کے خاوندون کے ہین سو مقصود اس سے نہی کی تاکید ہے اور بیان ہے اُن کے کمال استحقاق کا واسطے

سکنی کی عدت کے مدت مین ہی کے شامل ہے آیت ہے واذکرن مایتلی فی بیوتکن اور یہ آیت وقرن فی بیوتکن پہر رب اللہ پاک نے خاوندون کو منع کی اُن کے نکالنے سے اُن گہرون سے جن مین طلاق واقع ہوئی اور وہ اس وقت ان مین تہین تو ہو تو اُن کو بہی خود نکلنے سے منع کیا پس فرمایا ولا یخرجن یعنی اور وہ عورتین خود بہی نہ نکلین ان گہرون سے جبتک کہ عدت مین ہین مگر واسطے کسی ضروری امر کے چنانچہ اس کا بیان آئیگا آگے کما ہو اہنے ہونے دما اگرچہ خاوندون کی طرف سے اذن ہی کیون نہ ہو اس لیے کہ نکلنے کا اذن دینا اخراج کے حکم مین ہے خطیب کہتے ہین نہ نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ عدت مین اللہ تعالے کا حق ہے تو وہ دونون کے باہم راضی ہونے سے ساقط نہین ہوتا ہے کسی نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے نہ نکلین مگر جب خاوندون نے اُن کو اذن دے دیا ہو تو کچھ خوف نہین ہے لیکن قول اوّل اولی ہے یہ سب عدم عذر کے وقت ہے اب رہا نکلنا کسی عذر کی وجہ سے جیسے کہانے پینے کی چیز خریدنا اُس عورت کا جس کے واسطے مفارقت کرنے والے پر نفقہ نہین ہے تو اس وقت دن مین نکلنا اُس کو جائز ہے کما قالہ الخطیب قرطبی کہتے ہین اور جب وہ نکلے بغیر کسی عذر کے تو عاصی ہوگی اور اُس کی عدت نہ ٹوٹے گی الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ بفتح و کسر یاے تحتیہ دونون قراءتین سبعیہ ہین یہ استثنا اول جملے سے ہے واحدی کہتے ہین اکثر مفسرین اس پر ہین کہ مراد فاحشہ سے یہان زنا ہے حضرت ابن عباس بہی اسی کے قائل ہین فاحشہ یہ ہے کہ وہ زنا کرے تو اس پر حد قائم کرنے کو نکالی جائے گی پہر اپنے گہر کی طرف واپس لائی جائے گی امام شافعی وغیرہ فرماتے ہین کہ فاحشہ بذا ہے زبان مین اور اُس کے ساتھ استطالت ہے اُس شخص پر جو اُس کے ساتھ اُس گہر مین ساکن ہے یعنی زبان سے بیہودہ باتین بکتی ہے اور گہر والون پر زبان درازی کرتی ہے دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے کہ فاحشہ مبینہ یہ ہے کہ وہ عورت اُس مرد کے گہر والون پر بیہودہ باتین بکے پہر جب وہ اُن پر بیہودہ باتین بکے اپنی زبان سے تو مقرر اُن کو حلال ہے اُس کا نکالنا بسبب اس کی بدخلقی کے اِس کی مؤید وہ بات ہے جو عکرمہ نے کہی ہے کہ حضرت ابی کے مصحف مین الا ان یفحشن علیکم ہے کسی نے کہا کہ استثنا دوسرے جملے سے ہے واسطے مبالغے کے نہی مین خروج سے یہ بات بیان کرکے کہ اُس کا نکلنا ایک فاحشہ ہے شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین یہ قول بعید ہے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ اس کا نکلنا اپنے گہر سے قبل انقضای عدت کے یہی فاحشہ مبینہ ہے کسی نے کہا کہ فاحشہ نشوز ہے وتلک حدود اللہ یعنی یہ احکام جو اللہ پاک نے اپنے بندون کے واسطے بیان فرمائے اُس کی حدین ہین جو اُن کے لیے باندہی ہین اُن کو حلال نہین ہے کہ ان حدون سے تجاوز کرکے ان کے غیر کی طرف جائین ہذہ نہ فرمایا تلک فرمایا جس مین بُعد کے معنے ہین باوجود اس کے

---

۱ دوسرا یا زوجہ تو جیسا بہت تنگ سے گہرون مین ۱۲

۲ اور قرار پکڑو اپنے گہرون مین ۱۲

۳ لا تخرجوہن من بیوتہن ۱۲ منہ

۴ اخرجہ عبد بن حمید وابن المنذر ۱۲ منہ

۵ اخرجہ عبد الرزاق وسعید بن منصور وابن راہویہ وعبد بن حمید وابن جریر وابن مردویہ والبیہقی من طرق عنہ ۱۲ منہ

۶ اخرجہ عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی سننہ یہ اثر قول اول کا مؤید ہے ۱۲ منہ

کہ مشار الیہ قریب العہد ہو سو منظور اس سے خبر دینا ہے اِن احکام کے علو درجہ و بعد منزلت کی یعنی یہ احکام بڑے
عالی درجہ بعید المنزلہ ہین تم کو چاہیے کہ اُن کا پاس رکھو اور ہرگز اُن سے آگے نہ بڑھو و من یتعد حدود الله
فقد ظلم نفسه یعنی جو کوئی اللہ کی حدون سے تجاوز کرکے اُن کے غیر کی طرف جائے یا اُن مین کی کسی شے
مین خلل اندازی کرے تو مقرر اُس نے اپنے نفس پر ظلم کیا باین طور کہ ہلاک کے گھاٹون پر اُسے لا اُتارا اور
ضرر کے مواقع مین اُس کو واقع کیا اِس لیے کہ اللہ کے حدون سے جو مجاوزت کی اور اُس کی لکیر ڈالی ہوئی سے
آگے بڑھا تو وہ اس پر اُس کو عقوبت کرے گا اِس سے بڑھ کر اور کونسا اپنے نفس کا برا کرنا ہے بیضاوی فرماتے
ہین اے بان عرضها للعقاب یعنی اپنے نفس پر ظلم یون کیا کہ اُس کو پیش کیا واسطے عقاب کے ابو السعود
فرماتے ہین اے اضر بها یعنی اپنے نفس کو ضرر پہونچایا اور ظلم کی یہ تفسیر کہ نفس کو پیش کرنا واسطے عقاب کے اس تفسیر کو
اللہ تعالی کا یہ قول نہین مانتا ہے کہ لا تدری لعل الله یحدث بعد ذلک امرا اس لیے کہ یہ جملہ مستانفہ ہے
مضمون شرطیہ کی تعلیل کے لیے لایا گیا اور مقرر کہا ہے یعنی مفسرین نے کہ جس امر کو اللہ تعالے احداث کرے
وہ یہ ہے کہ مرد کے دل کو قلب کردے اُس کام سے جو اُس نے کیا بسبب تعدی و تجاوز کرنے کے طرف اُس کے خلاف
کے تو اب ضرور ہے کہ ظلم عبارت ہو دنیوی ضرر سے جو اُس کو لاحق ہو بسبب اُس کے تعدی کے اور اس کا تدارک
ممکن ہو یا عبارت ہو مطلق ضرر سے جو کہ دنیوی و اُخروی دونون کو شامل ہے اور تعلیل دنیوی کے ساتھ خاص
کی جائے اس لیے کہ لوگون کا احتراز دنیوی خلل سے زیادہ سخت اور اُن کا اہتمام اس کے دفع مین زیادہ تر قوی
ہوتا ہے اور لا تدری کا خطاب متعدی کو ہے بطریق التفات کے اس لیے کہ تعدی سے زجر کرنے کے ساتھ مزید
اہتمام منظور ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب نہین ہے جیسا کہ وہم کیا گیا ہے پس معنی یہ ہین جو کوئی
تعدی کو تجاوز کرے اللہ کی حدون سے تو مقرر اس نے اپنے نفس کو ضرر پہونچایا اس لیے کہ اوے متعدی تو نہین
جانتا ہے انجام کار کو شاید اللہ پیدا کردے تیرے دل مین بعد اُس تعدی کے جو تونے کی ایک ایسا امر جو مقتضی
ہو اس کام کے خلاف کا جو تو نے کیا ہے پس بدل دے بعوض اُس کے بغض کے محبت اور اُس سے اعراض
کرنے کے بدلے اس کی طرف متوجہ ہونا اور سہل کردے اُس کی تلافی رجعت و استیناف نکاح سے انتہی
قرطبی کہتے ہین سارے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد امر سے یہان رغبت ہے رجعت مین اور معنی آمادہ کرنا ہے ایک
یا دو طلاق پر اور نہی ہے تین سے اس لیے کہ جب وہ تین طلاق دیدے گا تو اپنے نفس کو ضرر پہونچائے گا
وقت نادم ہونے کے جدائی پر اور وقت رغبت کے رجوع کرنے مین پھر مراجعت کی طرف کوئی راہ نہ پائے گا
مقاتل نے کہا بعد ذلک یعنی بعد ایک طلاق کے یا دو طلاق کے امرا بالمراجعة واحدی کہتے ہین وہ امر جو احداث
کرے یہ ہے کہ مرد کے دل مین اس کی مراجعت کی محبت ڈالدے بعد ایک اور دو طلاق کے زجاج نے کہا اور

اور جب اُسے تین طلاق دے دین ایک وقت مین تو قولہ تعالےٰ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا کے کچھہ معنی نہون گے
فاطمہ بنت قیس سے آمرا کی تفسیر مین رجعت مروی ہے محارب بن دثار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین حلال کی اللہ نے کوئی شے کہ زیادہ تر اُس کو مبغوض ہو طلاق سے اخرجہ ابو داوٗد مرسلا
حضرت ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیشک ابغض حلال سے طرف اللہ کے طلاق ہے رواہ الثعلبی من حدیثہ عن علی
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا بیاہ کرو اور مت طلاق دو پس بیشک طلاق ہلتا ہے اُس سے عرش حضرت
ابو موسیٰ سے مرفوعاً مروی ہے کہ مت طلاق دو عورتون کو مگر ریبت سے پس بیشک اللہ عزوجل دوست نہین رکھتا ہے
ذواقین اور نہ ذواقات کو حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے نہین قسم کہائی ساتھہ طلاق کے اور نہ اُس کے ساتھہ
قسم لی مگر منافق نے اسناد جمیعہ الثعلبی رحمہ اللہ تعالےٰ فی کتابہ صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین
اما حدیث ابن عمر فقد رواہ ابو داوٗد و ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب موصولا وصححہ الحاکم وغیرہ ورواہ ابو داوٗد
ایضا والبیہقی مرسلا عن محارب بن دثار ولیس فیہ ابن عمر ورجح ابو حاتم والدارقطنی والبیہقی ارسالہ وقال الخطابی انہ المشہور
ورواہ الدارقطنی عن معاذ بلفظ ما خلق اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق قال الحافظ ابن حجر واسنادہ ضعیف ومنقطع انتہی
واما حدیث علی فرواہ ابن عدی فی کتابہ الکامل فی معرفۃ الضعفاء عنہ رضی اللہ عنہ باسناد ضعیف بل قیل موضوع ورواہ
الخطیب عن علی ایضا مرفوعا وفی اسنادہ عمرو بن جمیع یروی الموضوعات عن الاثبات واما حدیث ابی موسیٰ فقد رواہ
الطبرانی عنہ رضی اللہ عنہ مرفوعا وکذا الدارقطنی فی الافراد ورواہ الطبرانی فی الکبیر ایضا عن عبادۃ بلفظ ان اللہ لا یحب
الذواقین ولا الذواقات وفی سندہ راو لم یسم وبقیۃ رجال اسنادہ ثقات واما حدیث انس فرواہ ابن عساکر فی تاریخہ
عن انس رضی اللہ عنہ وسندہ ضعیف جدا وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ایما امرأۃ سألت
زوجہا الطلاق من غیر باس بہ حرام علیہا رائحۃ الجنۃ اخرجہ ابو داوٗد والترمذی کذا فی فتح البیان **ف** ابن کثیر مین ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول خطاب کیا گیا واسطے تشریف و تکریم کے پھر تبعاً امت کو خطاب کیا پس فرمایا یا ایہا
النبی اذا طلقتم النساء بعد ذکر قول عبد اللہ بن مسعود کے کہ الطہر من غیر جماع ہے یون کہا ہے وروی عن ابن عمر
وعطاء ومجاہد والحسن وابن سیرین وقتادہ ومیمون بن مہران ومقاتل بن حیان مثل ذلک وہو روایۃ عن عکرمۃ
والضحاک حضرت ابن عباس سے فطلقوہن لعدتہن کی تفسیر مین مروی ہے کہ اُس کو طلاق نہ دی اس حال
مین کہ وہ حائض ہو اور نہ اُس طہر مین جس مین اُس سے جماع کر چکا ہے ولیکن اُسے چھوڑ رکھے یہان تک کہ جب
حائض ہو اور طاہر ہو جائے تو اُس کو ایک طلاق دیدے عکرمہ نے کہا کہ عدت طہر ہے اور قرء حیضہ ہے اُس کو
طلاق دے اس حال مین کہ وہ حاملہ ہو اُس کا حمل خوب ظاہر ہو گیا ہو اور اُس کو طلاق نہ دے اُس حال
مین کہ اُس سے صحبت کر چکا ہے اور نہین جانتا ہے کہ وہ حاملہ ہے یا نہین اسی جگہ سے فقہاء نے طلاق کے

احکام اخذ کئی ہین اور طلاق سنت و طلاق بدعت کی طرف اُس کی تقسیم کی ہے پس طلاق سنت تو یہ ہے
کہ اُسے طلاق دے اِس حال مین کہ وہ پاک ہو بغیر جماع کے یا حاملہ ہو کہ اُس کا حمل ظاہر ہو چکا بدعی طلاق یہ
ہے کہ اُسے طلاق دے حیض کی حالت مین یا اُس طہر مین جس مین اس سے جماع کر چکا ہے اور نہین جانتا ہے کہ آیا
وہ حاملہ ہوئی یا نہین اور ایک تیسرا طلاق ہے کہ اُس مین نہ سنت ہے نہ بدعت ہے یہ طلاق صغیرہ و آئسہ و غیر مدخول
بہا کا ہے وتحریر الکلام فی ذلک وما یتعلق بہ مستقصی فی کتب الفروع واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم قولہ تعالیٰ واحصوا العدۃ کا یہ مطلب
ہے کہ عدت کا حفظ رکھو اور اُس کی ابتدا و انتہا کو پہچانو تاکہ عورت پر عدت طویل نہو جائے کہ وہ ازواج سے باز رہے
اور ڈرو اللہ سے اس باب مین جو تمہارا رب ہے قولہ تعالیٰ لا تخرجوہن الآیہ یعنی عدت کی مدت مین اُس کے واسطے سکنے
کا حق ہے خاوند پر جب تک کہ وہ اُس کی عدت مین ہے پس مرد کو نہین پہونچتا ہے کہ اُس کو نکالے اور اُس کو بھی
نکلنا جائز نہین ہے کیونکہ وہ بھی حق زوج کے واسطے روکی گئی ہے قولہ تعالیٰ الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ یعنی وہ عورتین
نکالی نہ جائین اپنے گھرون سے مگر یہ کہ عورت فاحشۂ مبینۃ کی مرتکب ہو تو اُس گھر سے نکالی جائے گی فاحشۂ مبینہ شامل ہے
زنا کو جیسا کہ حضرت ابن مسعود و حضرت ابن عباس و سعید بن مسیب و شعبی و حسن و ابن سیرین و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر
و ابو قلابہ و ابو صالح و ضحاک و زید بن اسلم و عطائے خراسانی و سدی و سعید بن ابی ہلال وغیرہم نے کہا ہے اور شامل ہے اُس کو
کہ جب عورت نشوز کرے یا بیہودہ باتین بکے مرد کے گھر والون پر اور کلام و فعال مین اُن کو ایذا دے جیسا کہ حضرت ابی بن
کعب و حضرت ابن عباس و عکرمہ وغیرہم نے کہا ہے قولہ تعالیٰ وتلک حدود اللہ الآیہ یعنی یہ احکام اللہ کی شرائع و محارم ہین
اور جو کوئی اُن سے نکلے اور ان سے تجاوز کر کے ان کے غیر کی طرف جائے اور ان کی بجا آوری نکرے تو مقرر اُس نے
یہ کام کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا قولہ تعالیٰ لا تدری الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے جو عدت کی مدت مین مطلقہ عورت کو خاوند
کے گھر مین باقی رکھا سو صرف اس لیے کہ شاید وہ اس کی طلاق پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کے دل مین اُس کی رجعت
پیدا کر دے تو یہ زیادہ تر سہل و آسان ہو زہری نے عن عبید اللہ بن عبد اللہ لا تدری الآیہ مین روایت کیا ہے
کہ رجعت ہے جیسا کہ اول گذر چکا ہے اسی طرح شعبی و عطا و قتادہ و ضحاک و مقاتل بن حیان و ثوری نے بھی کہا ہے
اسی جگہ سے سلف مین کے جاننے والے اور اُن کے تابعین جیسے حضرت امام احمد بن حنبل جو گئے ہین وہ اس
طرف گئے ہین کہ مبتوتہ یعنی مقطوعہ کے واسطے سکنے واجب نہین ہے اور اسی طرح وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہے
اور فاطمہ بنت قیس فہریہ کی حدیث پر بھی اعتماد کیا ہے جبکہ ابو عمرو بن حفص اُس کے خاوند نے اُس کو آخر تین
طلاقین دین اور وہ اس عورت سے غائب تھا یمن مین سو وہان سے یہ اُس کی طرف کہلا بھیجا پھر اُس کے
وکیل نے فاطمہ کی طرف جو بھیجے یعنی نفقہ تو وہ اُس پر خفا ہوئی پس وکیل نے کہا واللہ تیرے واسطے ہم پر
کچھ نفقہ نہین ہے پھر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا نہین ہے واسطے

تیرے اُس پر کچھ نفقہ و مسکن و السکنی یعنی مسلم مین یہ ہے اور نہ سکنے اور آپ نے اُس کو حکم دیا کہ ام شریک کے گھر مین عدت
کرے پھر فرمایا وہ ایک عورت ہے کہ میرے اصحاب اُس کو جاتے نکلتے ہین یعنی اُس کے پاس آتے جاتے ہین تو عدت کر نزدیک
ابن ام مکتوم کے پس بیشک وہ ایک نابینا مرد ہے تو اپنے کپڑے رکھے گی الحدیث امام احمد نے اِس حدیث
کو بطریق دیگر بلفظ دیگر روایت کیا ہے اُس مین یہ ہے سوا اس کے نہین کہ نفقہ و سکنے واسطے عورت کے ہے اپنے
خاوند پر جب تک کہ واسطے اُسکے اُس پر رجعت ہی پھر جب نہو واسطے اس کے اُس پر رجعت تو نہ نفقہ ہے نہ سکنے
طبرانی کی حدیث مین سے ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما السکنی والنفقة للمرأة اذا کان لزوجها
علیها رجعة فاذا کانت لاتحل له حتی تنکح زوجا غیره فلا نفقة لها ولا سکنی وکذا رواه النسائی عن احمد بن یحیی الصوفی
عن ابی نعیم الفضل بن دکین عن سعید بن یزید وهو الاحمسی البجلی الکوفی قال ابو حاتم الرازی هو شیخ یروی عنه فَاِذَا
بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا
وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ
اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ پھر جب پہونچین اپنے وعدے کو تو رکھ لو اُن کو دستور سے یا چھوڑ دو اُن کو دستور سے
اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے مین کے اور سیدہی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہ بات جو ہے اِس سے سمجھ جاوے گا
جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کر دے اُس کا گزارہ اور روزی
دے اُس کو اللہ جہان سے اُس کو خیال نہو اور جو کوئی بھروسا رکھے اللہ پر تو وہ اُس کو بس ہے اللہ مقرر پورا
کر لیتا ہے اپنا کام اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ **ف** طلاق دے کر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ
لینا تو رجعت پر دو گواہ کر لے تا لوگون مین متہم نہو نتہے **ف فاذا بلغن اجلهن** الآیہ یعنی پھر جب وہ قریب ہون
انقضائی مدت عدت کو اور پاس آ لگین اُس کے آخر کو تو رجوع کر لو اُن سے باین نیت کہ باہم خوش گزران کرو ۔ اور
اتفاق مناسب کرو اور اُن مین راغب ہو نہ قصد نہو کہ دوسرا طلاق دیکر اُن کو ضرر پہونچاؤ دوسری عدت کے
واجب کرنے کو اُن کے سوا اور امور ضرر کے یا چھوڑ رکھو اُن کو یہان تک کہ اُن کی عدت پوری ہو جاوے تو وہ اپنے
نفوس کی مالک ہو جائین مع اس کے کہ جو حقوق اُن کے تم پر ہین اُن کو وفا کرو اور قول و فعل سے اُن کی
ضرر رسائی کو چھوڑو پس بیشک یہ آیت اپنے افصاح سے تو اس بات کی ضامن ہے کہ فعل خیرات پر آمادہ کرتی
ہے اور اپنے افہام سے اجتناب منکرات کی ضامن ہے **واشهدوا ذوی عدل منکم** یعنی اور گواہ کر لو دو
صاحب عدالت اپنے مین کے عدل سے مراد عدالت ہے اس لیے کہ عدل ضد ہے جور کی اور یہ راجح ہے طرف
معنی عدالت کے یہ شہادت رجعت پر ہے کسی نے کہا طلاق پر کسی نے کہا دونون پر واسطے کاٹنے تنازع کے

اور قطع کرنے مادۂ خصومت کے یہ امر واسطے ندب کے ہے تاکہ دونون مین تجاحد و انکار واقع نہو کمافی قولہ تعالی واشہدوا اذا تبایعتم کسی نے کہا جوب کے لیے ہے حضرت امام شافعی اسی طرف گئے ہین فرمایا کہ گواہ کرنا رجعت مین تو واجب ہے اور فرقت مین مندوب الیہ ہی حضرت امام احمد بھی اسی طرف گئے ہین امام شافعی کے ایک قول مین یہ ہے کہ رجعت گواہ کرنے کی طرف محتاج نہین ہے مثل باقی حقوق کے اسی کے مثل حضرت امام ابو حنیفہ و حضرت امام احمد سے بھی مروی ہے ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین سے ایک شخص کا پوچھا کہ اُس نے طلاق دے اور گواہ نہ کیے فرمایا اُس نے برا کیا طلاق دی بدعت مین اور رجوع کیا غیر سنت مین پس گواہ کرے اپنی طلاق پر اور اپنی مراجعت پر اور اللہ سے استغفار کرے واقیموا الشہادۃ للہ یہ امر ہے گواہون کو کہ جس بات کے گواہ ہوے ہین اُس کو ادا کرین واسطے تقرب الی اللہ کے یعنی بے ریا شہادت دین محض اللہ کے واسطے مشہود لہ و علیہ کا کچھ خیال نکرین ادای شہادت پر صرف اس لیے برانگیختہ کیا رغبت دلائی کہ اُس مین گواہون پر تنگی ہے کیونکہ بسا اوقات یہ اس طرف مودی ہوتا ہے کہ گواہ اپنی مہمات کو چھوڑتا ہے اور اس لیے کہ اس مین تنگی ہے ملاقات حاکم کی جس کے پاس ادائے شہادت کرتا ہے اور کبھی اُس کا مکان دور ہوتا ہے اور گواہ کو عوائق و موانع ہوتے ہین کسی نے کہا یہ امر ہی خاوندون کو کہ قائم کرین شہادت کو یعنی گواہون کو وقت رجعت کے پس اب واشہدوا ذوی عدل منکم امر ہوگا نفس شہادت کا اور اقیموا الشہادۃ للہ امر ہوگا اس بات کا کہ وہ شہادات خالص واسطے اللہ کے ہون واسطے مشہود علیہ و لہ کے اور نہ واسطے کسی غرض کے اغراض مین سے سوا قائم کرنے حق کے اور دفع ضرر کے ذلکم یوعظ بہ الآیہ یعنی یہ امر گواہ کرنے کا اور شہادات کے قائم کرنے کا واسطے اللہ کے جس کا ذکر گزرا یا اول سورت سے یہان تک جو کچھ مذکور ہوا اس سے زجر و تہدید کیا جاتا ہے وہ شخص جو کہ ایمان لاتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر خاص کر کے مومن کا ذکر اس لیے کیا کہ اس سے نفع لینے والا وہی ہے نہ اُس کا غیر ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنے جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے تو وہ کر دے واسطے اُس کے نکاسی اُن شدائد و محن سے جن مین وہ واقع ہوا یہ جملہ اعتراضیہ ما سبق کا موکد ہے ماقبل مین ذکر تھا امر طلاق کے جاری کرنے کا سنت پر معنی یہ ہین جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے پھر سنی طلاق دے اور عدت والی عورت کو ضرر نہ پہونچائے اور اُسے اُس کے گھر سے نہ نکالے اور احتیاط کرے پھر گواہ کرے تو کر دے اللہ واسطے اُس کے نکاسی ان غمون سے اور تنگیون مین واقع ہونے سے جو کہ ازواج کی شان مین ہوتی ہین اور ان کو اُس سے دور کر دے اور خلاص اُس کو عطا فرمائے کسی نے کہا کہ جو کوئی ڈرتا رہے اللہ کے عذاب سے باین طور کہ اُس کے اوامر کی بجا آوری اور اُس کے نواہی سے پرہیز کرتا رہے اور جو حدین اُس نے اپنے بندون کے لیے باندہی ہین انکے پاس ٹہیرا رہے اُن سے آگے نہ بڑہے تو کر دے اللہ واسطے اُس کے نکاسی شدائد و محن سے جن مین وہ پڑ گیا حضرت ابن مسعود سے مروی ہے مخرج اُس کا یہ ہے وہ یہ جانے کہ وہ شے اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ ہی ہے جو اُس کو عطا کرتا ہی

اور وہی اُس سے روکتا ہے اور وہی اُس کو مبتلا کرتا ہے اور وہی اُس کو عافیت دیتا ہے اور وہی اُس سے دفع کرتا ہے
حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ نجات دے اُس کو ہر کرب سے دنیا و آخرت میں حضرت جابر رضی سے مروی ہے
کہ یہ آیت نازل ہوئی قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے حق میں وہ فقیر خفیف ذات الید کثیر العیال تھا یعنی اُس کے عیال
بہت تھے اور مال کم تھا تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ
تو اللہ سے ڈر اور صبر کر پھر وہ نہ ٹھیرا اگر تھوڑا یہان تک کہ اُس کا ایک بیٹا بکریون کا گلہ لایا دشمنون نے اُس کو پا لیا تھا[1]
پھر وہ آپ کے پاس آیا تو آپ سے اُن بکریون کا پوچھا اور آپ کو اُن کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تو اُن کو کھا اس پر
یہ آیت اتری ومن یتق اللہ الآیہ اخرجہ الحاکم وصححہ وضعفہ الذہبی حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ عوف
بن مالک اشجعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے بیٹے کو دشمنون نے
قید کر لیا ہے اور اُس کی مان بے صبر ہو گئی ہے پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا مین تجھ کو اور اُس کو یہ امر کرتا
ہون کہ تم دونون کثرت کرو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے کہنے کی پس وہ عورت بولی اچھی ہے وہ شے جس کا تجھے
امر فرمایا ہے پھر اُن دونون نے اُس کا کثرت سے کہنا شروع کیا پس دشمن اُس کے بیٹے سے غافل ہو گئے تو اُن
کی بکریان ہانک لایا پھر اُن کو لے کر اپنے باپ کی طرف آیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابن مردویہ من طریق الکلبی
عن ابی صالح عنہ وفی الباب روایات تشہد لہذا حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ کفایت کرے گا اُس کو
دنیا کی ہم وغم کی حضرت ابوذر رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کا پڑھنا
شروع کیا پھر آپ اس کو بار بار کہنے لگے یہان تک کہ مین اونگہ گیا پھر آپ نے فرمایا اے ابوذر اگر لوگ سارے اس کو
اخذ کرے تو البتہ اُن کو کافی ہوتی اخرجہ احمد والحاکم وصححہ وغیرہما وفی الباب احادیث کلبی کہتے ہین جو کوئی
ڈرے اللہ سے بایں طور کہ مصیبت کے وقت صبر کرے تو کردے واسطے اُس کے مخرج نار سے طرف جنت کے
حضرت حسن نے فرمایا کہ مخرج اُس شے سے جس سے اللہ نے نہی کی ہے ابو العالیہ نے کہا کہ مخرج ہر اُس شے سے
جو لوگون پر تنگ ہوئی ہے شعبی وضحاک کہتے ہین کہ یہ طلاق مین ہے خاصۃً یعنی جو کوئی طلاق دے جیسا کہ
اللہ نے اُس کو امر فرمایا ہے تو کردے واسطے اُس کے مخرج رجعت مین عدت کے اندر اور وہ بعد عدت کے
مثل احد الخطاب کے ہوگا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی اور دے اُس کو کشائش اور خلف جہان سے
اُس کو خیال نہ ہو حضرت ابن مسعود رضی نے فرمایا یعنی جہان سے وہ نہین جانتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایسی جگہ
سے جو اُس کے دل مین نہین گزرتی ہے اور نہ اُس کے گمان مین ہوتی ہے حسین بن فضل کہتے ہین جو
کوئی ڈرے اللہ سے ادای فرائض مین تو کردے واسطے اُس کے مخرج عقوبت سے اور دیوے اُس کو ثواب
جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے یعنی برکت دیتا ہے واسطے اُس کے اُس شے مین جو اُس کو دی ہے

[1] یعنی اس کو پکڑ لیا تھا پھر وہ اُن سے بکریان لے کر چھٹ آیا ۱۲ منہ
[2] من طریق سالم بن ابی الجعد عن جابر ۱۲ منہ

سہل بن عبداللہ فرماتے ہین جوکوئی ڈرے اللہ سے اتباع سنت مین توکردے واسطے اُس کے مخرج اہل بدع
کی عقوبت سے اور دیوے اُس کو جنت جہان سے وہ خیال نہین کرتاہے ان کے سوا اور قول بہی کہے ہین
ظاہر آیت عموم ہے اور کسی نوع کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے اور جس مین سیاق ہے وہ تو
بدخول اولی اس مین داخل ہے اب اگر کوئی کہے کہ ہم بہت سے اتقیا کو دیکھتے ہین کہ رزق مین اُن پر تنگی کی گئی ہے
تو جواب دین گے کہ متقی رزق سے خالی نہین ہتا ہے اور آیت اس پر دال نہین ہے کہ متقی کے واسطے رزق مین
وسعت کی جاتی ہے بلکہ اس پر دال ہے کہ اُس کو روزی ملتی ہے جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے اور یہ ایک مطرد
امر ہے اتقیا مین افادہ الکرخی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی وثوق و اعتماد کرے اللہ پر اُس شے مین
جو اُسے پیش آئی ہے تو کفایت کرے اُس کی اُس شے سے جس نے اُسے ہم و فکر مین ڈالا حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہین
وہ متوکل نہین ہے جو کہتا ہے کہ میری حاجت روا کی جائے گی اور نہین ہے ہر وہ شخص جو توکل کرتا ہے اللہ پر
کہ کفایت کرے اُس کی اُس شے سے جس نے اُس کو فکر مین ڈالا اور دفع کرے اس سے اس شے کو جسے ناخوش
رکھتا ہے اور روا کرے اُس کی حاجت ولیکن اللہ تعالے نے فضیلت دی ہے اُس کو جس نے توکل کیا اُس پر
جس نے توکل نہ کیا یہ کہ دور کرتا ہے اس سے اس کے گناہ اور بڑا کرتا ہے واسطے اُس کے اجر سبحان اللہ کیا منور قول ہے
اس سے بہت سی اشکالون کا جواب ہو جاتا ہے ان اللہ بالغ امرہ یعنی بیشک اللہ پہونچنے والا ہے اپنے کام کو
پس اُس کام کا ہونا ضروری ہے وہ اُس کو نافذ و جاری کرے گا برابر ہے کہ توکل حاصل ہو یا نہ ہو حضرت ابن مسعودؓ
فرماتے ہین قضا کرنے والا ہے اپنے امر کا اُس پر جس نے توکل کیا اور اُس پر جس نے توکل نہ کیا ولیکن متوکل سے
کفارہ کر دیتا ہے اُس کے گناہون کا اور عظیم کرتا ہے واسطے اس کے اجر جمہور نے بہ تنوین بالغ و نصب امرہ پڑھا ہے
اور کسی[١] نے باضافت یہ سبعیہ ہے[٢] اور کسی[٣] نے بہ تنوین بالغ و رفع امرہ اس لئے کہ فاعل ہے بالغ کا یا یون کہو کہ
امرہ مبتدائے مؤخر ہے اور بالغ خبر مقدم فرا اس قرات کی توجیہ مین فرماتے ہین اُسے امرہ بالغ اور کسی[٤] نے بالغا
بنصب بنا بر حال اور ان کی خبر قولہ قد جعل اللہ الآیہ ہوگی معنی پہلے اور دوسری کی بنا پر یہ ہین کہ اللہ پاک پہونچنے والا ہے
اُس امر کو جس کا ارادہ کرتا ہے کوئی شے اُس سے فوت نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی مطلوب اُس کو عاجز کرتا ہے
تیسری کی بنیاد پر یہ معنی ہین کہ بیشک اللہ نافذ ہے امر اُس کا کوئی شے اُس کو رد نہین کرتی ہے قد جعل اللہ لکل
شیء قدرا یعنی مقرر کی ہے اللہ نے واسطے ہر شے کے ایک تقدیر و توقیت یا ایک مقدار جس سے وہ تجاوز
نہین کرتی ہے گو ساری خلائق اجتہاد و کوشش کرے اس مین کہ وہ اُس سے تجاوز کرے پس اللہ پاک
نے شدت کے واسطے ایک مدت رکہی ہے کہ وہ اُس تک منتہی ہوگی اور رخا و راحت کے لیے ایک مدت ٹہرائی ہے
کہ وہ اُس تک منتہی ہوگی یہ بیان ہے اس کا کہ اللہ پر توکل کرنا اور اپنے کام اُس کے سپرد کرنا واجب ہے

[١] یعنی حفص ۱۲ منہ
[٢] اور یہی کسائی سے اور ابی عمرو سے ہے
[٣] قرات مسلمہ بن محارب ... یعنی ابان بن ابی عبلہ ... وداؤد بن ابی ہند ... ۱۲ منہ
[٤] یعنی مفضل ۱۲ منہ

اِس لیے کہ جب بندہ یہ جان لے گا کہ ہر شے رزق وغیرہ نہین ہوتی ہے مگر اللہ کی تقدیر و توفیق سے تو اب کچھ باقی نہ رہا مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل سُدّی کہتے ہین قدر سے مراد حیض و عدت کی قدر ہے یعنی اِس لیے کہ سیاق آیت کا اسی باب مین ہے یہ بھی ایک فرد ہے افراد قدر سے حضرت ابن مسعود فرماتے ہین یعنی اجلا وتہی نہتی الیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اگر تم توکل کرتے اللہ پر جیسا کہ حق ہے اُس کی توکل کا تو البتہ تم رزق دیے جاتے جیسے رزق دیے جاتے ہین پرندے کہ صبح کو جاتے ہین خالی شکم ہوکر اور شام کو آتے ہین پُر شکم ہوکر اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ وغیرہم کذا فی فتح البیان **ف** ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب عدت والی عورتین انقضائے عدت کے قریب ہون اور عدت بالکل فارغ نہو جائے تو خاوند یا تو اُس کے روک رکھنے پر عزم کرے وہ یہ ہے کہ اُس کو اپنی عصمت نکاح کی طرف پھیر لے اور جس حال پر وہ اسکے پاس تھی اُسی پر مستمر رہے بمعروف کا یہ مطلب ہے کہ اس کی صحبت مین اُس سے احسان کرے اُس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے یا یہ کہ اُس کی مفارقت پر عزم کرے ساتھ معروف کے یعنی بغیر اسکے کہ اُس کو برا کہے گالیان دے سختی و درشتی کرے بلکہ بوجہ جمیل و سبیل حسن اُسے طلاق دیدے واشہدوا ذوی عدل منکم یعنی اور گواہ کرلو دو صاحب عدل اپنے مین سے رجعت پر جبکہ عزم کرو اُس پر جیسا کہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ان سے اُس شخص کا پوچھا جو کہ طلاق دیتا ہے عورت کو پھر اُس سے صحبت کرتا ہے اور نہ اُسکی طلاق پر گواہ کیے اور نہ اُس کی رجعت پر تو فرمایا طلقت لغیر سنۃ وراجعت لغیر سنۃ یعنی طلاق و رجعت دونون کام تو نے خلاف سنت کیے گواہ کر اُس کی طلاق پر اور اُس کی رجعت پر اور پھر ایسا کام مت کرنا ابن جریج نے کہا کہ عطا کہتے تھے جائز نہین ہے نکاح مین اور نہ طلاق مین اور نہ رجاع مین مگر دو شاہد عدل جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے مگر یہ کہ کسی عذر سے ہو ذلکم یوعظ بہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ گواہ کرنا اور گواہی کا قائم کرنا جس کا ہم نے تم کو امر کیا اس کی بجا آوری وہی کرتا ہے جو کہ ایمان لاتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اس پر کہ یہ امر مشروع ہے اور وہ شخص جو ڈرتا ہے اللہ کے عقاب سے دار آخرت مین اسی جگہ سے امام شافعی اپنے احد القولین مین اس طرف گئے ہین کہ رجعت مین گواہ کرنا واجب ہے جس طرح کہ اُن کے نزدیک ابتدائے نکاح مین واجب ہے علما مین کا ایک گروہ اسی کا قائل ہے اور جو اس کا قائل ہے وہ یہ کہتا ہے کہ رجعت نہین ہوتی ہے مگر قول سے تا کہ گواہ کرنا اس پر واقع ہو قولہ تعالی ومن یتق اللہ الآیہ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے اُس بات مین جس کا اُسے امر کیا اور چھوڑنے مین اُس شے کے جس سے اُس کو منع کیا تو کر دے واسطے اُس کے امر اُس کے سے ایک مخرج اور روزی دے اُس کو ایسی جہت سے جو اُس کے دل مین نہین گزرتی ہے بعد اس کے حضرت ابوذر کی حدیث ذکر کی ہے اُس مین اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا اے ابوذر تو کیونکر کرے گا جبکہ مدینے سے نکالا جائے گا مین نے کہا طرف

فراخی وراحت کو جاؤن گا تو ایک کبوتر ہون گا مکے کے کبوترون سے فرمایا کیونکر کرے گا جبکہ مکے سے نکالا جائے گا کہا
مین نے عرض کیا کہ طرف فراخی وراحت کی طرف شام وارض مقدس کے فرمایا اور کیونکر کرے گا جبکہ شام سے نکالا
جائے گا مین نے عرض کیا اب توقسم ہے اُس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مین رکھون گا اپنی تلوار
اپنے کاندھی پر فرمایا او خیر من ذلک قلت او خیر من ذلک فرمایا تو سنے اور مانے اگرچہ وہ ہو ایک حبشی غلام حضرت
عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جامع تر آیت قرآن مین اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ہی اور اکثر آیت قرآن
مین از روئی کشایش کے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ہے اخرجہ ابن ابی حاتم مسند مین حضرت ابن عباس رض سے مرفوعًا
مروی ہے جو کوئی کثرت کرے استغفار کی تو کر دے اللہ واسطی اُس کے ہر ہم سے فرج یعنے کشایش اور ہر تنگی سے
نکاسی اور روزی دے اُس کو جہان سے خیال نہین کرتا ہے عکرمہ سی مروی ہے جو کوئی طلاق دی جیسا کہ اللہ
نے اُس کو امر کیا ہے تو کر دے واسطے اُس کے مخرج قتادہ سے مروی ہے کر دی واسطے اُس کے مخرج شبہات
امور ہی اور کرب سے نزدیک موت کے اور روزی دی اُس کو جہان سے وہ رجا و امید نہین رکھتا ہے سدی نے کہا
ومن یتق اللہ یطلق للسنۃ ویراجع للسنۃ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے باین طور کہ سنت کے موافق طلاق دیوے
اور رجوع کرے بعد اُس کے سدی نے عوف بن مالک کا قصہ ذکر کیا ہے کچھ الفاظ کا تفاوت ہی حضرت
ثوبان سی مرفوعًا مروی ہے کہ بیشک البتہ محروم ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے جس کو وہ پہونچتا ہے اور رد نہین
کرتی ہی قضا کو مگر دعا اور زیادہ نہین کرتا ہے عمر مین مگر بر اخرجہ الامام احمد ورواہ النسائی وابن ماجہ من حدیث سفیان
وہو الثوری بہ بعد اس کے عوف بن مالک کا قصہ بروایت محمد بن اسحق ذکر کیا ہے حضرت عمران بن حصین سے
مرفوعًا مروی ہے جو کوئی منقطع ہوا طرف اللہ کے تو کفایت کرتا ہے اللہ اس کی ہر مونت سی اور روزی دیتا ہی اُس کو
جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے اور جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے تو سونپ دیتا ہے اس کو طرف اُس کے اخرجہ
ابن ابی حاتم اس کی سند مین دو میان حضرت فضیل بن عیاض کے اور عمران کے ہشام بن حسن کا واسطہ ہے
قولہ تعالی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تو آپ نے اُن سے فرمایا یا غلام انی معلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ
تجدہ تجاہک واذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعوا علی ان ینفعوک لم
ینفعوک الا بشئ قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک لم یضروک الا بشئ قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام و
جفت الصحف اخرجہ الامام احمد وقد رواہ الترمذی من حدیث اللیث بن سعد وابن لہیعۃ بہ وقال حسن صحیح
حضرت ابن مسعود رض سے مرفوعًا مروی ہی من نزل بہ حاجۃ فانزلہا بالناس کان قمنا ان لا تسہل حاجتہ ومن
انزلہا باللہ تعالی اتاہ اللہ برزق عاجل او بموت آجل اخرجہ الامام احمد قولہ تعالی ان اللہ بالغ امرہ یعنی بیشک اللہ

نافذ کرنے والا ہے اپنے قضایا و احکام کا اپنی خلق مین جو کچھ ارادہ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے قد جعل اللہ لکل شیء قدرا

کقولہ تعالی وکل شیء عندہ بمقدار ﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ

يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ

يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا﴾ اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمھاری عورتون مین اگر تم کو شبہہ رہ گیا تو ان کی عدت

ہی تین مہینے اور ایسی ہی جن کو حیض نہین آیا اور جن کے پیٹ مین بچہ ہے ان کی عدت یہ کہ جن لین پیٹ

کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے کر دے وہ اس کے کام مین آسانی یہ حکم ہے اللہ کا جو اتارا تمہاری طرف اور

جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے اتارے اس سے اس کی برائیان اور بڑا دے اس کو نیگ ف[1] یعنی تین حیض

عدت فرمائی اگر شبہ رہا ہو کہ جس کو حیض نہین آیا یا بڑی عمر کے سبب موقوف ہوا اس کی عدت کیا ہوگی تو بتا دے

تین مہینے انتہے ف[2] حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی بقرہ مین عورتون کی عدت

مین تو اہل مدینہ مین سے کچھ لوگون نے کہا البتہ متفرق عورتون کی عدت سے کئی عدتین باقی رہین جن کا قرآن مین

ذکر نہین کیا گیا چھوٹی عمر کی عورتین اور وہ بڑی عمر کی جن کا حیض منقطع ہو چکا اور حمل والی عورتین اس پر اللہ

تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی واللائی یئسن من المحیض من نسائکم الآیہ اخرجہ اسحق بن راہویہ وغیرہ[3] یعنے

جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر تم شک کرو اور نہ جانو کہ ان کی عدت کیسی ہے اور

اس کا کیا اندازہ ہے کسی نے کہا معنی یہ ہین اگر تم لیقین کرو ابن جریر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ بمعنی شک

ہی اور یہی ظاہر ہے کرخی نے کہا کہ صفت کاشفہ ہے اس لیے کہ ان کی عدت یہی تین ماہ ہے برابر ہے کہ

شک پایا جائے یا نہین زجاج کہتے ہین اگر تم شک کرو اس کے حیض ہین اور مقرر اس سے حیض منقطع ہو چکا

ہے اور وہ ان عورتون مین سے ہی جنکو حیض آتا ہے اور وہ جو اس کے مثل ہین مجاہد نے کہا اگر تم شک

کرو یعنی نہ جانو تو آیسہ کی عدت کو اور اس عورت کی عدت کو جسے حیض نہین آیا تو ان کی عدت تین مہینے ہے

کسی نے کہا معنی یہ ہین اگر شک کرو تم خون مین جو اس عورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیا یہ حیض ہے یا نہین بلکہ

استحاضہ ہے تو عدت یہ ہے کسی نے کہا اگر تم شک کرو ان عورتون کے خون مین جو پہونچنے والی ہین مبلغ

یاس کو اس کا اندازہ کیا ہے ساٹھ برس یا پچپن برس کی عمر کا تو عدت ان کی یہی ہے جو مذکور ہوئی یہہ

قول ہے حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت زید بن ثابت و حضرت عبد اللہ بن مسعود کا اور اسی کے قائل

عطا ہین اور اسی طرف حضرت امام شافعی و اصحاب رائے گئے ہین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نو مہینے انتظار کرے

حضرت حسن نے کہا سال بھر پہر اس کو اگر حیض نہ آیا تو تین مہینے عدت کرے پس جب یہ عدت اس کی ہے

جس مین شک کیا جاتا ہے تو جس مین شک نہین کیا جاتا وہ تو اس کی زیادہ تر مستحق ہے واللائی لم یحضن و

[1] اور مہربانی کرے ۱۲
[2] ٹیپس فتحی ۱۲
[3] یعنی ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی سننہ ۱۲

یعنی اور وہ عورتیں جو حائض نہیں ہوئیں بسبب اُن کے صغر کے اور نہ پہونچنے کے حیض کے سن کو یا اس لیے لا اصلا اُن کو حیض نہیں ہے اگرچہ وہ بالغہ ہیں کما قالہ الخطیب تو اُن کی عدت بھی تین مہینے ہے اس کو اس لیے حذف کر دیا ہے کہ اس کا ماقبل اس پر دال ہے اولے یہ ہے کہ اس کی خبر مفرد مقدر کی جائے یعنی فکذلک او مثلهن اور اگر یون کہا جاتا کہ یہ معطوف ہے اللائی یئسن پر بایں طور کہ مفرد کا عطف مفرد پر ہے اور خبر دی جاتی سب کی فعدتهن سے تو ایک وجہ حسن ہوتی بہت سے بہت بات اس میں ہے وہ صرف یہ ہے کہ درمیان مبتدا کے اور اس کے جو اس پر معطوف ہے خبر متوسط ہو گئی یہ ظاہر ہے شیخ ابو حیان کے قول کا واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن یعنی حمل والی عورتون کی عدت کا انتہا وضع حمل ہے ظاہر آیہ یہ ہے کہ حاملہ عورتون کی مدت وضع حمل سے ہی برابر ہے کہ وہ مطلقہ ہون یا اُن کے خاوند مر گئے ہون اور عموم اس کا باقی ہے تو یہ مخصص ہو گئے آیہ یتربصن بانفسهن کی یعنی جب تک کہ وہ حاملہ نہ ہون اور اس کا عکس اس لیے نہیں کیا گیا کہ محافظت اس آیت کی عموم پر اولے ہے محافظت سے اس آیت کے عموم پر کیونکہ بقرہ کی آیت میں جواز واجا ہے اس کا عموم بدلی ہے ایک حال میں ساری افراد کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتا ہے اس لیے کہ وہ جمع منکر ہے سیاق اثبات میں اب رہا اولات الاحمال سو اس کا عموم شمولی ہے اس لیے کہ موصول منجملہ صیغ عموم ہے اور یہ بھی ہے کہ حکم یہاں معلل بوصف حملیت ہے بخلاف اُس کے جو وہان ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ آیت نزول میں بقرہ کی آیت سے متاخر ہے پس تقدیم اس کی اُس پر تخصیص ہے اور تقدیم اُس کی اس صورت میں کہ اگر اُس کے عموم پر عمل کیا جاتا تو رفع ہوتا اس کا حکم جو خاص میں ہے پس یہ نسخ ہوتا حالانکہ تخصیص نسخ سے اولی ہے وقد تقدم الكلام على هذا في سورة البقرة مستوفى وحققنا البحث في هذه الآية وفي الآية الاخرى يعني وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حضرت ابی بن کعب سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یہ تین طلاق دی ہوی عورت ہے یا وہ ہے جس کا خاوند مر گیا ہے فرمایا یہ تین طلاق دی ہوئی عورت ہی اور وہ ہے جس کا خاوند مر گیا ہی اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند وابو یعلی وغیرہما وروی بوجه آخر مرفوعا عنه حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ اُن کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت علی نے فرمایا کہ وہ آخر الاجلین کی مدت کرے تو حضرت ابن مسعود بولے جو کوئی چاہے میں اس سے لعان کرون اُس پر کہ جو آیت سورۂ نساء قصری میں ہے وہ نازل ہوئی ہے بعد سورۂ بقرہ کے واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن بعد اتنے اتنے مہینے کے اور ہر طلاق دی ہوئی یا جس کا خاوند وفات دیا گیا پس اُس کی مدت یہ ہے کہ وہ بچہ جن دے وروی عنه نحو هذا من طرق وبعضها في صحيح البخاري صحیحین وغیرہما میں حضرت ام سلمہ کی حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند وفات دیا گیا اور وہ حاملہ تھی پھر چالیس دن بعد اُس کے مرنے سے اُس نے بچا جن دیا پھر لوگون نے

ف اور جو تم لوگوں میں سے مر جاویں اور چھوڑ جاویں بیبیاں تو چاہیے [illegible] چار مہینے اور دس دن
ف [illegible] سورۂ طلاق [illegible] سورۂ بقرہ [illegible]
ف اخرجه عبد الرزاق و سعید بن منصور و عبد بن حمید وابو داود و ابن جریر وابن ابی حاتم [illegible] والطبرانی وابن مردویہ [illegible]

اُس سے نکاح کا پیغام کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نکاح کرا دیا اِس باب مین او رحدیثین ہین
ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا یعنی جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے اُس کے اوامر کی بجاآوری مین اور اُس کے
نواہی سے بچنے مین تو آسان کر دے اُس پر کام اُس کا دنیا و آخرت مین ضحاک نے کہا جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے
اُس کے معاصی کے بچنے مین تو کر دے واسطے اُس کے امر اُس کے سے آسانی اُس کے توفیق دینے مین واسطے
طاعت کے ذلک امر اللہ انزلہ الیکم یعنی یہ احکام و تفاصیل عدت جن کا مذکور ہوا اللہ کا حکم ہے جس کا اُس نے حکم کیا
ہے درمیان اپنے بندون کے اور اُس کی شرع ہے جو اُس نے اُن کے واسطے مشروع کی ہے اُتارا ہے اُس کو اپنی
کتاب مین اپنے رسول پر اور اُس کو بیان کیا ہے واسطے تمہارے اور اُس کے حکمون کی تفصیل کی ہے اور
اُس کے حلال و حرام کو واضح کیا ہے ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ ویعظم لہ اجرا یعنی اور جو کوئی ڈرے
اللہ سے اس طور کہ جس بات کو وہ ناپسند نہین کرتا ہے اُسے چھوڑ دے تو اُتارے اُس سے اُسکی برائیان جو اُس نے
کی ہین اس لیے کہ تقوی اسباب مغفرت للذنوب سے ہے اور عطا کرے اُس کو آخرت مین اجر عظیم یعنی جنت
جو کہ سارے اجور و نعم کا گھر ہے کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی آیسہ کی عدت بیان فرماتا ہے
یہ وہ عورت ہے جس سے حیض منقطع ہو چکا ہے بوجہ اُس کے کبر سن کے وہ عدت تین ماہ ہے بہ عوض تین قروء
کے حق مین اُس عورت کے جس کو حیض آتا ہے جس طرح کہ البقرہ کی آیت اس پر دال ہے اسی طرح او وہ کم سن
لڑکیان جو حیض کے سن کو نہین پہونچین اُن کی عدت بھی مثل آیسہ کے تین مہینے ہے اسی لیے اللہ تعالے
نے فرمایا واللائی لم یحضن قولہ تعالی ان ارتبتم مین دو قول ہین ایک قول یہ ہے اگر وہ عورتین خون دیکھین اور
تم شک کرو اُس کے حیض یا استحاضہ ہونے مین یہ قول ہے سلف مین کے ایک گروہ کا جیسے مجاہد و زہری و
ابن زید دوسرا قول یہ ہے اگر تم شک کرو اُن کی عدت کے حکم مین اور اُس کو نہ پہچانو تو وہ تین مہینے ہے یہ
قول مروی ہے سعید بن جبیر سے اور یہی ابن جریر کا مختار ہے اور یہ ظاہر ہے معنے مین اس پر احتجاج کیا ہے
حضرت ابی بن کعب کے قول سے جو اول گزر چکا ہے اور یہان اُس کو دو طریق سے ذکر کیا ہے قولہ تعالے
واولات الاحمال الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جو عورت حاملہ ہو تو اُس کی عدت بوضع حمل ہے گو بعد طلاق کے یا موت
خاوند کے بمقدار فواق ناقہ کے زمانہ گزرا ہو یہ قول ہے سلف و خلف مین کے جمہور علما کا جس طرح کہ یہ
نص ہے اس آیہ کریمہ کی اور جس طرح کہ اس باب مین سنت نبویہ وارد ہوئی ہے حضرت علی و حضرت ابن عباس
سے مروی ہے کہ یہ دونون شوہر مردہ عورت کے بارے مین اس طرف گئے ہین کہ وضع حمل اور چار مہینے دس
مین سے جو مدت زیادہ بعید ہو وہ عدت کرے منظور اس سے عمل کرنا ہے اس آیت پر اور اُس آیت پر جو
سورۂ بقرہ مین ہے بخاری نے ابو سلمہ رض سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص آیا حضرت ابن عباس رض کی طرف

اور حضرت ابو ہریرہؓ بیٹھے ہوئے تھے تو اُس نے عرض کیا آپ مجھے فتویٰ دین اُس عورت کے بارے مین جس نے
چالیس رات بعد اپنے خاوند کے مرنے سے بچہ جنا پس حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا آخر الاجلین مین نے کہا
و اولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن حضرت ابو ہریرہ بولے مین اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ پھر
حضرت ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب کو بھیجا طرف ام سلمہ کے اُن سے پوچھتے تھے تو اُنھون نے کہا کہ سبیعہ سلمیہ
کا خاوند مارا گیا اور وہ حاملہ تھی پھر چالیس رات بعد اُس کے مرنے سے اُس نے بچہ جنا پھر اُس کو لوگون نے نکاح
کے پیام بھیجے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نکاح کرا دیا اور ابو السنابل اُن لوگون مین تھا جنھون نے
اس کو پیام بھیجا تھا کذا اورد البخاری ہہنا مختصرا وقد رواہ ہو و مسلم و اصحاب الکتب مطولا من وجوہ آخر بعد
اس کے وہ سارے طرق ذکر کیے ہین اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ
لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ
لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝ لِيُنْفِقْ
ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ
سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝ گھر دو اُن کو رہنے کو جہان تم آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور ایذا نہ چاہو
اُن کی تا تنگ پکڑو اُن کو اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچا تو اُن پر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچا پھر اگر وہ دودھ پلاوین
تمہاری خاطر تو دو اُن کو اُن کے نیگ اور سکھاو آپس مین نیکی اور اگر آپس مین ضد کرو تو دودھ پلاوے گی اس کی
خاطر اور کوئی عورت چاہیے خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش کے موافق اور جس کو ملتی ہے اُس کی نپی
تو خرچ کرے جیسا دیا اُس کو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکھتا مگر اتنا جو اُس کو دیا اب کر دے گا اللہ کچھ سختی
کے پیچھے آسانی ف لڑکے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ مین ہو تو اُس کی مان کو کھلاوے پہناوے جو دودھ پیوے تو خرچ
اور کو دیتا نوکری اُس کو دے جب تک مان قبول کرے اور کو نہ دے اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے۔ اور
عدت تک مکان دینا ضرور ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ مین انتہی ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو امر فرماتا
ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اُس کو رہنے کو گھر دین یہان تک کہ اُس کی عدت پوری ہو جائے پس
فرمایا اسکنوہن من حیث سکنتم ای عندکم یعنی گھر دو اُن کو رہنے کو اپنے پاس حضرت ابن عباس و مجاہد وغیرہ واحد نے کہا من
وجدکم ای سعتکم یعنی اپنے مقدور کے موافق قتادہ نے یہان تک کہا کہ اگر تم نہ پاؤ مگر اپنے گھر کا جنب یعنی پہلو تو اس کو
اس مین بساؤ قولہ تعالیٰ ولا تضاروہن لتضیقوا علیہن مقاتل بن حیان نے کہا یعنی اُسے گھبرا دے بیقرار کرے اُس کو
پیچھے چلا دے تا کہ اپنا مال دے کر اُس سے اپنی جان چھوڑا لے یا اُس کے گھر سے نکل جائے ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ اُس کو طلاق
دی پھر جب دو دن باقی رہ جائین تو اس سے رجوع کر لے قولہ تعالیٰ وان کن اولات حمل الآیہ یہ بابت مطلقہ بائنہ مین ہے کہ گو حاملہ ہو

تو اُس کو نفقہ دے یہان تک کہ وہ بچا جن دے یہ قول علما مین بہی بہت سون کا ہے اُن مین سے حضرت ابن عباس
ہین اور سلف مین کا ایک گروہ ہی اور کئی گروہ ہین خلف مین کے یہ لوگ کہتے ہین دلیل اِس کی یہہ ہے کہ رجعیہ کا نفقہ تو واجب
ہی برابر ہے کہ وہ حامل ہو یا حائل[1] دوسرون نے کہا بلکہ سارا سیاق آیت کا رجعیات مین ہے اور یہ جو حاملہ کے نفقہ
دینے پر نص کی ہے گو وہ رجعیہ ہی سو صرف اس لیے کہ غالباً حمل کی مدت طویل ہوتی ہے پس وضع حمل تک وجوب نفقہ پر
نص کرنے کی حاجت ہوئی تاکہ کوئی یہ وہم[2] نکرے کہ بمقدار مدت عدت کے نفقہ واجب ہے پہر علما نے دو قول پر اختلاف
کیا ہی کہ نفقہ اس عورت کے واسطے ہی بواسطہ حمل یا تنہا حمل کے واسطے ہی یہہ دو قول امام شافعی وغیرہ سے منصوص ہین
اور اُن پر کئی مسائل متفرع ہوتے ہین جن کا ذکر علم فروع مین کیا گیا ہے قولہ تعالی فان ارضعن لکم الآیہ یعنی جب
وہ بچہ جن دین اس حال مین کہ مطلقہ ہین تو عدت پوری ہونے سے وہ بائن ہو گئین اس وقت اُس عورت کو پہونچتا
ہی کہ بچہ کو دودہ پلائے اور یہہ بہی کہ اُس سے باز رہی نہ پلائے لیکن بعد اس کے ہے کہ اُس کو لبا کی غذا دے لیوے
لبا وہ پہلا دودہ ہے جس کے بغیر غالباً بچہ رہ نہین سکتا ہے بعد اس کے اگر دودہ پلائے گی تو اجر مثل کی مستحق
ہو گی اُس کو پہونچتا ہے کہ بچے کے باپ سے یا اُس کے ولی سے عقد کرے اُس اجرت پر جس پر دونون باہم متفق
ہو جائین اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا ہے فان ارضعن لکم فاتوہن اجورہن قولہ تعالی وأتمروا بینکم بمعروف یعنے
چاہیے کہ تمہارے کام آپس مین دستور سے ہون بغیر ضرار و مضارہ کے کما قال تعالے فی سورۃ البقرۃ لا تضار[3]
والدۃ بولدہا ولا مولود لہ بولدہ قولہ تعالے وان تعاسرتم الآیہ کا یہہ مطلب ہے کہ اگر مرد و عورت رضاع کی
اجرت مین اختلاف کرین عورت بہت اجرت مانگے اور مرد اُس کو قبول نکرے یا مرد تھوڑی دے اور عورت اُس پر
اُس کی موافقت نکرے تو چاہیے مرد غیر عورت سے بچے کو دودہ پلوا لے پہر اگر مان اُس اجرت پر راضی ہو گئی جس پر
اجنبی عورت مزدور رکھی گئی ہے تو مان زیادہ تر حقدار ہی بچے کی قولہ تعالے لینفق ذو سعۃ من سعتہ یعنی چاہیے
کہ خرچہ کرے بچے پر باپ اُس کا یا ولی اُس کا موافق اپنی قدرت کے ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لا یکلف
اللہ نفسا الا ما آتاہا قولہ تعالی لا یکلف[4] نفسا الا وسعہا ابو سنان سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت
ابو عبیدہؓ کا پوچہا تو اُن سے کہا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہین اور سخت کہانا کہاتے ہین پس اُنہون نے
ان کی طرف ہزار دینار بہیجے اور قاصد سے کہا کہ تو نظر کرتا رہ کہ وہ اُن سے کیا کرتا ہے قاصد کیا دیکہتا ہی کہ ابو عبیدہ نے وہ دینار لیے پہر نہ ٹہیرے
کہ نرم نرم کپڑے پہنے اور عمدہ عمدہ کہانا کہانے پہر قاصد حضرت عمر کے پاس آیا تو اُن کو خبر دی پس فرمایا اللہ تعالی اُس پر رحم
کرے اُنہون نے اس آیت کی تاویل کی لینفق ذو سعۃ الآیہ اخرجہ ابن جریر یعنی اس کے مقتضا پر عمل کیا طبرانی نے اپنے معجم کبیر
شریح بن عبید بن ابی مالک اشعری سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا تین آدمی تہے ایک کے دس دینار تہے سو ان مین سے اُس نے
ایک دینار خیرات کیا اور دوسرے کے دس اوقیہ تہے سو اُس نے اُن مین سے ایک اوقیہ خیرات کیا اور تیسرے کی سو اوقیہ تہے

[1] یعنی غیر حاملہ ۱۲ منہ
[2] گمان نکرے محل تامل ہے اس لیے کہ مدت عدت حامل کی تو خود وضع حمل ہے پہر وہم مذکور کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ از مصحح سلمہ اللہ تعالے
[3] نظر بایں کہ مان اپنی اولاد کا زیادہ والا اپنی اولاد کا ۱۲
[4] اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جتنی اس کے گنجایش ہے ۱۲
[5] وہم العلامۃ ۱۲ منہ

سو اُس نے اُن مین سے دس اوقیہ خیرات کیے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اجر مین برابر ہین ہر ایک نے اپنے عشر مال کی خیرات کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لینفق ذو سعۃ الآیہ فہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ قولہ تعالیٰ سیجعل اللہ بعد عسر یسرا یہ وعدہ ہے اللہ پاک کی طرف سے اور اُس کا وعدہ حق ہے اُس کو خلاف نہین کرتا ہے یہ آیت مثل اس آیت کی ہے فان مع العسر یسرا شہر بن حوشب سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگلے زمانے مین ایک مرد اور ایک اُس کی عورت تھی دونون کسی شے پر قدرت نہین رکھتے تھے پس مرد اپنے سفر سے آیا تو اپنی عورت پر بھوکا داخل ہوا اُسے سخت بھوک لگی تھی پس اپنی عورت سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اُس نے کہا ہان خوش ہو جا ہمارے پاس اللہ کا رزق آیا ہے پھر مرد نے اُس سے جلدی مانگا تو کہا تیرا بُرا ہو ڈھونڈھ اگر تیرے پاس کوئی شے ہو اُس نے کہا ہان ذرا ٹھیر وہ امید رکھتی تھی اللہ کی رحمت کی یہانتک کہ مرد پر طول بہت گزرا تو کہا تیرا بُرا ہو کھڑی ہو جا تو ڈھونڈھ اگر تیرے پاس کوئی شے ہو تو اُسے میرے پاس لا کہ مجھے تو بہت سختی پہونچی ہے اور مشقت مین پڑا ہون تو وہ بولی ہان ہم اب تنور کھولتے ہین تو جلدی مت کر پھر جب مرد نے کچھ دیر اُس سے سکوت کیا اور عورت نے وقت تاکا کہ اب وہ اس سے کہیگا تو خود اس نے اپنی طرف سے کہا اگر تو کھڑا ہوتا پھر اپنی تنور کی طرف نظر کرتا پھر وہ کھڑی ہوئی تو اپنی تنور کی طرف نظر کی کہ وہ بھرا ہوا ہے بکریون کی پسلیون سے اور اپنی دونون چکیون کو کہ آٹا پیس رہی ہین پھر وہ کھڑی ہوئی چکی کی طرف تو اُس کو جھاڑا اور بکری کی پسلیان جو اُس کے تنور مین تھین اُن کو نکالا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہین پس قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ مین ابو القاسم کی جان ہے یہ قول ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر وہ لے لیتی اُس شے کو جو اُس کے چکی کے پاٹون مین تھی اور اُس کو جھاڑتی تو وہ قیامت تک پیسے جاتی اخرجہ الامام احمد وقال فی موضع آخر بسندہ عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال دخل رجل علی اہلہ فلما رای ما بہم من الحاجۃ خرج الی البریۃ فلما رأت امرأتہ قامت الی الرحی فوضعتہا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللہم ارزقنا فنظرت الی الجفنۃ قد امتلأت قال وذہبت الی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج فقال اصبتم بعدی شیئا قالت امرأتہ نعم من ربنا فقام الی الرحی فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انہ لو لم ترفعہا لم تزل تدور الی یوم القیامۃ ف فتح البیان کا بیان یہ ہے اسکنوہن من حیث سکنتم یہ ایک ابتدائی کلام ہے سکنے کے بیان کو متضمن ہے کون سُکنی جو کہ مطلقات وغیرہا مفارقات عورتون کے واسطے واجب ہے حرف مین تبعیض کا ہے اے بعض مکان سکنا کم یعنی تم اپنے رہنے کے مکان مین سے کوئی جگہ اُن کے رہنے کو دو کہ تا انقضاے عدت اُس مین رہین زمخشری اسی کے قائل ہین کسائی و رازی کہتے ہین زائد ہے حوفی و ابو البقا کہتے ہین کہ ابتدائی غایت کا ہے من وجدکم ای من سعتکم وطاقتکم یعنے تمہارے حسب مقدور حضرت ابن عباس کا لفظ من حیث سکنتم من وجدکم ہے وجد کا لفظ بحرکات ثلثہ ہے اور مشہور باتفاق قراء بالضم ہے معنے اس کے مقدرت ہین فراء نے کہا اللہ پاک فرماتا ہے یعنی اُس شخص پر ہے جو نہین پاتا ہے پھر اگر وہ وسعت والا ہے تو مسکن و نفقے مین اُس پر

وسعت کرے اور اگر فقیر ہو تو بقدر فقر کے اہل علم نے تین طلاق والی عورت مین اختلاف کیا ہے کہ آیا اُس کے لیے سکنیٰ و نفقہ ہے یا نہین سو امام مالک و امام شافعی اِس طرف گئے ہین کہ اُسکے واسطے سکنے ہے اور نفقہ نہین ہے امام ابوحنیفہ اور انکے اصحاب اِدہر گئے ہین کہ اُس کے لیے نفقہ و سکنے ہے اور امام احمد و اسحق و ابو ثور اِس طرف گئے ہین کہ اُس کے واسطے نہ نفقہ ہے نہ سکنے صاحب فتح البیان فرماتے ہین

وہذا ہو الحق وقد قررہ الشوکانی رحمہ اللہ تعالے فی شرحہ للمنتقی بما لا یحتاج الناظر فیہ الے غیرہ واوضحناہ فی الروضۃ الندیۃ شرح الدرر البہیۃ ولا تضاروہن لتضیقوا علیہن اللہ پاک عورتون کی ضرر رسانی سے نہی فرماتا ہے کہ نفقہ و سکن مین اُن پر تنگی مت کرو مجاہد نے کہا کہ سکن مین اسی کے قائل حضرت ابن عباس ہین مقاتل نے کہا کہ نفقے مین ابو الضحی نے کہا وہ یہہ ہے کہ اُسے طلاق دے پہر جب اُس کی عدت سے دو دن باقی رہ جاتے ہین تو اُس سے رجوع کرے پہر اُسے طلاق دے وان کن اولات حمل فانفقوا علیہن حتی یضعن حملہن یعنی اگر ہون رجعی طلاق والی یا بائن طلاق والی عورتین نہ حاملہ عورتین جن کے خاوند مر گئے ہین حمل والی تو اُن پر خرچ کرو ایک غایت تک وہ یہ ہے کہ بچہ جن دین حاملہ مطلقہ کے واسطے نفقہ و سکنی واجب ہونے مین درمیان علما کے کچہہ اختلاف نہین ہے اب رہی حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہے سو اُس کو نفقہ دیا جائے جمیع مال سے یہان تک کہ وہ بچہ جن دے حضرت علی و حضرت ابن عمر و ابن مسعود و شریح و نخعی و شعبی و حماد و ابن ابی لیلی و سفیان اور اُن کے اصحاب اس کے قائل ہین حضرت ابن عباس و ابن الزبیر و جابر بن عبد اللہ و امام مالک و امام شافعی و امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب فرماتے ہین کہ اُسے نفقہ نہ دیا جائے مگر اُس کے حصے سے وہذا ہو الحق للادلۃ الواردۃ فی ذلک من السنۃ المطہرۃ حضرت ابن عباسؓ سے آیت کی تفسیر مین مروی ہے پس یہ اُس عورت مین ہے جس کو اُس کا خاوند طلاق دیتا ہے اور وہ حاملہ ہے سو اللہ تعالی نے خاوند کو یہہ امر فرمایا کہ اُسے رہنے کو گہر دے اور اُس پر خرچ کرے یہان تک کہ بچہ جن دے اور اگر وہ دودہ پلائے یہان تک کہ دودہ چہڑائے پہر اگر اُس کی طلاق کو بائن کرے اور اُس کو حمل نہو تو اُس کے لیے سکنی ہے یہان تک کہ اُس کی عدت پوری ہو جائے اور اُس کے لیے نفقہ نہین ہے فان ارضعن لکم فاتوہن اجورہن یعنی اگر وہ دودہ پلائین تمہارے واسطے تمہاری اولاد کو بعد اس کے تو دو اُن کو اُن کے دودہ پلانے کی اُجرت مطلب یہ ہے کہ مطلقہ عورتین جب دودہ پلائین خاوندون کی اولاد کو جو انہین عورتون سے ہے وہ خاوند جنہون نے اُن کو طلاق دی ہے تو اُن عورتون کے واسطے اُن کی اُجرت ہے اس دودہ پلانے پر واتمروا بینکم بمعروف یہہ خطاب ہے خاوندون کو اور جورؤن کو یعنی اے خاوند جورو تم آپس مین مشورہ کرو اُس بات کے ساتہہ جو کہ معروف غیر منکر ہے اور چاہیے کہ ایک دوسرے سے معروف و جمیل بات کو قبول کرے کسائی نے کہا کہ ائتمروا بمعنی تشاوروا ہے اور اس کی سند مین یہ آیت پڑہی ان الملا یاتمرون بک آیت کے اصلی معنی یہ ہین چاہیے کہ بعض تمہارا بعض کو اُس بات کا امر کرے جو کہ درمیان لوگون کے متعارف ہے اُن کے نزدیک منکر نہین ہے یعنی دستور کی بات

جیسے جانتے پہچانتے ہین کوئی نئی انوکھی بات نہین ہے مقاتل کہتے ہین یہہ معنی ہین چاہیے کہ باپ اور ماں باہم ایک
ہم ایک مقرر اُجرت پر راضی ہوجائین کسی نے کہا کہ معروف جمیل بات خاوند کی طرف سے یہہ ہے کہ اُس کے واسطے
وافر اُجرت مقرر کرے اور معروف جمیل عورت کی طرف سے یہہ ہے کہ وہ اُجرت نہ طلب کرے جس کا دینا خاوند پر عسیر و مشکل
ہو وان تعاسرتم فسترضع لہ اخرےٰ یعنی اور خصم جورو اگر تم باہم تنگی کرو ضد کرو بچے کے حق مین اور رضاع کی اُجرت
مین کہ خصم تو اُس سے انکار کرے کہ ماں کو اجرت دے اور ماں اس پر اڑے کہ اسی اجر پر اُسکو دودھ پلائے جو وہ چاہتی
ہے تو باپ کوئی اور دودھ پلانی عورت اُجرت پر رکھ لے وہ اُس کے بچے کو دودھ پلایا کرے گی خصم پر واجب نہین ہے
کہ جو اُجرت جورو طلب کرتی ہو وہ مان لے اور یہہ اُس کو جائز نہین ہے کہ جو اُجرت آپ دینا چاہتا ہے وہی دیکر
زبردستی جورو سے دُودھ پلوائے ضحاک نے کہا اگر ماں دودھ پلانے سے انکار کرے تو اپنے بچے کے واسطے کوئی اور عورت
اُجرت پر رکھ لے پھر اگر بچہ اُس عورت کا دودھ قبول نکرے تو اُس کی ماں با اُجرت دودھ پلانے پر جبر کی جائے گی کسی نے
کہا کہ فسترضع خبر بمعنی امر ہے یعنے چاہیے کہ اُسے اور کوئی عورت دُودھ پلائے ظاہر یہہ ہے کہ یہ اپنے باب پر ہے یعنی خبر ہی
ہے امر کے معنی مین نہین ہے اس جملے مین عتاب ہے ماں کو تنگی کرنے پر اِس لیے کہ جو شے اُس کی طرف سے مبذول
ہے وہ دودھ ہے حالانکہ وہ غیر متمول ہے اور اُس کے ساتھہ بخل نہین کیا جاتا ہے خصوصاً اُسی کے بچے پر بخلاف اُس شے کے
جو باپ کی طرف سے مبذول ہے کیونکہ وہ مال ہے عادتاً اس کے ساتھہ بخل کیا جاتا ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ
اس مین امر ہے وسعت والون کو کہ اُن کی عورتون مین جو دودھ پلانے والیان ہین اُن پر وسعت کرین بقدر اپنی
وسعت کے ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ یعنی جس کسی کا رزق بقدر قوت ہے یا اُس پر تنگی کی گئی ہے
وسعت و آسودگی اُس کو نہین ہے تو چاہیے خرچ کرے اُس رزق سے جو کچھہ اللہ تعالی نے اُس کو عطا کیا ہے
اُس کے سوا اُس پر اور کچھہ نہین ہے خطیب مین ہے کہ قاضی اپنے اجتہاد سے مجرائے عادت پر نفقہ مقدر کرے
حسب حال منفق کے اور منفق علیہ کی حاجت کے اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ لیکن امام شافعی کے نزدیک نفقہ زوجہ کا مقدر و محدود ہے تو اب اُس مین نہ حاکم کے واسطے اجتہاد ہے
نہ مفتی کے واسطے تقدیر نفقے کی صرف موافق حال عسر و یسر زوج کے ہے اور زوجہ کے حال کا کچھہ اعتبار نہین ہے
پس دختر خلیفہ کے واسطے وہی واجب ہے جو کہ دختر حارث کے واسطے واجب ہے پس آسودہ خاوند کو دو مد لازم ہین
اور متوسط کو ڈیڑھہ مد اور تنگ حال کو ایک مد بسبب ظاہر اس آیت کے لینفق ذو سعۃ من سعتہ پس انھون نے
تنگی و آسودگی مین زوج کا اعتبار کیا ہے اور اس لیے کہ زوجہ کے حال کا اعتبار خصومت کی طرف مؤدی ہوتا ہے
کیونکہ زوج تو یہہ دعوے کرے گا کہ وہ اپنی کفایت سے زیادہ طلب کرتی ہے اور زوجہ یہ دعوی کرے گی کہ وہ بقدر
اپنی کفایت کے طلب کرتی ہے پس قطع خصومت کے واسطے نفقے کا اندازہ مقرر کیا گیا انتہے تقدیر مذکور مسلم ہے

انفقہ زوجہ ذلفقہ مطلقہ مین جبکہ وہ رجعیہ ہو مطلقا یا بائن حاملہ ہو بخلاف مرضعہ کے قالہ سلیمان الجمل لا یکلف اللہ
نفسا الا ما آتاہا یعنی نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس کو مگر اس رزق کی جو اس کو عطا کیا ہے پس فقیر کو یہ تکلیف
نہین دیتا ہے کہ جو اس کے مقدور مین نہین ہے وہ خرچ کرے بلکہ اس پر وہی ہے جس پر وہ قادر ہے اور جہان تک
اس کی طاقت پہونچی ہے اس رزق سے جو اللہ نے اسے دیا ہے سیجعل اللہ بعد عسر یسرا یعنے عنقریب کر دیگا
اللہ بعد تنگی و سختی کے وسعت و آسودگی یہ وعدہ تنگی والے کو ہے آسودگی کا اللہ پاک نے اپنا وعدہ بیشک ان لوگون
کے حق مین سچا کر دیا جو کہ وقت نزول اس آیت کے موجود تھے پس جزیرہ عرب کو انپر فتح کر دیا پھر فارس و روم کو دیا تا
کہ وہ غنی تر لوگون کے ہو گئے اور صدق آیت کا دائم ہے مگر اتنی بات ہے کہ صحابہ مین تمام تر تھا اس لیے کہ ان کا
ایمان ان کے غیر سے قوی تر تھا بالجملہ اللہ پاک وہ احکام ذکر کر چکا جو اول گزر چکے مین تو ان کی مخالفت سے تحذیر کی
اور اس قوم کی سرکشی ذکر فرمائی جنہون نے اس کے اوامر کی مخالفت کی پھر ان پر اس کا عذاب نازل ہوا پس فرمایا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ
وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اور کتنی بستیان پھل چلین اپنے
رب کے حکم سے اور اس کے رسولون کے پھر ہم نے حساب مین پکڑا ان کو سخت حساب مین اور آفت ڈالی ان پر ان دیکھی
آفت پھر چکھی انہون نے سزا اپنے کام کی اور آخر ان کے کام مین ٹوٹا آیا رکھی ہے اللہ نے ان کے واسطے سخت مار سو ڈرتے
رہو اللہ سے اے عقل والو جن کو یقین ہے اللہ نے اتاری ہے تم پر سمجھوتی رسول سے جو پڑھتا ہے تم پاس آیتین
اللہ کی کھلی سنانی والیان کہ نکالے ان کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اندھیرون سے اجالے مین اور جو کوئی یقین
لاوے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی اس کو داخل کرے باغون مین نیچے بہتی جن کے نہرین سدا رہین ان مین ہمیشہ
البتہ خوب دی اللہ نے اس کو روزی اللہ وہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی اترتا ہے حکم انکے
بیچ تو تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے اور اللہ کے علم مین سمائی ہے ہر چیز کی انتہی ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی
وعید سناتا ہے اس کو جسنے اس کے امر کی مخالفت کی اس کے رسولون کو جھٹلایا جو راہ اس نے ڈالی اس کو چھوڑ کر
اور راہ چلا اور خبر دیتا ہے اس عذاب کی جو اس کی وجہ سے اگلی امتون پر نازل ہوا پس فرمایا وکاین من قریۃ
عتت عن امر ربہا و رسلہ الآیہ یعنی کتنی بستیان ہین کہ انہون نے تمرد و طغیان و سرکشی و تکبر کیا حکم اللہ کے اتباع سے

ور اُس کے رسولون کی متابعت سے پھر ہم نے اُن کو سخت حساب مین پکڑا اور آفت ڈالی اُن پر منکر فظیع آفت یعنی اُنپر
ایسا اور پر سخت عذاب نازل کیا جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا پھر چکھا بعد اپنی مخالفت کے وبال اپنے کام کا اور پشیمان ہوئے
جہان پشیمان ہونا اُن کو کچھ نفع نہین دیتا ہے اور ہوا انجام اُن کے کام کا نقصان وزیان تیار کر رکھا ہے
اللہ نے واسطے اُن کے سخت عذاب دار آخرت مین مع اُس عذاب کے جو دنیا مین واسطے اُن کے جلد کر دیا پھر
فرمایا بعد اس کے کہ ان لوگون کی خبر بیان کی پس ڈرو اللہ سے اے سلیقہ فہم والو جنہون نے تصدیق کی اللہ
کی اور اُس کے رسولون کی اُن جیسے مت ہو کہ جو اُن کو پہونچا وہ تم کو پہونچے مقرر نازل کیا اللہ نے طرف تمہارے
ذکر یعنی قرآن کقولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ بعض نے کہا کہ رسولا اس بنا پر منصوب ہے
کہ بدل اشتمال و ملابست ہے ذکرا سے اس لیے کہ رسول ہی نے تو ذکر پہونچایا ہے ابن جریر کہتے ہین صواب یہہ ہے
کہ رسولا ترجمہ ہے ذکرا کا یعنی اس کی تفسیر ہے اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات یعنی ایسا
رسول کہ پڑھتا ہے تم پر اللہ کی آیتین دراں حال کہ وہ بین و واضح و جلی ہین تاکہ نکالے اُن کو جو ایمان
لائے اور کیے بھلائیان اندھیرن سے طرف نور کے کقولہ تعالے کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وکقولہ تعالے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنے کفر
وجہل کے اندھیرن سے طرف نور ایمان و علم کے جو وحی اللہ تعالی نے نازل فرمائی ہے اُس کا نام نور رکھا ہے اس لیے
کہ اس سے ہدایت حاصل ہوتی ہے جس طرح کہ وحی کا نام روح رکھا ہے اس واسطے کہ اُس سے دلون کی حیات حاصل
ہوتی ہے پس فرمایا ہے وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ
وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا نَّہْدِیْ بِہٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّکَ لَتَہْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ قولہ تعالے
ومن یؤمن باللہ الآیہ اس جیسی آیت کی تفسیر کئی بار ایسے طور پر گزر چکی ہے کہ بیان اُس کے اعادے سے غنی ہے
وللہ الحمد والمنۃ اللہ پاک خبر دیتا ہے اپنی قدرت تامہ و سلطان عظیم کی تاکہ یہہ اس پر باعث ہو کہ جو دین قویم
اُس نے مشروع فرمایا ہے اس کی تعظیم کی جائے پس فرمایا اللہ الذی خلق سبع سموات یعنی اللہ وہ ہے جس نے
سات آسمان بنائے کقولہ تعالی اخبارا عن نوح علیہ السلام انہون نے اپنی قوم سے فرمایا اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ
خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وقولہ تعالے تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ قولہ تعالے
ومن الارض مثلہن یعنی زمینین بھی سات بنائین جیسا کہ صحیحین مین ثابت ہوا ہے جو کوئی ظلم کرے بقدر
بالشت بھر زمین کے تو سات زمین سے اُس کے طوق بنا کر اُس کے گلے مین ڈالین گے صحیح بخاری مین ہے
خسف بہ الی سبع ارضین یعنی وہ دھسا دیا جائے گا ساتون زمین تک وقد ذکرت طرقہ والفاظہ وعزوہ فی اول
البدایۃ والنہایۃ عند ذکر خلق الارض وللہ الحمد والمنۃ جس کسی نے اُس کو سات اقلیمون پر محمول کیا تو اُس نے

بعاد بجمعه واغراق نے النزع کیا اور بغیر کسی سند کے قرآن شریف حدیث مطہر کی مخالفت کی سورہ حدید مین تفسیر
تفسیر آیہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن سات زمینون کا ذکر گزر چکا ہے اُن کے مابین کا بعد اور ہر ایک زمین کی
ستانی پانسو برس کی مسافت ہے حضرت ابن مسعود وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے اور اسی طرح دوسری حدیث
شریف مین ہے کہ نہین ہین ساتون آسمان اور جو کچھ اُن مین ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہے اور ساتون
زمین اور جو کچھ اُن مین ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہے کرسی کے اندر مگر مثل ایک حلقے کے جو کہ ڈالا
گیا ہو ارض فلاۃ مین عن مجاہد عن ابن عباس اس کی تفسیر مین مروی ہے اگر مین تم سے اس کی تفسیر بیان کرتا
البتہ تم کافر ہو جاتے اور تمہارا کفر تمھارا جھٹلانا ہے اُس کو اخرجہ ابن جریر سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کا پوچھا تو فرمایا کون چیز تجھے بے خوف کرتی ہے اس سے کہ مین تجھے
اس کی خبر دون تو تو کافر ہو جائے اخرجہ ابن جریر عن ابی الضحی عن ابن عباس اس کی تفسیر مین مروی ہے فرمایا
ہر زمین مین مثل ابراہیم کے ہے اور مثل اُس خلق کے جو زمین پر ہے اخرجہ ابن جریر ابن مثنی یعنی ابن جریر کے
استادنے اپنی حدیث مین کہا کہ ہر آسمان مین ابراہیم ہے بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اس اثر کو حضرت
ابن عباسؓ سے اس سے زیادہ مبسوط روایت کیا ہے پس بسند خود عن ابی الضحی عن ابن عباس کہا ہے کہ ہر زمین
مین ایک نبی ہے مثل تمہارے نبی کے اور ایک آدم ہے مثل آدم کے اور ایک نوح ہے مثل نوح کے اور ایک ابراہیم
ہے مثل ابراہیم کے اور ایک عیسی ہے مثل عیسے کے ثم رواہ البیہقی من حدیث شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی
الضحی عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل اللہ الذی خلق الآیہ قال فی کل ارض نحو ابراہیم علیہ السلام ثم قال البیہقی
اسنادہا عن ابن عباس صحیح وہو شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا واللہ اعلم عثمان بن ابی دہرس سے
مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف پہونچے اور وہ چپ
تھے باتین نہین کرتے تھے تو آپ نے فرمایا تم کو کیا ہے کہ باتین نہین کرتے ہو تو عرض کیا کہ ہم اللہ عزوجل کی
خلق مین فکر کر رہے ہین فرمایا فکذالک فافعلوا یعنی اب تم ایسا ہی کرو اُس کی خلق مین فکر کیا کرو اور اُسمین
مت فکر کیا کرو پس بیشک اس مغرب مین ایک سپید زمین ہے نور اُس کا اُس کی سپیدی ہے یا فرمایا سپیدی
اُس کی اسکا نور ہے چلنا سورج کا چالیس دن ہے اُس مین ایک خلق ہے اللہ تعالی کی خلق سے انہون نے کبھی
طرفۃ العین اللہ کی نافرمانی نہین کی صحابہ نے عرض کیا پھر شیطان اُنسے کہان ہے فرمایا وہ نہین جانتے ہین
کہ شیطان مخلوق ہوا یا مخلوق نہین ہوا عرض کیا کیا وہ اولاد آدم سے ہین فرمایا وہ نہین جانتے ہین کہ آدم مخلوق
ہوئے یا نہین ہوئے اخرجہ الامام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا القرشی فی کتابہ التفکر والاعتبار فہذا
حدیث مرسل وہو منکر جدا وعثمان بن ابی دہرس ذکرہ ابن ابی حاتم فی کتابہ فقال روی عن رجل من آل الحکم بن ابی العاص

وعنہ سفیان بن عیینۃ ویحیی بن سلیم الطائفی وابن المبارک سمعت ابی یقول ذلک آخر تفسیر سورۃ الطلاق و
وللہ الحمد والمنۃ **ف کاین** بمعنے کم ہے قریہ سے مراد اہل قریہ ہین عتت سے مراد عصت ہے یا متضمن ہے
اعرضت یا خرجت کے معنی کو یعنی کتنی بستیون والے ہین کہ نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور اُس کے رسولون
کے حکم کی یا اعراض وخروج کیا اُن کے حکم سے کاین کی بحث آل عمران وغیرہ مین گزر چکی ہے **فحاسبناہا
حسابا شدیدا** یعنے جب اُنہون نے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے سختی کی اُنپر حساب مین مناقشہ واستقصا
کرکے بسبب اُن کامون کے جو اُنہون نے کیے مقاتل نے کہا کہ حساب مین پکڑا اُن کو اللہ نے بسبب اُن کے
عمل کے دنیا مین پہر جزا دی اُن کو ساتہہ عذاب کے یہہ معنے ہین اس آیت کے **وعذبناہا عذابا نکرا** یعنے
عذاب کیا ہم نے اُن کو عذاب عظیم منکر آخرت مین کسی نے کہا کہ اس کلام مین تقدیم وتاخیر ہے یعنے عذاب
کیا ہم نے اُن کو عذاب منکر دنیا مین ساتہہ گرسنگی وقحط وسیف وخسف ومسخ کے اور محاسبہ کیا ہم نے اُن کا آخرت
مین حساب سخت سے حضرت ابن عباس سے فحاسبناہا الآیہ کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ رحم نہین کیے گئے اور نکر سے
مراد عظیم منکر ہے نکر بسکون وضم کاف دونون سبعیہ ہین **فذاقت وبال امرہا** یعنی جب ہم نے اُن کو عذاب
کیا تو پہر یہہ ہوا کہ اُنہون نے چکہا انجام اپنے کفر کا **وکان عاقبۃ امرہا خسرا** یعنی اور ہوا انجام اُن کے کام کا
ہلاک دنیا مین اور عذاب آخرت مین یہہ مضمون بلفظ ماضی اس لیے ادا کیا گیا کہ اللہ کے وعد ووعید سے جس کا
انتظار کیا گیا ہی وہ حقیقت مین ملاقات کیا ہوا ہے اور جو شے ہونے والی ہے تو گویا وہ ہو ہی چکی **اعد اللہ لہم
عذابا شدیدا** یعنی تیار کر رکہا ہے اللہ نے واسطے اُنکے عذاب دردناک آخرت مین یعنی عذاب نار اس آیت کی تکرار
واسطے تاکید کے ہے تاسیس بہی ہو سکتی ہے اس لیے کہ ماقبل کی آیت سے صرف اُن کا انجام خسران وزیان معلوم
ہوا کہ دنیا مین تو ہلاک ہوئے اور آخرت مین معذب اور اس آیت سے اُن کے عذاب کا اہتمام اور اس کی شدت
اور دوام معلوم ہوا کیونکہ اکثر جگہہ جہان اعداد عذاب شدید کا ذکر ہے وہان خلود عذاب مراد ہوتا ہے **فاتقوا
اللہ یا اولی الالباب** یعنے جب اُن لوگون کا وہ انجام ہوا جس کا ذکر ابہی ہوا ہے تو اہی عقول راجحہ والو تم
اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم سے کہین ویسا کام نہ ہو جائے کہ تمہاری بہی اُن کی سی گت ہو اس سے نکلتا ہے
کہ جس کی عقل راجح وگران ہوتی ہے وہی اللہ سے ڈرتا ہے قولہ تعالے **الذین آمنوا** محل نصب مین ہے
بتقدیر اعنی بیان ہے منادے کا یا اُس کا عطف بیان ہے یا نعت ہے اس سے یہہ نکلا کہ جو ایمان لایا وہی عقل
راجح والا ہے اور جو مومن نہ ہو اُس کی عقل راجح نہین گو دنیا کے صنائع وبدائع وعلوم وفنون مین اعلی سے اعلی
درجے کو کیون نہ پونہچا ہو **قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا** ذکر سے مراد قرآن شریف ہے رسولا کا نصب
فعل محذوف سے ہے ای ارسل رسولا اس رسول مین اختلاف ہے کہ مراد اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین

یا خود قرآن شریف ہے یا جبرئیل علیہ السلام ہین پس اکثرون مین سے حضرت ابن عباس رض ہین اس طرف گئی ہین کہ یہان
رسول سے مراد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کلبی نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام ہین زمخشری بہی اسی کے
قائل ہین یعنے ای عقل والو جو ایمان لائے ہو تم ڈرتے رہو اللہ سے اُس نے تمہارے واسطے تقوے کا
سامان جمع کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ مقرر نازل کیا اللہ نے طرف تمہارے ذکر یعنے قرآن جس مین سمجہوتی ہے اور
بہیجا ایک رسول عظیم الشان جس کے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کتاب ہے پہر اس رسول کی صفت بیان
کی یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات یعنی وہ ایسا رسول ہے کہ پڑہتا ہے تم پر اللہ کی آیتین مُبینات جمہور
نے بصیغۂ اسم مفعول پڑہا ہے یعنی درآنحال کہ اللہ تعالے نے اُن کو بیان کیا ہے اور اُن کو واضح و ظاہر
فرمایا ہے کسائی نے بصیغہ اسم فاعل یعنی وہ آیتین بیان کرتی ہین واسطے لوگون کے وہ احکام جن کی طرف
اُن کو حاجت ہوتی ہے یا یہ معنی ہین کہ وہ خود ظاہر و واضح ہین اپنی معانی پر دلالت کرنے مین ابو حاتم و ابو عبید
نے اول کو ترجیح دی ہے بسبب اس آیت کے قد بینا لکم الآیات قولہ تعالے لیخرج الذین آمنوا
وعملوا الصالحات من الظلمات الی النور حرف لام متعلق ہے انزل سے یعنی تاکہ نکالے اللہ تعالے اُن کو
جو ایمان لائے اور نیک کام کیے بعد آنے ذکر و رسول کے گمراہی کے اندہیرون سے ہدایت کے اُجالے کی طرف
یا جہل سے طرف علم کے یا کفر سے طرف ایمان کے یا متعلق ہے یتلوا سے یعنی تاکہ نکالے اُن کو رسول جو کہ
آیتین پڑہتا ہے تاریکیون سے طرف روشنی کے ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا الآیہ یعنے جو کوئی جمع
کرے ان باتون مین کہ تصدیق کرے اللہ کی اور عمل کرے اس شے پر جو اللہ نے اُس پر فرض کی ہے
اور بچے اُس شے سے جس سے اُس کو منع کیا ہے تو داخل کرے اُس کو باغون مین جن کے نیچے ندیان بہتی
ہین جمہور نے یدخلہ بیاے تحتیہ پڑہا ہے اور کسی نے بنون اس کی بنا پر کلام مین التفات ہوگا غیبت سے
طرف تکلم کے خالدین فیہا ابدا مین بصیغہ جمع فرمایا ہے باعتبار معنی من کے اور یدخلہ مین ضمیر مفرد کی پہیری
ہے بلحاظ لفظ من کے یعنی داخل کرے گا اُن کو اُن باغون مین درآنحال کہ اُن کا رہنا وہان ہمیشہ کو مقدر
کیا گیا ہے قد احسن اللہ لہ رزقا مین پہر لفظ من کی رعایت فرمائی پس اس عبارت مین اول تو لفظ من
کی رعایت فرمائی بعد اُس کے معنی من کے پہر اُس کے لفظ کی مراعات فرمائی مطلب یہ ہے کہ مقرر اللہ نے
وسعت فرمائی واسطے اُس کے اُس کے رزق کی جنت مین جس کی نعیم کبہی منقطع نہ ہوگی کسی نے کہا احسان
رزق کا یہ مطلب ہے کہ دنیا مین تو اُن کو طاعت کی روزی دی جائے گی یعنے طاعت کی توفیق عنایت
ہوگی اور آخرت مین اُن کو ثواب عطا کیا جائے گا قشیری فرماتے ہین حسن وہ ہے جو کفایت کی حد پر ہو
جس مین کچہ نقصان نہ ہو کہ اُس کے باعث اپنے امور سے معطل ہو جائے اور نہ زیادہ کہ اُس کو مشغول کر دے

ع ۱
یعنی ابن عامر و حفص و حمزہ [illegible]
[illegible]
سع
[illegible]

اُس رزق کی متع لینے سے جو اُس کو دیا گیا ہی بسبب اُس کی حرص کے اسی طرح قلوب کے ارزاق ہین احسن اُن کا یہ ہے
لا اُس کے واسطے احوال ہین سے وہ حال ہو جس کے ساتھ وہ مستقل ہو بغیر نقصان کے اور بدن زیادت کے کہ وہ اُس پر
نادر نہ ہو کہ اُس حال پر استمرار کر سکے ذکرہ الخطیب اللہ الذی خلق سبع سموٰت یعنی مومن باللہ وعامل صالحات
کو جنات نعیم مین خالدًا مخلدًا داخل کرنا اور دنیا و آخرت مین رزق حسن عطا فرمانا اللہ پاک کے نزدیک کوئی بڑی بات نہین ہے
اُس کی رحمت وقدرت بڑی نہایت وسیع ہے دیکھو اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے یعنی اُسی اکیلے نے
بدون کسی وزیر ومشیر ونصیر کے محض اپنی قدرت تامہ سے موافق اُسکے جس کی بعلم خود تدبیر کر چکا تھا اس طرز غریب
بدیع پر سات آسمان بعض بعض کے اوپر عدم سے ایجاد کر دیئے النسفی فرماتے ہین مفسرین نے اجماع کیا ہے اس پر
کہ آسمان سات ہین خطیب نے کہا اس مین کچھ خلاف نہین ہے بسبب حدیث اسرا وغیرہ کے ومن الارض مثلھن
یعنی اور زمین سے مثل اُن کے عدد مین یعنی سات جمہور نے مثلھن کو نصب پڑھا ہے اس بنا پر کہ سبع سموٰت پر معطوف
ہے قالہ الزمخشری یا بتقدیر فعل بعد واو کے ای وخلق من الارض مثلھن کسی نے برفع اس بنا پر کہ مبتدا ہی اور
جار ومجرور جو اُس کے قبل ہے وہ خبر ہی کہا گیا ہی قرآن شریف مین کوئی آیت نہین ہے جو اس پر دال ہو کہ زمینین
سات ہین مگر یہ آیت لوگون نے اختلاف کیا مثلیت مین اور طبقات زمین کی کیفیت مین دو قول ہین جمہور کا قول ہی کہ سات زمینین ہین طبق در طبق
بعض کی بعض پر جیسا ہو مین اور دوسری کی ایسی مسافت ہے جیسے دنیا آسمان و زمین کے ہے اور ہر زمین مین ساکن بسنے والے ہین اللہ کی خلق سے ضحاک نے
کہا اوپر بعض بغیر فتوق کے بخلاف آسمانون کے قرطبی نے کہا کہ اول قول اصح ہے اس لیے کہ بخاری وترمذی وغیرہما
مین اخبار اس پر دال ہین صحیح مسلم مین سعید بن زید سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین الی آخر کلامہ حدیث شریف مین ہے
آپ نہین دیکھتے کسی بستی کو جس مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے مگر فرماتے جس وقت اُسے دیکھتے اللھم رب السموٰت
السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن الحدیث سورۂ بقرہ مین ماوردی کا قول گزر چکا ہے
اور اس بنا پر کہ وہ سات زمینین ہین اسلام کی دعوت اہل علیا والون کے ساتھ خاص ہو گی اُس کے سوا اور
زمینون مین لازم نہین ہے گو اُن مین سے بعض کوئی خلق ممیز ہو یہ بات کہ وہ لوگ آسمان کا مشاہدہ
کرتے ہین اور اُس سے روشنی کی مدد لیتے ہین اس مین دو قول ہین ایک یہ ہے کہ وہ اپنی زمین کی ہر جانب سے
آسمان کا مشاہدہ کرتے ہین اور اُس سے روشنی کی مدد لیتے ہین ابن عادل نے کہا یہ قول اُس شخص کا ہی جس نے
زمین کو مبسوط ٹھہرایا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وہ آسمان کا مشاہدہ نہین کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے
واسطے ایک روشنی پیدا کی ہے وہ اُس کا مشاہدہ کرتے ہین ابن عادل نے کہا یہ قول اُس کا ہے جس نے
زمین کرہ وی قرار دی ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ سات زمینین منبسط ہین بعض نہین بعض کے

اوپر نہین ہے یا اُن کے درمیان تفریق کرتے ہین اور اُن سب پر آسمان سایہ گستر ہے حکاہ الکلبی عن ابی صالح عنہ پس
اس بنا پر اگر زمین والون مین سے کسی کو دوسری زمین کی طرف وصول نہو تو اسلام کی دعوت اس زمین کے ساتھ خاص
ہوگی اور اگر اُن مین کی کسی قوم کو وصول ہو دوسری زمین کی طرف تو احتمال ہے کہ اسلام کی دعوت اُن کو لازم ہو
بسبب اُس کے کہ اُن کی طرف وصول کا امکان ہے اس لیے کہ جب فصل بحار کا سلوک ممکن ہے تو یہ لزوم عام حکم
سے مانع نہ ہوگا اور یہ احتمال ہے کہ دعوت اسلام اُن کو لازم نہو اس لیے کہ اگر وہ لازم ہوتی تو اُس کی نص وارد ہوتی
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ مامور ہوتے بعض علما نے کہا ہے کہ سما عبارت ہے ما علاک سے یعنے
جو شے تمہارے اوپر ہو وہ سما ہے پس پہلا آسمان بہ نسبت دوسرے آسمان کے زمین ہے اور اسی طرح دوسرا
بہ نسبت تیسرے کے زمین ہے اور اسی طرح باقی آسمان بہ نسبت اپنے ماتحت کے آسمان ہین اور بہ نسبت اپنے مافوق
کے زمین لہذا اس بنا پر ساتوان آسمان اور ایک زمین سات آسمان اور سات زمینین ہین انتہی **بعد**
اس کے حضرت ابن عباس کا اثر مذکور ذکر کیا ہے پھر یہ اثر قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من
الخلق اخرجہ ابن جریر الطبری من طریق شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی قال الحافظ فی الفتح ہکذا اخرجہ مختصرا
واسنادہ صحیح وقال ابن کثیر ہذا وامثالہ اذا لم یصح سندہ الی المعصوم فہو مردود علی قائلہ انتہی وتصحیح الحاکم لہ لیس بذلک
حافظ سیوطی کہتے ہین مین ہمیشہ حاکم کی تصحیح سے تعجب کرتا رہا یہان تک کہ مین نے بیہقی کو دیکھا کہ یون کہا
اسنادہ صحیح لکن شاذ بمرۃ انتہی - اسناد کی صحت سے یہ کہ متن کی صحت لازم نہین آتی ہے پس اسناد تو صحیح ہوتا ہے
اور متن مین کوئی علت شذوذ ہے وہ اس کی صحت مین قادح ہوتا ہے قالہ القسطلانی بدایہ مین کہا ہے اگر اس کی
نقل صحیح ہو تو وہ اس پر محمول ہو کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس کو اسرائیلیات سے اخذ کیا ہے اسی کی مثل مقاصد
حسنہ مین سخاوی نے بھی کہا ہے اور ایسا ہی تفسیر فتح البیان مین بھی ہے سیوطی سے نقل کر کے اتنا زیادہ
کہا ہے ممکن ہے کہ اس کی اس پر تاویل کی جائے کہ مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو جنون کو تبلیغ کرتے تھے طرف سے
انبیائے بشر کے اور یہ بات بعید نہین ہے کہ ہر ایک اُن مین کا اُس نبی کا نام رکھا جائے جس کی طرف سے وہ رسالت
پہونچاتا ہے انتہی اسی کی مثل ارشاد الساری مین بھی ہے **حاصل** یہ ہے کہ اثر مذکور اگر صحیح ہو تو موقوف شاذ ہے
اور شاذ سے احتجاج نہین کیا جاتا ہے جیسا کہ طیبی نے خلاصہ مین کہا ہے وغیرہ فی غیرہا لفظ خلاصہ یہ ہے - ہو
مطلق ما روی عن الصحابی من قول او فعل متصلا کان او منقطعا وہو لیس بحجۃ علی الصحیح امام نووی نے شرح مسلم مین
کہا ہے الموقوف لیس بحجۃ علی المختار عند الغزالی وہو الصحیح انتہی خفاجی نے کہا ہم جو اعتقاد رکھتے ہین یہ ہے کہ
زمینین سات ہین اور اُن کے سکان ہین اللہ تعالی کی خلق سے وہی اُن کو جانتا ہے انتہی یہ قول اعدل واحوط
ہے نیسابوری کہتے ہین ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ایک فصل ذکر کی ہے سموات وارض کے خلق مین

اور اُن کی اشکال و اسماء مین ہم نے اُن کے وارد کرنے سے اعراض کیا بسبب عدم وثوق کے ایسی روایتون پر انتہی کعب
و وہب اور اُن کی امثال سے جو کچھ اس باب مین آیا ہے وہ سب غیر معتد بہ ہے اس لیے کہ اُن لوگون نے اُسکو اسرائیلیات
سے اخذ کیا ہے حضرت جابر رض بن عبداللہ سے حدیث طویل مرفوع مین مروی ہے پھر کہا ای محمد اس کے نیچے
کیا ہے یعنی اس زمین کے فرمایا ایک خلق ہے کہا پھر کیا ہے زمین کے نیچے فرمایا پانی ہے کہا پھر پانی کے نیچے کیا ہے
فرمایا ظلمت کہا پھر ظلمت کے نیچے کیا ہے فرمایا ہوا کہا پھر ہوا کے نیچے کیا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
دونون آنکھین بہ نکلین اور فرمایا کہ ای سائل خلائق کا علم منقطع ہو گیا تو وہ سائل بولا تم نے سچ کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک تم اللہ کے رسول ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون ہے صحابہ نے کہا اللہ
و رسولہ اعلم فرمایا یہ جبریل ہے الحدیث مختصراً اخرجہ الحافظ ابن کثیر بسندہ و اخرجہ ابن مردویہ ایضاً عنہ بطولہ یہ حدیث
رد کرتی ہی اس کو جو حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے اگر اُن کا قول صحیح ہو اس بات پر کلام کا بسط کرنا کوئی معتد بہ فائدہ
نہین لاتا ہے یہ اعتقاد کافی ہے کہ آسمان سات ہین اور زمینین سات ہین کما ورد بہ الکتاب العزیز و السنۃ المطہرۃ
انکی خلق ہین اور اُن چیزون مین جو اُن کے اندر ہین خوض کرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ ایک شے ہے کہ اللہ پاک اُسکو علم کے ساتھ
مستقل ہے سوا اُسکے کوئی اُسکا احاطہ نہین کر سکتا ہی اللہ پاک نے ہمکو مکلف نہین کیا ہی کہ ایسے مسائل مین خوض کرین اور انمین تفکر کرین اور انپر گفتگو
کرین و باللہ التوفیق حضرت ابن عمرو سے مرفوعاً مروی ہی کہ بیشک زمینین درمیان ہر زمین کو اور اسکو جو اُس سے متصل ہی پانسو برس
ہے اور اُن مین کی علیا حوت کی پشت پر ہے معلق کی گئی ہین اس کے دونون طرف آسمان مین اور حوت صخرہ
پر ہے اور صخرہ ایک فرشتے کے ہاتھ مین ہی اور دوسری ہوا کو قید کرتی ہے اور تیسری مین جہنم کے پتھر ہین اور
چوتھی مین جہنم کی گندھک ہے الحدیث بطولہ و تفصیلہ اخرجہ ابن ابی حاتم والحاکم و صححہ ذہبی نے حاکم کا تعقب کر کے
کہا ہے کہ یہ ایک منکر حدیث ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ حاکم نے جو حدیثون کی تصحیح
کی ہے اُس سے دھوکا کھائے یہان تک کہ ذہبی نے جو حاکم کے تعقبات کیے ہین اُن مین نظر کرے او کما قال
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سید السموٰت وہ آسمان ہے جس مین عرش ہے اور سید الارضین وہ زمین
ہے جس مین ہم ہین یتنزل الامر بینہن جملہ مستانفہ ہے یا ماقبل کی صفت ہی جمہور نے یتنزل پڑھا ہے تنزل سے
اور برفع الامر بنا بر فاعلیت اور کسی نے ینزل انزال سے و بنصب الامر بنا بر مفعولیت فاعل اللہ پاک ہی امر سے مراد
وحی ہے کسی نے کہا قضا و قدر ضمیر سماوات و ارضین کی طرف راجع ہے نزدیک جمہور کے یا طرف سماوات و
ارض کے نزدیک اس شخص کے جو یہ کہتا ہے کہ وہ ایک زمین ہے قالہ السمین محلی فرماتے ہین کہ لے اُترتے
ہین اس امر کو جبریل ساتوین آسمان سے ساتوین زمین تک انتہی علی قاری کہتے ہین ہم نے یہ قول انکے
سوا اور کسی مفسر کا نہین پایا اس لیے کہ غایت درجہ کی یہ بات ہے کہ جس نے امر کی وحی کے ساتھ تفسیر کی ہے

تو اُس نے بینہن کی تفسیر مین یون کہا ہے کہ درمیان اُس اوپر کی زمین کے جو اُس کے پہلے ہے اور درمیان ساتوین آسمان کے جو کہ اُس کا اعلے ہے انتہی سلیمان جمل کہتے ہین یہہ توقف علی قاری کی طرف سے اس پر مبنی ہے کہ مراد وحی سے وحی تکلیف احکام کی ہو حالانکہ یہہ کچھ لازم نہین ہے اس لیے کہ وحی کا حمل کرنا وحی تصرف فی الکائنات پر ممکن ہے خطیب کا بیان ہے اکثر اس پر ہین کہ امر قضا و قدر ہے پس اس بنا پر قولہ بینہن سے مراد اشارہ ہوگا طرف اُس شے کے جو کہ درمیان ارض سفلی کے ہے جو کہ اُس کے پہلے پرکی ہے اور درمیان ساتوین آسمان کے جو کہ اُس کا اعلے ہی پس اللہ کا امر و قضا درمیان ان کے جاری ہوتا ہے اور اُس کا حکم اُن مین نافذ ہوتا ہے انتہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نافع بن ازرق نے اُن سے پوچھا آیا زمینون کے نیچے کوئی خلق ہے فرمایا ہان کہا پھر کیا خلق فرمایا یا تو ملائکہ ہین یا جن مجاہد نے کہا اُترتا رہتا ہے امر ساتون آسمانون سے طرف ساتون زمینون کے حضرت حسن نے فرمایا درمیان ہر دو آسمانون کے زمین ہے اور امر ہے قتادہ نے کہا ہر ارض مین اس کی ارض سے اور ہر سما مین اس کے سما سے ایک خلق ہے اُس کی خلق سے اور ایک امر ہے اُس کے امر سے اور ایک قضا ہے اُس کے قضا سے کسی نے کہا اُترتا رہتا ہے امر درمیان اُن کے بعض کی حیات کا بعض کی موت کا کسی قوم کے غنا کا کسی قوم کے فقر کا کسی نے کہا یہ وہ امر ہے جس کی اُن مین تدبیر کرتا ہے اپنی تدبیر عجیب سے پس باران نازل کرتا ہے نبات نکالتا ہے شب و روز لاتا ہے گرمی سردی لاتا ہے حیوانات پیدا کرتا ہے مع ان کے اختلاف انواع و ہیئات کے پھر انکو نقل کرتا ہے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے ابن کیسان کہتے ہین یہہ امر لغت کے مجاز و اتساع کی بنا پر ہے جیسے موت کو امر اللہ کہا جاتا ہے اور ریح کو سحاب اور ان کی مثل ادر اشیا کو لتعلموا ان اللہ علی کل شئ قدیر حرف لام متعلق ہے خلق سے یا یتنزل سے یا مقدر سے اسی فعل ذلک یعنی اللہ تعالے نے سات آسمان سات زمینین بنائین یا امر اُس کا درمیان اُنکے نازل ہوتا رہتا ہے یا یہ سب کام کیے تاکہ تم جان لو اس بات کو کہ اللہ ہر شے پر اس عالم کے غیر سے جس کا اُس کی مشیت کے تحت مین داخل ہونا ممکن ہے بالغ القدرۃ ہے کہ ایک اور عالم مثل اس عالم کے لے آئے اور اس سے بھی زیادہ بدیع و عجیب اور اس سے بھی بڑھ کر اور بے انتہا ایک سے ایک بڑھ کر عالم بنا دے یہ بات اس عالم سے استدلال کر کے معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ جو قادر ہے ایک ذرے کی ایجاد پر عدم سے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جو شے ذرے سے کم ہے اور اُس کی مثل ہے اور اُس کے فوق ہے اُسکو ایجاد کر دے بے نہایت تک کیونکہ اس مین کچھ فرق نہین ہے درمیان قلیل و کثیر و جلیل و حقیر کے ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت کذا قال الخطیب سلیمان جمل کہتے ہین یہہ سب بنظر امکان عقلی کے ہے اور یہ اس قول کے مخالف نہین ہے جو حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ لیس فی الامکان ابدع مما کان کیونکہ اس کے یہہ معنی ہین کہ اللہ پاک کا کلام ازل مین اس بات کے ساتھ متعلق ہو چکا ہے کہ وہ اس

عالم کے سوا کوئی اور عالم پیدا نہ کرے گا تو اُس کا پیدا کرنا جائز و ممکن ہی پس اس جہت سے کہ اُس کے عدم کے ساتھ
علم متعلق ہو چکا ہے وہ غیر ممکن ہو گیا اس لیے کہ اگر وہ وقوع میں آتا تو مقتضائے علم ازلی کے مخالف ہوتا پھر انقلاب
علم کا جہل سے لازم پس یا ہیں اعتبار دوسرے عالم کا ایجاد محال عرضی ہو گیا اگرچہ ممکن ذاتی ہو پس شیخ کا قول لیس فی الامکان
ابدع مما کان اسکے یہ معنی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالے کوئی اور عالم سوا اس عالم کے پیدا کرے والنفی
امکان کی وہی استحالہ ہے تو گویا یوں کہا یہ محال ہے کہ اس عالم کے سوا اور کوئی عالم پیدا کرے اور تم جان چکے ہو کہ یہ استحالہ
عرضی ہے ذاتی نہیں ہے اور اسی تقریر سے تم اُس بات کا سقوط پہچان لوگے جو یہاں بقاعی سے نقل کی گئی ہے
تامل انتہے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالی وتجاوز عنا وعنہ فرماتے ہیں کہ یہ سب فقط بہ نظر امکان عقلی کے نہیں ہے
جیسا کہ سلیمان جمل نے کہا ہے بلکہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ دال ہیں اللہ پاک کی عموم قدرت پر اور اُس کی کمال قوت
پر کہ وہ علی العموم ہر شے کی ایجاد پر قادر ہے پس مثل اس عالم کے ایجاد کرنا تو اُس میں بدخول اولے داخل ہے گو وہ مقتضائے
علم ازلی کی بنا پر پایا نہ گیا وقول الغزالی عبارۃ ساقطۃ ونفس فلسفیۃ لا یلیق التفوہ بمثلہا وان کان معناہ صحیحا بالتاویل
البعید الفاسد والتوجیہ البارد الکاسد وظم الکتاب العزیز العالی یغنی عن مثل عبارۃ کلام الغزالی انتہے شیخنا المرحوم نے
یہ بات عجب لکھی ہے کہ امام غزالی کے کلام سے اُن کو چندان غریفتگی نہ تھی بعد کو پھر امام غزالی کا رنگ چڑھا کہ اکثر ان کا ذکر خیر
کرتے تھے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ کئی رسالے احیاء العلوم سے انتخاب کرکے تالیف فرمائے آدمی کا حال برابر نہیں
رہتا ہی ہر حال کا جدا مقتضا ہوتا ہے غفر اللہ لنا ولہ آمین وان اللہ قد احاط بکل شئ علما اس کا نصب بنا بر
مصدریت ہے اس لیے کہ احاطہ بمعنے علم ہے یا صفت ہے مصدر محذوف کی ای احاطا حاطۃ علما یہ بھی جائز ہے کہ تمیز محول
عن الفاعل ہو معنی یہ ہیں او اتنا کہ جانو اس بات کو کہ بیشک اللہ کے علم نے گھیر لیا ہے ہر شی کو کذا فی فتح البیان واللہ
اعلم باسرار کلامہ الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورہ طلاق ہفتم ماہ ذی قعدہ ۱۳۰۵ھ روز چہار شنبہ بعد مغرب تمام ہوئی اللہ
سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین۔ و
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا سید المرسلین شفیع المذنبین محمد وعلی آلہ الطاہرین
وصحبہ الاکرمین الی یوم الدین عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت آمین والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا +

سورۃ التحریم

قرطبی نے کہا کہ اس کا نام سورۃ النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم بھی رکھا جاتا ہے اس سورہ مبارکہ کی بارہ آیتیں ہیں اور
مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول میں حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ سورۃ التحریم مدینے میں نازل ہوئی حضرت
ابن الزبیر سے مروی ہے کہ مدینے میں نازل کی گئی سورۃ النسا یا ایہا النبی لم تحرم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰۗىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ اے نبی تو کیون حرام
کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھہرا دیا ہے
اللہ نے تم کو کھول ڈالنا اپنی قسمون کا اور اللہ صاحب ہے تمھارا اور وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چھپا کر
کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اُس نے خبر کردی اُس کی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو بھی جتائی نبی نے اُس مین
سے کچھہ اور ٹلا دی کچھہ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجھہ کو کس نے بتایا کہا مجھہ کو بتایا اُس خبر والے واقف نے اگر تم
دونو توبہ کرتیان ہو تو جھک پڑے ہین تمہارے دل اور اگر دونون چڑھائی کروگیان اُس پر تو اللہ ہی اُس کا رفیق اور
جبرئیل اور نیک ایمان والے اور فرشتے اس پیچھے مددگار ہین ابھی اگر نبی چھوڑدے تم سب کو اُس کا رب بدلی مین دے
عورتین تم سے بہتر حکم بردار الیقین رکھتیان نماز مین کھڑی توبہ کرتیان بندگی بجالاتیان روزہ داریان بیاہیان اور کنواریان
ف۱ حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کردی یا ایک بی بی کے ہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور
بیبیون کے اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارت دینی اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ
دے تو اُس کو کام مین لاوے کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی ف۲ بعض کہتی ہین یہ اُس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر
کرنے سے منع کیا اور اُس کے ساتھ کچھہ اور بھی تہا پھر انھون نے حضرت عائشہ کو خبر کردی کہ دونون باتون مین مطلب
تہا دونون کا پہر وحی سے معلوم کرکر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور دوسری بات ذکر مین نہ لائے
وہ دوسری بات کیا ہے شاید یہی تہی کہ تیرا باپ خلیفہ ہوگا بعد اس کے باپ کے الغیب عند اللہ جو بات اللہ اور رسول
نے ٹلا دی ہم کیا جانین اسی واسطے ٹلا دی کہ چرچے مین نہ آوے تا اور لوگ برا نہ مانین ف۳ جھک پڑے ہین
دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے انتہی ف فتح البیان مین ہے کہ یہان تحریم سے مراد باز رہنا ہے تمتع لینے سے
اس کے حرام ہونے کا اعتقاد نہین ہے بعد اس کے کہ اللہ تعالی نے آپ کے واسطے حلال کیا کیونکہ یہ اعتقاد آپ
سے صادر نہین ہوتا ہے اس لیے یہ تو کفر ہے کما قالہ الخطیب جملہ تبتغی مرضات ازواجک مستانفہ ہے یا تفسیر
ہے تحرم کی یا حال ہے تحرم کی ضمیر سے مرضاۃ اسم مصدر ہے اور رضا مصدر ہے اصل اس کی مرضوۃ ہے
یہ مصدر یا تو مضاف ہے طرف مفعول کے ای تبتغی ان ترضاک ازواجک یا طرف فاعل کے ای ان یرضین بن یعنی ای نبی تو

کیون باز رہے اُس شے کی تمتع لینے سے جو کہ اللہ نے تیرے واسطے حلال کی ہے درآن حال کہ تو یہ چاہتا ہے کہ تو راضی
کرے اپنی بیبیون کو یا یہ کہ وہ تجھ سے راضی ہون مطلب یہ ہے کہ تیری طرف سے یہ بات لائق نہین کہ تو مشتغل ہو اُس
کام مین جو کہ راضی کرے خلق کو بلکہ لائق یہ ہے کہ تیری بیبیان اور ساری خلق تیری رضا جوئی مین سعی و کوشش کرین
اور تو خود فارغ ہو جائے واسطے اُس شے کے جس کی تیری طرف وحی کی جاتی ہے طرف سے تیرے رب کے خطیب نے
کہا اس مین تنبیہ ہے اس پر کہ جو بات آپ سے صادر ہوئی وہ علی ما ینبغی تھی کسی نے کہا کہ ایک ذنب تھا صغائر مین سے
سو اسی لیے اللہ تعالے نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا کسی نے کہا کہ یہ عتاب تھا ترک اولی پر نسفی نے کہا کہ یہ ایک
زلہ تھا آپ سے یعنی لغزش واللہ غفور رحیم یعنی اللہ بلیغ المغفرۃ والرحمۃ ہے واسطے تحریم ما احل اللہ لک کے جو
تجھ سے وقوع ہو گئی اس آیہ کریمہ کے شان نزول مین اختلاف کیا ہے کئی قول پر اول اکثر مفسرین کا قول ہے
واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت بی بی حفصہ کے گھر مین تھے پس وہ اپنے والد کی ملاقات کو گئین پھر جب لوٹ
کر آئین تو ماریہ قبطیہ کو اپنے گھر مین دیکھا حضرت کے ساتھ سو وہ گھر کے اندر نہ آئین یہان تک کہ ماریہ نکل گئین پھر اندر
آئین پس جب حضرت نے بی بی حفصہ کے چہرے مین غیرت اور شکستگی دیکھی تو ان سے فرمایا کہ تو عائشہ کو خبر مت کرنا اور تیری
خاطر مجھ پر یہ ہے کہ مین اُس سے کبھی قربت نہ کرون گا پس بی بی حفصہ نے بی عائشہ کو خبر کر دی یہ دونون باہم صاف
تھین تو بی عائشہ خفا ہوئین اور حضرت کے پیچھے پڑی رہین - یہان تک کہ آپ نے یہ قسم کھائی کہ ماریہ سے قریب نہ ہون
اس پر اللہ تعالی نے یہ سورت نازل فرمائی محلی بھی اسی کے قائل ہین قرطبی کہتے ہین اکثر مفسر اس پر ہین کہ یہ
آیت بی حفصہ کے حق مین نازل ہوئی اور قصہ مذکور ذکر کیا ابو السعود و نسفی کہتے ہین مروی ہے کہ حضرت نے ماریہ سے
خلوت کی بی بی عائشہ کے دن مین اور بی حفصہ کو یہ معلوم ہو گیا تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ تو مجھ پہ کتمان کر پس مقرر
مین نے ماریہ کو اپنے نفس پر حرام کر لیا اور مین تجھے بشارت دیتا ہون کہ ابوبکر و عمر مالک ہون گے بعد میرے میری امت
کے امر کے پس بی حفصہ نے بی عائشہ کو اس کی خبر دیدی اور یہ دونون باہم صاف تھین انتہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حرم تھین اُن سے آپ وطی کرتے تھے پھر بی عائشہ اور بی حفصہ
پیچھے پڑی رہین یہان تک کہ آپ نے اُس حرم کو اپنے نفس پر حرام کر لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ النسائی و
الحاکم و صححہ و ابن مردویہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مین نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا وہ کون دو
عورتین ہین جنھون نے باہم ملکر چڑھائی کی فرمایا عائشہ و حفصہ اور تھا شروع قصے کا شان مین ماریہ قبطیہ ام ابراہیم کے
حضرت نے اس سے صحبت کی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین اُس کے دن مین تو حفصہ رنجیدہ ہوئین پس عرض کیا یا رسول
اللہ البتہ مقرر آپ میری طرف ایک ایسی شے لائے کہ آپ اپنی بیبیون مین سے کسی کی طرف اس کو نہ لائے ہون گے
میرے دن مین میرے گھرون مین میرے بچھونے پر فرمایا کیا تو راضی نہین ہوتی ہے کہ مین اُس کو حرام کر لون پھر

اُس سے کبھی قریب ہوؤن عرض کیا کیون نہین پہر آپ نے اُس کو حرام کر لیا اور فرمایا کہ کسی سے اس کا ذکر مت کرنا سو بی

حفصہ نے بی عائشہ سے اس کا ذکر کیا پہر اللہ تعالی نے آپ پر اس کو ظاہر کر دیا اس پر اللہ نے یہ نازل کیا یا ایہا النبی

لم تحرم الآیات کلہا پس ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ماریہ سے صحبت کی اخرجہ البزار والطبرانی

قال السیوطی بسند صحیح واخرجہ ابن سعد وابن مردویہ عنہ باطول من ہذا واخرجہ ابن مردویہ من وجہ آخر عنہ باختصار واخرجہ

ابن المنذر والطبرانی وابن مردویہ عنہ مختصر اللفظ قال حرم سریتہ فجعل ذلک سبب النزول فی جمیع ما روی من ہذہ

الطرق حضرت ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضرت نے بی حفصہ سے فرمایا کسی سے بیان مت کرنا اور ابراہیم کی ماں

مجھ پر حرام ہے بی حفصہ نے عرض کیا کیا آپ حرام کرتے ہین اُس شے کو جو اللہ نے آپ کے واسطے حلال کی فرمایا پس

قسم ہے اللہ کی مین اُس سے قریب نہوؤن گا پہر آپ اُس سے قریب نہوئے یہان تک کہ بی حفصہ نے بی عائشہ کو

خبر دی اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم اخرجہ الہیثم بن کلیب فی مسندہ والضیاء المقدسی

فی المختارۃ من طریق نافع حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ سبب نزول ماریہ کی تحریم ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اخرجہ

الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ وسندہ ضعیف دوسرا قول کسی نے کہا کہ حضرت شہد پیا کرتے تھے یہ ہی سبب

نزول ہے جس کو شیخین نے روایت کیا ہے وہ بی بی جن کے پاس شہد پیا وہ زینب بنت جحش ہین پس بی عائشہ اور

بی حفصہ نے باہم اتفاق کیا اس پر کہ جس وقت حضرت اُن کے پاس تشریف لائین تو دونون کہین کہ ہم آپ سے

مغافیر کی بو پاتے ہین پہر حضرت نے شہد کو حرام کر لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری وغیرہ نے حضرت عائشہ سے

روایت کیا ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور اُن کے پاس شہد پیا کرتے تھے پہر مین نے اور حفصہ

نے ایک دوسرے کو اس کی وصیت کی کہ ہم مین جس کے پاس حضرت تشریف لائین تو چاہیئے کہے کہ مین آپ سے

مغافیر کی بو پاتی ہون پہر آپ اُن مین سے ایک کی پاس تشریف لائے تو اُس نے آپ سے یہی کہا پس آپ نے

فرمایا نہین بلکہ مین نے تو شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اور مین ہرگز پھر نہ پیوونگا اس پر آیت نازل ہوئی

یا ایہا النبی لم سے قولہ ان تتوبا یہ خطاب ہے بی عائشہ اور بی حفصہ کو واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا مراد اس سے

آپ کا یہ فرمانا ہے بلکہ مین نے تو شہد پیا ہے کسی نے کہا کہ یہ عورت بی سودہ ہین جیسا کہ حضرت ابن عباس

سے مروی ہے کہ حضرت نے بی سودہ کے پاس شہد پیا پہر بی عائشہ کے پاس تشریف لائے تو کہا مین آپ سے

ایک بو پاتی ہون پہر بی حفصہ کے پاس آئے تو انہون نے بہی یہی کہا پس آپ نے فرمایا کہ مین اُس کو خیال

کرتا ہون اُس پینے کی شے سے جو مین نے سودہ کے پاس پی ہے واللہ مین اُسے کبھی نہ پیونگا اس پر اللہ تعالی

نے یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ ابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ قال السیوطی بسند صحیح کسی نے

کہا یہ عورت بی اُم سلمہ ہین جیسا کہ عبداللہ بن رافع سے مروی ہے کہا مین نے بی بی اُم سلمہ سے اس آیت کا

۷ جمع مغفور بالضم کی ہے یہ ایک شیرین گوند ہے اس کی بو بری ہوتی ہے اس کو پانی مین گھول کر پیتے ہین حضرت اسے کریہ بو آنے کو ناخوش رکھتے تھے ۱۲ منہ

پوچھا یا ایہا النبی لم تحرم کہا میرے پاس ایک کپا تھا پیئی شہد کا سو حضرت اُس مین سے اعوق نوشتے تھے اور آپ اس کو چھوڑ کیتے تھے پس بی عائشہ نے آپ سے کہہ دیا کہ اُس کی مکہیان عرفط کہاتی ہین اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابن سعد خطیب شخازن نے اس کا ذکر کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ عورت بی حفصہ ہین پس بی عائشہ بی سودہ اور بی صفیہ نے باہم اتفاق کیا تو حضرت سے کہا کہ ہم آپ سے مغافیر کی بو سونگتے ہین پہر آپ نے شہد حرام کر لیا قالہ البیضاوی تیسرا قول کسی نے کہا کہ سبب نزول وہ عورت ہی جس نے اپنا نفس حضرت کو ہبہ کر دیا تھا پس اول دو تو صحیح سبب ہین واسطے نزول آیت کے اور جمع ممکن ہے باین طور کہ دو قصے واقع ہوئے ہون قصہ ماریہ کا اور قصہ شہد کا اور قرآن غیر لعین جمیعًا دونون مین نازل ہوا اور اُن مین کے ہر ایک مین یہہ ہو کہ نبی نے اپنی بعض بیبیون سے پوشیدہ بات کہی ہو اب رہا تیسرا قول سو شیخ شیوخنا علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس باب مین نہین ہے مگر وہی اثر جو بروایت ابن ابی حاتم و ابن مردویہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ یہہ آیت اُس عورت کے واسطے نازل ہوئی جس نے اپنا نفس حضرت کو بخشا تہا سیوطی کہتے ہین اس کی سند ضعیف ہی اور یہ روایت بھی اس کو رد کرتی ہے کہ حضرت نے اُس واہبہ نفس کو قبول نہین فرمایا پہر یہ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے کہ یون کہا جاوے کہ آیت اُس کی شان مین نازل ہوئی کیونکہ جس نے وہ شے رد کر دی جو اُسے بخشی گئی تو یہ ٹھیک نہین ہے کہ یون کہا جائے کہ اُس نے وہ اپنی نفس پر حرام کر لی اور اُس سبب کی بنا پر قولہ تعالی و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا الی آخر الحکایۃ اسے بھی منطبق نہین ہوتا ہے اب رہی وہ بات جو صحیحین وغیرہما مین ثابت ہوئی ہے کہ حضرت ابن عباس رض نے حضرت عمر رض سے اُن دو عورتون کا پوچھا جنہون نے حضرت پر چڑہائی کی تو اُن کو خبر دی کہ وہ عائشہ و حفصہ ہین پہر ایلاء کا قصہ ذکر کیا جیسا کہ حدیث طویل مین ہے سو اس بات مین اُس کی نفی نہین ہے کہ ہم جو قصہ عسل وغیرہ کا اول ذکر کر آئے ہین وہ سبب نزول آیت ہے اس لیے کہ حضرت عمر نے تو حضرت ابن عباس رض کو صرف دو متظاہر عورتون کی خبر دیدی اور اُس مین یہ ذکر کیا کہ حضرت کی بیبیان اُن سے تکرار کرتی تہین اور اُن مین کی کوئی دن سے رات تک کا آپ سے اَن بولا کر لیتی تھی اور یہ کنارہ کر لینے کا سبب ہے یا ایہا النبی الآیہ کے نزول کا سبب نہین ہے اور اسی کی مؤید وہ بات ہی جو ہم اوّل حضرت ابن عباس رض کی روایت سے ذکر کر آئے ہین کہ انہون نے حضرت عمر سے متظاہر دو عورتون کا پوچھا تو انہون نے ان کو خبر دی کہ وہ حفصہ و عائشہ ہین اور اُن سے بیان کر دیا کہ سبب نزول ماریہ کا قصہ ہے ہذا ما تیسر من تلخیص سبب نزول الآیۃ ودفع الاختلاف فی شانہ فاشدد علیہ یدیک لتنجو بہ من الخبط والخلاط الذی وقع للمفسرین قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم یعنے مقرر اللہ نے مشروع کیا واسطے تمہارے کہولنا تمہاری قسمون کا اور بیان کر دیا واسطے تمہارے اُن سے نکلنا اور رہائی پانا ساتھ کفارہ کے تحلہ کی اصل تحللہ ہے پہر ایک لام دوسرے مین ادغام کیا گیا یہ مصدر منجملہ مصادر

تفصیل ہے جیسے توصیتہ و نسیہ تو گویا قسم عقد ہے اور کفارہ حل ہے اس لیے کہ کفارہ حلال کر دیتا ہے واسطے قسم کہانے والے کے اُس شئے کو جو اُس نے اپنے نفس پر حرام کی تہی نسفی نے بعد ذکر اول معنی کے کہا ہے یا یہ معنی ہین کہ کہ اُس نے مشروع کیا واسطے تمہارے استثنا تمہاری قسمون مین ماخوذ اس محاورے سے حلّل فلان فی یمینہ اذا استثنی فیہا یہ یون ہے کہ بعد قسم کے انشاء اللہ کہہ دے تاکہ حانث نہ ہو تحریم حلال کی ہمارے نزدیک قسم ہے انتہی مقاتل نے کہا مقرر بیان کر دیا اللہ نے کفارہ تمہاری قسمون کا سورۂ مائدہ مین اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دین اور اپنی لونڈی سے رجوع کرین سو آپ نے ایک گردن آزاد کی حسن سے مروی ہے کہ حضرت نے کفارہ نہین دیا اس لیے کہ آپ تو مغفور لہ ہین ذکرہ المحلی والنسفی یعنے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ بخش دیے گئے یہ صرف مومنین کو تعلیم ہے زجاج کہتے ہین کسی کو نہین پہونچتا ہے کہ جو شئے اللہ نے حلال کی اُس کو حرام کرے حق یہی ہے کہ تحریم ما احل اللہ منعقد نہین ہوتی ہے اور نہ اُس کے صاحب پر لازم ہوتی ہے پس تحلیل و تحریم اللہ پاک کی طرف ہین نہ اُس کے غیر کی طرف اللہ پاک کا حضرت کو عتاب فرمانا اس صورت مین ابلغ دلیل ہے اس بات پر والبحث طویل والمذاہب فیہ کثیرۃ والمقالات فیہ طویلۃ وقد حققہ الشوکانی رحمہ اللہ تعالی فی مؤلفاتہ بما یشفی وذکر رحمہ اللہ تعالی فی شرحہ للمنتقی خمسۃ عشر قولاً علما رحمہم اللہ تعالی نے اختلاف کیا ہی آیا مجرد تحریم یمین ہے جو کفارے کو واجب کرتی ہے یا نہین اور اس مین اختلاف ہے آیہ کریمہ مین وہ بات نہین ہے جو اس پر دال ہو کہ وہ یمین ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا کہ جو شئے اُس نے آپ کیواسطے حلال کی آپ نے اُس کو حرام کر لیا پہر فرما دیا قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم جس قصے کی طرف اکثر مفسر گئے ہین کہ وہ آیت کا سبب نزول ہے اُس مین یہ ہے کہ آپ نے تحریم کی پہر دوبارہ قسم کہائی جیسا کہ ہم اول ذکر کر آئے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرام مین کفارہ دے اور فرمایا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ دوسرے الفاظ ان کا یہ ہے کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا پہر عرض کیا بیشک مین نے اپنی عورت اپنے اوپر حرام کر لی ہے تو فرمایا کہ تو نے جہوٹ کہا وہ تجہ پر حرام نہین ہے پہر یہ آیت پڑہی لم تحرم ما احل اللہ لک فرمایا تجہ پر اغلظ کفارات ہی آزاد کرنا ایک گردن کا اخرجہ ابن المنذر وغیرہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم کہائی کہ مسطح کو نفقہ نہ دین اسپر اللہ تعالی نے قد فرض اللہ الآیہ نازل فرمائی پہر انہون نے قسم کہول ڈالی اور اس کو نفقہ دیا اخرجہ الحارث بن ابی اسامۃ واللہ مولٰکم یعنی اللہ تمہارا ولی و ناصر ہے اور تمہارے کامون کا متولی ہے کسی نے کہا مولاکم کے یہ معنی ہین کہ اولی بکم من انفسکم یعنے اُس کو تمہارے ساتھ تمہارے نفوس سے بھی بڑہ کر لگاؤ ہے پس تم جو اپنے نفوس کی خیر خواہیان کرتے ہو اُن سے بڑہ کر اُس کی نصیحت و خیر خواہی تمہارے واسطے نافع ہے ذکرہ النسفی

ایلا میں ابطالی تھی سیکھنی رسول کی پہل 11 مجمعی بخاری و ابن مردویہ ۱۲ منہ

وہو العلیم الحکیم یعنی جس شے مین تمہاری صلاح و فلاح ہے اس کو وہ خوب جانتا ہے اور اپنے اقوال و افعال مین حکمت والا
ہے واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا عامل ظرف مین فعل مقدر ہے ای اذکر اذ اسر اکثر مفسرین نے
جن مین سے نسفی و محلی و خازن ہین یہ کہا ہے کہ بعض ازواج سے مراد بی بی حفصہ ہین جیسا کہ اول گزر چکا ہے اور
حدیث تحریم ہے ماریہ کی یا شہد کی یا تحریم اس عورت کی جس نے اپنا نفس آپ کو بخشا تھا کلبی کہتے ہین پوشیدہ
بات ان بی بی سے یہ کہی تھی کہ تیرا باپ اور عائشہ کا باپ دونون میرے خلیفہ ہون گے میری امت پر بعد میرے حضرت
عائشہ سے مروی ہے کہ پوشیدہ بات ان بی بی سے یہ فرمائی تھی کہ ابوبکر میرا خلیفہ ہے بعد میرے اخرجہ ابن عدی و
ابن عساکر حضرت علی و حضرت ابن عباس سے مروی ہے واللہ بیشک امارت ابوبکر و عمر کی البتہ کتاب مین ہے
واذ اسر النبی الآیہ حفصہ سے فرمایا کہ تیرا باپ اور عائشہ کا باپ دونون لوگون کے والی ہین بعد میرے پس تو اس سے بچ کہ
کسی کو اس کی خبر کرے اخرجہ ابن عدی و ابو نعیم فی الصحابۃ والعشاری فی فضائل الصدیق و ابن مردویہ و ابن
عساکر من طرق عنہما شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ اس مین یہ بات نہین ہے کہ یہ سبب نزول ہے قولہ تعالیٰ
یا ایہا النبی الآیہ کا بلکہ اس مین تو یہ ہے کہ جو بات ہین نے پوشیدہ کہی وہ یہ ہے پس اگر فرض کیجئے کہ اس کی اسناد ایسی ہو
جو اعتبار کی صلاحیت رکھی تو بھی اسکے معارض وہ صحیح روایتین ہین جو اول گزر چکی ہین اور وہ اس پر مقدم ہین
اور بنسبت اس کی وہ مرجح ہین فلما نبأت بہ یعنی جب ان بی بی نے خبر دیدی اس بات کی اپنی غیر کو یہ خیال
کر کے کہ اس مین کچھ حرج نہین ہے سو یہ انکی طرف سے ایک اجتہاد تھا اس مین وہ ماجور ہین اور یہ اس لیے ہے کہ
حضرت کے عہد مبارک مین بھی اجتہاد جائز تھا بنابر قول صحیح جیسا کہ جمع الجوامع مین ہے اصل نبأ و انبأ و خبر و
اخبر و حدث کی یہ ہے کہ دو مفعول کی طرف متعدی ہون ایک کی طرف تو بنفسہا اور دوسرے کی طرف بحرف
جر اور کبھی جار محذوف ہوتا ہے تخفیفا اور کبھی اول مفعول حذف کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس پر کوئی دال ہوتا ہی
یہ تینون استعمال اس آیہ کریمہ مین آئے ہین پس فلما نبأت بہ دو مفعول کی طرف متعدی ہے جن کا اول محذوف
اور دوسرا مجرور بحرف با ہے اور فلما نبأہا بہ مین دونون کو حذف کیا ہے اور من انبأک ہذا مین دونون کو ذکر کیا ہے
اور جار کو محذوف واظہرہ اللہ علیہ یعنی اور اللہ نے مطلع کر دیا اپنے نبی کو زبانی جبرئیل علیہ السلام کے اس بات
پر جو ان بی بی صاحبہ سے واقع ہوئی تھی کہ انہون نے اپنی غیر کو خبر دیدی تھی عرف بعضہ بتخفیف بعض بات کی ان بی بی
نے اپنے غیر کو خبر دیدی تھی اس مین سے کچھ تو ان کو جتا دی یعنی تحریم ماریہ کی یا شہد کی جمہور نے عرّف کو
مشدد پڑھا ہے تعریف سے معنی یہ ہین کہ بعض قصہ بی بی حفصہ کو جتا دیا اور جو بات ان سے واقع ہوئی تھی اس مین
سے بعض کی ان کو خبر دیدی اور کسائی نے بتخفیف یعنی پہچان لی بعض بات اس مین سے جو بی بی حفصہ نے
کی تھی ابو عبید و ابو حاتم نے اول قرأت کو اختیار کیا ہے اس لیے کہ بعد اس کے یون فرمایا ہے واعرض

عن بعض اگر عرف مخفف ہوتا تو اسکا پاک اُس کی ضد ہے وانکر بعضا فرماتا یعنی بی حفصہ نے جو بات اپنی عزیز کو کہہ دی
تھی اُس مین سے بعض اُن کو نہین جتائی اور نہ اُس کی اُن کو خبر دی اپنی بزرگی رکھہ کر اور شرما کر اور حسن عشرت کا
پاس کر کے حضرت حسن نے فرمایا ما استقصی کریم قط یعنی کریم نے کبھی استقصا نہین کیا مطلب یہ ہی کہ کریم کی شان
زیادہ کرید کرنے کی نہین ہوتی ہے ہمیشہ اُس کا برتاؤ درگذر اور چشم پوشی کا ہوتا ہے سفیان فرماتے ہین ما زال التغافل
من فعل الکرام یعنی ہمیشہ جان بوجھ کر غافل بننا منجملہ فعل کرام ہی کسی نے کہا کہ اعراض کیا اُس مین کی بعض بات
جتانے سے واسطے کراہت اس امر کے لہ وہ لوگون مین منتشر ہو جائے کسی نے کہا جس بات سے اعراض فرمایا
وہ ماریہ کا قصہ ہی کسی نے کہا وہ یہ ہے کہ ان کا باپ اور ابوبکر دونون خلیفہ ہون گے بعد آپ کے یہان مفسرین
کو ایک خلط و خبط واقع ہوا ہے ان مین کی ہر جماعت اس طرف گئی ہے کہ تعریف و اعراض کی تفسیر کی ہی اُس شے
کے ساتھ جو کہ مطابق ہوتی ہے بعض اُس شے سے جو کہ سبب نزول مین وارد ہوئی ہے ہم اس کا ایضاح اول کر چکے
ہین فلما نبأها به قالت من انبأک هذا قال نبأنی العلیم الخبیر یعنی جب پیغمبر حضرت ؐ نے ان بی بی کو خبر دی
اُس قصہ کی جسکا انہون نے افشا کیا تو بولین آپکو اُس کی کس نے خبر دی فرمایا مجھے خبر دی اُس جاننے والے
واقف کار نے جس پر کوئی چھپی بات بھی مخفی نہین رہتی ہے ان تتوبا الی الله یہ خطاب ہی حضرت عائشہ و حضرت
حفصہ کو بطریق التفات تا کہ ان کے عتاب مین زیادہ مبالغہ ہو اس شرط کا جواب محذوف ہی یعنی فهو الواجب اس
محذوف پر یہہ قول دال ہے فقد صغت قلوبکما ای زاغت ومالت وعدلت ومالت عن الواجب یعنی ای عائشہ
و حفصہ اگر تم توبہ کرو اللہ سے اور اُس کی طرف رجوع ہو تو یہ توبہ کرنا تمہارا واجب ہے اس لیے کہ مقرر تمہارے دل گنہگار
ہو گئے اور میل کر گئے واجب سے حضرت کی مخالفت مین وہ واجب یہ ہی کہ جس بات کو وہ محبوب رکھین تم بھی اُس کو
محبوب رکھو اور جسکو وہ ناخوش رکھین تم بھی اُس کو ناخوش رکھو تم کو حضرت سے ایسا خلوص چاہیے تھا اور یہہ تم پر
واجب تھا سو تمہارے دل اس واجب سے مائل ہو گئے تم نے اس کے خلاف کیا اور تم سے وہ بات پائی گئی جو
توبہ کو واجب کرتی ہے وہ بات یہ ہے کہ دونون نے افشائے قصہ کو دوست رکھا جسے حضرت نے ناخوش رکھا
کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر تم توبہ کرو تو مقرر تمہارے دل مائل ہو گئے ہین طرف توبہ کے قلوبکما فرمایا
قلباکما نہ کہا اس لیے کہ عرب لوگ ایک لفظ مین دو تثنیون کا جمع کرنا مکروہ جانتے ہین اور مضاف اور مضاف
الیہ کا مجموع مثل شے واحد کے ہے اس لیے کہ دونون مین پورا تعلق اور نسبت ہے وان تظاهرا علیه جمہور نے
بحذف ایک تا پڑھا ہے تخفیفا کسی نے بدو تا بنا بر اصل اور کسی نے بتشدید ظا و ہا بدون الف مراد تظاہر سے
تعاضد و تعاون ہے یعنی باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا جواب شرط کا محذوف ہے ای فلا یعدما حضر و لا یعینا
یعنی اگر تم باہم دونون مل کر ایک دوسرے کے مدد و معاون ہو گی اُس کے ساتھ اُس شے کے جو اُس کو بری لگتی ہے

ف یعنی سکوت ... ۱۲

ع ... ۱۲

وہ شے یہ ہے کہ غیرت میں افراط کرنا حد سے بڑھ جانا اور اُس کے بھید کا افشا کرنا یا ایک دوسری کی مدد کرو کی تحکم کرنے میں اُس پر نفقے کے بارے میں تو وہ معدوم ہو گی گا ناصر ہمین کو فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یہ جملہ تعلیل ہے جواب محذوف کی کا ہو ضمیر فصل ہے یعنی اِس لیے کہ بیشک اللہ اُس کا مولی ہے اُس کی نصرت و مدد کا بذاتہ متولی ہوگا اور اسی طرح جبرئیل بھی اُس کا ولی و ناصر ہے اور اُس کے مومن بندوں میں صالح لوگ بھی اُس کے یار و مددگار ہیں کسی نے کہا کہ صالح المومنین سے مراد وہ شخص ہے جو کہ نفاق سے بری و پاک ہے کسی نے کہا ہے کہ صالح لفظ تو واحد ہے اور مراد اس سے جمع ہے کسی نے کہا اصل اس کی صالحوا المؤمنین ہے پھر لفظ کی موافقت کے واسطے خط سے واو حذف کردیا ہے بریدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ ہیں اسی کے مثل حضرت ابن مسعودؓ سے بھی مروی ہے عن ابی امامۃ مرفوعاً مثلہ اخرجہ الحاکم حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں اخرجہ ابن ابی حاتم وقال السیوطی بسند ضعیف عنہ مرفوعاً اسماء بنت عمیسؓ سے مروی ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہے اخرجہ ابن مردویہ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ یعنی اور فرشتے باوجود اُس کے اتنا بڑا عدد ہے کے بعد مددگار ہیں لیتے اللہ کے اور اُن لوگوں کے جن کا ذکر ہوا اعوان و مددگار ہیں کہ اُس کی مدد کریں گے ابو علی فارسی نے کہا ہے کہ فعیل کا وزن واسطے کثرت کے آیا ہے کقولہ تعالیٰ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا واحدی کہتے ہیں یہ اُس واحد کے جملہ سے ہے جو کہ جمع کے معنی ادا کرتا ہے کقولہ تعالیٰ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا علم نحو میں ثابت ہو چکا ہے کہ مثل جریح و صبور و ظہیر کے ساتھ واحد و مثنی و جمع وصف کیا جاتا ہے عطف مفرد سے جو عطف جملہ کی طرف عدول کیا گیا سو صرف اس لیے کہ فرق کا اعلام کیا جائے کیونکہ حقیقت میں نصرت اللہ ہی کی نصرت ہے اور اللہ پاک نے جو اپنی نصرت کے ساتھ جبرئیل و صالح المومنین و ملائکہ کی مظاہرت ملائی سو یہ فقط واسطے تعظیم کے ہے مومنین کے دل خوش کرنے کو اور جانب رسول کے توقیر کو اور آیات بینات کے ظاہر کرنے کو جس طرح کہ بدر و حنین کے دنوں میں ہوا اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِہٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ قولہ تعالیٰ عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ یبدلہ تخفیف و تشدید دونوں سے پڑھا گیا ہے یعنی ہی اگر وہ طلاق دیدے تم سب کو تو اُس کا رب عطا کرے اُس کو تمہارے بدلے بیبیاں افضل تم سے اللہ پاک جان چکا ہے کہ وہ اُن کو طلاق نہ دیں گے لیکن اُس نے اپنی قدرت کی خبر دی کہ وہ اس پر قادر ہے کہ اگر اس سے طلاق واقع ہو تو اُن سے بہتر اُس کو بدلے میں دے منظور اس سے اُن کا ڈرانا ہے یہ آیہ کریمہ مثل اس آیت کے ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ اس لیے کہ یہ اخبار ہے قدرت کا اور اُن کے واسطے تخویف ہے اور مقتضائے آیت جو ہے صرف کل کا طلاق دینا ہے تو اب یہ اس کو منافی نہیں ہے کہ ایک کو طلاق دی اور اُس کی تبدیل نہ ہوئی اِس لیے کہ تبدیل تو فقط کل کے واسطے ہے اور وہ صرف کل کی تطلیق پر

مرتب ہے خطیب مین ہے کہا گیا ہے کہ ہر عسیٰ قرآن شریف مین واجب الوقوع ہے مگر یہ آیت کسی نے کہا یہ بہی مجمل
واجب ہے لیکن اللہ تعالی نے اس کو اُس کی شرط کے ساتھ معلق کیا ہے وہ شرط کل کی تطلیق ہے اور آپ نے
اُن کو طلاق نہین دی کرخی مین ہے ابن عرفہ نے کہا کہ عسیٰ بیان تخویف کے واسطے ہے وجوب کے لیے
نہین ہے پہر اللہ پاک نے ازواج کے اوصاف ذکر فرمائے مسلمات یہ نعت ہے یا حال ہے یا منصوب
بنا بر اختصاص ہے یعنی ایسی بیبیان کہ قیام کرنے والی ہین ساتھ فرائض اسلام کے سعید بن جبیر نے کہا کہ اخلاص کو بیوا
اقرار کرنیوالی ہین کسی نے کہا کہ ماننے والی امر اللہ اور رسولؐ کی مومنات یعنی تصدیق کرنے والی اللہ کی اور اُس کے
فرشتون کی اور اُس کی کتابون کی اور اُس کے رسولون کی اور قدر کے خیر و شر کی قانتات یعنی اللہ کی
مطیع قنوت بمعنی طاعت ہے کسی نے کہا رات کو نماز پڑہنے والیان کسی نے کہا دعا کرنے والیان کسی نے
کہا طائعات یعنی فرمان بردار تائبات یعنی توبہ کرنے والیان گناہون سے یا ترک کرنے والیان گناہون
کی بسبب اُن کے قبح کے یا بابت توبہ کرنے والیان یا رجوع ہونے والیان طرف اللہ کے اور طرف امر اُس کے
رسولؐ کے ہفوات و زلات سے عابدات یعنی عبادت کرنے والیان واسطے اللہ کے اور ذلیل بننے والیان واسطے
اُس کے حضرت حسن و سعید بن جبیر نے کہا بہت عبادت کرتے والیان سائحات یعنی روزے رکہنے والیان
قال ابن عباس زید بن اسلم و حضرت حسن نے کہا ہجرت کرنے والیان حضرت کی امت مین کوئی سیاحت نہین ہے
مگر ہجرت ابن قتیبہ و فراء وغیرہما نے کہا صیام کا نام سیاحت اس لیے رکہا گیا کہ سیاحت کرنے والے کے ساتھ زاد
نہین ہوتا ہے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ چلنے والیان ہین اللہ کی طاعت مین ماخوذ ہے ساح الماء اذا ذہب
اصل سیاحت کی جولان ہے زمین مین وقیل یسیحن معہ حیث ساح سورہ برات مین سیاحت پر کلام گزر چکا ہے
ثیبات و ابکارا یعنی بعض ثیبات اور بعض ابکار ان کے وسط مین حرف عطف لایا گیا بسبب و نون کی تنافی کے
سوا باقی صفات کے ثیبات جمع ہے ثیب کی یہ جمع قیاسی نہین ہے اس لیے کہ ثیب اسم جنس مؤنث ہے
وزن اس کا فیعل ہے ثاب یثوب اذا رجع سے ثیب وہ عورت ہے جس کا بیاہ کیا گیا پہر وہ اپنے خاوند سے رجوع
کرائی تو ویسی ہو گئی جیسی پہلی بے خاوند والی تہی کسی نے کہا ثیب اس کو کہ رجوع کر آئی ہو اپنے باپ کے گہر ابکار جمع ہے بکر کی بکر عذرا ہے نام ہے اس کا جس کو کہا گیا کہ وہ
اول حال پر ہے جس پر وہ مخلوق ہوئی بریدہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے اس آیت مین اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یہ وعدہ دیا ہے کہ اُن کا بیاہ کرے گا ثیب سے وہ آسیہ زن فرعون ہے اور بکر سے وہ حضرت
مریم بنت عمران ہین اخرجہ الطبرانی و ابن مردویہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ اُن کے ثیب ہونے مین کون مدح ہے
اس لیے کہ ثیب کی کبہی مدح کی جاتی ہے اس جہت سے کہ اُس کا تجربہ اور اُس کی عقل زیادہ ہوتی ہے اور
غالباً حاملہ جلد تر ہو جاتی ہے اور بکر کی اس وجہ سے مدح کیجاتی ہے کہ وہ اطیب و اطہر ہوتی ہے اور اُس کی ملاعبت

ف یعنی یہان تک کہ وہ شخص بہلا ہے جسکو کہا ہے بہلا کر کے ساتھ تیز دی ہے اُس کو امساک مین یہان تک کہ اس کے افطار کا وقت آ جانے ۱۲ منہ

ف ذکرہ الخازن ۱۲ منہ

ف بکر کو عذراء اس لیے کہتے ہین کہ اس کا عذرہ ابہی تک ہے یعنے بکارت ۱۲ منہ

ف حدیث وانتق ارحاما سے بکر کا جلد تر حاملہ ہونا مفہوم ہوتا ہے ۱۲ از منہج شرح سفر السعادت

وملاعبت غالبًا ہوتی ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؑ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھروالون کو اُس آگ سے جس کی چھپٹیان ہین آدمی اور پتھر اُس پر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست بے حکمی نہین کرتے اسد کی جو بات اُن کو فرمائی اور وہی کام کرتے ہین جو حکم ہوا اے منکر ہونے والو مت بہانے بناؤ آج کے دن وہی بدلا پاؤگے جو تم کرتے تھے ف ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے گھروالون کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دیکر ڈرو کہا کر پیار سے مار سے اس پر بھی اگر وہ نہ آوین راہ پر تو اُن کی کمبختی یہ بے گناہ ہے انتہے ف فتح البیان مین ہے اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو باین طور کہ جس کام کا تم کو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کیا ہے اُس کو چھوڑو یعنی اپنی جان کے واسطے ایک بچاؤ بناؤ باین طور کہ معاصی کے ترک مین اور طاعات کے بجالانے مین نبی صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو اور بچاؤ اپنے گھروالون کو جو کہ عورتین اور بچے ہین اور ہر کوئی جو سمِ اہل مین داخل ہے باین طور کہ اسد کی طاعت کا اُن کو حکم دو اور اُس کے معاصی سے اُن کو منع کرو اور پکڑوان کو اُس بات کے ساتھ جس کے ساتھ تم اپنے نفوس کو پکڑتے ہو نصیحت کرکے اور تادیب کرکے نارا وقودھا الناس والحجارۃ یعنے تم اپنی نفوس کو اور گھروالون کو بچاؤ افعال مذکورہ کرکے اُس بڑی آگ سے جو کہ جلتی ہے روشن ہوتی ہے کافر آدمیون سے اور پتھرون سے جیسے بت جو کہ پتھر سے بنتے ہین جس طرح کہ اُس کے سوا اور آگ چیپٹیون سے جلتی ہے کسی نے کہا کہ کبریت ہے یعنی گندک اس لیے کہ یہ سب چیزون سے بڑھ کر ہے گرمی مین اور زیادہ تر ہے جلانے مین اس کا بیان سورۂ بقرہ مین گزر چکا ہے مقاتل بن سلیمان کہتے ہین بچاؤ اپنے نفوس کو اور گھروالون کو ساتھ ادب صالح کے آگ سے آخرت مین قتادہ ومجاہد نے کہا بچاؤ اپنے نفوس کو ساتھ افعال اپنے کے اور بچاؤ اپنے گھروالون کو ساتھ اپنی وصیت کے مطلب یہ ہے کہ تم خود اچھے کام کرو اور اُن کو اچھے کامون کی تاکید کرو کہ تم اور وہ آگ سے بچین ابن جریر کہتے ہین پس ہم پر بات لازم ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین اور خیر سکھائین اور وہ ادب جس سے استغنا نہین ہوتا ہے اسی باب سے یہ آیت ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا اور یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ حضرت علیؓ سے مروی ہے سکھاؤ اپنے نفوس کو اور اپنے گھروالون کو خیر اور تادیب کرو اُن کو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے عمل کرو اسد کی طاعت کے ساتھ اور بچو اسد کی معاصی سے اور حکم دو اپنے گھروالون کو ذکر کا نجات دے گا تم کو اسد آگ سے دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے ادبوا اہلیکم یعنی مودب بناؤ اپنے گھروالون کو علیہا ملائکۃ غلاظ شداد یعنی وہ بڑی آگ جسکا ذکر ہوا اُس پر مقرر کیے گئے ہین داروغہ فرشتون مین سے جو کہ اُس کے کاروبار کے اور اُس کے لوگون کے عذاب کرنے والے ہوتے ہین فرشتے

زبانیہ ہین تندخو ہین اہل نار پر سخت و زبردست ہین اُن پر جب وہ اُن سے رحم چاہین گے تو اُن پر رحم نہ کرین گے
اس لیے کہ اللہ پاک نے تو اُن کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا ہے اور اپنی خلق مجرم کا عذاب کرنا اُن کو محبوب کر دیا ہے انکا
محبوب کام بھی عذاب کرنا ہے کسی نے کہا کہ درشت اقوال سخت افعال ہین کسی نے کہا غلاظ کے معنی ضخام
الاجسام ہین اور شداد قویا ہین یعنی اُنکے جسم بڑے بڑے اور قوی اور زبردست ہین کسی نے کہا کہ اُن کے دل
غلیظ و قاسی و سخت ہین بدن اُن کے شدید و درشت ہین یہ ماخوذ ہے غلاظ قلب سے یعنی قوت قلب سے غلاظ
جسم و غلاظ قول سے ماخوذ نہین ہے ابو عمران جونی سے مروی ہے کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ نار کے خازن
انیس ہین اُن مین سے ایک کے کاندھے کے مابین ستر خریف کی راہ ہے اُن کے دلون مین کچھ رحمت نہین ہے
وہ تو صرف عذاب کے لیے مخلوق ہوے ہین اُن مین کا فرشتہ اہل نار مین کے آدمی کو ایک مار مارے گا تو
اُس کو چھوڑ دے گا [illegible] اُس کی چوٹی سے لے کر اُس کے قدم تک اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند
لا یعصون اللہ ما امرھم یعنے وہ فرشتے نار کی مخالفت نہین کرتے ہین اللہ کی اُس کے امر مین ہو سکتا ہے
کہ ما بمعنی موصولہ ہو اور عائد محذوف ای لا یعصون اللہ الذی امرہم بہ یعنی نافرمانی نہین کرتے ہین اللہ کے اُس کام کی جسکا
اُس نے اُن کو حکم دیا یا مصدریہ ہے ای لا یعصون اللہ امرہ یعنی نافرمانی نہین کرتے ہین اللہ کی اُس کے امر کی اس بنا پر
کہ امرہم بدل اشتمال ہو اسم شریف سے یا بتقدیر نزع خافض ای لا یعصون اللہ فی امرہ یعنے نافرمانی نہین کرتے
ہین اللہ کی اُس کے حکم مین ویفعلون ما یؤمرون یعنے ادا کرتے ہین اُس کام جس کا اُن کو امر کیا گیا ہے اُس کے
وقت مین بدون تراخی و مہلت کے نہ اُسکو وقت سے موخر کرتے ہین نہ اُسکو مقدم کرتے ہین تو دونو جملے ایک معنی مین نہین ہین اسلیے کہ پہلے کے تو یہ معنی ہین کہ
وہ اوامر کو قبول کرتے ہین اور اُنکو ملتزم ہوتے ہین دوسرے کے یہ معنی ہین کہ ادا کرتے ہین اُس کام کو جسکا اُن کو امر کیا گیا ہے اور اُس سے
گران جان نہین ہوتے ہین اور نہ اُس مین سستی و کاہلی کرتے ہین کسی نے کہا کہ پہلا جملہ دوسرے کی تاکید ہے محلی
اسی کے قائل ہین اس لیے کہ جو مفاد اول کا ہے وہی دوسرے کا مفاد ہے کسی نے کہا کہ اول تو ماضی مین ہے
اور ثانی مستقبل مین بیضاوی نے اس کی تصریح فرمائی ہے یہ آیہ کریمہ ڈراتا ہے مومنون کو ارتداد سے اور منافقون کو جو
کہ اپنی زبانون سے مومن ہین اور دلون سے مومن نہین ہین ایضاح اس کا یہ ہے اگر کوئی کہے اللہ پاک نے مشرکین
کو اس آیت مین مخاطب کیا ہے کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ یعنے پس اُس آگ کو کافرون کے واسطے تیار کی ہوئی ٹھہرائی ہے پھر مومنون سے اُس کے ساتھ
خطاب کرنے کے کیا معنی تو کہین گے کہ اس آیت مین ارتداد سے بچنے کا امر ہے جو کہ موٴدی ہوتا ہے طرف نار کے
اون تا جو کہ کافرون کے لیے تیار رکھی گئی ہے اور اس مین منافقون کو بھی خطاب ہے یہ لوگ بھی منجملہ کفار ہین
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ جب کفار کو نار مین داخل کرین گے تو داخل کرنے کے وقت اُن کی ناامیدی

کرنے کو اور اُن کی طمع قطع کرنے کو اُن سے یہ بات کہی جائے گی کہ اے منکر ہونیوالو مت بہانے بناؤ آج کے
دن کیونکہ یہ تو جزا کا دن ہے اور عذر کرنے بہانے بنانے کا زمانہ فوت ہو چکا اور کام وہاں تک پہونچ چکا جہاں تک
اُس کو پہونچنا تھا انما تجزون ما کنتم تعملون تم کو تو انہیں اعمال کا بدلا دیا جائے گا جو تم دنیا مین کرتے تھے یہ آیت
مثل اس آیت کے ہے فالیوم لا ینفع الذین ظلموا معذرتھم ولا ھم یستعتبون یٰایھا الذین اٰمنوا
توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم ویدخلکم جنٰت تجری من تحتھا
الانھٰر یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم
یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیء قدیر ۝ یٰایھا النبی جاھد الکفار
والمنٰفقین واغلظ علیھم ومأوٰھم جھنم وبئس المصیر ۝ اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف
دل کی توبہ شاید تمہارا رب اُتارے تم سے تمہاری بُرائیاں اور داخل کرے تم کو باغوں مین جن کے نیچے بہتی نہرین
جس دن اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور جو لوگ یقین لائے ہین اُس کے ساتھ اُن کی روشنی دوڑتی ہے اُن کے
آگے اور اُن کے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو تو ہر چیز کر سکتا
ہے اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اُن پر اور اُن کا گھر دوزخ ہے اور بُری جگہ پہونچے
فـ صاف دل کی توبہ یہ کہ دل مین پھر خیال نہ رہے اُس گناہ کا روشنی ایمان کی دل مین ہے دل سے بڑہی تو
تو سارے بدن مین پھر گوشت پوست مین فـ حضرت کا خلق یہان تک ہے کہ اللہ صاحب اُن کو فرماتا
ہے تحمل ان کو فرماتا ہے سختی کر وانہتی فـ نصوح کو جمہور نے بفتح پڑہا ہے اس بنا پر کہ توبہ کا وصف ہے یعنی ایسی توبہ
کہ نصح و خلوص مین انتہا کو پہونچنے والی ہے کسی نے بضم نون اے توبۃ نصح لانفسکم یعنی توبہ کرو توبہ کرنا خیر خواہی کا
واسطے اپنے نفوس کے یہ بھی جائز ہے کہ ناصح کی جمع ہو یہ بھی جائز ہے کہ مصدر ہو یقال نصح نصاحۃ ونصوحا مبرد
نے کہا کہ مراد توبۃ ذات نصح ہے یعنی خالص کر دے اپنے صاحب کو بایں طور کہ جس گناہ سے توبہ کر چکا ہے
اُس کی طرف عود کرنے کو ترک کر دے توبہ اس وصف کے ساتھ موصوف ہوئی بنا بر اسناد مجازی اصل مین یہ وصف
ہے توبہ کرنے والون کا کہ توبہ کے ساتھ اپنے نفوس کو خالص صاف کرین بایں طور کہ اُس گناہ کے ترک پر اور اسکے
عود کے ترک پر عزم کرلین قتادہ نے کہا کہ توبہ نصوح توبہ صادقہ ہے کسی نے کہا خالصہ حضرت حسن نے فرمایا
ہے کہ مبغوض رکھے اُس گناہ کو جسے محبوب رکھتا تھا اُس سے استغفار کرے جسوقت اُس کو یاد کرے کلبی نے
کہا نادم و پشیمان ہوتا ہے دل سے اور مغفرت مانگنا ہے زبان سے اور باز رہنا ہے بدن سے اور اطمینان
ہے اس پر کہ عود نہ کرے گا سعید بن جبیر نے کہا کہ توبہ مقبولہ ہے نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ کسی نے
حضرت عمرؓ سے توبہ نصوح کا پوچھا فرمایا یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے بُرے کام سے پھر کبھی اس کی طرف عود نہ کرے [illegible]

حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ توبہ گناہ سے یہ ہے کہ اُس سے توبہ کرے پھر کبھی اُس کی طرف عود

نہ کرے اخرجہ احمد وابن مردویہ والبیہقی وفی اسنادہ ابراہیم بن مسلم الہجری وہو ضعیف والصحیح الموقوف کما اخرجہ

موقوفاً علیہ ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن جریر والبیہقی وابن المنذر حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے

کہ توبہ النصوح کفارہ کر دیتی ہے ہر گناہ کا اور وہ قرآن میں ہے پھر وہ آیت پڑھی اخرجہ الحاکم وصححہ دلائل کتاب وسنت

کے اور اجماع امت کا یہ سب باہم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں توبہ کے وجوب پر اور توبہ فرض ہے علے الاعیان

کل احوال وکل ازمان میں اس کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے اور لوگوں نے اس کی تفسیر میں بست وسہ (۲۳)

قول ذکر کیئے ہیں سب کے معنی قریب یکدیگر ہیں یہ جگہ اُن کی گنجایش نہیں رکھتی ہے اصل بات اُن میں

یہ ہے کہ توبہ کرے پھر اُس گناہ کی طرف عود نہ کرے جسطرح کہ دودھ تھن کی طرف عود نہیں کرتا ہے اگرچہ تلوار

سے کاٹا جائے اور آگ سے جلایا جائے توبہ علے الفور واجب ہے ہر معصیت سے کبیرہ ہو یا صغیرہ اُس کی تاخیر

جائز نہیں ہے اور سارے گناہوں سے واجب ہے، اور اگر بعض گناہوں سے تو اُس کی توبہ صحیح ہو گی اُن

گناہوں سے جن سے توبہ کر لی ہے اور جس گناہ سے توبہ نہیں کی ہے وہ باقی رہے گا یہ مذہب ہے اہلسنت

وجماعت کا اغرّ بن یسار مزنی سے مرفوعاً مروی ہے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس بیشک میں دن بھر

میں توبہ کرتا ہوں سو بار اخرجہ مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واللہ بیشک میں البتہ مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اُس کے

دن بھر میں اکثر ستر بار سے اخرجہ البخاری حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے البتہ اللہ زیادہ تر خوش ہونے

والا ہے اپنے بندہ مومن کی توبہ کے ساتھ ایک تمہاری سے جو گر پڑا اپنے اونٹ پر اور مقرر اُس کو گم کر چکا تھا

زمین بیابان میں الحدیث اخرجاہ حضرت ابوموسی اشعریؓ سے مرفوعاً مروی ہے بیشک اللہ پھیلاتا ہے اپنا

ہاتھ رات کو تاکہ توبہ کرے دن کا گنہگار اور پھیلاتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ توبہ کرے رات کا گنہگار یہاں تک کہ

سورج نکلے اپنی مغرب سے رواہ مسلم حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ

بندے کی جب تک کہ اُس کو غرغرہ نہیں لگتا ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم الآیہ یعنے

جب تم توبہ النصوح کرو گے تو شاید رب تمہارا اُتار دے تم سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تم کو بسبب

اس توبہ کے باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ویدخلکم معطوف ہے یکفر منصوب ہے اسی کے ناصب

سے جمہور نے اُس کو نصب پڑھا ہے اور کسی نے بجزم عطف کے محل پر عطف کیا ہے گویا یوں کہا توبوا یوجب

تکفیر سیاتکم ویدخلکم یعنی تم توبہ کرو واجب کرے گا اللہ تمہاری برائیوں کا اور داخل کرے گا تم کو باغوں میں

عسیٰ کا کلمہ گو اُس کی اصل واسطے طمع دلانے کے ہے لیکن اللہ پاک کی طرف سے یہ واجب ہوتا ہے تفضل و

[illegible] کیونکہ توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اُس کے ہے جسکا کوئی گناہ ہی نہین ہے اور یہ کچھ واجب عقلی نہین
[illegible] النبی والذین آمنوا یوم کا کلمہ ظرف ہی یخزی سے جڑتا ہے یا اذکر محذوف سے لگتا ہے موصول
[illegible] النبی پر کسی نے کہا کہ موصول مبتدا ہے اور اُس کی خبر یہ جملہ ہے نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم
لیکن [illegible] اولے ہی اور یہ جملہ حالیہ ہے یا مستانفہ ہے واسطے بیان کرنے اُن کے حال کے یعنی داخل کریگا
اُن کو [illegible] ن کو رسوا نہ کرے گا اللہ نبی کو اور اُن لوگون کو جو صاحب ہوے نبی کے وصف
[illegible] کہ اُن کی روشنی دوڑتی ہوگی اُن کے آگے اور دوڑتی ہوگی اُن کے داہنے اس آیت میں
[illegible] اہل کفر کی طرف جنکو اللہ تعالے نے رسوا کیا سورۂ حدید مین گزر چکا ہے کہ نور اُن کے
ساتھ [illegible] ین کہ وہ پل صراط پر چلین گے ایمانہم سے مراد اُن کی کل جہات ہین آگے کی اور داہنی طرف
[illegible] نفی نہین کرتا کہ اُن کے بائین پر نور ہو بلکہ اُن کے واسطے نور ہوگا لیکن وہ اُسکی طرف التفات
[illegible] کہ یا تو وہ سابقین مین ہون گے تو اُس جانب مین چلین گے جو اُن کے آگے سے ہے دریا
[illegible] گے تو اُس جانب مین چلین گے جو اُن کے داہنی طرف ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے
[illegible] ایسا نہین ہے کہ قیامت کے دن اُسے نور نہ دیا جائے اب سا منافق سو اس کا نور بجھ جائیگا
[illegible] منافق کے نور بجھنے سے جس کو اُس نے دیکھا تو وہ کہے گا ربنا اتمم لنا نورنا الآیہ حضرت
ابن مسعود [illegible] بقدر اپنے اعمال کے اُنہین سے وہ شخص ہے جسکا نور مثل پہاڑ کے اور اُن مین سے وہ ہے جسکا نور مثل درخت خرما کے
ہے اور ادنی [illegible] نور کے وہ ہے جس کا نور اُس کے انگشت مین ہے اخرجہ ابن جریر وذکرہ السیوطی فی البدور
السافرۃ یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٔ قدیر جبکہ منافقون کا نور بجھ جاے گا تو مومنین
[illegible] دعا کرین [illegible] گے ای ہمارے رب پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور معاف کر ہم کو بیشک تو ہر شی
پر قادر ہے اسکا بیان وتفصیل اول گزر چکا ہے یاایہا النبی جاہد الکفار الآیہ یعنی ای نبی لڑ کفار سے ساتھ تلوار
[illegible] منافقون سے ساتھ حجت وعظ بلیغ کے سورۂ براءت مین اس آیت پر کلام گزر چکا ہے وسختی
اُن پر ساتھ اظہار زجر ومذمت وبغض کے یعنی تشدد کر اُن پر دعوت وخطاب وقتال ومحاجت باللسان مین
اور برتاؤ کر خشونت [illegible] سختی کا اُن کے امر کرنے مین ساتھ شرائع واحکام کے اور نرمی کے ساتھ اُن سے معاملہ
[illegible] کہ حضرت [illegible] نے فرمایا جہاد کر اُن سے ساتھ قائم کرے حدون کے اُن پر اس لیے کہ وہ مرتکب ہوتے
[illegible] موجبات حدود کے اور مصیر ومرجع کفار ومنافقین کا جہنم کی طرف ہے اور برا مرجع ہے وہ جس کی طرف
رجوع ہون گے چونکہ بعض کفار کی قرابت تھی مسلمانون سے پس اکثر اوقات یہ توہم کیا کہ وہ قرابت اُن کو
نفع دے گی اور بعض مسلمانون کی قرابت تھی کفار سے اور اکثر اوقات یہ توہم [illegible]

دے گی اس لیے ہر ایک کے واسطے ایک مثل بیان کی اور اول سے ابتدا فرمائی پس ارشاد کیا ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ

کَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا

مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ

كُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ۝ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکروں کے واسطے عورت نوح کی اور ... لوط کی

گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے ہمارے بندوں میں سے پھر انہوں نے ان ... کی پھر وہ

کام نہ آئے انکو اللہ کے ہاتھ سے کچھ اور حکم ہوا کہ چلی جاؤ دوزخ میں ساتھ جانے والوں کے اور ... ایک

کہاوت ایمان والوں کو عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر

نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھکو ظالم لوگوں سے اور مریم بیٹی عمران کی

اپنی شہوت کی جگہ پھر ہم نے پھونک دی اس میں ایک اپنی طرف کی جان اور سچ جانیں

اور اس کی کتابیں اور تھی بندگی کرنے والوں میں ف یعنی اپنا ایمان درست کرو نہ خاوند ...

سب کو سنا دیا ہے نہ جانیو کہ حضرت کی بیبیوں پر کہا ہے ان پر وہ کہا ہے الطیبات للطیبین

منافق تھیاں ف حضرت موسیٰ کو انہوں نے پالا اور ان کی مددگار تھیں ایمان دار کہتے ہیں ... فرعون

نے قتل کیا سیاست سے شہید ہو گئیں انتہی ف بارہا گزر چکا ہے کہ کبھی مثل سے مراد ایک ...

لانا ہوتا ہے جس سے ایک اور حالت پہچانی جاتی ہے جو کہ غرابت میں اس کے مماثل و مشابہ ...

یہی مراد ہے امرأۃ نوح و امرأۃ لوط مفعول اول ہے ضرب کا اور مثلاً مفعول ثانی ہے اصل

ضرب اللہ امرأۃ نوح و امرأۃ لوط مثلاً للذین کفروا مفعول ثانی کو صرف اس لیے مؤخر کیا ہے کہ

اور اس کے معنی کا موضح ہے وہ اس سے متصل ہو جائے وہ جملہ یہ ہے کانتا تحت عبدین

صالحین اور یہ جملہ مستانفہ ہے گویا ضرب مثل کا مفسر ہے معنی یہ ہیں کہ ٹھہرایا اللہ نے ...

مثل واسطے حال ان کفار کے اس بات میں کہ وہ بسبب اپنے کفر کے عذاب کیے جائیں گے ... کسی

کے کام نہ آئے گا پھر اس مثل کی تفسیر بیان فرمائی کہ دیکھو یہ دونوں عورتیں ہمارے بندوں ... دو

نیک بندوں کی عصمت نکاح میں تھیں فخانتاهما یعنے پھر ان دونوں سے اپنے خاوندوں ...

ہوئی فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا یعنے تو نوح و لوط نے ان کو کچھ بھی نفع نہ پہونچایا اور ...

ان سے دفع کیا باوجود اس کے کہ وہ دونوں ان کی بیبیاں تھیں اور یہ دونوں نبی تھے اور اللہ ...

ان کی کرامت وعزت تھی اس مین تنبیہ ہے اس پر کہ عذاب بہ سبب طاعت کے دفع کیا جاتا ہے نہ بوجہ وسیلہ کے
وقیل ادخلا النار مع الداخلین یعنے اور اُن سے کہا جائیگا آخرت مین یا اُن سے کہا گیا اُن
کی موت کے وقت کہ داخل ہو جاؤ نار مین ساتھ اہل کفر و معاصی کے جو کہ اُس مین داخل ہونے والے ہین
مطلب یہ ہے کہ کفار کا جو مسلمانون سے رشتہ ہے سو یہ رشتہ اُن کے کچھ کام نہ آئیگا جس طرح کہ ان
دو عورتون کو … رشتہ زوجیت کچھ کام نہ آیا اگر خود ایمان لائینگے تو بلا شک اُن کے کام آئیگا حضرت
نوح علیہ السلام کی بی بی کا نام واہلہ تھا کسی نے کہا واعلہ اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی کا نام واعلہ
تھا … چونکہ حضرت نوح وحضرت لوط علیہما السلام کا ذکر ہوچکا تھا تو تحتہما کہدیا کافی
… سلیے کہ من عبادنا کی اضافت تشریفیہ سے اُن کی تشریف وتکریم مقصود ہے اور
اس کے … مقصود مین مبالغہ ہے وہ معنے یہ ہین کہ عادۃً انسان کو اپنے ہی نفس کی صلاح
نفع … اپنے غیر کی صلاح کچھ کام نہین آتی گو وہ غیر صلاح کچھ کام نہین آتی گو وہ غیر صلاح و
قرب … مراتب ہی مین کیون نہو خیانت سے یہان زنا مراد نہین ہے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما … کہ کبھی کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا اخرجہ ابن المنذر عنہ وقد رواہ عنہ
… دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ انہون نے زنا نہین کیا زن نوح کی خیانت تو یہ ہے کہ
… وہ تو مجنون ہے اب رہی زن لوط سو اُس کی خیانت یہ ہے کہ وہ اُن کے مہمانون
… یہ اُن کی خیانت ہے اخرجہ عبد الرزاق والحاکم وصححہ وغیرہما عکرمہ وضحاک نے کہا
… تمامی ادلہ اس پر واقع ہوچکے ہین کہ کبھی کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا کسی
… خیانت نفاق تھا کسی نے کہا کہ خیانت نمیمہ تھی یحیی بن سلام کہتے ہین اللہ سبحانہ
وتعالیٰ نے … مثل بیان فرمائی واسطے کفار کے اس کے ساتھ تحذیر کرتا ہے حضرت عائشہ وحضرت حفصہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے جب کہ دونون نے باہم ملکر آپ پر ایکدوسرے کی
مدد کی … واقع مین کیا خوب بات کہی اس لیے کہ بعد ذکر کرنے ان کے قصہ کے اور ان کی مظاہرت کے
… نبیون کی دو عورتون کا ذکر کرنا پوری رہنمائی اور کامل اشارہ کرتا ہے اس طرف کہ مراد ڈرانا
… کا مع باقی امہات مومنین کے اور بیان ہے اس بات کا کہ اگرچہ یہ دونون خیر خلق اللہ
وخاتم رسل کے … عصمت مین مگر یہ زیر عصمت ہونا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اُن کو کچھ کام نہ آئیگا
مگر … نے اُس مظاہرت کے گناہ سے اُن کو بچالیا بہ سبب توبہ صحیحہ خالصہ کے جس کا وقوع اُن
سے … وضرب اللہ مثلا للذین امنوا امرت فرعون زن فرعون کا نام آسیہ

بنت مزاحم تہا کسی نے کہا کہ اسرائیلی تہی اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی پہوپہی تہی
کسو نے کہا کہ فرعون کے چچا کی بیٹی تہی اور عمالقہ مین سے تہی اور صاحب فراست صادقہ تہی حضرت
موسے علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لائی تو فرعون نے اُس کو چو میخا کر کے عذاب کیا مثل مین
ویسا ہی کلام ہے جیسا کہ اول مثل مین گزر چکا ہے معنے یہ ہین کہ ٹہیرایا اللہ تعالے نے زن فرعون
کے حال کو مثل واسطے حال مومنون کے اُن کی ترغیب دینے کو طاعت پر ثابت رہنے مین اور دین
کے مضبوط پکڑنے مین اور شدت کے اندر صبر کرنے مین اور مثل اس کے کہ رشتہ کفر کا اُنکو ضرر نہ
دیگا جس طرح کہ زن فرعون کو ضرر نہ دیا حالانکہ وہ اکفر کافرین کے تحت مین تہی اور بسبب ایمان
لانے اپنے کے اللہ تعالے پر جنات نعیم مین ہوگئی اس مین دلیل ہے اس پر کہ کافرون کا وصلہ
وتعلق مع ایمان کے ضرر نہین دیتا ہے اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی
الْجَنَّةِ یعنے جب کہ اُس نے کہا اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گہر جنت مین یعنے ایسا
گہر کہ قریب ہو تیری رحمت سے یا تیرے مقربین کے اعلے درجات مین ہو یا ایسے مکان مین ہو جس مین
تصرف نہین کیا جاتا ہے مگر تیرے اذن سے اور وہ جنت ہے کلمہ اذ ظرف ہے مثلاً کا یا ضرب
کا عِنْدَكَ حال ہے ضمیر متکلم سے یعنے بنا واسطے میرے در انحال کہ مین تیرے پاس ہوؤن یا
حال ہے بیتاً سے اس لیے کہ وہ اس پر مقدم ہے یعنے بنا واسطے میرے ایک گہر در انحال کہ وہ
تیرے پاس ہو فِی الْجَنَّةِ بدل یا عطف بیان ہے عندک کا یا متعلق ہے ابن سے عندک کو
جو بیان مقدم کیا ہے سو منظور اس سے اشارہ ہے اُن کے اس قول کی طرف کہ الجار قبل
الدار وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنے اور نجات دے
مجہ کو فرعون سے یعنے اس کی ذات خبیث سے اور اُس کے عمل سے یعنے اُس کے شرک سے
اور وہ اعمال شر جو اس سے صادر ہوتے ہین حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے فرمایا
کہ عملہ سے مراد جماع ہے اور نجات دے مجہ کو ظالم قوم سے کلبی نے کہا کہ قوم ظالم سے مراد اہل
مصر ہین مقاتل نے کہا کہ قبط ہین حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرعون کی
عورت عذاب کی جاتی دہوپ سے پہر جب اُس کے پاس سے چلے جاتے یعنے وہ لوگ جو مقرر تہے
اس پر تو فرشتے اپنے پرون سے اُس پر سایہ کرتے تہے اور وہ اپنا گہر جنت مین دیکہتی تہی اخرجہ
ابن ابی شیبہ والحاکم وصححہ وغیرہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ فرعون
نے اپنی عورت کے واسطے چار میخین گاڑین اور اُس کو اُن پر لٹایا اور اُس کے سینہ پر چکی کہ

له کذا فی فتح البیان
فتح القدیر من حدیث ابی ہریرۃ ... عنہ ... علی ... ووجہا ... کالمفطوط ... صدرہا ... ویلقیہا ... علیہا ... والعیاذ باللہ ...

اور خورشید کے مقابلہ مین اُس کو کیا پس اُس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا پہر کہا رب ابن
لی ... تو اللہ تعالے نے کھول دیا واسطے اُس کے گھر اُس کا جنت مین پس اُس نے اُس کو دیکھ
لیا ... اللہ تعالے نے اُس کی روح قبض کر لی اخرجہ عبد بن حمید حضرت حسن و ابن کیسان کہتے
ہین کہ ... سبحانہ و تعالی نے اُس کو اکرم نجات دی اور اُس کو اٹھا لیا طرف جنت کے پس وہ
کھاتی ... پیتی ہے اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ پناہ مانگنا ساتھ اللہ تعالے نے اور
اُس ... التجا کرنا اور سوال خلاص کا اُس سے کرنا وقت محن و نوازل کے منجملہ سیر صالحین
... مین یوم الدین کے عادات سے ہے ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا
... مرأة فرعون پر اسے وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا مریم ابنت عمران یعنے اور اللہ
تعالے ... حال و وصفت بیان کی حضرت مریم علیہا السلام کی واسطے مومنون کے اس بنا پر
... پاک نے مومنون کے حال کی تمثیل دی دو عورتون سے جس طرح کہ کفار کے حال
... ن سے تمثیل دی تہی کسی نے کہا کہ مریم کا ناصب فعل مقدر ہے اے اذکر مریم یعنے
... جس نے اپنی شرمگاہ محفوظ رکہی فواحش سے اور مردون سے پس اُن تک کوئی نہین
... نکاح سے اور نہ زنا سے محصنہ عفیفہ و پارسا کو کہتے ہین مقصود اُن کے ذکر سے یہ ہے
... نے اُن کے واسطے دنیا و آخرت کی کرامتین جمع کر دی تہین اور نسائ عالمین
... برگزیدہ کیا تہا باوجود اس کے کہ وہ قوم کافر کے درمیان مین تہین اُس کی تفسیر سورۂ
... گذر چکی ہے مفسرین کہتے ہین کہ یہان فرج سے مراد جیب ہے اس لیے کہ بعد کو یون
... فنفخنا فیہ من روحنا یعنے پہر پہونکا ہم نے اُس مین اپنی روح سے یعنے وہ
روح ... ہماری مخلوق تہی یہ یون ہوا کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن کے کرتے کی جیب
مین یعنے اُن کی قمیص کے طوق مین پہونکا تو بعد پہونک نکنے کے حضرت عیسی کے ساتہ حاملہ ہوگئین
... وحمل و وضع ایک ساعت مین ہوگیا اس کا پورا بیان اول گذر چکا ہے اسناد نفخنا
... مجازی ہے یعنے وہ پہونکنا جبریل علیہ السلام کا تہا پہر اُس کی نسبت اللہ پاک کی طرف
... نسبت سے کہ خالق و موجد وہ ہے کسی نے کہا کہ مراد روح سے حضرت عیسے علی نبینا و علیہ
السلام ... روح مقدس ہے جس سے وہ زندہ ہوگئے پس بواسطہ نفخ جبریل علیہ السلام کے وہ
روح حضرت مریم علیہا السلام کی شرمگاہ کی طرف پہونچ گئی اور اضافت روح کی اللہ کیطرف
اضافت مخلوق کی ہے اپنے خالق کی طرف واسطے تشریف و تکریم کے وصدقت

بکلمات ربہا یعنے اور تصدیق کی اپنے رب کے شرائع و احکام کی جنکو اُس نے اپنے بندون کے واسطے
مشروع فرمایا ہے کسی نے کہا کہ مراد کلمات سے حضرت عیسی علیہ السلام ہین قالہ مقاتل کسی نے کہا کہ
کلمات سے مراد بیان جبرئیل علیہ السلام کا اُن سے یہ کہنا ہے کہ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ
لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا کسی نے کہا کہ صحف الٰہیہ ہین جن کو حضرت ادریس علیہ السلام وغیرہ پر نازل کیا
جمہور نے صدقت کو بتشدید پڑہا ہے اور کسی[1] نے بتخفیف جمہور نے کلمات بجمع پڑہا ہے اور کسی[2] نے
بافراد وکتبہ جمہور نے وکتابہ بافراد پڑہا ہے اور کسی[3] نے بجمع اول کی بنا پر جنس مراد ہے تو جمع کے معنی
مین ہوگی یعنے اور تصدیق کی اپنے رب کی کتابون کی یہ وہ کتابین ہین جو کہ انبیا علیہم السلام پر
نازل کی گئین جیسے حضرت ابرہیم و حضرت موسی علیہما السلام اور خود اُن کے فرزند ارجمند حضرت
عیسے علیہ السلام وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ یعنے اور تہی اُس قوم مین سے جو کہ اپنے رب کے
مطیع ہین کما قالہ قتادہ عطا نے کہا کہ نماز پڑہنے والون مین سے وہ نماز پڑہا کرتی تہین درمیان
مغرب و عشا کے یہ بہی جائز ہے کہ قانتین سے مراد اُن کا گروہ اور کنبا ہو جن مین سے وہ تہین
وہ لوگ مطیع اور صلاح و طاعت کے گہروالے تہے چونکہ قنوت ایک ایسی صفت تہی جو کہ شامل
ہوتی ہے اُن کو جو کہ مردون عورتون دونون قبیل سے قانت ہوتی ہین اس لیے اُس کے ذکر کو تغلیب
دی گئی اُس کے اناث پر اور اس مین اشعار ہے اس بات کا کہ اُن کی طاعت رجال کاملین کی طاعت
سے قاصر نہین تہی یہانتک کہ وہ اُن کے جملے سے شمار کی گئین کلمہ مِن تبعیض کا ہے یہ بہی جائز
ہے کہ ابتداءِ غایت کے واسطے ہو اس بنا پر کہ اُن کی ولادت قانتین سے ہوئی اس لیے کہ وہ حضرت
ہارون برادر حضرت موسی علیہما السلام کی اولاد مین سے تہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا
مروی ہے کہ افضل نساء اہل جنت خدیجہ بنت خویلد ہے اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مریم
بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زن فرعون مع ما قص اللہ علینا من خبرہا فی القرآن قالت رب
ابن لی عندک الآیہ اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم وصححہ وصحیحین وغیرہما مین حضرت ابو موسی اشعری کی
حدیث سے مرفوعًا مروی ہے کہ کامل ہوئے مردون مین سے بہت اور کامل نہین ہوئین عورتون مین
مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور بیشک فضل عائشہ کا عورتون پر مثل
فضل ثرید کے ہے باقی کہانون پر امرأت اور ابنت کا کلمہ یہان تائی دراز لکہا جاتا ہے اور ہاء وتا
سے اس پر وقف کیا جاتا ہے ف ابن کثیر مین آیۃ تحریم کی شان نزول کا اختلاف بیان کیا ہے
ایک قول یہ ہے کہ ماریہ کی شان مین نازل ہوئی ہے پہر اس کے یہ دلائل ذکر کیے ہین ۱ روایت نسائی

[1] یعنی ابن زبیر و ابو رجا و ابن سمیقع و ابو العالیہ و ابو مجلز و [illegible]
[2] یعنی حمزہ و الکسائی و [illegible]
[3] یعنی ابو عمرو و حفص و یعقوب و قتادہ و ابو رجا و [illegible]
[4] یعنی بصری و [illegible]
[5] یعنی ابو جعفر و [illegible]

عن ثابت عن انس ۲ روایت ابن جریر عن زید بن اسلم ۳ روایت ابن جریر عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب ۴ روایت ہیثم بن کلیب سند عن ابن عمر عن عمر ۵ روایت ابن جریر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۶ روایت نسائی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۷ روایت ضیا عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی کی تحریم کی جو فقہا اس کے قائل ہین کہ جو کوئی اپنی لونڈی کو یا بی بی کو یا کسی کھانے پینے کی شئے کو یا کسی کپڑے کو یا مباحات مین سے کسی شئے کو حرام کرے تو اُس پر کفارہ وجب ہی وہ اسی طرف گئے ہین امام احمد اور ایک گروہ کا یہی مذہب ہی امام شافعی اس طرف گئی ہین کہ سوای لونڈی اور بی بی کے اور کسی مین کفارہ وجب نہین ہے جب کہ ان دونون کے عین کو حرام کرے یا دونون مین تحریم کا اطلاق کرے ایک قول مین پہر اگر تحریم سے بی بی کی طلاق کی یا لونڈی کے آزاد کرنے کی نیت کرے تو دونون مین نافذ ہوگی دوسرا قول عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما یہ ہے کہ زن واہبہ نفس مین نازل ہوئی ہے یہ قول غریب ہی تیسرا یہ ہے کہ تحریم شہد مین اُتری ہے اس قول کو صحیح کہا ہے پہر اس کے یہ دلائل ذکر کیے ہین ۱ روایت بخاری عن عائشہ اس مین بی بی زینب کے گہر شہد پینے کا ذکر ہے ۲ روایت بخاری عن عروہ عن عائشہ اس مین بی بی حفصہ کے گہر شہد پینے کا ذکر ہے کبہی یون کہا جاتا ہے کہ یہ دو واقعے ہین اور اس مین کچہ بعد نہین ہے مگر دونون کا سبب نزول ہونا اس آیت کے اس مین نظر ہے واللہ اعلم حضرت عائشہ و حضرت حفصہ پر عتاب علیہ السلام کے متظاہر ہونے پر دلائل قائم ہین جو حدیثین اسپر دال ہین اُن مین سے وہ حدیث ہے جس کو امام احمد نے عن ابن عباس عن عمر روایت کیا ہے اس مین مذکور ہے کہ متظاہر یہی دونون تہین یہ حدیث طویل ہے اس مین ایلا کا قصہ ہے مسلم کی حدیث جو بروایت ابن عباس عن عمر ہے اس مین یہ ہے حضرت عمر کہتے ہین پہر مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر جو عورتون کا امر شاق گذرتا ہے سو اگر آپنے اُن کو طلاق دیدی ہے تو بیشک اللہ آپکے ساتھہ ہے اور اس کے فرشتے اور جبریل و میکائیل اور مین اور ابو بکر اور مومنین آپکے ساتھہ ہین اور مین نے کوئی بات نہین کی اور مین اللہ کی حمد کرتا ہون مگر مینے امید کی اس کی کہ اللہ میری بات کی تصدیق کر دے پہر یہ آیت نازل ہوئی آیت تخییر عسی ربہ ان طلقکن الآیہ پہر مین نے عرض کیا آپنے اُنکو طلاق دیدی فرمایا نہین پہر مین مسجد کے دروازے پر کہڑا ہوا تو مین نے اپنی بلند تر آواز سے ندا کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کو طلاق نہین دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

یستنبطونہ منہم پس میں تھا کہ میں نے اس امر کا استنباط کیا وکذا قال سعید بن جبیر وعکرمہ ومقاتل بن
حیان والضحاک وغیرہم وصالح المومنین حضرت ابوبکر وحضرت عمر ہیں حضرت حسن نے زیادہ کیا اور
حضرت عثمان ہیں لیث بن سلیم نے مجاہد سے روایت کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب ہیں اسی طرح خود نبی
سے مرفوعاً بھی مروی ہے کما اخرجہ ابن ابی حاتم اسنادہ ضعیف وہو منکر جدا سائحات کی تفسیر
میں کہا ہے اے صائمات یہ قول ان حضرات کا ہے ابوہریرہ وعائشہ وابن عباس وعکرمہ ومجاہد و
سعید بن جبیر وعطاء ومحمد بن کعب قرظی وابو عبدالرحمن سلمی وابو مالک وابراہیم نخعی وحسن وقتادہ و
ضحاک وربیع بن انس وسدی وغیرہم اس میں حدیث مرفوع بھی گذر چکی ہے زیر تفسیر السائحون سورہ
برات میں لفظ اسکا یہ ہے سیاحۃ ہذہ الامۃ الصیام زید بن اسلم وعبدالرحمن بن زید نے کہا کہ سائحات
یعنی مہاجرات ہے اور عبدالرحمن نے پڑھا السائحون اے المہاجرون قول اول اولیٰ ہے واللہ اعلم
ثیبات وابکارا کی تفسیر میں کہا ہے یعنے بعض ان میں سے بیاہیاں اور بعض کواریاں تاکہ
یہ اشتہی ہو طرف نفس کے اس لیے کہ تنوع نفس کو خوش کرتا ہے اور اسی لیے فرمایا ثیبات وابکارا ابن
بریدہ عن ابیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ
کیا ہے کہ آپ کا بیاہ کرے گا پس ثیب تو آسیہ زن فرعون ہے اور ابکار مریم بنت عمران ہیں اخرجہ
الطبرانی فے معجمہ الکبیر عن الضحاک ومجاہد عن ابن عمر مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے پس بی بی خدیجہ نے گزر کیا تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ اس پر سلام پڑھتا ہے اور اسے
خوشخبری دیتا ہے ایک گھر کی جنت میں جو کہ قصب سے ہے دور ہے لہب سے جس میں نہ نصب ہے اور نہ صخب ہے
ایک موتی جوف دار کا ہے درمیان خانہ مریم بنت عمران وخانہ آسیہ بنت مزاحم کے ہے اخرجہ الحافظ ابن عساکر
فے ترجمۃ مریم علیہا السلام من طریق سوید بن سعید ومن حدیث ابی بکر الہذلی عن عکرمہ عن ابن عباس
مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی خدیجہ پر داخل ہوئے اور وہ موت کی حالت میں تھیں تو فرمایا اے
خدیجہ جس وقت تو ملے اپنے سوتوں سے تو میری طرف سے ان پر سلام پڑھنا پس وہ بولیں یا رسول اللہ کیا آپ
نے مجھ سے قبل بیاہ کیا ہے فرمایا نہیں ولیکن اللہ تعالیٰ نے میرا بیاہ کیا ہے مریم بنت عمران اور آسیہ
زن فرعون وکلثم خواہر موسےٰ سے یہ حدیث بھی ضعیف ہے حضرت ابوامامہ سے مرفوعاً مروی ہے کیا تو نے جانا
کہ اللہ نے میرا بیاہ کیا ہے جنت میں مریم بنت عمران وکلثم خواہر موسےٰ وآسیہ زن فرعون سے تو میں نے
کہا مبارک ہو آپ کو یا رسول اللہ اخرجہ ابو یعلی یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابن ابی داؤد سے مرسلاً بھی مروی
ہے قوا انفسکم واہلیکم نارا میں حضرت علی سے مروی ہے ادبوہم وعلموہم مجاہد سے مروی ہے

[illegible] نصیحت کرو اپنے گہر والون کو اللہ تعالی سے ڈرنے کی قتادہ نے کہا امر کرے تو اُن کو
اللہ کی [illegible] اور منع کرے تو اُن کو اللہ کی معصیت سے اور یہ کہ قیام کرے تو اُن پر ساتھہ امر اللہ کے اور
[illegible] اُس پر اُن کی مدد کرے پہر جب دیکہے تو اللہ کی کوئی معصیت تو اُس سے اُن کو باز رکہے
اور زجر کرے [illegible] طرح ضحاک و مقاتل نے بہی کہا ہے حق ہے مسلمان پر یہ کہ تعلیم کرے اپنے گہر والون کو
جو کہ [illegible] رشتہ دار اور اُسکے لونڈی غلام ہین اُس شے کی جو اللہ نے اُنپر فرض کی ہے اور اُس شے
کی جس [illegible] منع کیا ہے اسی آیت کے معنے مین وہ حدیث ہے جس کو امام احمد و ترمذی و ابوداود
نے [illegible] عبد الملک بن الربیع بن سبرہ عن ابیہ عن جدہ مرفوعًا روایت کیا ہے حکم کرو بچے کو نماز
کا جب [illegible] بچہ سات برس کو پہر جب ہو بچہ دس برس کو تو اُس پر اُسکو مارو یہ لفظ ابوداؤد کا ہے۔

ترمذی [illegible] حدیث حسن ہے و روی ابوداود من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول
[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثل ذلک فقہا نے کہا ہے کہ اسی طرح روزے مین ہے تاکہ یہ اُس کے واسطے
[illegible] یہ کہ وہ بالغ ہو اس حال مین کہ عبادت و طاعت پر اور مجانبت معصیت و ترک
[illegible] وقودہا الناس والحجارہ یعنے اُس آگ کی چہپٹیان جو اُس مین
ڈالی [illegible] بنی آدم کے جثے ہین اور کہا ہے کہ حجارہ سے مراد وہ بت ہین جو پوجے جاتے ہین لقولہ
[illegible] ما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم حضرت ابن مسعود و مجاہد و ابو جعفر
باقر [illegible] نے کہا کہ یہ پتہر ہین گندک کے مجاہد نے یہ زیادہ کہا کہ زیادہ تر بدبو ہین سردار سے و روی
[illegible] ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالے پہر بسند خود عبد العزیز یعنے ابن ابی داؤد سے روایت کیا ہے کہا
مجہے [illegible] بات پہونچی ہے کہ حضرت نے یہ آیت یا ایہا الذین امنوا الآیہ پڑہی اور آپ کے پاس بعض اصحاب
[illegible] ان مین ایک شیخ تہا تو اُس شیخ نے کہا یا رسول اللہ جہنم کے پتہر مثل دنیا کے پتہرون کے
[illegible] آپ نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے البتہ ایک بڑا پتہر جہنم کے بڑے
پتہرون [illegible] سے بزرگ تر ہے دنیا کے سارے پہاڑون سے کہا پس وہ شیخ غش کہا کر گر پڑا تو حضرت
نے اُس کے دل پر اپنا ہاتہ رکہا تو ناگاہ وہ زندہ تہا پہر آپ نے اُس کو پکارا فرمایا او شیخ کہہ لا الہ الا
اللہ [illegible] اُس کو کہا پہر آپنے اس کو جنت کی بشارت دی راوی نے کہا پس آپ کے صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے درمیان مین سے آپ نے فرمایا ہان اللہ تعالے نے فرمایا ہے ذلک
لمن خاف مقامی و خاف وعید یہ حدیث مرسل غریب ہے علیہا ملائکۃ غلاظ شداد
یعنے اُس پر مقرر ہین ایسے فرشتے جن کی طبیعتین غلیظ و درشت ہین اللہ کے منکرون پر رحمت

کرنا ان کے دلون سے کہینچ لیا گیا ہے شداد کا یہ مطلب ہے کہ انکی ترکیب غایت درجہ کی شدت وکثافت ومنظر میں ہے عکرمہ سے مروی ہے کہ جس وقت اول اہل نار نار کی طرف پہونچین گے تو چار لاکہ خازن پائین گے جہنم کے خازنون مین سے جنکے چہرے سیاہ اور انیاب انکے کالے ہونگے یعنے ترش رو دانت نکالے ہوئے اللہ تعالے نے اُن کے دلون سے رحمت کہینچ لی ہے اُن کے ایک دل مین ذرہ برابر رحمت نہین ہے اگر اُن مین کے ایک کے شانے سے پرندہ اوڑایا جاتا تو دو مہینے اوڑتا رہتا قبل اسکے کہ اس کے دوسرے شانے کو پہونچے پہر پائین گے دروازے پر اونیس فرشتون کو اُن مین کے ایک کے سینے کی چوڑائی ستر خریف کی یعنے سال کی ہے پہر گرتے رہین گے ایک دروازے سے اور دروازے کی طرف پانسو برس پہر پائین گے اُن مین کے ہر دروازے پر مثل اُس کے جو اول دروازے پر پایا تہا یہانتک کہ اُس کے آخر تک پہونچین گے نعوذ باللہ من النار واہل النار بجاہ سیدنا المختار صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ما اقبل اللیل وادبر النہار لا یعصون اللہ ما امرہم یعنے جب اللہ تعالی نے اُن کو کوئی حکم دیا تو اس کی طرف دوڑتے ہین طرفۃ العین بہی اُس سے تاخیر نہین کرتے اور وہ اُس کے کرنے پر قادر ہین ان کو اُس سے کسی طرح کا عجز نہین ہے یہ فرشتے وہی زبانیہ ہین عیاذاً باللہ منہم یا ایہا الذین کفروا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن کفار سے کہا جائیگا کہ مت عذر کرو کیونکہ وہ تو تم سے قبول نہین کیا جائے گا تم تو آج کے دن اپنے ہی اعمال کا بدلہ پاؤگے پہر فرمایا یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ تعالے کے صادق جازم سچی پکی توبہ جو کہ مٹا دیتی ہے اپنے ماقبل کے گناہون کو اور جمع کر دیتی ہے تائب کی پریشانی کو اور باز رکہتی ہے اُس کو دنائت سے جن کو اوس کیا کرتا تہا بعد اس کے وہی اقوال ذکر کیے ہین جنکا اول ذکر ہو چکا ہے پہر یہ اثر ذکر کیا ہے عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب مروی ہے کہا ہم سے کئی چیزین کہی گئی ہین کہ وہ اس امت کے آخرین ہونگی وقت قیامت قریب ہونے کے اُن میں سے جماع کرنا مرد کا ہے اپنی عورت اور اپنی لونڈی سے اُس کے دبر مین اور یہ اُن چیزون مین سے ہے جن کو اللہ تعالے نے اور اُس کے رسول نے حرام کیا ہے اور دشمن رکہتا ہے اللہ اُن پر اور اُس کا رسول اور ان مین سے جماع کرنا ہے مرد کا مرد سے وذلک مما حرم اللہ ورسولہ ومقت اللہ علیہ ورسولہ اور اُن مین سے جماع کرنا عورت کا ہے عورت سے وذلک مما حرم اللہ ورسولہ ومقت اللہ علیہ ورسولہ اور نہین ہے واسطے اُن لوگون کے کوئی نماز جب تک کہ وہ اقامت کرین اس پر یہانتک کہ توبہ کرین طرف اللہ کے توبۃ النصوح زر کہتے ہین پس مینے ابی بن کعب سے کہا پہر توبہ نصوح کیا ہے پس کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا پوچہا تہا تو آپ نے فرمایا

وہ ندامت ہے ... پر ہمیشہ بغیر شرط سنگ یعنی جس وقت کہ وہ دفعتہ بجھ سے ہو پڑتا ہے پھر مغفرت مانگے تو
اسپر ... ندامت تیری کے اُس سے نزدیک حاضر کے پھر عود نہ کرے تو طرف اُس کے کبھی اخرجہ
ابن ابی حاتم ابو عمر بن العلاء کہتے ہین مین نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سُنا وہ کہتے تہے توبہ
نصوح یہ ہے کہ تو بغض رکہے گناہ کو جیسا کہ تو نے اُسکو محبوب رکھا تہا اور مغفرت مانگے تو اُس سے
[illegible] جب تو اُسے یاد کرے اخرجہ ابن ابی حاتم اب رہی یہ بات کہ جس وقت توبہ کی ساتھہ جزم اور اُس پر تصمیم
و پختگی کرے تو بیشک وہ کاٹ دیگی اپنے ماقبل کے خطیات کو جیسا کہ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ اسلام
قطع کر دیتا ہے اُس شے کو جو اُس کے قبل ہے اور توبہ قطع کر دیتی ہے اُس شی کو جو اُس کے قبل ہے کیا
توبہ نصوح کی شرط سے اُسپر استمرار ہے مرنے تک جیسا کہ حدیث مین اور اثر مین گزر چکا ہے
کہ پھر عود نہ کرے اُ[illegible] مین کبھی یا اُس پر عزم کر لینا کہ عود نہ کرے گا یہ کافی ہے تکفیر ماضی مین بایں
[illegible] بعد اس کے اگر وہ گناہ اُس سے واقع ہوتا تو تکفیر ما تقدم مین مضار نہ ہوتا بسبب عموم اس
حدیث [illegible] کے التوبۃ تجب ماقبلہا اور اول قول کے واسطے حجت پکڑی جاتی ہے اُس بات سے جو
صحیحین مین [illegible] ہوئی ہے کہ من احسن فی الاسلام لم یواخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی
الاسلام اخذ بالاول والآخر پس جب یہ اسلام مین ہے جو کہ توبہ سے قوی تر ہے تو توبہ مین تو بطریق
اولی ہوگا [illegible] قولہ تعالے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیہ کی تفسیر مین مذکور
ہے کہ امام احمد نے عن رجل من بنی کنانۃ روایت کیا ہے کہ مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے فتح مکہ کے سال تو مین نے آپ کو سنا کہ فرماتے تہے اللہم لا تخزنی یوم القیامۃ
یعنے اے اللہ مجھے رسوا مت کرنا قیامت کے دن حضرت ابوذر و حضرت ابو الدرداء کہتے
ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا اول من یوذن لہ فی السجود یوم القیامۃ واول من یوذن
لہ برفع راسہ فنظر بین یدی فاعرف امتی من بین الامم والنظر عن یمینی فاعرف امتی من بین الامم
والنظر عن شمالی فاعرف امتی من بین الامم فقال رجل یا رسول اللہ وکیف تعرف امتک من بین
الامم قال غر محجلون من آثار الطہور ولا یکون احد من الامم کذلک غیرہم واعرفہم انہم یوتون کتبہم
بایمانہم واعرفہم بسیماہم فی وجوہہم من اثر السجود واعرفہم بنورہم یسعی بین ایدیہم اخرجہ الامام احمد
یا ایہا النبی الآیہ یعنے اے نبی لڑ کفار و منافقین سے کفار سے تو ساتہہ سلاح و قتال کے اور
منافقون سے ساتہہ قائم کرنے حدود کے اُن پر اور سختی کر اُن پر یعنے دنیا مین اور ماوا اُن کا
جہنم ہے اور برا مرجع ہے یعنے آخرت مین پھر فرمایا ضرب اللہ مثلا للذین کفروا یعنے بیان

کی اللہ نے ایک مثل واسطے کافرون کے اُنکی مخالطت و معاشرت مین مسلمانون سے کہ یہ [illegible] کچھ کام نہ
آئے گی اور نہ اللہ کے نزدیک اُن کو نفع دے گی اگر اُن کے دلون مین ایمان حاصل نہ ہو [illegible] یہ مثل [illegible]
کیا تو فرمایا امراۃ نوح و امراۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین یعنے نوح کی عورت اور لوط کی
عورت تہین نیچے دو نیک بندون کے ہمارے بندون مین سے مطلب یہ ہے کہ دو [illegible] اور رسولون
کے پاس تہین رات دن اُن کی صحبت مین رہتین وہ اُن کو اپنے ساتھ کھلاتے [illegible] کھاتے پہناتے
درجہ اُن سے عشرت و اختلاط کرتے تہے پھر دونون نے اُن کی خیانت کی ایمان مین [illegible] پر اُنکی رفاقت
نہ کی اور نہ رسالت مین اُن کی تصدیق کی تو اس سب نے اُنکو کچھ نفع نہ دیا اور نہ کسی [illegible] اُن سے دفع
کیا اسی لیے فرمایا فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا یعنے پہر وہ نبی اُن کے کچھ کام نہ آئے [illegible] بسبب اُنکے
کفر کے اور کہا گیا اُن دو عورتون سے کہ داخل ہو جاؤ نار مین ساتھ داخل ہونے والون [illegible] خاص
یہ مراد نہین ہے کہ اُنہون نے فاحشہ مین خیانت کی بلکہ دین مین خیانت کی اس [illegible] انبیا کی عورتین
فاحشہ مین واقع ہونے سے معصوم ہین بسبب حرمت انبیا کے جیسا کہ سورۂ نور [illegible] گذر چکے ہین
عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ اُن کی خیانت یہ ہے کہ اُن [illegible] غیر
دین پر تہین پس حضرت نوح علیہ السلام کی عورت تو اُن کے بھید پر مطلع ہوتی تہی بسبب حضرت نوح سے [illegible]
کوئی ایمان لاتا تو اُن کی قوم کے جبابرہ کو اُس کی خبر کر دیتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت
جو تہی سو وہ جب حضرت لوط کسی کو مہمان رکہتے تو شہر کے لوگون مین سے جو [illegible] کرتے تہے اُن
کو اس کی خبر کر دیتی تہی ضحاک کا لفظ اُن سے یہ ہے کہ کسی نبی کی عورت نے کبھی زنا نہین کیا
اُن کی خیانت صرف دین مین تہی اسی طرح عکرمہ و سعید بن جبیر و ضحاک وغیرہم نے بھی کہا ہے بعض
علما نے اسی آیۂ کریمہ سے اُس حدیث کے ضعف پر استدلال کیا ہے جس کو بہت سے لوگ نقل کرتے ہین
کہ من اکل مع مغفور لہ غفر لہ اس حدیث کی کچھ اصل نہین ہے یہ تو صرف بعض صالحین سے روایت
کی جاتی ہے کہ اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا ہے من اکل مع مغفور لہ غفر لہ فرمایا نہین ولیکن مین اب کہتا ہون قولہ تعالیٰ وضرب
اللہ مثلا للذین اٰمنوا الآیہ یہ ایک مثل ہے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے [illegible] واسطے مومنون کے
کہ مخالطت کفار کی اُن کو ضرر نہ دیگی جب کہ وہ ان کی طرف محتاج ہون کما قال تعالیٰ لَا یَتَّخِذِ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ
تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰىةً قتادہ کہتے ہین کہ فرعون سب زمین والون سے بڑہ کر عاصی و سرکش و کافر تہا پس قسم ہے